یکے از مطبوعاتِ مجلسِ ترقیٔ ادب لاہور

مقدمۂ تاریخِ سائنس

مجلد اول - حصہ سوئم

تصنیف

جارج سارٹن

مترجمہ

سید نذیر نیازی

مجلسِ ترقیٔ ادب - کلب روڈ - لاہور

مقدمہ تاریخ سائنس—جلد اول
تصنیف جارج سارٹن

اُردو ترجمہ تین حصوں میں
از سید نذیر نیازی

With the kind permission of the
Carnegie Institution of Washington
بہ تشکر و بہ اجازت کارنیگی انسٹی ٹیوشن آف واشنگٹن

سلسلۂ مطبوعات
کارنیگی انسٹی ٹیوشن آف واشنگٹن
شمارہ ۳۶۷

طبع اول - ۱۹۲۷
طبع مکرر - ۱۹۴۵، ۱۹۵۰

یکے از مطبوعات مجلس ترقی ادب ، لاھور

مقدمۂ تاریخ سائنس

مجلد اول

هومر تا عمر خیام

از

جارج سارٹن

رفیق تاریخ سائنس

کارنیگی انسٹی ٹیوشن آف واشنگٹن

مترجمہ

سید نذیر نیازی

معہ

مقدمہ و حواشی

مجلس ترقی ادب ۲ ۔ نرسنگھ داس گارڈن ، کلب روڈ ، لاھور

ناشر

سید امتیاز علی تاج (ستارۂ امتیاز)

ناظم مجلس ترقی ادب، لاہور

مطبع

کاروان پریس، لاہور

طبع اول - ۱۹۶۸ء

قیمت : بیس روپے

مشمولات

اٹھالیسواں باب

انتیسواں باب

فلکیات - ۵ - اسلامی اور لاطینی تاریخ فطرت -
۶ - لاطینی ، اسلامی اور چینی جغرافیہ اور ارضیات -
۷ - بازنطینی ، عربی اور جاپانی طب - ۸ - لاطینی
بازنطینی ، سریانی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری -
۹ - غیر متعدن ، چینی اور جاپانی قانون - ۱۰ - لاطینی ،
سامی اور جاپانی لسانیات اور تعلیم -

تیسواں باب

عصر الرازی (قرن نہم کا دوسرا نصف) -

۱ - علم و حکمت کا مختصر خاکہ قرن نہم کے دوسرے نصف میں - ۲ - دینی پس منظر - ۳ - فلسفیانہ پس منظر یونانی : ، انگریسی ، سریانی اور عربی تحریریں - ۴ - عربی اور لاطینی ریاضیات اور فلکیات - ۵ - اسلامی کیمیا گری اور طبیعیات - ۶ - فرانسیسی اور اسکنڈے نیوی سیاحت اور تفتیش بلاد ، انگلیسی اور اسلامی جغرافیہ - ۷ - لاطینی ، بازنطینی ، اسلامی (یا عربی) یہودی اور قبطی طب - ۸ - لاطینی ، انگلیسی ، بازنطینی ، سریانی اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری - ۹ - بازنطینی اور جاپانی قانون - ۱۰ - لاطینی ، انگلیسی ، بازنطینی ، سلافی ، سریانی اور عربی لسانیات -

اکتیسواں باب

عصر المسعودی (قرن دہم کا پہلا نصف)

۱ - علم و حکمت کا مختصر خاکہ قرن دہم کے پہلے نصف میں - ۲ - دینی پس منظر - ۳ - ثقافتی

بتیسواں باب

تینتیسواں باب

چونتیسواں باب

مقدمۂ تاریخ سائنس

مجلد اول

هومر تا عمر خیام

تصنیف

جارج سارٹن

مترجمہ

سید نذیر نیازی

حصہ سوم

جابر تا خیام

میں انسان ہوں اور جو کچھ انسان سے متعلق
ہے اسے اپنے آپ سے بیگانہ نہیں سمجھتا۔

— لیرینس

تصریحات

مقدمۂ تاریخ سائنس کی تدوین جس نہج پر ہوئی اور اس میں علم و حکمت کے آغاز اور تدریجی نشو و نما کے ساتھ ساتھ اس کی عہد بعہد ترقیات سے بحث کرتے ہوئے مصنف نے اقوام عالم کی علمی خدمات پر جس طرح نظر ڈالی ہے اس پر مترجم اس سے پہلے اظہار خیال کر آیا ہے* - مترجم کے نزدیک علم و حکمت کے اس خاکے ، لہذا بقول مصنف ''مقدمے'' میں جسے اس نے انتہائی محنت اور کاوش سے تیار کیا اور جس کی مجموعی خوبیوں کا اعتراف بہرحال لازم ہے جو غلط نظریے قائم کئے ہیں ان میں سے ایک کا تعلق تو ظہور علم سے ہے ، یعنی اس امر سے کہ علم یا آج کل کی مروجہ اصطلاح میں ''سائنس'' نے سائنس یا علم کا درجہ حاصل کیا تو کیسے** - دوسرا اس کی ابتدا اور عروج و زوال کے اسباب و علل ، مسائل اور مشکلات کا کہ ان سے استخلاص کے بعد اس کا از سر نو احیا و ارتقا کیسے ہوا - تیسرا یہ کہ باعتبار اقطاع عالم ، یا ادوار تہذیب و تمدن قوموں کے علمی کارناموں کی فی الواقعہ نوعیت اور اہمیت ہے کیا - ہم ان کے مرتبہ علم ، اکتشافات و اجتہادات کے بارے میں کیا رائے قائم کریں - امر اول کے بارے میں تو راقم الحروف نے عرض کیا تھا کہ علم و حکمت کا کوئی بھی طالب علم ہو اس حقیقت سے انکار نہیں کر سکتا کہ اہل یونان نے اپنے پیش روؤں کے سرمایہ معلومات کو جس خوبی سے منظم کیا اور

---

* مقدمہ تاریخ سائنس ، حصہ اول میں - دیکھئے مقدمہ — مترجم

** لفظ سائنس کو لفظ علم پر کوئی ترجیح حاصل نہیں - اس لفظ کا شمار بھی ان لفظوں میں کرنا چاہیے جو بلا وجہ ہماری زبان میں در آئے ہیں — مترجم

اس سے جس حیرت انگیز علمی اور فکری تحریک کا آغاز ہوا اسے ''معجزہ یونان'' سے تعبیر کیجئے یا کچھ اور کہہ لیجیے وہ ایک نہایت ہی روشن اور نیا باب تھا علم و حکمت کی تاریخ کا۔ ہمیں اہل یونان کے نبوغ علم کا اعتراف ہے، ان کی ذہانت و طباعی، حق سے والہانہ شیفتگی اور طلب و جستجو کا۔ ہمیں یہ بھی تسلیم ہے کہ انہوں نے اپنے اخلاف کے لئے جو روایات چھوڑیں ان سے ایک دنیا متاثر ہوئی۔ لیکن یہ کہنا کہ علم کا آغاز ہوا اور علم نے علم کی حیثیت اختیار کی تو اہل یونان کی بدولت خالی از مبالغہ نہیں۔ جیسے یہ کہ ان سے پہلے، یا ان کے پہلو بہ پہلو جو بھی علمی معلومات تھیں انہیں خام اور ناقص قرار دیں۔ ہم کہیں ان میں وہ نظم و ربط نہیں تھا جن سے کسی شے کے بارے میں ہماری معلومات ایک مثبت اور منظم شکل اختیار کرتی اور ہم سمجھتے ہیں کہ ایک مستقل قانون ہے جس کی بدولت ہم اپنے مطالعے اور سلسلہ تحقیق و تفتیش میں برابر آگے بڑھ سکتے ہیں۔ مصنف کی یہ رائے یوں بھی غلط ہے کہ زمانہ قبل یونان، یا یونان کی معاصر تہذیبوں کے بارے میں ہمارا مطالعہ بڑا محدود ہے۔ لہذا یہ بڑی نا انصافی ہو گی کہ علم و حکمت کا مورخ ان کے علمی کارناموں پر کوئی ایسا حکم لگائے جس کی صحت محتاج ثبوت ہو اور یوں بھی غلط کہ زوال یونان کے بعد جب ہیلے نیکی تہذیب کی بدولت علم و حکمت کی دنیا میں ایک نئے دور کا آغاز ہوا تو بقول مصنف یہ اسکندریہ کی سر زمین تھی، جس نے اثینیہ کے بعد ذہنی مرکزیت کا درجہ حاصل کیا۔ مصنف کہتا ہے اس کی وجہ تھی وہ علمی روایت جو مشرق سے آئی تھی* جو اگر صحیح ہے، جیسا کہ یقیناً صحیح تو لازماً تسلیم کرنا پڑے گا کہ یہ علمی روایت جس کی طرف مصنف اشارا کر رہا ہے

---

* ویسے سر زمین مصر کا شمار بھی اہل مغرب کے نزدیک مشرق ہی میں ہوتا ہے۔ مترجم

سائنس هی کی روایت تھی اور نہ صرف مشرق الاصل ، بلکہ یہ بھی کہ اس کا وجود مشرق میں بدستور قائم رہا ۔ لہذا ایک ایسا انسان جسے نہ مشرق کی پاسداری منظور ہے نہ مغرب کی ، جب تاریخ علم پر نظرِ ڈالے گا تو وہ اس کی ابتدا یونان سے نہیں کرے گا ، نہ اس کے عروج و زوال کی بحث میں اس راستے پر قدم اٹھائے گا جو مصنف نے اختیار کیا ہے ۔ دراصل مصنف نے ''معجزۂ یونان'' کو جو غیر معمولی اہمیت دی ہے اور اسے علم ، یا سائنس کا نقطۂ آغاز ٹھہرایا ہے تو شاید اس لئے کہ وہ اہل یونان کی منطق پسند اور نظریہ ساز طبیعت سے جس کی انتہا بیشتر مجرد افکار پر ہوئی مرعوب ہے ۔ یوں بھی اس کا ذہن مغربی عصبیت سے خالی نہیں ۔ حالانکہ سائنس نام ہے حقایق کے مطالعے ، تجربے اور امتحان اور اس طرح جو نتائج حاصل ہوں ان کی شیرازہ بندی سے ، تا کہ ہماری نگاہیں اس اصول اور قانون تک پہنچ سکیں جو ان کی تہ میں کام کرتا ہے اور جس نے ان کو باہم وابستہ کر رکھا ہے ۔ سائنس مفروضہ بندی اور نظریہ سازی نہیں ہے ، نہ ظن و قیاس ، گو منطقی اعتبار سے اس کی حیثیت کیسی بھی بلند ہو ۔ مصنف خود کہتا ہے کہ وہ ایک مستقل عمل ہے تحلیل و ائتلاف ، نظریوں اور مفروضوں کی پیہم تبدیلی' نئے نئے حقایق کے مطالعے اور ان کی شیرازہ بندی کا ۔ یہ نہیں کہ ان کو ایک پہلے سے تیار کردہ قالب میں ٹھونس دیا جائے ۔ چنانچہ اب تو مغرب کے ارباب نظر بھی اس حقیقت کا اعتراف کر چکے ہیں کہ اہل یونان نے نظریے اور تصورات تو قائم کیے لیکن اس منہاج پر قدم نہیں اٹھایا جسے فی الواقعہ سائنس میں اختیار کرنا چاہیے*۔ ان کی افتاد طبیعت علمی نہیں تھی ، فلسفیانہ تھی ۔ انہیں دلچسپی تھی تو ظن و قیاس ،

---

* مثلاً بریفولٹ Making of Humanity جس کا اردو ترجمہ مجلس ترقی ادب شائع کر چکی ہے بعنوان تشکیل انسانیت — مترجم

استدلال و استخراج سے ۔ چنانچہ خود مصنف بھی ان ابواب میں جن کا تعلق عصر اقلیدس اور عصر ارشمیدس سے ہے اس رائے کا اظہار کر چکا ہے کہ یہ ائتلاف و اطلاق کا دور تھا یعنی بجائے قیاسات و مفروضات کے حقائق کے مطالعے میں عملاً قدم اٹھانے کا ۔ گو مصنف کے نزدیک یہ بھی یونانی نبوغ عام ھی کا ایک مظہر تھا ۔ حالانکہ یونانی نبوغ علم کو سمجھنے کے لئے کہ اس کا اظہار فی الواقعہ کہاں اور کس طرح ھوا صرف ایک مثال کی طرف اشارہ کر دینا کافی ہے کہ اس دور ائتلاف میں جہاں یونان سے باہر اھل علم کی نظر مفروضات سے ھٹ کر حقائق پر مرتکز تھی وھاں زینو کا خالصاً یونانی دل و دماغ اس بحث میں اُلجھا ھوا تھا کہ دوران پرواز میں کیا تیر فی الواقعہ پرواز کرتا ہے ، یا نہیں ؟ حرکت کے ابطال میں اس کی منطق نہایت کڑی اور اس کا دار و مدار جن دلائل پر ہے ان کی تردید کوئی آسان بات نہیں ۔ لیکن زینو کی منطق اسے یہ سمجھانے سے قاصر رھی کہ حرکت کی توجیہ سکون کے حوالے سے ناممکن ہے ۔ جیسے یہ کہ اگر کوئی حقیقت منطق کی رسائی سے بالا تر ہے تو اس کا یہ کہاں مطلب ہے کہ ھم اس کے وجود ھی سے انکار کر دیں ۔

بعینہ اقوام عالم کی علمی خدمت کے بارے میں بھی مصنف نے جس طرح قلم اٹھایا ہے اس سے ان کی وسعت اور اھمیت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ نہیں ھوتا ۔ دوسرے لفظوں میں اس مسئلے کا کہ ارتقائے علم ، یا علوم و فنون کے نشو و نما میں ان کا حصہ فی الحقیقت کیا ہے ۔ لہذا مصنف اس بحث میں خود بھی اس غلطی کا شکار ھو گیا جس کی پیش بندی کرتے ھوئے اس نے کہا تھا کہ ایک جغرافی خریطے میں اگرچہ ھر ملک کا نقشہ ایک ھی صفحہ پر تیار ھو گا اور یہ سب صفحات طول و عرض میں بھی برابر ھوں گے لیکن صفحوں کی یکسانی سے

کہ ان کا طول و عرض ایک ہے یہ ثابت نہیں ہوتا کہ وہ ممالک بھی جن کے نقشے اس خریطے میں درج ہیں باعتبار طول و عرض یکساں ہیں - ان میں ہر ایک کا پیمانہ مختلف ہو گا ، لہذا رقبہ بھی بیش و کم جس کا لحاظ رکھنا بہر حال ضروری ہے - لیکن ہوا یہی کہ اس پیش بندی کے باوجود مصنف نے جو ادوار علم قائم کئے ان پر اس طرح قلم اٹھایا کہ بعض صورتوں میں ان کی نوعیت اور اہمیت میں یکسانی سی پیدا ہو گئی اور کسی ایک دور کو دوسرے پر کوئی خاص فضیلت نہ رہی - اس لئے کہ مصنف نے ان کے لئے ایک ہی پیمانہ استعمال کیا ، یعنی یہ تاثر پیدا کرنے کی کوشش کی کہ کوئی بھی علم ہو اس کا مطالعہ ہر دور میں کم و بیش ایک ہی نہج پر جاری رہا ، یا پھر ان کی قدر و قیمت کا اندازہ کیا تو اس طرح کہ ایک کی حیثیت دوسرے کے مقابلے میں کہیں زیادہ کم اور ہیچ نظر آنے لگے - بعینہ جیسے کرہ ارض کا کوئی نقشہ اگر ایک ہی صفحے پر تیار کیا جائے تو اس میں ان علاقوں کی وسعت جو انتہائی شمال اور جنوب میں واقع ہیں اس سے کہیں زیادہ بڑھ جائے گی جتنی کہ فی الواقعہ ہے - چنانچہ مصنف کے تیار کردہ نقشے میں یونان ہمیشہ عظیم تر اور عالم اسلام باوجودیکہ مصنف کو ازمنہ متوسط میں اس کی برتری کا اعتراف ہے اس وقت کے یورپ سے کچھ بہت زیادہ بڑا نظر نہیں آتا اور یونان کی عظمت کو تو ہر گز نہیں پہنچتا - اس کی ایک وجہ تو شاید یہ ہے کہ جہاں تک یونان اور مغرب کا تعلق ہے مصنف کا ذخیرہ معلومات بمقابلہ مشرق اور بلاد اسلام کے کہیں زیادہ وافر ہے - یوں بھی اس کی کوشش تھی کہ اہل مغرب کی خدمات علم خواہ کسی زمانے میں کیسی بھی ہوں ، قابل اعتنا ، یا ناقابل اعتنا انہیں تاریخ علم کے اس خاکے میں کہیں نہ کہیں ضرور جگہ مل جائے - شاید بطور اس دلیل کے کہ باوجود زوال و انحطاط مغرب کا ذہن ہمیشہ بیدار رہا اور اس میں - تعطل اور افسردگی کا کوئی دور نہیں آیا جیسے ایشیا ، یا بلاد اسلامیہ میں - یا شاید اس لئے کہ ہومر کی رزمیات سے رولاں کے گیتوں تک اس نے ایک فن کار کی طرح تاریخ علم

کا جو رومانی تصور قائم کیا ہے اس کے پیش نظر اس روایت کا تسلسل نہ ٹوٹے کہ علم و حکمت کا باقاعدہ آغاز اگر ''معجزہ یونان'' سے ہوا تو پھر سے احیا و ارتقاء ارض یورپ میں۔ لہذا کوئی عجیب بات نہیں اگر مصنف یہ کہنے پر مجبور ہو گیا کہ یورپ کی تاریک صدیاں اتنی تاریک نہیں تھیں جتنی بظاہر نظر آتی ہیں۔ لیکن اس طرح تو یورپ سے باہر دوسرے اقطاع عالم میں بھی زوال و انحطاط کے جو ادوار آئے ان کے باوجود بھی یہی کچھ کہا جا سکتا ہے کہ یہ ادوار بھی اس حدتک ادوار زوال و انحطاط نہیں جیسا کہ عام طور پر سمجھا جاتا ہے۔ بعینہ اگر اس نشاۃ الثانیہ کے ساتھ ساتھ جس کا تعلق عہد ہارون الرشید سے ہے کارولنگوی یعنی عہد شارل مین کی نام نہاد نشاۃ الثانیہ کا ذکر ضروری تھا، گو ان کو باہم وہی نسبت ہے جو آفتاب کو چراغ سے تو یہ بھی ضروری تھا کہ ''معجزہ یونان''، یا مغرب کے کسی روشن عہد کے مقابلے میں ہم مشرق کے کسی عہد کو نظر انداز نہ کرتے بلکہ اس کی علمی خدمات کو بھی خواہ ان کی حیثیت ایسی ہی کم کیوں نہ ہوتی جیسی بمقابلہ عباسی نشاۃ الثانیہ کے کارولنگوی نشاۃ الثانیہ کی مستقبل کی تمہید ٹھہراتے۔ حاصل کلام یہ کہ جس طرح علم و حکمت کے آغاز اور تدریجی نشو و نما کا یہ خاکہ جہاں تک یورپ کا تعلق ہے خالی از مبالغہ نہیں ایسے ہی اقوام و اقطاع عالم کی خدمت کا جو مرقع مصنف نے پیش کیا ہے بعض صورتوں میں بڑا ناہموار اور غیر متوازن ہے۔ راقم الحروف کے نزدیک اس کی وجہ بجز اس کے کچھ نہیں کہ مصنف نے تاریخ علم پر محض تاریخی نقطۂ نظر سے قلم نہیں اٹھایا؛ بلکہ دانستہ، یا نا دانستہ نسلی، مذہبی اور مقامی عصبیتوں کا رنگ پیدا کر دیا۔ ان نسلی اور مقامی عصبیتوں کا تعلق زیادہ تر اس تفریق سے ہے جو مصنف نے مشرق اور مغرب کے درمیان قائم کی۔ حالانکہ اس ''مقدمے'' کے تمہیدی باب میں وہ خود اسے بے معنی ٹھہراتا اور وحدت حیات، وحدت انسانی اور وحدت علم پر بالخصوص زور دیتے ہوئے اس سے بچنے کی تاکید کرتا ہے۔ لہذا یہ امر اور بھی زیادہ تعجب انگیز بلکہ افسوسناک ہے کہ عالم اسلام

کی خدمات علم کا جائزہ لیتے ہوئے وہ خود ہی ان نسلی اور مذہبی عصبیتوں کا شکار ہو گیا جن سے بچنا اس کا فرض تھا۔ اس کی مذہبی عصبیت کا اظہار عصر اسلامی کے بیان میں بالخصوص ہوا۔ جہاں اس کی بالالتزام یہ کوشش رہی کہ عالم اسلام کے ارباب علم و فضل میں نسلی اور وطنی تفریق کے ساتھ ساتھ ان کے مذہبی اختلافات، مثلاً اسلام، عیسائیت، یہودیت اور صابیئت پر بھی نظر رکھے تا کہ معلوم ہو سکے کہ کس سائنس دان کا تعلق کس مذہب سے تھا۔ حالانکہ مصنف کے پیش نظر یہود و نصاریٰ، یا کسی دوسرے مذہبی گروہ مثلاً زرتشتی اور صابی ذہن کی تاریخ نہیں تھی۔ اسے تو اسلام کے عہد عروج میں علم و حکمت کے فروغ اور نشو و نما کا ذکر کرنا تھا۔ پھر اگر بغور دیکھا جائے تو یہودی اور عیسائی ارباب علم اسلامی تہذیب و تمدن ہی کے پیداوار تھے۔ ان کے مذہبی اختلاف پر زور دینا غیر ضروری تھا۔ یوں بھی علم کسی خاص ملک، قوم اور نسل کا اجارہ نہیں ہے۔ اس کا بیج ذہن انسانی میں پھوٹتا اور باعتبار حالات کبھی ایک کبھی دوسری جگہ برگ و بار لاتا ہے۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس کا حاصل سب کے لئے ہے۔ لہذا ذہن انسانی اور اس کے مختلف مظاہر کا مطالعہ ذہن انسانی ہی کی حیثیت سے کرنا چاہیے، یعنی اس کی مطلق، نہ کہ اضافی حیثیت سے، نہ اس طرح جس سے یہ خیال پیدا ہو کہ بعض خاص قسم کی ذہنی صلاحیتیں بعض خاص مذاہب یا قوموں اور نسلوں سے مخصوص ہیں۔

رہا یہ امر کہ قوموں کے اجتہادات و اکتشافات علم، لہذا علم و حکمت کے نشو و ارتقاء میں انہوں نے جو حصہ لیا اس کی نوعیت اور صحیح قدر و قیمت کیا ہے سو، اس باب میں بھی مصنف کا نقطۂ نظر بڑا غیر متوازن رہا۔ حالانکہ یہی اس مقدمے کا سب سے زیادہ اہم اور بحث طلب مسئلہ تھا۔ سوال یہ ہے کہ ایک دفعہ

جب علم یعنی اس مثبت نظام معلومات کی ابتدا ہو گئی جسے آج
کل سائنس سے تعبیر کیا جاتا ہے تو وہ کیا مشکلات اور کیا مسائل تھے
جن سے اس کی ترقی کا راستہ رک گیا - یہ مسائل اور یہ مشکلات
حل ہوئیں تو کس طرح ، تا آنکہ حقائق کائنات کا مثبت اور منظم مطالعہ
اپنے صحیح نہج پر آ گیا - بالفاظ دیگر وہ علمی روح جو ظہور علم کے
باوجود صدیوں تک دبی دبی رہی، جسے طرح طرح کی مشکلات اور مسائل
کا سامنا کرنا پڑا اور جو علم اور نام نہاد علم کی ایک طویل
کشا کش سے آزاد ہوئی تو کیسے اور کب اور پھر کیسے اس نے ارباب علم
کی رہنمائی کی؟ ہم کیا کہیں یہ روح کس طرح بروئے کار آئی ، یعنی یہ
سب کچھ کیسے اور کیوں کر ہوا؟ اس مسئلے میں مصنف کا نقطۂ نظر یہ
ہے کہ حقائق کائنات کے اس مثبت اور منظم مطالعے کی ابتدا جس کا دوسرا
نام ہے سائنس ارض یونان میں ہوئی - لیکن اگر آپ پوچھیں کیسے تو
مصنف کے نزدیک اس کا جواب یہ ہے کہ کسی نہ کسی طرح یہ
شرف اہل یونان ہی کو حاصل ہوا کہ ان کا ذہن رسا اس حقیقت تک
پہنچ گیا کہ علم فی الواقعہ ہے کیا - یہ ایک ایسا انکشاف تھا جسے جی
چاہے الہام سے تعبیر کر لیجیے ، یعنی غیر مذہبی معنوں میں الہام.
بالفاظ دیگر علم کی ابتدا ایک معجزہ تھی ، ''یونانی معجزہ'' کہ اس
سر زمین کے رہنے والوں نے اپنے پیش رؤں یعنی بابل اور مصر کی ناقص
اور خام سی معلومات کو صحیح علمی نہج پر ایک ضابطۂ معلومات کی
شکل دی - سائنس یونانی ذہن کے نبوغ ، اس کی غیر معمولی فطانت
اور حق کی بے غرضانہ طلب و جستجو کی پیداوار ہے - مگر پھر
جب یونان کو زوال ہوا تو اول اہل روما کی افادیت پسندی اور
پھر ہیلے نیکی تہذیب نے جس میں کئی ایک عناصر کام کر رہے تھے
اس کا راستہ روک دیا تا آنکہ عیسائیت کے ظہور پر جب کلیسا
نے طلب علم کو ایک شر انگیز مشغلہ قرار دیا تو اندیشہ تھا

کہیں سائنس کی ہستی ہی نہ مٹ جائے ۔ مگر سائنس کی ہستی بہر حال قائم رہی ، گو اب الہیات اور علم کلام اس کی راہ میں حائل تھے اور صدیوں تک رہے ۔ بالآخر اہل یورپ نے اسے کلام اور الہیات کے چنگل سے نجات دلائی، یونانی روایت علم پھر زندہ ہوئی اور علوم‌وفنون کا نشو و نما صحیح نہج پر ہونے لگا جیسا کہ اب تک ہو رہا ہے ۔ اب اگر مصنف کو خواہ مخواہ یونان کی تجلیل مقصود نہیں کہ علم کی داغ بیل فی الواقع سر زمین یونان ہی میں پڑی ، نہ یہ کہ اس کے از سر نو احیا اور حقیقی نشو و نما کا سہرا یورپ کے سر باندھے تو اسے مان لینا چاہیے کہ سائنس کی ابتدا ، اس کی مشکلات و مسائل اور پھر سے احیا کے اس تاریخی خاکے کو اگر صرف ارض مغرب تک محدود رکھا جائے تو مصنف کی رائے پر کسی کو اعتراض رائے نہیں ہو گا ۔ لیکن تاریخ عالم کے نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو اس کو کوئی بھی صحیح تسلیم نہیں کرے گا ۔ یونان و روما یورپ کے ہی حصے ہیں ۔ ہیلے‌نیکی تہذیب اور عیسائیت کا تعلق بھی یورپ ہی سے ہے ۔ لہذا یونان میں علم و حکمت کے زوال یا اہل روما کی افادیت پسندی اور ہیلے نیکی تہذیب اور عیسائیت کے ظہور سے سائنس کے نشو و نما پر جو مخالف اثرات مترتب ہوئے ان کا تعلق بھی سر زمین یورپ ہی سے ہے ۔ بعینہ کلام اور الہیات نے علوم و فنون کے راستے میں جو رکاوٹیں پیدا کیں ان کی ذمہ داری بھی مغربی ذہن ہی پر عائد ہوتی ہے ۔ مصنف کہتا ہے ازمنہ وسطہ میں سائنس کی دنیا جس مرض کا شکار ہو رہی تھی اس کا مداوا اہل یورپ نے دریافت کیا ۔ یہ مرض کیا تھا ؟ الہیات اور کلام کے خود ساختہ مسائل جن کا دار و مدار صرف منطقی قیاسات اور استخراج و استدلال پر تھا اور جن سے صرف مجرد فکر کو تحریک ہوئی ۔ لہذا سائنس یعنی معلومات کے اس مثبت نظام کو جس کا تعلق محسوس اور واقعی سے ہے ناقابل اعتبار

سمجھ کر نظر انداز کر دیا گیا - خیال یہ تھا کہ محسوس اور واقعی کی حیثیت مجرد تصورات کے مقابلے میں ہیچ ہے - لیکن عالم اسلام کا رخ کیجئے تو اہل مغرب جن صدیوں کو ازمنہ متوسطہ سے تعبیر کرتے ہیں - وہ صدیاں ہیں جن میں اسلامی تہذیب و تمدن کو فروغ ہوا - یہ سائنس کے فروغ کا زمانہ ہے ، نظریات اور تجربات سے اس کے استخلاص ، تجربہ اور امتحان کی کار فرمائی ، لہذا علم کی صحیح روح کے بروئے کار آنے کا - جس طرح اسکندریہ کی مشرقی روایت نے بقول مصنف ایک زمانے میں سائنس کو سہارا دیا ، یعنی اس زمانے میں جب ہیلے نیکی تہذیب کا دور دورہ تھا اور سکندریہ اس کا مرکز - بعینہ یہ اسلامی دنیا کا نبوغ علم ہے جس کے اجتہادات و اکتشافات نے سائنس کو سائنس کی حیثیت سے زندہ کیا اور اسے ایک نظام علم یعنی قطعی اور اثباتی معلومات کی شکل دی - عالم اسلام ہی نے محسوس کے مطالعے اور مشاہدے کی طرف قدم بڑھایا ، نہ صرف بسبب استعجاب علم بلکہ اس لئے بھی کہ بہ اعتبار آیت الہیہ وہ بھی ایک ذریعہ ہے ادراک حقیقت کا - لیکن محسوس کے مطالعے میں مجرد فکر اور منطقی ، استدلال و استخراج سے تو کام نہیں چلتا - اس کے لئے تجربہ و امتحان شرط ہے - لہذا وہ تجربی منہاج جس کی سائنس کو تلاش تھی اور جس پر آج مغرب کو ناز ہے در اصل عالم اسلام ہی کی دریافت ہے - عالم اسلام ہی نے ارسطو کی توقیر کے باوجود کہ اس نے محسوس اور واقعی کو قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا منطق استخراج کا سحر توڑا اور یوں ایک نئی ، یعنی منطق استقرا کی بنا رکھی اور تجربہ و امتحان کا راستہ صاف کیا جیسا کہ مصنف کو خود بھی اعتراف ہے کہ ابن الہیثم کی بدولت تجربی منہاج میں بہت کچھ ترقی ہو گئی تھی - لہذا اس ترقی کی کوئی ابتدا ہو گی اور اور ظاہر ہے کہ یہ ابتدا عالم اسلام ہی میں ہوئی - یہاں یہ بحث کہ مسلمانوں نے علم کو کس نظر سے دیکھا ، اس کی تعریف کن الفاظ میں کی ، اس کے مطالعے اور تحقیق و جستجو میں کن باتوں کا لحاظ رکھا اور بالآخر اسے کس

راستے پر ڈال دیا غیر مناسب ہو گی - لیکن ان دانستہ یا نادانستہ غلط بیانیوں اور غلط فہمیوں کے باوجود جو اس باب میں پیدا کر دی گئی ہیں یہ ثابت کرنا کچھ مشکل نہیں کہ یہ مسلمان ہی تھے جنہوں نے ذہن انسانی کو ان مغالطوں اور آلائشوں سے پاک کیا جو سائنس کے صحیح تصور اور اس کے گوناں گوں مظاہر کے فہم میں بے راہ روی کا باعث ہو رہی تھیں - سائنس کی ابتدا مشرق میں ہوئی - زندگی کے دوسرے مظاہر کی طرح یہ بیج بھی کسی نہ کسی سر زمین اور کسی نہ کسی قوم میں پھوٹتا - اس لئے کہ وہ ایک ناگزیر تقاضا تھا زندگی کا جو پورا ہو کر رہتا - لیکن اس بیج کو جس مناسب ہوا اور مناسب غور و پرداخت کی ضرورت تھی اس کا قطعی تقاضا تھا کہ وہ پروان چڑھتا تو کسی ایسی فضا میں جو اس کے حقیقی مزاج اور نشو و نما کے لئے ساز گار ہوتی - یہ فضا عالم اسلام نے پیدا کی - عالم اسلام ہی نے ہر لحاظ سے اس کی آبیاری کی - اسے صحیح معنوں میں پروان چڑھایا اور اس راستے پر ڈال دیا جو طبعاً اس کے لئے مقدر ہو چکا تھا - عالم اسلام ہی نے ماضی کے سر چشمہ ہائے علم سے رجوع کرتے ہوئے ان تمام معلومات کی تدوین ایک مربوط اور منظم شکل میں کی جن کا تعلق علم سے تھا - یونہی سائنس کی ایک مستقل روایت قائم ہوئی اور یونہی سائنس ، یعنی علوم طبیعی کو علم کے دوسرے مظاہر سے الگ رکھتے ہوئے اس کی صحیح اساس وجود میں آئی - یہ ابتدا تھی حقایق اشیا کے علمی یعنی سائنس کے نقطۂ نظر سے مطالعے اور اس کے حقیقی منہاج ، یعنی تجربہ و استقرا کے راستے پر قدم اٹھانے کی جس سے فی الحقیقت اس کا وجود قائم ہے - اگر ایسا نہ ہوتا تو علم کی وہ روح جو طرح طرح کے ذہنی علائق ، عقائد اور توہمات سے دبی ہوئی تھی بروئے کار نہ آتی - بریفولٹ نے غلط نہیں کہا کہ وہ علمی روح جو عصر حاضر کا طرۂ امتیاز ہے - دراصل عربوں کی مرہون منت ہے - عرب ہی مجرد افکار ، نظریات اور قیاسات سے اس کے استخلاص کا باعث ہوئے - وہ اپنی پوری

شان سے جلوہ گر ہوئی تو انہیں کی بدولت ۔ عربوں کا یورپ پر صرف یہی ایک احسان نہیں کہ انہوں نے انہیں علوم و فنون سے روشناس کیا ۔ ان کا حقیقی اور سب سے بڑا احسان یہ ہے کہ وہ علمی روح جس پر یورپ کو ناز ہے عربوں ہی نے انہیں عطا کی ۔ بالفاظ دیگر وہ ''عفریت'' جو آج سائنس کی شکل میں ہر طرف دندنا رہا ہے سر زمین اسلام ہی میں پیدا ہؤا ۔ لہذا یہ خیال کہ سائنس اہل یونان کی تخلیق ہے صحیح نہیں ، نہ یہ کہ اس نے پھر سے زندگی حاصل کی یورپ میں ۔ سائنس کا تعلق حقائق سے ہے ۔ حقائق سے دل چسپی تھی تو عربوں کو ۔ یونانیوں کو افکار اور نظریات سے ۔ وہ مفروضے قائم کرتے تھے ۔ تجربے اور امتحان سے کام نہیں لیتے تھے ۔ یوں بھی اس بات کا سمجھنا مشکل نہیں کہ سائنس کی سوئی ہوئی روح اسلام ہی کے ہاتھوں بیدار ہوتی ۔ اقبال نے نہایت صحیح کہا ہے کہ اسلام کا ظہور عقل استقرائی کا ظہور ہے* اسلام آیا تو اس اختیاری روش کی ابتدا ہوئی جس نے آگے چل کر اس تحریک کی شکل اختیار کی جسے آج ہم سائنس سے تعبیر کرتے ہیں ۔ اسلام سے قبل نہ مشرق کا ذہن حقائق اشیاء کے بارے میں صاف تھا ، نہ مغرب کا ۔ ایک طرف وثنیت تھی جس نے قوائے فطرت کو الوھیت کا رنگ دے رکھا تھا ۔ دوسری جانب مجرد افکار ، خواہ ان کی نوعیت ثنوی ہو ، یا غیر ثنوی ۔ رہے عقاید سو ان سے وابستگی کا یہ انداز تھا کہ عقائد کو علم سے کوئی تعلق نہیں ۔ بایں ہمہ انسان مجبور تھا کہ علم کی طرف بڑھے ۔ یوں بھی تقاضائے فطرت وہ اس کی طلب اور جستجو پر مجبور تھا ۔ لیکن اس کی پیدا کردہ مشکلات اس کا راستہ روک رہی تھیں ۔ یہ حالت تھی جب اسلام آیا اور ذہن انسانی کی ہر پہلو سے رہنمائی کرنے لگا تو وہ سب آلودگیاں بھی دور ہو

---

* ۔ تشکیل جدید الیات اسلامیہ ، خطبہ اول و پنجم ۔

گئیں جن سے علم کا چہرا داغ دار ہو رہا تھا۔ چنانچہ علم کی تطہیر و تزکیے کا یہی عمل تھا جس نے س کی صحیح اساس قائم کی اور جس سے اس کی طلب و تلاش ، معمول و منہاج کا راستہ صاف ہو گیا ۔ لہذا اثباتی اور قطعی معلومات کے اس نظام کو جسے باصطلاح جدید سائنس کہا جاتا ہے اور جس کا تعلق محسوس حقائق کے مطالعے سے ہے ارض یونان کی پیداوار ٹھہرانا غلط ہے ۔ نہ یہ کہنا صحیح کہ زوال یونان کے بعد اس کا پھر سے احیا ہوا تو اہل یورپ کے ہاتھوں ۔ سائنس کی ابتدا یونان سے بہت پہلے ازمنہ قدیمہ ہی میں ہو چکی تھی ۔ مثلاً مصر اور بابل کے زمانۂ عروج، علاوہ ہذا چین اور ہندوستان میں ۔ البتہ اس کا گزر بڑے دشوار اور پریشان کن مراحل سے ہو رہا تھا۔ اس لئے کہ ذہن انسانی کو نہ ابھی محسوس کی قدر و قیمت کا احساس تھا نہ زمانی اور واقعی کی اہمیت کا ۔ یہ اسلام تھا جس نے زمانی اور واقعی کو آیات الٰہیہ سے تعبیر کیا اور جس کی بدولت انسان نے محسوس و مرئی کی قدر و قیمت اور احترام کا سبق سیکھا۔ یہی وجہ ہے کہ سائنس کی طرح سائنسی ، یعنی علمی روح بھی عالم اسلام ہی کی پیداوار ہے جس کا اگرچہ مصنف کو تو نہیں ، لیکن اہل مغرب کو بہر حال اب احساس ہو چلا ہے ۔

اقوام عالم کی علمی خدمات کی وسعت اور اہمیت کی طرح اس بحث میں بھی کہ وہ کیا اجتہادات اور اکتشافات ہیں جن سے علم و حکمت کو ارتقا ہوا مصنف کی نظر پھر یورپ ہی پر رہی ۔ بات یہ ہے کہ مصنف کے نزدیک سائنس کی باقاعدہ تاریخ عصر حاضر سے شروع ہوتی ہے ، یعنی اس زمانے سے جب یورپ نے ازمنہ ماضیہ ، یونان و روما اور عالم اسلام کا علمی سرمایہ اپنے ہاتھ میں لیا اور علم کی دنیا میں صحیح راستے پر قدم رکھتے ہوئے آگے بڑھنا شروع کیا ۔ اس کے نزدیک سائنس سرزمین یورپ اور یورپی دل و دماغ کی

تخلیق ہے جس میں اگر کسی دوسری قوم کی جگہ ہے تو صرف یونان کی ۔ یونان سے پہلے جو کچھ ہوا وہ محض ایک تمہید اور ایک ابتدا تھی ، یعنی خام اور ناقص سی معلومات کا مجموعہ نہ کہ علمی معلومات ۔ لہٰذا مصنف نے یہ فیصلہ کیا کہ سائنس کی ایک باقاعدہ مرتب اور مسلسل تاریخ قلم بند کرنے سے پہلے اول اس کا ایک مقدمہ تیار کر لے ۔ یہ مقدمہ متعدد اجزا پر مشتمل ہے اور زیر نظر تصنیف اس کا حصہ اول جسے بہ اعتبار ضخامت بآسانی تین برابر حصوں میں تقسیم کیا جا سکتا ۔ پہلا حصہ جس میں یونان وروما اور ان کی معاصر دنیا کے علوم و فنون کا ذکر آیا ہے ایک ہزار سال پر چھایا ہوا اور ۱۴ ابواب میں منقسم تھا ۔ دوسرے حصے میں اس نے ۱۳ ابواب قائم کیے اور یہ آٹھ سو سال کا زمانہ ہے جس میں ہیلے نیکی تہذیب، یورپ کی ازمنۂ متوسطہ اور اس عہد میں اقوام مشرق کی علمی سرگرمیوں کو بیان کیا گیا ہے ۔ بمقابلہ اس کے تیسرا حصہ صرف سات ابواب اور چار صدیوں پر مشتمل ہے جس سے اندازہ کیا جا سکتا ہے کہ اسلامی دور میں علوم و فنون کی دنیا کس قدر وسیع ہو چکی تھی اور مسلمانوں کی بدولت جن کی علمی خدمات کی ابتدا اس سے دو صدیاں پہلے ہو گئی تھی علم و حکمت کو کس تیزی سے نشو و نما ہو رہا تھا ۔ ظاہر ہے اس کی کوئی وجہ ہو گی جس کو سمجھنا مصنف کا فرض تھا ' لیکن جس کو سمجھنے کی اس نے کوشش ہی نہیں کی ۔ حالانکہ یہی صدیاں ہیں جن میں اسلام نے وہ ہمہ گیر انقلاب پیدا کیا جس نے نوع انسان کی تقدیر ہمیشہ ہمیشہ کے لئے بدل دی ۔ بایں ہمہ مصنف نہیں سمجھا وہ کیا تبدیلی تھی جو اسلام کی بدولت ہمارے دل و دماغ میں رونما ہوئی، لہٰذا وہ کیا نتائج تھے جو اندریں صورت علم و حکمت کے نشو و نما اور آیندہ ارتقا کے لئے مترتب ہوئے ۔ اسلام اور اس انقلاب سے جو اسلام نے علم و عمل کی دنیا میں پیدا کیا مصنف کی

یہی بےخبری ہے جس کی وجہ سے وہ اسلام کے ظہور ، امر کی تہذیبی اور ثقافتی اہمیت اور پھر آگے چل کر اموی ، عباسی اور فاطمی ادوار تہذیب و تمدن کی صحیح قدر و قیمت کا اندازہ کر سکا ، نہ اس کی سمجھ میں یہ بات آئی کہ عالم اسلام نے اس باب میں کس طرح دنیا کی رہنمائی کی - اس کی سمجھ میں آیا تو یورپ کے عام سطحی نظر مورخین کی طرح یہی کہ عالم اسلام میں علمی سرگرمیوں کی ابتدا ہوئی تو اس وقت جب عرب مسلمانوں کا ایرانی یا ایرانی النسل مسلمانوں سے میل جول ہونے لگا اور یونانی مثالیں ان کے سامنے آئیں - حالانکہ اگر وہ اپنے اہل وطن ہی کی تحریروں سے اعتنا کرتا تو اسے معلوم ہوجا تا کہ عالم اسلام کی علمی تحریک سرتا سر قرآن پاک کی مرہون منت تھی* - یہ قرآن پاک ہی تھا جس نے ان میں علم کی طلب اور تجسس پیدا کیا اور جس کی بدولت انہوں نے اس کی حقیقی ماہیت اس کے اصول و منہاج اور تحصیل و اکتساب کا راستہ متعین کیا - یہ اسی بے خبری کا نتیجہ ہے کہ مصنف کی طرح یورپ کے اہل قلم الٰہیات اسلامیہ ، اسلامی کلام ، تصوف اور فقہ کے بارے میں بعض سطحی نظریے قائم کرلیتے اور سمجھتے ہیں کہ ان کے ان نظریوں سے حقائق تاریخ کی توجیہ ہوگئی ، حالانکہ ایسا نہیں ہوتا اور نہ ہو سکتا ہے- یہی وجہ ہے کہ مصنف نے ان چار صدیوں یعنی نویں سے بارھویں صدی تک اس امر کے اعتراف کے باوجود کہ یہ زمانہ عالم اسلام کے علمی تفوق کا ہے یورپ کی علمی سرگرمیوں کا ذکر اس طرح کیا ہے جس سے مترشح ہوتا ہے کہ باوجود زوال و انحطاط بلاد مغرب میں بھی علمی معلومات اور علمی مشاغل کی کمی نہیں تھی تا کہ ہومر سے رولاز تک مصنف نے

---

۱ - راقم الحروف کا اشارہ ان تحریروں کی طرف ہے جن میں اہل یورپ نے اس انقلاب پر تبصرہ کیا ہے جو قرآن مجید کی بدولت مسلمانوں میں رونما ہوا اور جن کا شائقین علم بآسانی مطالعہ کر سکتے ہیں -

'مقدمہ تاریخ سائنس' کو جو رومانی شکل دی ہے اس میں یورپ کی امامت علم کا تصور برابر قائم رہے - لہذا مصنف سے نادانستہ وہی غلطی سر زد ہوئی جس پر اس نے قارئین کو متنبہ کیا تھا اور وہ یہ کہ اقوام عالم کی خدمات علم کے بارے میں ہماری رائے غیر متوازن نہ ہونے پائے - لیکن یہ رائے ویسے رہی غیر متوازن ہی جیسے بقول مصنف کسی جغرافی مرقعے کی ورق گردانی کرتے ہوئے اس امر کو نظر انداز کر دیا جائے کہ اس کے ہر صفحہ پر اگرچہ ایک ہی نقشہ ہے لیکن صفحوں کی یکساں جسامت کے باوجود ان کا پیمانہ ایک نہیں - لہذا ان کا رقبہ بھی یکساں نہیں - یہ اسی غیر متوازن رائے کا نتیجہ ہے کہ اقوام عالم، بالخصوص عالم اسلام کی خدمات علم، اجتہادات و اکتشافات اور علم و حکمت کے ارتقا میں وہ ان کا حصہ صحت سے متعین نہیں کر سکا - چنانچہ جزو اول کے مقدمے میں راقم الحروف یہ تفصیل اس امر کی طرف اشارہ کر آیا ہے کہ مصنف نے ان اجتہادات و اکتشافات کو بہت کم اہمیت دی جن کا تعلق ارض مغرب سے باہر عالم اسلام ، یا دوسرے ممالک سے ہے - مثلاً سدھانتوں کی تصنیف یا اعداد کی ایجاد، یا بطور ایک مقدار صفر کے استعمال کا ، یا اعشاریے کی ترویج کو - حالانکہ سائنس کے ارتقا میں ان ایجادات کا جو حصہ ہے ان سے کسی کو انکار نہیں ہو سکتا - اس لئے کہ ان کی حیثیت بنیادی ہے - اس نے ابن سینا ، ابن الہیثم اور البیرونی ایسے نوابغ زمانہ کی علمی اور فکری کوششوں ، علی ہذا ان تصورات کو بھی جو سائنس کے نشو و نما ، اس کی غیر معمولی وسعت ، اس کے اصول و منہاجات کی صحت اور اس کی تحصیل و طلب کے عمل میں بالخصوص تزکیہ و تطہیر کا ذریعہ بنے کوئی وقعت نہیں دی - بلکہ جا و بے جا ہو کہیں یونان کی برتری ، یا یونان سے اثر پذیری کی طرف اشارہ کئے بغیر نہ رہا - حالانکہ اگر اس باب میں مصنف اسی ذوق و شوق کا اظہار کرتا اور علم و حکمت کے ارتقا میں اقوام عالم کی مساعی کو اسی قدر و قیمت کی نظر سے دیکھتا جو اس

نے یونان کے اهل علم کے لئے کیا ۔ اگر مسلمانوں کے نبوغ علم ، ان کے ذهنی استعجاب اور غور و فکر کی دنیا میں میں مجرد کی بجائے محسوس پر اصرار کو مد نظر رکھتا تو بآسانی سمجھ لیتا کہ علم کی حقیقی روح فی‌الواقعہ عالم اسلام کی پیدا وار ہے ۔ لہذا سائنس بطور سائنس بھی پورے طور پر وجود میں آیا تو مسلمان سائنس دانوں هی کی بدولت ۔ اندریں صورت مصنف کو یہ کہنا نہ پڑتا کہ منہاج استقرا یورپ کی ایجاد ہے ۔ وہ بلا تامل مان لیتا کہ جس ذهنی انقلاب کا سہرا اس نے اهل یورپ کے سر باندها ہے در اصل اسلام اور عالم اسلام کی کوششوں سے رونما هوا ۔

دو اور باتیں هیں جن کی طرف اشارہ کر دینا ضروری ہے گو مختصراً ۔ ایک تو یہ کہ اهل یورپ کا نقطہ نظر چونکہ مذهب کے بارے میں بڑا محدود ہے ، لہذا اسلام کو بھی ایک مذهب قرار دیتے هوئے وہ اسے ایک محدود سی چیز تصور کرتے اور سمجھتے هیں کہ عالم اسلام میں بھی هر ایسے تقاضے کے لئے جو مذهب سے بے تعلق ہے کسی دوسرے ، یعنی ان کی زبان میں غیر مذهبی سر چشمے سے رجوع کرنا ناگزیر هو جاتا ہے ۔ اس طرز خیال کا نتیجہ یہ ہے کہ اول تو انہیں اسلامی تہذیب کے وجود هی سے انکار ہے ۔ ان معنوں میں کہ وہ فی‌الواقعہ اور سر تا سر اس محرک کی پیداوار ہے جو اسلام سے آیا اور نہ بھی هو تو ان کے نزدیک اس کی قوت محرکہ سر تا سر اسلامی نہیں ، بلکہ غیر اسلامی محرکات کی ممنون احسان ۔ شاید یہی وجہ ہے کہ مصنف جہاں کہیں کسی سائنس دان کا ذکر کرتا ہے اس کی نسل اور مذهب کی طرف اشارہ کیے بغیر نہیں رهتا ۔ اسے خاص طور سے جستجو هوتی ہے کہ وہ عرب تھا یا ایرانی ، صابی تھا ، عیسائی ، یا یہودی ۔ راقم الحروف اس سے پہلے بھی یہ عرض کر آیا ہے کہ ایک علمی تصنیف میں جس کا موضوع علم و حکمت کی عہد بہ عہد ترقیات هیں ، یہ نہیں کہ کسی

مذہبی گروہ کے سرمایۂ علم کی تاریخ مرتب کرے اس میں اس قسم کی تفریقات کا کوئی جواز نہیں ۔ مصنف نہیں سمجھا کہ اسلام کی طرح اسلامی تہذیب بھی ایک وحدت ہے ۔ لہذا اس تہذیب نے علم و حکمت کی جو بھی خدمات سر انجام دیں ان محرکات کی بدولت جو اسلام سے آئے اور ان احوال و ظروف اور علمی فضا کے زیر اثر جو عالم اسلام میں قائم ہوئی ۔ اندریں صورت یہ بحث لا حاصل ہے کہ عالم اسلام میں طب، یا کسی دوسرے نظام معلومات کو ترقی ہوئی تو اس میں جن سائنسدانوں نے حصہ لیا ان میں مسلمان کتنے تھے اور غیر مسلمان کتنے ۔ اسلام نہ ہوتا اور مسلمان علم کا سر رشتہ ارتقا اپنے ہاتھ میں نہ لیتے تو یہ غیر مسلمان باوجود اپنی ذہانت و طباعی کے علم و حکمت کی کوئی خدمت سر انجام نہ دیتے ۔ یہ فی الحقیقت اسلامی نبوغ علم اور فطانت کا نتیجہ تھا جس نے اس دور میں جسے محض نقل و تحویل کے عہد سے تعبیر کرنا ، یا یہ کہنا سر تا سر لا علمی اور بے خبری ، یا محض تعصب ہے کہ مسلمان سائنس دانوں کی مثال ان بچوں کی سی ہے جو شروع شروع میں تو بڑے ذہین ہوتے ہیں لیکن آگے چل کر ان کی ذہانت جواب دے جاتی ہے علم و حکمت کا شوق پیدا کیا ۔ مسلمانوں نے نہ صرف علم کو علم کا مقام عطا کیا، بلکہ اس کی روشنی چار دانگ عالم میں پھیلا دی ۔ دراصل کسی تہذیب کی خوبیوں کے اندازہ کرنے کی ایک صورت یہ بھی ہے کہ اس نے نوع انسانی کے لئے کس قسم کے حالات پیدا کیے، اس کی مادی اور اخلاقی ترقی ، تہذیب و تمدن ، علیٰ ھذا عالم انسانیت کے لئے کس طرح اور کس کس پہلو سے خیر و و سعادت کا باعث ہوئی ۔

دوسری بات مصنف کا وہ اضطراب اور بے صبری ہے جس کی بنا پر اس کا جی چاہتا ہے کہ اسلام کے اس علمی اور تہذیبی تفوق کو جو اسے عالم انسانی پر حاصل تھا جلد سے جلد ختم کر دے ۔ یعنی اس کی مدت جہاں تک ممکن ہو کم کر دی جائے ۔ مصنف

کے نزدیک عمر خیام کا عہد یعنی بارھویں صدی کا اختتام اسلام کے علمی تفوق کا اوج کمال ہے ۔ اس کے بعد جو زمانہ آیا اُس کے زوال و انحطاط کا ہے جو بتدریج نہیں ، بلکہ نہایت تیزی سے رونما ہؤا ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ان دنوں میں بھی مسلمانوں کے یہاں بعض نامور ہستیاں پیدا ہوتی رہیں ۔ مصنف کا اشارہ غالباً نصیرالدین طوسی اور ابن خلدون ایسے نوابغ روزگار کی طرف ہے ۔ راقم الحروف کے نزدیک بہر حال مصنف کی یہ رائے قابل قبول نہیں ۔ عالم اسلام کا عہد زوال جو گویا تمہید ہے یورپ کے عروج کی بارھویں صدی سے کہیں زیادہ مؤخر ہے ۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ تہذیبوں کے عروج زوال میں جو اسباب حصہ لیتے ہیں ان کی ابتدا اس وقت سے کہیں پہلے ہو جاتی ہے جب ہمیں واضح طور پر ان کا شعور ہوتا ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ با عتبار زمانہ کسی تہذیب کے عروج و زوال کی حدود کو قطعی طور سے متعین کرنا نا ممکن ہے ۔ ازمنہ متسوط سے بحث کرتے ہوئے مصنف نے خود لکھا ہے کہ ہم ان میں اور ازمنۂ قدیمہ کوئی خط فاصل کیسے کھینچ سکتے ہیں ۔ الا یہ کہ جوں جوں آگے بڑھیے ایک مرحلہ ایسا بھی آئے گا جس میں ایک عہد قطعی طور سے پیچھے اور دوسرا واضح طور پر ہمارے سامنے ہو گا۔ بعینہ یہی معاملہ اسلامی تہذیب اور تہذیب مغرب کا ہے جو بقول اقبال اسلامی تہذیب ہی کے بعض پہلوؤں کے مزید نشو و نما کا دوسرا نام ہے ۔ مثلاً یہی علوم و فنون، یا مختصراً سائنس کے احیا اور ترقی کا ۔ پھر جہاں تک اسلامی مشرق اور یورپ کی عام ذہنی اور تہذیبی سطح کا تعلق ہے سولھویں بلکہ سترھویں صدی تک تو ایسا معلوم ہوتا تھا جیسے مشرق و مغرب میں کسی ایک کو دوسرے پر برتری حاصل نہیں ۔

اس کے بعد یقیناً ایک انقلاب رونما ہوا - مغربی تہذیب دیکھتے ہی دیکھتے ساری دنیا میں چھا گئی اور اسلامی تہذیب کا محض نام ہی باقی رہ گیا - لہذا یہ مسئلہ کہ جہاں تک علم و حکمت کا تعلق ہے عالم اسلام کی برتری کب ختم ہوئی تحقیق طلب ہے - لیکن اس کی تعیین ماہرین فن ہی کر سکتے ہیں - وقت ہے کہ ہمارے ارباب علم اور ہمارے سائنس دان مثلاً ماہرین طبیعیات و کیمیا ، حیاتیات و ارضیات یا حضرات اطبا ، مؤرخین و محققین اس پر توجہ کریں -

ایک اور سوال ہے جو سطور بالا کے مطالعہ سے بے اختیار ہمارے سامنے آجائے گا اور وہ یہ کہ اگر سائنس کی ابتدا ، اس کے عہد بہ عہد نشو و نما اور احیا و ارتقا کے بارے میں راقم الحروف نے جن خیالات کا اظہار کیا ہے ٹھیک ہیں۔ اگر سائنس فی الواقعہ عالم اسلام کی تخلیق ہے۔ عالم اسلام ہی نے اس کی صحیح اساس اور منہاج و مقصد متعین کیا تا آنکہ یہ حقیقت آشکار ہو گئی کہ اس کی روح کیا ہے اور عمود کیا تو ازمنہ متوسطہ میں جو گویا اسلامی ازمنہ ہیں مسلمانوں کی خدمات علم، ان کے اجتہادات و اکتشافات کی نوعیت اور اہمیت فی الواقعہ کیا تھی ؟ سائنس ایک ترقی پذیر وجود ہے جس میں ہمارا قدم مستقیماً نہ سہی ہر پھر کے آگے ہی آگے بڑھتا ہے - لہذا یہ سوال کہ عالم اسلام کے علمی کارناموں کو علوم حاضرہ کی حیرت انگیز ترقی سے کیا نسبت ہے نہ صرف اہم ہے ، بلکہ یہی سوال ہے جس کے حوالے سے ہم علمائے اسلام اور علوم اسلامیہ کی صحیح قدر و قیمت متعین کر سکتے ہیں - لیکن یہ کام متخصصین و ماہرین فن کا ہے - وہی اپنے اپنے مخصوص موضوع مطالعہ کے پیش نظر جملہ علوم و فنون کی تاریخ ، ان کے عہد بہ عہد نشو و نما ،

مخالف و موافق حالات ، انقلابات اور تغیرات اور ان کے اسباب و علل سے بحث کرتے ہوئے اس امر کی تشریح کر سکتے ہیں کہ علوم حاضرہ کس طرح علوم اسلامیہ ہی کی ترقی یافتہ شکل میں اس لئے کہ ان میں باہم ایک علاقہ اور ایک رشتۂ تسلسل ہے سے کیا تعلق ہے ۔ جب تک یہ نہیں ہوتا سائنس کی تاریخ اور ادوار تاریخ کی حقیقی قدر و قیمت کے بارے میں ہمارا ہر دعویٰ محتاج ثبوت رہے گا ۔ لیکن یہ ایک قوم کا کام ہے ، نہ ایک شخص ، بلکہ سارے عالم اسلام کا مجتمعہ اور متفقہ طور پر ۔ یہ دوسری بات ہے کہ ابھی اس کی ابتدا بھی نہیں ہوئی ۔

—مترجم

اٹھائیسواں باب

عصر جابر ابن حیان

(قرن ہشتم کا دوسرا نصف)

علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن ہشتم کے دوسرے نصف میں ،
۲ - دینی پس منظر ، ۳ - مشرق و مغرب کا ثقافتی پس منظر ،
۴ - اسلامی اور لاطینی ریاضیات و فلکیات ، ۵ - اسلامی اور لاطینی کیمیا گری ، جاپانی صناعیات ، ۶ - اسلامی ، چینی اور جاپانی تاریخ فطرت ، ۷ - لاطینی اور چینی جغرافیہ ،
۸ - لاطینی ، سریانی ، اسلامی ، ہندو ، تبتی ، چینی اور جاپانی طب ، ۹ - لاطینی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری ،
۱۰ - اسلامی لسانیات -

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن ہشتم کے دوسرے نصف میں -

۱ - قرن ہفتم کے دوسرے اور ہشتم کے نصف اول میں اور کہیں نہیں تو کم از کم یورپ اورمشرق ادنیٰ پر ذہنی تساہل کی جو کیفیت طاری تھی اس کا خاتمہ جوش و سرگرمی کے ایک نئے دور کا پیش خیمہ ثابت ہوا - لیکن یہ نتیجہ تھا اس اقدام کا جو عالم اسلام نے علم و حکمت کی دنیا میں کیا (۱) ، اس لئے کہ کارولنگوی نشاۃالثانیہ کا ظہور ابھی اس صدی کے آخر میں ہو گا (۲) - لہذا اس عہد کو جس میں علوم اسلامیہ کی داغ بیل پڑی ، ایک عربی نام سے

---

۱ - ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

۲ - حالانکہ اس نام نہاد نشاۃ الثانیہ کو علم و حکمت کے نشو و نما میں کوئی وقعت حاصل نہیں - ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

موسوم کیا جائے تو ہم اس میں سر تا سر حق بجانب ہوں گے۔ بایں ہمہ اس عصر کو عصر جابر سے تعبیر کرنا ایک طرح کی تحدی ہے مگر اس سے مفر کی کوئی صورت بھی نہیں اس لئے کہ عربی ہوں یا لاطینی جابری متون کا بالاستیعاب مطالعہ ان فرائض میں داخل ہے جن کی تکمیل اور تکمیل کے ساتھ ساتھ امید افزا نتائج کا دنیائے علم و فضل کو بے صبری سے انتظار ہے۔ پھر اگر ان تحریروں کے مطالعے سے بعض عربیات دانوں کی توقعات پوری نہ ہوں جب بھی مضائقہ نہیں۔ اس لئے کہ جابر کا شخصی وقار اس کے باوجود قائم رہیگا جس کی وجہ ہے کچھ تو اس کے ذاتی کارنامے اور کچھ وہ سحر و دل کشی جو روایتاً اس سے منسوب ہے (۳)۔

۲ - دینی پس منظر — نام نہاد قرئیت یعنی وہ تالمود۔خلاف تحریک جس کی ابتدا عنان بن داؤد نے کی اس لئے اہم ہے کہ یہودی غور و تفکر قریباً قریباً چار صدیوں تک اس کے زیر اثر رہا۔ قرئیت سے دنیائے اسرائیل میں ایک حد تک وہی نتائج مترتب ہوئے جو پراٹسٹنٹ اصلاح سے پیروان عیسائیت میں۔

امام ابوحنیفہ کے شاگرد رشید قاضی ابو یوسف نے ایک رسالہ قانون میں تصنیف کیا جس کا موضوع تھا خراج (۴) اور جسے فقہ حنفی میں آج بھی سند تسلیم کیا جاتا ہے۔ اسلام کے مذاہب حقہ اربعہ میں سے دوسرے یعنی مذہب مالکی کی بنا مالک ابن انس نے رکھی۔ احادیث کا سب سے پہلا مجموعہ بھی امام موصوف ہی نے تالیف کیا (۵)۔

پادشاہ تی - سونگ دے - تسین کی بدولت بدھ مت کی جس نشاۃالثانیہ کا آغاز تبت میں ہوا اس میں ہندو گرو پدم سنبھو بھی شریک تھا اور خیال یہ ہے کہ تبتی بدھ مت کی مخصوص شکل یعنی لامائیت کی داغ بیل بھی اسی زمانے میں پڑی۔ بالفاظ دیگر تنتریت کا امتزاج ارض ہمالیہ کے مختلف النوع توہمات سے۔

---

۳ - ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

۴ - آج کل کی اصطلاح میں ضرائب (Taxation) — مترجم

۵ - احادیث کے بعض مجموعوں کی تدوین اس سے پہلے بھی ہو چکی تھی — مترجم

وو کنگ نے بھی فاھسین ، ھسیون تسانگ اور ای ۔ چنگ کی روشن مثالوں کی تقلید میں دیر تک ھندوستان کی سیاحت کی ۔ وہ چاھتا تھا آثار و تبرکات اور فراھمی کتب کے علاوہ بدھ مت کا مطالعہ زیادہ گہری نظر سے کرے ۔ قدیم ترین مسیحی یادگار جو ارض چین میں قائم ھوئی ایک نسطوری ستون مزار° ھے جسے ۷۸۱ میں چانگ۔ ان میں نصب کیا گیا اور جس کی موجودگی اثری نقطہ نظر سے بھی خاصی دلچسپ ھے کیونکہ اس سے بظاھر وہ نظریے درست ثابت ھوتے ھیں جن کی رو سے کہا جاتا ھے بعض مہایان عقائد نے نسطوری اثرات قبول کئے ۔ لیکن یہ مسئلہ مختلف فیہ ھے اور اس لئے جو بات وثوق سے کہی جا سکتی ھے صرف یہ کہ چینی بدھ مت نے اگر عیسائیت سے کوئی اثر قبول بھی کیا تو بغایت حفیف اور جو بعض دوسرے اور قوی تر اثرات کے باعث دیکھتے ھی دیکھتے زائل ھو گیا (٦) ۔

۳ - ثقافتی پس منظر ، مشرق اور مغرب ـــ اس عہد کے متعدد تاجداروں نے کوشش کی کہ انہیں جو اقتدار حاصل ھے اس سے ان قوموں کے ذھنی فلاح اور ترقی کے لئے استعمال کریں جن کا سر رشتہ زیست اب قسمت نے ان کے ھاتھوں میں دے رکھا تھا ۔ تی ۔ سونگ دے ۔ تسین پادشاہ تبت کی مساعی کا ذکر ھم اس سے پہلے کر آئے ھیں ۔ عباسی خلفا میں سے دو نے اس باب میں بڑا نام پیدا کیا ۔ ھمارا مطلب ھے خلیفہ ثانی منصور بانی بغداد اور خلیفہ پنجم یعنی ھارون الرشید جس کی شہرت کئی ایک کہانیوں اور افسانوں کی بدولت لازوال ھو چکی ھے ۔ دونوں نے ان مترجمین کی ھمت افزائی کی جو اس امر میں مصروف تھے کہ یونانی علم و حکمت کے مخفی خزانے پھر دنیا کے سامنے لے آئیں ۔

پھر ٹھیک اس زمانے میں جب ھارون دنیائے اسلام پر حکومت کر رھا تھا عیسائی مغرب کی رھنمائی شارلمین کے ھاتھ میں آئی۔ تاجدارمذکور نے اس صدی کے اختتام یعنی ۸۰۰ کے ایام کرسمس میں شہنشاھی جاہ و جلال از سر نو تازہ کیا ۔ اس کی رسم تاجپوشی بہ حیثیت شہنشاہ مغرب (مقدس رومی سلطنت) خود پوپ نے روما میں ادا کی ۔ وہ کئی

---

٦ - یہ بات بات میں یونانی اور مسیحی اثرات کی تلاش ، یہ مصنف کے مطالعہ علم و حکمت کا بڑا غلط اور گمراہ کن پہلو ھے - ملاحظہ ھوں تصریحات ـــ مترجم

ایک تعلیمی اصلاحات کا بانی ہے جن میں ایک انگریز راہب الکیئن نے اس کا ہاتھ بٹایا ۔ اس کی کوشش تھی کہ علم و فضل اور تہذیب و شائستگی کا جو ذخیرہ بیڈ نے جمع کر رکھا ہے اس سے فرانک قبائل کو روشناس کرے ۔ مغرب میں اس وقت الکیئن سے بڑھ کر عالی منش انسان اور کوئی نہیں گذرا لیکن صرف ایک جیسے عہد ما سبق میں بیڈ (۷) ۔

جاپانی تہذیب و تمدن کی پرورش شہنشاہ بیگم شوتوکو کی مساعی جمیلہ کی مرہون منت ہے جس نے اس سر زمین پر دو بار حکومت کی ۔ اول ۷۴۹ سے ۷۵۸ اور پھر ۷۶۵ سے ۷۷۰ تک ۔ نارا کے دائی بتسو کی تکمیل اس کے پہلے دور حکومت میں ہوئی ۔

۴ ۔ اسلامی اور لاطینی ریاضیات و فلکیات ــ ماسوا ایک استثنا کے جس کا ذکر اس فصل کے آخر میں آئیگا اس عہد میں ریاضی اور فلکیات میں جو بھی کام ہوا مسلمانوں کی بدولت ہوا ۔ یہاں اس امر کا اعادہ خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ عہد گذشتہ میں ریاضی کی جملہ خدمات اہل چین نے سر انجام دی تھیں ۔ دونوں صورتوں میں یہ نتیجہ تھا ایک ہندو محرک کا ۔ پھر جیسا کہ باب ما سبق میں ہم نے ہندو ریاضیات کو مشرق میں پھیلتے دیکھا تھا ایسے ہی اب اس کا حلقہ اشاعت مغرب میں وسیع ہوتا جائے گا ۔ البتہ اسلامی ریاضیات میں ہندو محرکات کے پہلو بہ پہلو ایک دوسرا اور کہیں زیادہ طاقتور محرک بھی کام کر رہا تھا جو مشرق اقصیٰ میں پہنچا تو صدیوں کے بعد ۔ ہمارا مطلب ہے یونانی محرک سے (۸) ۔

کہا جاتا ہے ابراہیم الفزاری پہلا مسلمان ہے جس نے اصطرلاب تیار کئے ۔ ہندو ریاضیات کے سلسلے میں اول اول جن مسلمانوں کے نام آتے ہیں وہ یعقوب ابن طارق اور محمد ابن ابراہیم الفزاری ہی کے ہیں ۔ روایت ہے کہ یعقوب کی ملاقات منصور کے دربار میں ایک ہندو ہیئت داں کنکہ (؟) سے ہوئی جس کی بدولت وہ سدھانتوں سے روشناس ہوا اور جن کے ترجمے کا اسے حکم دیا گیا ۔ بطلیموس کی کتب چہار گانہ کا مترجم بطریق نام ایک طبیب ہے ۔ پھر تعمیر بغداد کے سلسلے میں

۷ ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

۸ ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

جو پیمائشیں ضروری تھیں ان میں ایک یہودی ماشا اللہ اور دوسرا ایرانی نوبخت دو منجم بھی شریک تھے (۹) - نوبخت کے بیٹے فضل نے دو رسالے نجوم میں لکھے اور بعض فارسی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا -

ال کئین واحد شخص ہے جس نے اس وقت یورپ میں درس و تدریس کی بعض ابتدائی کتابیں تصنیف کیں - ان میں ایک سے ہمیں صرف اس لئے دلچسپی ہے کہ وہ اولین نمونہ ہے ان حسابی مسائل (تعاقب°) کا جو کتب درس میں صدیوں تک نہایت پابندی سے شامل ہوتے رہے -

۵ - اسلامی اور لاطینی کیمیا گری ، جاپانی صناعیات — یہ کیسی عجیب بات ہے کہ کیمیا گری کے جملہ عربی اور لاطینی متن ایک ہی زمانے کی تصنیف ہیں بشرطیکہ ہم نے ان کی تعیین میں کوئی غلطی نہیں کی - معلوم ہوتا ہے جابر ابن حیان کو جو عالم اسلام کا شہرہ آفاق کیمیا گر ہے بعض کیمیائی حقائق سے تجربۃً بھی خوب واقفیت حاصل تھی - نظری حیثیت سے بھی ہمیں اس کی ذہانت اور قابلیت کا اعتراف کرنا پڑتا ہے لیکن اس امر کا فیصلہ کہ جابر کا مرتبہ علم فی الحقیقت کیا ہے اس وقت ہوگا جب ان سب تصنیفات کا مطالعہ تقابلی نظر سے ہو جائے جن کو عالم مذکور سے نسبت دی جاتی ہے -

'مجموعہ تراکیب' غالباً عہد شارل مین کی تصلیف ہے - البتہ اس سے جس روایت — ہےلےنیکی روایت — کا اظہار ہوتا ہے وہ زماناً کہیں زیادہ متقدم ہے - یہ نسخے صناعی اور عملی اغراض کے ماتحت قلمبند ہوئے ، ظن و قیاس یا کیمیا گری کو ان میں کوئی دخل نہیں تھا - اس قسم کا ایک دوسرا مجموعہ بھی اسی نقطہ نظر سے تالیف کیا گیا - اس کی غرض وغایت بھی ویسی ہی عملی تھی لیکن زمانہ شاید کسی قدر مؤخر -

اپنے دوسرے عہد حکومت میں شہنشاہ بیگم شوتوکو نے بیشمار

---

۹ - اس سلسلے میں امام ابو حنیفہ کا نام کیوں نظر انداز کردیا گیا؟ جملہ متسشرقین کا بیان ہے کہ امام موصوف نے تعمیر بغداد میں ایک حصے کے ناظر کی خدمات سرانجام دیں — مترجم

منتروں کی طباعت کا حکم دیا - ان میں بعض آج بھی دستیاب ہوتے ہیں اور وہ پرانی سے پرانی مطبوعہ دستاویزات ہیں جن کی مثال دنیا کے کسی ملک سے مل سکتی ہے - در اصل چین میں طباعت کا فن بہت پہلے سے جاری تھا اور یہیں سے اس کا رواج جاپان میں پہنچا یعنی جیسے جیسے چینی ثقافت کے بعض دوسرے عناصر کا - لہذا اگر چین میں اس قسم کے منتر برابر طبع ہوتے رہے تو یہ ایک قدرتی امر ہے کہ افکار و خیالات کے ساتھ ساتھ مطبوعہ اوراق یا طباعت کے سانچے بلکہ خود یہ ایجاد جاپان کا رخ کرتی - قرن ہشتم کے اختتام یعنی شہنشاہ کوامو کے عہد میں یہاں ایک اور صنعت کا رواج ہوا - ہمارا مطلب ہے کپاس کی کاشت سے (؟) -

۶ - اسلامی ، چینی اور جاپانی تاریخ فطرت — عرب مصنف اصمعی نے متعدد کتابیں تصنیف کیں جن میں گھوڑوں ، اونٹوں اور درندوں کے علاوہ تکوین انسانی پر بھی نظر ڈالی گئی ہے اور جو علمی اعتبار سے بھی ایک حد تک دلچسپی سے خالی نہیں - لیکن ان سے اصل مقصد تھا قصے کہانیوں کی فراهمی یا محض زبان کی خدمت -

لو یئو پہلا شخص ہے جس نے چائے کے بارے میں ایک کتاب لکھی- یہ ہر پہلو سے ایک کامل و مکمل تصنیف ہے-

مشہور ہے کہ یہ اسی صدی کا آخری زمانہ تھا جب هندوستان سے کپاس کا رواج جاپان میں ہوا -

۷ - لاطینی اور چینی جغرافیہ — مؤرخ پولس ڈیاکونس مد و جزر کا ایک عجیب نظریہ پیش کرتا ہے جو اگرچہ سرتا سر غلط ہے مگر اس کے باوجود انوکھا - ہسپانوی راهب بیاٹس نے دنیا کا ایک نقشہ تیار کیا- اس کا شمار ان قدیم ترین مسیحی نقشوں میں ہوتا ہے جو اب تک دستیاب ہوئے -

۸۰۱ میں چیہ تن نے ایک نقشے کی تکمیل کی جس میں چین کے ساتھ ساتھ گرد و نواح کے غیر متمدن ممالک بھی دکھلائے گئے تھے - راقم الحروف کے نزدیک یہ ایک عظیم قطعۂ ارضی کا پہلا نقشہ ہے جسکو بہت بڑے پیمانے پر (ایک انچ میں بیس میل) تیار کیا گیا - چیہ تن نے تو نکن ، کوریا ، وسط ایشیا ، هندوستان اور الجزایر کے لئے راهناوں کا ایک سلسلہ بھی تالیف کیا -

۸ - لاطینی ، سریانی ، اسلامی ، ہندو ، تبتی ، چینی اور جاپانی طب ــ لاطینی مغرب کا کوئی طبیب قابل ذکر نہیں ، البتہ فن طب کا سلسلہ بدستور جاری تھا اور بینیڈ ڈکٹی دوائر نے بھی قدیم روایات برقرار رکھیں -

مارونی آبا میں سے ایک یعنی تھیوفیلوس الرھاوی نے یونانی زبان کی متعدد کتابوں کا ترجمہ سریانی میں کیا - ان میں جالینوس کی ایک تصنیف بھی شامل تھی -

نسطوری اطبا کے مشہور و معروف خاندان بخت یشوع کے فرد اول کا زمانہ بھی یہی ہے ، ہمارا مطلب ہے ابن جبریل سے - مشہور ہے کہ کتب طب کے عربی ترجموں کی ابتدا اول اول اسی نے کی - بعض طبی تصنیفات کا ترجمہ ابن المقفع اور بطریق سے بھی منسوب ہے -

پھر دو سنسکرت رسائل بھی ایک امراضیات اور دوسرا معالجات میں شاید اسی زمانے کی تصنیف ہیں - اول الذکر مادھوکر سے منسوب ہے اور مؤخرالذکر ورنڈ سے - لیکن قیاس یہ ہے کہ ان دونوں اسماء کے تحت میں شاید ایک ہی مصنف کا ہاتھ کام کر رہا ہے -

تبتی رسائل طب میں ہمیں سب سے زیادہ واقفیت چارتنتر سے ہے جس کے متعلق خیال ہے تی - سونگ دے - تسین کے عہد حکومت میں شائع ہوا - تبت میں آج بھی طب کی جو تعلیم دی جاتی ہے اس رسالے تک محدود ہے -

۶۵۲ میں وانگ تاؤ نے ایک مبسوط طبی رسالہ شائع کیا جس کا عنوان تھا ''بیرونی چبوترے کے اہم راز'' - ہوانگ تی کی ''سادہ استفسارات'' کی اولین شرح وانگ پنگ نے تالیف کی ، ۷۶۱ میں -

چینی طبیب کنجین کے ورود جاپان کی تاریخ ۷۵۵ ہے - قرن ہشتم کے اختتام پر جاپانی طبیب واکے ہروبو نے ایک رسالہ خواص الادریہ میں تالیف کیا جس میں چینی پین تساؤ کی تقلید کی گئی تھی -

۹ - لاطینی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری ــ پولس ڈیاکونس نے دو کتابیں لکھی ہیں ، ایک لومبارڈ قبیلے کی تاریخ ، دوسری میتس کے حلقہ اسقفیت کی -

پہلوی زبان کی متعدد تصنیفات بالخصوص وقائع ایران اور کلیلہ و دمنہ کا عربی ترجمہ ابن المقفع نے کیا۔ پیغمبر اسلام (صلعم) کی سیرت سب سے پہلے ابن اسحق نے تصنیف کی۔ لیکن یہ سوانح عمری اب صرف اسی شکل میں دستیاب ہوتی ہے جیسا کہ آگے چل کر اس کی تنقیح کی گئی۔ ابو عبیدہ، اصمعی، ہشام ابن محمد اور واقدی نے بھی مختلف کتابیں عربی تاریخ اور عتائق میں تصنیف کیں۔

زو کو نہونگی یعنی جاپان کی شش تواریخ ملی میں دوسری کی تکمیل ۷۹۸ میں ہوئی۔

۹ ۔ مکرراً ۔ اسلامی اور لاطینی قانون ـ اسلامی قانون سے جو الہیات ہی کا ایک جزو لاینفک ہے ہم فصل دوم میں بحث کر آئے ہیں۔ مغرب کی فقہی تصنیفات میں اگر کچھ اہم ہیں تو وہی جن کی اشاعت شارل مین کے حکم سے کی گئی گو ان کا تعلق حقیقت میں اس زمانے سے نہیں کیونکہ وہ آگے چل کر تصنیف ہوئیں یعنی قرن نہم کے آغاز میں۔

۱۰ ۔ اسلامی لسانیات ـ یہ عہد عربی قواعد کی آخری اور قطعی تشکیل و تدوین کا ہے۔ خلیل ابن احمد مذہب بصرہ کے مشہور عالم نے اس میدان میں بالخصوص مستعدی اور سرگرمی سے کام لیا۔ عالم مذکور نے عروض کی تکمیل کی، ایقاعی موسیقی کے نظریے کو نشو و نما دیا اور عربی زبان میں اول اول ایک لغت کی تالیف کا بیڑا اٹھایا۔ البتہ عربی قواعد کی سب سے پہلی تصنیف یعنی الکتاب اس کے شاگرد سیبویہ ایرانی کی تصنیف ہے۔

۱۱ ۔ خاتمہ سخن ـ باوجود ان خدمات کے جو بہت ممکن ہے جابر کیمیاگر نے سر انجام دیں اور باوصف اہل چین کی جغرافی سرگرمیوں کے یہ زمانہ کسی تخلیقی کارنامے کا نہیں۔ البتہ اس کی ثقافتی اہمیت مسلم ہے۔ کتنے مقامات تھے جہاں نئی نئی قومیں علم و حکمت کی ترسیل و تحویل اور از سر نو اکتساب میں مصروف تھیں۔ جاپان میں چینی تہذیب و تمدن کا سلسلہ نفوذ برابر جاری بلکہ ایک نئی ثقافت کے نشو و نما میں حصہ لے رہا تھا۔ لیکن یہ الجزیرہ کا حصہ زیریں یعنی عراق عرب ہے جہاں ذہنی کد و کاوش اپنی انتہا کو پہنچ گئی۔ بغداد، بصرہ اور کوفہ کے نو آباد شہروں کی

جوان همتی نے تہذیب و ثقافت کو جس طرح اپنی طرف کھینچنا شروع کیا اس کی نظیر کچھ اسکندریہ ہی سے مل سکتی ہے جہاں صدیوں پیشتر ایسا ہی ایک عمل جاری تھا۔ ایران، ہندوستان اور بازنطینی سلطنت کے ذخائر علم و حکمت اب ارض خلافت میں جمع ہو رہے تھے لیکن علوم و فنون کا یہ ارتکاز ایسا آسان نہیں تھا جیسے قدیم اسکندریہ میں۔ اس لئے کہ وہاں صرف یونانی ثقافت ہی کھنچ آئی تھی جس میں باہر سے کچھ عناصر شامل بھی ہوئے تو نہایت معمولی۔ برعکس اس کے جدید اسلامی تمدن کا اظہار وہ زبان تھی جسے اس سے پہلے علم و حکمت کے لئے کبھی استعمال ہی نہیں کیا گیا تھا۔ لہذا ضروری تھا کہ اول یونانی یا سنسکرت یا پہلوی زبانوں سے علوم و فنون کے ایک ایک جزو کا ترجمہ کیا جاتا۔ پھر کہیں اس کے جذب و اکتساب کی نوبت آتی۔ لیکن ترجموں کے ساتھ ساتھ علمی اور فلسفیانہ مصطلحات کی ایجاد بھی ناگزیر تھی کیونکہ ان کا سرے سے وجود ہی نہیں تھا اور یہ وہ باتیں ہیں جن کا لحاظ رکھ لیا جائے تو ابتدا میں اس طرح جو قلیل سے نتائج مترتب ہوئے ان پر اظہار تعجب کی بجائے اس امر کی تعریف کرنا پڑتی ہے کہ یہ کوششیں کس قدر وسیع اور مہتم بالشان تھیں۔ اس غیر معمولی اور دیر پا جد و جہد کی اہل وہی قوم ہو سکتی تھی جس پر شباب کی رجائیت اور انبساط و ترفع کا غلبہ ہو۔ البتہ یاد رکھنے کی بات یہ ہے کہ اس ابتدائی عہد میں علم و حکمت کے ان خزینوں سے جو مشرق و مغرب میں جمع ہو رہے تھے مسلمان اہل علم کچھ ایسے مبہوت ہوئے کہ انہیں مغربی علوم کی غیر معمولی برتری کا اندازہ ہی نہیں ہوسکا (۱۰) اور ہوتا بھی کیسے ؟ اس لئے کہ شروع شروع میں حکمت یونان کی ان تک رسائی ہوئی تو بڑی مخلوط اور غیر خالص شکل میں، یعنی بازنطینی اور سریانی دل و دماغ سے چھن چھن کر (۱۱)۔

۱۰ - یہ علوم میں مشرق اور مغرب کا امتیاز غلط ہے جیسے مصنف کا یہ نظریہ بھی کہ یونانی، یا ہے لے نیکی علوم (اگر ہے لے نیکی علوم کو فی الواقعہ مغربی کہا جا سکتا ہے) مشرقی علوم سے برتر تھے۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔ مترجم

۱۱ - لہذا عالم اسلام کا ذہنی ارتقا اس کی اپنی ذہانت اور نبوغ کا نتیجہ ہے نہ کہ یونان کی ملت پذیری کا۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔ مترجم

اسلام کی نسلی اور ثقافتی پیچیدگی کو دیکھئے تو اس زمانے میں بھی ایک عجیب و غریب منظر آنکھوں کے سامنے آجائیگا (۱۲) ۔ وہ دینی رشتہ کس قدر مظبوط اور استوار ہوگا جس نے ان مختلف اور متبائن اجزا کو باہم مجتمع رکھا (۱۳) ۔ اول عباسیوں کی بارگاہ میں قدم رکھئے ۔ یہاں ہر طرف خارجی — عجمی، یہودی، نسطوری — اثرات کا غلبہ تھا، بالخصوص عجمی اثرات کا لہذا ہم کہ سکتے ہیں عجم کو عرب پر ویسی ہی فتح حاصل ہوئی جیسی یونان کو رومی فاتحین پر (۱۴) اور عجیب بات یہ ہے دونوں صورتوں میں اس سے قریباً قریباً یکساں نتائج مترتب ہوئے۔ عجم نے دربار خلافت جہاں حسن و جمال سے زیادہ گہرا شغف پیدا کر دیا تھا وہاں تہذیب و شائستگی اور تجسس علمی کے علاوہ بحث و استدلال سے بھی ان کی دلچسپی بڑھتی گئی ۔ علم و حکمت کو ترقی کے لئے یہ احوال بڑے مساعد تھے لیکن بد قسمتی سے آزادی خیال کے ساتھ ساتھ چونکہ عیش و عشرت اور فسق وفور کو بھی اکثر تحریک ہوتی ہے لہذا اس زمانے کے خالص عربوں نے اگر اہل ایران کو جو ان کی زندگی میں دخیل ہو رہے تھے نفرت اور حقارت کی نظر سے دیکھا جیسے قدیم رومیوں نے تو یہ کوئی تعجب کی بات نہیں ۔ دراصل کوئی بھی تمدن ہو اگر لوگوں کی اس سے حفاظت کا پہلے سے کوئی مناسب انتظام موجود نہیں تو ظاہر ہے وہ ان کے حق میں زہر ہی کا کام کریگا، اس صورت میں بھی جب اس کا وجو ہر طرح کے شرانگیز عناصر سے پاک ہو (جو کبھی ممکن ہی نہیں) ۔ یہی وجہ ہے کہ عربوں کی طاقت اور فضائل اخلاق رفتہ رفتہ عجمی تہذیب و شائستگی کی نذر ہو گئے ۔

آئیے اب علمائے اسلام سے رجوع کریں: الاصمعی، قاضی ابو یوسف مالک ابن انس، ابن اسحاق، ہشام ابن محمد، خلیل ابن احمد خالص عرب ہیں، عربوں کے بھی عرب، لیکن سب کے سب مورخ تھے

---

۱۲ - اور جس کی تاریخ میں کوئی مثال نہیں ملتی — مترجم

۱۳ - لہذا اسلامی تاریخ، اسلامی تہذیب و تمدن علی ہذا اسلامی علوم و معارف کے مطالعے میں نسلی اور وطنی امتیازات پیدا کرنا غلط ہے — مترجم

۱۴ - یہ سارا بیان ان غلط سلط اور سطحی مقدمات کا نتیجہ ہے جو اسلام اور مسلمان کے بارے میں مؤرخین نے قائم کر رکھے ہیں ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

یا الہی ، سائنس دان کوئی نہیں تھا سائنس دان تھے تو ایرانی ، یہودی یا عیسائی ۔ ابراھیم الفزاری اور اس کا بیٹا محمد ، یعقوب ابن طارق ، نو بخت اور اس کا بیٹا الفضل ، ابن المقفع اور سیبویہ ایرانی ھیں ۔ ماشا اللہ مصری ۔ یہودی اور ابو عبیدہ ایرانی ۔ البطریق کسی نہ کسی رنگ میں عیسائی اور بخت یشوع ایسا ذی وجاھت خاندان نسطوری۔ جابر ابن حیان صابی یا زرتشتی ۔ اس زمانے کی لسانی پیچیدگی بھی کچھ کم پرشان کن نہیں ۔ بیشک عربی زبان کو ھر کوئی سمجھتا تھا لیکن بعض کے یہاں تو فارسی ، سریانی ، سنسکرت ، عبرانی اور یونانی زبانوں میں بھی بول چال اور نوشت و خواند کا سلسلہ بھی جاری تھا ۔ لہذا ھم پھر کہینگے کہ اسکندریہ کی نسبت جہاں ارباب علم کی غالب تعداد اپنی ھی زبان استعمال کرتی رھی یہاں کہیں زیادہ انتشار رونما تھا ۔ عراق فضلا صرف اسی پر مجبور نہیں تھے کہ ایک غیر زبان استعمال کریں ان کے یہ بھی ضروری تھا کہ اسے بتدریج اس طرح ڈھالتے چلے جائیں کہ اس میں نئے نئے خیال اور افکار ادا ھو سکیں ۔ اندریں صورت اگر عربی زبان کی پہلی قواعد ایک ایرانی کے ھاتھوں تصنیف ھوئی تو یہ کوئی عجیب بات نہیں تھی ۔ لہذا باب نہم (ص ۱۰۰م) میں ھم نے جو رائے ھیلےنیکی لسانیات کے بارے میں قائم کی ہے بہ اختلاف مناسب اس کا اعادہ عربی لسانیات کے سلسلے میں بھی کیا جا سکتا ہے ۔

۲ - دینی پس منظر

قرئیت کا ظہور

عنان بن داؤو

ارض بابل میں فروغ پایا ۔ قرن ھشتم کے نصف ثانی میں ۔ ۷۶۰ کے لگ بھگ ۔ بابلی یہود کے ریئس ملکی (۱) کا عہد حاصل کرتے کرتے رہ گیا ۔ ۷۶۷ میں داخل زندان ھوا جہاں اسے امام ابو حنیفہ سے جو اس وقت قید میں تھے ملاقات کا موقعہ ملا اور جن کا اثر اس پر صاف نمایاں ہے ۔ زمانہ وفات صدی کا آخری حصہ ۔ یہودی عالم الہیات ،

۱ - Anan ben David رئیس ملکی (Exilareh) اس عہدے کے لئے کچھ خاندانی حقوق بھی حاصل تھے ۔ گاون کا درجہ یہود کے دینی پیشوا کا تھا ــ مصنف

قرئیت (۲) کا بانی جس سے تالمود کے خلاف ایک زبردست تحریک کا آغاز ہوتا ہے اور جسے یہود میں تقریباً وہی درجہ حاصل ہے جو مسیحی تحریک اصلاح کو نصاریٰ میں کیونکہ یہودی غور و تفکر میں صدیوں تک اس طرح اچھا خاصا ہیجان برپا رہا ، کچھ براہ راست قرئیت اور کچھ اس کے خلاف رد عمل کے باعث - ۷۷۰ کے قریب اس نے کتاب مواعظ (سفر ہامظووت) (۳) کی تکمیل کی -

قرئیت کو سب سے زیادہ کامیابی فلسطین اور مصر میں ہوئی - بایں همه قرن دوازدهم کے اختتام پر اس کا اثر اور قوت بلکل زائل ہو چکا تھا - چنانچه اب اس فرقے کا کہیں سراغ نہیں ملتا سوائے ترکی اور جنوبی روس کے جہاں اس کے چند نام لیوا باقی ہیں -

مقاله "Anan ben David" از A. Hrakavy (دائرۃ المعارف یہود - ج ۱ - ۵۵۳—۵۵۶ - ۱۹۱۱) نیز "Karaites and Karaism" (کتاب مذکور - ج ۷ - ۴۳۸—۴۴۷ - ۱۹۰۴) اسی مصنف کے قلم سے اور ربان کاؤف من کولر Kaufmann Kohler کے ایک تصحیحی شذرے کے ساتھ -

الہیات اسلامیه

ابو یوسف

ابو یوسف یعقوب بن ابراهیم بن جیب الکوفی الانصاری - کوفه میں ولادت پائی ۷۳۱ میں ، ایک قدیم عرب خاندان کے ہاں - قیام بغداد میں رہا جہاں ۷۸۲/۳ میں انہیں قاضی کا منصب عطا کیا گیا (۴)

۲ - قرأ سے بمعنی پڑھنا - قرأ یا مقرا لفظ بائیبل (Bible) کے مترادف ہیں - یہود اور مسلمان اپنی کتب مقدسه کو پڑھنے (مقرا اور قران) سے موسوم کرتے ہیں نه که لکھنے سے جیسا که ہمارا قاعدہ ہے - قرئین کتب مقدسه کی پیروی کرتے (ربانوی روایات کو خارج کرتے ہوئے) — مصنف

۳ - Sefer ha-mizwot (Book of Precepts)
اسی عنوان کی ایک اور کتاب قرئیت کے موسس ثانی بن یامین نہاوندی (ج - د قرن نہم کا نصف اول) سے بھی منسوب ہے — مصنف

۴ - عالم اسلام میں پہلے پہل یه شرف یعنی قاضی القضاۃ کا عہدہ امام ابو یوسف ہی کو ملا - یہی وجه ہے وہ قاضی ابو یوسف کے نام سے بھی مشہور ہیں — مصنف

سال وفات ۹/۷۹۸ء - حنفی فقیہ - امام ابو حنیفہ کے شاگرد رشید - امام موصوف نے ہارون الرشید کی درخواست پر ایک رسالہ قانون میں تصنیف کیا یعنی کتاب الخراج جس میں محاصل (ضرائب°) کی بحث ہے اور جو حنفیوں کے یہاں آج بھی رائج ہے -

متن — عربی نسخہ (بولاق ، ۱۳۰۲) - فرانسیسی ترجمہ معہ حواشی از E. Fagnan بہ عنوان Le Livre de l'impot foncier (۳۶۸ص - پیرس ، ۱۹۲۱ - اس رسالے کے مشمولات بڑے زیادہ مختلف ہیں - عنوان سے ان کا ٹھیک پتہ نہیں چلتا - آی سس ۳ : ۵۷۹) -

تنقید — سی - بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۷۱ - ۱۸۹۸) - Eilhard Wiedeman : Uleer Wassernnlageu nach dem Werkavon Abu Jusof über die Grundsteuern (ترتیب ۱۰ - روئیداد مجلس طبعیات و طب ارلانگن ، ج ۳۸ - ۳۱۵—۳۱۳ - ۱۹۰۶) - کارا دے وو : مفکرین اسلام (ج ۳ - ۳۴۶—۳۴۰ - ۱۹۲۳) -

مالک ابن انس

ابو عبد اللہ مالک ابن انس الاصبحی - مدینہ میں ولادت پائی ۶/۷۱۵ء میں - یہیں ۶/۷۹۵ء میں انتقال ہو گیا - مسلم فقیہ - مذہب مالکی کے بانی جس کا شمار قانون کے مذاہب حقہ اربعہ میں ہوتا ہے (۵)؛ - امام موصوف کی سب سے بڑی تصنیف کتاب الموطا میں تقریباً ۱۷۰۰ احادیث مضمون وار جمع ہیں لیکن صرف فقہ اور اجماع مدینہ (۶) پر اظہار رائے کے ساتھ ساتھ - وہ اصول استصلاح یعنی اس بات کے حامی تھے کہ عدل و انصاف کو نظریوں پر قربان نہیں کیا جا سکتا - موطا اولین مجموعہ ہے احادیث کا (فقہی مباحث تک محدود) -

سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج - ۱ - ۱۷۵ - ۱۸۹۸) - ڈی - بی میکڈانلڈ : الہیات اسلامیہ کا نشو و نما (۱۹۰۳) - F.H. Ruxton کی Maliki Law (۳۴۵ص - لندن ، ۱۹۱۶) -

---

۵ - مصر بالا (صعید) اور مصر سے شمالی جانب افریقہ میں اب تک مذہب مالکی ہی رائج ہے - مغربی خلافت میں بھی اسی کو سند تسلیم کیا جاتا تھا — مصنف

۶ - یعنی اہل مدینہ کا رواج — مصنف

تبتی بدھ مت

معلوم ہوتا ہے سونگ ۔ تسین گم ۔ پو (ج ۔ د قرن ہفتم کا نصف اول) نے جو کوششیں بدھ مت کی نشرو اشاعت کے لئے کیں ان سے کوئی مستقل نتیجہ مترتب نہیں ہوا ، بلکہ جونہی اس کی آنکھیں بند ہوئیں تبت میں وحشت اور جہالت کا دور دورہ شروع ہو گیا ۔ اتنا بہر کیف طے ہے کہ یہ خدمت اس کے ایک جانشیں تی ۔ سونگ دے ۔ تسین کو پھر سے انجام دینا پڑی ۔

تی ۔ سونگ دے ۔ تسین (تھی ۔ سرون دے تسین) (۷) ایک چینی شہزادی کے بطن سے تھا اور یہی وجہ ہے کہ اس نے بدھ مت کے لئے بڑے جوش اور سرگرمی کا اظہار کیا ۔ اس کے عہد میں تبت کا شمار براعظم ایشیا کی زبردست عسکری قوتوں میں ہوتا تھا ۔ تی ۔ سونگ کی حکومت یئونان اور سسو چوئن (۸) کے خطوں پر بھی دور دور تک قائم تھی اور اس کے دست تسخیر سے چین کا دارالسلطنت چانگ ۔ ان (۹) بھی محفوظ نہیں رہا ۔ اس نے دیوانی اور تعزیری قوانین نافذ کئے ۔ کئی ایک دوائر کی بنا رکھی اور بہت سے کشمیری اور ہندو فضلا کی خدمات حاصل کیں تاکہ بدھ کتب مقدسہ اور ان کی شرحوں کا ترجمہ تبتی زبان میں کیا جائے (۱۰) ۔ ۷۴۷ (یا چینی ماخذ کی رو سے ۷۶۵) میں اس نے پدم سنمبھو کو تبت آنے کی دعوت دی ۔ تی ۔ سونگ کا یہ اقدام غالباً سب سے زیادہ نتیجہ خیز تھا ۔

گرو پدم سنمبھو (۱۱) جس نے ادیانہ (۱۲) (شمال مغربی کشمیر) میں ولادت پائی تنتری یوگ چار مذہب کے چار نمایندوں میں سے ہے اور جب تی ۔ سونگ نے اسے تبت آنے کی دعوت دی تو وہ اس وقت جامعہ نالندہ

---

۷ - Ti - Song De - tseu (Thi - sron Detsan)

۸ - Ssŭch'uan اور Yünan

۹ - Chang - an

۱۰ - ان مین متعدد کا حوالہ واڈل waddell کی تبتی بدھ مت میں موجود ہے ــ مصنف

۱۱ - Padma - Sambhava گرو (معلم) کے معنی ظاہر ہیں ۔ پدم سنمبھو کا مطلب ہے وہ جو کنول سے پیدا ہوا ــ مصنف

۱۲ - Udyāna موجودہ سوات ، بدھ مت کا وو ۔ چنگ ــ مترجم

میں مقیم تھا ۔ اس نے پادشاہ کی دعوت قبول کی ، تبت آیا اور دیر سم - یے (۱۳) (لاسا سے ۵۰ میل جنوب مشرق کی طرف) کی بنا رکھی تبتی بدھ مت کی مخصوص شکل (لامائیت) کی ابتدا فی‌الحقیقت گرو پدم سنمبھو ہی نے کی جس کے متعدد فرقے آج بھی موجود ہیں (۱۴) اور جس کا مطلب ہے تنتری بدھ مت کا امتزاج اصل بون (۱۵) اور غالباً ارض ادیانہ کے توہمات سے ۔ اہل تبت اس کی غیر معمولی تعظیم و تکریم کرتے ہیں اور اسے گرو رم - پو - چے (بے بہا معلم) یا صرف لو - پیون (۱۶) (معلم) کہہ کر پکارتے بلکہ بدھ کا ہم رتبہ سمجھتے ہیں ۔ کہا جاتا ہے ان میں ہر نام کے اندر کوئی نہ کوئی ساحرانہ قوت پائی جاتی ہے ۔ پدم سنمبھو کے ۲۵ شاگرد تھے - ۸۰۲ میں جب اس نے محسوس کیا کہ تبت کو خیر باد کہہ کر بدھ مت کی تبلیغ بعض دوسرے ممالک میں کرنی چاہیئے تو تبت سے اس کی روانگی تبدیلی ہئیت اور رفع آسانی کی شکل میں ہوئی ، پادشاہ ، اس کے پروہتوں اور ایک ازدہام کثیر کی موجودگی میں ۔

Lawrence Aston Waddell : Bupdhism of Tibet (London 1895) ; Lhasa and its Mystries (2d. ed, London 1905). - مسز ایس ، کولنگ Couling کا مقالہ دائرۃالمعارف چین میں (۲۸۴ - ۱۹۱۷) - Sir Charles Ball : Tibet (Oxford, 1924).

چینی بدھ مت — وو کنگ

وو کنگ (۱۷) - یہ اس کا مذہبی نام ہے ، اصل نام چے فینگ - چاؤ (۱۸) - ہسیانگ - ای (۱۹) واقعہ شین سی میں ولادت پائی ۷۳۰ میں - وفات ۷۹۱ سے موخر ہے - چینی بدھ - وہ اس سفارت میں شامل

۱۳ - Sam - yé

۱۴ - ان میں فرقہ کلاہ سرخ Red Hat خصوصیت کے ساتھ پدم سنمبھو کے قدیم تبتی بدھ مت کا پیرو ہے — مصنف

۱۵ - Bōn

۱۶ - Lō - pōn یا Rim - po - Ch'e

۱۷ - Wu[4] K'ung' (12704, 6595)

۱۸ - Ch'é' Fèng[4] Ch'ao' (574, 3574, 518)

۱۹ - Hsiang[4] - i[4] (4265, 5454)

تھا جو ۱۵۷ میں گندھارا (۲۰) بھیجی گئی اور جس سے فارغ ہو کر اس نے ۴۰ برس ہندوستان اور وسط ایشیا میں گذارے ' سنسکرت کا مطالعہ، کتابیں اور تبرکات جمع کرنے میں۔ مراجعت وطن پر ووکنگ نے اپنا سارا وقت سوتروں کے چینی ترجمے میں صرف کیا۔

ایچ۔ اے۔ گائیلز: قاموس سوانح حیات (۸۵۵–۱۸۹۸)۔
ایل۔ ویگر: چین (۳۷۵ - ۱۹۲۰)۔

۷۸۱ کی نسطوری یادگار

اس یادگار کا ایک کتبہ چینی میں ہے، دوسرا سریانی (منفصل حروف میں جو عموداً لکھے گئے) اور وہ چنگ شینگ سسو (۲۱)۔ یا اس کے پاس ہی ۱۶۲۵ میں دریافت ہوئی۔ چانگ ان کے مغربی دروازے یعنی ھسی۔ ان (۲۲) کے باہر۔ چنانچہ یہی مقام ہے جہاں ۷۸۱ میں اسے شاید اول اول نصب بھی کیا گیا۔ چینیوں کے یہاں اس کا نام ہے چنگ چیاؤ پائی (۲۳) اور اس کی اہمیت اس لحاظ سے بہت زیادہ کہ چین میں اس سے پہلے کوئی مسیحی یادگار دستیاب نہیں ہوتی۔ اس عظیم الشان ستون مزار کا ایک ہو بہو نقش جسے سنگ آھک پر اتارا گیا تھا کوپن ہاگن کے فرتس ف۔ ہولم (۲۴) کے ہاتھوں جس کے زیر سرکردگی یہاں ایک مہم بھیجی گئی ریاست ہائے متحدہ پہنچا اور اب نیویارک کے میٹروپالیٹن (۲۵) متحف میں محفوظ ہے۔

Henri Havret (S. J.): La stele chrétienne de Si ngan-fou. Chang-hai, 1895—1902. (Varietes sinologiques No.) 1895, Facsimilé de l'inscription: No 12, 1897, Histoire du monument No. 20, Commentaire partiel et piéces justificatives avec la collaboration du P. Louis Cheikho). Wylie: The Nestorian Tablet

۲۰ - Gandhara
۲۱ - Hsi^1 - an^1 (4031, 44) اور $Ch'ang^2$ an^1 (450, 44)
۲۲ - $Ch'aung^2$ $sh\grave{e}ng^4$ $ss\bar{u}^4$ (2930, 9892, 10295)
۲۳ - $Ching^3$ $chiao^4$ pei^1 (2143, 1352, 8746)
۲۴ - Fritz V. Holm of Copenhagen
۲۵ - Metropolitan Museum

in Si-nang Foo (Chinese Researches, Part II, 24—77, Shanghai, 1897). Tho Nestorian tablet, with special reference to the expedition of Frits V. Holm and with Wylie's translation and notes (The Open Court, Janauary, 1909). P. Yoshio Saeki: The Nestorian Monuement (352 p., London, 1916. چین اور جاپان پر مسیحی اثرات سے بحث کرتے ہوئے) - مقالہ نسطوری عیسائی دائرۃ المعارف چین میں ۳۹۶—۳۹۳ - ۱۹۱۷) مقالہ آدم (کتاب مذکور، ۷) آدم اس ایرانی مسیحی مبشر کا نام ہے جس نے یہ کتبہ تحریر کیا - چینی نام چنگ چنگ - (Ching[3] Chlng[4] (2143, 2177)

۳ - ثقافتی پس منظر ، مشرق اور مغرب

منصور

ابو جعفر عبداللہ المنصور بمعنی فاتح - ۷۷۵ میں وفات پائی ، مکہ کے قریب بئر میمون میں - عمر ۶۳ یا ۶۸ سال بحساب تقویم اسلامی اور ۶۱ یا ۶۶ برس بمطابق تقویم مسیحی - دوسرا عباسی خلیفہ از ۷۵۴ تا وفات - زبردست مدبر، اور بغداد کا بانی - منصور کا نام سریانی ، فارسی ، یونانی اور ہندو زبانوں کے ان ترجموں کی بدولت جو اس کے عہد میں ہوئی زندہ جاوید رہے گا -

Theodor Nöldeke : Orientalische Skizzen (برلین ، ۱۸۹۲) انگریزی ترجمہ نظر ثانی شدہ (ایڈنبرا ، ۱۸۹۲ باب چہارم - ص ۱۳۵— ۱۰۷ منصور سے متعلق ہے لیکن اس میں ترجموں کا مطلق ذکر نہیں آیا) - Guy Le Strange کی : بغداد دوران خلافت عباسیہ میں ہم زمانہ مصادر سے ماخوذ (آکسفرڈ ۱۹۰۰ - طبع مکرر ۱۹۲۴) -

ہارون الرشید

ولادت ۷۶۳ یا ۷۶۶ میں ہوئی بمقام رے - انتقال طوس میں ۸۰۹ - عہد خلافت از ۷۸۶ تا وفات - پانچواں اور اکبر اکابر عباسی خلفا میں سے ایک - علم و حکمت ، فنون لطیفہ اور ادب و شعر کا جلیل القدر مربی - ہارون کے حکم سے کئی ایک اور یونانی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا گیا - ۸۰۷ میں اس نے ایک اعلیٰ درجے کی آبی گھڑی شارل مین کو

پیش کش کی (آینٹ ہارڈ) (۱) -

ای - ایچ پامر: ہارون الرشید (۲۲۸ص- لندن، ۱۸۸۱)- K. V. Zetterstéen کا مقالہ دائرۃالمعارف اسلام میں (ج ۲ - ۲۷۱ - ۱۹۱۶ علمی پہلو کا بہت کم ذکر کیا گیا ہے) -

اپنے معاصر شارل مین کی طرح ہارون کی ذات نے بھی تھوڑے ہی دنوں میں ایک افسانے کی شکل اختیار کر لی (ملاحظہ ہو الف لیلہ و لیلہ مثلاً پین Payne کا نسخہ - مجلد نہم - ص ۳۱۸ وبعد - برٹن کا نسخہ ۱۲ جلدوں میں - مجلد ششم - ص ۱۲۱ وبعد) (۲) -

شارل مین

چارلس اعظم - ولادت ۷۴۲ کے لگ بھگ ، انتقال ۸۱۴ میں ہوا - شاہ افرنج از ۷۶۸ - کرسمس ۸۰۰ میں اس کی رسم تاجپوشی لیو سوم نے شہنشاہ مغرب کی حیثیت سے روما میں ادا کی - شارل مین نے الکئین کو اس خدمت پر مامور کیا کہ مدراس کی تنظیم کے ساتھ ساتھ رعایا میں تعلیم کا حلقہ بھی وسیع کرے - رفاہ عامہ کے لئے متعدد تعمیرات کا حکم ' اوزان و پیمائش کے ایک جدید نظام کی ترویج - ایک نئی تقویم کا نفاذ ' سکوں کی اصلاح نیز تجارت ' زراعت اور تہذیب و تمدن کی ترقی کے لئے کئی ایک ضابطوں (مجموعہ ہائے قوانین) (۳) کا اجرا - آشن (۴) شارل مین کا سب سے زیادہ دل پسند مسکن تھا -

اس کے ایک مجموعہ قوانین کا تعلق جو ۸۰۵ میں تھیون ویئے (۵) سے جاری ہوا طب کی تعلیم سے تھا - دوسرے (۸۲۳) میں طبی توہمات کی مذمت کی گئی ہے - شارل مین نے اپنی مادری زبان کی ایک قواعد بھی تیار کرنا شروع کر دی تھی - مہینوں اور ہوا کی سمتوں کے لئے جرمانوی الفاظ کا استعمال (۶) - مہینوں کے نام تو جاری نہیں

۱ - Einhard

۲ - ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

۳ - Capitularies

۴ - Aachen (Aix - la - chapelle)

۵ - Thionville

۶ - Einhard (Sec. 29)

ہو سکے (لاطینی اسما کی بجائے) لیکن ہواؤں کے نام اب بھی رائج ہیں (مشرق ، جنوب ، مغرب ، شمال اور ان کے مجموعے) (۷)۔

متن— Capitularia regum Fnancorum کا متن Momumenta Germaniae historica, Leges میں ملیگا - مرتبہ Alfred Boretins (ہانوور، ۱۸۸۳) اور اس کے انتخابات Dana Carleton Munro نے بہ عنوان Tnanslations and Reprints from the Orignal Sources of European History (۶ ، ۵ - ۳۳ ص - فلے ڈیفیا - ۱۹۰۰ - تعلیم کے متعلق اقتباسات کے ساتھ) مرتب کیا - Kerl Gareis کی Dle Landgüterordnung Kaiser Karl des Grossen (Capitulare de villis vel curtis imperii) متن معہ حواشی و مقدمہ (۶۸ ص ۔ برلن ، ۱۸۹۵ ۔ مجموعہ قانون غالباً ۸۱۲ کا ہے اور تاریخ زراعت کے لئے بے حد اہم) - نیا جرمن ترجمہ معہ حواشی از Wilhelm Fleishmann (۷۶ص - برلن ، ۱۹۱۹)۔

سوانح اور عام تصنیفات — قدیم سوانح اور وقائع Monumenta Germaniae historica (مجلدات اول و دوم Scriptores) مین شائع ہو چکے ہیں A. J. Grant : Early Lives of Charlemagne by Einbard and the Monk of St. Gall (210 p., London, 1905). Einhard's (d. 840) Life of Charlemagne, Latin text edited with notes and introduction, by H. W. Garrod and R. B. Mowat (140 p., Oxford, 1915). Heinrich Hoffmann : Karl der Grosse im Bilde der Geschichtschreibung des frühen Mittalalters, 800 to 1250 (180 p., Berlin, 1919).

H. W. Carless Davis : Charlemagne, the Hero of Two Nations (New York, 1899). Hans Pruts : The Age of Charlemagne (مترجمہ J. H. Wright, 332 p , Philadelphia, 1905). Franz Kempers : Die Grundlegung der mittelalterlichen Kultur und Weltanschauung (Mainz, 1910). Louis Halphen : Etudes critiques sur l'historire de Charlemagne (314p., Paris, 1921).

شارل مین کی ذات نے بہت جلد ایک افسانے کی شکل اختیار کر لی ۔ شارلمینی حکایات کے خلاصے کے لئے ملاحظہ ہو Margaret Bryant کا مقالہ دائرۃالمعارف برطانیہ ترتیب یاز دہم میں شارلمین کے زیر عنوان (ص ، ۸۹۳—۸۹۷ ، ۱۹۱۱)۔

مخصوص تصنیفات — E. A. F. Meyer: Geschichte der Botanik

۷ - مغربی زبانوں میں — مترجم

(vol. 3, 396—415, 1856). Henry Card : The Reign of Charlemagne considerd Chiefly with Reference to Religion, Law, Literature, and Manners (208 p., London, 1807). F. Piper : Karl der Grosse, Kalendarlium und Ostertafel (Berlin, 1858). F. Von Wyss : Karl der Grosse Gesetzeber (Zürich, 1969). J. B. Mullinger : The Schools of Charles the Great and the Restoration of Education in the Ninth Genuury (London 1877. نیز ملاحظہ ہو ال کئین کے ماتحت) Friedrich Beck : Der Karlsgraben (92 p., Nürnberg, Fossa Carolina کےطور پر بھی شائع ہوا Munich Gymn. Prog نیز 1911. یعنی ایک نہر کے بیان میں جسے شارلمین نے ۷۹۳ء میں ریڈنٹس Rednitz اور اکٹ میول Altmühe کے درمیان تیار کیا - آثار اب بھی باقی ہیں) Karl Manitius : Natuvwisseuschaftliches in der Geschichtschrebung der Karolingerzeit (Archiv Geschichte der Medizin, 15, 6877, 1925) ; Naturwissenschaft im beginnenden Mittelalter (41 p., Crimmitschau, 1934). Georg Sticker : Die gebräuchlichen Heilkräuter in Deutschland zur Zeit Karls des Grossen (Janus, 28, 21—41 1924 ; Isis VIII, 555).

الکیئن

یا البینس (۸) - اصل انگریزی نام ایلوائین یا الکوائین (۹) - یارک (۱۰) میں ولادت پائی - ۷۳۵ء کے قریب وہیں تعلیم حاصل کی اور وہیں بالآخر مدرسہ یارک کا منتظم اعلیٰ بن گیا ۷۷۸ء میں- ۷۸۰ء میں روما کا سفر کیا اور مراجعت وطن پر پارما (۱۱) میں شالمین سے ملاقات ۷۸۱ء میں جس نے اسے اس خدمات پر مامور کیا کہ حکومت کا نظام تعلیم از سر نو منضبط کرے - ۷۹۶ء میں بہ حیثیت رئیس دیر سان مارتان واقعہ تور اس عہدے سے سبکدوشی جہاں ۱۹ مئی ۸۰۴ میں اس کا انتقال ہو گیا - انگریز الہیات دان اور ماہر تعلیم- مغرب میں اس وقت علم و فضل اور تہذیب و ثقافت کا سب سے بڑا نمایندہ - کارلنگوی نشاۃ الثانیہ کی ممتاز ترین شخصیت - اس نے قصر شاہی میں ایک طرح کا علمی ادارہ

۸ - Alcuin
۹ - Ealwhine یا Alchvine
۱۰ - York
۱۱ - Parma

قائم کیا جس کے ساتھ ایک کتب خانہ اور مدرسہ بھی ملحق تھا ۔ شارلمین کے مشہور محضر (۱۲) کی اشاعت بھی الکیئن ھی کے زیر اثر ہوئی ۔ اس کی خدمات مسلم ھیں اس لئے کہ جاھل فرانک اگر انگلستانی دوائر کی نسبتاً اعلیٰ تہذیب و شائستگی سے جن کی رھنمائی بیڈ نے کی تھی روشناس ھوئے تو زیادہ تر الکیئن ھی کی بدولت ۔ اس نے الٰہیات اور فلسفہ پر بھی قلم اٹھایا اور ولی برورڈ کی سوانح حیات کے علاوہ متعدد درسی کتابیں بھی تصنیف کیں (قواعد اور حساب میں) ۔ ان میں ایک (۱۳) بالخصوص قابل ذکر ھے بسبب ان معمہ مسائل° کے جن کا چرچا کتب درس کے مرتبین میں ایک ہزار برس سے ھو رھا ھے ۔

متن اور ترجمے ــ مکمل تصنیفات مرتبہ And. Quercetanus (پیرس ، ۱۶۱۷) ۔ جدید نسخہ از Frobenius (۳ جلدیں۔ راٹس بون Ratisbon - ۱۷۷۷) Monumenta کی ترتیب Ernest Duemmler کے قلم سے ہوئی Epistolae Alcuiniana میں ، حوالہ آگے آیا ھے (ص ، ۹۱۲—۱۳۲ ، ۱۸۷۳) ۔ الکیئن کے تعلیمی مقالات Alcuins pädagogische schriften ترجمہ ، ترتیب اور ایک مقدمے کے ساتھ Joseph Freunudgen (۱۸۰ ص پاڈر بورن ۱۸۸۹) ۔

سوانح اور تنقید — Monumenta Alcuniana a Philippo Iaffeo praeparata ediderunt Wilhelm Wattenbach et Ernst Duemmler (Bibliotheca rerum germanicarum, ed. Philippus Iaffe, vol. 6, 920 p., Berlin 1873 -بنیادی ھے). Frederick Lorenz : The Life of Alcuin, translated by Jane Mary Slee (290 p., London, 1837). Karl Werner : Alcuin und sein Jahrhundert (Neue Ausgabe, 1428 p., Wien 1881) Andrew Flemming West : Alcuin and the Rise of Christan Schools 205 p., New York, 1892. الکیئن کی تحریروں سے متعدد اقتباسات کے ساتھ). C. J. B Gaskoin : Alcuin, his Life and his Work (Thesis, Columbia, 103 p., New York, 1909). M. Manitius : Lateinische Litteratur des Mittelalters (vol. 1, 273—288, 1911; vol. 2, 800—801) H. Bastgen : Alkuin and Karl der Gaosse in ihren wissenachsftlichen und kirchenpolitischen Anschauungen (Historisches Jahrbuch, Bd. 32 809—895, 1911). Don F. Cabrol : Les écrits liturgiques d' Alcuin (Congres international d'histiore de Bruxelles, 1925). D. E. Smith : History of Mathematics (vol. 1, 186, 1923.

۱۲ — De litteris Colendis

۱۳ — Propositiones ad acuendos iuvenes

بسلسلۂ معمہ مسائل)- ج ۶۳۲ء۱۹۲۵ (شکاری کتے کا مسئلہ جو خرگوش کا تعاقب کر رہا ہے - تعاقب کے روایتی مسائل کی یورپ میں اولیں شکل) -

شوتوکو - تے نو

قیصرہ جاپان از ۷۴۹ء تا ۷۵۸ء اول کیوکن (۱۴) اور پھر ۷۶۵ء سے ۷۷۰ء یعنی اپنے سال وفات تک شوتوکو (۱۵) کے نام سے - گویا شہنشاہان جاپان میں اس کا عدد ۴۶واں بھی ہے اور ۴۸واں بھی۔ ذاتی نام آبے نے شینو۔(۱۶) بنت شومو - تے نو (۱۷) جس کے بعد ۷۴۹ء میں وہ تخت نشین ہوئی - پرجوش بدھ - نارا کا دائے بت سو اس کے پہلے عہد میں ڈھالا گیا تھا ۷۵۰ء کے لگ بھگ (۱۸) لیکن یہ اس کا عہد ثانی تھا (۷۶۷ء) جب نکو (۱۹) کا سب سے پہلا مندر تیار ہوا (۲۰) - شوتوکو کے حکم سے ایک لاکھ تعویذ طبع ہوئے اور ۷۷۰ء کے قریب دس مندروں میں تقسیم کئے گئے - ان میں بعض آج بھی دستیاب ہوتے ہیں اور اس لحاظ سے بالخصوص دلچسپ کہ ان سے پہلے دنیا کے اور کسی ملک سے مطبوعہ دستاویزات کا کوئی نمونہ نہیں ملتا (نارا کے خزانے میں دو مطبوعہ ریشمی ٹکڑے بھی محفوظ ہیں - ایک کا سنہ ۷۳۴ء ہے دوسرے کا ۷۴۰ء مگر یہ ایک جداگانہ امر ہے) - طباعت کا فن یقیناً چین سے آیا (۲۱) اور اس کے ساتھ ساتھ چینی تمدن کے بعض دوسرے عناصر بھی جن

---

۱۴ - Kōken

۱۵ - شو تو کو - تیشی سے ج - د قرن ہفتم کا نصف اول مخلوط نہ کیا جائے - تیشی کے معنی ہیں شہزادہ ، تے نو کے شہنشاہ — مصنف

۱۶ - Abe Nai - Shinnō

۱۷ - Shōmu - tennō

۱۸ - جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جاپانی صناعیات پر قرن ہشتم کے نصف اول میں — مصنف

۱۹ - Nikkō

۲۰ - شیو دو - شیونین (۸۱۷—۸۳۵) Shōdō - Shōnin کے ہاتھوں - اور نام شیہ انریو - جی Shionryū - ji رکھا گیا - ۸۰۸ میں پھر تعمیر ہوا اور اب اس کا نام ہوا ہونریو - جی honryū - ji — مصنف

۲۱ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ منگ ہوانگ (قرن ہشتم کا نصف اول) پر — مصنف

کا اکتساب اس زمانے کے جاپان میں نہایت تیزی سے ہو رہا تھا - بہر حال چھ مختلف تعویذ الگ الگ قسموں کے دو کاغذوں پر چھاپے گئے تھے - وہ در اصل سنسکرت اقتباسات ہیں وملا نربھس سوتر (۲۲) کے جن کو چینی رسم الخط میں لکھا گیا -

ان تعویذوں کے عکس اور ان کی طباعت کی پوری کیفیت کے لئے جو شو کو نھونگی سے ماخوذ ہے ملاحظہ ہو ٹامس فرانسس کارٹر (Carter) کی کتاب فن طباعت کی ایجاد چین میں The Invention of Printing in China (۱۹۲۵ - آی سی ۸ : ۳٦۵) -

۴ - اسلامی اور لاطینی ریاضیات و فلکیات

ابراهیم الفزاری

ابو اسحاق ، ابراھیم ابن جیب ، ابن سلیمان ، ابن سمورا ، ابن جندب متوفی ق - ۷۷۷ - مسلمان فلکی - پہلا شخص جس نے اصطرلاب تیار کئے - نجوم میں ایک قصیدے اور ھئیت کی متعدد کتابوں کا مصنف (اصطرلاب ؟ فلزاتی کرہ ھائے فلک اور تقویم کے مسائل میں) -

ایچ - سوئٹر : عرب ریاضیئن اور فلکی (۳ - ۲۰۸ - ۱۹۰۰) -

یعقوب ابن طارق

غالباً عجمی نژاد - بغداد میں فروغ پایا ۷۶۷-۷۷۸ کے لگ بھگ متوفی ق - ۷۹٦ - اپنے زمانے کے اکابر فلکیوں میں سے ایک - ۷٦۷ کے قریب قریب شاید اس کی ملاقات منصور کے دربار میں ایک ھندو فلکی کنکہ (یا منکہ ؟) سے ھوئی جو سدھانت لے کر آیا تھا - اس نے (ق - ۷۷۷) کردج کی تقسیم (۱)اور ان جد اول پر جو سدھانتوں

---

۲۲ - Vimala nirbhasa Sūtra جاپانی زبان میں مو - کو جو - کو کیو Mu - ku Jō - kō kyō — مصنف

۱ - ھندو اور مسلمان دائرے کی تقسیم ۹٦ حصوں میں کرتے تھے (یہ بھی ایک ارشمیدشی روایت ہے) - قوس (۲۲۵) یا ان میں سے ہر حصے کی جیب کردج کے نام سے موسوم تھی جو غالباً کسی سنسکرت اصطلاح کی مسخ شدہ صورت ہے اور جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ (باقی صفحہ ۱۱۴۴ پر)

سے ماخوذ ھیں یاد داشتیں مرتب کیں۔

ایچ ۔ سوٹر: عرب ریاضین اور فلکی (ص۴ - ۱۹۰۰) ۔

محمد ابن ابراھیم الفزاری

ابو عبداللہ ، محمد ابن الفزاری ۔ ھئیت داں ابراھیم کا بیٹا جس کا ذکر سطور بالا میں آچکا ھے اور جسے غلطی سے کبھی کبھی باپ سے مخلوط کر لیا جاتا ھے ۔ (ممکن ھے وہ نجومی قصیدہ جو اس کے باپ سے منسوب ھے اسی کی تصنیف ھو) ۔ متوفی ق - ۷۹۶ تا ۸۰۶ - مسلمان سائنسدان اور فلکی - ۷۷۳/۳ میں اسے خلیفہ منصور نے حکم دیا کہ سنسکرت زبان کی تصنیفات ھئیت یعنی سدھانتوں کا ترجمہ عربی میں کرے (۲) ۔ معلوم ھوتا ھے یہی ترجمہ ھے جس کے ذریعے ارقام ھندی کی اشاعت ھندوستان سے عالم اسلام میں ھوئی ۔

ایچ ۔ سوٹر: عرب ریاضیئن اور فلکی (ص ۴ - ۱۹۰۰) Cantor : Gesch-ichte der Mathematik (۱ - ترتیب سوم ، ۶۹۸ - ۱۹۰۷) - D-E. Smilt and L.C. Karpinsiki : The Hindu Arabic Numerals (p. 32, Boston, 1911). Carra de Vaux : Penseurs de l'islam (VII 2, 197—201, 1921).

البطریق کے لئے ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ فصل ھشتم میں آگے چل کر ۔

ماشا اللہ

حقیقی نام منسہ (عربی میں میشا) ۔ لاطینی مترجمین کا مسھالہ (ماسیلاما ، ماسلیمر ما (۳) اور کئی ایک اختلافات کے ساتھ) ۔ ماشا اللہ

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۴۳)

سدھانتوں پر (قرن پنجم کا نصف اول) ـــ مصنف

کردج یا کردجیہ سنسکرت لفظ کر مجیا کا معرب ھے جس کے لئے بعد میں وتر مستوی کی اصطلاح وضع ھوئی۔ لفظ جیب Sine بھی سنسکرت لفظ جیوا کا معرب ھے ـــ مترجم

۲ - البیرونی کہتا ھے سدھانتوں کا ترجمہ ۷۷۰-۷۱ ھی میں ھو گیا تھا ۔ کیا اس کا اشارا اسی ترجمے کی طرف ھے ؟ ـــ مصنف

۳ - Messabala اور Macellama نیز Macelarama

کا مطلب ہے ، اللہ کے کام کیسے حیرت انگیز ہیں (جو اللہ نے کیا) (۴) - عہد منصور ہی میں فروغ پایا - متوفی ق - ۸۱۵ یا ۸۲۰ - عالم اسلام کے اولین علمائے ہئیت یا منجمین میں سے ایک ، خود (مصری ؟) یہودی تھا - عربی میں اس کی صرف ایک کتاب مگر لاطینی اور عبرانی میں ازمنہ متوسطہ کے متعدد ترجمے دستیاب ہوتے ہیں - عربی متن میں جو اب تک محفوظ ہے اشیائے تجارت کی قیمتیں درج کی گئی ہیں اور یہ پہلا موقعہ تھا جب اس زبان میں اس طرح کی کوئی کتاب لکھی گئی - ۶۳-۷۶۲ میں اس نے ایرانی منجم نوبخت کا اس مساحت میں ھاتھ بٹایا جو تعمیر بغداد سے پہلے ضروری تھی - ازمنہ متوسط میں اس کی سب سے زیادہ مقبول تصنیف تھی سابع عشرین (۵) جس کا ترجمہ گیرارڈو کریمونیز (۶) نے کیا -

متن اور ترجمے — De scientia motus orbis غالباً یہ وہی تصنیف ہے جس کے لئے عربی میں ''سابع عشربن'' کا عنوان اختیار کیا گیا - ۱۵۰۴ اور جو ۱۹۴۵ میں نور مبرگ میں طبع ہوئی - ترتیب ثانی کا عنوان ہے De elementis et arbibus coelestibus اور ۲۷ ابواب پر مشتمل - Greg. Reisch رائش کی De Compositionae et utilitate astrolabii Margarita phylosophica میں شامل ہے (نسخہ - مطبوعہ فرائی برگ ، ۱۵۰۳ - سوٹر کہتا ہے یہ متن بازیل کے نسخہ ۱۵۸۳ میں بھی موجود ہے) - ہئیت اور نجوم میں اس کی تصنیفات کا حوالہ سوٹر اور اشتائین شنائیڈر دونوں نے دیا ہے -

ہئیت کا ایک آئرستانی کتابچہ ماشا اللہ کی ایک تصنیف کے لاطینی ترجمے پر مبنی ہے جو ازمنہ متوسطہ میں کسی وقت کیا گیا - ترتیب معہ دیباچہ ، ترجمہ و فرہنگ از مورا پاور Maura Power (مجلس متون آئرستان .Irish Text Soc مجلد ۱۴ - ۱۹۱۴ ص - ۱۹۱۴ - یعنی De scientia motus orbis کا نسبتاً جدید ترجمہ - دیباچہ غیر تنقیدی ہے) -

تنقید — فہرست ۲۷۳—۲۷۴ - نیز شرح میں ص ۱۲۹ حاشیہ ۱۰) - H. Suter : DieMathematiker und Astronmen der Araber (5—6, 2900; Nachtrage, 158, 1902). M. Steinschneider: Die Arabische litertur der

---

۴ - پہلا ترجمہ بطور ایک مخصوص استعمال کے ہے - دوسرے میں کیا کی بجائے چاھا ہونا چاہیے تھا — مترجم

۵ - De scientia motus orbis

۶ - Gherardo Cremonese یعنی گرارڈو متوطن کرے مونہ — مترجم

Juden (15—23, Frankfurt, 1902). P. Duhem : System du Monde (vol. 2, 204—206, 1914 معدلین پر).

نو بخت

منصور کا منجم - متوفی ق - ۷۷—۷۷۶ - ایرانی هئیت داں اور مہندس - ماشا اللہ کے ساتھ ان پیائشوں میں شریک تھا جن کی تکمیل تعمیر بغداد (۷۶۳—۷۶۳) (۷) کے لئے کی گئی - کہا جاتا ہے احکام نجوم کی ایک کتاب (کتاب الاحکام) نوبخت ھی کی تصنیف ھے -

ایچ - سوٹر : ریاضین اور فلکی (۳ - ۱۹۰۰ - ۱۵۸ - ۱۹۰۲) -

فضل ابن نوبخت

ابوسہل الفضل ابن نوبخت - متقدم الذکر کا بیٹا، لہذا ایرانی النسل - هارون الرشید کے کتب خانے کا ناظم اعلیٰ - متوفی ق - ۱۲—۸۱۵ - مسلمان هئیت داں جس نے هارون کے لئے فارسی زبان سے متعدد کتابیں عربی میں ترجمہ کیں - وہ بعض نجومی رسائل کا مصنف بھی ھے (۸) -

اس خاندان میں دو اور هئیت داں بھی گذرے ھیں ، غالباً فضل کے پوتے ، یا بھتیجے ، جنھوں نے کسی قدر آگے چل کر فروغ پایا (قرن ھفتم کا نصف اول) : حسن ابن سہل نوبخت (فارسی تصنیفات کا مترجم عربی میں) اور (اس کا بھائی ؟) عبداللہ ابن سہل ابن نوبخت -

فہرست سوٹر کا ترجمہ (ص ۲۸۱) -

لاطینی ریاضیات اور هئیت کے لئے ملاحظہ ھو اوپر ھمارا شذرہ شارلمین اور الکیئن پر -

٥ - اسلامی اورلاطینی کیمیا گری ، جاپانی صناعیات

جابر ابن حیان

ابو موسیٰ جابر ابن حیان الازدی (الطوسی ' الطرطوسی ، الحرانی -

---

۷ - بغداد کی تعمیر خالد ابن برمک کے زیر هدایت ھوئی — مصنف

۸ - ممکن ھے گیرارڈو کی تصنیفات میں Liber alfadhol est arab de bachi (?) کے عنوان سے جس کتاب کا حوالہ دیا جاتا ھے انہیں رسائل میں سے کسی ایک کا ترجمہ ھو — مصنف

کیا اس کے معنی یہ ہیں کہ وہ صابی تھا ؟ الصوفی) (۱) بیشتر کوفہ میں فروغ پایا ۷۷۶ کے لگ بھگ ۔ اشہر شہیر عربی (۲) کیمیا گر ، ازمنہ متوسط کا گیبر (۳)۔ ممکن ہے اس نے ایک کتاب اصطرلاب میں بھی تصنیف کی ہو لیکن وہ مشہور ہوا تو ان تحریروں کی بدولت جن کا موضوع ہے کیمیا گری اور جو عربی میں آج بھی محفوظ ہیں : کتاب المبتدا لارسال و الملک ، کتاب الموازین الصغیر ، کتاب الرحمتہ ، کتاب الاس اور کتاب الزیبق الشرق وغیرہ وغیرہ ۔ پھر جہاں تک ان رسائل کا تعلق ہے جن کا ترجمہ اب تک ہو چکا ہے (برتی‌لو (۴) کے ہاتھوں) جابر کے عقائد کیمیا گری پر تجسیمیت اور روحیت° کا غلبہ تھا۔ مگر اس کے دوسرے رسائل سے (جن کا ترجمہ تا حال نہیں ہوا) بہتر نظریوں کا اظہار ہوتا ہے اور ان میں کیمیائی تحقیقات کے متعلق بھی نہایت صحیح رائے قائم کی گئی ہے ۔ ان میں ایک نظریہ فلزات کی ارضیاتی تشکیل کا بھی ہے ، یعنی نام نہاد کبریتی ۔ سیابی نظریہ فلزات (چھیوں دھاتوں کی ترکیب اساساً مختلف ہے کیونکہ ان میں گندھک اور پارے کا تناسب ایک سا نہیں) ۔ نیز کئی ایک اشیا کی تیاری کا (مثلاً جست کا اساسی کاربونیٹ° اور سنکھیا اور سرمہ سازی کی ترکیب ان کے سلفائیڈ° سے)۔ جابر نے عملاً ان کے بعض اطلاقات پر بھی توجہ کی۔ مثال کے طور پر دھاتوں کو جلا دینا ۔ کپڑے اور چمڑے کا رنگنا ، فولاد کی تیاری ، کپڑے کو پانی سے بے اثر اور لوہے کو محفوظ رکھنے کے لئے روغن کرنا ، شیشہ سازی میں منیگینیز ڈائی آکسائیڈ کا استعمال اور طلا کاری کے لئے آہنی بوربطشوں° کا۔ سرکے کی کشید تاکہ سرکے کی تیزابی قوت بڑھ جائے۔ مقناطیسی قوت کی عدم ثقالت° کا مشاہدہ ۔

ممکن ہے وہ سب حقائق جو لاطینی کتابوں میں جابر سے منسوب ہیں اور جن کا تعلق قرن دوازدہم علی ھذا زمانہ مابعد سے ہے

---

۱ - انگریزی میں Book of the Kingdom, the Little Book of the Balances. the Book of Mercy, the Book of Concentration, the Book of Eastern Mercury.

۲ - مسلمان اس لئے نہیں کہ بہت ممکن ہے وہ صابی المذہب ہو ۔ لہذا عربی ــ مصنف

۳ - Geber جابر کے لفظی معنی ہیں ''استخوان ساز '' ہڈی جوڑنے والا'' اور اس لئے مجزاً بحال کندہ یعنی پھر سے منظم کرنیوالا ــ مصنف

۴ - Berthelot

فی الحقیقت جابر ہی کے دریافت کردہ ہوں۔ لیکن جب تک ان عربی تحریروں کی ٹھیک ٹھیک ترتیب اور تحقیق نہیں ہو جاتی جو خیال ہے جابر نے تصنیف کیں کوئی قطعی نتیجہ قائم کرنا دشوار ہے۔ جابر کی خدمات کا صحیح اندازہ جب ہی ممکن ہے جب اس کام کی تکمیل ہو جائے۔ لیکن ان تھوڑی بہت معلومات کو دیکھتے ہوئے بھی جو عالم مذکور کے متعلق حاصل ہیں اس کی شخصیت غیر معمولی اہمیت کر لیتی ہے اور ہم مجبور ہیں اس کا شمار ازمنہ متوسطہ کے اکابر انسانوں میں کریں۔

M. Berthelot : La chimie au monyen age — متن اور ترجمے (Vol. 3, L'alchimie arabe, Paris, 1893) جابر کی بعض تصنیفات کا عربی متن Octave Houdes نے ترتیب دیا - فرانسیسی ترجمہ ص ۲۲۳—۱۳۶ - ملاحظہ ہو جے۔ ہوم یارڈ کی تنقید آی سس میں ۶ : ۴۷۹—۴۹۹ - ۱۹۲۴)- Ernst Darmstaedtesr کی Die alchemie des Geber (۲۱۲ ص ۱۰ تختیاں برلین، ۱۹۲۲ - ان لاطینی رسائل کا جرمن ترجمہ جو جابر سے منسوب ہیں - جے۔ رسکہ کا تبصرہ آی‌سس میں ۵: ۴۵۵—۴۵۱۔ رسکہ کے نزدیک یہ لاطینی رسائل موضوع ہیں) ، Liber misericordiae Geber یعنی کتاب الرحمۃ کا لاطینی ترجمہ (محافظ خانہ تاریخ طب، ۱۷ - ۱۹۷—۱۸۷ ۔ ۱۸۲۵ - آی سس ۸ : ۷۳۷)۔

تنقید:— M. Berthelot کا مقالہ Geber (جابر) Grande Encyclopédie میں (۳ عمود - ق ۱۸۹۲) اور Revue des Deux Mondes میں (ستمبر، ۱۰- اکتوبر، ۱ - ۱۸۹۳)۔

H. Suter : Die Mathamatiker und Astronomen der Araber (p. 3, 208, 1900). E. Wiedemann : Uber Magnetismus (Beiträge 2, Sitzungsber der phs. med. Gesellschaft Erlangen, vol. 36, 322—331, 1904). John Furgnson : Bibliotheca chemica (p. 296—304, Glasgow, 1906). Barron Carra de Vaux Article Djabir ibn Hainy au in Eneyclopaedia of Islam (VII. 1. 997 1912 (معہ کتابیات); Le Penseurs de l'Islam (vpl, 2, 369, 375, 382, 1921). E. J. Holmyard Arabic Chemistry (Nature, vol. 120, 573. 1921 ہو سکتا ہے جابر اور Geber) ایک ہی شخص ہوں؟ E.O. Von Lipp nemm : Uber deu Dschâbir des 8 und den sog. Geber des 13. Jahrhundrets (Chemiker. 2. 321 1923 ہوم یارڈ کی مخالفت میں Isis, V, 464). E.J. Holmyard : Jabir ibn Hayyan (Proc. Roy. Soc. Medicine, vol.

بالاستیعاب مطالعہ جابر کی 12. histor. section, p. 46—57, 1923 (تصنیفات کی فہرست کے ساتھ) ; The Identity of Geber (Nature, vol. III, 191—193, 219. 1923: Isis, VI 144) ; The Emerald Table (Nature. I12, 525—526. 1923 ; Isis Accuracy of weighing in the Eighth Century (Naure, 115, 963, 1925; Isis VIII, 535) ; Chemistry to the Time of Dalton (16—20, 43—44, Londan, 1925; Science Progress (Jananry 1925 (جابر اور Geber پالیقبن ایک ھی شخص ھیں). Jullus Ruska : Uber des Schriftenverzeichnis des Jābir und die Unechtheit einiger ıbn zugeschreibenen Abhandlungen (Archiv für Geschichte der Medizin, vol. 15. 63—67. 1923 رسکہ کہتا ھے جابر کا مسئلہ اس وقت تک حل نہیں ہو سکتا جب تک ان سب عربی متون کے تنقیدی نسخے مرتب نہیں ہو جاتے جو اس سے منسوب ھیں - Arabischen Alchemisten II. Ja'far al - Sadıq (Heidelberg, 1924 ; Isis VII. 119—121). Ernst Darmstaedter : Geber - Handschriften (Chemiker Z. 48. 441, 1924) ; Die Geber Inkunabel Hain 7504 (Arclız für Geschichte der Medizin, vol- 16, 214—217, 1925 یہ Flos naturaruu, s. l., 1973 کا تجزیہ ھے جس کا جابر سے کوئی تعلق نہیں۔ یہ ایک بیان ھے اعضائی معالجات کے توہمات کا) -

تراکیب اور نسخے (۵)

عہد شارلمین کے صنعتی نسخوں کا ایک مجموعہ جو غالباً کسی ماہر دستکار کے ہاتھوں جمع ہوئے اور جن کا تعلق مختلف قسم کے آرائشی فنون سے ھے : قدرتی رنگوں کی تیاری (مثلاً شنگرف کی پارے اور گندھک سے) ملمع سازی ، کھالوں کا رنگنا ، پچی کاری میں شیشے کے استعمال سے پہلے اسے رنگ دینا ، طلا کاری وغیرہ وغیرہ۔ الفاظ وٹریول (وٹریولم لوھے کے (غیر خالص) اور کانسی (برانڈیزیم) کا اولین استعمال (۶) تانبے ، ٹین اور اس کے بھرت کے لئے -

یہ سب نسخے ھے لےنیکی الاصل ھیں اور ان میں سے ایک قرطاس لائیڈن (ج - د قرن سوم کا دوسرا نصف) کے ایک نسخے سے تقریباً لفظ بلفظ مشابہ (۷) - ممکن ھے بعض نسخوں سے اور زیادہ پرانی روایات کا جو

۵ - Compositiones ad Tingenda

۶ - Vitriol (Vitriolum), Brandisium

۷ - Berthelot, P. 10

ھیلے نیکی علم و حکمت کا جزو لاینفک بن چکی تھیں اظہار ھوتا ھو۔اس مجموعے کا انداز سرتاسر صناعی ھے اور اوھام سے یکسر پاک۔

متن کی اشاعت اول اول Ludovico Antonio Muratori نے Luca کے ایک مخطوط کے مطابق اپنی کتاب Antiquitates italicae medii aevi ج: ۲ - ۳۶۵—۳۹۲ - میلان، ۱۷۹۰) میں کی اور توضیح بہ عنوان ذیل: Compositiones ad tingenda musiva, pelles et alia, ad deaurandum ferrum, ad mineralia ad chrysographiam, ad glutina quaedam conficienda, aliaque artium documenta, ante annos nongentos scripta.

ماپ کلاویکولا (۸)

یہ کتاب جو بہت کچھ اول الذکر سے مشابہ ھے لیکن نسبتاً طویل اور بسیط کسی قدر متاخر زمانے میں تصنیف ھوئی۔ اس کے صرف دو مخطوط دستیاب ھوتے ھیں ۔ قدیم تریں مخطوط جس کا تعلق قرن دھم سے ھے شلیٹ شٹٹ واقعہ الساس (۹) کے کتب خانے میں ھے ۔ دوسرا مخطوط جسے غالباً قرن دوازدھم کے نصف اول میں تیار کیا گیا اول الذکر کی نسبت زیادہ مبسوط ھے اور اس میں کئی ایک الحاقات بھی ملینگے مثلاً عربی اسما اور انگریزی لفظ جو اس بات کی دلیل ھیں کہ اس کا مرتب کوئی انگریز تھا ۔ چنانچہ کلاویکولا کا یہ دوسرا نسخہ آڈے لارڈ متوطن باتھ (ج ۔ د قرن دوازدھم کا نصف اول) سے منسوب ھو چکا ھے ۔

لیکن یہاں بحث اس کے متقدم العہد نسخے سے ھے جس میں 'تراکیب' کی طرح اسلامی اثرات کا کہیں پتہ نہیں چلتا ۔ بایں ھمہ 'کلاویکولا' بہ نسبت 'تراکیب' کے ایک متاخر تصنیف ھے اور زیادہ تر اسی یا اسی قسم کے ذرائع معلومات پر مبنی ۔ چنانچہ کلاویکولا میں 'تراکیب' کے متعدد نسخے موجود ھیں علاوہ کئی ایک اور، نیز سحر و نیرنگ اور عملیات° کے ۔ اس میں استحالے کا ذکر بھی آیا ھے جس کی طرف 'تراکیب' میں کوئی اشارہ نہیں ملتا اور اس میں نام نہاد کارڈن کا لٹکاؤ بھی شامل ھے جس کے لئے ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ

---

۸ - Mappae Clavicula

۹ - Schlettstadt, Alsace

فیلون متوطن بازنطیم پر (قرن دوم ق - م کا نصف دوم) - ممکن ہے کلاویکولا کا زمانہ قرن نہم کے نصف ثانی سے متقدم نہ ہو لیکن بہتر یہی تھا ان دونوں تصنیفات پر ایک ساتھ نظر ڈالی جائے -

"Little key to paintnig" کا قدیم ترین متن ابھی تک شائع نہیں ہوا لیکن متاخر متن کی ترتیب سر ٹامس فلپس Sir Thomas Phillipps نے کی بعنوان "Mappae Clavicula" ایک قلمی رسالہ اصباغ° کی تیاری اور فن آرائش کے ان مختلف طریقوں کے متعلق جو ازمنہ متوسطہ میں رائج تھے (اثریات Archeologia مجلد ۳۲ - ۳۴۴ - ۱۸۳ - لندن، ۱۸۴۷) -

کلاویکولا کی متاخر ترتیب میں الکحل سازی کا ایک نسخہ بھی ملتا ہے یعنی اس قسم کا پہلا نسخہ جو آج تک دستیاب ہوا (قرن دوازدھم کا نصف اول) - ہمیں یہاں اس کا ذکر کرنے کی چنداں ضرورت تو نہیں تھی لیکن اس مسئلے پر کہ آیا الکحل کا اکتشاف اس سے پہلے ممکن بھی تھا یا نہیں بہت کافی بحث ہو چکی ہے - ہرمان ڈیل نے اس کا سراغ عہد عتیق میں جا نکالا (۱۰) اور ہرمان ڈیگے رنگ کا دعویٰ ہے کہ وہ اس کے متعلق قرن ہشتم کا ایک نسخہ معلوم کر چکا ہے (۱۱) - بہر حال کلاویکولا کے نسخے کو ہیلے نیکی کیمیاگری اور ازمنہ متوسطہ کے متاخر نسخوں کے درمیان ایک کڑی تصور کرنا چاہیئے جس کی تفصیل کا سر دست موقعہ نہیں - البتہ قارئین چاہیں تو ذیل کے حوالوں سے اپنے مطالعے کا سلسلہ زیادہ وسیع کر سکتے ہیں (۱۲) -

دونوں رسائل کے لئے ملاحظہ ہو- M. Bertheolt. Chimie au Moyen-age (vol 1. 1893). E.O. Von Lippmann : Alchemie (467—478, 1919). J.M. Stillmann : The Story of Early Chemistry (185—189, New York, 1924).

اس عہد کی جاپانی صناعیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات شو تو کو- تے نو پر فصل سوم اور فصل ششم میں کپاس کی ترویج پر -

---

۱۰ - H. Diels; Die Entdeckung des Alkohols, Abhd. der Preuss Ak., phil. Kl., Nr. 3, 1913.

۱۱ - H. Degering. Sitzungsber der Preuss, Ak., Vol. 36, 503—515, 1917.

۱۲ - Isis, I, 760 : III, 322, 323, 324, V, 544.

۶ - اسلامی ، چینی اور جاپانی تاریخ فطرت

اصمعی

عبدالملک ابن قریب الاصمعی۔ خالص عرب (۱)۔ بصرہ میں ولادت پائی ۴۰- ۷۳۹ میں۔ بغداد اور بصرہ میں فروغ حاصل کیا اور ۸۳۱ کے لگ بھگ بصرہ ھی میں فوت ھو گیا۔ عرب فاضل اور اس زمانے کے اکابر فضلا میں سے ایک ، ابوعبیدہ کا حریف۔ اصمعی چونکہ صحیح نژاد عرب تھا (۱) لہذا اس نے ابوعبیدہ کے شعوبی رحجانات کی مذمت کی وہ بڑا نیک اور پارسا انسان تھا۔ اس نے متعدد کتابیں تصنیف کیں بالخصوص کتاب الخیل (گھوڑا) ، کتاب الابل (اونٹ) ، کتاب الوحوش (پرندے)، کتاب الشاۃ (بھیڑ) اور کتاب خلق الانسان (آفرینش انسان)۔ آخرالذکر تصنیف اس امر کا ثبوت ھے کہ عربوں کو اس وقت بھی تشریح انسانی میں بہت کافی درک حاصل تھا۔ اصمعی نے جو کتابیں عربی شاعری میں تصنیف کیں ان کی حیثیت بنیادی ھے۔

متن ـــ کتاب الفرق میولر D.H. Müller نے مرتب کی (ویانا ، ۱۸۷۶) کتاب الوحوش R. Geyer (ویانا ، ۱۸۸۷) کتاب الخیل A. Haffner (ویانا ، ۱۸۹۰) اور کتاب الشاۃ بھی مرتب مذکور سے (ویانا ، ۱۸۹۶) -

تنقید ـــ ابن خلکان (نسخہ دے سلین De Slane (ج ۲ - ۱۲۳—۱۲۷ - ۱۸۴۳) - سٹی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۰۴ - ۱۸۹۸) -

لویئو

لویئو (۲)۔ ولادت اور تعلیم چنگ۔ لنگ (۳) ھوپے میں پائی۔ لہذا کبھی کبھی چنگ۔ لنگ تسو کے نام سے بھی موسوم کر دیا جاتا ھے۔ ۷۷۵ کے لگ بھگ زاویہ نشینی اختیار کر لی۔ متوفی ۸۰۴۔ چینی ادیب۔ چا۔ چنگ (۴) کا مصنف۔ یہ چائے کے متعلق دنیا کی اولین تصنیف ھے اور دس اجزا میں منقسم : چائے کے پودے کی اصل۔ چائے

۱ - یا امریکی روزمرہ میں سو فی صدی عرب ـــ مصنف

۲ - Lu⁴ Yü² (7432, 13617)

۳ - Ching⁴ - ling² (2166, 7235)

۴ - Ch'a² Ching¹ (248, 2122)

جمع کرنے کے برتن - پتوں کی تیاری ، چائے بنانے اور اس کا عرق نکالنے کے آلات ، تاریخ ، اضلاع جہاں چائے پیدا ہوتی ہے - خلاصہ ، طشتریوں کا بیان -

متن — اصل متن اور اضافت کی اشاعت لوتنگ - تسان - Lu' T'ing[1] ts'an[1] (7432, 11284, 11568) نے ۱۷۳۰ میں کی بہ عنوان ہسیو چا - چنگ Hsü[4] Ch'a[2] – Ching[1] (4773)

تنقید — A. Wyile : Chinese Literature (138, (1867) 1902). H.A. Giles : Bigographical. Dictionary (552, 1898).

جاپانی کپاس

کپاس کی کاشت اور اس کے صنعتی استعمال کی ابتدا ہندوستان یا مصر میں ہوئی ، یا ان دونوں ممالک میں ایک دوسرے سے الگ تھلگ مگر نہایت قدیم زمانہ میں جس کے متعلق اول اول کوئی تحریری حوالہ ملتا ہے تو ہرودوطوس ، فصل سوم ، ابواب ۴۷ اور ۱۰۶ میں- باب ۴۷ میں اس کا ذکر یونہی ضمناً آگیا ہے (۵) لیکن دوسرے حوالے میں بالتخصیص کپاس ہی کی طرف اشارہ ہے ''وہاں بھی (یعنی ہندوستان میں) خود رو درختوں میں ایسی اون پیدا ہوتی ہے جو بھیڑ کی اون سے کہیں زیادہ اچھی اور خوبصورت ہے - اہل‌ہند کے پارچات انہیں درختوں سے تیار ہوتے ہیں''- آگے چل کر جب ایشیائی لڑائیاں شروع ہوئیں تو اہل روما نے بھی کپاس کے استعمال کا فن سیکھ لیا - سوتی کپڑوں کے پرانے نمونے مصر بالا کے شہر اخمیم میں ایک مندر سے دستیاب ہوئے - کپاس کی مجمل تاریخ فیلڈ ہاؤس کی کتاب صنعت (۶) میں ملیگی -

۷۹۹ یعنی جاپان کے پچاسویں شہنشاہ کوامو - تے نو (۷۸۲ تا ۸۰۵) کے عہد حکومت میں کپاس کا بیج ہندوستان سے جاپان آیا - اور روایت ہے کہ یہ بیج ایک بیڑے میں آئے جسے بہا کر مکاوا (۷) کے ساحل پر لایا گیا تھا - وہ نان کیدو اور سائی کیدو (۸) میں بوئے

۵ - ایریا ہپوکسولو

۶ - J.M.Feldhaus : Die Technik (73—75, 1914)

۷ - Mikawa

۸ - Nankaido اور Saikado

گئے - یوں جاپان میں کپاس کی کست اور اس سے سوتی کپڑا (۹) تیار کرنے کی صنعت کا آغاز ہوا -

لیکن اس بیان کی صحت کے لئے ابھی مزید شہادت کا انتظار ہے اور اس کا سب سے زیادہ تعجب انگیز پہلو یہ کہ جاپان میں کپاس کی کاشت کی ابتدا ہندوستان سے براہ راست سمندر کے ذریعے کی گئی جو اگرچہ مستبعد نہیں لیکن جسے یقینی تسلیم کرنا مشکل ہو جاتا ہے - ویسے یہ صحیح ہے کہ چین میں کپاس کی کاشت اور اس کے صنعتی استعمال کا پرانے سے پرانا تحریری حوالہ بہت آگے چل کر ملیگا (مارکو پولو) -

E. Papinot : Historical Dictionary (337,1909). F.A. Brinkley History of the Japanese People (280, 1915). Encyclopaedeia Sinica (134, 1917). B. Laufer : Sino - Iranica (1919).

۷ - لاطینی اور چینی جغرافیہ

پولس ڈیاکونس کے عجیب و غریب نظریہ مد و جزر کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل نہم میں جہاں عالم مذکور کا ذکر آیا ہے -

بیاٹس

بیاٹس لبانیئن سس، یا لوانین سس (۱) - لی‌بانا یعنی اسٹوریئس دے سانٹی لانا (۲) کی نسبت سے جہاں بیاٹس ولی نے فروغ پایا - ولادت ۷۳۰ کے قریب قریب ہوئی اور انتقال ۷۹۸ میں سل دانا (۳) کے پاس دیر والکاوا (وال کاواڈو) (۴) میں ہوا - اپولائپسن (۵) میں اپنی شرح (۶)

۹ - جاپانی زبان میں مومن (Momen) — مصنف

۱ - Beatus Libaniensis یا Livaniensis

۲ - Liebana, Asturias de Santilana

۳ - Saldaña

۴ - Valecava (Valcavado)

۵ - Apolypsin

۶ - Commentaria

کی وضاحت کے لئے اس نے دنیا کا جو نقشہ (۷) تیار کیا اس کا شمار قدیم ترین مسیحی نقشوں میں ہوتا ہے ۔ چنانچہ بعد کے متعدد (دس) نقشے اسی سے ماخذ ہیں ۔

Konrad Miller : Die weltkarte des Beatus (776 n. Chr., 70 p., illustr. and facsimile, Mappe Mundi. 1. Stuttgart. 1895). اس مجموعے کے شمارہ دوم نیز ۱۸۹۰ میں بیاٹس سے متاخر نقشوں کی نقلیں بھی موجود ہیں - J.K. Wright کی Geographical lore (۶۸—۶۹ ، ۱۹۲۴) -

چیہ تان

چیہ تان (۸) ۔ ولادت ۷۳۰ میں ، انتقال ۸۰۵ میں ۔ چینی جغرافیہ داں ۔ دولت تانگ کا شہرہ آفاق خریطہ نگار جسے ۷۸۵ میں شہنشاہ نے حکم دیا کہ چین کا ایک نقشہ تیار کرے اور جس کی تکمیل اس نے ۸۰۱ میں کی بہ عنوان ہائی ۔ نائی ہوا ۔ ای تو ، (۹) یعنی چین اور اس کے گرد و پیش کے غیر متمدن ممالک کا نقشہ جو طول میں ۳۰ فٹ تھا ارتفاع میں ۳۳ اور جسکا پیمانہ تھا ۱۰۰ لی فی انچ (۱۰)۔ تاریخ تانگ جدید (۱۱) میں چیہ تان کی ایک دوسری تصنیف بھی محفوظ ھے لیکن ملخصاً (۴۳ چیوئن)۔ وہ ۷۸۵ اور ۸۰۵ کے درمیانی زمانے میں تصنیف کی گئی اور اس میں چین کے مختلف حصوں چین سے (بشمول تون کن) کوریا ، وسط ایشیا ، ہندوستان اور بغداد تک کے راہ نامے درج ہیں ۔ براعظم ایشیا کے تاریخی جغرافیے کے لئے یہ کتاب بڑی بیش قیمت ہے ۔

ملاحظہ ہو Chiu T'ang shu باب ۱۳۸ اور T'ang shu باب ۱۶۱ جس کا حوالہ شاوانے نے Les deux plus ancien spécimen de la cartographie chinoise یعنی چینی خریط نگری کے دو نہایت قدیم نمونے

۷ - Mappe Mundi, 776

۸ - Chia[2] Tan[1] (1181, 11615)

۹ - Hei[3] - nei[4] hua[2] - i[2] t'u[2] (3767, 8177, 5005, 5397, 12128)

۱۰ = ایک میل میں تقریباً ۵ لی — مصنف

۱۱ - New T'ang History

۱۲ - هسن تانگ شو Hsin T'ang Shu جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ او - یانگ ھسیو Ou-yang Hsiū پر قرن یازدھم کے دوسرے نصف میں — مصنف

(اطلاع نامۂ مدرسہ فرانسیسی مشرق اقصیٰ، ج ۳ - ۲۶۷—۲۱۳ - ہنوئی، ۱۹۰۳) میں دیا - Paul Pelliot کی Deux itinéraires de Chine en Inde a la fin du VIII siécle (حوالہ مذکور، ج ۴ - ۱۳۱—۴۱۳ - ۱۹۰۴) - نہایت مبسوط مقالہ ان دو راہناموں سے متعلق جن کا ذکر اوپر آیا ہے - یہ ہسن تنگ شو اور ضمناً من - شو Man² - shu¹ (7641, 10024) مصنفہ فن - چو Fan² - Ch'o⁴ (3408. 2439) ق - ۸۶۰ سے ماخوذ ہے (۱۳) - دونوں راہناموں کا فرانسیسی ترجمہ ص ۳۷۳—۳۶۴ میں آگیا ہے - ترجمے کی ابتدا ایک تفصیلی شرح سے کی گئی ہے جس کے آخر میں کئی ایک تعلیقات کا اضافہ بھی موجود ہے -

۸ - لاطینی، سریانی، اسلامی، ہندو، تبتی، چینی اور جاپانی طب

لاطینی طب

مغرب میں اس وقت طبی غور و فکر اور علاج معالجے کی جو صورت تھی اس کی تھوڑی بہت جھلک ہی ملیگی - معلوم ہوتا ہے یہ فن صرف بینیڈکٹی دوائر تک محدود تھا - اس کی ایک جھلک بام برگ کا ضابطہ (۱) ہے جو قرن نہم میں جرمنی میں قلمبند ہوا اور جس کے متن کا بڑا حصہ ہے کتاب شفا پنجم (۲) اور طب پلائنی (۳) سے ماخوذ جیسا کہ ۱۵۰۹ کے رومی نسخے میں اسے ترتیب دیا گیا - البتہ اس کی ابتدا فن طب کی حمایت میں ایک مقالے سے ہوتی ہے جو ق - ۸۵۰—۷۵۰ میں جرمنی کے کسی بینیڈکٹی دیر میں لکھا گیا - کارل زوڈوف اسے ترتیب دے چکا ہے (۴) -

۱۳ - مان شو اور فان چو کے متعلق معلومات کے لئے ملاحظہ ہو پے لیو P. Pelliot کا فاضلانہ مضمون، ص ۱۳۴ — مصنف

۱ - Bambergr Codex L, iii. 8,

۲ - Libri V curationum

۳ - Medicina Plinii

۴ - Karl Sudhoff : Eine Verteidigung der Heilkunde aus den Zeiten der Mönchsmedizin (Archiv für Geschicthe der Medizin, Vol. 7, 223—237, 1913).

تھیوفیلوس الرہاوی

تھیوفیلوس ابن ٹامس (۵) - تیوفیل ابن توما - متوفی ۷۸۵ - نوے سال کی عمر پائی - سرونی المذہب (۶) - تیسرے عباسی خلیفہ مہدی (۷۷۵—۷۸۵) کا منجم خاص - یونانی زبان کا مترجم سریانی میں جس نے جالینوس کی کتاب (۷) کا معمولی سا ترجمہ کیا (اور جس کی نظر ثانی حنین ابن اسحق نے کی) وہ تاریخ عالم کی ایک سنینیات کا مصنف بھی ہے - نیز ہومر کا جزوی مترجم -

H. Suter: Mathematiker der Araber (223, 1900). Anton Baumstark: Syrische Literatur (341, 1827). Max Mehrhof. New Light on Hunain (Isis, VIII, 704, 1926).

ابن بخت یشوع

جرجیس ابن جبریل ابن بخت یشوع (۸) - مارستان جندی - شاپور کا مہتمم ۷۶۵/۶ تک جب اسے منصور کے حکم سے بغداد طلب کیا گیا - ۷۶۹/۷۰ میں دہر جندی - شاپور میں واپسی - متوفی - ۷۷۱ - نصرانی (نسطوری) ایرانی طبیب اور اس ممتاز خانوادہ اطبا کا جو دیر تک عباسی خلفا سے منسلک رہا اور جس نے قرن ہشتم و نہم میں اسلامی طب کو بالخصوص متاثر کیا فرد اول جس کا ہمیں سب سے پہلے علم ہوا - جرجیس اور اس کے دو شاگردوں کے ورود بغداد سے مساعی علم کو زبردست تحریک ہوئی - مشہور ہے کتب طب کا عربی ترجمہ خلیفہ بغداد کے کے حکم سے سب سے پہلے اسی نے کیا (۹) - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ اس کے پوتے جبریل پر (قرن نہم کا نصف اول) -

ایف - ویوسٹن فلڈ : اطبائے عرب (۱۴ - ۱۹۴۰) - ایل - لیکیرک طب عربی (ج ۱ - ۹۸—۹۶ - ۱۸۷۶) -

---

۵ - Theophilos son of Thomas

۶ - لبنان کا ایک مسیحی فرقہ — مترجم

۷ - De tuenda sanitata

۸ - بخت یشوع کے معنی میں مسیحی کی خوشی — مصنف

۹ - لیکن یہ تصنیفات کیا تھیں ان کا پتہ نہیں چلتا - بغداد میں اس کا قیام بہت مختصر رہا — مصنف

بطریق

ابو یحیٰی البطریق - متوفی ق - ۸۰۶-۷۹۶ - منصور کے مترجمین میں سے ایک جس نے بقراط اور جالینوس کی بعض تصنیفات عربی میں منتقل کیں - بطلیموس کی کتب چہارگانہ کا مترجم عمر بن الفرخان کے لئے -

ایل - لیک ہرک : طب عربی (ج ۱ - ۱۲۸ - ۱۸۷۶) - سوٹر : عرب ریاضیش اور فلکی (ص ۳ - ۱۹۰۰) -

ابن المقفع نے بھی بعض تصنیفات کا ترجمہ عربی میں کیا ج - د فصل نہم آگے چل کر -

مادھوکر

اندوکر کا بیٹا (۱۰) - قرن ہشتم یا نہم کے کسی نا معلوم حصے میں فروغ پایا - هندو طبیب - رسالہ ''روگ ونش چیا (۱۱)'' (مطالعہ امراض) یا مادھوندان (۱۲) (مختصراً ندان) کا مصنف جس کا موضوع ہے امراضیات اور جو اگر اس کی متعدد شرحوں کا لحاظ رکھتے ہوئے دیکھا جائے تو معلوم ہوتا ہے بہت مقبول رہا -

متن — کئی ایک عام فہم ھندو نسخے - تنقیدی نسخہ کوئی نہیں -

اقتباسات کا ترجمہ ایم - ولوری M. Vallauri نے کیا مجلہ مجلس ایشیا ایطالیہ Giornale della Soc. Asiat. Ital. میں - مجلد ۲۶ - ۲۵۳ ببعد ، ۱۹۱۳ -

تنقید — Mario Vallauri: Un testo mediavaole indiano di medicina (Riv. di storia della scienza, Vol. 3, 6—10, 1916 رسالہ مذکور کی فہرست مشمولات کے ساتھ).

وڑند

ھندو طبیب جس کا زمانہ فروغ اگر ایک حد تک وھی نہیں جو

---

۱۰ - Indokara اور Mādhavakara

۱۱ - Rugvinisayca

۱۲ - Mādhavanidāna

مادھوکر کا تو بہت زیادہ موخر بھی نہیں - یہ بھی ممکن ہے مادھوکر اور وڑند ایک ہی سخص کے دو نام ہوں - ایک طبی رسالے کا مصنف بہ عنوان وڑند مادھو یا سدھی یوگ (شفائے کامل) (۱۳) جس میں کئی ایک امراض کے نسخے درج ہیں اور ترتیب وہی جو روگ ونش حیا کی ہے -

متن ــ سلسلہ سنسکرت آنند شرما (شمارہ ۲ - پونا ، ۱۸۹۴) معہ شرح از سری کنٹھ دت -

تنقید — A. F. R. Hoernlé : Studies in ancient Indian medicine (جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی ' ۳۰۲—۲۸۳ ' ۲۸۸ - ۱۹۰۶ - آرن لے اور ولوری دونوں کے نزدیک مادھوکر = ورنڈ) - ایم - ونٹرنٹس : تاریخ ادبیات ہند (ج ۳ - ۳۵۰ - ۱۹۲۲) -

تبتی طب

قرن ہفتم کے نصف اول میں ہم نے جو شذرہ تبتی طب پر لکھا تھا اس میں کن جور اور تن جور کا مختصر سا خاکہ بھی آگیا ہے - ہم نے لکھا تھا موخرالذکر مجموعے میں پانچ طبی مجلدات شامل ہیں - طبی معلومات کی تھوڑی بہت جھلک کن جور سے ملیگی - لیکن ان دونوں مجموعوں کے علاوہ ایک اور رسالہ رگیوڈ - بشی (چہار تنتر) (۱۴) محض طب کے لئے مخصوص ہے - تبتی روایات کے مطابق اس کا ترجمہ ایک تبتی ترجمان ہیروٹ سان (ویروکان) (۱۵) نے کسی طبیب پنڈت کی مدد سے کشمیر میں کیا اور پھر بادشاہ تی - سونگ دے - تسین (ج - د اوبر) کی خدمت میں نذر گزرانا - لہذا قیاس یہ ہے کہ اس کا زمانہ بھی اپنی اصل (تبتی) شکل میں وہی ہو گا جو تاجدار مذکور کا - یہ رسالہ چار حصوں میں منقسم ہے بہ ترتیب ذیل : ۱ - شرائین ، اوردہ ، اعصاب اور نبضیں ، ۲ - جسم کی ''تشریح'' اور اسباب امراض ، ۳ - ''ہدایات'' علاج امراض میں اور ۴ - ''خارجی'' علاج ، علی ہذا عمیلہ بالید وغیرہ وغیرہ -

۱۳ - Vrindamādhavaa Siddhiyoga (Percfet Cure)
۱۴ - Gyud - bsi
۱۵ - Bairotsana (Vairocane)

الیگ زنڈر کزوما دے کثوروز Alexander Coscma de Körös نے اس رسالے کا تجزیہ انگریزی زبان میں کیا - وہ اس خلاصے پر مبنی ہے جو مترجم مذکور کے لاما معلم نے اس کے لئے تیار کیا تھا (مجلہ مجلس ایشیاٹک سوسائٹی بنگال - مجلد چہارم، ۱۸۳۵- طبع مکرر تبتی تصانیف (Studies) مجلہ مجلس ایشیاٹک سوسائٹی بنگال میں مجلد هفتم، ۱۹۱۱ - عدد فاضل ۲۵—۴۷)- نیز ملاحظہ ہو ہائن رش لاؤفر Henrich Laufer کی Beitrage zur Kenntnis der tibetischen Medizin (۲ حصہ - ۹۰ص - برلین اور لائپ تسگ، ۱۹۰۰- تبتی طب کا مبسوط مطالعہ باقاعدہ ترتیب کے ساتھ - مثلاً عضویات، امراضیات خصوصی، تشخیص اور غسل سے جو حقائق متعلق ہیں سب باہم جمع کر دئے گئے ہیں -

یہ نہایت اہم درجہ تحقیق مصنف کے بھائی Berthold کی لسانی امداد سے تکمیل کو پہنچی - بد قسمتی سے صرف ۲۰۰ نسخے طبع ہوئے اور ای - ایچ - ای والش E. H. E. Walsh کی The Tibetan Anatomical System (تبت کا نظام تشریح) - J. R. As. Soc. ۱۲۳۵—۱۲۱۵، ۱۹۱۰ ایک بڑی تختی کے ساتھ - اس کتاب کا اصل موضوع وہ خریطہ ہے جو لاما کے معبد طب Temple of Medicine میں محفوظ ہے - یہ معبد اور اس کا ملحقہ دیر باہم مل کر تبت کے طبی دارالعلوم کا کام دیتے ہیں - چنانچہ ہر تبتی طبیب کو تشریح کا علم یہیں سے حاصل کرنا پڑتا ہے - اس خریطے کا نام ہے پیانگ - خوک لس - تھگ Pyang - khok las - thig یعنی خریطہ جس کی تقسیم خطوط میں ہوئی - وہ کئی ایک مربعوں میں منقسم ہے اور ہر مربع کسی خاص عضو کے موقع و محل کا قائم مقام - کتاب مذکور کے ساتھ اس خریطے کی نقل کا الاصل بھی شامل کر دی گئی ہے) - K Sudhoft :Die anatomishen Ganzfiguren in tibetanischer Uberlieferung (Archiv für Geschichte der Medizin., Vol. 8, 143—145, 2 fig., 1915).

وانگ تاؤ

وانگ تاؤ (۱۶) - تانگ کے ماتحت فروغ پایا ق ۷۵۲ میں - چینی طبیب - ایک نہایت ہی جامع طبی رسالے وای - تائی - پی - پاؤ ''بیرونی چبوترے کے اہم اسرار'' (۱۷) کا مصنف جس کی اشاعت ۷۵۲

۱۶ - Wang[2] Tao[4] (21493, 10798)

۱۷ - Impartont Secrets of the Outer Terrace, Wei[4] - t'ai[2] - pi[4] pao[4] (12442, 80577, 8923, 12889)

میں ہوئی ، ۸۰ حصوں میں ۔ اس رسالے میں طب اور علم العلاج کی ہر شاخ کا ذکر موجود ہے حتیٰ کہ فن بیطاری کا ایک مختصر سا خلاصہ بھی (ٹٹؤوں ، گھوڑوں ، گاوؤں اور کتوں کی بیماریاں) ۔

متن — ممکن الحصول متن بے حد مشکوک ہے ۔

F. Huebotter: Guide (31. Kumamoto. 1924) — تنقید

وانگ پنگ

وانگ پنگ (۱۸) ۔ زمانہ فروغ ق - ۷۶۱ ۔ چینی طبیب جس نے ۷۶۱ میں ''ہوانگ ۔ تی نائی ۔ چنگ سو ۔ وین'' کی جسے روایتاً چین کا قدیم ترین طبی رسالہ ٹھرایا گیا ہے اولیں شرح تصنیف کی (۲۴ فصلوں میں) (۱۹) ۔

A Wylie: Chinese Literatur (96, (1867) 1902). L. Wieger: La Chine (462, 495, 1920) ; Histoire des Croyances 305—309 1922 (سو ۔ وین کا تجزیہ).

F. Huebotter: Guide (6—9, 30, Kumamoto, 1924).

کن جین

چینی نام چئین ۔ چین (۲۰) متوفی ۷۶۳ بعمر ۷۷ سال ۔ چینی طبیب جو ۷۵۵ میں جاپان آیا اور معلوم ہوتا ہے اس زمانے میں سب سے بڑا جاپانی طبیب منصور ہوتا تھا ۔

قدیم ترین (جاپانی شفا خانہ جسے فی الواقع کچھ اہمیت دی جا سکتی ہے قیصرہ کومیو Kōmyō کے حکم سے ۷۵۸ میں قائم ہوا نارا میں ۔ کومیو نے اپنے خاوند شو مو Shōmu کی دستبرداری پر رہبانیت اختیار کر لی تھی ۔ گویا یہ شفا خانہ بھی بدھ مت کے زیر اثر تعمیر کیا گیا ۔

Y Fujikawa: Geschichte der Medizin in Japan (10, 97, Tokyo, 1911)

---

۱۸ - Wang[2] Ping[1] (2493, 9277)

۱۹ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ چینی طب پر قرن چہارم ق - م کے نصف اول میں — مصنف

۲۰ - Chien[4] - Chên[1] (1644, 589) اور Kanjin

واکے هرویو (۲۱)

قرن ششم کے اواخر میں فروغ پایا ۔ جاپانی معلم اور طبیب ۔ خواص الادویہ میں ایک اہم رسالے ''یکئی تیسو'' (۲۲) کا مصنف ۲ جلدوں میں جو سو ۔ چنگ کی چینی تصنیف هسن ۔ هسیو پین ۔ تؤ سے ماخوذ ہے (ملاحظہ هو همارا شذرہ چینی خواص الادویہ پر قرن چہارم کے دوسرے نصف میں) ۔ اس کتاب میں ۲۵۳ ادویات کا ذکر کیا گیا ہے اور یہ سب موالید ثلاثہ سے ماخوذ هیں ۔ مصنف نے ان کی تیاری ، حفاظت ، استعمال اور اثرات کی تشریح بھی کر دی ہے ۔ وہ دربار سلطانی کے صیغہ طب تین یا کوہ ربو (۲۳) کا ناظم اعلیٰ تھا ۔ علی هذا ریش جامعہ (دیگا کو ۔ بتو) (۲۴) جس کا وقف بھی خود اسی نے قائم کیا ۔ ۸۰۰ کے قریب اس نے ایک نجی مدرسے کی بنا رکھی اور ساتھ هی ساتھ ایک بہت بڑے کتب خانے کی ۔ یہ مدرسہ یعنی کوبن ۔ نان (۲۵) جاپان کا پہلا مدرسہ ہے جس میں مفت تعلیم دی جاتی تھی ۔

E. Papinot : Historical Dictionary (293, 734, 1909). Y. Fujikawa : Geschichte der Medizin in Japan (20, 1911).

۹ ۔ لاطینی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری

پولس ڈیا کونس (۱)

پولس کاسی نن سس (پال وارن فرڈ (۲) ۔ اس ٹریا (۳) میں ولادت پائی کوبڈالے ڈیل فریولی (۴) کے پاس ، ۷۲۰ تا ۷۲۵ کے درمیان ۔

---

۲۱ - Wake Hiroyo
۲۲ - Yakkei - taiso
۲۳ - Tenyaku - ryō
۲۴ - Daigakn - betto
۲۵ - Kōbun - in

۱ - Paulus Diaconus
۲ - Paulus Casinensis (Paul Warnefird)
۳ - Istria
۴ - Cividaledel Friuli

انتقال مونت کاسینو میں ہوا ، ق - ۷۹۷ میں - بینے ڈکٹی راھب - مورخ جس کی تاریخ لومبارڈ (۵) (تا ۷۴۴) ازمنہ متوسطہ میں گھر گھر پڑھی جاتی تھی - پولس ڈیاکونس نے اسقفیت میتس (۶) کی تاریخ بھی لکھی (۷۶۶ تک) -

اس نے مدو جزر کی تشریح اقعار (ناف ھائے بحر) کو فرض کرتے ہوئے کی جس میں آب بحر جذب ھو کر دن بھر میں دو مرتبہ مسترد ھو جاتا ھے - وہ سمجھتا تھا اس قسم کا ایک قعر (سب سے بڑا) ساحل ناروے کے پار واقع ھے - معلوم ھوتا ھے پولس نے جزائر لفوٹ (۷) کے گرداب میئل شٹروم (۸) کا حال بھی سن رکھا تھا جو اتنا مشہور ھوا کہ اس کا نام ھی تکیہ کلام بن گیا (بدی کا میئل شٹروم) -

متن — تاریخ لومبارڈ Historia Langobardum کی ترتیب سب سے پہلے Guillaume Petit نے کی (پیرس ، ۱۵۱۴) - Hugo Grotius کا نسخہ جو اس کی Historia Gotthorum سے ضمیمہ ملحق ھے (امسٹر ڈام ، ۱۶۵۵) - Bianchi کا نسخہ Muratori's Rerum italicarum scriptores میں طبع مکرر Migne کی Latin patrologyy میں (ج ۹۵) - گیورگ وائٹ تس Georg waitz کا نسخہ Mon. Germ. hist. میں (۱۸۷۸) -

تاریخ لومبارڈ History of the Langobards مترجمہ William Duleys Foulke (۴۷۹ص - نیو یارک ، ۱۹۰۷) - Otto Abel کا ترجمہ Paulus Diaconus und die ubrigen Geschichtschreiber der Langobarden (برلین ، ۱۸۴۹ - لائپ تسگ ۱۸۸۸) -

The Gesta episcoparum mettensium (تاریخ اسپ میتف تس) کی ترتیب Mon. Germ. Hist. میں ھو چکی ھے -

Sexti Pompei Festi de Verborum significatu cum Paul epitome مرتبہ Wallace M. Lindsey (لائپ‌تسگ ، ۱۹۱۳) -

Die Gedichte Des Paulus Diaconus (پولوس ڈیا کونس کے گیت) مرتبہ Karl Neff (۲۰۱ص میونش ، ۱۹۰۸) -

تنقید — C. Couderc کا مقالہ Grande Encyclopédie میں (ج ۲۶) -

۵ — History of the Lombards
۶ — Metz
۷ — Lofot Islands
۸ — Maelstron

Roberto Almagia: La dottrina della marea nell antichi- - (۱۸۹۲ - ق ta classica e nel medio evo (Lincei, Memorie, serie 5, vol 5, 425, 1905). M. Manitius: Lateinische Literatur des Mittelalters (vol 1, 257—272, 1911; vol. 2, 800). P. Duhem: Systeme du Monde (vol. 3, 112—125, 1915)

ابن المقفع

عبداللہ بن المقفع - عجمی الاصل (۹) - بصرہ میں فروغ پایا جہاں ۷۵۷-۵۸ میں اسے قتل کر دیا گیا - پہلوی زبان کا مترجم عربی میں - ابن المقفع نے اگرچہ کئی ایک منطقی اور طبی تصنیفات کا ترجمہ کیا لیکن اسے شہرت ہوئی تو ۱ - خدائی نامک (ج - د قرن ھفتم کا نصف اول ، عربی عنوان سیر الملوک العجم) (۱۰) اور ۲ - کایلہ و دمنہ یعنی پہلوی زبان سے قصص بیدپا (۱۱) کے ترجموں کی بدولت - کایلہ و دمنہ کا شمار عربی زبان کی قدیم تریں عالیات نثر میں ہوتا ہے -

متن — کایلہ ودمنہ سل‌وسٹر دے ساسی Silvestre de Sacy نے مرتب کی (پیرس ، ۱۸۱۶) - انگریزی ترجمہ عربی متن کا از ریورنڈ ویڈم کناچ بل Rev. Widham Knatchbull (۳۷۸ ص - آکسفرڈ ، ۱۸۱۹) عربی متن کا جرمن ترجمہ از فلپ وولف Philipp Wolff (اشٹٹ گارٹ ، ۱۸۳۷ - ترتیب دوم ۱۸۳۹ میں) -

تنقید — Keith - Falconer: Kalilan and Dinna, or the Fabels of Bidpai (Cambridge, 1887 ایک جدول کے ساتھ جس میں مختلف ترجموں اور ان کے زمانے کا ذکر کیا گیا ہے) . Victor Chauvin: Bibliographie des ouvrages arabes (Fasc. 2. Kalilah. Lieége, 1897). C. Brockelmann: Arabische Litteratur (Vol. 4, 15 1898). J. H. Breasted: The tales of kalilah and Dinna (Oriental Institute Communicatio-

۹ - فارسی نام روزبہ - وہ مسلمان تھا مگر دل سے شاید زرتشتی — مصنف

۱۰ - ناپید ہے — مصنف

۱۱ - یاپیل پائے - اصل سنسکرت متن کا زمانہ ہے ق - ۳۰۰ - پہلوی متن کا ق - ۵۷۰ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ برزویہ پر قرن ششم کے نصف اول میں - نیز اشپرنگ لنگ Sprengling (آئی مس ۵ : ۲۶۴) - اس متن کی بیشمار شکلیں (یا متقدم نمونے) تقریباً ہر زبان میں پائے جاتے ہیں — مصنف

ns, vol 1. 82—87, 1922 ; Isis, V, 264). C. Brockelmann : Encyclopaedia of Islam (Vol. 2, 694—698, 1924) (ان حکایات کے مشرق ترجمے) -

ابن اسحاق

ابو عبداللہ محمد ابن اسحاق - مدینہ میں فروغ حاصل کیا ۳/۷۳۳ء تک - آخری عمر بغداد میں گذاری منصور کے ماتحت - یہیں ۹/۷۶۸ء میں وفات پائی - عرب مؤرخ - پیغمبر اسلام کا اولین سوانح نگار - ابن اسحاق نے اپنی کتاب بغداد میں مکمل کی - مگر 'سیرۃ رسول اللہ' کا اصل نسخہ نا پید ہے - چنانچہ ہمیں اس کا علم ہوا تو ابن ھشام کی تنقیح سے (ج - قرن نہم کا نصف اول)-

سی بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۳۴)-

ابو عبیدہ

ابو عبیدہ معمر المثنیٰ - بصرہ میں ولادت پائی ، یہودی - ایرانی والدین کے ھاں غلام کی حیثیت سے ۷۲۸ء میں - بصرہ ھی میں فروغ پایا اور یہیں ۸۲۵ کے لگ بھگ انتقال ہو گیا - اس زمانے کے اکابر مسلمان فضلا میں سے ایک - ابو عبیدہ کی بیشمار تصنیفات جن کا تعلق تاریخی اور لسانی مباحث سے تھا ضائع ہو چکی ھیں - ابو الفرج اصفہانی نے (ج - د قرن دھم کا نصف اول) اور ابن اثیر (ج - د قرن سیز دھم کا نصف اول) البتہ ان سے خوب خوب استفادہ کیا (۱۲) - وہ بڑا سرگرم شعوبی (۱۳) تھا اور اس لئے اھل بصرہ کی نظروں میں مقہور و مغضوب-

تنقید — ابن خلکان (نسخہ دے سلین) مجلد سوم ، ۳۶۸—۸۸ ، ۱۸۶۸ جس میں ابو عبیدہ کی تصنیفات کی ایک فہرست بھی شامل ہے - 'فہرست' (کی فہرست طویل تر ہے). E. Goldzieher : Muhammedanische

۱۲ - بالخصوص کتاب ایام العرب سے — مصنف

۱۳ - شعوبی مسلمان عربوں کے نسلی تفوق کا انکار کرتے تھے - وہ کہتے تھے دوسری نسلوں کے خصائل ان سے برتر ھیں بالخصوص اھل ایران کے - اس مبحث پر ابو عبیدہ کی سب سے بڑی تصنیف کا عنوان ہے کتاب المثالب — مصنف

Studien (vol 1, 194—206, Halle, 1880). C. Brockelmann: Arabische Litteratur (Vol. 1. 103, 1898).

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ابو عبیدہ کے مخالف اعظم الاصمعی پر فصل چہارم میں۔

هشام ابن محمد

ابوالمنذر هشام ابن محمد ابن السائب الکلبی۔کوفہ میں ولادت پائی۔ بغداد میں فروغ ہوا۔ متوفی ق۔۸۲۰۔ عرب مورخ اور اثری۔اس نے عربی عتائق میں تحقیق و تفتیش کے اس سلسلے کی تکمیل کی جس کی طرح اس کے باپ (۱۳) نے ڈالی تھی اور یوں اس فن میں اپنے وقت کا امام ٹھہرا ابن ہشام کی خاص تصنیف میں انساب سے بحث کی گئی ہے: کتاب النسب الکبیر یا الجمهرہ فی الانساب۔

سی۔ بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱۔ ۱۳۰—۱۳۸۔ ۱۸۹۸)۔

واقدی

ابوعبداللہ محمد ابن عمر الواقدی۔ مدینہ میں ولادت پائی ۷۴۷/۸ میں۔ اول مدینہ اور پھر بغداد میں فروغ حاصل کیا جہاں ۸۲۳ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ عرب مؤرخ جس نے غزوات نبوی کی ایک تاریخ لکھی (کتاب المغازی)۔

متن — کتاب المغزی کا ثلث اول اے فان کریمر A. Von Kremer نے ترتیب دیا (کلکتہ، ۱۸۶۵)۔ تلخیصی جرمن ترجمہ از ولہ ؤزن Wellhausen بہ عنوان Muhammed in Mednia (برلین، ۱۸۸۲)۔

تنقید — سی بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱۔ ۱۳۵۔ ۱۸۹۸)۔

جاپان کی شش تواریخ ملی میں سے دوسری یعنی زوکو نیونگی کی تکمیل فوجیوارا تسو گناوا Fujiwara Tsugirawa اور دوسرے مصنفین نے ۷۹۸ میں کی۔ تاریخ مذکور میں جس عہد کا ذکر آیا ہے وہ ۶۹۷ سے شروع ہو کر ۷۹۱ پر ختم ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ تاریخ نگری پر قرن ہشتم کے نصف اول میں)۔

۱۳۔ محمد ابن السائب متوفی ۷۶۳/۴ — مصنف

۱۰ - اسلامی لسانیات

خلیل ابن احمد

مولد عمان ، عرب ۔ بصرہ میں فروغ پایا ۔ انتقال ۲/۷۹۱ میں ہوا ۷۴ برس کی عمر میں ۔ عرب قواعد داں اور لغت نگار ۔ اس امر پر سب متفق ہیں کہ (عربی) عروض کا اکتشاف خلیل ابن احمد ہی نے کیا ۔ عربی قواعد کی ترتیب و تدوین بھی بڑی حد تک اس کی مرہون منت ہے ۔ وہ پہلا شخص ہے جس نے عربی زبان کی ایک لغت (کتاب العین) تالیف کرنے کا بیڑا اٹھایا (۱) بدقسمتی سے خلیل کی کتاب الایقاع جس میں ایک حد تک ایقاعی موسیقیؔ کا تصور بھی موجود تھا ناپید ہے ۔

C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. I, 100, 1898). H. G. Farmer : Clues for the Arabian Influence on European Musical Theory (Jour. As. Soc. 72, 1925 ; Isis, VIII, 508—511).

سیبویہ

اصل نام سی بویہ ۔ ابوبشر (یا ابوالحسن) عمرو ابن عثمان ابن قنبر ۔ ایرانی جو ۳۲ سال کی عمر میں بصرہ آیا اور پھر بغداد ہوتا ہوا اپنے آبائی وطن کو لوٹ گیا ۔ وفات شیراز کے قریب پائی ۴۰ سال کی عمر میں ۷۹۳ کے لگ بھگ ۔ خلیل ابن احمد کی شاگردی عربی زبان کی ایک قواعد کا مصنف جس کا عنوان تھا الکتاب اور جو اس موضوع کا سب سے باقاعدہ اور مرتب بیان ہے ۔ کتاب مذکور اس قدر مکمل ہے کہ مزید اصلاحوں یا مصطلحات فن کے تغیر و تبدل کے باوجود اس کے لبّ لباب میں کوئی فرق نہیں آیا ۔

متن — Le livre de Sibawaihi (کتاب سیبویہ) شائع کردہ ہارٹ وگ ڈارن بورگ Hartwig Darenbourg (۲ ج یں - پیرس ، ۱۸۸۱—۱۸۸۹) - جرمن ترجمہ ڈارن بررگ کے متن پر مبنی اور سیرافی (م ۹۷۸/۹) علی ھذا دوسرے شارحین سے اقتباسات کے ساتھ از جی یان G. Jahn (۲ ج یں ۳ حصوں میں - برلین (۱۸۹۵) ۱۹۰۰—۱۸۹۴) -

تنقید — سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۰۱ - ۱۸۰۸) -

۱ - مگر وہ اس کی تکمیل سے پہلے ہی فوت ہو گیا — مصنف

انتیسواں باب

عصر خوارزمی

(قرن نہم کا نصف اول)

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن نہم کے پہلے نصف میں ، ۲ - دینی پس منظر ، ۳ - ثقافتی پس منظر - بازنطینی ، لاطینی اسلامی اور ہندو فلسفہ ، ۴ - اسلامی ، لاطینی ، بازنطینی اور ہندو ریاضیات و فلکیات ، ۵ - اسلامی اور لاطینی تاریخ فطرت ، ۶ - لاطینی ، اسلامی اور چینی جغرافیہ اور ارضیات ، ۷ - بازنطینی ، عربی اور جاپانی طب ، ۸ - لاطینی ، بازنطینی سریانی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری ، ۹ - جاهلی ، چینی اور جاپانی قانون ، ۱۰ - لاطینی ، سامی اور جاپانی لسانیات و تعلیمات -

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن نہم کے پہلے نصف میں

۱ - قرن نہم خالصاً اسلامی قرن ہے گو اس کا یہ مطلب نہیں کہ دنیا کے باقی حصوں میں ذہنی جد و جہد کا سلسلہ منقطع ہوچکا تھا - ہر گز نہیں - بجز اس کے کہ مسلمان سائنسدانوں کی ذہنی سطح اتنی بلند تھی کہ اس زمانے میں یہی حضرات فی الحقیقت تہذیب و تمدن کے علمبردار تھے - ان کے مشاغل علم پر جس لحاظ سے بھی نظر ڈالئے ان کا تفوق اور برتری تسلیم کرنا پڑیگی - مثال کے طور پر اس صدی کے نصف اول ھی کو لیجئے - اس کے سربرآوردہ ارباب سائنس کندی ، بنوموسیٰ ، خوارزمی ، فرغانی سب مسلمان ھیں - ابن ماسویہ البتہ عیسائی تھا مگر اس نے بھی عربی ھی میں قلم اٹھایا -

اہل جاپان کی یہ انتہائی کوشش کہ چینی ثقافت کا اکتساب کر سکیں اس صدی میں بھی جاری رہی - لیکن عجیب بات یہ ہے کہ جس زمانے میں یہ تہذیب ایک غیر سرزمین میں فروغ حاصل کر رہی تھی اس کے اپنے گھر میں ایک عارضی تعطل اور جمود رونما تھا -

۲ - دینی پس منظر — بن یامین نہاوندی نے قرئیت کی بنیادیں استوار کیں - یہ ایک بہت بڑی خدمت تھی یہودی غور و تفکر کی -

امام شافعی شافعی مذہب کے بانی ہیں اور ابن جنبل مذہب جنبلی کے - گویا سنی مسلمانوں کے نزدیک دونوں مذاہب حقہ اربعہ میں سے آخری دو کے موسس ہیں - مذاہب اربعہ کی اہمیت پر جتنا بھی زور دیا جائے کم ہے اس لئے کہ اسلام کے سواد اعظم نے الٰہیات اور فقہ میں جو روش اختیار کی ان کے زیر اثر کی - بلکہ وہ اپنے تصور عالم میں بھی ایک حد تک انہیں کا مرہون منت ہے - مسلمانوں کے نزدیک ائمہ اربعہ (مذہب حقہ اربعہ کے بانی) اور شروع شروع کے خلفا اسلام کی مقدس ترین ہستیاں ہیں - ابن حنبل نے احادیث کا ایک مجموعہ تصنیف کیا مسند کے نام سے اور پھر ایسا ہی ایک دوسرا جس کی ترتیب اگرچہ بہت کچھ مختلف تھی یعنی فقہی مباحث کے مطابق اور جسے شافعی المذہب امام بخاری نے ترتیب دیا - ہمارا مطلب ہے الصحیح جس کا شمار الٰہیات اور فقہ اسلامی کی اہم ترین کتابوں میں ہوتا ہے -

چینی بدھ مت کا زوال قرن نہم میں جاری رہا - قرن ہشتم کے نصف اول ہی سے اس کے اندر جو شرانگیز رجحانات کام کر رہے تھے ان میں یہاں تک اضافہ ہوا کہ اب اس ملک کا ذہنی مفاد بھی خطرے میں تھا - لہذا وو تسنگ نے اپنے عہد حکومت (۸۴۱ تا ۸۴۶) میں پیروان بدھ کے خلاف جس ظلم و ستم سے کام لیا گیا وہ بہ حیثیت مجموعی فائدہ مند ثابت ہوا خواہ اس کا مقصد کچھ اور ہو -

پھر قرن نہم کا آغاز ہوا تو جاپان میں دو نئے فرقوں کی بنا پڑی - یہ فرقے اہل جاپان کی مذہبی ضروریات کے لئے اس قدر موزوں تھے کہ ان کے سامنے باقی سب فرقے دیکھتے ہی دیکھتے ماند پڑ گئے - ان فرقوں کو اب بھی فروغ ہو رہا ہے اور ان کے بانی فی الواقعہ بڑے آدمی تھے - تین دائی کی ۸۰۵ میں دینگو اور شنگون کی اس سے ایک سال بعد کوبو

کے ہاتھوں ۔ یہ دونوں فرقے چین سے آئے اور دونوں نے متضاد عناصر کے امتزاج میں بڑی کشادہ دلی سے کام لیا ۔ ان میں ہر شخص کے لئے کچھ نہ کچھ موجود تھا ، عامی سے لے کر اونچے سے اونچے انسان تک اور وہ اس لئے بھی کامیاب ہوئے کہ اس طرح جاپان کا قومی مذہب شنتو بدھ مت کے حلقے میں داخل ہوگیا (ریوبو ۔ شنتو) ۔ کوبو کا شمار جاپانی تہذیب کے بانیوں میں ہوتا ہے ۔ یوں بھی جاپان کی ساری تاریخ میں اس سے زیادہ محبوب شخصیت اور کوئی نہیں ۔ دین گو کے جانشینوں میں سے ایک یعنی جگاکو نے بدھ ادب کے مطالعے کے لئے نو برس چین میں گزارے اور مراجعت وطن پر اپنی تحقیقات کا ایک مبسوط بیان شائع کیا ۔

۳ ۔ ثقافتی پس منظر ــ بازنطینی ، لاطینی ، اسلامی اور ہندو فلسفہ ــ لیون متوطن تھسالونیکا جس نے اس صدی کے تقریباً وسط میں فروغ پایا ایک جامع ادیب ہے جس کا ذکر آگے چل کر بار بار آئیگا۔ قرن نہم اور دھم کی اس بازنطینی نشاۃ الثانیہ کا آغاز بھی جس کی بدولت ہمیں یونانی زبان کے بعض قیمتی مخطوطات حاصل ہوئے عالم مذکور ہی کی کوششوں سے ہوا ۔

کارولنگوی نشاۃالثانیہ کی حددرجہ غیر معمولی اور عظیم ترین ہستیوں میں ایک اگوبارڈ ولی ہیں۔ انہوں نے تن تنہا کئی ایک ایسے توہمات کی مذمت کی جو عوام و خواص میں پھیلے ہوئے تھے۔ کسی غیر قوم یا ماضی کے تعصبات سے نفرت و حقارت کا اظہار تو آسان سی بات ہے ۔ اس کے لئے نہ سمجھ کی ضرورت ہے نہ حوصلے کی لیکن یہ امر کہ انسان خود اپنے ماحول کے توہمات کا استیصال کرے بہت بڑی بصیرت اور اخلاقی جرات کا مقتضی ہے ۔ اس لحاظ سے دیکھا جائے تو اگوبارڈ ولی ایسی ہستیاں ہر زمانے میں شاذ ہی نظر آئینگی اور ان کی جتنی بھی قدر کی جائے کم ہے ۔ کارولنگوی علما میں ایک دوسری عظیم المرتبہ ہستی ہرابنس مورس کی ہے جو الکیئن کا شاگرد اور سرزمین برطانیہ کا معلم اول تھا ۔ علی ہذا آئین ہارڈ جس کا ذکر فصل تاریخ میں آئیگا ۔

یحییٰ ابن بطریق نے افلاطون اور ارسطو کی متعدد تصنیفات کا ترجمہ عربی میں کیا ۔ ''سرالاسرار'' کے عربی ترجمے کا متن بھی اسی

سے منسوب ہے ۔ لہذا مناسب ہوگا یہاں اس عجیب و غریب کتاب کا جسے موضوع ۔ ارسطا طایسی تحریروں میں سب سے زیادہ مقبولیت حاصل ہوئی تھوڑا بہت ذکر کر دیا جائے۔ اغلب یہ ہے کہ سرالاسرار کا اصل متن سریانی یا عربی میں قلمبند ہوا ۔ وہ ایک مختصر سی جامع ہے کئی ایک مباحث کی اور ان معلومات اور توہات پر مشتمل جو عوام میں پھیلے ہوئے تھے۔ پھر جب ساتواں عباسی خلیفہ مامون (۸۱۳ تا ۸۳۳) علم و حکمت کی سر پرستی میں ہارون الرشید سے بھی سبقت لے گیا تو اس نے بغداد میں ایک علمی ادارہ قائم کیا اور زیادہ سے زیادہ یونانی مخطوطات فراہم کرتے ہوئے ان کے ترجمے کا حکم دیا ۔ وہ ہر قسم کے علما اور فضلا کی حوصلہ افزائی کرتا تھا چنانچہ اس کے زیر سرپرستی علم و حکمت کی نہایت وسیع خدمات سر انجام دی گئیں ۔ احمد ابن سرین کا رسالہ تعبیر رویا مصری ، ہندی اور ایرانی ماخذ پر مبنی تھا ۔ معتزلی فلسفی نظام نے ارتقا کے ایک عجیب و غریب نظریے کی تشریح کی ۔ کندی اس زمانے کا سب سے بڑا فلسفی ہے وہ یونانی علم و فضل سے سرشار اور خود بھی علوم و فنون میں کئی ایک رسائل کا مصنف تھا ۔ یونانی معارف کا جذب و اکتساب تین بھائیوں کی مساعی جمیلہ یعنی فرزندان موسیٰ ابن شاکر کی بدولت اور بھی تیزی سے ہونے لگا ۔ انہوں نے بڑی محنت اور کاوش سے یونانی مخطوطات فراہم کئے اور اس امر کا خاص اہتمام کیا کہ ان کا ترجمہ صحت کے ساتھ کیا جائے ۔ وہ خود بھی علم و حکمت کے شیدائی اور متعدد علمی رسائل کے مصنف تھے ۔

ویدانت فلسفہ کا شارح اعظم شنکر بھی غالباً قرن نہم کے شروع ھی میں گزرا ۔

۴ ۔ اسلامی ، لاطینی ، بازنطینی اور ہندو ریاضیات و فلکیات ۔۔ اس عہد میں ریاضی اور ہئیت کو زبردست فروغ ہوا اور بیشتر علمائے اسلام ھی کی بدولت ۔ در اصل ریاضی اور ہئیت کو ایک دوسرے سے الگ کرنا ناممکن ہے اس لئے کہ جو بھی ریاضی داں تھا ہئیت اور نجوم دونوں میں حصہ لیتا تھا۔ گویا وہ بیک وقت فلکی بھی تھا اور منجم بھی۔ پھر ان تخمینوں کے دوران میں جو فلکی زیجات کے لئے کئے گئے مثلثیات کی بعض اہم خدمات سرانجام دی گئیں ۔ لہذا بہتر ہوگا ہم علمائے ریاضی اور علمائے ہئیت پر ایک ساتھ اور ایک ھی جگہ نظر ڈالیں

لیکن ان کی تعداد اتنی زیادہ ہے کہ ہمیں ان کی تقسیم پانچ زمروں میں کرنا پڑیگی بتفصیل ذیل : علمائے ہندسہ ، علمائے حساب اور جبر و مقابلہ ، مترجمین ''الجسطی'' ، علمائے ہئیت اور علمائے مثلثیات ، منجم ۔ یہ کہنا غیر ضروری ہے کہ ان زمروں کو باہم الگ تھلگ قرار دینا غلط ہو گا ۔ برعکس اس کے وہ ایک دوسرے پر حاوی رہیں گے ۔

علمائے ہندسہ ـــ حجاج ابن یوسف پہلا شخص ہے جس نے اقلیدس کی ''مبادیات'' کا ترجمہ عربی میں کیا اور عباس نے ان کی شرح کی ۔ ابو سعید الضریر نے ایک رسالہ مسائل ہندسہ میں تصنیف کیا ۔ بنو موسیٰ میں سے دو یعنی محمد اور حسن کو ہندسہ سے بالخصوص شغف تھا اور ان کے بھائی احمد کو میکانیات سے ۔ کہا جاتا ہے انہوں نے پیمائش کرہ تثلیث زاویہ اور دو مفروضہ مقادیر کے درمیان دو اوسط تناسب کے مسئلے پر بھی قلم اٹھایا ۔ تثلیث زاویہ اور ھلیجیہ کشی میں حرکی منہاجات کا اکتشاف بھی بنو موسیٰ ھی نے کیا ۔

علمائے حساب اور علمائے جبرو مقابلہ ـــ یہودی منجم سھل ابن بشر نے ایک رسالہ جبرو مقابلہ میں لکھا ۔ مگر خوارزمی اس عہد کا سب سے بڑا ریاضی داں ہے جس کا شمار اگر سب باتوں کا لحاظ رکھ لیا جائے تو دنیا کے اکبر اکابر ریاضی دانوں میں کرنا پڑیگا ۔ اس نے یونانیوں اور ہندوؤں کے نتائجِ علم جمع کئے اور پھر حساب اور جبرو مقابلہ میں ایسی ایسی معلومات چھوڑیں جن سے ازمنہ متوسطہ کی ریاضی نے نہایت گہرا اثر قبول کیا ۔ یوں بھی اہل مغرب اگر ارقام ہندی سے آشنا ہوئے تو اس کا سب سے بڑا ذریعہ شاید خوارزمی ھی کی تصنیفات تھیں ۔ کندی ایسے فلسفی نے بھی ریاضی میں متعدد رسائل تصنیف کئے جن میں سے بعض میں اس نے یہ بھی بتایا ہے کہ ارقام ہندی کا طریق استعمال کیا ہو گا ۔ ممکن ہے یہ ایک اور ذریعہ ھو مغرب میں ان کی اشاعت کا ۔ بہر حال ان کی نقل و تحویل کا عمل چونکہ عربوں کے توسط سے تکمیل کو پہنچا لہذا ان کی ہندو اصل پر ایک پردہ سا پڑ گیا اور وہ یورپ میں مشہور ہوئے تو عربی اعداد کے نام سے ۔

مترجمین المجسطی ـــ یہودی عالم سھل الطبری پہلا شخص

ہے جس نے المجسطی کا ترجمہ عربی میں کیا اور پھر کچھ دنوں کے بعد (۸۲۹ میں) حجاج ابن یوسف نے سریانی زبان سے -

علمائے ہئیت اور علمائے مثلثیات ــ احمد النہاوندی نے جند شاپور میں کچھ مشاہدات اور کچھ فلکی زیجات مرتب کئے - خلیفہ مامون نے ایک رصد گاہ بغداد میں تعمیر کی دوسری تدمر میں - اس کے زیر سر پرستی فلکی مشاہدات کی ہر شاخ کو تحریک ہوئی - مثلاً حرکت سیارگان کے جداول کی تیاری ، طریق الشمس کے میل کی تعیین اور مساحت ارض کے سلسلے میں باحتیاط پیمائشیں - معلوم ہوتا ہے حبش الحاسب ان اکابر ہئیت دانوں میں تھا جو مامون کے لئے یہ سب خدمات سر انجام دے رہے تھے - حبش نے تین فلکی زیجات تیار کئے اور وہ پہلا شخص ہے جس نے وقت کی تعیین میں ارتفاع سے کام لیا - ظل کا تصور (۲) بھی اسی نے قائم کیا ، ہمارے تصور مماس کا مرادف - لہٰذا وہ ایک جدول مماسات کا مولف بھی ہے اور غالباً یہ پہلی تالیف ہے اس قسم کی - سند ابن علی کا درجہ مامون کے جملہ منجمین میں سب سے بڑا تھا - اس نے اور یحییٰ ابن ابی منصور نے بھی کچھ فلکی زیجات تالیف کئے - معلوم ہوتا ہے یہ (اور حبش کے مذکورۃالصدر زیجات) بہت سے فلکیوں کی مشترکہ کوششوں سے تیار ہوئے - عباس ، علی ابن عیسی اصطرلابی ، یحییٰ ابن ابی منصور ، المرورزی اور خوارزمی ایسے ہندسیوں نے بھی کئی ایک مشاہدات کئے - یہاں دینوری (۳) کے مشاہدات کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے جو ۸۴۹-۵۰ میں اصفہان میں کئے گئے -

ابو سعید الضریر ہندسی نے ایک رسالہ ہاجرہ کشی° میں لکھا - علی ابن عیسی اصطرلابی بڑا مشہور آلات ساز ہے اور اصطرلاب میں ایک رسالے کا مصنف - لیکن ان علما میں سب سے زیادہ شہرت ہوئی تو الفرغانی (الفراگانس) کو - وہ بظاہر پہلا مسلمان ہے جس نے ہئیت میں ایک بہمہ وجود مکمل تصنیف اپنی یادگار چھوڑی - فرغانی کا یہ رسالہ قرن پانزدھم تک بے حد مقبول رہا اور پھر مسلمان ہی نہیں

---

۱ - لیکن اس غلط انتساب کا زمانہ قرن سیزدھم کا نصف اول ہے - (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ساکر و بوسکو (Sacro - bosco) پر ــ مصنف

۲ - Umbra Versa لفظی ترجمہ ظل معکوس یا سائے کی طرف ــ مترجم

۳ - دینوری کا ذکر آیندہ باب میں آئیگا ، فصل تاریخ میں ــ مصنف

عیسائی اور یہودی علمائے ہئیت بھی اس کے ترجموں سے خوب خوب متاثر ہوئے۔

منجمین — یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ جو بھی ہئیت داں تھا ضمناً منجم بھی تھا۔ لہٰذا ہم مجبور ہیں بعض ایسے افراد کا ذکر بھی کر دیں جو سرتاسر نہیں تو بڑی حد تک نجوم ہی میں منہمک رہتے تھے۔ وہ ہئیت میں تو کوئی اضافہ کر نہیں سکے البتہ اس کی تحقیر اور تلبیس کا خوب خوب ذریعہ بنے۔ ازمنہ متوسطہ میں ان کی تحریریں بے حد مقبول تھیں۔ اس قسم کی مضرت رساں تصنیفات کو جب ہر دلعزیزی حاصل ہو جاتی ہے تو ان کی طرف اشارہ کرنا بھی ضروری ہو جاتا ہے۔ یوں بھی علم و حکمت کا مورخ باوجودیکہ اس کا اصل موضوع علم و حکمت کا ارتقا ہے اس قسم کی ارتجاعی تحریکوں کو نظر انداز نہیں کر سکتا (۴)۔ عمر ابن الفرخان اور اس کا بیٹا محمد، ابو معشر (البو رمسر)، سہل ابن بشر اور ابو علی خیاط اس عہد کے اکابر منجمین ہیں۔

غیر اسلامی دنیا میں ریاضی اور ہئیت کے مطالعے کی جو صورت تھی اس کے متعلق کچھ بہت زیادہ کہنے کی ضرورت نہیں۔ لاطینی علم و حکمت کی نمائندگی ہرابنس مورس کی متعدد تحریروں علی ہذا بعض نامعلوم الاسم مصنفین کے رسائل (بشرطیکہ ہم نے ان کا زمانہ ٹھیک ٹھیک معلوم کر لیا ہے) سے ہوتی ہے۔ مثلاً 'سماوی اور ارضی ترکیب عالم' جو کبھی بیڈ سے منسوب کی جاتی تھی، 'صورت افلاک' جس میں ''نمرود فلکی'' سے روشناس کرایا گیا ہے اور شاید وہ موضوع ہندسہ بھی جسے بوئے ٹیئس کی تصنیف ٹھہرایا جاتا تھا۔

بازنطینی خدمات صرف لیون متوطن تھسالونیکا تک محدود ہیں اور بلحاظ اہمیت صفر۔ بایں ہمہ علمائے ریاضی اس کے ممنون ہیں کیونکہ بازنطینی نشاۃ الثانیہ کا آغاز جس کی بدولت ہمیں یونانی زبان، بالخصوص ارشمیدش کے کچھ بلند پایہ مخطوطات حاصل ہوئے لیون ہی نے کیا۔

۴۔ لیکن ان تصنیفات کی ہر دلعزیزی جس کی طرف مصنف نے اشارہ کیا ہے صرف یورپ تک محدود تھی۔ ملاحظہ ہو آگے چل کر فصل چہارم — مترجم

جین ریاضی داں مہاویر نے جسے میسور میں فروغ ہوا ۸۳۰ کے لگ بھگ ایک بڑا دلچسپ رسالہ حساب میں تصنیف کیا ۔

۴ ۔ مکرراً ۔ بازنطینی اور اسلامی کیمیا گری ، طبعیات و صناعیات ــ لیون متوطن تھسالونیکا نے کئی ایک کلیں قصر ماگنورا کے لئے ایجاد کیں ۔ یہاں ایک جامعہ سی قائم تھی ۔ بازنطینی سلطنت میں بصری تلغرافی کا نظام جس نہج پر ترتیب دیا گیا وہ بھی لیون ھی سے منسوب کیا جاتا ھے ۔

کہا جاتا ھے ہئیت داں سند ابن علی نے کچھ تحقیقات وزن مخصوص میں کیں ۔ کندی کا ایک رسالہ ھندسی اور عضوی بصریات میں ھے ۔ وہ کیمیا گری پر نکتہ چینی کرتا ھے اور اس کی غذائی تحریریں اپنی قسم کی پہلی تصنیفات ھمیں جو عربی میں دستیاب ھوتی ھیں ۔ ان میں زیر و بم کی تعیین کےلئے ایک عدوی تحریر بھی ملتی ھے ۔ بنوموسی سے جو رسائل منسوب ھیں ان میں ایک کا موضوع ھے میزان ۔

۵ ۔ اسلامی اور لاطینی تاریخ فطرت ــ الہیات داں نظام نے ارتقا کا ایک عجیب و غریب نظریہ مرتب کیا : آدم اور اولاد آدم کا ظہور اگرچہ پے بہ پے ھوتا ھے مگر ان سب کی تخلیق ایک ھی وقت میں ھوئی ۔ علی الطبری طبیب کی جامع تصنیف ''فردوس الحکمۃ'' میں بھی تاریخ فطرت کے متعلق بکثرت معلومات ملینگی ۔

ول فرڈ سڑابو نے ایک نظم ھورٹولس کے عنوان سے لاطینی میں لکھی اور اس میں ان جڑی بوٹیوں کا حال بیان کیا جو اس کی خانقاہ کے باغیچے میں پیدا ھوتی تھیں ۔

۶ ۔ لاطینی ، اسلامی اور چینی جغرافیہ و ارضیات ــ آئرستانی راھب ڈاکئول نے ایک رسالہ جغرافیے میں تالیف کیا ۔ یہ آئستان کا قدیم ترین بیان ھے اور اس میں زمانہ ماضی کی اس لہر کی طرف بھی اشارہ کر دیا گیا ھے جو دریائے نیل کو بحیر احمر سے ملاتی تھی ۔ مامون نے مساحی پیمائشوں کا حکم دیا تاکہ جسامت زمین کی تعیین کی جائے ۔ علی ھذا دنیا کے ایک بہت بڑے نقشے کی تیاری کا ۔ ریاضی داں خوارزمی کے جغرافی رسالہ صورت الارض کو بطلیموسی جغرافیے کا

تصحیح شدہ نسخہ تصور کرنا چاھئیے - اس میں نقشے بھی دے گئے تھے - سلیمان تاجر نے بحر ھند کے سواحلی ممالک اور چین کا سفر کیا - ان سیاحتوں کا حال ۸۵۱ میں شائع ھوا -

معدنیات کے متعلق اسلامی نظریوں کی تھوڑی بہت کیفیت ارسطو کی نام نہاد ''حکاکی'' میں ملیگی - یہ تالیف غالباً سریانی یا ایرانی الاصل تھی اور اس کے عربی متن کو امتحاناً قرن نہم کے نصف اول میں جگہ دی جا سکتی ھے - عطارد کی حکاکی یعنی اس موضوع پر عربی کی سب سے پہلی تصنیف کا تعلق بھی شاید اسی عہد سے ھے -

تو یو کی انتظامی جامع تنگ تیئن میں چین اور چین کے اردگرد کے غیر متمدن ممالک کی جغرافی معلومات کا ایک خلاصہ بھی مندرج ھے لی چی - فو نے چین کے جغرافیے پر قلم اٹھایا اور اس سلسلے میں کئی ایک نقشے بھی تیار کئیے -

۷ - بازنطینی ، عربی اور جاپانی طب — اس عہد کی لاطینی اور چینی طب کے متعلق کوئی بات قابل ذکر نہیں - الا یہ کہ بازنطینی طب کے سلسلے میں ھمیں صرف لیون متوطن تھسالونیکا کی طبی جامع کی طرف اشارہ کرنا ھے جس میں جراحیات پر بلخصوص توجہ کی گئی تھی - دراصل اس زمانے کی جملہ طبی خدمات اھل جاپان یا عربی اللسان اطبا نے سر انجام دیں -

اول مؤخرالذکر کو لیجئیے - ھم نے بالقصد ''عربی اللسان'' کا لفظ استعمال کیا ھے - مسلمان اطبا نہیں کہا ھے - اس لئے کہ ان آٹھ طبیبوں میں جو ھمارے نزدیک صف اول میں جگہ پانے کے مستحق ھیں چھ عیسائی تھے اور غالباً نسطوری - باقی دو میں بھی صرف ایک خالص عرب ھے دوسرا ایرانی - ان اطبا کا کام زیادہ تر یہ تھا کہ یونانی بالخصوص بقراط اور جالینوس کی طبی تصنیفات کا ترجمہ عربی اور سریانی میں کریں - یہ سب مترجمین عیسائی تھے اور ان میں اھم ترین ھیں یحییٰ ابن بطریق ، ابن سہدا ، سلمویہ ابن یونان ، ابن ماسویہ اور ایوب الرھاوی -

جبریل ابن بخت یشوع نے یونانی مخطوطات فراھم کئیے اور ان کے مترجمین کی سرپرستی کی - وہ طب میں خود بھی چند ایک کتابوں

کا مصنف ہے ۔ سلمویہ ابن یونان نے ثابت کیا کہ مبہیات کا استعمال جو اہل مشرق کو ہمیشہ سے مرغوب رہا ہے خطرے سے خالی نہیں (۵)۔ ان سب میں چوٹی کا طبیب ابن ماسویہ (مسوئے ماژور) ہے ، دین عیسائیت کا پیرو ۔ اس نے بندرون کا اشراح کیا اور مختلف کتابیں تشریح اور طب میں تصنیف کیں ۔ خصوصاً کحالی کا قدیم ترین عربی رسالہ جو اب تک دستیاب ہوا اور ایک مجموعہ جوامع الکلم کا ۔ فلسفی کندی کے بھی کچھ رسائل طب میں ہیں ۔ ان میں اہم ترین وہ ہے جس میں اس نے کوشش کی کہ معتادیات ° کی بنا ریاضی پر رکھے - ۸۵۰ میں ایرانی طبیب علی الطبری نے ایک طبی جامع کی تکمیل کی بعنوان فردوس الحکمۃ ۔

جس طرح کیٹو المتحسب اور اس کے ہم خیال رومیوں نے کوشش کی تھی کہ طب یونان کی مزاحمت کریں ۔ معلوم ہوتا ہے بعض جاپانی علما کو بھی وہ نئے نئے طبی منہاجات نا پسند آئے جن کی اشاعت چین سے ہو رہی تھی ۔ وہ چاہتے تھے ملک کی طب کو از سر نو بحال کریں ۔ چنانچہ اس قسم کی ایک کوشش شہنشاہ ہائی جو کے زیر فرمان ۸۰۸ میں کی گئی ۔ لیکن جاپانی طب کا درجہ چینی طب کے مقابلے میں ایسا ہی پست تھا جیسے رومی طب کا یونانی طب سے ۔ لہذا ان کے استرداد کے لئے جو قدم بھی اٹھایا جاتا اس کا ناکام رہنا ضروری تھا ۔ یوں بھی ایک متمدن معاشرے میں غیر محکم افکار کو محکم افکار سے ہمیشہ زک ہی اٹھانا پڑتی ہے اور جلد یا بدیر ان کا دب جانا ضروری ۔ بایں ہمہ یونانی طب کو روما اور چینی طب کو جاپان میں جس تیزی سے غلبہ ہوا اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ۔ حفظانیات اور جراحیات میں قدیم ترین جاپانی رسائل علی الترتیب ہیروازومی منوبے اور فوکویوشی اورا کی تصنیف ہیں ۔ دونوں کی بنا چینی نمونوں پر رکھی گئی ۔

۸ - لاطینی ، بازنطینی ، سریانی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری — چینی وقائع نگار زمانہ قدیم ہی سے اپنی سرگرمیاں جس طرح مستقلاً جاری رکھتے چلے آئے ہیں ان کو دیکھئے تو اس عہد میں چینی تواریخ کی عدم موجودگی سے ایک گونہ تعجب ہوتا ہے ۔ اس سے اندازہ کیجئے کہ چینی تہذیب و تمدن میں ان دنوں کس حد تک

۵ - مصنف کا یہ خیال صحیح نہیں ہے — مترجم

زوال و انحطاط رونما تھا ۔

جہاں تک لاطینی تصنیفات کا تعلق ہے ان کا ذکر کرنے سے پہلے یہ کہ دیناضروری ہے کہ نام نہاد عصر وی کنگ کی ابتدا اسی عہد میں ہوئی۔ لہذا اس زمانے کی اثری باقیات بالخصوص اوسے برگ کے وائی کنگ جہازوں کو تاریخ صناعیات میں بڑی اہمیت حاصل ہے ۔

آئین ھارڈ سب سے بڑا لاطینی مؤرخ ہے جو اس عہد میں گذرا ۔ اس نے شارلمین کے حالات زندگی میں جو کتاب مرتب کی اسے عام طور پر ازمنہ متوسطہ کی بہترین سوانح حیات تصور کیا جاتا ہے ۔ فریکلف متوطن لیزیو نے دنیا کی ایک تاریخ لکھی اپنے زمانے تک ۔

اس عہد کی اکثر کتب تواریخ یونانی زبان میں لکھی گئیں گیور گیوس سن کلوس کا تذکرہ جو ابتدائے آفرینش سے شروع ہو کر ۲۸۴ پر ختم ہو جاتا ہے سنینی نقطہ نظر سے بالخصوص قابل قدر ہے ۔ جب تھیوفانیس کن فیسر نے اسے ۸۱۳ تک وسعت دی تو وہ بازنطینی ھی نہیں اسلامی حوادث کے لئے بھی اہم ہوجاتا ہے۔ نگرےفوروس پاٹری آر کوس اور گیور گیوس مناکوس کی تاریخی تصنیفات خاصی وقیع الاثر رھیں کیونکہ ان کا استعمال لاطینی ترجموں کے ذریعے دن بدن مغرب میں پھیل رہا تھا ۔ ان میں مناکوس کی تاریخ تو سلافی مصنفین کے لئے تاریخی معلومات کا سب بڑا سر چشمہ ثابت ہوئی یہاں تک کہ اس کا ترجمہ گرجی زبان میں بھی کیا گیا ۔

ڈیونے سیوس متوطن تل محرے نے دو وقائع عالم سریانی زبان میں تصنیف کئے ابتدائے آفرینش سے خود اپنے زمانے تک ۔

پیغمبر اسلام صلعم کے سوانح حیات میں قدیم ترین تصنیف ابن ھشام کی ہے مگر ابن اسحاق پر مبنی ۔ ابن اسحاق کی تصنیف ضائع ہو چکی ہے ۔ ابن سعد نے سیرت رسول ، اصحاب رسول اور انصار و مہاجرین کے سوانح پر قلم اٹھایا ۔

۸۰۸ میں اموبے ھیرو ناری نے ایک کتاب جاپانی اثریات میں تصنیف کی ۔ شوجی روکو کا زمانہ تالیف ۸۱۵ کے لگ بھگ ہے ۔ اس تالیف میں کئی ایک جاپانی خاندانوں کا شجرہ نسب بھی مذکور ہے جن میں تقریباً ایک ثلث کا دعویٰ یہ تھا کہ ان کے آبا و اجداد

چین یا کوریا سے جاپان آئے ۔ یوشی مینے یا سویو نے بعض کتب تاریخ کے علاوہ تیسری تاریخ ملی یعنی نہون زوکی کی تکمیل میں بھی حصہ لیا جو اس کی موت کے بعد ۸۴۰ میں فوجی‌وارا اتسوگو کے زیر اہتمام شائع ہوئی ۔

۹ جاہلی ، چینی اور جاپانی قانون ــ قرن نہم کی ابتدا میں تین اہم مجموعے قلمبند ہوئے ۔ سیکسن قانون ، فریسوی قانون اور تھرنگوی قانون ۔

تو یو نے ایک جامع عمداری میں تصنیف کی ۔ اس میں منجملہ اور باتوں کے چینی فقہ کی تاریخ بھی موجود ہے ۔

جاپانی قانون کا ایک ضیخم مجموعہ کیونین ۔ کیاکوشیکی ۸۱۱ میں شائع ۔ اور کیووارانا تسونو نے چینی قانون کی ایک شرح ۱۰ جلدوں میں تصنیف کی ۔

۱۰ ۔ لاطینی ، اسلامی اور جاپانی لسانیات و تعلیمات ــ هرابنس مورس سب سے بڑا معلم ہے جو اس وقت مغرب میں گزرا ۔ اس نے پادریوں کی تعلیم میں ایک نہایت اہم رسالہ تصنیف کیا ، علی ھذا ایک لاطینی قواعد جو پرس‌کیانس سے ماخوذ تھی اور ایک لاطینی جرمن فرھنگ ۔

یہودہ بن قریش کا وہ عربی مکتوب جو اس نے فاس کی یہودی جماعت کے نام لکھا سب سے پہلی تحریر ہے جس میں سامی تقابلی لسانیات کا مطالعہ تقابلی نقطہ نظر سے کیا گیا ہے ۔

کوبو دیشی نے ایک نیا تہجی نامہ ایجاد کیا ۔ (هیرا گانا) جاپان کا پہلا مدرسہ بھی اسی نے قائم کیا تھا ۔ سوگووارا کیوگمی نے جامعہ سلطانی کی اصطلاح کی اور اس کے انتظام میں چینی طور و طریق داخل کئے ۔ یہ کام اس کے بیٹے سگوارا کورے بوشی کے ہاتھوں آگے چل کر بھی جاری رہا ۔

۱۱ ۔ خاتمہ سخن ــ یہ عہد ایک جدید نشاۃ الثانیہ کے آغاز کا ہے جس سے پھر اسکندریہ کی یاد تازہ ہو جاتی ہے ۔ لیکن اب علم و حکمت کی مرکزیت بغداد منتقل ہو چکی تھی ۔ لہذا یہ نشاۃ الثانیہ جس کا ظہور اس شد و مد سے ہو رہا تھا اسلامی نشاۃ الثانیہ تھی ۔

یہ دوسری بات ہے کہ اس کی تیاریوں کا بہت بڑا حصہ غیر مسلموں بالخصوص نسطوری عیسائیوں کے ہاتھوں تکمیل کو پہنچا (٦) ۔

کارولنگوی نشاۃ الثانیہ بھی اس اثنا میں پورے زور اور قوت سے جاری تھی ۔ لیکن اسلام کے ذہنی احیا کے سامنے بالکل ہیچ ۔ ہم تسلیم کرتے ہیں اس تحریک نے بعض بڑے بڑے آدمی پیدا کئے ۔ مثلاً ہرابنس مورس ، اگوبارڈ ولی اور آئین ہارڈ ۔ انہوں نے بیڈ اور الکئین کی عظیم الشان روایات برقرار رکھیں مگر باوجود اپنی عظمت اور برتری کے ان کا شمار ان لوگوں میں نہیں ہو سکتا جو بنی نوع انسان میں سب سے پیش پیش ہوں ۔ برعکس اس کے اپنے وہ زمانے میں بھی سب سے پیچھے تھے جس کا سبب ظاہر ہے ۔ مغرب کا تعلق یونانی علم و حکمت کے سرچشموں سے سرتاسر منقطع ہو گیا تھا لہذا انہیں سزا ملی کہ اول ان ثمرات کے معتدبہ حصے کا بتدریج اکتشاف کریں جن کا تعلق ارض یونان سے تھا اور پھر آگے قدم بڑھائیں ۔ ذہانت اور فطانت میں بھی ان کا درجہ بحیثیت مجموعی اہل یونان سے کم تھا ۔ لہذا اس از سرنو اکتشاف کا عمل قدرتاً اور بھی سست رہا ۔ پھر یونانی اکتشافات بھی تو ایسے سریع نہیں تھے جیسا بالعموم سمجھا جاتا ہے بلکہ صدیوں کی محنت اور کدو کاوش کا نتیجہ حتی کہ ہمیں یہ بھی معلوم نہیں کہ اس عمل کی تیاری میں جو ابھی تک پردۂ خفا میں ہے اور جس کی بدولت یونان کا شجر حکمت بار آور ہوا کس قدر مدت صرف ہوئی ۔ اس فرق کو مدنظر رکھ لیا جائے تو ماننا پڑیگا کہ کارولنگوی نشاۃ الثانیہ ایک بلند پایہ تحریک تھی جس نے مغربی یورپ کو اس بلند و برتر مقام پر پہنچا دیا جہاں اس سے پہلے کبھی اس کا گذر نہیں ہوا تھا (٧) ۔

---

٦ ۔ باوجود اسلامی نشاۃ الثانیہ کی عظمت کے اعتراف کے اب اس کا تجزیہ اس طرح شروع ہو گا کہ جہاں تک ممکن ہو سکے اس کی اہمیت پر پردہ ڈالا جائے ۔ چنانچہ یہ اس تجزیے کی پہلی شق ہے ملاحظہ ہوں تصریحات ۔ مترجم

٧ ۔ گویا یورپ کا زوال علم یونانی علوم وفنون سے بے خبری کا نتیجہ تھا اور عروج پھر ان کی بازیابی کا ۔ مصنف کی یہ رائے سرتاسر غلط ہے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔ مترجم

لیکن ہمارا سلسلہ کلام یہیں ختم نہیں ہوجاتا ۔ اس لئے کہ ایک تیسری نشاۃ الثانیہ کا آغاز لیون متوطن تھسالونیکا کی کوششوں سے بازنطینی دنیا میں ہو رہا تھا ۔ چوتھی سے بظاہر جنوبی ہندوستان میں (شنکر کا وطن مالابار ہے ، مہاویر کا میسور) پھر سے بیداری کے آثار پیدا ہوئے ۔ پانچویں جاپان میں روز افزوں فروغ حاصل کر رہی تھی ۔ گویا متمدن دنیا میں ہر کہیں احیا و تجدید کا عمل جاری تھا یہاں تک کہ ایام گذشتہ کے بہت کم ادوار علما و فضلا کا اتنا بڑا مجمع پیش کر سکتے ہیں (ہم ان کا حوالہ سنینی اعتبار سے دے رہے ہیں) : شنکر ، کوبو دیشی ، مہاویر ، خوارزمی ، فرغانی ، ابن ماسویہ ، اگوبارڈ ولی ، ھرابنس مورس ، لیون تھسالونیکی کندی ، بنوموسیٰ ... (۸) ۔

اب ذرا اسلامی نشاۃ الثانیہ پر نظر ڈالئے جو بلحاظ اہمیت ان سب میں کہیں زیادہ وقیع اور آگے تھی ۔ وہ کامیاب ہوئی تو محض اس جوش اور قوت کے سہارے جس نے عالم اسلام کی سطح کچھ مدت کے لئے اس کی مقدرت سے بھی بڑھ کر کہیں زیادہ اونچی کر دی تھی (۹) ۔ یہ صحیح ہے کوئی بھی نشاۃ الثانیہ ہواس کا دار و مدار داخلی اسباب پر ہے لیکن داخلی اسباب بجائے خود ناکافی ہوتے ہیں گو اپنی جگہ پر لازمی اسلامی نشاۃ الثانیہ بھی شاید کارولنگوی نشاۃ الثانیہ کی حد سے آگے نہ بڑھتی اگر یونانی علم و حکمت کا خزانہ عربی اللسان قوموں سے ایسا ہی دور رہتا جیسے مغربی یورپ سے (۱۰) ۔ لیکن یہود اور

---

۸ ۔ یہ اس تجزیے کی جس کی طرف راقم الحروف نے اوپر اشارا کیا تھا دوسری شق ہے ۔۔ مترجم

۹ ۔ مطلب یہ ہے کہ حقیقت میں وہ اس بلندی اور برتری کے اہل نہیں تھے ۔ یہ چیز صرف یورپ کے حصے میں آئی ہے ۔ ایک علمی تصنیف میں اس قسم کی تنگ نظری بڑی افسوس ناک ہے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔۔ مترجم

۱۰ ۔ یہاں مصنف نے پھر اپنی اس رائے کا اعادہ کیا ہے کہ علم و حکمت کا ارتقا در حقیقت مغربی نبوغ وفطانت کا نتیجہ ہے ۔ یہ گویا تیسری شق ہے اس تجزیے کی جس کے ماتحت کوشش کی جاتی ہے کہ مشرق اور بالخصوص عالم اسلام کی خدمات علم اور نبوغ وفطانت سے انکار کر دیا جائے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔۔ مترجم

یہود سے بھی کہیں بڑھ کر وہ سریانی مترجمین کی بدولت علوم یونان سے قریب تر ہوتی گئی ۔ حاصل کلام یہ کہ مسلمانوں کے ذہنی اسلحہ عیسائیوں کے ہاتھوں تیار ہوئے مگر پھر ہوا یہ کہ عیسائی تو تھوڑی دیر کے لئے غائب ہوگئے اور معارف یونان کے گران بہا ذخائر صرف مسلمانوں کا ورثہ قرار پائے ۔ حتیٰ کہ دنیائے عیسائیت نے ان اسلحہ کو واپس لیا تو قرن ہا قرن کے بعد (۱۱) ۔

اسلامی نہضت علمی کے خصائص کی تشریح کیجیے تو اس کا سب سے بہتر ذریعہ یہ بھی ہے کہ ہم اس کے علم برداروں کی تقسیم نسلی اور دینی اعتبار سے کریں ۔ اول غیر مسلمانوں کو لیجئے ۔ یحیٰی ابن بطریق ، یحیٰی ابن ابی منصور ، جبریل ابن بخت یشوع ، سلمویہ ابن بونان ، ابن ماسویہ اور ایوب الرہاوی عیسائی تھے ۔ بن یامین نہاوندی ۔ سہل الطبری اور اس کا بیٹا سند ابن علی ، سہل ابن بشر اور یہودہ بن قریش یہودی (یا یہودی الاصل) ۔ پھر یہ سب علما باستشنائے آخر الذکر ایران یا خراسان کی خاک سے اٹھے ۔ یہودہ کا وطن البتہ شمالی افریقہ ہے اور یہ پہلا موقعہ ہے جب ہماری توجہ باشندگان فاس واقعہ مراکش کی طرف منتقل ہو جاتی ہے ۔

رہے علمائے اسلام سو اس ضمن میں سب سے پہلا سوال تو یہ پیدا ہوتا ہے کہ ان میں عربوں کی تعداد کیا تھی ؟ بہت کم ۔ یعنی شافعی ، ابن حنبل ، کندی ، ابن ہشام اور ابن سعد ۔ پھر کندی کے علاوہ ان میں سائنس دان کوئی بھی نہیں تھا ۔ تھے تو الٰہیات داں یا مؤرخ ۔ گویا فلسفی اور سائنس داں صرف ایک تھا یعنی کندی جس کا درجہ فی الواقعہ بلند ہے ۔ مگر اس کا عربی الاصل ہونا ایسا معنی خیز ثابت ہوا کہ اسے عربوں کا فلسفی (۱۲) ٹھہرایا گیا اور حقیقت بھی یہ ہے کہ کندی سے بڑھ کر عربوں نے کوئی فلسفی پیدا نہیں کیا (۱۳) ۔

---

۱۱ - یہ چوتھی شق ہے اس تجزیے کی جس کی طرف ہم اوپر اشارا کر آئے ہیں — مترجم

۱۲ - 'فیلسوف عرب' یہ لقب بھی مستشرقین ہی کا وضع کردہ ہے اور حقیقت سے دور ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

۱۳ - حالانکہ ابن رشد ، ابن طفیل ، ابن باجہ سب عرب تھے اور ابن رشد کی عظمت تو مسلم ہے — مترجم

گویا کندی سے قطع نظر کر لیجے تو اس عہد کے مسلمان ارباب سائنس خاک ایران سے آٹھے بلکہ اور زیادہ مشرق۔ عمر ابن الفرخان اور اس کا بیٹا محمد طبرستان سے ، ابو سعید الضریر جرجان سے جو بحیرہ خزر کے بلکل مشرق میں واقع ہے ، خوارزمی خوارزم یعنی بحیرہ خوارزم کے جنوب ، موسیٰ ابن شاکر اور اس کے تینوں بیٹے ، علی ھذا حبش الحاسب ، مرو روزی اور ابو معشر خراسان (۱۴) ، بخاری اور فرغانی ماوراالنہر سے ۔ لہذا یہ امر دلچسپی سے خالی نہیں کہ اس زمانے کے اکابرعلما کا تعلق دنیائے اسلام کے مشرقی حصص سے تھا ۔

رہی کارولنگوی ، بازنطینی اور جاپانی نشاۃ الثانیہ سو یہ سب قومی تحریکیں تھیں ۔ برعکس اس کے اسلامی نشاۃ الثانیہ کی حیثیت بین الملی (۱۵) جس نے شروع ھی سے اقوام وامم کو بیدار کر دیا تھا ۔ چنانچہ عہد زیر نظر میں اس کا اثر سارے مشرق قریبہ اور وسط ایشیا کے دروازوں تک پھیلا ہوا تھا ۔ لہذا یہ ایک اور دلیل ہے اس امر کی کہ اگر ہمارا ارادہ ازمنہ متوسطہ کے ارتقا کو ٹھیک ٹھیک سمجھنے کا ہے تو لازم ہے کہ اسلامی تمدن کا مطالعہ زیادہ گہری نظر سے کیا جائے (۱۶) ۔

۲ ۔ دینی پس منظر

قرئیت کا نشو و نما

بن یامین نہاوندی

بن یامین ابن موسیٰ نہاوندی ۔ قرن ہشتم کے آخر یا نہم کے شروع میں فروغ پایا ایران کے شہر نہاوندی میں ۔ اس نے قرئیت کی

---

۱۴ ۔ ابن حنبل بھی ۔ لیکن ہم نے ان کا شمار عربوں میں کیا ہے ۔ وہ نسلاً عرب تھے گو پیدا بغداد میں ہوئے ایک مروزی خاندان کے ہاں ــ مصنف

۱۵ ۔ لہذا اس میں قومیت اور نسلیت کا امتیاز پیدا کرنا غلط ہے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

۱۶ ۔ اس سے کہیں زیادہ بالاستیعاب اور دقت نظر سے جیسا کہ اب تک ہوا ــ مصنف

بشرطیکہ اس مطالعے کی اساس اور اصول و منہاجات ٹھیک ٹھیک وضع ہو جائیں ۔ ملاحظہ ہو۔ تصریحات ــ مترجم

تکمیل کی جس کی بنا عنان بن داؤد نے رکھی تھی (قرن ہشتم کا نصف ثانی) (۱) اور جس نے آزادیٔ فکر پر زور دیا۔ تحقیق و تجسس فرض ہے لہذا اس سلسلے میں جو غلطیاں سرزد ہوں گناہ میں داخل نہیں۔ کتاب مقدس کی متعدد شرحوں کی تصنیف بیشتر عربی اور کچھ عبرانی میں۔

I Broydé کا مقالہ دائرۃ المعارف یہود (مجلد سوم ، ۳۲۱ ؛ ۱۹۰۲) میں

الٰہیاتِ اسلامیہ

شافعی

محمد ابن ادریس الشافعی۔ غزہ (؟) میں ولادت پائی ۷۶۷/۶۸ میں ایک قریشی خاندان کے ہاں۔ فسطاط میں فوت ہوئے ، ۸۲۰ میں۔ فقیہ۔ دنیا کے اکابر فقہا میں سے ایک۔ مدینہ میں مالک ابن انس سے تلمذ رہا۔ قانون کے مذہب شافعی کے موسس جو ۱ - قرآن ۲ - حدیث ۳ - قیاس اور ۴ - اجماع پر مبنی ہے۔

مذہب شافعی کو مصر زیریں ، شام ، جنوبی ہندوستان اور مجمع الجزائر ملایا میں آج بھی فروغ حاصل ہے۔

F. Wüstenfeld: Der Imam el Schafi'i seine Schüler und Anhänger bis zum J. 300, Abhdl. der Ges. Der Wiss., Vol. 36, Gothingen 1890), Die Gelehrten Schāfi 'iten des IV Jahrhundert (ibidem Vol. 37, 1891).

سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۸۰-۱۷۸ - ۱۸۹۸) - ڈی - بی - میکڈانلڈ : الہیات اسلامیہ کا نشو و نما (۱۹۰۳) -

ابن حنبل

ابو عبداللہ احمد ابن حنبل - بغداد میں ولادت پائی ۷۸۰ میں عرب والدین کے یہاں جو مرو میں سکونت پذیر ہوگئے تھے - بغداد ہی میں فروغ پایا اور یہیں ۸۵۵ میں فوت ہو گئے - الہیات داں اور

۱ - وہ صریحاً فیلون (قرن اول کا نصف اول) اور معتزلہ سے متاثر ہوا — مصنف

فقیہ ۔ تلمیذ شافعی ۔ مذہب حنبل یعنی مذاہب حقہ اربعہ میں سے آخری کی بنا امام موصوف کے بعد ان کے شاگردوں نے ڈالی ۔ یہ ایک ارتجاعی تحریک تھی جس نے قرآن و حدیث کی لفظی تعبیر پر زور دیتے ہوئے قیاس اور اجماع کو غیر مستحسن ٹھہرایا (۲)۔ مسند امام احمد، احمد ابن حنبل ہی کی تصنیف ہے، تقریباً تیس ہزار احادیث کا مجموعہ جس کی ترتیب با عتبار مباحث نہیں بلکہ اسمائے صحابہ رسول صلعم سے جیسے جیسے ان کی سند ملتی گئی ۔ یہ اس قسم کی بہترین اور سب سے زیادہ ضخیم تصنیف ہے ۔

سنی مسلمان مذاہب حقہ اربعہ کے موسسین ابو حنیفہ، مالک ابن انس، شافعی اور احمد ابن حنبل کو ائمہ اربعہ سے تعبیر کرتے ہیں ۔ ان مذاہب میں سب سے تھوڑی کامیابی فقہ حنبلی کو ہوئی اور اس کا وجود زیادہ تر فتنہ و فساد کا سبب بنتا رہا (۳)۔ چنانچہ اب یہ مذہب صرف وسط عرب کے ہاں قبائل میں رائج ہے (۴) ۔

Iln Khallikau (De Slaue) Vol. 1. 44—46, 1842). C. Brockmann : Arabische Litteratur (Vcl 1. 111—183). Dr B. Macdonald : Develcpment of Musiim Theology (1903). W.M. Patten : Ahmad ibn Hanbal and the Mihna (211 p., Leideu, 1897).

بخاری

ابو عبداللہ محمد ابن اسماعیل البخاری الجعفیؒ ۔ بخارا میں ولادت پائی۔ ۸۱۰ میں ایک ایرانی خاندان کے ہاں ۔ ٹھیک ۱۶ برس جمع احادیث کی خاطر سفر میں گذار دئے۔ تقریباً ۳۲ برس کی عمر میں بخارا واپس

---

۲ - یہ رائے فقہ اسلامی سے بے خبری پر مبنی ہے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ـــ مترجم

۳ - مصنف کا اشارہ شاید ان بلووں کی طرف ہے جو بغداد میں عام طور پر حنبلوں سے منسوب کئے جاتے ہیں ۔ لیکن فقہ حنبلی کے بارے میں یہ رائے غلط ہے جیسے ان بلووں کے متعلق بھی ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ـــ مترجم

۴ - اشارا ہے نجد کی طرف ۔ لیکن اب تو سعودی حکومت کا عمل اسی پر ہے ـــ مترجم

آئے۔ وفات بحالت جلاوطنی خرتنگ ضلع سمرقند میں پائی، سنہ ۸۷۰ میں۔ مسلم محدث، عقلیت کے مخالف اور فقہ میں شافعی المذہب۔ احادیث کے شہرہ آفاق اور ''مصنف'' مجموعے کے مصنف۔ اس مجموعے یعنی کتاب الجامع الصحیح (۵) کی تکریم و تعظیم کا یہ عالم ہے کہ اس کا درجہ صرف قرآن ہی سے کم تصور کیا جاتا ہے۔ صحیح بخاری میں ۷،۲۷۵ جمع کی گئی ہیں جن کا انتخاب امام موصوف نے ۶ لاکھ احادیث میں سے کیا اور اصطفاف قانون کی عام تبویب کے مطابق۔ لہذا اس مجموعے کو فقہ عملی کا ایک مکمل نظام تصور کرنا چاہئیے۔ یہاں یہ عرض کر دینا بھی ضروری ہے کہ مسلمانوں میں دینی روایات کی تنقید قرن ہشتم ہی سے شروع ہو گئی تھی، اور یہ پہلا موقعہ تھا جب دنیا میں اس قسم کی تنقیدی سرگرمیوں کی ابتدا ہوئی۔ ہم تسلیم کرتے ہیں یہ تنقید پاسداری سے خالی نہیں تھی مگر بغایت درست (۷)۔

متن ــ الصحیح کا عربی متن مرتبہ کریل Kerhl اور T.W. Juynboll (لندن، ۱۸۶۸—۱۸۶۲)۔ فرانسیسی ترجمہ Les tradition islamiques از O. Houdas اور W. Marcais (۴ج بں - پیرس، ۱۹۱۴—۱۹۰۳)۔ Oscar Rescher کی Sachindex zu Bokhari mach des Ansgabe Krehl u. Juynboll und der übersetzung von Houdas und Marcais (52 p., Stuttgart, 1923); Les livre des testaments traduit avec éclaircissement par Frédéric Peltier (آلگر، ۱۹۰۹)۔

تنقید ــ ابن خلکان: (دے سلین) (ج ۲ - ۵۹۷—۵۹۴ - ۱۸۴۳)۔ سی - بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۶۰—۱۵۷ - ۱۸۹۸)۔ ڈی - بی - میک ڈانلڈ: الہیات اسلامیہ کا نشو نما، ۱۹۰۳۔ نیز ترتیب یازدہم دائرۃالمعارف برطانیہ (مقالہ بخاری)۔

چینی بدھ مت

چینی بدھ مت کا زوال جس کی ابتدا قرن ہشتم میں ہو گئی تھی

---

۵ - یا مختصراً محض صحیح یعنی درست، سچی ــ مصنف

۶ - کتب فقہ کی تصنیف احادیث کی جمع و اشاعت سے متقدم ہے۔ ملاحظہ ہو D.B. Mcdonald: Development of Muslim Theolgy (۷۷، ۱۹۰۳) ــ مصنف

۷ - Ignaz Goldzieher: Progress of Islamic Science (St. Louis Congress of Arts & Sciences, Vol 2, 49789., 502, 1906) ــ مصنف

قرن نہم میں بھی جاری رہا - اس کی ایک وجہ تو یہ تھی کہ چین کے کے ہر طبقے میں روز افزوں توہمات پھیلتے گئے اور دوسری عقائد اور مناسک کا افساد - بایں همه یہ زمانہ بدھ مت کی غیر معمولی کامیابی کا ہے - بدھ راہبوں کی تعداد لگا تار بڑھ رہی تھی - لہذا اس کے خلاف رد عمل اور جبرو اشتدد دونوں ناگزیر ہو گئے - چنانچہ طاوی شہنشاہ وو تسنگ (۸) کے عہد حکومت (۸۴۱ تا ۸۴۶) میں بدھ مت کی پیروی ممنوع قرار دی گئی - اس کے حکم سے ۴٫۶۰۰ بڑے اور ۴۰٫۰۰۰ چھوٹے مندر مسمار ہوئے، ان کی زمینیں اور جائدادیں ضبط کر لی گئیں - مزید براں ۲۶۰٫۵۰۰ بھکشوؤں کو مجبور کر دیا گیا کہ ترک و انزوا کی بجائے دنیوی زندگی اختیا کریں - ان اعداد میں مبالغے سے کام لیا گیا ہے لیکن اس کے باوجود تسلیم کرنا پڑیگا کہ جبر و تشدد کی یہ سہم ہر حیثیت سے کامیاب رہی اور چینی بدھ مت کو پھر کبھی موقعہ نہ ملا کہ اپنا کھویا ہوا اقتدار حاصل کرسکے - یاد رکھنا چاہئے کہ وو تسنگ کے فرامین صرف پیروان بدھ ھی کے خلاف جاری نہیں ہوئے - ان میں تا - چن (نسطوری عیسائیوں)، مو - ہو (زر تشتیوں) اور مو - نی (پیروان مانی (۹) سب کو شامل کر لیا گیا تھا (۱۰) - سچ پوچھئے تو چینی بدھ مت کی تاریخ جہاں تک ہمارے مبحث کا تعلق ہے اس واقعے پر ختم ہو جاتی ہے - اس کے آئندہ مشاغل میں کوئی بات ایسی نہیں جو تاریخ نگار کی نظر سے قابل اعتنا ہو الا یہ کہ بدھ کتب مقدسہ کے مختلف نسخے شائع ہوتے رہے - (پہلا مطبوعہ نسخہ اولین سنگ شہنشاہ تائی تسو (۱۱) کے زیر اہتمام شائع ہوا جس نے ۹۶۰ سے ۹۷۶ تک حکومت کی) -

جاپانی بدھ مت

نارا کے چھیوں فرقوں کی ابتدا قرن ہفتم اور ہشتم میں ہوئی (ملاحظہ ہوں بدھ‌مت پر ہمارے شذرات ان صدیوں میں) - قرن نہم

۸ - Wu[3] Tsung[1] (12744, 11976

۹ - Mo[1] - ni[2] (796, 8194), Mu[4] - hu[4] (882, 4979), Ta[4] - ch'in[2] (10470, 2093)

۱۰ - G F. Moore : History of Religions (vol. 7, 85)

۱۱ - T'ai[4] Tsu[3] (10573, 11826)

کے شروع میں دو اور یعنی کیوتو کے پہلے دو فرقوں نے تقریباً ایک ساتھ ظہور کیا۔ اس کے بعد تین صدیوں تک کوئی نیا فرقہ پیدا نہیں ہو سکا۔

یہ دونوں فرقے ہیں : تین دائی اور شن گون (۱۲)۔ تین دائی کی بنا ۸۰۵ میں رکھی گئی دین گیو دیشی (۱۳) کے ہاتھوں۔ شن گون کی ۸۰۶ میں گوبودیشی کی بدولت۔ دونوں باقی سب پر چھا گئے اور اس وقت سے لے کر آج تک برابر فروغ حاصل کر رہے ہیں یہاں تک کہ جاپان میں اب بھی ان کا وجود اہمیت سے خالی نہیں۔

تین دائی۔ شیو (۱۴) کی ایک شاخ جیمون (۱۵) کی بنا ۸۵۸ میں انچین (۱۶) نے رکھی جو ۸۵۳ میں چین میں مقیم تھا۔

معلوم ہوتا ہے چینی بدھ پیشوا گی کو (۱۷) نے اول ۸۱۵ میں کوشش کی کہ زین۔ شیو (۱۸) کو رواج دے لیکن وہ چین واپس چلا گیا حتیٰ کہ وہیں اس کا انتقال ہوگیا۔ لہذا اس فرقے کے اصل بانی کا ظہور ۱۲۰۲ سے پہلے نہیں ہو سکا۔ ملاحظہ ہوں ہمارا شذرات آئی سائی (۱۹) (قرن دو ازدہم کا دوسرا نصف) اور مذہب پر قرن سیزدہم میں۔ گیکو پر مختصر سا شذرہ ای۔ پاپی نوٹ کی تاریخی قاموس (۱۱۸ ، ۱۹۰۹) میں ملیگا۔

دین گیو دیشی

خاندانی نام میورا (۲۰) اسم ، دینی ، سانچو (۲۱)۔ موت سے چند

---

۱۲ - Tendai اور Shingon

۱۳ - Dengyō - daishi

۱۴ - شیو کے معنی جاپانی زبان میں مسلک اور فرقے کے ہیں — مترجم

۱۵ - Jimon

۱۶ - Enchin (۸۱۴ تا ۸۹۱) - اسم بعد مرگ چی شیو۔ دیشی Chish - daishi (927) — مصنف

۱۷ - Gikū

۱۸ - Zen - Shū

۱۹ - Eisai

۲۰ - Miura

۲۱ - Saichō

دن پہلے دین گیو ۔ ہوشی (محترم بزرگ ، ریورنڈ (۲۲)) کا خطاب پایاجسے بعد میں ۸٦٦ میں دین گیو ۔ دایشی سے بدل دیا گیا ۔ اب یہی نام رائج ہے ۔ اومی میں ولادت پائی ۷٦۷ میں ۔ ۸۰۲ سے ۸۰۵ تک چین کی سیاحت کرتارہا ۔ سنہ انتقال ۸۲۲ ۔ جاپانی بدھ ۔ وہ اس دیر سے جو کوہ تئین تائی (۲۳) میں واقع تھا تئین تائی تسنگ واپس لایا جسے جاپانی تین دائی ۔ شیو سے موسوم کرتے ہیں (۲۴) یعنی نام نہاد کیوتو فرقوں میں پہلا (۲۵) ۔ تین دائی ۔ شو کا مستقر انریاکو ۔ جی (۲٦) میں قائم کیا گیا ۔ کیوتو کے قریب ہیائی ۔ زن (۲۷) نام ایک پہاڑ پر لیکن اس فرقے کی ترکیب میں ھن یان اور مہایان رجحانات علی ھذا بلند سے بلند مابعدالطبیعات کے ساتھ ساتھ ادنیٰ سی ادنیٰ امیدیت ایسے متضاد عناصر نے بھی حصہ لیا ۔ پھر یہ فرقہ چونکہ بدھ مت کے سابقہ مقاصد کا حامل تھا لہذا یہ کوئی عجیب بات نہیں کہ آخرالامر جاپان میں جتنے بھی بڑے بڑے فرقے قائم ہوئے ان سب کی بنا اسی پر رکھی گئی ۔ تین دائی کی تضاد پیوندی اس قدر وسیع تھی کہ اس نے شنتو عقائد کو بھی اپنے احاطے میں لے لیا ۔ در اصلی دین گیو کا شمار ہونچی ۔ سئی جاکو (۲۸) کے موسسین میں کرنا چاہئیے اور وہ مرکزی عقیدہ ہے ریوبو ۔ شنتو (۲۹) کا ۔

بہ حالت موجودہ (۱۹۱۷ کے لگ بھگ) جاپان کے ۴،۷۱۱ مندر (کل مندر ۷۲،۱۹۱) ۔ اس فرقے کی نمائندگی کر رہے ہیں ۔

---

۲۲ - revrend جاپانی متن hōshi (جو تعظیماً بارہوں کے نام سے پہلے استعمال کیا جاتا ہے) ـــ مترجم

۲۳ - T'ien - t'ai

۲۴ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ چیہ ۔ ای پر (قرن ششم کا نصف ثانی) ـــ مصنف

۲۵ - نارا فرقوں کے مقابلے میں جن کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات جاپانی بدھ مت پر قرن ہفتم و ہشتم میں ـــ مصنف

۲٦ - Enryaku - ji

۲۷ - Hiei - zan

۲۸ - honchi - suijaku ہونچی کے معنی ہیں وطن مالوف ، سئی جاکو کے راستہ ۔ ہندوستان شنتو دیوتاؤں کا اصل وطن ہے ۔ جاپان ان کی گذرگاہ ـــ مصنف

۲۹ - Ryōbo - shintō ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ کیوگی (قرن ہشتم کا نصف اول) اور کوبو پر آگے چل کر ـــ مصنف

ای - پاپی نوٹ : قاموس جاپان (۱۹۰۹) - ایف - برنکلے : تاریخ اہل جاپان ۲۲۷ ، ۳۷٦ - ۱۹۱۵) - اے - کے رائی شاوئر : جاپانی بدھ مت (۱۹۱۷ ، ۹۱—۹۴) -

کوبو دیشیؔ

یہ اس کا اسم بعد مرگ ہے جو ۹۲۱ میں تجویز کیا گیا اور سب سے زیادہ رائج - دیشی ایک تکریمی لقب ہے جس کے معنی ہیں آقائے اعظم - خاندانی نام سائیکی (۳۰) - ۱۹ برس کی عمر میں کیوکائی (۳۱) کا اسم دینی اختیار کیا - سال ولادت ۷۷۴ - مولد بیوبو - گاؤرا واقعہ سنوکی (۳۲) - ۸۰۳ - سے ۸۰٦ تک چین کی سیاحت کرتا رہا - ۸۱٦ میں کوہ کویا (۳۳) میں زاویہ نشین ہو گیا اور یہیں ۸۳۵ میں انتقال کیا - جاپانی بدھ - لغوی ، عالم الہیات ، فن کار اور ولی - جاپانی تمدن کے بانیوں میں سے ایک - وہ چین سے واپس آیا تو سینکڑوں تصویریں علی ہذا چین ین تسنگ (۳۴) کا نصب العین اپنے ساتھ لایا - یوں اس اس نے شن گون - شیو کی بنیاد رکھی جو بدمت کے مقبول ترین جاپانی فرقوں میں سے ہے اور اس قدر ہمہ گیر اور تضاد پیوند کہ ہم بآسانی سے مسیحی ادریت سے تشبیہ دے سکتے ہیں جس نے انتہائی غور و فکر کا دامن ادنیٰ سے ادنیٰ سحر اور لفظی سے لفظی تصوف سے جا ملایا - چنانچہ شن گون کا نام ہی اس کی توہم پسندانہ لفظ برستی° کا مظہر ہے کیونکہ ''کلمہ حق'' کا مطلب ہے وہ کلمہ جو بروئے ساحری مؤثر ہو (جیسے ہندو لفظ منتر) - موجودہ زمانے میں (۱۹۱۷ کے لگ بھگ) یہ فرقہ جاپان کے بڑے بڑے فرقوں میں تیسرا ہے جس کی

---

۳۰ - Saiki

۳۱ - Kūkai

۳۲ - Byōbu - ga - ura, Sanuki

۳۳ - Kōyā یعنی کویا سن Kōya san واقعہ کی Kii اس پہاڑ کا سب سے قدیم اور بڑا مندر کو نگو - بو جی Kongō - bu - ji ۸۱٦ میں تعمیر ہوا ، کوبو کے ہاتھوں — مصنف

۳۴ - Chén - yan - Tsing (True word School) یعنی وہ ہندو منتر جس کا چین میں قرن ہشتم میں رواج ہوا اور جو اب مفقود ہے (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ چینی بدھ مت پر قرن ہشتم کے نصف اول میں) — مصنف

نمائندگی ۱۷ء‘۱۲ مندروں میں ہو رہی ہے (۱۹۱‘۲ء مندروں میں سے) -

کوبو کے متعلق یہ بھی خیال ہے کہ وہ ریوبو - شنتو یعنی دو پہلو شنتو کے بانیوں میں سے ہے - اس مذہب کے نزدیک شنتو دیوتا بدھ دیوتاؤں کے اوتار ہیں - لہذا شنتو اور بدھمت ایک مذہب ہی کے دو گونہ مظہر ہیں - قرن ہشدہم تک تو اس عقیدے کو خوب خوب فروغ ہوتا رہا لیکن رفتہ رفتہ علمائے اثریات کی کوششوں نے شنتو عقائد کے احیا کا راستہ صاف کر دیا - چنانچہ ۱۸۶۸ سے اب شنتو ہی جاپان کا سرکاری مذہب تسلیم کیا جاتا ہے -

یہ بھی مشہور ہے کہ کوبو نے ایک نیا تہجی نامہ ایجاد کیا - ہمارا مطلب ہے هیرا گانا جس کا ذکر کاٹا کانا کے ساتھ اس شذرے میں کر دیا گیا ہے جو ہم نے کیبی مکی بی (قرن ہشتم کا نصف اول) پر لکھا - کاٹا کانا رسم الخط مربع حروف پر مشتمل ہے اور چینی مربع حروف سے مشتق - هیرا گانا مدور ہے اور ۴۷ ارکان تہجی پر مبنی اس لئے زیادہ آسان - ان ارکان تہجی کو پہلے تین ارکان کے تتبع میں اروھا (۳۵) کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے (جیسے ہم اپنے ابجد کو اے - بی - سی سے موسوم کرتے ہیں - چنانچہ اروھا کے اصطلاحی معنی بھی شروعات ہی کے ہیں (۳۶) - کوبو سے ایک مختصر سی دلکش نظم (اروھا اوتا یا اروھا) (۳۷) بھی منسوب ہیں جس میں یہ سب ارکان تہجی اس طرح بیان کر دئے گئے ہیں کہ ان کا تکرار نہ ہونے پائے - جاپان میں یہ نظم ہر بچے کو زبانی یاد ہوتی ہے کوبو بہت بڑا صاحب فن تھا - لہذا وہ اگر بہت بڑا خطاط بھی تھا تو یہ امر تعجب خیز نہیں - جاپانی اس کا شمار تین خطاطوں (سمپتسو) (۳۸) میں کرتے ہیں -

اس نے جاپان میں سب سے پہلا عام مدرسہ قائم کیا (یا سب سے پہلے مدراس میں سے ایک) علاوہ ازیں ابریشم پروری کو بھی ترقی دی -

---

۳۵ - Iroha

۳۶ - A.B.C. یا جیسے ہماری زبان میں الف - ب - ت - اصطلاحی معنی وہی ہیں شروعات یا مبادیات — مترجم

۳۷ - Iroha - uta

۳۸ - Sampitsu

Léon de Rosny : Zitu - go - kyau. Do - zi - Kyau. — متن L'enseignement de la verite, ouvrage du philosophe Kobaudaisi, et l'enseignement de la jeunesse مغربی رسم الخط میں اصل متن اور ترجمے کے ساتھ شائع ہوا ، پہلی مرتبہ جاپان میں (ایچ کوردئے H. Corud-ier نے یونہی حوالہ دیا ہے بغیر سنہ اور مقام کے Bililiotheca Japonica ۵۳۷ ، ۱۹۱۲) - متن اور فرانسیسی ترجمہ اروہا - اوتا Iroba - uta کا Michel Revon کی Anthologie de la Litterature Japanaise (۱۳۷ ، ۱۹۱۰) میں -

تنقید — Tamerl Tanimoto کی Koba Daishi - اس کا مقام جاپانی تاریخ میں (شائع کردہ جاپان کرانیکل ، ۱۹۰۷ میں - نظر سے نہیں گذری) پاپی نوٹ کی قاموس (توکیو ، ۱۹۰۹) - ایف برنکلے : تاریخ اہل جاپان (۱۹۱۵) - اے - کے - رائی شاوئر: جاپانی بدھ مت (۹۹—۹۴ - ۱۹۱۷)-

جکاکو دیشی

ذاتی نام انین (۳۹)- جکاکودیشی اسم بعد مرگ - ۷۹۴ میں ولادت پائی ، صوبہ شموتسو کے (۴۰) میں۔تین دائی۔ زاسو (۴۱) (یعنی پیشوائے تین دائی - شیو) - جاپانی تین دائی بدھ- ۸۳۸ سے ۸۴۷ تک چین میں مقیم رہا بدھ مندروں کی زیارت اور نقل کتب کے لئے - مراجعت وطن پراس نے اپنی تحقیقات کے نتائج میں ۲۱ تصنیفات شائع کیں ، ۵۵۹ مجلدات -

E. Papinot : Biographical Dictionary (229, 1909).

۳ - دینی پس منظر
بازنطینی ، لاطینی ، اسلامی اور ہندو فلسفہ

بازنطینی فلسفہ

لیون متوطن تھسالونیکا (۱)

لیون طبی سوفسطائی یا لیون فلسفی (۲) - قیصر تھیوفیل از

Jikaku - daishi, Enin - ۳۹
Shimotske - ۴۰
Tendai - zasu - ۴۱

Lon of Thessalonica - ۱
Leon the Iatrosophist یا Leon the Pnilosopher - ۲ لیکن یہ
(باقی صفحہ ۱۱۹۳ پر)

۸۲۹ تا ۸۴۲ اور قیصر میخائیل (۳) سوم از ۸۴۲ تا ۸۶۷ کے ماتحت فروغ پایا - بازنطینی جامع نویس - تھسالونیکا کا اسقف اعظم اور قسطنطینیہ میں جامعہ، ماگنورا (۴) کا استاذ - ماگ نورا کے میکانیکی آلات (خود حرکت وغیرہ) اور دولت بازنطینی کی بصری تلغرافی کی ایجاد اسی سے منسوب کی جاتی ہے - اس نے ریاضی، نجوم اور طب پر بھی قلم اٹھایا - چنانچہ اس کی طبی جامع یعنی خلاصہ طب (۵) جو تھیوفیل کے عہد میں تالیف ہوئی ایک بلند پایہ تصنیف ہے، ۷ فصلوں پر مشتمل - معالجات کی بحث میں اس نے جراحیات پر خاص طور سے نظر ڈالی ہے - وہ قرن نہم و دھم کی اس بازنطینی نشاۃ الثانیہ کا محرک بھی ہے جس کی بدولت ہمیں یونانی زبان کے بہترین مخطوطات حاصل ہوئے بالخصوص ارشمیدش کے-

متن اور ترجمے — خلاصہ طب (سنوپسس کی ترتیب F.Z. Ermeruis نے کر دی ہے -

Anecdoata medica graeca (ص ۳۲۱—۹۷ لائیڈن، ۱۸۴۰) - طب یا عضویات میں ایک دوسری تحریر سنوپسس آئس ٹین فوسین ٹو انتھروپو ابھی تک محتاج اشاعت ہے -

تنقید — J. L Heiberg : Dea Byzantinische Mathematiker Leon. Bibliotheca Mathematica (p. 33—36' 1887). E. Gurlt : Geschichte der Chirurgie (vol. 1, 690, 1898), Neuburger und Pagel: Handlbuch der Geschichte der Medizin (vol. 1, 559, Jena, 1902).

لاطینی فلسفہ

اگو بارڈ ولی (۶)

ولادت ۷۷۹ کے لگ بھگ - وفات ۸۴۰ میں - لیون کا اسقف اعظم -

(بقیہ حاشیہ صفحہ ۱۱۹۲)
دوسرا نام مغالطہ انگیز ہے لہذا اس کا استعمال مناسب نہیں - اس لئے کہ بازنطینی قیصر لیون ششم ۸۸۶ تا ۹۱۱) بھی لیون فلسفی یا لیون دانا کے نام سے مشہور تھا — مصنف

۳ - Michael اور Theophile

۴ - Magnaura

۵ - سنو پسس ایاٹریکی

۶ - St. Agobard

توہم پرستی کے مقابلے میں عقلیت کا حامی اور ''اپنے زمانے کا زیرک ترین انسان'' اگو بارڈ ولی نے ان مغالطوں کا رد کیا جو جادوگری کے خلاف تعذیب سے کام لیتے ، عدالتی تحقیقات میں اذیت جسمانی ، قانونی ڈوئل بازی° تماثیل پرستی° اور طوفانوں کی ساحرانہ تشریحات میں پائے جاتے تھے۔

متن اور ترجمے — نسخہ اول پیرس سے شائع ہوا ۱۶۰۵ میں با ہتمام Papyre Masson جس نے ان کی تحریریں دریافت کیں۔ زیادہ مکمل نسخہ از Etiene Baluze (۲ ج یں - ۱۶۶۶) - Migne کی Patrologia (مجلد ۱۰۴ - ۳۰۷—۳۷ ، ۳۰۱—۳۱۹) - De grandine et tonitruis کی اشاعت Antoine péricand l'ainé نے کی فرانسیسی ترجمے اور حواشی کے ساتھ (۵۵ - لیوں ، ۱۸۴۱) -

تنقید — Acta Sanctorum Bolland. (June 2, 748). Histoire literaire de la France (vol. 4, 567—583, 1738). P. Chevellard : L'eglise et l'etat au IX siecle, Saint Agobard (1738 - 583) sa vie et ses ecrits (Lyon, 1868). A. Ebert : Gesch. d. Litteratur des Mittelalters (vol. II, 1880). A. D. White : History of the Warfare of Science with Theology (vol. 1, 301, 351, 1899).

هرابنس مورس (۷)

نیز رابنس اور رھابنس (۸) - سے اینس میں ولادت پائی - ۷۷۶ کے لگ بھگ - وفات ونکل (۱۰) برلت رائین میں ۸۵۶ - کارولنگوی معلم - ''جرمنی کا معلم اول (۱۱)''- تور میں ال کوئین کا شاگرد ، فلڈا (۱۲) کا ریئس دیر اور آگے چل کر سے اینس کا اسقف اعظم - وہ فلڈا کے اس مدرسے کا بانی ھے جس نے اس کی بدولت خاصی شہرت ، اثر اور وقار حاصل کر لیا تھا - اس کی مخصوص تصانیف میں سے ایک تو '۲۲ گیس فصول عالم' سے

---

۷ - Hrabanus Maurus
۸ - Rabanus اور Rhabanus
۹ - Mayence
۱۰ - Winkel
۱۱ - "Primus Germaniae praeceptor"
۱۲ - Fulda

یا کتاب اشتقاقات،(۱۳) ہے یعنی ایک طرح کی انجیلی قاموس یا جامع جو ۸۴۴ کے لگ بھگ قلمبند ہوئی اور دوسری ادارات کلیسا (۱۴) تین فصلوں میں جس کا موضوع یہ ہے کہ پادریوں کی تعلیم میں کیا طریقے اختیار کئے جائیں - یہ گویا بہمہ وجوہ ایک مکمل رسالہ ہے تعلیم کے متعلق جس میں ساتوں فنون شریفہ کی بحث موجود ہے - ہرابنس کی ضخیم تر تصنیفات میں سے اس ''اقتباس (۱۹)'' کا ذکر لابدی ہے جو پرس کیانس کی قواعد (ج - د قرن ششم کے نصف اول) سے کیا گیا اور بے حد مقبول ہوا علی ھذا ایک تقویم (یا زیج؟) اور ایک لاطینی - جرمن فرہنگ (۱۶) کا - اس کا علم اگرچہ آبائی سطح سے آگے نہیں بڑھا لیکن وہ ان متاخرین میں سے ہے جن کے بارے میں کہا جا سکتا ہے کہ اسے یونانی بلکہ عبرانی میں بھی تھوڑی بہت شدبدحاصل تھی -

متن — Migne کی Patrology مین (مجلدات ۱۰۷ تا ۱۱۲) - De institutione clericorum libre tres کا تنقیدی نسخہ از کنوئپ فلر Aloisius Knoepfler (میونک، ۱۹۰۰) - Paedagogische Schriften, übersetzt, bearbeitet und mit einer einleitung verseben v, Joseph Freundgen Paderborn. 1890).

تنقید — E. H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 415—421, 1856). Stephen Fellner : Cempendium der Naturwissenschaften an der Schule zu Fulda in IX Jahrhundret (24) p., Berlin., 1879. De universo کا تجزیہ اہم ہے. F. Picavet : Les discussions sur la liberté au temps de Gottschalk (c. 808 to c. 867), De Ranan Maur. d'Hincmer et de Jean Scot (Comptes rendus de l'ac. Des sci morales. Paris, 1896). Dietrich Türned : Rabanus Maurus der pracceptor germania (72 p. München, 1900) T. B Hablitzel : Horbanus, Ein Beitrag zur geschichte der Mittelalterlichen Exegese (Diss. 10 sp. Munehen, 1905). G L. Bertolini : I quattro augoli del mondo e la forma della terra nel passo di Rabano Maure (Boll. d. soe. geograf. italana, vol, XI 1434—1441, 1910). M. Manitius :

۱۳ - De universo libri XXII. sive etymologiarum opus

۱۴ - De institutione clericorum کلیسا یعنی ارباب مذہب (عیسوی) کے متعلق — مترجم

۱۵ - Excerptio

۱۶ - Glossaria latina - theodisca

Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 1. 288—302, 1911; vol. 2. 802). P. Duhem: Le System du monde (vol, II, 20sq., 1915).

کہا جاتا ہے ونکل کا وہ مکان جس میں هرابنس کا انتقال ہوا ابھی تک موجود ہے - آئش هولتس P. Eichholz نے اس امر کی تحقیق بھی کی ہے - ملاحظہ ہو Geschichtsblätter für Technik (ج ۳ ، ۲۶۵ ، ۱۹۱۶) -

اسلامی فلسفہ

یحییٰ ابن بطریق

ابوزکریا یحییٰ (۱۷) ابن بطریق - طبیب البطریق کا بیٹا جس کا ذکر پچھلے باب میں آچکا ہے - قرن نہم کے شروع میں فروغ پایا - یونانی یا رومی زبان کا مترجم عربی میں - اس نے افلاطون کی ٹمایئوس ، بقراط کی کتاب علامات نزع اور ارسطو کی مختلف تصنیفات (۱۸) اور جالینوس کی زہر و فاد زہر (۱۹) کا ترجمہ کیا - سرالاسرار کا عربی متن بھی یحییٰ ہی سے منسوب کیا جاتا ہے - حنین ابن اسحاق کی رائے میں اسے یونانی کی نسبت لاطینی میں کہیں زیادہ دسترس حاصل تھی -

ایل - لیک لیرک : طب عربی (ج ۱ - ۱۸۱) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ ۲۰۳-۲۰۴ - ۱۸۹۸) ایچ - سوٹر : ریاضیئن اور فلکی (۱۶ - ۱۹۰۰ - ۱۶۰ - ۱۹۰۲) - ماکس میئرهوف : اسحاق پر نئی روشنی (آئی سس ۸ : ۷۰۵ - ۱۹۲۶) -

سرالاسرار (۲۰)

ازمنہ متوسطہ میں جو کتابیں ارسطو سے منسوب تھیں ان میں سب

---

۱۷ - یا یوحنا ، یحییٰ کا مسیحی (سریانی) مرادف - م - ن یو آنس جان (Joannes, John) — مصنف

۱۸ - اس نے De anima, De coelo et mundo اور Meteorology (جویات) کا ترجمہ عربی میں کیا - تاریخ حیوانات اور سیاسیات کا سریانی میں — مصنف

۱۹ - theriaca ad Pisonem

۲۰ - Secretum Secretorum

سے زیادہ شہرت سرلاسرار کو ہوئی اور یورپ کی ملکی زبانوں میں اس کے متعدد ترجمے بھی کئے گئے۔ چنانچہ ادب کا کوئی شعبہ نہیں تھا جو اس سے متاثر نہیں ہوا ۔ سرالاسرار قیافہ شناسی اور غذائیات کا ایک الجھا ہوا ملغوبہ ہے اور عام طور پر مروج معلومات اور توہمات پر مشتمل جس کی ٹھیک ٹھیک قدر و قیمت کا اندازہ نہیں ہو سکا گو اب سمجھا یہی جاتا ہے کہ اصل تصنیف کی بنا اگرچہ یونانی مآخذ پر تھی لیکن وہ قلمبند ہوئی تو عربی یا سریانی میں ۔ بالفاظ دیگر جس ترجمے کے متعلق خیال تھا کہ یونانی زبان سے کیا گیا یا تو اصل تالیف ہے یا اس کی کوئی متاخر تنقیح ۔ ممکن ہے وہ نتیجہ ہو ایرانی اور سریانی افکار کے باہمدگر تعامل کا جس کا سلسلہ قرن ہفتم سے لے کر قرن نہم تک جاری رہا (۲۱) جو اگر صحیح ہے تو اصل متن سریانی متن میں ہوگا البتہ اس کی کوئی نقل اب تک دستیاب نہیں ہوئی ۔ قدیم ترین عربی متن کا زمانہ قرن نہم کے آغاز سے آگے نہیں بڑھتا کیونکہ اس کی تمہید میں بیان کر دیا گیا ہے کہ وہ یحییٰ ابن بطریق کی تصنیف ہے اور خیال تھا کہ اسی نے اس کا ترجمہ یونانی سے رومی (سریانی ؟ بازنطینی یونانی ؟) اور رومی سے عربی میں کیا ۔ مغربی خلافت کو بھی سرالاسرار کا علم تھا اس لئے کہ ابن عبدربہ متوطن قرطبہ کی بیاض (۲۲) میں جس کا انتقال ۹۳۹-۴۰ میں ہوا اس کا ایک حوالہ موجود ہے ۔ یحییٰ ھسپالنسس (۲۳)(ج۔د قرن دوازدھم کا نصف اول) نے اس کا ترجمہ لاطینی میں کیا اور پھر کچھ دنوں بعد یہودہ الہارزی (۲۴) (ھسپانیہ میں فروغ پایا ۱۱۹۰ تا ۱۲۱۸) نے عبرانی میں (۲۵) ۔ ایک ترجمہ قسطیلوی زبان میں بھی ملتا ہے 'پوری داد دلا پوری دادیس' (۲۶) لیکن اسی یعنی مغربی روایت پر مبنی ۔ یحییٰ کا ترجمہ

۲۱ - جیسا کہ رابرٹ اسٹیل Robert Steele نے سرالاسرر کے نسخہ بیکن میں اشارا کیا ہے — مصنف

۲۲ - العقد الفرید میں — مصنف

۲۳ - Joannes Hispalensis

۲۴ - Judah al - Harizi

۲۵ - مرتبہ موزس گسٹر Moses Gaster معہ ترجمہ انگریزی (مجلہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی ، ۸۲۹-۹۱۲ ، ۱۱۱-۱۶۲ ، ۱۰۶۵-۲۰۸۴ ، ۱۹۰۸) — مصنف

۲۶ - Castilian یعنی قسطیلوی

کئی ایک اور مقامی زبانوں میں بھی منتقل کیا گیا ۔

لیکن اس اثنا میں عربی متن کے اندر طرح طرح کے اضافے ہو رہے تھے ۔ یوں اس کی ایک نئی شکل جسے اسٹیل (۲۷) مشرقی شکل سے تعبیر کرتا ہے ۱۲۲۰ کے لگ بھگ قطعی طور پر متعین ہوگئی ۔ فلپ طرابلسی نام کسی شخص کو اس سرالاسرار کا ایک نسخہ انطاکیہ میں میں ملا جس کا ترجمہ قرن سیزدھم کے ربع ثانی (ق - ۱۲۴۳؟) میں اس نے لاطینی میں کیا ۔ چنانچہ یہی لاطینی ترجمی تھا جو تنقیح و تصحیح کے ایک طویل عمل کے بعد اس کا معتبر متن قرار پایا اور جس کے دو نسخے ۱۵۰۰ سے پہلے شائع ہو چکے تھے ۔ لیکن ۱۵۰۱ میں السانڈروا کے لینی (۲۸) متوطن بولونیا نے ایک نیا لاطینی متن شائع کیا آگے اور چل کر جو نسخے بھی ترتیب دئے گئے اسی کی بنا پر ۔

ملکی زبانوں کے متعدد تراجم میں سب سے زیادہ دلچسپ ایک تو غالباً قسطیلوی ترجمہ ہے جس کی طرف ہم اس سے پہلے اشارا کر آئے ہیں دوسرا انگیسی ۔ نارمن آئرستانی ڈومنک جافرے متوطن واٹرفرڈ (۲۹) (م - ۱۳۰۰) کا در تیسرا فلیدی زبان میں از یاکوب فان مائرلانٹ (۱۲۳۵ - ق ۱۲۹۱ (۳۰) ۔

لاطینی ترجموں میں راجر بیکن کا ترجمہ یقینی طور پر سب سے زیادہ دلچسپ ہے جس کی تکمیل ۱۲۵۷ کے لگ بھگ ہوئی ۔ ق - ۱۲۷۰ کے ایک مقدمے کے ساتھ (ملاحظہ ہو ہار شذرہ بیکن پر)۔

متن ــ قدیم مطبوعہ نسخے کئی ایک ہیں : De secretis secretorum vel liber de regimine principum کولون ، ۱۸۳۰ (یعنی فلپ کا ترجمہ) ، Le gouvernement des princes (پیرس ، ۱۴۹۷) ۔ ملاحظہ ہو فائرسٹر کا مقالہ جس کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ہے ۔

سرالاسرار کے اس حصے کی ترتیب جو قیافہ شناسی سے متعلق ہے ۔ رچرڈ فائرسٹر نے بڑی احتیاط سے کی یعنی Physiognomonial secreti secretorum

۲۷ - Steele

۲۸ - Alessandro Achillini

۲۹ - Dominican Geoffrey of Waterford ڈومنک یعنی ڈومنک ولی کا پیرو ــ مترجم

۳۰ - Jacob van Maerlant

Scriptores plysiogno- اپنی کتاب pseudoaristatelici versiones •latinae
(ج ۲ ، ۲۲۲—۱۸۱ ، لائپ‌تسگ ، ۱۸۹۳ - نیز monici graeci et latini
ملاحظہ ہو مقدمہ Prolegomena مجلہ اول ص ۱۷۸ اور ۱۸۱ میں) -

Secretum Secretorum cum glossis et notulis . . . Fartris Rogeri Nunc primum edidit Robert Steele. Accedunt versio anglicana ex arabicio edita per A.S. Fulton versio vetusta anglo - normanica nunc primum edita (382 p., Oxford, 1920)

جدید زبانوں میں اس کتاب کے متعدد نسخوں میں سے ہم صرف ذیل کا حوالہ دینگے Lydgate اور Burgh کی Secrees of old philosoffres مرتبہ رابرٹ سٹیل (Early English Text Society قدیم انگلیسی متون ، سلسلہ مزید ٦٦ - ۱۵٦ص - لندن ، ۱۸۹۴) - ترجمہ rime royal میں جسے John Lydgate نے شروع کیا (۱۳۷۰؟ ۱۴۵۱؟) اور Benedict Burgh نے جاری رکھا (؟ ۱۴۷۲) کے تین منثور ترجمے Secretum Secretorum مرتبہ رابرٹ اسٹیل معہ فرہنگ از T. Hendersen (مجلد اول ، ۱۸۹۸ مجموعہ مذکورہ بالا ، ۷۴) -

Richard Förster : De Azislotelis quae ferunter secrits — تنقید secretorum (41 p., Kiel, 1888). Richerd Förser : Haundschriften und Ansgsbe des secretum Secretorum(Centralblatt für Bibliontbekswesen, vol. 6, 1887, 1—22, 57—76, 218—219). Carl Brockelmann : Goschichte der Arabischen Litteratur (vol 1, 203, 1898). C. H. Haskins : Studies in Mediaeval Science (137—140, 1924). بہترین مطالعہ اسٹیل کے مقدمے میں ملیگا - ۱۹۲۰ کے نسخے میں -

اس امر کا مطلق پتہ نہیں چل سکا کہ ان بےشمار نسخوں سے کسی میں افکار سائنس کا مطالعہ بھی کیا گیا ہے یا نہیں -

مامون

عبداللہ المامون- بغداد میں ولادت پائی ۷۸٦ میں ، وفات طرسوس کے کے قریب ہوئی ، ۸۳۳ میں - ساتواں اور سب سے بڑا عباسی خلیفہ (۸۱۳—۸۳۳)- مامون کی ماں اور بیوی دونوں ایرانی تھیں - یہیں وجہ ہے ایرانیت اور شیعیت کی طرف اس کے رجحان کی (۳۱)- وہ بڑا پرجوش

۳۱ - مصنف کی یہ توجیہ صحیح نہیں ہے — مترجم

معتزلی تھا (۳۲) اور اس نے کوشش کی کہ زبردستی اپنے خیالات منوائے - اس امر کی تشریح میں کہ قرآن مخلوق ہے اس نے چار مکتوب لکھے اور اس میں ذرا سا اختلاف بھی قابل تعزیر ٹھہرایا (مثلاً امام حنبل کے معاملے میں) (۳۳) - یوں مامون نے آزادی فکر اور عدم روا داری دونوں کو بیک وقت قائم رکھا (۳۴) اس لئے کہ جہاں مذہب اعتزال کی مخالفت کو اس نے بتشدد دبایا وہاں یہود و نصاری کے لئے اپنا دربار ہمیشہ کھلا رکھا (۳۵) - علوم و فنون کی سرپرستی میں وہ هارون الرشید سے بھی سبقت لے گیا اور بڑی کوششوں سے یونانی مخطوطات حاصل کئے، بلکہ اس مقصد کے لئے ایک سفارت بازنطینی قیصر لیون ارمنی (۸۱۳-۸۲۰) کے دربار میں روانہ کی - اس نے حکم دیا کہ ان مخطوطات کا ترجمہ عربی میں کیا جائے اور بیت الحکمت کے نام سے بغداد میں ایک علمی ادارہ قائم کیا جس سے ایک کتب خانہ اور ایک رصد گاہ بھی ملحق تھی - یہ پہلا موقعہ تھا کہ متحف اسکندریہ (ج - د قرن سوم ق - م کا نصف اول) کے بعد اتنا بڑا قدم علم و حکمت کے ارتقا اور نشو و نما کے لئے اٹھایا گیا - مامون نے ایک دوسری رصد گاہ میدان تدمر میں تعمیر کی - اس کے علمائے هئیت کی تحقیق میں طریق الشمس کا میل ۳۳ °۲۳ قرار دیا - انہوں نے حرکت مبارکہ کے زیج بھی تیار کئے - مامون کے زیر فرمان دو - درجی پیمائش بھی کی گئیں تاکہ جسامت زمین کا تعین ہو جائے - ان میں سے ایک پیمائش کا

۳۲ - اعتزال کے لغوی معنی ہیں الگ ہوجانا - ''راسخ العقیدہ'' گروہ کے مقابلے میں معتزلہ قدر کے قائل تھے - ان کے نزدیک نہ قرآن غیر مخلوق ہے، نہ ازلی - قیامت کے دن وہ رویت باری تعالیٰ سے بھی انکار کرتے تھے - وغیرہ وغیرہ ــ مصنف

۳۳ - اهل مغرب ان واقعات کو ضرورت سے زیادہ اهمیت دیتے ہیں - ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

۳۴ - یہ امتزاج اگرچہ ایک متناقض سی بات ہے لیکن اس کے باوجود عام - مامون کے جانشین خلیفہ معتصم (۸۳۳ تا ۸۴۲) کے زمانے میں بھی یہی طرز عمل جاری رہا ــ مصنف

۳۵ - یہ خیال صحیح نہیں - اعتزال کی حمایت ایک جدا گانہ معاملہ ہے - ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

موقعہ تدمر کے قریب تھا (درجہ = ۳/۲ ۵۶ میل ، لہذا محیط ارض ۲۰,۴۰۰ میل اور قطر ۶,۵۰۰ میل) ۔ مامون کے لئے زمین کا ایک بہت بڑا نقشہ بھی تیار کیا گیا (۳۶)۔ اس نے فلاسفہ اور علمائے لسانیات ، محدثین و فقہا ، ماہرین ریاضی ، اطبا و منجمین اور کیمیا گروں کی حوصلہ افزائی کی ۔

فہرست (۱۱۶ ، ۲۴۳ اور جا بجا) ۔ گس ٹاف وائیل Geschichte der Chalifen (ج ۲ - ۱۹۴—۱۹۸) ۔ J. T. Reinand رائی نو : جغرافیہ ابوالفدا (ج ۱ - ۲۶۹ ۱۸۴۸) ۔ جے ۔ ایل ۔ ای ۔ ڈریئر کی History of the Planetny System from Thales to Kepler (ص ۲۴۵، ۲۴۹، ۲۷۸ - کیمبرج ، ۱۹۰۶) ۔ آر ۔ اے ۔ نکسن : تاریخ ادبیات عرب (۳۵۹—۱۹۰۷) ۔

احمد ابن سرین

مامون خلیفہ از ۸۱۳ تا ۸۳۳ کے خوابوں کا معبر ۔ تعبیر رویا میں ایک رسالے کا مسلمان مصنف جو ۳۰۴ ابواب پر مشتمل اور مصری هندی علی هذا ایرانی مآخذ کی بنا پر مرتب ہوا ۔ معلوم ہوتا ہے اس رسالے کا عربی نسخہ ضائع ہو چکا ہے ۔ البتہ اس کا یونانی متن محفوظ ہے جسے ۱۱۷۶ میں لیوٹسکس (۳۷) نے لاطینی میں منتقل کیا ۔

احمد ابن سرین اور ابو معشر (ج ۔د فصل چہارم) غالباً ایک ہی شخص ہیں ۔ ابومعشر کی عمر عہد مامونی کے تقریباً وسط میں ۴۰ برس تھی ۔ دوسری جانب ابن سرین کی تصنیف کے ایک عربی نسخے (بولاق (۳۸) ۱۸۶) میں اس کا نام محمد بتایا گیا ہے ۔ لیکن اسی تصنیف کے لاطینی

۳۶ - مسعودی کے نزدیک (ج۔د قرن نہم کا نصف اول) جسےوہ خود بھی دیکھ چکا تھا ، 'Livre de l'avertissement' ۵۳ ۔ جسامت ارض کی پیمائشوں کے لئے بھی ملاحظہ ہو کتاب مذکور ، ۴۴ — مصنف

۳۷ - لیو Leo کا ترجمہ جس روایت پر مبنی ہے وہ ان یونانی مخطوطات سے بھی قدیم تر ہے جو اس وقت دستیاب ہوتے ہیں ۔ ہم نے جس تاریخ کا حوالہ دیا وہ ہاس کنس C.H. Haskins نے پیش کی ہے (اس سے قبل ۱۱۶۰ کا سنہ متفق علیہ تھا) ۔ لیو ئس کس مینوئل اول کوم ننوس Manuel I Comnenos شہنشاہ از ۱۱۴۳ تا ۱۱۸۰ کا دبیر تھا اور اس کا زمانہ فروغ ق ۱۱۶۶ سے ۱۱۷۶ تک — مصنف

۳۸ - قاہرہ کا ایک مطبع — مترجم

نسخے میں جو ۱۵۷۷ کے لگ بھگ فرانکفرٹ سے شائع ہوا مصنف کا نام اپو ماسر (۳۹) مذکور ہے - اپوماسر شاید ابو معشر ہی کی مسخ شدہ صورت ہے - بہر کیف یہ مسئلہ ابھی تک محتاج تحقیق ہے -

متن ــ بیلیون اونیرو کریٹیکون اپیر سنکسین کائی سنے ٹاکسین احمد یئوس سیرائیم ھو انئیرو کریٹیس ٹو پروٹو سومبلو مامون - اس متن کی ترتیب Nicholas Rigault نے کی Artemidoros (ج - د قرن دوم کا نصف اول) کے نسخے میں (پیرس ، ۱۶۰۳) - ایک لاطینی ترجمہ از Leunclavius (ٹس کس کے ترجمے سے مختلف) ۱۵۷۷ مین فرانکفرٹ سے شائع ہوا (اپوماسرس کے نام سے - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ابو معشر پر) - فرانسیسی ترجمہ (پیرس ، ۱۸۵۱) -

نجوم کا ایک یونانی رسالہ جس کا ذکر Cat. Cod. Astrol. Graec. (۲ : ۱۲۲) میں کسی شخص احمد کے نام سے آیا ہے ممکن ہے مصنف مذکور ہی کی تصنیف ہو- ملاحظہ ہو تھارن ڈائیک کی تاریخ سحر(مجلد دوم، ۲۹۲) -

تنقید — Moritz Steinschneider : Ibn Shabin und Ibn Sirin (Z- D, Deuts, morgenl. Ges., Vol. 17, 227—244, 1865) : Die hebräischen Ubersetzungen des Mittelalters (566—576, 1895): Die europäischen Ubersetzungen (p. 2. 38, 1905).

R. Hercher : Zu Achmets انیرو کریٹیکون (Philologus, 10, 546, 1855). Ch. E. Ruelle : La clef des songes d'Achmet Abou-Mazar Faragment inédite et nouvelles variantes. Revue des études grecques (vol. 7. 305—312, 1894) C. Krumbacher : Byzantinische Litteratur (630, 1898). F. X, Drexl : Achmets Traumbuch : Einleitung und Probe eines kritischen Textes (Diss., München, 1909). Lynn Thorndike : History of Magic (vol. 1, 291, 1923). C.H. Haskins : Mediaeval Science (216—218, 1924).

نظام

متوفی ۸۴۵ - اکابر معتزلی فلاسفہ میں سے ایک - جاحظ کا استاد - ہم اس کا ذکر کر رہے ہیں تو زیادہ تر اس کے نظریہ تخلیق کے باعث: آدم اور اولاد آدم کی تخلیق یک وقت ہوئی لیکن ان کا ظہور پے بہ پے

Apomaser - ۳۹

ہوتا ہے ۔ عالم خلق کا صرف ایک حصہ ظاہر رہتا ہے دوسرا خفا (کمون) میں ۔ اس خیال کا مقابلہ آگسٹائین ولی کے نظریہ تخلیق بالقوہ (قرن پنجم کا نصف اول) سے کیجئے (۳۰) ۔

تنقید — ٹی ۔ جے ۔ دے بوئر : تاریخ فلسفہ اسلام (۵۳–۶۱ ۔ اشٹٹ گارٹ ، ۱۹۰۱) ۔ ڈی ۔ بی ۔

مکڈانلڈ : الہیات اسلامیہ کا نشوونما (۱۳۰ ، ۱۳۳ ، ۱۵۴ ۔ نیو یارک
M. Horten : Die Lehre von Kumūn bei Nazzam (Z.d. deutschen morgenl. Ges. vol. 63, 774—792, 1909 اہم ہے) ۔

کندی

ابو یوسف یعقوب ابن اسحاق ابن الصباح الکندی (یعنی بنو کندہ سے) ۔ لا طینی نام الکنڈس (۳۱) بصرہ میں ولادت پائی ، قرن نہم کے آغاز میں ۔ بغداد میں فروغ ہوا مامون اور معتصم (۸۱۳ تا ۸۴۴) کے ماتحت ۔ راسخ العقیدگی کے اس رد عمل میں جس کی رہنمائی متوکل (۸۴۷ تا ۸۶۱) نے کی تھی ظلم و ستم کا نشانہ بنا ۔ وفات ۸۷۳ کے لگ بھگ ۔ ''عربوں کا فلسفی'' شاید اس لئے کہ وہ عربی نسل کا سب سے بڑا اور آخری فلسفی ہے (۳۲) ۔ یونانی فلسفہ اور یونانی علوم میں اسے بہت کافی دسترس حاصل تھی اور اس نے اشراقی نقطۂ نظر سے ارسطو کا بالاستیعاب مطالعہ کیا ۔ جامع النظر سائنس دان ۔ کندی کی تصنیفات (۲۷۰ ؟) بہت کم محفوظ ہیں ۔ ان میں ریاضی ، نجوم ، طبعیات ، موسیقی ، طب ، صیدلیہ اور جغرافیہ سے بحث کی گئی تھی ۔ فلسفئی مذکور کی چار تصنیفیں ارقام ہندی کے استعمال میں ہیں ، علی ہذا یونانی زبان سے کئی ایک ترجمے عربی میں اس کے اپنے قلم سے یا جن کی نظر ثانی اس کے زیر ہدایت کی گئی ۔ اس نے کیمیاگری کو باطل ٹھہرایا ۔ کندی کی دو

۳۰ ۔ راقم الحروف کا موضوع تاریخ فلسفہ نہیں ہے ۔ الہیات کی تاریخ اس سے بھی کم لہذا ہم اس کے نظریوں اور ان کے نشو و نما سے تفصیلاً کوئی بحث نہیں کر سکتے ۔ البتہ اس ضمن میں بعض مخصوص مثالوں کی طرف اشارہ کر دینا مناسب رہیگا تاکہ نظریہ ارتقا کے عام مطالعہ میں ان سے مدد ملتی رہے — مصنف

۳۱ ۔ alkindus

۳۲ ۔ مصنف کا یہ بیان صحیح نہیں ، ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

کتابیں - : مظاہر(۴۳) ہندسی اور عضوی بصریات کا ایک رسالہ (زیادہ تر اقلیدس ، ہرون اور بطلیموس پر مبنی (انعطاف کا بالکل ذکر نہیں آیا) جس سے راجر بیکن اور وٹلو (۴۴) وغیرہ متاثر ہوئے اور 'مداوج ترکیب ادویہ' (۴۵) یعنی معتادیات کی بنا ریاضی پر قائم کرنے کی ایک حیرت انگیز کوشش بالخصوص اہم ہیں۔ پہلا مسلمان مصنف جس کی تصنیفات موسیقی ہم تک پہنچیں اور جن میں زیروبم کی تعیین کے لئے ایک تحریر بھی موجود ہے - گرارڈ و متوطن کریمونہ (۴۶) نے اس کی متعدد تصانیف کا توجمہ لاطینی میں کیا - کندی کا اثر و اقتدار دیر تک قائم رہا- کار ڈانو (۴۷) نے اس کا شمار ۱۲ عظیم ترین عقلا میں کیا ہے -

متن اور ترجمے — De medicinarum compositarum gradibus investigandis libellus شٹراس برگ سے شائع ہوئی (۱۵۳۱) Die philosophischen Abhandlungen des al-Kindi کندی کا فلسفیانہ رسالہ جس کو سب سے اول Albino Nagy نے شائع کیا (مقالہ تاریخ فلسفہ ازمنہ متوسطہ ۲ : ۵ ، ۱۱۸ ص - میونسٹر ۱۸۹۷ - ذیل کے ترجموں پر مشتمل ہے (بعض یقیناً گرارڈو کرمونہ کے ہیں): De intellectu عقل De somno of usione خواب اور بیداری De quinque essentiis عناصر خمسہ Liber introductorius in artem logicae demenstrationes مبادی فن منطق متون کا مطالعہ ، تراجم اور مبسوط حواشی) Alkindı, Pseudo-Euklid اور Tideüs, تین بصری رسائل اشاعت اور وضاحت از A. A. Björnbo اور Seb. Vogl (لائپ تسگ ۱۹۰۲) جس میں Liber Jacob Alkindi de causis diuersitatum aspectus et dandis demonstrationibus geometricis super eas (یا De aspectibus) مرحوم بژور بنو نے گرارڈو کے ترجمے کا متن نہایت صحت سے مرتب کر دیا تھا - آزاد ترجمہ از فوگل (۷۰ ص) - آٹو لوٹ Atto Loth کی Alkindi als astrolog (تحقیقات بلاد شرق)- مقالہ جشن ، ایچ - ایل - فلائشر کی نذر (۳۱۰ — ۲۶۱ لائپ تسگ ، ۱۸۷۵) جس میں ایک نجومی رسالے کا متن بھی شامل بہ عنوان "Sendschreiben des Alkindi über das Reich der Araber und wie lange es dauren wird" ابومعشر نے اس

۴۳ - De aspectibus
۴۴ - Roger Bacon اور Witelo
۴۵ - De medicinarum compositarum gradibus
۴۶ - Gherardo ad Cremona
۴۷ - Cardano

De pulvis, inbribus et ventis ac aeris mutaticne - (رسالے کا سرقہ کیا Venice 1507). Eilhard Wiedemann al-kindis Schrift über Ebbe und Flut (وقائع طبعیات مجلد ۶۲، ۳۸۷—۳۷۳ ، ۱۹۲۳- الکندی کے رسالہ مد و جزر کا ترجمہ جو ابھی تک شائع نہیں ہؤا جرمن ترجمہ)

•

تنقید ــ فہرست (ص ۶۱م—۲۰۰) - جی - فلیو گل : الکندی موسوم بہ "فلسفی‌عرب" Alkindi genannt "der Philosople der Araber" الکندی کا عہد اور اس کی قوم کا طرز زندگی (رسالہ بلاد مشرق- ۱-۴ - ۴۵ص- لائپتسگ ۱۸۵۷ - بشمول فہرست مصنفات الکندی جن کی تعداد ہے ۲۶۵) A. Nagy Sulle opere dell, al-kindi Rendiconti d. Acc. dei Lincei cl. d. sci. کی morali (ج ۴ - ۱۷۰ - ۱۵۷ - رومہ، ۱۸۹۵)- کیا کندی کی تصنیف "sur le ligues et la multiplication avec le nombre de grains کا اشارہ گنتارہ کے استعمال کی طرف ہے ؟ اینشٹروئم کی تحریر کتبخانہ ریاضی میں (۱۸۹۷ - ص ۱۲۰) سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۰۹ - ۱۸۹۸) - ایچ سوٹر : عرب ریاضئین اور فلکی (۳۶ - ۳۳ - اضافہ ۱۶۱ - ۲۹۰۴) - Rudolf Haubold کی ایک میونشی غیر مطبوعہ مخطوط کا متن de signis astronemiae applicatus ad mediciman (ص - لائپ تسگ ، ۱۹۲۱ - میونک کے مخطوط لاطینی ۲۶۷) - Kurt Lantzsh کی Alkindi und seine sabrift de Medicinarum compositorum gradibus (؟ لائپ تسگ ؟ ۸ ص ہے- تاریخ - ۱۹۳۱) H. G. Farmer : Clues for the Arabian iufiuence on European Musical Theory Jour. R. As. Soc., 61-80, 1225: isis, VIII (508-511)

آئیل ہارڈ ویڈے مان : Besprechung eines Stückes aus der Agypten von el-kindi und der darin erwoahnten Gelehrten (مقالہ ج - ۲۳۶ - ۳۲۱ - ۱۹۰۵ - اس متن کی ترتیب J. Oestrup جے- ایسٹرپ کے ایک ڈین ترجمے کے ساتھ ہوئی - کوپن ہاگن اکادمی ، ۱۸۹۶) ، Aus alkindis Optik الکندی کی بصریات سے (مقالہ ج - ۳۳۸ - ۳۳۵—۳۳۸ - ۱۹۰۷) ، Uber eine astronomische Schrift von al-kindi الکندی کے ایک فلکی رسالے سے (مقالہ ۱ - ۲۹۴—۳۰۲ - ۱۹۱۰ - اس آلے کے سلسلے میں جس کا نام تھا ذات الشعبتین (۳۸) اور جس کا استعمال ہیئت اور مساحت ارض کے متعلق پیمائشوں میں ہوتا تھا ، übur einen astrologischen Traktat von al-kindi کندی کے ایک نجومی نبذے پر

۳۸ - لفظی ترجمہ دو شاخہ ــ مصنف

(محافظ خانہ تاریخ علوم فطرت، ج۳ - ۲۲۴—۲۲۶ - ۱۹۱۱)، über stahl und Eisen bei den muslimischen Völkern (مقالہ ۵، ۱۱۴—۱۳۰ - ۱۹۱۱)، Über die Grösse der Meere nach al-kindi (مقالہ ۳۲—۳۵ - ۱۹۱۴ - میلاب اور جزر 'فی المد و الجزر'، میں ایک رسالے کے متعلق جس کا ویڈے مان جرمن زبان میں ترجمہ کر چکا ہے - حوالہ اوپر دیا گیا ہے)- (ویڈے مان کے یہ سب مقالے روئیداد مجلس طبعیات و طب ارلانگن میں شائع ہوچکے ہیں)-

بنو موسیٰ

یعنی فرزندان موسیٰ ابن شاکر جس کا انتقال عہد مامونی میں ہؤا - دوسرا نام اخوان ثلاثہ - ریاضی داں ، منجمین اور مربیان علم و حکمت بنو موسیٰ نے اپنے مال و دولت کا زیادہ حصہ یونانی مخطوطات کے حصول اور ترجموں میں گیا- وہ جن مترجمین سے کام لیتے تھے ان میں حنین ابن اسحق اور ثابت ابن قرہ (ج - د باب مابعد) بھی شامل ہیں - کہا جاتا ہے انہوں نے ریاضی ، میکانیات اور ہیئت کے میں متعدد رسائل تصنیف کئے جن میں بالخصوص اہم ایک تو کتاب المیزان (فرسطون یا قرسطون) (۴۹) ہے - دوسری وہ جس میں پیمائش کرہ ، تثلیث زوایا، علیٰ ھذا دو مفروضہ تصاویر کے درمیان دو اوسط تناسبات کی تعیین کی گئی ہے (لا طینی ترجمہ از گرارڈو ڈاکریمونہ بہ عنوان تین بھائیوں کی کتاب ہندسہ(۵۰) زاویوں کی حرکی تثلیث - نام نہاد باغبانی طریق الشمس کی تیاری (ماسکہ میں بندھی ہوئی رسی کے ذریعے) -

بنوموسیٰ نے علم و حکمت کے نشوونما میں جو حصہ لیا اس میں ان کی خدمات کی الگ الگ تعیین مشکل ہے - معلوم ہوتا ہے ان میں ابو جعفر محمد ابن موسیٰ (متوفی ۸۷۲/۳) کی ذات سب سے اہم ہے - وہ اقلیدس اور ''المجسطی'' کا طالب علم تھا نیز منطق کا عالم - احمد کا محبوب ترین بحث میکانیات ہے اور حسن کا ہندسہ -

---

۴۹ - ان اسما کے لئے ملاحظہ ہو طویل شذرہ الفہرست کی شرح میں (مجلد دوم - ص ، ۱۳۷ - ج ۸) - اس شذرے سے قرسطون کی موجودگی بے حد مشتبہ ہو جاتی ہے - جعفر نے اس کو رومی قرار دیا ہے (ڈی - بی میکڈانلڈ) — مصنف

۵۰ - Liber trium fratrum de geometria

Verba filiorum Moysi, filii Sekir, id est — متن اور ترجمے Maumeti, Hameti et Hasen. Der Liber trium fratrum de geometria. Nach der Lesart des codex Basiliensis F. II, 33 mit Einleitung und Commantar herausgegeben von Maximilian Curtze (Nova Acta acad. germ. naturae curiosroum, vol. 49, (15-16), Halle, 1885 یہ گیرارڈو کا ترجمہ ہے جس کا حوالہ اوپر آ چکا ہے) ۔

تنقید — فہرست (۲۷۱ شرح - سوٹر کا ترجمہ ۳۴ M. Stein Schneider Die Söhne des Mussa ben Schakir (Bikbiotheca Mathematica, 44-48, 71-75 1887). Carra de Vaux : Une proposition due Livre, des Fils de Mousa sur les calcus approche's (Bibliotheca Mathematica, p. 1, 1898 کرٹسے کے متن کے آخری H. Suter: Die Mathematiker und Astronomen) - قضیے کے سلسلے میں der Araber (20-21, 1900); Nachträge (160, 1902); Uber die Geometrica der Söhne des Mūsā (Bibliotbeca Mathematica, vol 3, کرٹسے کے متن کی تنقید اور بہتر مخطوطات سے بعض اجزا کا ترجمہ) Eilhard Wiedemann : Bemerkungen zum Werke 259-272, 1902 fi-l-bijal (فی الحیل) (Beiträge VI, 6,55, 1906 (حیل) ہوائی کر تبوں Beiträge xii, 200-205, (چراغ) Beiträge X, 341-8, 1906 کی بحث میں F. Wiedemann und (اسی رسالے کے اقتبسات پر مشتمل 1907 : idem F. Hauser : Uber Trinkgefässe und Tafelbauf sätze nach al-Jazari und den Benū Mūsā (Der Islam, vol. 8, 55-93, 268-291, 1911 ; Isis, III, 478). Friedrich Hauser : Uber das kitāb al-bijal, das Werk über die simnreichen Anordrnugen, der Benu Mūsā (Abbdl. zur Gesah. dar Naturwis, und der Medizin, Heft 1. 188 p., 22pl., Erlangen, 1922 ; Isis, v, 208)

ہندو فلسفہ

شنکر

شنکر اچاریہ (استاذ شنکر) ۔ ولادت کیرالا میں پائی یعنی موجودہ مالا بار میں ۷۸۸ کے لگ بھگ ۔ کشمیر تک سفر کیا ۔ انتقال کانچی یا کانجی ورم میں ہؤا ۔ ۳۲ برس کی عمر میں ؟ (یہ سنین بہت کچھ غیر موثق ہیں گو اغلب یہ ہے کہ شنکر اچاریہ نے قرن ہشتم کے آخر اور نہم کے شروع میں فروغ پایا) ۔ ہندو فلسفی ۔ فلسفہ ویدانت کا

مفسر اعظم (۵۱) - شنکر اچاریه نے برهم سوتر اور بادریان (۵۲) علی هذا دس بڑے اپنشدهوں نیز بهگوت گیتا کی متعدد شرحیں لکھیں اور اس او پر زور دیا که ان میں صرف عقیدۂ وحدیت مطلقه (۵۳) کا ذکر آیا ہے۔ وہ خود بھی کئی ایک ویدانت رسائل کا مصنف ہے۔

متن ــ شنکر اچاریه کی شرحوں کے سنسکرت نسخے اس قدر زیادہ هیں که ان کا حواله ممکن نہیں - Das Palladium der Weisheit (Vireka chudamani) مترجمه موهنی چڑجی (لانپ تسگ، ۱۸۹۸) Vedānta Sutras شرح از شنکر اچاریه مترجمه George Thibaut (تین ج - کتب مقدسۂ مشرق مجلد ۳۴، ۳۸، ۴۸ - آکسفرڈ ۱۸۹۴—۱۸۹۰) -

تنقید ــ سی - کے کرشنا سوامی آئر : شری شنکر اچاریه - ان کی زندگی اور زمانه - ان کا فلسفه از سیتا ناتھ تتوا بھوشن (مدراس، ؟ ۱۴۶ ص - امسٹر ڈام، ۱۹۰۶) - Barend Faddegon کی Camkara's Gitāhbasya Toegelicht beoordeeld - Paul Deussen پاؤل ڈے سن : اپنشدهوں کا فلسفه The philosophy of Upinshads (ایڈنبرا، ۱۹۰۶) ویدانتی نظام کاخاکه بمطابق شنکر Outhine of the Vedanta System according to Shankars ترجمه J. H. Woods اور C. B. Rukley ۵۱ ص - نیو یارک، ۱۹۰۶)، مکمل ترجمه کتاب مذکور کا از چارلس جانسٹن (۵۳۰ ص - چکاگو، ۱۹۱۴ - آی سس ۲ : ۴۰۸—۴۰۷)- ایم - ونٹرنٹس : هندوستانی ادبیات (ج ۳ - ۴۳۶ - ۴۳۲ - ۱۹۳۰) - مگنڈل اے بچ (Magandal A. Buch) : شنکر کا فلسفه The Pohilosophy of Shankar (بڑوده، ۱۹۲۱) V. S. Ghati کی Dictionary of Religions and Ethics (ج - ۱۱، ۱۸۹—۱۸۵، ۱۹۲۱) -

۴ - اسلامی ' لاطینی، باز نطینی اور هندو ریاضیات و فلکیات

اسلامی ریاضیات و فلکیات

حجاج ابن یوسف

حجاج ابن یوسف ابن مطر - ۷۸۶ اور ۸۳۳ کے درمیان کسی وقت

۵۱ - یہاں تک که ویدانت کا نام لیا جائے توشنکر اچاریه کے فلسفه کا ـــ مصنف

۵۲ - Brahmasutra اور Bādaryāna

۵۳ - شنکر کا عقیده کیول آدویات Kevalādvaite سے موسوم ہے یعنی لا ثنویت مطلقه ـــ مصنف

فروغ پایا ۔ غالباً بغداد میں ۔ اقلیدس کی ''مبادیات'' کا پہلا عربی مترجم نیز ''المجسطی'' (کتاب المجسطی کے لیهذا ہمارا لفظ المگسٹ(۱) عربی مترجمین میں سے ایک ۔ المجسطی کا ترجمہ اس نے ۸۲۹-۸۳۰ میں کیا ایک سریانی ترجمے (از سرجیوس متوطن رسائنہ ؟ ج ۔ د قرن ششم کا نصف اول) کی بنا پر ۔ المجسطی کا ایک تصرف آگے چل کر ابوالوفا (ج ۔ د قرن دہم کا دوسرا نصف) نے بھی تیار کیا ۔

اقلیدس کی ''مبادیات'' کا ترجمہ حجاج کو دو بار کرنا پڑا اول ہارون الرشید اور پھر مامون الرشید کے عہد میں ۔

متن اور ترجمے ۔ بسٹ ہارن R. O. Besthorn اور ہائی برگ J. L. Heiberg نے الحجاج کے ہاتھوں ''مبادیات'' کے ترجمۂ ثانی کا ایک نسخہ تیار کیا Codex Leidensis 399,1. Euclidis Elementa interpretatione al-Hadschdad-chii cum commentariis al-Nazirii (کوپن ہاگن ، ۱۸۹۳ وغیرہ ۔ اس مخطوط کے عنوان میں اس ترجمے کو حنین ابن اسحق سے منسوب کیا گیا ہے اور عربی دیباچے کو الحجاج سے)

تنقید ۔ فہرست ۲۵۲ ، ۲۶۵ ، ۲۶۸ ۔ ایچ ۔ سوٹر : عرب ریاضین اور فلکی (ص ۹ ۔ ۸۰۸ ۔ ۱۹۰۰) ۔

عباس

العباس ابن سعید الجوہری ۔ مامون کے ماتحت فروغ پایا ۔ مسلمان ریاضی داں اور عالم ہیئت ۔ وہ ان فلکی مشاہدات میں شریک تھا جن کا اہتمام ۸۲۹-۳۰ میں بغداد(۲) اور ۸۳۲-۸۳۳ میں دمشق میں کیا گیا(۳) ۔ مبادیات اقلیدس کی متعدد شرحیں بھی تصنیف کیں ۔

ایچ ۔ سوٹر : ریاضین (۱۲-۱۹۰۰) ۔

---

۱ ۔ لفظ مجسطی غالباً مگسٹی سے مشتق نہیں جیسا کہ بالعموم خیال کیا جاتا ہے ۔ گمان غالب یہ ہے کہ وہ ایک خود ساختہ مخفف ہے لفظ مکالے اور لفظ سون ٹاک سز کا ۔ ملاحظہ ہو بروکل مان Brockelmann کی Arabische Literature ج ۱ ، ۲۰۳ ، ۱۸۹۸ ۔ مصنف

۲ ۔ باقی مشاہدہ کاروں میں یحییٰ ابن ابی منصور ، سند ابن علی اور دوسرے علما شامل تھے ۔ مصنف

۳ ۔ سند ابن علی ، علی ابن عیسیٰ اور المروروذی وغیرہ کے ہمراہ ۔ مصنف

ابو سعید الضریر

ابو سعید الضریر الجرجانی (۴) ابن العربی کا شاگرد، متوفی ۸۴۵/۴۶ - گویا ابو سعید الضریر نے قرن نہم کے نصف اول میں فروغ پایا - مسلمان ہیئت داں اور عالم ریاضیات - اس کا ایک رسالہ مسائل ہندسہ اور دوسرا ہاجرہ کشی° میں ہے (بظاہر عربی ادب میں یکتا گو اس موضوع پر کم و بیش ہر زیج میں بحث کی گئی ہے) -

متن—Carl Schoy : Abhandlung uber die Ziehung der Mittagslinie—dem Buche uber das Analemma entnommen, samt dem Beweis dazu von Abu Sa'id ad-Darir (Ann. d. Hydr. usw., 265-271, 4 figs., 1922 ; Isis, V, 495).

تنقید — ایچ سوٹر : عرب ریاضیین اور فلکی (۷۴—۱۹۰۰) -

بنو موسیٰ

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں -

خوارزمی

ابو عبداللہ محمد ابن موسیٰ الخوارزمی (۵) - آخری لفظ (نسبت) کا تعلق اس کے مولد خوارزم سے ہے، یعنی جدید خیوا سے بحیرہ خوارزم (جھیل ارال) کے جنوب میں - زیادہ تر اسی نام سے مشہور ہوا جیسا کہ الفاظ الگورزم اور اوگرم (چاسر) (٦) سے ظاہر ہوتا ہے اور جو خوارزمی ہی کے مشتقات ہیں - مامون خلیفہ از ۸۱۳ تا ۸۳۳ کے ماتحت

---

۴ - یعنی جرجان (بحیرۂ خزر کے مشرق) کا - ضریر کے معنی ہیں نابینا — مصنف

۵ - عربی متون چونکہ اعراب سے خالی ہیں لہذا اسمائے معرفہ کے تلفظ میں کبھی کبھی اختلاف بھی ہو جاتا ہے - لیکن اس امر میں زیادہ کد و کاوش بے سود ہے - ہمیں چاہئے اپنی توجہ حروف صحیحہ پر رکھیں — مصنف

٦ - جو انگریزی شاعر چاسر Chaucer نے استعمال کئے - algorism اور augrim — مصنف

فروغ پایا ۔ متوفی ق ۔ ۸۵۰ ۔ مسلمان ریاضی داں ، فلکی اور جغرافی ۔ اپنی نسل کے اکابر سائنس دانوں میں سے ایک اور اپنے وقت کا سب سے بڑا سائنس داں ۔ خوارزمی نے ہندوؤں اور یونانیوں کی باہمد گر متناقض معلومات کو تطبیق دی ۔ از منۂ متوسطہ کے افکار ریاضیات نے اور کسی مصنف سے اتنا گہرا اثر قبول نہیں کیا جتنا خوارزمی سے ۔ پھر عرب اور اہل یورپ ارقام ہندی سے آشنا ہوئے تو اسی کے رسالہ حساب کی بدولت (عربی میں ناپید ہے ۔ قرن دوازدھم کا ایک لاطینی ترجمہ دستیاب ہوتا ہے) ۔ خوارزمی کی تصنیف حساب الجبر و المقابلہ(ے) بھی حد درجہ اہم ہے ۔ کتاب مذکور میں سادہ اور مساوات درجہ دوم کے تحلیلی حل پیش کئے گئے ہیں اور ہم کہ سکتے ہیں اس کے مصنف کا شمار ان لوگوں میں کرنا چاہئے جنہوں نے تحلیل یا جبر و مقابلہ اور ہندسہ میں تفریق کرتے ہوئے اس کی بنا ایک الگ تھلگ مضمون کے طور پر رکھی(۸) ۔ خوارزمی نے مساوات درجہ دوم کے ہندسی حل بھی دیئے ہیں (معہ اشکال) مثلاً (لا۲ + ۱۰ لا = ۳۹ یعنی وہ مساوات جس کا متاخرین نے اکثر اعادہ کیا ۔ معلوم ہوتا ہے ''کتاب الخوارزمی فن ہیئت میں' از استاذ الف آڈے لارڈ متوطن باتھ (۹) جس میں حساب ، ہندسہ ، موسیقی اور ہیئت سے بحث کی گئی ہے خوارزمی کی اپنی تصنیف نہیں ہے بلکہ اس کی تعلیمات کا خلاصہ ۔ خوارزمی کے فلکی اور مثلثیاتی جداول کا ترجمہ جن پر مسلمہ المجریطی (ج ۔ د قرن دھم کا دوسرا نصف) نے نظر ثانی کی ۱۱۲۶ ھی میں آڈے لارڈ متوطن باتھ کے ہاتھوں لاطینی میں ہوگیا تھا ۔ یہ اولیں جداول ہیں جو مسلمانوں نے تیار کئے ۔ ان میں جیوب تفاعل کے ساتھ ساتھ مماس تفاعل (مسلمہ کا الحاق) بھی شامل تھے ۔ خوارزمی شاید ان درجی پیمائشوں میں شریک تھا جو مامون (ج ۔ د) کے زیر فرمان کی گئیں ۔ اس نے بطلیموس کے جغرافیے کی اصلاح کی ۔ متن اور نقشوں دونوں لحاظ سے (صورت الارض) ۔

عام تصنیفات ــ فہرست (ص ۲۷۴ اور شرح) ۔ ایچ ۔ سوٹر : عرب ریاضیئین (۱۰ ۔ ۱۹۰۰) اضافہ (۱۶۰ ۔ ۱۵۸ ۔ ۱۹۰۲) ۔ ایل ۔ سی

---

۷ ۔ لہذا لفظ الجبرا Algebra ــ مصنف

۸ ۔ اور کون ہیں ؟ ــ مصنف

۹ ۔ Liber ysagogarum Alchorismi in astronomicum magistro A. [Abdelard of Beth ?] compositus

کارپنسکی کے نسخہ جبرو مقابلہ (۱۹۱۵) میں جس کا حوالہ آگے چل کر آیا ہے خوارزمی کے حالات زندگی اور تصنیفات کا ایک عام خلاصہ موجود ہے -

ریاضیات (متن) — حساب کی اشاعت Baldassare Boncompagni کے زیر اہتمام ہو چکی ہے بعنوان Trattlati d'arithmetica (روما ، ۱۸۵۷ - Algoritmi de numero Indorum ; Joannis Hispalensis liber algorismi de pratica arismetrice — جعلی تصنیف کو بڑھاتے ہوئے (The Algebra of Muhammed bin Musa مرتبہ و مترجمہ Fredaric Rosen (لندن ، ۱۸۳۱) - رسکہ Ruska نے ثابت کر دیا ہے کہ یہ ترجمہ گرارڈو متوطن کریمونہ سے فرو تر ہے جسے لبری Libri نے شائع کیا) - Guil. Libri : Histoir des sciences mathématiques en Italie (vol. 1, 253—297, Paris, 1838). Aristde Marre : Le Messâhet de Mohammed ben Moussa, extrait de son Algébre, traduit ann (Nouvelles Annales de mathématiques, vol. 5, 1840. تازہ نظر ثانی شدہ نسخہ ، روما ، ۱۸٦۰). Louis Charles Karpinski : Robert of Chester's Latin translation of the Algebra of Khowarizmi, معہ مقدمہ اور تنقیدی تعلیقات ترجمہ انگریزی زبان میں (164p., New York, 1915: Isis, IV, 504). ملاحظہ ہو Ysagogarum Alfred Nagl سے یسا گو کرم کے لئے (Z. f Math. u. Physik, hist. Abt., vol. 34, 129—146, 161—170, 1889) : Max Curtze: Über eine Algorismus Schrift des XII. Jahrhundert (Abdhl. z. Gesch. d. Math. 8. Heft. P. 1—27 1898).

مثلثیات کے لئے ملاحظہ ہو فلکیات -

ریاضیات (تنقید) — H. Suter : Über die im "Liber augmenti et diminutionis" vorkommenden Autoren (Bibliotheca Mathematica. vol. 3, 350—354. 1902 - م ن - کانٹور کا خطبہ ج ۱ - ترتیب سوم ، ۳۰ے - Max Simon : Zu Awarizmli's hisab al gabr wal muqābala (Archiv d. Math., vol. 18, 202—245, 1911). L. C. Karpinski : Robert of Chester's translaton of al-khowarizmi (Bibliotheca Mathematica, vol. 11, 125—131) - ضمیمہ کے متعلق مصنف کے ترجمے کے متعلق، ۱۹۱۰). Julius Ruska : Zur ältesten arabischen Algebra und Rechenkunst (Sitzungsberichte der Heidelberger Ak. d. Wiss., philos. Klasse, 1—125, 1917. ، خوب ہے ملاحظہ ہو آی سس ۳ - ۷۷ے ، ۳۰ے—٦۷ کارپنسکی).

H. Wieleitner : Die Erbteilvngsaufgaben bei Alchwarazmi (Z. f. math. und Naturwiss. Unterricht, vol. 53, 57—67 ; Isis, V, 210).

Die astroromischen Tafeln des Muham- — (متن) فلکیات اورمثلثیات med ibn Musa in der Bearbeitung des Maslama ibn Ahmed al-Madjriti und der Latein Überseizung des Athelard von Bath auf Grund der Vorarbeiten von A. Bjö.onbo und R. Besthorn hrg. und Kommentiert von H. Suter (Mèmoires de l'Ac. des scienes de Denmark شعبۂ ادبیات ، ج ۳ — ۲۸۰ص - کوپن ہاگن ، ۱۹۱۴ - عمدہ ہے - آی سس ۳ : ۵۰۲) -

H. Suter : Der Verfasser des Buch- — (تنقید) فلکیات اور مثلثیات es "Gründen der Tafele des Chowarezmi (Bibliotheca Mathematika, vol. 4, 127—129. 1903. شرح الخوارزمی معہ زیجات کا ۔صنف البیرونی ہے (ج - د قرن یاز دہم کا نصف اول A. A. Bjö nbo : Al-Chwarismi's trignometriske Tavler (Festsrift til H. G. Zeuthen, 1— 7, Köbenhaven, 1909). J. Frank : Die Verwendung des Astrolabs nack al-Chwarizmi (Abdhl zur Gesch. der Naturw. und der Med., 3, 32 p, Erlangen, 1922. ایک متعلقہ متن کے ترجمے کے ساتھ - آی سس ۵ : ۲۰۸) E. Wiedemann und Josef Frank: Zirkel zur Bestimmung der Gebetzeiten (Sitzungsber. der phys. mediz Sozietät in Erlangen, vol. 52, 122—125, 1922; Isis, V, 495).

Spitta bey. Huwarizmi's Auszug aus der Geographie — جغرافیہ des Ptolemaeus (Z. n. deutsh. morgenl Ges., vol. 55, 294—297, 1879). C. A. Nallion ; Al-Huwârizmi e il suo rifacimento della geografia di Tolomeo (Atti. d. Acc. d. Lincei, cl. d. sci. mor., vol. 2. 53 p., Roma (1894) 1896). Hans von Mzik: Ptolemaeus und die Karten der arabischen Geographen (Mitt. d. geogr. Ges. in Wien, Vol. 58, p. 152—176. 7 pl., 1915). Afrika nach der arabischen Bearbeitung der (تلخیص جغرافی) گیوگریفی سنوہسس des Ptolemaeus von Muh ibn Musa (Denkschriften d. Ak. d. Wiss, phil. Kl., vol. 59, 105 p., Wien, 1916. نقشہ دریائے نیل۔ خوارزمی کے نقشہ شمالی افریقہ کی ترتیب مکرر ۱۰ عرض البلد جنوبی تک اور بطلیموس کی معلومات جغرافیہ کا مقابلہ یعقوب الرھاوی اور البتانی سے - ملاحظہ ہو آی سس ۵ : ۲۰۸ -:- J. Ruska Neue Bausteine zur Gesch. d. arabischen Geographie (Geograh,

z., vol. 24, 77—81, 1918), "Bibliothek arabischer Historiker und Geographen" کے صورت الارض کا متن جیسا کہ وہ جامعہ شٹراس برگ کے محافظ خانہ میں محفوظ ہے مرتبہ ھ نس فان مزیک (۱۸۰ص.٥- لائپ‌تسگ، ۱۹۲۶) - صورت الارض کا جرمن ترجمہ بھی اسی مجموعے میں شائع ہو گا۔

کندی

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں ۔

سہل الطبری

ربان الطبری کے نام سے بھی مشہور ہے یعنی طبرستان کا ربان ۔ قرن نہم کے تقریباً آغاز میں فروغ پایا(۱۰) یہودی ہئیت داں اور طبیب ۔ عربی زبان میں المجسطی کا پہلا مترجم ۔

ایچ سلوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۱۳ - ۱۹۰۰) ۔ ایم ۔ اشٹائین شنائیڈر : یہود کا عربی ادب Die arabische Literatur der Juden (۳۴ - ۳۳ - فرانک فرٹ، ۱۹۰۲) ۔

احمد النہاوندی

احمد ابن محمدالنہاوندی ۔ جند شاپور میں فروغ پایا یحییٰ ابن خالد ابن برمک کے زمانے میں جس کا انتقال ۳-۸۰۲ میں ہؤا ۔ اس کی اپنی موت کا زمانہ ۸۰۲-۸۳۵ ہے ۔ مسلمان ہئیت داں ۔ جند شاپور میں فلکی مشاہدات اور ان زیجات کی تالیف جن کے لئے ''مشتمل'' کا نام تجویز کیا گیا ۔

ایچ ۔ سوٹر : ریاضیئین (۱۰—۱۹۰۰) ۔

مامون

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں ۔

حبش الحاسب

احمد ابن عبداللہ المروزی (یعنی مرو کا رہنے والا)

---

۱۰ - اس ۔دء کا تعین اس طرح کیا گیا ہے کہ اس کے بیٹے علی (ج ۔ د ذیل میں) نے جو یک ممتاز طبیب اور رزی کا استاد تھا ۸۳۵ کے لگ بھگ اسلام قبول کیا ۔۔ مصنف

حبش(۱۱) الحاسب (حساب کرنے والا)۔ بغداد میں فروغ ہؤا ۔ سو سال کی عمر پائی ۔ زمانۂ انتقال ۸۶۴ اور ۸۷۴ کے درمیان ۔ مامون اور معتصم کا ہئیت داں ۔ (مشاہدات کا سلسلہ ۸۲۵ سے ۸۳۵ تک جاری رکھا) ۔ اس نے تین زیجات تیار کئے ۔ پہلے ہندوؤں کے انداز میں ، دوسرے یعنی 'پرکھے ہوئے' زیجات (۱۲) سب زیادہ اہم اور شاید 'زیجات مامونی' یا ''عربی'' کے نام مشہور ہیں جن کو بہت ممکن ہے مامون کے ہئیت دانوں نے مل کر تیار کیا ہو ۔ تیسرے یعنی زیجات شاہ نسبتاً مختصر ہیں ۔ حبش ہی نے سب سے پہلے ۸۲۹ کے ایک کسف کے سلسلے میں وقت کی تعیین ارتفاع (سورج کے) کے ذریعے کی اور یہ وہ منہاج ہے جو بالعموم مسلمان ہئیت دانوں کے استعمال میں رہا ۔ معلوم ہوتا ہے ''ظل'' کا تصور (۱۳) جو گویا آج کل کے مماس کا مرادف ہے ول اول حبش ہی نے پیش کیا ۔ چنانچہ اس نے ان اظلال کا ایک جدول بھی تیار کیا جس کی کوئی مثال اس سے پہلے نہیں ملتی ۔

حبش کا ایک بیٹا ابو جعفر (ابن حبش) بھی بڑا نامور ہئیت داں اور آلات ساز تھا ۔

تنقید — Caussin : Le livre de la grande table Hakémite d'ibn Yunus : Notice et extraits des manuscrits (vol. 7 an xii, p. 100). H. Suter : Die Mathematiker und Astronomer der Araber (12,27, 1900). Dreyer : Planetary Systems (250, 1950). Fihrist (p. 275 اور شرح Masūdī. Livere de l'avertissement (.95). C. Shoy : Beitrag zur arabisene Trignometie Isis, V, 392, 1923 حبش کےجد اول جیوب اور ظلی جیوب کے متعلق Uber den Guomosenhatten unddie Schattenta fel (29 p. Hanover, 1923, Isis, vii, 573 (اہم ہے ۔

سند ابن علی

ابوالطیب سند(۱۴) ابن علی ۔ عہد مامونی میں فروغ پایا ۔

---

۱۱ - حبش عرف ہے لیکن یہ معلوم نہیں ہو سکا اس کا مطلب کیا ہے ۔ یوں الحبش کے معنی ''حبشی'' کے ہو سکتے ہیں ۔ البتہ سریانی زبان میں حبشہ کے معنی ''راہب'' کے ہیں — مصنف

۱۲ - Tabulae probatae (بغداد ۸۳۴—۳۳) — مصنف

۱۳ - umbra (versa)

۱۴ - جو سند سے بہتر ہے — مصنف

وفات ۸۶۴ سے موخر ہے - مسلمان (۱۵) فلکی اور ریاضیات داں - ان علمائے ہئیت کا سرخیل جنھوں نے مامون کے زیر فرمان مشاہدات کئے - کنسیۂ بغداد (یعنی رصدگاہ - کنسیہ ایک فارسی - عربی لفظ ہے بہ معنی گرجا، ہیکل، مندر) کی تعمیر اسی کے اہتمام سے ہوئی - اس نے زیجات کے علاوہ فلکی (یا ریاضیاتی) مباحث پر بھی قلم اٹھایا - نیز وزن مخصوص میں تحقیقات -

ایچ سوٹر : ریاضیئین (۱۳ ، ۳۳۷ - ۱۹۰۰ - ۱۶۰ - ۱۹۰۳) -

علی ابن عیسیٰ اصطرلابی

بغداد اور دمشق میں فروغ پایا ۸۳۰ سے ۸۳۳ تک - مسلمان ہئیت داں - مشہور فلکی آلات ساز (۱۶) - وہ ان درجی پیمائشوں میں شریک تھا جن کا حکم مامون نے دیا - ۸۳۰—۸۲۹ اور ۳۳—۸۳۳ میں اس نے بغداد اور دمشق میں بعض فلکی مشاہدات کئے - اصطرلاب کے قدیم ترین رسائل میں سے ایک کا مصنف -

متن — Louis Scheicho : L'astrolabe et la maniére de s'en Servir. Traité inédit de Ali ibn Isa (2o p. Bey routh, 1913 ; Isis, V, 211)

تنقید — ایچ سوٹر : ریاضیئین عرب (۱۳ ، ۲۰۹ - ۱۹۰۰ - مسلمانوں کی پیمائش درجات کے متعلق اہم شذرہ) -

یحییٰ ابن ابی منصور

ابو علی یحییٰ ابن ابی منصور - مامون کا عجمی الاصل (۱۷) ملازم - وفات ۸۳۱ کے لگ بھگ - حلب میں دفن ہؤا - ایرانی ہئیت داں جس نے عربی میں قلم اٹھایا - ۳۰—۸۲۹ میں اس نے بغداد میں فلکی مشاہدات کئے (۱۸) نیز متعدد کتب ہئیت کی تصنیف - نام نہاد زیجات مامونی

---

۱۵ - مگر ولادۃ یہودی — مصنف

۱۶ - لہذا اس کا عرف - نیز ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ حامد ابن علی پر (اگلے باب میں) — مصنف

۱۷ - لیکن اس نے اسلام اس وقت قبول کیا جب اسے ملازمت مل گئی — مصنف

۱۸ - اس کے بعض آلات میں ہر درجے کی تقسیم چھ حصوں میں کی گئی تھی — مصنف

بھی اسی کی تالیف میں ۔

یحیی کے ایک پوتے ھارون ابن علی نے بھی جو ۱ــ۹۰۰ میں بغداد میں فوت ھؤا کچھ زیجات تیار کئے جن کا خوب خوب استعمال ھوتا رھا نیز کچھ فلکی آلات ۔

فہرست ، سوٹر کے ترجمے میں (ص ۲۹) - ایچ سوٹر : ریاضیئین اور فلکی (۸ ، ۳۴ - ۱۹۰۰ -ایضاً- ۱۵۸ - ۱۹۰۳) -

مروروذی

خالد ابن عبدالملک المروروذی (۱۹) ـ مامون کے ماتحت فروغ پایا ـ مسلمان ھئیت دان ـ ان علمائے ھئیت میں سے ایک جنھوں نے ۸۳۳ــ۳۲ میں دمشق کے شمسی مشاھدے میں حصہ لیا ـ

مروروذی کا بیٹا محمد اور پوتا عمر دونوں ھئیت کے عالم گذرے ھیں ـ موخرالذکر نے زیجات کے علاوہ ایک کتاب اصطرلاب میں تصنیف کی (المسطح) -

ایچ سوٹر : ریاضیئین اور فلکی (۱۱ ، ۳۶ ، ۳۸ - ۱۹۰۰) -

دینوری

ملاحظہ ہو فصل ھشتم باب ما بعد ـ

فرغانی

لاطینی میں الفراکانت (۲۰) ـ ابوالعباس احمد بن محمد ابن کثیر الفرغانی ـ فرغانہ واقعہ ماورالنہر میں ولادت پائی ـ فروغ مامون کے ماتحت - ۸۶۱ میں زندہ تھا ـ مامون اور اس کے جانشینوں کے اکابر ھئیت دانوں میں سے ایک ـ کتاب فی حرکات السماویہ و جوامع علم

۱۹ - یعنی مروالروذ (یا مرو رود - مرو اصغر) کا رھنے والا ـ خراسان کا ایک شہر جس کو اسی صوبے کے ایک دوسرے شہر مرو (Merv) سے خلط ملط نہ کیا جائے ـ (مرو اکبر کے باشندے یا متوطن کو المروزی کہا جائے گا) ـــ مصنف

۲۰ - Alfraganus

النجوم' کا مصنف جس کا لاطینی ترجمہ قرن دوازدہم میں ہوا اور جو مغربی فلکیات پر ریگیو مون ٹانس (۲۱) کے ظہور تک بے حد اثر انداز رہی - فرغانی کو بطلیموس کے نظریۂ استقبال معدلین علی ہذا اس کی قیمت سے اتفاق تھا لیکن وہ کہتا تھا اس سے کواکب کے علاوہ سیارے بھی متاثر ہوتے ہیں - قطرالارض = ۶,۵۰۰ میل - سیاروں کے انتہائی فاصلوں اور قطروں کی تعیین - ۸۶۱ میں جب فسطاط میں ایک نیل پیما تعمیر ہوا تو اس کی نگرانی فرغانی نے کی (۲۲) -

متن اور ترجمے — حرکات السماویہ Elements of Astronomy (اس کتاب کے مختلف نام ہیں) کا ترجمہ یحیئی ہسپالن سس اور کراروڈ متوطن کریمونہ نے لاطینی زبان میں کیا - عبرانی میں یعقوب اناتولی Anatoli نے - ہسپالن سس ترجمہ Compilatio Astronomica اول اول فرارا Ferrara میں طبع ہوا (۱۴۹۳) - پھر ملانک ٹون Melanchthon نے ریگیومون ٹانس کے کاغذات سے اسے نیورن برگ میں ترتیب دیا، ۱۵۳۷ اور پھر پیرس میں (۱۵۴۶) - اناتولی کے ترجمے کا لاطینی ترجمہ یعقوب کرسٹ مان Jacob Christmann نے کیا (فرانک فرٹ، ۱۵۰۰) -

عربی متن کا نسخہ اولی (لاطینی ترجمے کے ساتھ) از Jacob Golius بہ عنوان Muhammedis fil Ketiri Ferganensis qui vulgo Alfraganus dicitur Elementa Astronomica, arabice et latine (امسٹر ڈام، ۱۶۶۹) -

اصطرلاب کی دو تصنیفات ابھی تک شائع نہیں ہوئیں -

تنقید — فہرست (۱ - ۲۷۹ - شرح ص ۱۳۴) - ایچ - سوٹر: عرب ریاضیئین اور فلکی (ص ۱۸ - ۱۹۰۰ - اضافہ ص ۱۶۰ - ۱۹۰۲) دائرۃ المعارف اسلام (ج ۲ - ۶۶ - ۱۹۱۳) - پی - ڈیوم: نظام ارض (ج ۲ - د - ۲۰۴ - ۲۱۴ - ۱۹۱۴ - فرغانی کے نظریات استقبال معدلین کی بحث) - ای - ویڈے مان: مقدمہ عربی تصانیف ہئیت پر Einleitung zu arabischen Astronomische Werken Das Weltall, 20, J., 21—26, 1919 اس سلسلے کے باب اول میں جس کے لئے ملاحظہ ہو آئی مس ۴: ۳۲۴ فرغانی کی مقدمہ کتاب اصطرلاب کے مقدمے کا ایک محشی ترجمہ

۲۱ - Regiomantanus

۲۲ - فہرست میں مرقوم ہے کہ فرغانی نے ایک کتاب رخامات میں تصنیف کی' یعنی راقم الحروف کے نزدیک ساعات شمسی میں - نیز ''المجسطی'' کا ایک خلاصہ (ڈی - بی - میکڈانلڈ) — مصنف

E. Wildeman and Josep Frank : Zirkel - (موجود ہے مخطوط برلین) zur Bestimmung der Gebetszeiten (Sitzungsber der phyzik. mediz. Sozietät in Erlangen, vol. 52, 122—125, 1922 ; Isis, v, 495). Gaston Wiet : Une restauration du nilometre de l'ile de Rawda sous Mutawakkil (274-861) (C R. d l'Acad, des inscriptions, 202—206, 1924.

فرغانی کا اثر — Paget Tonybee : Dante's obligation to Alfraganus in the Vita nouva and Convivio (Romania, 413—432, 1895). Romeo Compani : Alfragano. II "Libro dell" aggregazione delle stelle" (Dante, Convivio, II, VI—134 ; seconds il codice Mediceo-Laurenziano pl. 29, cod. 9). (Collezione di opuscoli danteschi, vol. 87—90, 175 p., Firenze, 1910).

عمر ابن الفرخان

ابو حفص عمر ابن الفرخان الطبری - طبرستان کا باشندہ جس نے بغداد میں فروغ پایا - متوفی ق - ۸۱۵ - مسلمان ہئیت دان اور میر عمارت - اس کے قلم سے کئی ایک فارسی کتابوں کا ترجمہ عربی میں ہوا اور ان میں سے بعض کا مامون کے زیر حکم - عالم مذکور نے مباحث نجوم اور ہئیت پر بھی قلم اٹھایا (مثلاً کتب چہار گانہ مترجمہ البطریق کی ایک شرح) -

ان تصنیفات میں سے ایک یعنی کتاب الاصول بالنجوم ممکن ہے اس کے بیٹے محمد کی تصنیف ہو -

ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (ص ۷ - ۱۹۰۰ - ص ۱۵۸ - ۱۹۰۲) -

محمد ابن عمر

ابو بکر محمد ابن عمر الفرخان الطبری - عجمی الاصل - متقدم الذکر کا بیٹا - قرن نہم کے آغاز میں فروغ پایا - مسلمان ہئیت دان - نجوم میں مختلف رسائل کا مصنف -

متن ــ اس کے رسالے زائچوں کا ترجمہ یحییٰ ھسپالن‌س (قرن دواز دھم) نے لاطینی میں کیا یعنی Omar Jiberiadis de navitatibus et interrogationibus وینس ، ۱۵۰۳) -

تنقید ــ ایچ - سوٹر ؛ ریاضیئین اور فلکی (۱۷ - ۱۹۰۰) -

ابو معشر

ابو معشر جعفر ابن محمد ابن عمر البلخی - لاطینی میں ابوماسر (۲۳) ولادت بلخ واقعہ خراسان میں پائی - فروغ بغداد میں - انتقال واسط میں ہوا ۸۸٦ میں بعمر سو سال - منجم جس سے اہل مغرب نے سب سے زیادہ استشہاد کیا - کہا جاتا ہے اس نے متعدد کتابیں نجوم میں تصنیف کیں - جن کا ترجمہ لاطیی زبان میں فوراً ہی ہوگیا - ان میں کتاب المدخل الی علم احکام النجوم بالخصوص اہم ہے کیونکہ اس میں مد و جذر کا ایک نجومی نظریہ پیش کیا گیا ہے جو قرون متوسطہ میں بے حد مقبول تھا -

متن اور ترجمے ــ (الف) کتاب المدخل ("The Great Book of Introductio") کا لاطبنی ترجمہ از یحییٰ ھسپالن سس و ہرمانس سکنڈس (یا ڈل ماٹا) Hermannus Secundus Dalmata موخرالذکر ترجمہ آوگس برگ سے شائع ہوا ۱۴۸۹ میں بہ عنوان : Introductorium in astnonomiam "... Albumasaris abalachii نیز وینس ، ۱۴۹۵ ، ۱۵۰٦ -

(ب) "Book of the Revolution of Birth Years" (؟ ؟ ؟ ؟) مترجمہ یحییٰ ھسپالن سس Albumasar de megnis conjunctionibus et annonum revolutionibus ae eorum profectionibus (آوگس برگ ، ۱۴۸۹ وینس ، ۱۵۱۵) - یہ کتاب الکندی سے سرقہ کی گئی ہے (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ الکندی پر اور حوالہ Otto Loth کی طرف al Kindi als astrolog ۱۸۷۵) -

(ج) Albumasaris flores astrologiae مترجمہ یحییٰ ھسپالن سس غالباً ب سے مقتبس -

(د) Apomasaris Apotelesmata, sive de siggificatis et eventis insomnioum ex Indorum, Persarum, Aegyptiorumque disciplina (فرانک فرٹ ، ۱۵۷۷) - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ احمد ابن سرین پر فصل سوم میں

۳ Albumaser

دوسرے لاطینی نسخے Houzeau اورلن کا سڑ Lancaster کی Biblio- graphie de l'astronomie مجلد اول ۷۰۵—۷۰۳ ، ۱۸۸۷) میں مذکور ہیں لیکن ہماری نظر سے نہیں گذرے - عربی متون اور ازمنۂ متوسطہ کے غیر مطبوعہ ترجموں کے لئے ملاحظہ ہو فہرست (یا اس کا ترجمہ از سوٹر) علی ہذا سوٹر کے مقالات ذیل میں -

تنقید — فہرست (۱ - ۲۷۷ - شرح ، ص۱۳۱)- J. Lippert ابومعشر کی کتاب الالوف (عبادت گاہوں کے متعلق Wiener Zeitschrift f.d. Kunde d. Margenlandes ، ۹ - ۳۵۸ - ۳۰۱ - ۱۸۵۹ - معابد اور ان یادگاری تعمیرات کی بحث جو ہر ہزار سالہ دور میں دنیا بھر میں قائم کی گئیں) - ملاحظہ ہو شرح ، فہرست میں (ص۱۳۱ - ج۶) اور اس میں حوالہ مسعودی (مروج الذہب ج ۲ - ص ۹۲—۹۱) کی طرف - ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۳۰—۲۸ - ۱۹۰۰ - ۱۶۲ - ۱۹۰۲) مقالہ دائرۃ المعارف اسلام میں بہ عنوان ابو معشر (۱ - ۹۹ - ۱۹۰۸) - مورٹس شٹائین شنائیڈر : یوروپی ترجمے (ص ۳۸—۳۵ - وین ، ۱۹۰۶) - پی - دیوم : نظام ارض (۲ب - ۳۸۶—۳۶۹ - ۱۹۱۴ - عربوں کا نظریۂ ابحار ۵۰۴—۵۰۳ حرکت ورود و خروج)- Gustav Heilman کی Dei wetterhervorsage im ausgehenden Mittelalter (۲۰۱—۲۰۰ - ۱۹۱۷ - آئی سس ۴ : ۱۸۵ - بسلسلہ رسالہ de pluviis (imbribns) یا de mutatione temporis جو غالباً ابو معشر ہی کی تصنیف ہے) - لن تھارن ڈائیک : تاریخ سحر (ج ۱ - ۶۵۲—۶۵۲ - ۱۹۲۳ - تذکرات memorabilia پر ایک شذرے کے ساتھ جو ابو معشر کے ایک شاگرد ابو سعید شادسان سے منسوب ہے)-

سہل ابن بشر

ابو عثمان سہل ابن بشر ابن جیب ابن ہانی (یاہایا) - خراسان میں فروغ پایا قرن نہم کے نصف اول میں - یہودی منجم جس نے کئی ایک عربی رسائل نجوم میں تصنیف کئے - علی ہذا ایک کتاب جبرو مقابلہ میں (ناپید ؟) - اس کے ایک رسالے (۲۴) کا لاطینی ترجمہ ہرمان متوطن دلماتیہ نے ۱۱۳۸ میں کیا -

متن — اس کی Introductorium de principiis judiciorum ۱۴۹۳ ہی میں طبع ہو گئی تھی وینس میں بطلیموس کی کتب چہار گانہ کے اختتام پر اسی سال کے ایک اور وینسی نسخے میں اس کے بعض دوسرے رسائل بھی شامل ہیں یعنی : De interrogationibus: De electionibus: De temporum significationilbus in judicis

Fatidica - ۲۴

تنقید ــ ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۱۵ - ۱۹۰۰ - ۱۶۰ - ۱۹۰۲) - لن تھارن ڈائیک : تاریخ سحر (ج ۲ - ۳۹۰—۳۸۹ - ۱۹۲۳/ - ایک رسالے کے سلسلے میں جس کا موضوع ہے مہریں (Seals) اور جسے تھے ٹل Thetel یا زے ھل Zdul یا زاھل Zahel اسرائیلی نے تصنیف کیا اور جس کا ایک لاطینی ترجمہ ٹامس متوطن Cantimpré میں ملیگا) -

ابو علی الخیاط

ابوعلی الخیاط (درزی) یحییٰ ابن غالب (۲۵) - ماشا اللہ کا شاگرد - متوفی ق - ۸۳۵ - مسلمان ھئیتہ داں جس نے کئی ایک رسائل نجوم میں تصنیف کئے -

متن ــ ھم نے ابو علی کا ذکر محض اس کے ایک رسالے ــ de judicis nativitatum ــ کی وجہ سے کیا جس پر بہت کافی توجہ کی گئی - ۱۱۳۶ میں افلاطون متوطن ٹوولی Tevli نے اس کا ترجمہ لاطینی میں کیا اور پھر ۱۱۵۳ میں یحییٰ ھسپالن سس نے - موخر الذکر ترجمے کی ترتیب یوھان شوئنر Johann Schöner نے کی (نیورن برگ ۱۵۴۶ ، ۱۵۴۹) بعنوان Albohali de judicus nativatum liber etc.

تنقید ــ ایچ - سوٹر : ریاضیئین اور فلکی (۹ - ۱۹۰۰) -

لاطینی ریاضیات و فلکیات ــ نا معلوم الاسم مصنفین کی تصنیفات

کتاب سماوی اور ارضی ترکیب عالم (۲۶) جسے کبھی بیڈ سے منسوب کیا جاتا تھا - عالم مذکور کی تصانیف کے اس نسخے میں جیسا کہ Migne کی "Patrologia" میں ان کو ترتیب دیا گیا شامل ہے مگر اب یہ بات پایۂ ثبوت کو پہنچ گئی ہے کہ یہ شاید قرن نہم کی کوئی موخر تصنیف ہے -

P. Duhem : Un disciple de Macrobe. Le pseudo - Béde et son traite De mndi constitutione (Le systeme du monde, vol 3, 76 – 87, 1915). ڈیوم کے نظریات کی تنقید جے - ایل - ای ڈرائیر نے Studies in the History and Method of Science میں کی ہے (ج ۲ ص ۱۰۶ - ۱۹۲۱) -

ھئیت کا ایک رسالہ "صورت الفلک اور وہ کیسے مائل ہے (۲۷)"

---

۲۵ - نیز اسماعیل ابن محمد (فہرست) ؟ ــ مصنف

۲۶ - De mundi caelestis terrestrisque constitutione

۲۷ - De forma celi et quomodo deurrit inclinatum (یا Sphera celi).

قرن نہم کے آغاز میں تصنیف ہوا غالباً گال میں۔ اس رسالے میں ایک فرضی انسان نمرود فلکی کا ذکر کیا گیا ہے جس کو آگے چل کر فلپ متوطن تھاؤن (۲۸) (ج ۔ قرن دو از دھم کا نصف اول) نے بیڈ ، ھل پرک اور گیرلانڈ (۲۹) کا ھم پلہ قرار دیتے ہوئے سنینہات میں سند ٹھہرایا ۔ ملاحظہ ہو ھاس کنس کی کتاب علوم متوسطہ کا مطالعہ (۳۰) (۳۳۵—۳۳۶ ، ۱۹۲۴) ۔

اس موضوع ۔ ھندسہ کے لئے جو بوئے ٹیش سے منسوب اور غالباً اسی عہد کی پیدا وار ہے ـــ مگر لچ پوچ ـــ ملاحظہ ہو پال تانیری کا مقالہ ببلیو تھیکا ماتھے ماٹیکا (۳۱) (مجلد اول ، ۵۰—۳۹ ۔ طبع مکرر) میائر مجلد پنجم ، ۲۲۸—۱۲۱ آئی سس ۴ : ۳۳۱) میں ۔

ھرابنس مورس کے لئے ملاحظہ ہو فصل سوم

باز نطینی ریاضیات و فلکیات

ملاحظہ ہو ہمارا شدوہ لیون متوطن تھسالونیکا پر فصل سوم میں

ھندو ریاضیات اور فلکیات

مہاویر

زیادہ تر مہاویر اچاریہ (استاذ مہاویر) کے نام سے مشہور ہے ۔ میسور جنوبی ھند میں فروغ پایا قرن نہم میں ؟ ھندو جینی ریاضی داں ''گنت سار سنمگرہ'' (۳۲) (موجز حساب کی تشریح) کا مصنف ۸۳۰ کے لگ بھگ ۔ مہاویر نے اس بحث میں اگرچہ زیادہ تفصیل سے قلم اٹھایا ہے لیکن برھم گپت کے مقابلے میں اس کی حیثیت ابتدائی ہے (قرن ھفتم کا نصف اول)۔ ھندوؤں کی واحد تصنیف جس میں ھلیجیات کا ذکر کیا گیا (گو غلط) ۔ ھندسیاتی تسلسل ۔ ایک ناطق مثلث قائم الزاویہ° کے اضلاع

---

۲۸ - Phillip of Thaon

۲۹ - Gerland اور Helperic

۳۰ - C. H. Haskins : Studies in Mediaeval Scince

۳۱ - Memoirs اور Bibliotheca Mathematica

۳۲ - Ganitasarasangraha

ہیں ۲م‌ن، م۲—ن۲، م۲+ن۲ ہونگے (۳۳) م اور ن اس کے ''مبادیات'' ہیں۔ مساوات درجہ دوم کی تین قسموں کے حل (مہاویر کی مساوات میں مقدار نا معلوم اور اس کا جذر بھی شامل ہے۔ خیالی جذر مذکور نہیں۔ تقسیم بالکسر کے لئے کسر مذکور کے معکوس° سے ضرب دینا کافی ہے۔

متن اور ترجمے — M. Rangacarya : The Gainta-Sara-Sangraha of Mahaviracarya (رنگ اچاریہ کی کتاب مہاویر کی گنت سار سنمگرہ) معہ انگریزی ترجمہ اور حواشی (۳۵۲ ص - مدراس ۱۹۱۲) —

تنقید — ڈی۔ ای۔ سمتھ گنت سارا - سنمگرہ Bibliotheca Mathematica (ج۹-۱۱۰-۱۰۶-۱۹۰۸) - G. R. Kaye کی Indian Mathematics (آئی سس ۲ : ۳۵۶ - ۳۲۶ - ۱۹۱۹) - ڈی - ای - سمتھ : تاریخ ریاضیات (ج ۱-۱۶۱-۱۹۲۳-ج ۲-۱۹۲۵) -

۰ - اسلامی اور لاطینی تاریخ فطرت

اسلامی تاریخ فطرت

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات نظام پر فصل سوم اور
علی‌البصری پر فصل ہفتم میں

لاطینی تاریخ فطرت

والا فرڈ سٹرابو

والا فرڈ یا واہلا فرڈ (۱) - سٹرابو (سٹرابس) کے معنی ہیں احول (۲) - ۸۰۸ اور ۸۰۹ میں ولادت پائی، سوابیہ (۳) میں - فرانس میں انتقال ہؤا ۸۴۹ میں - کارولنگوی معلم اور نباتی - فلڈا میں ہرابنس موورس کا شاگرد - رائی شناؤ (۴) کا رئیس دیر - والا فرڈ کی کتاب عام لفظ (یا لفظ) (۵) ایک انجیلی قاموس ہے جو از منۂ متوسطہ حتی کہ قرن سیزدہم تک بے حد مقبول رہی - اپنی نظم ''ہورٹولس (۶) میں اس نے ان

۳۳ - $2mn, m^2-n^2, m^2+n^2$

۱ - Walafrid یا Walahfrid

۲ - Strabo (Strabus)

۳ - Swabia

۴ - Reichenau

۵ - Glosa Ordinaria (یا Glosa)

۶ - Hortulus

عقاقیر کا حال قلمبند کیا ہے جو اس کے دیر سے ملحقہ چمن میں پیدا ہوتی ہیں ، خواص کے ساتھ ۔

متن ــ کل تصنیفات Migne کی Latin Patrology (مجلد ۱۱۳،۱۱۴) میں Monumenta Germainae یعنی Ernest Dumler مرتبہ ڈیوملر Carmina Historica میں Poetae latini aevi Carolini) ۲ : ۳۲۹،۴۲۸ 'برلین' ۱۸۸۴)- Ad Grimaldum Coen, bii S. Galli abbetum Hortulus مرتبہ واٹ Joach. V. Watt (Vadianus) (وین، ۱۵۱۰) Hortulus - کا جرمن ترجمہ از Berendes (طبع مکرر از Pharm. Post. ۳۸ ص، ۱۹۰۸) انگریزی ترجمہ از لیمبرٹ R. S. Lambert (۳۹ ص - ومبلی هل، Wembley Hill ۱۹۲۴ - آی مس ے : ۵۳۵) -

تنقید — Leopold Eigl : Walafrid Strabo Ein Münechs und Dichterleben (6, p. Wien, 1908). M. Manitius : Lateinische Lieteratur des Mittelatters (Vol. 1, 302-314, 19 J; Vol. 2, 802).

٦ ـ لاطینی ، اسلامی اور چینی جغرافیہ و ارضیت

ڈکوئل (۱)

زمانہ فروغ ق - ۸۰۶ تا ۸۲۵ - آئرستانی فلکی اور جغرافیہ داں جس نے ۸۱۴ اور ۸۱۶ کے درمیان کسی وقت ایک رسالہ ہئیت میں تصنیف کیا (بلا عنوان) ۹ فصلوں میں - مساحت کرۂ ارض(۲) کی تکمیل ۸۲۵ میں ہوئی اور اس کی بنا قدیم تحریروں کے علاوہ زمانۂ قریب کے سیاحوں کی اطلاعات پر رکھی گئی - وہ آئسستان (۳) کا سب سے پہلا اور قطعی بیان ہے (۷۹۵ کے آئرستانی بحری سفر کا) - کتاب مذکور میں اس قدیم نہر کی طرف بھی ایک اشارہ ملیگا جس کے ذریعے دریائے نیل کو بحرۂ احمر سے ملادیا گیا تھا (اور جو ۷۶۷ میں ہمیشہ کے لئے اٹ گئی) -

تنقید — C. Reymond Beazley : The Dawn of Modern Geography (Vol. 1, p. 317-327 اور جا بجا London, 1897) M. Manitins : Lateinische Literatur des Mittelatters (Vol. 1, 647 653, 1911;

---

۱ - Dicuil

۲ - De mensura orbisuterrae

۳ - Iceland

Vol. 2, 813). Fridtjof Nansen ; In Northern Mists (Vol. 1, 162-167 ، 1911) بحوالہ اشاریہ

اسلامی جغرافیہ

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات مامون پر فصل سوم اور خوارزمی پر فصل چہارم میں ۔

سلیمان تاجر

زمانۂ فروغ غالباً قرن نہم کا نصف اول ۔ مسلمان سیاح جس کی مشرق اقصیٰ میں سیاحتوں کا حال ۸۵۱ میں قلمبند ہؤا ، کسی نا معلوم‌الاسم مصنف کے ہاتھوں ۔ یہ عربی میں چین اور سواحل بحر ہند کے مختلف ممالک کا سب سے پہلا بین ہے جس سے تہذیب و تمدن کا مورخ دلچسپی کا اظہار کئے بغیر نہیں رہ سکتا ۔ بالخصوص اس لئے کہ اس زمانے میں چین اور عالم اسلام کے تجارتی تعلقات انتہا کو پہنچ گئے تھے (اس سے پیشتر کہ ان کا سلسلہ کین ٹن کی ظالمانہ تباہی سے منقطع ہوجاتا) ۔ مگر اس کی جغرافی اہمیت محدود ہے ۔ سلیمان کہتا ہے چینیوں کے یہاں دستخط کرنے کی بجائے صرف انگوٹھے کا نشان ثبت کر دیا جاتا ہے (۴) ۔

ایک دوسرے مسلمان سیاح ابن وہب نے ۸۷۰ میں چین کا رخ کیا جس کے سفر کا حال ابو زید (ج ۔ د قرن دہم کا نصف اول) نے لکھا

---

۴ ۔ اہل چین میں کم از کم تانگ بادشاہت کے زمانے سے یہ دستور چلا آ رہا تھا کہ شناخت کے لئے انگلیوں کے نشان استعمال کریں ۔ ملاحظہ ہو B. Laufer کی تاریخ نظام نشان انگشت History of the Finger Prints (سمتھ سونین انسٹیٹیوٹ Smithsonian Institute کی روئیداد سالانہ ص ۶۳۱-۶۵۲ ، ۱۹۱۲ - شروع زمانے کا ایک تانگ ادیب چیا کنگ ین Chia[3] Kung[1]-Yen[4] (11st, 6th. 13106) نے جو ای - لی ، I-li یعنی ای - لی چو شیہ I[2]-li[3]chu[4]-Shih (5455, 6919, 2542, 9983) کی شرح کا مصنف تھا اس رواج کی طرف صاف صاف اشارہ کرتا ہے ۔ نیز ملاحظہ ہو سائنس (مجلد ۴۵ ، ۵۰۵ ، ۵۰۴ ، ۱۹۱۷) ۔ اشٹائین M A. Stein نے تین چینی دستاویزیں شائع کی ہیں جن میں انگلیوں کے دستخطی نشان موجود ہیں اور زمانہ ہے ۷۸۲ ، ۷۸۶ یعنی ختن قدیم Ancient Khotan (مجلد اول ۔ ۵۲۵-۵۲۹ ، ۱۹۰۷) — مصنف

ہے ۔ یہی سیاحتیں ہیں جن سے روایات قدیمہ (۵) کی تصدیق عجیب و غریب طریقے پر ہونے لگی اور رفتہ رفتہ افسانوں کا وہ سلسلہ شروع ہؤا جس نے آگے چل کر سند باد سیاح کے نام سے ایک قطعی شکل اختیار کی (ملاحظہ ہو الف لیلہ و لیلہ) ۔

متن اور ترجمے — Abbé Eusébe Renaudot : Anciennes relations des Inde set de la Chine de deux voyageurs mohométans qui y allerant dans le IX° Siecle (پیرس ، ۱۷۱۸ ۔ انگریزی ترجمہ لندن ، ۱۷۳۳) عربی متن کی ترتیب لانگلے Langlés نے کی ۔ وہ ۱۸۲۰ میں ہؤا لیکن ۱۸۴۵ تک شائع نہ ہو سکا جب رائنو J. T. Reinaud نے فرانسیسی ترجمے کے ساتھ اس کی اشاعت کی بہ عنوان Relation voyages faits par les Arabes et les Persons dans le IX° s écie Voyage de Sulaymān suivi de remarque par Abū Zayd Hasan - (۲ مختصر جلدیں - پیرس ، ۱۸۴۵ ، نشانات انگشت کے لئے ملاحظہ ہو مجلد اول ص ۳۲) فرانسیسی ترجمہ از فراں Gabriel Ferrand (۱۵۷ ص - پیرس ، ۱۹۲۲ - ای سس ۳: ۱۳۶) -

تنقید — Guignes : Chaîne historique des contrées, de mers et des poissons, avec un traité sur la science de la sphére. Recueil de divers voyages et particuliérment de deux voyages aux Indes à la Chine, dans les IX° siécles (مخطوط عربی ، ۵۹۷) - (اطلاعات اور اقتباسات مخطوطات ج ۱ ۱۶۳ - ۱۵۶ - ۱۷۸۷) جے ۔ ٹی - رائی نو : عربی اور فارسی اجزا متعلق بہ ہندوستان Frugments arabes et persons relatifs à l'inde تمہیدی شذرہ (مجلہ ایشیا ، ج ۴ - ۱۱۳ ببعد ۔ ۱۸۴۴) ، جغرافیہ ابوالفدا (ج ۱ - ص ۵۳ ۱۸۴۸) - Memoire sur l'inde antérieurement au milieu du XI° Sücle d'apres be ècrivains arabes, persans et chinois مقالات ادارۂ کتبیات ، ج ۱۸ (۲) - ۱-۳۹۹ -۱۸۴۹ - Ed. Dulaurier کی Etude Sur la Relation des voyages ... .. de Reinand (مجلہ ایشیا ، ۹۶ ص - ۱۸۴۶) - M. J. de Goeje کی De reizen ven Sindebaad, in de Gids (شمارہ ۸ - ۱۸۸۹) - C. R. Beezley کی Dawn of Modern Geography (ترتیب یازدہم - ۱۹۱۱) - Victor Chauvin کی Bibliographie des سند باد Ouvrages arabes نقل کا لاصل ۷-۹۳-۱-لیج ، ۳ ۱۹ مکمل کتابیات - Miguel Asin Palacios کی Escatologia musalman en la divina Comedia ڈیوائن کامیڈی میں مسلمانوں کے تصور معاد کا حصہ (ص ۲۷۶-۲۶۲- میڈرڈ ، ۱۹۱۹) -

---

۵ - غالباً ہندو روایات ہیں ۔ باز نطینی ترجموں کے لئے ملاحظہ ہو مقالہ Syntipas (سنٹی پاس ۔ سند باد) کرم باخر کی تاریخ باز نطینی ادبیات (۸۹۵ - ۸۹۱ ، ۱۸۹۷) میں - مصنف

اسلامی معدنیات

نام نہاد ''ارسطو کی حکاکی (٦)'' شاید ایک سریانی اور ایرانی الاصل تالیف ہے (پتھروں کے اکثر نام ایرانی ہیں) اور زمانہ کم سے کم قرن نہم عربی متن (یعنی لوقا ابن سرافیون (٧) کا مفروضہ ترجمہ) رسکہ ۔ شائع کیا ، نیز لیج (٨) کے ایک مخطوط کا لاطینی ترجمہ اور ایک ترجمہ عربی متن کا معہ حواشی۔ موں پیلئے (٩) میں اسی متن کا ایک اور لاطینی ترجمہ اور ایک عبرانی میونک میں موجود ہے ۔ یہ حکاکی تھیو فراس ٹوس کی معدنیات سے بے حد مختلف ہے اور تو ہم پرستی علمإ ھذا مشرق علم و حکمت کے طالب علم دونوں کے لئے دلچسپی کا باعث ہوگی ۔

Julius Ruska : Das Steinbuch des Aristoteles mit literargeschichtlichen Untersuchungen nach der arabischen Handschrift der Bibl. nationale. یعنی ارسطو کی کتاب معدنیات از ژولیس رسکہ (۲۱۳ ص ۔ ہائڈلبرگ ، ۱۹۱۲ - ۹۲ ص اس سے کے طور پر شائع ہوئی) ایک سال پہلے ، مزید حوالوں کے لئے ملاحظہ ہو آی سس ۱ : ۲٦٦ ، ۳٥٠ - ۳۳۱) -

اس کتاب کی سریانی روایت کا سراغ قرن ہشتم کے نصف دوم تک مل جاتا ہے ۔ چنانچہ کارل ایرنز Karl Ahrens نے ایک سریانی متن بھی شائع کر دیا ہے بہ عنوان Das Buch der Naturgegenstäde (معہ جرمن ترجمہ ۔ کیل ، ۱۸۹۲) ۔ مزید بحث از ولہان Aristoteles de lapidibus میں (

عطارد

عطارد ابن محمد الحاسب (یا الکاتب) ۔ (عطارد سیارے کا نام ہے حاسب کے معنی ہیں حسابی° حساب دار° کاتب ، دبیر) ۔ زمانہ فروغ قرن نہم ۔ حکاکی میں مسلمانوں کی سب سے پہلی کتاب کا مصنف جو ا

---

٦ - Lapidary of Aristotle

٧ - یہ سریانی نام ہے ۔ عربی میں لوقا ابن سرافیون ۔ لیک لیرک Leclerc کی کتاب طب عربی Médicine Arabe میں لوقا کی طرف مختصر اشارہ موجود ہے (مجلد اول ۱٧٥، ۱۸٧٦ - مصنف

٨ - Liege

٩ - Montpellier

تک دستیاب ہوئی اور جس کا موضوع ہے جوہرات کے خواص۔ رازی کی الحاوی میں عطارد کا حوالہ بھی دیا گیا ہے۔

متن — کتاب منافع الحجر یا کتاب الجواہر والاحجار (ابھی تک شائع نہیں ہوئی)۔

تنقید — M. Steinschneider : Intorno ad aleuni passi relatavi alla calamita (Boncompani, Bulletlino, 28, 43, 44, 1871) ; Arabische Lapidarien (Z. der, Deutschen Morgenländishen Gesellschaft, vol. 42, 249, 1895). C.Brockelmann : Arabische Litterature (vol 1, 243, 1898).

چینی جغرافیہ

تویو کی جامع کے لئے ملاحظہ ہو فصل نہم۔

لی چی - فو

لی چی فو (۱۰)۔ ولادت ۷۵۸ میں ہوئی، وفات ۸۱۴ میں۔ تانگ بادشاہت کا چینی جغرافیہ دان۔ جس نے ہسین تسنگ (۱۱) (شہنشاہ از ۸۰۶ تا ۸۲۱) کی خاطر اس سارے علاقے کا جو دریائے ہوانگ ہو سے شمال کی جانب واقع ہے ایک حربی نقشہ تیار کیا۔ علی ہذا ۸۱۳ میں پٹیوں (۱۲) میں ایک رسالہ جس میں ممالک محروسہ کے ہر قلعہ بند شہر کے تاریخی اور اور جغرافی حالات کے علاوہ ہر ضلعے کا ایک نقشہ بھی موجود تھا بہ عنوان: اضلاع حربی اور مملکتوں کا نقشہ جو یئون۔ ہو (۱۳) عہد (۸۰۶—۸۲۱) کے دوران میں تصنیف ہوا یعنی یئوان۔ ہو۔ چیون ہسین چیہ (۱۴)۔

چیوتانگ شو Chiu T'ang shu (باب ۱۴۸) اور تانگ شو (باب ۱۴۶) کا ذکر شاوانے نے کیا ہے ملاحظہ ہو Les deux plus anciens specimens de la chartographie chinoise (Bulletin de l'Ecole francais d'Extreme Orient (مجلد سوم، ۲۱۴—۲۴۷، ۲۳۵، ۱۹۰۳) - نیز پی - بے لیوا کتاب مذکور، مجلد سوم، ۱۸۷—۱۶۷ - مجلد چہارم ۱۳۱)۔

---

۱۰ - Li[3] Chi[2] fu[3] (6882, 909, 3624)

۱۱ - Hsien[4] Tsung[1] (4547, 11976)

۱۳ - Yüan-ho

۱۴ - Yüan[2] - ho[2] Chüan[4] hsien[4] chih[4] (13744, 3945, 1918)

۷ ـ باز نطینی ، عربی اور جاپانی طب

باز نطینی طب

ملاحظہ ہو ہمارا شذر لیون متوطن تھسالو نیکا بر فصل سوم میں ـ

عربی طب

یحییٰ ابن بطریق

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں ـ

ابن سہدا

کرخ (الکرخ ـ روابض بغداد میں سے ایک) میں فروغ پایا غالباً قرن نہم کی ابتدا کے لگ بھگ ـ یونانی طبی تصنیفات کا مترجم سریانی اور عربی میں ـ فہرست کا بیان ہے کہ اس نے بقراط کی بعض کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا اور حنین ابن اسحاق کے نزدیک جالینوس کی دو کتابوں (۱) کا سریانی میں ـ

ماکس میئرھوف : حنین ابن اسحاق پر نئی روشنی (آئی سس ۸ : ۷۰۳ ـ ۱۹۲۶) ـ

جبریل ابن بخت یشوع

جرجیس ابن جبریل کا پوتا ج ـ د قرن ھشتم کا نصف اول ـ جعفر برمکی کا طبیب پھر ہارون الرشید اور آگے چل کر مامون الرشید کا متوفی ۸۲۸ــ۲۹ ـ مدائن کے دیر سرجیوس ولی میں دفن ہے ـ عیسائی نسطوری طبیب جس نے کئی ایک کتابیں طب میں تصنیف کیں اور بغداد کے علمی ارتقا میں بہت کافی حصہ لیا ـ مشہور بخت یشوع خاندان کا ممتاز ترین رکن ـ اس نے بڑی محنت سے یونانی مخطوطات حاصل کئے اور مترجمین کی سرپرستی کی ـ

ایف ـ ویوسٹن فلڈ : عرب اطبائے عرب (۱۶ــ۱۸ ـ ۱۸۳۰) ـ ایل لیک لیرک : طب عربی (ج ۱ ـ ۹۹ــ۱۰۲ ـ ۱۸۷۶) ـ ماکس میئرھوف :

---

۱ ـ De sectis اور De pulsibus ad tirones

حنین ابن اسحاق پر نئی روشنی (آی سس ۸ : ۷۱۷ - ۱۹۲۶) -

سلمویہ ابن بونان

عیسائی (نسطوری) طبیب جس نے مامون اور معتصم کے عہد میں فروغ پایا اور موخر الذکر کا طبیب عام مقرر ہوا - وفات ۸۳۹ کے آخر یا ۸۴۰ کے شروع میں پائی - وہ جالینوس کی منہاج طب (۲) کے ترجمے میں حنین ابن اسحاق کا شریک تھا اور آگے چل کر بھی علمی مشاغل میں اس کی حوصلہ افزائی کرتا رہا - سلمویہ اور ابن ماسویہ علم و حکمت میں ایک دوسرے کے حریف تھے - وہ جانتا تھا مسہلات کا استعمال ضرر کا موجب ہوتا ہے -

ایل - لیک لیرک : طب عربی (ج ۱ - ۱۱۸ - ۱۸۷۶) - ایم ماکس میئرہوف : حنین ابن اسحاق پر نئی روشنی آی سس ۸ : ۷۱۸ - ۱۹۲۶) -

ابن ماسویہ

لاطینی میں مےسیوئے یا بالتصخیص مے سیوئے ماژور یعنی مے سیوئے اکبر (۳) - ابوزکریا یوحنا (۴) ابن ماسویہ (یاماسویہ) - جند شاپور کے ایک صیدلی کا بیٹا جس نے بغداد آکر جبریل ابن بخت یشوع سے تعلیم پائی - انتقال سامرہ میں ہوا ۸۵۷ میں - عیسائی طبیب جس نے سریانی اور عربی میں قلم اٹھایا - حنین ابن اسحاق کا استاد - اس کی اپنی تصانیف اگرچہ عربی میں ہیں لیکن وہ طب کی بعض یونانی کتابوں کا ترجمہ سریانی میں کر چکا تھا - ۸۳۶ کے لگ بھگ خلیفہ معتصم نے حکم دیا کہ ابن ماسویہ کو اشراح کے لئے بندر بہم پہنچائے جائیں - اس سے کئی ایک تشریحی اور طبی کتابیں منسوب کی جاتی ہیں جن میں دغل العین ، بالخصوص قابل ذکر ہے کیونکہ عربی میں اس سے پہلے کحالی کا کوئی رسالہ دستیاب نہیں ہوتا ، علی ہذا النوادر الطبیہ جس کا لاطینی ترجمہ ازمنہ وسطیٰ میں بے حد مقبول تھا -

---

۲ - Methodus medendi

۳ - Mesüe, Mesüe Major, Mesüe the Elder

۴ - یحییٰ - سریانی نام ہے یوحنا کا عربی مرادف - (م - ن یوآینس، جان Joannes, John وغیرہ — مصنف

متن اور ترجمے — Aphorismi Johannis Damasceni (بولونیا ، ۱۴۸۹ النوادرالطبیہ کا ترجمہ) کئی ایک اور نسخے - اس کتاب علی ھذا دوسری کتابوں کے قدیم ترین نسخوں میں مصنف کا نام یوحنا دمشقی بتلایا گیا ہے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ سراپیون اکبر پر قرن نہم کا نصف ثانی) -

تنقید — فہرست (۲۹۵) ویوسٹن فالڈ : تاریخ اطبائے عرب (۲۳ - ۱۸۴۰) لیک لیرک : طب عربی (ج ۱ - ۱۱۱—۱۰۵ - ۱۸۷۶) - سی - پریوفر اور ایم - میئر ہوف : یحییٰ ابن ماسویہ کا معالجہ چشم Die Augenheilkunde des Jahanna ibn Māsawaih (ڈیر اسلام، ج ۶ - ۲۶۸—۲۱۷ - ۱۹۱۶ - ج ۷ - ۱۰۸ - اہم ہے - دغل العین کے مکمل تجزیے پر مشتمل - ایک زیادہ مختصر کتاب رٹنے کی اور کحالی کے مکمل تجزیے پر مشتمل - علی ھذا شروع شروع کی سریانی اور عربی کحالی کا مطالعہ) - ای جی - براؤن: طب عربی (۳۷ - کیمبرج ، ۱۹۲۱)- ایم - میئرھوف : حنین ابن اسحاق پر نئی روشنی (آی سس ۸ : ۷۱۷ - ۱۹۲۶) -

کندی

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں -

ایوب الرھاوی

ابوایوب الرھاوی الابرش (۵) - سنہ ولادت اور انتقال نامعلوم لیکن ابن اصیبعہ کا بیان ہے کہ اس کا بیٹا عباسی خلفا متوکل اور المعتز (م - ۸۶۹) کا ہم عصر تھا - یونانی سے سریانی زبان میں طب کے بڑے بڑے مترجمین میں سے ایک - حنین ابن اسحاق نے اس سے جالینوس کی ۳۵ تصنیفات کا ترجمہ منسوب کیا ہے -

ماکس مئیرھوف : حنین ابن اسحق پر نئی روشنی (آی سس ۸ : ۷۰۳ - ۱۹۲۶) -

علی الطبری

ابوالحسن علی ابن سہل (ابن ربان الطبری - زمانہ فروغ خلافت متوکل (۸۴۷ تا ۸۶۱) - مسلمان طبیب ، ایک ایرانی نژاد یہودی سہل

۵- ابرش یعنی دھاری دار Job of Edessa, the Spotted. Job Lentiginosus

الطبری کا بیٹا ج - د اوپر - رازی کا استاد - علی الطبری کی سب سے بڑی تصنیف فردوس الحکمت ۸۵۰ میں مکمل ہوئی - اس کتاب کا اصل موضوع اگرچہ طب ہے لیکن فلسفہ ، جویات ، حیوانیات ، جنینیات ، نفسیات اور فلکیات کے ذکر سے بھی خالی نہیں - یونانی اور ہندو ماخذ پر مبنی (اختتام ہندو طب کے ایک ملخص پر ہوتا ہے) - اسلام کی حمایت میں ایک کتاب 'دین و دولت' کی تصنیف -

متن اور ترجمے — ای - جی براؤن کا نسخہ فردوس الحکمت اور شاید ترجمہ بھی جو اب تک شائع نہیں ہوا - (براؤن کا انتقال ، ۱۹۲۶ میں ہوا) -

The Book of Relgion and Empire (دین و دولت) انگریزی ترجمہ A. Mingana نے کیا (۱۹۳ص - مانچسٹر ، ۱۹۲۲ - آی سس ۸ : ۵۳۶)

تنقید — فہرست (ص ۲۹۶ اور شرح ص ۱۳۱ ذیل میں) - و یوسٹن فلڈ: تاریخ اطبائے عرب (۲۱ - ۱۸۴۰) - لیک لیرک : طب عربی (ج ۱ - ۲۹۲—۲۹۳ - ۱۸۷۶ ملاحظہ ہو ص ۲۹۰ ، شذرہ علی کے باب پر) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (۱ - ۲۳۱ - ۱۸۹۸) - ای - جی - براون: طب عربی (۳۴—۳۷ - ۱۹۲۱ - فردوس الحکمت کے مختصر سے تجزیے کے ساتھ -

جاپانی طب

قدیم جاپانی طب اگر پہلے نہیں تو قرن نہم کے شروع میں چینی طب سے بالکل دب گئی تھی (۶) لیکن دیدو (۷) دور (۸۰۶ تا ۸۱۰) میں شہنشاہ ھای جو (۸) کے ایما سے کوشش کی گئی کہ اسے پھر سے بحال کیا جائے - لہذا ہیرو سادا ادزومو اور مناو ابے (۹) نے قدیم نسخوں کا ایک مجموعہ تالیف کیا - ہمارا مطلب ہے دیدو ریو - شیو -

---

۶ - ان معلومات کا تھوڑا بہت ذکر ہونگی میں ملیگا جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جاپانی تاریخ نگاری پر قرن ہشتم کے نصف اول میں — مصنف

۷ - Daidō

۸ - Heijō

۹ - Hirosada Idzumo اور Manao Abe

ھو (۱۰) سے دیدو دور کے نسخوں کا اصطفاف شدہ مجموعہ) ۔ یہ کوشش اس درجہ ناکام رہی کہ تھوڑے ھی دنوں میں فراموش ہو گئی البتہ ۱۸۲۷ میں اس مجموعے کا ایک مخطوط صوبہ بنگو (۱۱) میں دریافت ہوا اور جب سے کئی مرتبہ شائع ھو چکا ھے ۔ یہ مخطوط ... ابواب میں منقسم ھے۔ شروع کے تیرہ ابواب میں مختلف قسم کی ادویات (زیادہ تر نباتی) سے بحث کی گئی ھے ۔ باقی ابواب میں ۱۲۲ امراض اور ان کی علامات سے ۔ لیکن اس مجموعے کی صداقت (بحالت موجودہ) بہت کچھ محل نظر ھے ۔ مثال کے طور پر اس میں آتشک کا تفصیلی بیان ملیگا حالانکہ دعوی یہ کیا جاتا ھے کہ ۱۵۶۹ سے پہلے جاپان میں اس مرض کا پتہ ھی نہیں چلتا ۔ ممکن ھے یہ بعد کا اضافہ ھو ۔ بہر حال ابھی اس مسئلے میں مزید تحقیق و تفحص کی ضرورت ھے ۔

اس قسم کا ایک اور مجموعہ شہنشاہ سائوا (۱۲) (عہد حکومت از ۸۵۹ تا ۸۷۶) کے زیر حکم جوکوان (۱۳) دور (۸۵۹ تا ۸۷۷) میں تیار کیا گیا ۔ عنوان کرن ۔ ھو (۱۴) تقسیم ۵۰ جلدوں میں اور اصل مرتب کا نام منت سگوسگ وارا (۱۵) ۔ یہ مجموعہ بھی نا پید ھے اور اس کے متد اول نسخے کی صداقت مذکورہ بالا عنوان کے باوجود بہت کچھ مشکوک ۔

B. Scheube پش ۔ ن کی تاریخ طب میں (ج ۱ - ۳۹ ۱۹۰۲) ۔ وائی ۔ فوجی کاوا : تاریخ طب جاپان (۱۳ - ۱۹۱۱) ۔

هیروازومی منوبے (۱۶)

ولادت ۸۵۷ وفات ۸۶۰ میں ۔ جاپانی طبیب ۔ حفظانیات کے سب سے قدیم جاپانی رسالے ست سوبو ۔ یوکت سو (۱۷) کا مصنف جو کہا جاتا

۱۰ - Daidō -rui -shiu - hō
۱۱ - Bungo
۱۲ - Seiwa
۱۳ - Jōkwan
۱۴ - Kiran - hō
۱۵ - Minetsugu Sugawara
۱۶ - Hiroizumi Monobe
۱۷ - Setsujō - Yoketsu

ہے ۲۰ جلدوں میں تھا لیکن اب کہیں نہیں ملتا ۔
ایف ۔ فوجی کاوا : تاریخ طب جاپان (۱۹ - ۱۹۱۱) ۔

فوکویوشی امورا (۱۸)

زمانہ فروغ شووا (۱۹) دور از ۸۳۴ تا ۸۴۸ ۔ جاپانی جراحی ۔ ق ۸۳۴ تا ۸۴۸ میں اس نے ایک رسالہ جراحیات میں تصنیف کیا جو اس موضوع میں سب سے پہلی کتاب ہے جاپانی میں ۔ عنوان چی ۔ سو ۔ کی (۲۰) اور اصل سرتاسر چینی ۔

ایف ۔ فوجی کاوا : تاریخ طب جاپان (۱۹ - ۱۹۱۱)

۸ ۔ لاطینی ، بازنطینی ، سریانی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری

عصر وی کنگ

عصر ویکنگ (۱) کی ابتدا (جہاں تک تاریخی نوشتوں کا تعلق ہے (۲) قرن ہشتم کے اختتام پر ہوئی اور اس کا سلسلہ قرن دہم اور یازدہم تک جاری رہا ۔ او ۔ موں تیلیئس (سویڈن کے ایام قبل تاریخ پیرس ، ۱۸۹۵) (۳) کے نزدیک یہ عصر ق ۔ ۸۰۰ سے شروع ہوکر ق ۔ ۱۰۵۰ پر منتہی ہوجاتا ہے ۔ قدیم وی کنگ جہاز صناعیات کے مورخ کے لئے بالخصوص دلچسپی کا باعث ہوں گے ۔

ان کا مختصر حال فیلڈ ھاؤس کی Die Technik (۱۹۱۴—۹۲۰) میں ملے گا۔ پہلا جہاز ۱۸۶۳ میں دریافت ہوا شیلس وگ Schesvig میں فیلڈ ھاؤس کے

۱۸ - Fukuyoshi Omura

۱۹ - Shōwa

۲۰ - Chi - sō - ki

۱ - Vikings مغربی یورپ میں ان کا پہلا حملہ جس کا کہیں ذکر ملتا ہے ۷۷۹ میں ہؤا ، بوردو کے قریب ۔ قرن ۹م میں ان کے حملے اور قتل و غارت‌گری زوروں پر تھی ۔ یہاں تک کہ اس صدی کے نصف دوم میں اس کی انتہا ہو گئی ۔ پہلا ملک جو انہوں نے اختیار توطن کے لئے فتح کیا آئرستان ہے ۔ ق ۔ ۸۶۸ میں ۔ چنانچہ یہاں ان کے مستقل قیام کی ابتدا ۸۷۴ میں ہوئی (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ آئسستان کے اکتشاف پر اگلے باب میں) ۔ مصنف

۳ - O. Montelius (Les temps prihistorique en Suéde)

نزدیک نو جہازوں کی طیاری ۸۰۰ اور ۱۰۰۰ ع کے درمیان ہوئی (؟)- نیز
ملاحظہ ہو کارل راڈنتس Karl Radunz کی وی کنگ جہاز Wikinger schiffe
(Parmatheus ص ۶۵۳ - ۳۹-۱۹۰۵ء) جہاز اوسے برگ Oseberg (زمانہ
قرن نہم کا وسط) کی مفصل کیفیت کا اعلان علی ھذا ان اثری خزائن کا
جو اس کے ساتھ مدفون ھیں ۱۹۱۶ میں ہؤا تھا - متحف جامعہ کرسچیانیا
University Museum of Christiania کی طرف سے -

Paul B. Du Chaillu : The Viking Age : The Early History, Manners, and Customs (2 vols., New York, 1889). Mary W. Williams : Social Scandinavia in the Viking age (465 p., New York 1920). نہایت مسبوط اور صحیح جائزہ معہ تصاویر و کتابیات۔ مطبوعات وکنگ (کلب یا) سوسائٹی تحقیقات شمالی کے لئے Society for Northern Research قائم شدہ لندن (۱۸۹۲) - البتہ سینیات کے لئے کوئی کوشش نہیں کی گئی T. J. Arne : La Suéde et l'Orient. Etudes archéologiques sur les relations de la Suéde et de l'Orient pendant l'âge des Vikings (244 p., Upsal, 1914, Isis, 111, 96). Jonannes Steenstrup : Etude sur les temps des Vikings (Academy of Sciences, Copenhagen, 1923).

آئین ھارڈ

نیز اگن ھارڈ (۴) - دریائے مائین (۵) کے قریب ولادت پائی ۷۷۰
کے لگ بھگ - تعلیم دیر فلڈا میں ، ق - ۷۸۸ سے ۷۹۱ تک - شارل مین
کے دربار آکن میں فروغ حاصل کیا - انتقال زیلیگن شٹاٹ (۶) میں ہؤا
۸۴۰ - کارولنگوی مؤرخ اور معلم - بہت ممکن ھے کلیسائے آکن کا
میر عمارت - آئین ھارڈ کی سب سے بڑی تصنیف ''حیات شارل مین'' (۷)
سوئٹونئیس کی ''حیات اغسطس'' کے نمونے پر لکھی گئی اور اسے
کارولنگوی احیائے علم کا اعلیٰ ترین ثمرہ قرار دیا جاتا ھے - وہ اس عہد
کے ھم زمانہ واقعات کا بہترین مرقع ھے ، علیٰ ھذا قرون وسطی کی
بہترین سوانحعمری -

۴ - Einhard اور Egnhiard

۵ - Main

۶ - Selingenstadt

۷ - Vita Karoli Magni

متن - جملہ تصنیفات نسخہ از G H. Perts (پرٹس) Mon. Germ. hist میں (۲ ج میں - ہانوور ۱۸۲۹ - ۱۸۲۶) - لاطینی اور فرانسیسی نسخہ از تھوے Alexandre Theulet (پیرس ۱۸۴۳ - ۱۸۳۰) -

Vitakaroli (حیات شارل میں) : ترتیب اول (کولون ۱۵۲۱) - پرٹس (G. H.) کا نسخہ Mon. Germ. hist ترتیب چہارم میں نظر ثانی از G. Waitz - پھر طبع ہوا (ہانوور ۱۸۸۰ - ترتیب پنجم ۸۷ ص ۱۹۰۵) -

Hew Garrod اور R. B. Mowat کا نسخہ (آکسفرڈ ۱۹۱۵) -

کتاب مذکور کا ترجمہ فرانسیسی میں از Helies Vinet. پوآیتیے ۱۵۴۶ از Louis Halphen معہ لاطینی متن (۱۵۰ ص - بیرس ۱۹۲۳) - جرمن زبان میں از Abel (۷۷ ص - لائپ تسگ ۱۸۵۰ - ترتیب سوم ۱۸۸۸) - انگریزی میں از Wm. Glaister (لندن ۱۸۷۷) -

تنقید — Hans Wibel : Kritik der Annles regni Francorum und der Annales q. d. Einhardi (I. Handschriftliche Überlieferung. 125 p ; Diss., Strassburg, 1902). Marguerite Bondois : Le translation des saints Marcellin et Pierre ; étude sur Einhard et sa vie politique de 827 a 834 (Bibl. école hautes èt., 13? p., Paris, 1907). M. Manitius : Lateinische Litteratur dee Mittelalters (vol. 1, 639—646, 1911; vol. 2, 813). Maximilian Buchner : Einhard als Künstler (Studien zur deutschen Kunstgeschichte, 210, 157. p., 2 pl., Strassburg, 1919). Sandys : History of Classical Scholarship (vol. 1, 480—482, 1921)

فرکلف

فرکلف متوطن لیزیئے (۸) - تعلیم غالباً تور میں ہائی ہرابنس کے ساتھ الکوئن سے - اسقف لیزیئے ق - ۸۲۵ - متوفی ۸۲۷ یا ۸۵۳ - کارولنگوی مؤرخ - جس نے ۵ فصلوں میں دنیا کی تاریخ ابتدائے آفرینش سے خود اپنے زمانے تک لکھی - آخری فصل بالخصوص اہم ہے کیونکہ وہ ایک گو نا گوں مرقع ہے اور کئی ایک ماخذ کی بنا پر تیار ہوا -

۸ - Frechulph Lisieux نیز Frechulf, Freculph اور Freculf

یہ پہلا موقعہ تھا جب فرانس میں ایک عالمگیر تاریخ لکھی گئی اور جو محض سنین و تواریخ پر مشتمل نہیں تھی - فرکاف نے وگے ٹیئس کے رسالہ فن حرب (ج - د قرن چہارم کا دوسرا نصف) کے ایک نسخے کی تصحیح کی اور اسے شہنشاہ چارلس بالڈ (اسلع) (۹) کی خدمت میں پیش کیا -

متن — Chronicorum tomi II (کولون ۱۵۳۹) - مختلف اورنسخے، ایک Migne کی Patrology (مجلد ۱۰۶) میں -

تنقید — ایم - مانی ٹیٹس : ازمنہ متوسط کا لاطینی ادب (ج۱ - ۶۶۸—۶۶۳ - ۱۹۱۱ - ج۲ - ۸۱۳) -

بازنطینی تاریخ نگاری

سن کلوس

سن کلوس (۱۰) - قسطنطنیہ میں فروغ پایا قرن ہشتم کے اواخر میں - ۸۱۰ میں زندہ تھا - ۸۰۶ کے بعد اس نے ایک تذکرہ سنسینات تصنیف کیا ابتدائے آفرینش سے ۲۸۴ تک - یہ اور یوسے بیوس کی تاریخ مسیحی سنینیات کے مطالعہ میں سب سے زیادہ اہم ہیں -

متن — نسخہ اولی از Jacques Goar یونانی اور لاطینی (پیرس، ۱۶۲۵) - William Dindorf کا نسخہ (۲ ج یں Corp. scriph. hist. byz. مجلدات ۱۱، ۱۲ - بان، ۱۸۲۹) -

تنقید — Heinrich Gelzar : Sextus Julius Africanus (vol. ?. 176—249, 1885). K Krumbacher Byzantinishe Litteratur (2 Aufl., 339—342, 1897).

بھتیوفانیس کن‌فیسر

تھیوفانیس ھومو لو گیٹیس (۱۱) - بحیرہ مارمورا کے کنارے مگریانے

۹ - Charles the Bald

۱۰ - Georgios Syncellos سن‌کوس کا مطلب ہے کسی بطریق کا دبیر خصوصی - یعنی بطریق تراسیوس Tarasios (۷۸۴ تا ۸۰۶) کا — مصنف

۱۱ - Theophanes Confessor

۱۲ - یونانی کلسیائے نے اس (ھومولوگیٹیس) کے ماتحت اولیا میں شامل کیا — مصنف

(۱۳) کے قریب ایک دیر کا بانی - وفات جلاوطنی کی حالت میں پانی جزیرہ ساموتھریس میں ۸۱۷ کے لگ بھگ - بازنطینی وقائع نگار جس نے اپنے دوست سن کلوس کے بعد اس کی تصنیف کا سلسلہ اور آگے جاری رکھا (۱۴) (ق ۸۱۱ تا ۸۱۴) اور یوں اس کی ''کرونو گرافیہ'' کو ۲۸۴ سے ۸۱۳ تک وسعت دی - کتاب مذکور میں بازنطینی ، لہذا ضمناً اسلامی سنینیات کا ایک خلاصہ بھی ملیگا - اس کا شمار اعلیٰ ترین بازنطینی تذکروں میں ہوتا ہے -

اس تذکرے کے ایک مستزاد (نام نہاد مستزاد تھیوفانیس (۱۵) میں سلسلہ واقعات ۹۶۱ تک پہنچ گیا ہے (۱۶) -

متن — تھیوفانیس کا تذکرہ ترتیب اول از Jac. Goar (موت کے بعد) اور Leo Grmmaticus (یونانی اور لاطینی - ۶۷۶ص - پیرس ، ۱۶۵۵) - Corpus. script. byz. hist. میں ایک نسخے کی ترتیب (۲ج یں ، بان ، ۱۸۳۹—۱۸۴۱ - مجلد اول مرتبہ Joh. Classen جس میں تھیوفانیس کا تذکرہ شامل ہے اور مجلد دوم مرتبہ بیکر Imm Bekker میں اناس ٹاسیئس کی historia tripertita پر مشتمل' - بان کا نسخہ Migne کی Greek Patrology میں پھر طبع ہوا (ج ۱۰۸) تنقیدی نسخہ از Carl de Boor (۲ج یں - لائپ‌تسگ ، ۱۸۸۳—۱۸۸۵ - مجلد اول تھیوفانیس اناس ٹاسیئس - اشاریہ نہایت عمدہ ہے) -

اناس ٹاسیئس کا ترجمہ - اناس ٹاسیئس کا ترجمہ پاپائی مہتمم کتب خانہ اناس سئیس نے لاطینی مین کیا ۸۷۳ اور ۸۷۵ کے درمیان - در اصل اناس ٹاسئیس کی historia tripertita (تاریخ سہ حصص) نکو فورس ، سن کلوس اور تھیوفانیس سے ماخوذ تھی - مغرب میں اس ترجمے کو ویسی ہی اہمیت

---

۱۳ - Sigriane

۱۴ - سن کلوس کی اپنی درخواست پر — مصنف

۱۵ - Theophanes continuatus

۱۶ - چھ فصلوں میں منقسم ہے - فصول اول تا پنجم میں ۸۱۳ تا ۸۶۶ کے عہد کا ذکر آیا ہے اور فصل ششم میں ایک طویل تر زمانے یعنی ۸۸۶ تا ۹۶۱ کا - آخری فصل (زمانہ تصنیف ق ۹۶۱ تا ۸۶۳) تھیوڈورس ڈاف نوپاٹیس (Theodoros Daphnopates) سے بھی منسوب کی جاتی ہے جس نے قرن دہم کے تقریباً وسط میں فروغ پایا — مصنف

دی گئی جیسے مشرق میں اصل کتاب کو - ترتیب از A. Fabrotus (پیرس ، ۱۶۴۹) - بعد کے نسخوں کا ذکر اوپر آ چکا ہے -

یعنی J. Combefis مرتبہ - (مستزاد) Theophanes continuatus نسخہ از بیکر - (۱۶۸۵ ، پیرس) Scriptores post Theophanem Patrology کی Migne علی ھذا (۱۸۳۸ ، بان) میں Corp. script. byz hist. (ج ۱۰۹ - ۱۵۰۰ — ۱) میں -

تنقید — کے - کرم باخر : بازنطینی ادب (اشاعت دوم - ۳۴۹— ۳۴۲ - ۱۸۹۷) -

نکےفوروس پاٹر ی آرکوس

نکےفوروس ولی (۱۷) - بطریق قسطنطینیہ از ۸۰۶ تا اجلا ، ۸۱۵ - متوفی ۸۲۹ - بازنطینی عالم الہیات اور وقائع نگار - زیادہ تر قیصربت تشکن لیون پنجم ارمنی (۱۸) (۸۲۰—۸۱۳) کے خلاف بحث و جدال کے باعث مشہور ہوا - دو تاریخی کتابوں کا مصنف : تاریخ مختصر° (۱۹) جس میں عہد ۶۰۲ تا ۷۶۹ کا ذکر کیا گیا اور نہایت اہم ہے (منجملہ اور باتوں کے بلغاریوں کی اصل اور آوارگی کے متعلق ایک الگ بحث پر مشتمل اور سنینیات مختصر (۲۰) از آدم تا ۸۲۹ - اول الذکر کی نسبت بے حد معمولی لیکن کہیں زیادہ مقبول -

متن — Breviarium (تاریخ مختصر) - ترتیب اول از ڈیو نے سیئس پٹاویئس Petavius (پیرس ، ۱۶۱۶) - ترتیب از بیکر Imm. Bekker (لاطینی ترجمے کے ساتھ) Bonn Byzantine Corpus (۱۸۳۷) میں - تنقیدی نسخہ از کارل دے بور (لائپ‌تسگ ، ۱۸۸۰) -

۱۷ - Nicephoros Patriarchos (St. Nicephoros)

۱۸ - Leon V, the Armenian

۱۹ - Short History (Berviarium Nicephari)

۲۰ - Short Chronography جس کا علم اس کے ایک مبسوط نسخے کی بدولت ہوا۔ یہ نسخہ ۸۵۰ کا ہے اور اناس ٹاسیئس نے ۸۷۰ کے قریب اس کا ترجمہ لاطینی میں کرتے ہوئے اپنی تاریخ سہ حصص میں شامل کر لیا (ملاحظہ ہو تھیوفانیس۱) بعض دوسرے مخطوطات مین اس کا سلسلہ ۸۸۶ اور ۹۴۴ بلکہ ۱۰۷۶ تک پہنچا دیا گیا ہے — مصنف

Jos. Justus Scaliger ترتیب اول از - Chronography (لیڈے ، ۱۹۰۶) از Jacob Goar معه متن سن کلوس ، یونانی اور لاطینی (پیرس ، ۱۶۵۲) - از ایل ڈنڈورف (بان ، ۱۸۲۹) - Migne کی Greek Patrology میں پھر سے منقول (مجلد ۱۰۰-۹۹۵-۱۰۶۰) - ترتیب جدید از Karl Aug. Credner یعنی Nicephori chonologia brevis (Progr گیسن ، ۱۸۳۸-۱۹۳۲) از کارل دے بور (۱۸۸۰ ، معه Breviarium) -

تنقید — ہائین رش گلت سر : سکس ٹس ژولیس افریکانس (ج۲ - ۱۸۸۵ - ۳۸۳-۳۸۸) کے - کرم باخر : بازنطینی ادب (اشاعت دوم - ۳۶۹-۳۶۲ ، ۷۱-۷۳ - ۱۸۹۷) -

گیورگیوس مناکوس

گیورگیوس مناکوس (۲۱) - زمانه فروغ ق۸۴۲ - بازنطینی راہب اور وقائع نگر - ایک عالمگیر تذکرے کا مصنف ۴ فصلوں میں از آدم تا ۸۴۲ جس کا آخری حصه (۸۱۳ تا ۸۴۲) بالخصوص اہم ہے اور جس سے رہبانی تذکروں کے لئے ایک مثال قائم ہوگئی - وہ بے حد مقبول ہوا اور اس سے بازنطینی اور سلاف افکار کی تاریخ اس شدت سے متاثر ہوئی اس کا کوئی اندازہ ہی ممکن نہیں - اس کی ہردلعزیزی کا یہ عالم تھا کہ تھوڑے ہی دنوں میں اس کے کئی ایک نسخے علی ہذا مبسوط نقلیں تیار ہوتی گئیں - یہی وجہ ہے کہ اس کے متن کی ٹھیک ٹھیک تعیین مشکل ہے - سلافی اقوام کے لئے تو علاوہ اپنے اس کا وجود دنیا بھر کی تاریخ کا سرچشمه ثابت ہوا - اس کا ترجمه گرجی زبان میں بھی کیا گیا اور سمیون لوگو تھیٹ (۲۲) نے ۹۴۸ تک اس کا ایک مستزاد بھی تیار کیا - بعض مخطوطات میں اس کا سلسله ۱۰۷۱ اور ۱۰۸۱ بلکه ۱۱۴۳ تک پہنچا دیا گیا ہے - ملاحظه ہو ہمارا شذرہ سیمون مٹافراس (۲۳) پر (قرن دہم کا نصف دوم) -

متن — پہلا مکمل نسخه (مستزاد کے ساتھ ۱۱۴۳ تک Edouard de Muralt - سنیٹ پیٹرز برگ ، ۱۸۵۹) - Migne کی (۱۰۶۸ ص

۲۱ - Georgios Monachos مناکوس بمعنی تنہا یعنی راہب - اسے (امارٹولوس یعنی گنا ہگار اور ڈریس) یعنی خرقه پوش بھی کہا گیا ہے — مصنف

۲۲ - Symeon the Logothete

۲۳ - Symeon Metaphrastes

Patrology میں منقول (مجلد ۱۱۰ - لاطینی ترجمے کے ساتھ لیکن یہ نسخہ ناکافی ہے) -

تنقید ـــ کے - کرم باخر : بازنطینی ادب (طباعت دوم - ۳۶۱ــ۳۵۲ - ۱۸۹۷)- جے- بی- بیری: تاریخ مشرق سلطنت روما زوال آئرین(۸۰۲ــ۸۶۷) سے جلوس باسل اول تک History of the Eastern Roman Empire from the Fall of Iren to the Accession of Basil I (802—867) (۴۴۵ص) - لندن ، ۱۹۱۲ - باب ۱۴ s ۴۳۴ــ۴۵۰ - مقالہ علم و فضل اور تعلیم)-

سریانی تاریخ نگاری

ڈیونےسیوس متوطن تل محرے

یا ڈیونے سیوس تل - محرایا (۲۴) - تل محرے ایک گؤں ہے الرقہ اور حصن مسلمہ کے درمیان دریائے بالیخ کے پاس - قن نشرے اور کیسوم کی خانقاهوں میں تعلیم پائی- (یعقوبی-مانوفزیٹ) ۸۱۸ میں بطریق تا ۲۲ اگست ۸۴۵ جب اس کا انتقال ہو گیا - قن نشرے میں مدفون ہے - سریانی مؤرخ جس نے ابتدائے آفرینش سے اپنے زمانے تک تاریخ عالم کے بعض اہم وقائع قلمبند کئے - ان کی دو تنقیحیں بھی ملتی ہیں ایک طویل اور دوسری مختصر - طویل کا سلسلہ ۸۳۷ تک پہنچتا ہے - مختصر ۷۷۶ پر ختم ہو جاتی ہے -

متن — Eusebii Canonum epitome ex Dionysii Telmaharensis Chronico petita مرتبہ Carl Siegfried اور Heinrich Gelzer (۱۰۰ص) - لائپتسگ ۱۸۸۴) -

C. A. Hedenskog : Berättelse om Alexander den Store, etc. (78 p., Lund, 1868. سریانی اور سویدش).

Jean Baptiste Chabot : Chronique de Denis de Tell-Mahré quatrieme partie (2 vols., Paois. 1895. سریانی اور فرانسیسی).

تنقید ـــ هائیزش گلت سر : سکس ٹس افریکانس (ج ۲ - ۴۰۱ــ۳۹۶ - ۱۸۸۵) - ولیم رائٹ : سریانی ادب (۲۰۳ــ۱۹۶ - ۱۸۹۴) - انتون باؤم شٹارک : سریانی ادب (۲۷۵ - ۱۹۲۴) -

۲۴ - Dionysios of Tell - Maḥrré یا Tell - Maḥrāyā

اسلامی تاریخ نگاری

ابن هشام

ابو محمد عبدالملک ابن هشام ابن ایوب الحمیری البصری ۔ زندگی کا آخری حصہ فسطاط میں بسر کیا اور یہیں ۸۳۳ میں وفات پائی ۔ پیغمبر اسلام صلعم کی سب سے پہلی سوانح حیات (سیرة الرسول) کا مصنف جو فی الحقیقت ایک تنقیح ہے ابن اسحاق (ج ۔ د قرن هشتم کا دوسرا نصف) کی ۔

متن — عربی متن کی ترتیب وبوس ٹن فیلڈ نے کی (گوٹے ٹنگن ، ۱۸۵۸—۱۸۶۰) ۔ ملخص جرمن ترجمه از گستاف وائل Gustav Weil ۲ ج ہیں ۔ اشٹٹ گارٹ ، ۱۸۶۴) ۔

تنقید — Die Commentatoren des Ibn Ishaq- کی Paul Brönnla und ihre Scholien Diss. ۸۲ ص ۔ ہالے ، ۱۸۹۰) ۔ سی بروکل مان : ادیات عرب (ج ۱ ۔ ۱۳۵ ۔ ۱۸۹۸ ۔ Henri Lammmens کی Fatima etlesfilles de Mahomet (روما ، ۱۹۱۲) ۔

ابن سعد

ابو عبداللہ محمد ابن سعد ابن منیع الزهری ۔ بالعموم کاتب الواقدی (۲۵) کے نام سے مشہور ہے ۔ انتقال بغداد میں ہوا ۸۴۵ میں ۔ مسلمان مورخ ۔ ابن سعد کی سب سے بڑی تصنیف کتاب الطبقات الکبیر میں پیغبر اسلام صلعم کے تفصیلی سوانح حیات اور صحابه رسول علی هذا مہاجرین و انصار کے مختصر حالات درج ہیں ، طبقات وار ۔

متن — Jalius Wellhausen : Die Schreiben Muhammads und die Gesandschhften an ihn in Skizzen und Vorarbaeiten (مجلد چہارم ، ۸۵—۱۹۴ ۔ ۷۸—۱ ، ۱۸۸۹ ۔ عربی اور جرمن) ۔ عربی متن جسے زخاؤ کی زیر هدایت ترتیب دیا گیا (لائیڈن ، ۱۹۰۴) ۔

تنقید — O. Loth کی Das Klassenbuch des Ibn Sa'd (لائپ‌تسگ ، ۱۸۶۹) ۔ سی بروکل مان: ادیات عرب (ج ۱ ۔ ۱۳۶ ۔ ۱۸۹۸) ۔

---

۲۵ ۔ واقدی کا دبیر ۔ ملاحظه ہو ہمارا شذرہ الواقدی پر قرن هشتم کا دوسرا نصف — مصنف

جاپانی تاریخ نگاری

اموبے هیرو ناری (۲۶)

زمانہ فروغ ق - ۸۰۸ - جاپانی اثریات داں - ۸۰۸ میں کو گو - شیوئی (۲۷) تصنیف کی - جاپان قدیم کے رسم و رواج اور زبان وغیرہ کے حالات میں -

متن — Kogoshui or Gleanings from ancient stories مترجمہ Genchi Kato اور Hikoshiro Hoskins معہ مقدمہ و حواشی - نیز کوگو شیوی کے مخطوط Yoshida کی نقل کا الاصل کے ساتھ یعنی کتاب مذکور کا قدیم ترین مخطوط جو اب تک دستیاب ہوا (۱۱۴ص-۴ ڈرس ڈین ۱۹۲۴) -

تنقید — کو گو - شیوی کا حوالہ ایف - برنکلے نے تاریخ اہل جاپان (۱۹۱۴) میں اکثر دیا ہے - ملاحظہ ہو ای - پاپی نوٹ : تاریخ قاموس (۲۰۵ - ۱۹۰۹) -

شوجی روکو

شو جی روکو (۲۸) ۸۱۵ کی تالیف ہے ، چینی زبان میں اور ۱,۱۸۲ جاپانی اشراف کے نسب ناموں پر مشتمل - ایک تہائی خاندانوں کا دعویٰ یہ تھا کہ ان کے آبا و اجداد کوریا سے آئے -

ڈبلیو - جی آسٹن : جاپانی ادب (۱۲۶ - ۱۸۹۹)-

یوشی منے یاسو یو (۲۹)

کوامو - تینو (۳۰) شہنشاہ از ۷۸۲ تا ۸۰۵ کا بیٹا - ۷۸۵ میں ولادت پائی ، وفات ۸۳۰ میں - جاپانی فاضل - نهون کوکی اور اس قسم کی دوسری تالیفات کے مرتبین میں سے ایک - کہا جاتا ہے دھان

Imube Hironari - ۲۶
Kogo - Shūi - ۲۷
Shōjiroku - ۲۸
Yoshimine Yasuyo - ۲۹
Kwammu - tenno - ۳۰

کے کھیتوں میں آبپاشی کے لئے رھٹ کی ابتدا اسی نے کی ۔

ای پاپی نوٹ : تاریخی قاموس (۵۷ء - ۱۹۰۹) ۔

نہون کوکی (۳۱)

"شش تواریخ ملی" (رکوکو کوشی) (۳۲) میں سے تیسری ۔ نہون کوکی میں ۷۹۲ تا ۸۳۳ کے عہد کا ذکر ہے اور اسے ۸۴۰ میں فوجی وارا اتسوگو وغیرہ نے ترتیب دیا ۔ کتاب مذکور کی صرف دس جلدیں محفوظ ہیں ۔

۹ ۔ جاہلی ، چینی اور جاپانی قانون

قوانین جاہلی

قرن نہم کی ابتدا میں تین اہم قانونی مجموعے تیار ہوئے جن کی ترتیب کارل فان رشٹ ہوفن (۱) نے یادگار تاریخ الہانیہ (قانون)(۲) میں کی۔

(۱) سیکسن قانون (۳) کی ابتدا ۸۰۳ میں ہوئی ۔ اس قانون پر مسیحیت کا رنگ غالب ہے ۔

Rceht und Verfassung der alter کی Ernst Theodar Gaupp Sachsen, in Verbindung milt-einer kritischen Ausgabc der Lex Saxonum (۴۲۳ص ۔ برسلاؤ ۔ ۱۸۳۸ء) ۔

(۲) فریسوی قانون (۴) بہت زیادہ مختلف الاجزا ہے اور اس میں غیر مسیحی عناصر بھی شامل ہیں مسیحی اور کئی ایک دوسرے متضاد عناصر کے علاوہ ۔ زمانہ غالباً شارل مین کا آخری عہد ۔

ترتیب از E. T. Gaupp (برسلاؤ ، ۱۸۳۴) ۔

---

۳۱ - Nibon - kōki

۳۲ - Riku - kokushi

۱ - Karl von Richthofen

۲ - Mon. Germ. bist. (Leges)

۳ - Lex Saxonum

۴ - Lex Frisionum

(۳) تھیورنگن قانون (۵) کا زمانہ بھی ۸۰۳ کے لگ بھگ ہے -

ترتیب از ای - ٹی گؤپ Das alte Gesetz der Thuringer in ihrer Verwandschaft mit der Lex Salica und Lex Ripauria herausgegeben (۴۳۴ص - برسلاؤ ، ۱۸۳۴) -

چینی قانون

تویو

تویو (۶) - وان نین (۷) شین شی کا باشندہ - متوفی ۸۱۲ - چینی مصنف جس نے حکومت اور معاشیات پر قلم اٹھایا اور ان مباحث کی ایک جامع تصنیف کی جس کا عنوان ہے تنگ تیئن (۸) نو شعبوں میں منقسم : خوراک اور اشیا ، امتحانات اور اسناد ، سرکاری عہدے ، رسوم و آداب ، موسیقی ، فوج ، سزائیں ، جغرافیہ اور دفاع ملی - گویا اس کتاب کی حیثیت عملداری کی ایک جامع کی ہے - ابواب ۱۶۳ تا ۱۷۰ میں چینی فقہ پر نظر ڈالی گئی ہے اس کے نشو و نما کے ایک مختصر سے بیان کے ساتھ - ابواب ۱۷۱ تا ۲۰۰ میں چین اور گرد و نواح کے ممالک کی جغرافی معلومات کا ایک خلاصہ درج ہے -

متن — اس کتاب کی نظر ثانی کئی بار ہو چکی ہے کیمبرج کے کتب خانہ ، ویڈ Wade میں ایک نسخہ موجود ہے جسے شہنشاہ چئن لنگ Ch'ien Lung کے زیر حکم ۱۷۴۷ میں جاری کیا گیا Giles's Catalogue) ۳۷۶—۳۸۸) -

تنقید — اے - وائلے لی : چینی ادب (۶۸ (۱۸۶۷) - (۱۹۰۲) - ایچ - اے - گائیلز : قاموس سوانح حیات (۷۸۵ - ۱۸۹۸ - دائرۃ المعارف چین (۲۹۶ - ۱۹۱۷) -

جاپانی قانون — سرکاری ضابطے

جاپان کے قدیم ترین قانونی ضابطے اومی - ریو کا نفاذ قرن

---

۵ - Lex Angliorum et Werinorum, hoc est, Thuringorum. Thuringan Law

۶ - Tu⁴ Yu⁴ (12043, 13437)

۷ - Wan⁴ - nien² (12486, 8301)

۸ - T'ang, . tien² (12294, 11177)

ہفتم کے دوسرے نصف (ج-د) میں کیا گیا - یہ مجموعہ ناپید ہے - دوسرا قدیم ترین ضابطہ اب بھی دستیاب ہوتا ہے - ہمارا مطلب ہے دیہو - ریو جو ۷۰۱ میں نافذ ہوا (ج - د قرن ہشتم کا نصف اول)- ایک دوسرے مجموعے کی اشاعت ۸۱۱ میں ہوئی کونین نین گو (۹) (۸۲۳—۸۱۰) کے دوران میں اور وہ ان ضوابط پر مشتمل ہے جو ۷۰۱ سے نافذ ہو رہے تھے - اس کا نام ہے کونین - کیاکو - شیکی (۱۰) کیاکو ۱۰ جلدوں میں ہیں اور شیکی ۴۰ میں -

ای - پاپی نوٹ : تاریخی قاموس (۵۲۳ - ۱۹۰۹) -

کیوواوا نتسونو

دوسرا نام نرابی - نو - اوکا نو اتودو (۱۱) - ۷۸۲ میں ولادت پائی- وفات ۸۳۷ میں- جاپانی فلسفی اور معلم- ۸۳۳ میں اس نے ریونوگیگی (۱۲) کے زیر عنوان چینی قانون کی ایک شرح ۱۰ جلدوں میں تصنیف کی جو گویا تتمہ ہے ۷۰۱ کے ضابطہ دیہو کا - ان دنوں چینی قانون (میوہو) (۱۳) کو جاپان میں اعلیٰ تعلیم کا لب لباب تصور کیا جاتا تھا -

ای - پاپی نوٹ : تاریخ قاموس (۲۸۹ ، ۵۲ - ۱۹۰۹) -

۱۰ - لاطینی ، سامی اور جاپانی لسانیات وتعلیم

ہرابنس مورس سب سے بڑا عالم لغت اور معلم ہے جو مغرب میں گذرا ج - د فصل سوم -

(یہودہ بن قریش ۱)

مولد تاہرت واقعہ شمالی افریقہ - زمانہ فروغ قرن ہشتم و نہم -

۹ - nengo یعنی دور حکومت — مترجم

۱۰ - Kōnin - Kyaku - shiki

۱۱ - Kiyowara Natsuno اور Narabi - no - oka no Otodo

۱۲ - Ryō no gige

۱۳ - myōhō

۱ - Jebuda ben Quraish

یہودی لسانیات داں (قرئی ؟) - یہود فاس کے نام اس کا عربی مکتوب (رسالہ) سب سے پہلی تحریر ہے جس میں سامی لسانیات کا تقابلی مطالعہ کیا گیا ہے - ابن قریش کو السنہ سامیہ کی مشابہت یعنی ایک ہی قسم کے لسانی قوانین کی پابندی کا اعتراف تھا - اس نے ایک قاموس بھی تصنیف کی (ناپید ہے)۔

متن — Epistola de studii Targum utiltate et de linguea chaldaicae, misnicae, talmudicae, arabicae, vocabulortum item nonnullorum barbaricorum convenientia cum hebraea. Textum arabicum litteris hebraicis exaratum ex unico Bibliothecae Bodleianae cod ms. descriptum nunc primum ed. J.J J. Berges et B. Goldberg (Paris, 1857)

تنقید — مختصر مقالہ J. Z. Lauterbach کے قلم سے دائرۃ المعارف یہود میں (مجلد هفتم ۳۴۵ ، ۱۹۰۴) -

جاپانی لسانیات یعنی هیراگانا کی ایجاد کے لئے ملاحظہ هو هارا شذرہ کوبو - دیشی پر فصل دوم میں -

سوگاوارا کیوگمی (۴)

ولادت ۷۷۰ انتقال ۸۴۲ میں - جاپانی معلم اور ایک زمانے میں جامعہ سلطانی (دیگا کو نوکامی) (۵) کا صدر (۶) - اس نے جامعہ مذکور کی اصلاح کی اور اس کے نظم و نسق میں چینی طور و طریق رائج کئے - اس کا بیٹا —

سوگاوارا کورےیوشی (۷)

ولادت ۸۱۲ ، انتقال ۸۸۰ - استاذ ادبیات (بن شو - هکاسے) (۸) آگے چل کر اسی جامعہ کا صدر مقرر هوا -

ای - پاپی نوٹ : تاریخی قاموس (۶۰۴ - ۱۹۰۹) -

---

۳ -
۴ - Sugawara Kiyogimi
۵ - Daigaku no kami
۶ - Rector
۷ - Sugawara kereyosh
۸ - bunshō - hakase

تیسواں باب ۱

عصر رازی

(قرن نہم کا دوسرا نصف)

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن نہم کے دوسرے نصف میں، ۲ - دینی پس منظر، ۳ - فلسفیانہ پس منظر - یونانی، لاطینی انگریزی، سریانی اور عربی تحریریں، ۴ - عربی اور لاطینی ریاضیات و فلکیات، ۵ - اسلامی کیمیاگری اور طبعیات، چینی صناعیات، ۶ - فرانسیسی اور اسکنڈے نیوی سیاحت و تفتیش، انگریزی اور اسلامی جغرافیہ، ۷ - لاطینی، بازنطینی، اسلامی (یا عربی)، یہودی اور قبطی طب، ۸ - لاطینی، انگریزی، بازنطینی، سریانی، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری، ۹ - بازنطینی اور جاپانی قانون، ۱۰ - لاطینی، انگریزی، بازنطینی، سلافی، سریانی اور عربی لسانیات -

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن نہم کے دوسرے نصف میں

۱ - پچھلے باب کے شروع ہی میں ہم نے جس رائے کا اظہار کیا تھا اس میں قرن نہم کا سارا زمانہ شامل ہے - ہم نے کہا تھا یہ صدی خالصاً اسلامی ہے - لیکن اس کے نصف اول کی بجائے دوسرے نصف پر تو یہ قول اور بھی صادق آتا ہے اس لئے کہ بادشاہ ایلفریڈ کے سوا اس عہد کے علمبرداران علم و حکمت سب کے سب مسلمان تھے یا اگر ایسا نہیں تو ان کے شریک کار اور انہیں کے لئے سرگرم و ساعی - ان کی تصنیفات بھی عربی ہی میں ہیں -

۲ - دینی پس منظر — مسیحی دنیا میں اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ خزر قبائل اور اہل سراویہ اور پانونیہ کا دین عیسائیت قبول

کرتا ہے ۔ کائرل ولی اور متھوڈیوس کے ہاتھوں ۔

ایران میں ہر طرف اسلام کا دور دورہ تھا لیکن اس کے باوجود زرتشتیت کی آگ ابھی تک سلگ رہی تھی ۔ چنانچہ یہ زمانہ نہایت اہم زرتشتی تصنیفات کا ہے ۔ دین کرت کا جو گویا ایک جامع ہے زرتشتی مذہب کی اور جس کی ابتد عہد مامونی لیکن تکمیل ۸۸۱ کے لگ بھگ آتورپات کے قلم سے ہوئی ۔ دوسری تصنیف مختصر ہے یعنی ''شکند گمانیگ وی‌جار'' پہلوی زبان کا واحد فلسفیانہ رسالہ جس سے اس کے مصنف مرتان ۔ فرخ کی غرض یہ تھی کہ مذاہب غیر بالخصوص یہودیت ، عیسائیت ، اسلام اور مانویت کے خلاف زرتشتیت کی حمایت کرے ۔

شروع شروع کے عباسی خلفا اور ان میں بھی مامون و معتصم نے رواداری کی جو روش اختیار کر رکھی تھی بالخصوص غیر مسلمانوں کے ساتھ اس کا سلسلہ متوکل کے عہد میں (۸۴۷ تا ۸۶۱) یک قلم منقطع ہو گیا ۔ وہ اہلسنت و الجماعت ایسے راسخ العقیدہ مذہب کا بڑا متعصب حامی تھا اور اس نے مذاہب غیر علی ھذا مذہب اعتزال یعنی خود اسلام کے ایک آزاد خیال فرقے کی مخالفت میں یکساں جبر اور تشدد سے کام لیا ۔ بایں ہمہ وہ اہل علم کی سرپرستی اور اطبا و مترجمین کے اس گروہ کی حوصلہ افزائی کرتا رہا جو حنین ابن اسحاق کی سرکردگی میں اپنے فرائض سر انجام دے رہے تھے (۱) ۔

داؤد الظاہری الہیات کے ایک نئے مذہب کے بانی ہیں اس اصول پر کہ قرآن کی تعبیر زیادہ لفظی رنگ میں کی جائے لیکن اس مذہب کو بہت تھوڑے دنوں فروغ ہوا ۔ امام مسلم کا مجموعہ احادیث اگرچہ صحیح بخاری کی طرح فقہی مباحث ہی کے مطابق ترتیب دیا گیا تھا پھر بھی اس کا انداز مقابلۃً زیادہ نظری ہے ۔ تصوف کے متعلق عام خیال یہ ہے کہ اس کی ابتدا ذوالنون مصری نے کی اور ہمارا فرض ہے اس کے نشو و نما پر برابر نظر رکھیں ، حالانکہ بحیثیت

۱ - تو معلوم ہوا اس کا جبر و تشدد علم و حکمت کے خلاف نہیں تھا بلکہ اس کے وجوہ کچھ اور تھے جیسے کبھی چین میں بدھ مت کے علاوہ نسطوریوں اور زرتشتیوں کے خلاف قدم اٹھایا گیا تھا اور جسے مصنف نے بھی غلط نہیں سمجھا ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ۔ مترجم

مجموعی دیکھا جائے تو علم و حکمت کے ارتقا میں اس سے جو اثرات مترتب ہوئے سلبی تھے ، بالفاظ دیگر وہ اس کے راستے میں حائل رہا ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ دوسرے مذاهب تصوف کی طرح اسلامی تصوف کا اظہار بھی کسی خاص عقیدے کی شکل میں نہیں ہوا ۔ تصوف در اصل ایک ذہنی روش ہے ، زیادہ تر منہاجات علم کے خلاف بغاوت کی روش جس پر اس افتاد مزاج کے لوگ جہاں کہیں بھی ہوں جمع ہو جاتے ہیں ۔ یہی وجہ ہے کہ اسلامی تصوف اور بعض صوفیانہ تحریکوں میں اگر کچھ باتیں مشترک یا باہم مشابہ ہیں تو اس میں اچنبھے کی کوئی بات نہیں (۲) ۔ البتہ ۸۶۴ کے قریب عبداللہ ابن میمون القداح نے ایک باقاعدہ اور باضابطہ صوفیانہ تحریک کی بنا رکھی مگر شیعوں میں ۔ ہمارا مطلب ہے دعوت اسمعیلیہ سے جس میں افکار تصوف کا رشتہ بعض اجتماعی اور سیاسی نظریوں سے مل گیا تھا اور گو یہ امر اس کے ارتباط و استحکام میں اضافے کا موجب ہوا بایں همه اس کی تقویت کا مزید سامان ایک خفیہ جمعیت کے ذریعے کیا گیا ۔ اسماعیلی دعوت کے نتائج اسلام کی حیات ذہنی اور سیاسی کے لئے بڑے وقیع تھے (۳) ۔ چنانچہ قرامطہ یعنی اس اسماعیلی فرع کے بارے میں جو حمدان قرمط الاشعث کی بدولت اس نام سے مشہور ہوئے ہمارا یہ خیال اور بھی صحیح ہے ۔ ان اثرات نے ہمیشہ چپکے چپکے اور مخفی طور پر کام کیا مگر بعض اوقات علانیہ بھی جیسا کہ ابواب مابعد میں ہمیں برابر ان کا سراغ ملتا رہے گا (۴) ۔

تبتی بدھ مت کی تدوین علی ھذا کن جور اور تن جور کا سلسلہ تصنیف پادشاہ رل ۔ پا ۔ چن کے عہد حکومت میں بھی جاری رہا وہ تبت کے ''تین مذہبی تاجداروں'' میں آخری تاجدار ہے ۔

۳ ۔ فلسفیانہ پس منظر ' یونانی ، لاطینی ، انگریزی ، سریانی اور عربی تصنیفات — فوتیوس بطریق قسطنطنیہ نے کتب عہد سلف پر

---

۲ ۔ اسلامی تصوف کے لئے ملاحظہ ہوں ہماری تصریحات مقدمے میں — مترجم

۳ ۔ مگر ان سب حوادث کی تعبیر مستشرقین جس رنگ میں کرتے ہیں صحیح نہیں ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

۴ ۔ مثال کے طور پر ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ اخوان الصفا پر (قرن دھم کا دوسرا نصف) — مصنف

ایک مجموعہ فاضلانہ ''تبصروں'' کا تالیف کیا جو دینی اور تاریخی مباحث تک تو محدود نہیں تھا مگر بیشتر انہیں سے متعلق ۔

۸۶۷ میں اریگنہ کے قلم سے ایک نہایت اچھوتا رسالہ ''تقسیم فطرت'' کے زیر عنوان فلسفہ میں تصنیف ہوا ۔ وہ اس حلقہ درس کا نگران تھا جسے چارلس اسلع شاہ افرنج نے اپنے دربار میں قائم کر رکھا تھا ۔ پھر اس صدی کے اواخر میں ہم ہرابتس مورس کے ایک شاگرد ریمی متوطن ازئیر کو پیرس میں مصروف درس و تدریس پاتے ہیں ۔ اس کی تعلم میں اریگنہ کی نسبت اگرچہ اجتہاد خیال کی کمی تھی مگر قبول عام میں بہت آگے ۔ ریمی نے بیڈ ، الکئین اور ہرابنس کی روایات زندہ کیں اور ہم کہہ سکتے ہیں یہی وہ جرثومہ تھا جس سے آگے چل کر جامعہ پیرس وجود میں آئی اور صدیوں تک ہر نئی بدعت اور جدت طرازی کے خلاف ازمنہ وسطیٰ کی قدامت پرستی کا حصن حصین بنی رہی ۔ اریگنہ کے خیالات سے ایک حد تک آزادی بلکہ اختراع پسندی کا اظہار ہوتا ہے جسے لوگ بہت کم سمجھتے اور جو اس لئے رفتہ رفتہ متعدد الحادات کا سرچشمہ بنے ۔ ریمی اس کے برعکس ان روایات کی حمایت کرتا رہا جو پشت ہاپشت سے چلی آرہی تھیں ۔ مسیحی مغرب میں ایک تیسری ذہنی تحریک کی داغ بیل بادشاہ ایلفریڈ اعظم نے ڈالی ۔ وہ اریگنہ کی طرح جسے اس کی سر پرستی حاصل رہی کوئی ژرف نگاہ فلسفی تو نہیں تھا لیکن اس کی طبیعت میں بنی کم سے کم ویسی ہی اپج پائی جاتی تھی ۔ ایلفریڈ کی سرگرمیوں سے بڑے دور رس نتائج مترتب ہوئے اور خوبی یہ ہے کہ ٹھیک سمت میں گویا ان تینوں ہستیوں میں بادشاہ ایلفریڈ کا نصب العین علم و حکمت سے قریب تر تھا ۔ اس کے مقاصد نسبتاً محدود لیکن سوسات میں استعجاب و تجسس سے وابستہ یعنی وہ مقابلتاً زیادہ واقعیت پسند تھا ۔ بادشاہ مذکور کا شمار مغرب کے ان ابتدائی معلمین میں ہوتا ہے جن کو ملکی زبانوں کی اہمیت کا احساس — یا کم از کم اندازہ — تھا ؛ اور یہ ایک زبردست ثبوت ہے اس کی اپج اور اچھوتی طبیعت کا ۔

سریانی افکار کی نمایندگی مرسیلی بر کیفا ایسے الٰہیات داں اور شارح نے کی ۔

فلاسفہ اسلام میں دو بالخصوص اہم ہیں - جاحظ جس نے کچھ تو علوم یونان اور کچھ مسلمانوں کی لوک روایات کے پیش نظر متعدد رسائل تصنیف کئے اور دوسرا سرخسی ، کندی کا تلمیذ رشید -

۳ - عربی اور لاطینی ریاضیات اور فلکیات — ہم نے بمجبوری پھر ''عربی'' کا لفظ استعمال کیا ہے ''اسلامی'' کی بجائے ، کیونکہ مسلمانوں کے زیر سیادت اس ضمن میں جو خدمات سر انجام دی گئیں ان میں سے بعض کا تعلق غیر مسلمانوں سے تھا (۵) - لیکن ان علمائے ریاضی اور ہئیت کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ہمیں ان کو چار مجموعوں میں تقسیم کرنا پڑگیا: علمائے ہندسہ ، علمائے حساب ، علمائے ہئیت اور مثلثیات اور منجمین -

علمائے ہندسہ : ماہانی نے اقلیدس اور ارشمیدش کی شرح کی - وہ اس امر کی لاطائل کوشش کرتا رہا کہ کرے کی تقسیم دو ایسے قطعوں میں کرے جن کی نسبت یکساں ہو - یہ ارشمیدشی مسئلہ عالم اسلام میں ایک معرکہ آرا مسئلہ بن گیا اور اس سے جس مکعبی مساوات کی ابتدا ہوئی اسے مساوات ماہانی سے موسوم کیا جاتا ہے - ہلال حمصی نے اپولونیوس کی پہلی چار فصلیں عربی میں منتقل کیں - احمد ابن یوسف کی ایک کتاب تناسبات میں ہے اور اس لحاظ سے بالخصوص اہم کہ مغرب کو منالاوس کے دعوے کا علم ہوا تو اسی سے - نیریزی نے بطلیموس اور اقلیدس دونوں کی شرح کی - ثابت ابن قرہ کی وہ پیمائشیں بھی اگرچہ خاص طور سے قابل ذکر ہیں جو اس نے مکافیات اور شبہ مکافیات میں کیں لیکن اس کا شہرہ زیادہ تر اس بات سے ہوا کہ وہ مترجمین کی اس جماعت کا سر گروہ تھا جس نے یونان کی کتب مہمہ مثلاً اقلیدس ، ارشمیدش ، اپولونیوس ، تھیوڈوسیوس اور بطلیموس کی تصنیفات کا ترجمہ عربی میں کیا - وہ خود بھی اس جماعت میں سب سے پیش پیش تھا اور اس نے بعض تراجم کی نظر ثانی بھی کی - عالم مذکور کے بعد اس جماعت کے دو رکن بالخصوص ممتاز نظر آتے ہیں ، یوسف الخوری اور اسحاق ابن حنین - پھر اگر اس مختصر سے بیان کا

---

(۵) یہ نہایت غلط امتیاز ہے جو مصنف نے علم اسلامیہ کی تاریخ میں پیدا کیا ہے — ملاحظہ ہو مقدمہ — مترجم

مقابلہ پچھلے باب کی فصل ریاضیات سے کیا جائے تو قارئین کو اندازہ ہو جائے گا کہ قرن نہم کے آغاز سے مسلمانوں کا قدم علم ہندسہ میں کہاں تک آگے بڑھ گیا تھا ۔ ان کی معلومات بیشک یونانی سرچشموں سے ماخوذ تھیں لیکن مقدار میں کہیں زیادہ ۔

علمائے حساب : گذشتہ باب میں ہم یہ ظاہر کر آئے ہیں کہ کندی ، خوارزمی اور سرخسی کی تصنیفات ھی شاید وہ سب سے بڑا ذریعہ ھیں جس کی بدولت ارقام ہندی کی اشاعت اول مسلمانوں اور پھر مغرب میں ھوئی ۔ عالم اسلام میں یہ ہندسے اول اول جن دستاویزوں میں استعمال ھوئے ان کا زمانہ ۸۷۳ اور ۸۸۸ ھے ۔ اسلامی تجارت کا سلسلہ چونکہ ان دنوں زوروں پر تھا اور ساری دنیا میں پھیلا ھوا اس لئے بہت ممکن ھے یہی سبب ھو ان ہندسوں کے تیزی سے رواج پانے کا ۔

ثابت ابن قرہ نے اعداد متحابہ کے نظریے کو مزید وسعت دی ۔ قسطا ابن لوقا نے ڈیوفانٹوس کا ترجمہ کیا ۔

علمائے ہئیت اور مثلثیات — : ماہانی کا سلسلہ مشاہدات ۸۵۵ سے ۸۶۶ تک جاری رھا ۔ نیریزی نے زیجات کے علاوہ ایک مبسوط رسالہ اصطرلاب میں تصنیف کیا ۔ وہ مماس کا استعمال باقاعدگی سے کرتا رھا ۔ حامد ابن علی کی شہرت اصطرلاب سازی سے وابستہ ھے ۔ ثابت ابن قرہ نے بعض شمسی مشاہدات کی اشاعت کے علاوہ حرکت سیار گان کے بطلیموسی نظریے کی اصلاح ایک نویں کرے کے اضافے سے کی تاکہ اہتزاز معدلین (کے فرضی تصور) کی توجیہ ھوسکے ۔ قسطا ابن لوقا کا بھی ایک رسالہ اصطرلاب میں ملتا ھے ۔ جابر ابن سنان کے بارے میں اگرچہ ھمیں کوئی معلومات حاصل نہیں لیکن وہ شاید بتانی کا باپ تھا اور اس نے کچھ فلکی آلات بھی تیار کئے بالخصوص کروی اصطرلاب ۔

بتانی اس عہد کا سب سے بڑا ہئیت داں ھے ، عالم اسلام کے اکابر ہئیت دانوں میں سے ایک اس نے ۸۷۷ میں فلکی مشاہدات کا جو سلسہ شروع کیا وہ آگے چل کر ۹۱۸ تک جاری

رہا - اس نے ۸۸۸ کے لئے ستاروں کی ایک فہرست بھی طیار کی اور کئی ایک فلکی مسائل کی نہایت صحت سے تعیین کے علاوہ حضیض شمسی کی حرکت کا انکشاف بھی کیا - وہ ایک مبسوط فلکی رسالے کا مصنف ہے جو ۱۶ ویں صدی تک سند تسلیم کیا جاتا تھا - اس رسالے میں ظاہر ہے ایک مثلثاتی خلاصہ بھی موجود تھا جس میں جیوب کے علاوہ مماسات اور مماسات التمام کا استعمال بھی باضابطہ کیا گیا تھا - اس میں مماسات التمام کی ایک درجہ وار جدول بھی موجود ہے اور اس کے علاوہ ایک دعویٰ جو ہمارے اس قاعدے کا مرادف ہے جس میں ایک کروی مثلث کے ایک ضلع کی جیب التمام کو اس کے زاویہ متقابلہ کی جیب التمام سے تفاعل پیش کیا گیا ہے، علیٰ ھذا باقی ضلعوں کی جیوب اور جیوب التماس کو بھی -

منجمین اس عہد کے مشہور ترین منجم ہیں ابوبکر، احمد بن یوسف اور ابن قتیبہ - اس عہد ریاضی اور ہیئت میں جتنا بھی کام ہوا اس میں بہ نسبت سابق نمایاں ترقی ہوئی - گو اب منجم کم تھے اور ہندسہ داں زیادہ - فلکیات میں جو خدمات سرانجام دی گئیں وہ بھی بمقابلہ اس صدی کے نصف اول کے کہیں زیادہ ایج اور جیوب طبع کا نتیجہ تھیں، ان کی سطح بھی نسبتاً بلند تھی - اس میں کوئی شک نہیں کہ ثابت بن قرہ سے ایک ایسی افسوسناک غلطی کا ارتکاب ہوا جس کا متاخر فلکیوں (حتیٰ کہ کاپر نیکس) نے بھی اتباع کیا لیکن نئی نئی تحقیقات ہوگئیں تو ان میں غلطیاں بھی ہوں گی - ثابت سے جس غلطی کا ارتکاب ہوا وہ ایسی نہیں کہ ہم اس کی مذمت کریں - مثلثیات کے نشو نما میں بڑی زہانت، جدت اور بداعت سے اضافہ ہوتا رہا - فلکی آلات بالخصوص ایک نئے آلے کروی اصطرلابی پر بالخصوص توجہ کی گئی - البتانی کی استادانہ تصنیف نہایت صحیح معراج کمال تھا ان غیر معمولی سرگرمیوں کا یہاں تک تو عالم اسلام کا ذکر تھا - سوال یہ ہے کہ باقی دنیاں میں اس وقت کیا ہو رہا تھا یہاں مغرب میں اگر کوئی قابل ذکر کام ہوا تو یہ کہ اریگز کا ہراک لیڈیس کے اراض شمسی مرکز نظام کو دو اور سیاروں تک وسعت دینا لیکن یہ

ایک اتفاقی جسارت تھی ایک جرات پسند فلسفی کی نہ کہ کوئی فلکی اکتشاف ۔

۵ ۔ اسلامی کیمیا گری اور طبیعیات، چینی صناعیات ــ اسلامی روایات نے تو ذوالنون کو کیمیا گر ٹھرایا ہے لیکن اغلب یہ ہے کہ ان کا تعلق جس صوفیانہ کیمیا گری سے تھا اس کی مثال بہت کچھ وہی ہے جو طاؤ کیمیا گری کی اس کی نوعیت مابعد الطبیعی اور ایک طرح کے رمزی علم کی تھی اور تجربہ اور امتحان سے بے تعلق ۔ جاحظ کو البتہ معلوم تھا کہ کیمیا میں سچ مچ کچھ کی معلومات حاصل تھیں مثلاً اسے معلوم تھا کہ حوانی فضلے سے بطریق خشک کشید امونیہ کس طرح حاصل کیا جا سکتا ہے ۔ بایں ہمہ اسے کیمیا داں ٹھرانا غلط ہوگا ۔ برعکس اس کے رازی ایسے طبیب اعظم کی حیثیت فی الواقعہ ایک کیمیاداں کی تھی ۔ اس نے اس موضوع میں کئی ایک رسالے تصنیف کئے، متعدد کیمیائی آلات کی تشریح کی ، معدنی اشیاء کی صنف بندی پر قلم اٹھایا بلکہ کوشش کی کہ کیمیا میں اسے جو معلومات حاصل ہیں ان سے طب میں بھی کام لے ۔ وہ گویا سولھویں صدی کے کیمیائی اطبا کا مورث اعلیٰ ہے ۔ وہ طبعیات داں بھی تھا ۔ اس نے وزن مخصوص کی تحقیقات میں ابی میزان سے کام لیا ــ النیریزی ایسے عالم ریاضی نے بھی فضائی مظاهر کی بحث میں ایک کتاب تصنیف کی ۔

دنیا کی قدیم ترین مطبوعہ کتاب هیرا معلوتر، کے چینی ترجمے کا ایک نسخہ ہے ، جسے مئی ۸٦۸ میں اس غرض سے شائع کیا گیا کہ اس کی تقسیم کی جا سکے ۔ ٹھپوں سے چھپائی کا صاف و صریح بیان کہیں ملتا ہے تو اس چینی متن میں جس کا سنہ ہے ۸۸۳ ۔

۵ ۔ مکرر ۔ اسلامی حیاتیات ــ مسلمانوں کو تاریخ فطرت سے بہت کم دلچسپی تھی یا کم از کم یہ کہ انہوں نے محض اس کے مطالعہ کی خاطر اس کا مطالعہ نہیں کیا لیکن ان کی ادبی اور تاریخی تالیفات مباحث کے متعلق ان کے رائج الوقت نظریوں سے بھری پڑی ہیں ۔ چنانچہ مورخ دینوری کی کتاب النباتات اس کی ایک روشن

اور واضح مثال ہے ۔ یہ کتاب لسانیات میں تصنیف ہوئی لیکن اس میں نباتیات کے مورخ کے لئے بھی بڑی وافر اور بیش بہا معلومات پائی جاتی ہیں ۔ جاحظ کی کتاب الحیوان بھی معلومات کا خزینہ ہے ۔ حالانکہ اس کے زائد حصے کی نوعیت لوک معلومات کی ہے بہ نسبت حیوانات میں ایک تصنیف کے

۶- فرانسیسی اور اسکنڈے نیوی سیاحت و تفتیش ۔ انگریزی اور اسلامی جعرافیہ — ۸٦۹ کے لگ بھگ برنارڈ دانا نے مصر اور فلسطین کا سفر کیا اور اس کے حالات بھی لکھے ۔

آئسستان کا اکتشاف (یا اکتشاف مکرر) اس صدی کے چھٹے عشر میں ہوا مختلف اسکنڈے نیوی جہاز رانوں کی بدولت ۔ ۸۸۳ کے قریب ریک یا ویک میں ایک ناروبجی نو آبادی بھی قائم کی گئی ۔

پادشاہ ایلفریڈ اِس زمانے میں یورپ کا سب سے بڑا جغرافیہ نویس تھا جس نے انگلیسی ۔ سیکیسن ترجموں میں اپنے قلم سے خود بھی چند در چند اضافے کئے۔ یہ اضافات ان معلومات کا نتیجہ ہیں جو ایلفریڈ نے براہ راست حاصل کیں ۔ چنانچہ اوٹ ہر کے سفر آرک ہنگاسک اور اوسلو ، نیز ولفس ٹن کی مہم بالٹک کا پتہ ہمیں پادشاہ مذکور ہی کی تحریروں سے چلا ۔

ابن خورداذبہ کی ' کتاب المسالک و الممالک اپنی قسم کی اولین تصنیف ہے ۔ اس میں ڈاک چوکیوں° کا ذکر بھی آیا ہے جو مختلف شاہراہوں پر قائم تھیں علی ھذا مختلف علاقوں کے ضرائب کی مقدار کا ۔ عالم اسلام میں اس نوع کی تصنیفات وقتاً فوقتاً قلمبند ہوتی رہیں اور ظاہر ہے کہ ان سے مقصد صرف انتظام سلطنت پر روشنی ڈالنا تھا یہ نہیں کہ کوئی علمی بحث چھیڑی جائے مگر اس کے باوجود ان کی حیثیت جغرافی رسائل کی ہے ۔ پھر چونکہ ان کتابوں کے بیانات عملی اغراض سے متعلق ہیں لہذا بہت زیادہ واقعی ، بہت زیادہ مفصل ، صحیح اور درست(۹)۔ مورخ یعقوبی نے بھی ایک رسالہ جغرافیے میں تصنیف کیا ۔ اس کا عنوان ہے ''کتاب البلاد'' ۔

۷- لاطینی ، اسلامی (یا عربی) یہودی اور قبطی طب — برتھارئیس رئیس دیر کوہ کسینو کا رسالہ طب ایک عمدہ نمونہ ہے اس زمانے کی

۹ - اس سے بڑھ کر علمی مطالعہ اور کیا ہو سکتا ہے — مترجم

رھبانی طب کا۔

نکلاس نے قدیم جراحی تحریروں کا ایک مجموعہ تالیف کیا بقراط سے پولوس ائیگنی تک۔

اسلامی دنیا کی خدمات طب اس قدر فراواں ھیں کہ اطبائے اسلام کو دو مجموعوں میں تقسیم کر لینا بہتر ھوگا۔ وہ طبیب جو مطب کرتے تھے اور ارباب علم و فضل جنھوں نے یونان کی طبی عالیات کا ترجمہ سریانی یا عربی میں کیا۔ اس دوسرے زمرے کے اطبا اگرچہ سب کے سب اجنبی تھے یعنی غیر مسلم لیکن زمرۂ اول کے ارکان بھی آدھے عیسائی ھیں۔ گویا یہ طبی سرگرمیاں بیشتر مسیحی تھیں نہ کہ اسلامی گو اس امر کو فراموش نہیں کرنا چاھئے کہ اس زمانے کا طبیب الاطبا ایک مسلمان ھے، یعنی رازی۔

اول خالص اطبا کو لیجئے۔ سابور ابن سہل جنہ شاپوری کی کتاب تریاقات قرن دواز دھم تک بے حد مقبول رھی۔ یحییٰ ابن سرافیون (سراپیون اکبر) نے دو طبی جامعیں سریانی میں تالیف کیں۔ از منہ متوسطہ کی مغربی طب نے ان سے بے حد اثر قبول کیا۔ یہ دونوں طبیب مذھباً عیسائی تھے۔

لیکن ایرانی نژاد فاضل، ھمارا مطلب ھے رازی سب سے بڑا طبیب ھے جو مسلمانوں ھی میں نہیں بلکہ سارے عہد متوسطہ میں گذرا۔ پھر جیسا کہ ھم اس سے پہلے عرض کر آئے ھیں اسے طبعیات اور کیمیا دونوں علوم میں دستگاہ حاصل تھی۔ یہ کہنا مشکل ھے کہ رازی اور اس کے معاصر بتانی میں افضل کون تھا، دونوں بڑے عظیم المرتبہ سائنس دان ھیں اور جس زمانے میں بھی پیدا ھوتے صف اول میں جگہ پاتے۔ بااین ھمہ راقم الحروف نے اس عصر کو رازی سے منسوب کیا محض اس لئے کہ طبیب مذکرر نے ھیئت دان مذکور کی نسبت کہیں زیادہ شہرت پائی۔ یوں بھی مشرق و مغرب کی علمی کاوشوں پر اس سے جو اثر مترتب ھوا وہ بڑی آسانی سے دیکھنے میں آسکتا ھے۔ ھم نے کہا تھا رازی کو عہد نشاۃالثانیہ کے کیمیائی اطبا کا پیشرو قرار دیا جا سکتا ھے۔ اس نے ایک ضخیم طبعی جامع کتاب، الحاوی کے نام سے تصنیف کی، علیٰ ھذا ایک یک۔ موضوع مقالہ خسرے اور چیچک میں جس کو اسلامی طب کا شاہکار تصور کیا جاتا ھے۔ یعقوب

ابن اخی حزام کے رسالہ فروسیت° میں فن بیطاری کے کچھ مبادیات ملیں گے ۔ وہ اس قسم کی پہلی کتاب ہے جو عربی میں تصنیف ہوئی ۔

حنین ابن اسحاق اس عہد کا مترجم اعظم ہے ۔ اس نے یونانی زبان کے مخطوطات طب کی فراہمی اور ان میں سے بیشتر کو عربی میں منتقل کرنے کے ساتھ ساتھ دوسرے فضلا کی مساعی علم پر بھی نظر رکھی ۔ وہ بلکہ ان کے ترجموں کی اصلاح و تصحیح بھی کرتا رہا ۔ طبی تصنیفات میں اس کا حصہ قریباً قریباً وہی ہے جو ثابت ابن قرہ کا ریاضی اور ہیئت میں ۔ معلوم ہوتا ہے نسطوری مترجمین کی وہ جماعت جو حنین کی رہنمائی میں کام کر رہی تھی خاصی بڑی تھی کیونکہ انہوں نے مل کر بقراط اور جالینوس کی تصانیف کے زائد حصے کا ترجمہ سریانی اور عربی میں کر لیا تھا ۔ حنین خود بھی چند در چند کتابوں کا مصنف ہے خصوصاً کحالی میں ایک رسالے اور جالینوس کی فن صغیر کے ایک مقدمے کا جسے قرون وسطیٰ میں بڑی مقبولیت حاصل تھی ۔ دوسرے طبی مترجمین کے صرف نام گنوا دینا کافی ہے : حنین ابن اسحق ، حبیش ابن الحسین ، عیسیٰ ابن یحییٰ ، اسطفن ابن باسیل ، موسیٰ ابن خالد ، ثابت ابن قرہ ، یوسف الخوری ۔ حنین بہت بڑا آدمی تھا لیکن اس کی حیثیت ایک فاضل کی ہے ، نہ کہ خالص سائنس دان کی ۔ اس کی مساعی علم جن کا آغاز عہد ما سبق کے وسط سے ہو چکا تھا عہد زیر نظر کے وسط ہی میں ختم ہو گئیں ۔ گویا رازی اور بتانی کا ظہور اس سے اگلی پود میں ہوا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ حنین کا زمانہ جو ۸۲۶ سے شروع ہو کر ۸۷۷ پر منتہی ہوتا ہے خوارزمی اور رازی کے بین بین تھا ۔

عبرانی زبان کی سب سے پہلی تصنیف جو طب میں لکھی گئی اور قریباً قریباً اسی عہد میں قلمبند ہوئی ایک عام فہم سی طبی جامع ہے جس میں اس بحث کے علاوہ بعض دوسرے علوم مثلاً عضویات ، جنینیات اور فلکیات وغیرہ کا ذکر بھی آتا ہے ۔ کہا جاتا ہے اس کا مصنف آصف یہودہ نام کوئی شخص ہے لیکن ہمیں اس کے متعلق کچھ بھی معلومات حاصل نہیں ۔ جامع مذکور غالباً سریانی یا عربی مصادر پر مبنی ہے ۔

ایک قبطی قرطاس جس میں بعض طبی نسخوں کو یوھیں گڈ مڈ کر

دیا گیا ہے اور شاید مصری ، یونانی اور عربی مآخذ سے ماخوذ اسی زمانے میں قلمبند ہوا لیکن محض ایک یادگار ایام سلف کی اور اس لئے دلچسپ ۔

۸ ۔ لاطینی ، انگریزی ، بازنطینی ، سریانی ، اسلامی اور جاپانی تاریخ نگاری — اناس ٹاسٹیس ناظم کتب خانہ نے کئی ایک باز نطینی وقائع کا ترجمہ لاطینی میں کیا اور یوں اس زمانے کی لاطینی اور یونانی دنیا کو جو ایک دوسرے سے بہت کافی دور ہٹ گئی تھیں باہم ملاتے ہوئے ایک نہایت ضروری خدمت سرانجام دی ۔ یاد رکھنا چاہئے اعہد کے لاطینی مورخین میں اناس ٹاسٹیس ہی کو تھوڑا بہت امتیاز حاصل ہے ۔

پادشاہ ایلفریڈ کا ایک طرف انگریزی تذکروں کی تکمیل و ترتیب کا حکم دینا اور دوسری جانب خود بھی لاطینی زبان کی متعدد کتب تاریخ کو انگریزی میں منتقل کرنا ایک ایسا قدم تھا جس کی اہمیت اناس ٹاسٹیس کی خدمت سے بھی کہیں زیادہ ہے گو اس کی نتیجہ آوری کا احساس بہت دیر میں ہوا کیونکہ لاطینی قرن ہفدھم میں بھی علمی زبان تصور کی جاتی تھی ۔

اس عہد کا باز نطینی مورخ صرف ایک ہے اور وہ بھی برائے نام یعنی فوٹیوس ۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ عہد ماسبق کی نسبت اب حالات کس قدر دگرگوں تھے ۔

سریانی زبان میں ایک کلیسائی تاریخ موسیٰ برکیفا نے تصنیف کی ۔

لیکن اس زمانے کی اصل خدمات تاریخ کا تعلق عربی سے ہے : دینوری کی عام تاریخ اس لحاظ سے بالخصوص قابل قدر ہے کہ اس کا نقطہ نظر ایرانی ہے ۔ ابن قتیبہ نے بھی ایک عالمگیر تاریخ لکھی کے علی ہذا بعض دوسری کتب تاریخ ۔ ابن عبدالحکیم پہلا شخص ہے جس نے فتح مصر کے حالات بیان کئے ۔ یعقوبی کی تاریخ عالم سے اسلام کی شیعی تعبیر کا اظہار ہوتا ہے ۔ آخرالامر ہمیں دو تصنیفات کا ذکر کرنا ہے جو بلاذری کے قلم سے نکلیں ۔ یاد رکھنا چاہئے ابن عبدالحکیم کے سوا جو مصری الوطن ہے باقی سب مورخین عجمی تھے گو انہوں نے عربی میں قلم اٹھایا ۔

جاپان کی تواریخ ملی میں سے آخری تین کا سنہ تصنیف علی الترتیب

۸٦۹ ، ۸۷۹ اور ۹۰۱ ہے - ان تینوں میں چین کے شاہی تذکروں کی تقلید کی گئی ہے -

باز نطینی اور جاپانی قانون ــ باز نطینی قانون کی نظر ثانی ایک دفعہ پھر باسل مقدونوی (۸٦۷ تا ۸۸٦) کے زیر فرمان کی گئی - لیکن س کام کی تکمیل اس کے بیٹے لیون فلسفی (۸۸٦ تا ۹۱۱) کے عہد حکومت میں ہوئی - اس طرح جو ضخیم مجموعہ قانون وجود میں آیا ہمارا مطلب ہے نام نہاد باسلکا سے وہ ۱۴۵۳ یعنی دولت باز نطینی کے خستام تک اس کے سرکاری دستور کا کام دیتا رہا -

جاپانی قانون اور رسم و رواج کی تدوین بدستور چینی اصولوں پر ہوتی رہی - ۸۰۸ اور ۹۰۷ میں ''تین عظیم مجموعہا نے قوانین'' میں سے آخری دو کا نفاذ عمل میں آیا -

۱۰ - لاطینی ، انگریزی ، باز نطینی ، سلافی ، سریانی اور عربی لسانیات ــ ریمی متوطن ازیئر سب سے بڑا لاطینی قواعد داں ہے جو اس عہد میں گزرا لیکن اس کی خدمات بلحاظ اہمیت صفر -

لبتہ پادشاہ ایلفریڈ کی خدمات علم بلا خوف مبالغہ نہایت درجہ ہم ہیں - وہ سچ مچ ایک پیشرو تھا جس نے ایک نئی زبان کی تشکیل میں حصہ لیا محض اس خیال سے نہیں کہ اس سے روزمرہ کی ضروریات پوری ہوتی رہیں بلکہ اس لئے بھی کہ وہ ایک عمدہ ذریعہ بن سکے علی سے اعلیٰ افکار کی ادائیگی کا - ایلفریڈ سے بڑھ کر کسی پادشاہ نے کوشش نہیں کی کہ اپنی قوم کی تعلیم میں دوسروں کا ہاتھ بٹائے (۱۰) -

یونانی زبان کی ایک لغت فوٹیوس کے قلم سے نکلی - اسے مختلف قسم کے لسانی مباحث سے بڑی دلچسپی تھی - اریتھیاس کلاسیکی ادبیات کا طالب علم ہے - اور جدید باز نطینی نشاۃ الثانیہ کا ایک ممتاز نمایندہ یونانی زبان کے بعض گراں بہا مخطوطات جو ہمیں دستیاب ہوئے اسی نے نقل کئے تھے -

گلا گولٹی ابجد کی اختراع کائرل ولی نے کی جس سے آگے چل کر کائرلی ابجد نے نشوونما پایا اور جو آج کل روس میں استعمال ہوتا ہے -

۱۰ - یہ سر تاسر مبالغہ اور غلو ہے یا یہ کہنا چاہئے یورپ میں ــ مترجم

سبعینیہ کا سلافی ترجمہ بھی کانرل ولی نے شائع کیا ۔ وہ گویا سلافی ادب کا آدم ہے ۔

بایںہمہ حنین ابن اسحاق سب سے بڑا لسانیات داں ہے جو اس عہد میں گزرا ۔ سریانی زبان کی قدیم ترین لغت اور ایک سریانی قواعد جس میں تھوڑا بہت ذکر نحو کا بھی آیا ہے اول اول اسی نے تصنیف کی ۔ لیکن اس کی شہرت کا انحصار فی الحقیقت ان علمی ترجموں پر ہے جو اس نے یونانی سے سریانی اور سریانی سے عربی میں کئے ۔ ان ترجموں کے طریق تکمیل پر نظر ڈالئے تو پتہ چلتا ہے کہ اب اس میدان میں کہاں تک ترقی ہو چکی تھی ۔ حنین کا قاعدہ تھا اول یونان کے بہتر سے بہتر مخطوطات جمع کرتا ، پھر ان کا ایک دوسرے سے مقابلہ علی ھذا رائج الوقت سریانی اور عربی ترجموں کا جائزہ لیتے ہوئے خود اپنے ترجموں کی تکمیل کرتا ۔ اس نے جالینوس کی تصنیفات کے ان سریانی اور عربی ترجموں کی جو اس زمانے میں دستیاب ہوتے تھے ایک منتخب فہرست بھی چھوڑی ہے جس کے تنقیدی حاشیوں کا مطالعہ کیجئے تو حنین کی فضیلت علمی کا اقرار کرنا پڑے گا ۔ دینوری کی کتاب النباتات کے متعلق ہم اس سے پہلے اشارہ کر آئے ہیں ۔ وہ در اصل ایک لسانی تصنیف ہے کیونکہ مصنف کو اشیا سے بڑھ کر اسما سے دلچسپی تھی ۔ بغداد کے مذہب قواعد کی نمایندگی اول اول ابن قتیبہ نے کی لیکن اسے قواعد سے اتنا شغف نہیں تھا جتنا اسلوب بیان اور خطابت سے ۔ یہاں خطابت اور تنقید ادب کی ان کئی ایک عربی تصنیفات کا ذکر بے محل ہوگا جن کا سلسلہ اس طرح شروع ہؤا ۔ یہ مبحث تاریخ فن کا ہے علم و حکمت کی تاریخ کا نہیں ۔

---

۱۱ ۔ خاتمہ سخن ۔ پچھلے باب میں ہم دیکھ آئے ہیں کہ اس صدی کے نصف اول میں چین کی رفتار ترقی عارضی طور پر رک گئی تھی ۔ اس کے نصف دوم میں بھی صورت حالت جاپان کے دور ارتقا میں رونما ہوئی ۔ کیا یہ نتیجہ ہے اہل چین کے جمود و تعطل کا یا یہ کہ نارا عہد کی مساعی جمیلہ کا زور اور قوت پورے طور پر صرف ہو چکا تھا ؟ یوں بھی جاپان کے لئے اس زبردست جدوجہد کو برابر قائم رکھنا مشکل تھا جو اس نے نارا کے قرن زریں میں کی ۔ دوسری جانب ہندو سرگرمیاں بھی حرکت سے خالی

نظر آتی ھیں ۔ اس کا سبب کیا ھے ؟ بدھ مت کا زوال یا جین مت کا عروج ؟ بہر کیف ھندوستان ھو یا مشرق اقصیٰ اس زمانے میں یہ دونوں اقطاع ارضی ھماری آنکھوں سے اوجھل رھیں گے ۔

مغرب اقصیٰ (۱۱) کا معاملہ البتہ مشرق اقصیٰ سے کچھ بہتر نظر آتا ھے ۔ یہاں دو ھستیاں سب پر فوقیت لے گئیں ۔ ان میں ایک آئرستانی ھے ، دوسری انگریز یعنی اری گنہ اور پادشاہ ایلفریڈ ۔ برنارڈ دانا اور ریمی فرانس میں پیدا ھوئے ، برتھارٹیس اور اناس ٹاسٹیس اٹلی میں ۔ اسکنڈے نیوی جہاز رانوں کو جو ایسے ھی دلیر اور بہادر تھے جیسے قدیم فنیقی ملاح یہ شرف حاصل ھے کہ بحیرہ بالٹک اور بحرۂ شمالی کی تفتیش و اکتشاف کا سلسلہ انہیں نے شروع کیا ۔

مشرق میں قدم رکھئیے تو اول سلاقی ثقافت کے آغاز کا پتہ چلتا ھے کائرل ولی اور تھوڈیوش کی کوششوں سے ۔ باز نطینی دنیا میں بھی کلاسیکی ادب کا احیا ھو رھا تھا جیسا کہ فوٹیوس ، اریتھاس اور نکیٹاس کی سر گرمیوں سے اس کی شہادت ملتی ھے ۔ ایران کی زرتشتی جد و جہد سے اغماض کرنا نا ممکن ھے ۔ تبت میں بھی علم و فضل کو از سر نو تحریک ھو رھی تھی ۔

پھر اس ساری جد و جہد کا حاصل کچھ ایسا حقیر بھی نہیں تھا ۔ فرض کیجئے اس وقت اور کچھ بھی نہ ھوتا جب بھی ھم اس عہد کا مطالعہ ھمدردی اور استعجاب کی نگاھوں سے کرتے ۔ لیکن اس ساری کد و کاوش کا مقابلہ اگر ان خدمات سے کیا جائے جو عالم اسلام نے سرانجام دین تو اس کی اھمیت سرے سے کافور ھو جائے گی ۔

کائرل ولی ، اری گنہ اور پادشاہ ایلفریڈ کا شمار بیشک اکابر انسانوں میں ھوتا ھے جو اس وقت یورپ میں موجود تھے مگر بات یہ ھے کہ اس زمانے میں بھی تہذیب و تمدن کی اصل ترقی مسلمانوں کے اقدام علم ھی سے ھوئی ۔ لیکن اس زبردست جد و جہد میں غالب حصہ پیروان اسلام کی بجائے عیسائیوں اور بچے کھچے

---

۱۱ ۔ مصنف کا مغرب اقصیٰ یعنی بر اعظم یورپ کے مغربی حصص ۔ اسلامی جغرافیے میں مغرب اقصیٰ عبارت ھے مراکش سے ۔ مترجم

وثنیوں (حرانیوں یا صابیوں) کا تھا۔ علم و حکمت کے دو بڑے امام ثابت ابن قرہ اور بتانی حرانی الاصل ہیں (۱۲)۔ مسیحی علما کی تعداد بھی کچھ کم نہیں۔ عیسائی المذہب مترجموں کی اہمیت ہم اس سے قبل واضح کر آئے ہیں۔ لہذا ضروری نہیں کہ ان کے اسما کا پھر سے تکرار کیا جائے۔ یہاں ان میں سے صرف دو یعنی یحییٰ ابن سرانیون اور حنین ابن اسحق کا نام لے دینا کافی ہے۔ لیکن ان سب باتوں کے با وصف یہ کہنا مشکل ہے کہ علم و حکمت کا فریضہ بیشتر غیر مسلموں نے سر انجام دیا کیونکہ اب اہل ایمان کی خدمات بھی تقریباً وہی اہمیت اختیار کر چکی ہیں جو کفار کی گو ان کے اندر بھی زیادہ حصہ عجم کا ہے اور یہ وہ امر ہے جس کے ثبوت میں کوئی دشواری پیش نہیں آئے گی (۱۳)۔ اول یوں سمجھئے کہ اس زمانے کے چار سب سے بڑے مسلمان سائنس دان ایرانی تھے: ابن خورداذبہ، رازی، یعقوبی اور نیریزی۔ پھر ماہانی، دینوری، ابوبکر، ابن قتیبہ اور بلاذری بھی نسلاً ایرانی ہیں۔ اسماعیلی دعوت کا ظہور بھی ایران میں ہوا۔ البتہ اسلامی تصوف کی جس شکل کے متعلق خیال ہے کہ مصر میں رونما ہوئی وہ ہو سکتی ہے ایک حد تک نتیجہ ہو مسیحی اور وثنی متصوفانہ تحریکات کا جو کبھی یہاں فروغ پا چکی تھیں (۱۴)۔ بہر کیف ہم نے اس باب میں صرف تین مصریوں کا ذکر کیا ہے، ذوالنون، ابن عبدالحکم اور احمد ابن یوسف کا۔ لیکن ابھی دو اور ہستیوں کی طرف اشارا کرنا باقی ہے جن کا ظہور الجزیرہ کے زیریں حصے میں ہوا۔ ہمارا مطلب ہے جاحظ اور حامد ابن علی سے۔ بہار علم کی یہ گل آفرینی جیسی دلاویز تھی اس سے کون انکار کر سکتا ہے؟ بغداد اب دنیا کا ذہنی مرکز تھا جیسے صدیوں پیشتر اسکندریہ۔ لیکن بد قسمتی سے بغداد کا عصر

---

۱۲ - اہل مغرب تاریخ اور حقائق کی بجائے اپنے قائم کردہ نظریوں کی تائید میں ان حضرات کو غیر معمولی اہمیت دیتے ہیں۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ــ مترجم

۱۳ - یہ عرب اور عجم کا امتیاز بھی یورپ کے ایک مخصوص نظریے کا نتیجہ ہے اور اصولاً غلط ــ مترجم

۱۴ - ملاحظہ ہوں تصریحات۔ مصنف یہ کا تجزیہ بھی غلط ہے ــ مترجم

زریں بہت تھوڑے دنوں تک قائم رہا ، اس لئے کہ شیرازہ خلافت میں انتشار کے ساتھ ساتھ دارلخلافت کے تفوق میں بھی فرق آ رہا تھا اور اس کا مطلب یہ ہے کہ علم و حکمت کی مساعی بھی اسی اعتبار سے کمزور ہوتی چلی گئیں ۔

۲ ۔ دینی پس منظر

کائرل اور یتھوڈیوس(۱)

دو بھائی جن کی ولادت تھسالونیکا میں ہوئی ، کائرل کی ۸۲۷ میں اور تھوڈیوس کی ۸۲۵ کے لگ بھگ ۔ رومی اور یونانی کلیسا دونوں کو ولی مانتے ہیں ۔ کائرل کا اصل نام قسطنطین تھا ۔ اول قسطنطینیہ اور پھر ۸۶۳ سے آگے چل کر مراویا کے سلافیوں (۲) میں فروغ پایا کائرل اس سے پہلے (۸٦۰) کریمیا (۳) اور زیرین نیپر (۴) کے خزر(۵) قبائل کو عیسائیت میں داخل کر چکا تھا ۔ اس کا انتقال ۸٦۹ میں ہؤا ، قسطنطینیہ میں ۔ میتھوڈیوس نے ان قبائل کو پانونیا (٦) میں عیسائیت کی تعلیم دی ۔ خزر علی ھذا مراویا اور پانونیا کے سلاف قبائل کے مسیحی حواری ۔ کائرل (۷) ابجد اگرچہ دیر تک کائرل ولی سے (اس کا نام انہیں کے نام پر رکھا گیا) منسوب رہا لیکن یہ کہنا غالباً زیادہ صحیح ہوگا کہ وہ در اصل گلاگولٹی ابجد (یا گلاگولٹ سا) (۸) کا موجد ہیں جس سے آگے چل کر کائرل ابجد (یا کرلٹ سا) (۹) کا نشو و نما ہؤا ۔ بہر کیف سلافی قبائل کو اول اول کوئی ابجد ملا تو کائرل ولی سے ۔

---

۱ - Cyril اور Methodios

۲ - Slavs of Moravia

۳ - Crimea

۴ - Dnieper

۵ - خزر قبائل کے متعلق مزید معلومات حسدائی ابن شابرت پر ہمارے شذرے میں ملیں گی (قرن دہم کا دوسرا نصف) — مصنف

٦ - Pannannia

۷ - Cyrillic

۸ - Glagolitic یا Glagolitsa

۹ - Kirillitsa

کائرل رسم الخط کی قدیم ترین دستاویز ۹۹۸ میں قلمبند ہوئی ۔ روس، سربیہ اور بلغاریہ (۱۰) میں اس وقت یہی ابجد استعمال ہوتا ہے ۔ کسی زمانے میں ایک غیر سلاوی یعنی رومانین (۱۱) زبان بھی کائرل رسم الخط میں لکھی جاتی تھی ۔ پرانی سے پرانی سلاوی دستاویزوں کا خط گلاگولٹی ہے جسے دلماتیہ کی چند کاتھولیکی جماعتوں سے باہر اب کہیں استعمال نہیں کیا جاتا ۔ ''البتہ اناجیل کا وہ نسخہ جس پر کبھی تاجداران فرانس ریم (۱۲) کے بڑے گرجے میں حلف اٹھایا کرتے تھے سلاوی زبان میں قلمبند ہوا اور جزواً گلاگولٹی حروف میں (۱۳)'' ۔

کائرل ولی کی سب سے بڑی خدمت سبعینیہ کا سلاوی ترجمہ ہے سلاوی زبان میں لیکن اس کا زیادہ تر حصہ قرن سیزدھم میں تلف ہو گیا ۔ یہی وجہ ہے کہ آرتھوڈاکس کلیسا کے صحائف ایک دوسرے سے مختلف ہیں کیونکہ وہ کچھ تو سبعینیہ پر مبنی ہیں اور کچھ اس کے عبرانی متن علیٰ ھذا لاطینی ولگیٹ پر ۔

تنقید — Franz von Miklosich : Vita Sancti Methodii russico-slovenice et latine (Vindobonae, 1870). Cardinal Domenico Bartolini : Memorie dei santi Cirillie Metodio (Roma, 1881). Adolphe d'Avril : St. Cyril et St. Mèthod, premiére lutte des Allemands contre les Slaves, avec un essai sur les destinèe du glagol (Paris · 1885). L. K Goetz : Geschichte der Slavenpostel Konstantinus und Methodius (280 p., Gotha 1898). Fr. Snopek : Konstantinus-Cyrrllus und Methodius (Operum academiae Velehradensis, 2, 471 p., Kremsier, 1911). Millon Resetar : Zur Ubersetzungstätigkeit Methods (Archiv f. slav. Philol., vol. 34, 234-239, Berlin, 1912). Josef Vasj : Bis zu welchen Masse bestatigen die Kroatisch-glagolitischen Breviere die Annahme einer vollständigen Ubersetzung der Hl. Schrift durch Methodius (ibidem, vol. 35, 12-44, 1913). C H. Robinson :

۱۰ - Serbia

۱۱ - Rumanian

۱۲ - Reims

۱۳ - C. H. Robinson, op. cit., 300

Conversion of Europe (292-297, 1917). Franz Prikryl : Denkmale der heiligen Konstantin und Method in Europe (Wien, 1920).

زرتشتیت

پہلوی زبان کا سب سے پرانا دینی متن ـ اوستا کے پہلوی ترجموں (۱۴) کو مستثنی کرتے ہوئے ، ایک کتاب ہے دین کرت بہ معنی مذہبی افعال جس کی صرف چند فصلیں سوم تا نہم دستیاب ہوتی ہیں اور جن کے الفاظ کی کل تعداد ہے ۱۶۹,۰۰۰ - اس تالیف کا آغاز آتور - فرن بگ (۱۵) نے کیا جس نے مامون (خلیفہ از ۸۱۳ تا ۸۳۳) کے حضور ایک مناظرے میں زرتشتیت کی حمایت کی تھی اور تکمیل آتور پات (۱۶) نے ۸۸۱ کے لگ بھگ ـ دین کرت میں زرتشتی رسم و رواج ، روایات ، تاریخ اور ادب کے متعلق بہ کثرت معلومات پائی جاتی ہیں ـ فصل ہشتم (۱۹,۰۰۰ الفاظ) خلاصہ ہے ۲۱ رسائل (نسک) (۱۷) یعنی ساسانی عہد میں زرتشتی ادب کے کل سرمائے کا ـ ان کی تقسیم تین حصوں میں کی گئی تھی (ہر صنف ۷ رسائل پر مشتمل) اور علی الترتیب دینی ، دنیوی اور ان کے بین بین علوم مشتمل - فصل نہم (۲۸,۰۰۰ الفاظ) میں ہر سہ مذہبی رسائل کا تفصیلی بیان ملے گا ـ

متن ــ متن ، اور گد شراتی (۱۸) اور انگریزی ترجمہ از دستور پشوتن (مجلد اول تا ششم ، بمبئی - ۱۸۷۴ - ۱۸۹۱ - Casartelli کی Un traite pehlevi sur la medveine, Museon (ج ۵ ، ۱۸۸۶ - فرانسیسی ترجمہ فصل سوم کے حصہ ۱۵۹ کا) -

فصل ہشتم و نہم کا انگریزی ترجمہ ایڈورڈ ولیم وسٹ Edward William West نے کیا ہے بعنوان Contents of the nasks in the Sacred Books of the East (vol. 37, Oxford, 1892)

تنقید ــ E. W. West کی پہلوی ادب اور W. Geiger اور E Kuhn's کی ایرانی لسانیات Grundriss dre iranischen Philology میں (ج ۲ - ۹۸ - ۹۱ - ۱۸۹۶ ـــ ۱۰۰۳) -

---

۱۴ - جن کے کل الفاظ کی تعداد ۱۳۱,۰۰۰ ہو جاتی ہے ـــ مصنف

۱۵ - Atūr-farnbag

۱۶ - Atūrpāt

۱۷ - Nasks

۱۸ - Gudshrāti

اس زمانے کے ایک اور پہلوی متن شکند۔گمنیگ وی جار (۱۹) (تشریح دافع ظن) - تقریباً ۱٦,۷۰۰ الفاظ پر مشتمل کا حوالہ ہم اس لئے دے رہے ہیں کہ ویسٹ کے نزدیک "پہلوی ادب کا جس قدر حصہ محفوظ رہ گیا ہے اس میں اس رسالے کی حثیت سب سے زیادہ فلسفیانہ ہے" شکند۔گمانیگ وی‌جار میں دھریوں ، مادیت پرستوں، یہود و نصاری اسلام اور مانویت کے خلاف زرتشتی مذہب کی حمایت کی گئی ہے اور اسے مرتان ـ فرخ (۲۰) نے دین کرت کی تکمیل سے پہلے قرن دوزادھم کے غالباً نصف ثانی میں تصنیف کیا - اصل پہلوی متن ضائع ہو چکا ہے البتہ ایک پازند ـ سنسکرت ترجمہ محفوظ ہے جسے نیریوسنگ (۲۱) نے قرن دوازدھم کے تقریباً آخر میں کیا ـ

متن ــ پازند سنسکرت متن مرتبہ ھوشنگ اور ویسٹ (بمبئی، ۱۸۸۷) - انگریزی ترجمہ از ویسٹ کتب مقدسہ مشرق (ج ۲۴ - ۱۱۵-۲۵۱ آکسفرڈ ، ۱۸۸۵) میں -

تنقید ــ ویسٹ کا مضمون گائی گر Geiger اور کون Kuhn کی Grundriss (مجلد دوم ، ۱۰٦) میں -

الہیات اسلامیہ

داؤد الظاہری

یعنی داؤد ، لفظی معنوں کا پیرو ـ ابو سلیمان داؤد ابن علی ابن خلف الاصفہانی ـ کوفہ میں ولادت پائی - ۸۱۵ کے لگ بھگ فروغ ہوا بغداد میں - متوفی ۸۳ - ۸۸۳ - مسلمان فقیہ - اول شافعی المذھب پھر ایک آزادانہ مذہب قانون ظاہری کا بانی جس کی تاسیس محض سطحی یعنی قرآن کے لفظی مفہوم (ظاہری) اور حدیث پر کی گئی - اس کے سوا اور کسی چیز پر نہیں - مذہب ظاہری کو مشرق میں قطعی فروغ نہیں ہوا لیکن مغرب بالخصوص اسپین میں اس نے تھوڑی بہت کامیابی ضرور حاصل کی - بحالت موجودہ ناپید ـ

۱۹ - Shikand-gūmānig Vījār

۲۰ - Martān-farukh

۲۱ - Nēryōsang

آئی - گولڈ تسیہر کی Die Zabriten, ihr lehrsystem und ihn Geschichte (لائپ تسگ ، ۱۸۸۳) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۸۳ - ۱۸۹۸) - ڈی - بی میکڈانلڈ : الہیات اسلامیہ کا ارتقا (۱۹۰۳) -

مسلم

ابوالحسین مسلم ابن الحجاج القشیری النیسابوری ۱۸ - ۸۱۷ یا ۳۳ - ۸۴۳ میں ولادت پائی - نصرآ باذ یعنی نیشاپور کے مضافات میں مدفون ھیں - مسلمان محدث - امام مسلم کے مجموعہ احادیث یعنی الصحیح کی ترتیب اگرچہ ابواب فقہ کے مطابق ہے لیکن صحیح بخاری کے مقابلے میں کہیں زیادہ نظری اور درجے میں بھی کم -

احادیث کے چار مجموعے اور ھیں - یہ سب کے سب قرن نہم میں تالیف ھوئے اور اپنی جگہ پر مستند تصور کئے جاتے ھیں مگر ان کی وہ حثیت نہیں ہے جو صحیحین کی - سنی دنیا ان چھیوں مجموعوں کو مقدس ٹھہراتی ہے (۲۲) -

متن -- صحیح مسلم کے ترجمے یا تنقیدی نسخے کا راقم الحروف علم نہیں ھو سکا -

تنقید — اگناتس گولڈ تسیہر کی Muhammadanische Studien (ج ۲ - ۲۷۳ - ۱ - ۱۸۹۰) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۶۳ - ۱۶۰ - ۱۸۹۸)

ذوالنون

ابوالفیض ثوبان ابن ابراھیم الاخمیمی المصری - عرف ذوالنون (۲۴) وطن نوبیہ ہے یا اخمیم بالائے مصر - سال وفات ۶۰ - ۸۵۹ - مسلمان صوفی اور کیمیا گر - کہا جاتا ہے کیمیا گری اور سحر کا ایک رسالہ 'مجربات' ذوالنون ھی کی تصنیف ہے - فہرست میں انہیں

۲۲ - ملاحظہ ھوں تصریحات — مترجم

۲۳ - ملاحظہ ھوں تصریحات — مترجم

۲۴ - یعنی صاحب حوت (حضرت یونس کا عرف قرآن مجید میں) — مصنف

کیمیا گروں کی صف میں جگہ دی گئی اور ابن القفطی نے ان کا اور جابر ابن حیان کا ذکر ایک ساتھ کیا ہے ۔ لیکن یہ کہنا مشکل ہے کہ کیمیا گری کی ابتدا کہاں ہوتی ہے اور انتہا کہاں ۔ بہت سے صوفی کم و بیش انہی معنوں میں کیمیا گر تھے جن میں چین کے طاوی ۔

بہر کیف ذوالنون کو شہرت ہوئی تو زیادہ تر ایک صوفی کی حیثیت سے ۔ صوفیہ ان کو اصول تصوف کا بانی ٹھہراتے ہیں ۔ ہمارے نزدیک اصول تصوف کی بجائے ذہن کی متصوفانہ روش کے الفاظ زیادہ مناسب ہیں ۔ تصوف کا مطلب ہے علم باطن کی اسلامی شکل اور وہ عیسائیت ، اشراقیت ، ادریت علیٰ ھذا بدھ مت سے ماخوذ ہے جس نے ان خارجی عناصر کو حتی الوسع اسلامی قالب میں ڈھال دیا ۔ یوں بھی صوفیانہ عقائد کی بنیاد ہی متضاد عناصر کے امتزاج پر ہے ۔ لفظ صوفی صوف سے مشتق ہے بمعنی اون اور یہ اشارا ہے صوفیہ کی پشمینہ پوشی کی طرف (۲۶) ۔

سی بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۹۸ - ۱۸۹۸) - آر اے نکلسن : (۳۹۰ - ۳۸۶ - ۱۹۰۷) - ای جی براؤن : تاریخ ادبیات ایران (ج ۱ - ۴۴۴ - ۴۱۶ - ۱۹۰۸) ۔

اسماعیلی دعوت

۸۶۴ کے قریب ایک شیعی فرقے اسماعیلیہ (۲۷) کو جو دوسروں سے اس لئے ممتاز ہے کہ اس نے محمد بن اسماعیل کو ساتواں اور آخری امام کامل ٹھہرایا اور مذہب کی تاویل کنایات کے رنگ میں کی عبداللہ بن میمون القداح کی سرگرمیوں سے زبردست تحریک ہوئی ۔ یہ عبداللہ جو ایک قداح یعنی معالج چشم کا بیٹا تھا اور خوزستان کے شہر اھواز میں پیدا ہؤا نسلاً ایرانی تھا ۔ وہ ۷۵ - ۸۷۴ میں فوت ہوگیا ۔ اس نے مختلف مقامات میں فروغ حاصل کیا لیکن آخرالامر

۲۵ ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ـــ مترجم

۲۶ ۔ یہ اشتقاق محل نظر ہے ۔ ملاحظہ ہوں تصریحات ـــ مترجم

۲۷ ۔ دوسرے نام ''سبعیہ'' یعنی سات اماموں کا فرقہ اور ''باطنیہ'' وغیرہ ـــ مصنف

سلامیه (نزد حمص) اس کی دعوت کا مرکز بنا (ملاحظہ ہو ہوتسمہ کا مضمون دائرۃ المعارف بریطانیہ میں ج ۱ ، ۲۶ ، ۱۹۰۸) ۔ اسماعیلیوں نے ایک مخفی جماعت کی شکل اختیار کی تو اسی کے زیر اثر اور یوں گویا اس کے لئے مقدر ہو گیا کہ مادی اور روحانی دونوں پہلوؤں سے زبردست قوت حاصل کر لے ۔ اسماعیلیت ایک صوفیانہ عقیدہ ہے جس نے جہان اکبر اور جہان اصغر کے تطابق پر بڑا زور دیا ، علیٰ ہذا عدد سات اور (اس سے کچھ کم) بارہ کے پر اسرار خواص پر ۔ یہ عقیدہ ہے جو ان کے پر جوش دعاۃ (۲۸) نے ایک عجیب خفا اور رازداری کے ساتھ دنیائے اسلام میں دور دور تک پھیلا دیا ۔

اس صدی کے ربع آخری میں جو اسمعیلی داعی گذرے ہیں ان میں ایک حمدان قرمط ابن الاشعث بھی تھا جس نے کوفہ (۲۹) کے قریب فروغ پایا ۔ وہ اسماعیلت کی ایک فرع یعنی قرمطیہ کا بانی ہے جن کی غارت گرانہ سرگرمیوں کی انتہا یہ ہے کہ ۹۳۰ میں انہوں نے مکہ کو لوٹا اور حجر اسود بھی چرا کر لے گئے ۔

عبداللہ ابن میمون کے ایک پوتے اور اسماعیلیوں کے امام کی حثیت سے اس کے تیسرے جانشین سعید ابن الحسین (۳۰) کو بربر قبیلہ کتامہ نے اپنا امام (مہدی) تسلیم کیا ۱۰ - ۹۰۹ میں ۔ اس ۔ دولت فاطمیہ کی بنا رکھی اور (تونس کے قریب) مہدیہ کے نو آباد شہر کو اپنا دارالسلطنت بنایا ۔ ۹۶۹ میں فاطمیوں نے مصر فتح کیا جو ۱۱۷۱ تک برابر ان کے قبضے میں رہا ۔ یوں دو صدیوں کے اندر اندر

۲۸ - داعی کی جمع ۔ ان کا طریق کار بہت کچھ مسیحی دنیا کے یسوعی jesuit مبلغین سے مشابہ تھا ۔ انہوں نے مسلمانوں ہی کو نہیں بلکہ یہود ، نصاری اور زرتشیتوں کو بھی اپنے فرقے میں داخل کر رکھا تھا ــ مصنف

۲۹ - ملاحظہ ہو Cl. Huart دائرۃ المعارف اسلام (ج - ۳ ، ۲۳۶ ، ۱۹۱۵) میں ــ مصنف

۳۰ - سیعد ابن الحسین ابن عبداللہ بن میمون القداح ۷۳ - ۸۷۳ میں پیدا ہوا ، سلامیہ میں - ۱۰ - ۹۰۹ میں اس نے ابو محمد عبداللہ کا نام اختیار کیا ــ مصنف

اسماعیلی دعاۃ نے ایک سلطنت قائم کر ڈالی (۳۱) -

ملاحظہ ہو ای - جی - براؤن : تاریخ ادبیات ایران (ج - ۱ ، ۳۱۵ - ۳۹۱ ، ۱۹۰۸ء) - Cl. Huart کا مقالہ دائرۃ المعارف اسلام میں (ج - ۲ ، ۵۴۳ - ۵۴۹ ، ۱۹۲۱ - کتابیات اور اس زمانے میں اسماعیل جہاں جہاں آباد ہیں اس کی تفصیل کے ساتھ - لوی میسینوں کی Esquisse d'une bibliographia qarmate (ای - جی - براؤن کو پیش کردہ Oriental Studies ۳۳۸ - ۳۲۹ ، ۱۹۲۳ - آی سس ٦ : ۱۲۵) -

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات اخوان الصفا پر (قرن دہم کا نصف ثانی) اور باطینہ پر (قرن یازدہم کا نصف ثانی) -

رل - پا - چن (۳۲)

تبتی پادشاہ جس کے عہد حکومت کا تعلق قرن نہم کے نصف دوم سے ہے اور جس نے اپنے وطن تبت میں بدھ تہذیب و تمدن کی شیرازہ بندی کا سلسلہ تکمیل کو پہنچایا - تبتی تاریخ کی بزرگ ترین ہستیاں تین ہیں - سونگ - تسین گام - پو (ج - د قرن ہفتم کا نصف اول) ، تی سونگ دے - تسین (ج - د قرن ہشتم کا نصف دوم) اور رل - پا - چن - اہل تبت ان کو ''تین مذہبی پادشاہوں یا اصحاب طاقت'' کے نام موسوم کرتے ہیں - پھر یہ امر بھی بعید از قیاس نہیں کہ کن جور اور تن جور (ج - د قرن ہفتم کا نصف اول) کا بیشتر حصہ اسی عہد میں مکمل ہؤا ، کیونکہ یہی زمانہ تھا جس میں متعدد ہندو معلمین کا اس غرض سے تبت میں آنا ثابت ہے کہ مذہبی صحائف کا ترجمہ کریں - ہندی اوزان اور پیمانوں کی ترویج بھی رل - پا - چن ہی سے منسوب ہے - ۸۹۷ میں وہ اپنے بھائی لنگ - در - ما (۳۳) -

۳۱ - فاطمیہ اس لئے کہ سعید ابن الحسین کا دعویٰ تھا (ظاہرا بے بنیاد) کہ وہ حضرت فاطمہ بنت رسول صلعم کی اولاد ہے — مصنف
اسماعیلیہ اور اوپر کے بیانات کے لئے ملاحظہ ہوں تصریحات — مترجم

۳۲ - Ral-pa-Chan

۳۳ - Lang-dar-ma

کے ھاتھوں جو گویا لامیت کا جولین تھا قتل ھو گیا (۳۴)۔

لنگ - در - ما نے رل - پا - چن کا تاج و تخت سنبھالا ، لاماوں پر تشدد کیا اور ان کی کتابیں نذر آتش کر ڈالیں - مگر اپنی حکومت کے تیسرے سال خود بھی قتل ھو گیا -

L. A. Wadell : Budhism of Tibet ۳۵ - ۳۳ ، ۱۸۹۵ - ھندو مترجمن اور ان کے تبتی رفقا کی ایک فہرست کے ساتھ Sir Charles Bell کی Tibet (۲۹ - ۱۹۲۴۶۲۷)

۳ - فلسفیانہ پس منظر

یونانی ، لاطینی ، انگریزی ، سریانی اور عربی تحریریں

فوٹیوس (۱)

ولادت ۸۳۰ کے لگ بھگ ھوئی - وفات ۸۹۱ میں؟ بڑا کثیرالمعلومات بار نطینی فاضل قسطنطینیہ کا بطریق - اس کی سب سے اھم تصنیف بلیو تھیکا (۲) جس کی تکمیل ۸۵۷ سے پہلے ھو گئی تھی - ۲۸۰ ابواب پر مشتمل ھے اور ھر باب اپنی جگہ پر ایک تبصرہ ھے ایک دوسری مجلد (۳) سے طویل اقتباسات کے ساتھ - بعض ابواب میں گو طبیبوں علمائے طبیعیات اور لغویوں کا ذکر بھی آیا ھے مگر زیادہ تر علمائے الہیات اور مورخوں کا - آگے چل کر ایک یونانی لغت بھی طیار ھوئی خود اس کے ھاتھوں ، یا اس کے زیر ھدایت -

متن اور ترجمے ـــ مکمل تصنیفات Migne کی Patrotogia Gracea میں (ج ۱۰۱ تا ۱۰۵)۔

Myriobiblon sive Bibliotheca librorum quos Photios legit et recensuit یونانی نسخہ مع حواشی ؟

---

۳۴ - یعنی جس طرح جولین (مرتد) نے روما میں عیسائیوں پر تشدد کیا ویسے ھی تاجدار مذکور نے لاماؤں پر - ایک عیسائیت کا دشمن تھا دوسرا لامائیت کا -

۱ - Photios

۲ - Bibliotheca یا Myriobilblon

۳ - Codex

از David Hoeschelius - ترتیب مکرر لاطینی میں مع حواشی از Andreas Schottus (جینیوا ، ۱۵۹۱ روٹوماگی ۱۶۵۳) - تازہ ترین نسخہ از عم - بیکر (م ج میں - ۵۴۵ ص - برلین ، ۳۵ - ۱۸۲۴) - انگیزی ترجمہ از Freese (٦ ج میں لندن ، ۱۹۳۰ ؟ - آخری جلد میں فوٹیوس کی سوانح حیات اور تصنیفات کا ذکر آئے گا) -

لغت (Lexicon یونانی میں لیکسیون سوناگوگی) - جی - ہرمان نے ترتیب دی (لائپ تسگ ، ۱۸۰۸) علی ھذا رچرڈ پارسن Richard Porson (۲ ج میں - ۸۳۵ میں - لندن ، ۱۸۲۴) اور آخر لامس نابر S. A. Naber نے (۲ ج میں - لیڈے ٦۵ - ۱۸٦۴) -

تنقید — Cardinal Joseph Hergenrother: Photius (5 Vols., Regensburg, 1867-1869). K. Krummbacher: Byzantinische Litteratur (2. Aufl., 73-79, 515-524, 972, etc., 1897). Edgar Martini: Textgeschichte der Bibliotheke (1. Die Handschriften, Ausgaben und Ubertragungen; 135 p., Sacks Ges. d. Wiss., philol. Kl., vol. 28, 6, Leipzig, 1911). Sandys: History of Classical Scholarship (vol. 1, 3d ed., p. 397 sq, 1921).

اری گنہ

یا اریوگنہ (۴) جان اسکوٹس (جس کا ترجمہ غلطی سے جان اسکاٹ کیا گیا ہے)(۵) آئر ـلاصـ۸۱ - انتقال ۸۷۷ کے قریب - ۸۴۳ سے فرانس میں چارلس اسلع(٦) کے درباری مدرسے (۷) کارئیس اعلیٰ - قرون وسطیٰ کے سب سے زیادہ بدیع الفکر فلاسفہ میں سے ایک(۸) - وہ متکلمین کی نسبت سند سے بڑھ کر عقل کو اھمیت دیتا تھا اور اسے یونانی زبان سے بھی اچھی خاصی واقفیت تھی یہاں تک کہ اس نے موضوع ـ ڈیونے سیوس اور ماکسی کن فیسر کی تصنیفات کا ترجمہ لاطینی میں کیا ـ لیکن اسے افلاطون کا پتہ چلا تو صرف کال کیڈیئس کے جزوی ترجمہ تماٹیوس کی بدولت ـ اری گنہ

۴ - Eriugena یا Erigena

۵ - John Scotus (Scottus) اور John the Scot

٦ - Charles the Bald

۷ - Scola palatina

۸ - یعنی یورپ کے ازمنہ متوسطہ کا ـ مص

پر آگسٹائین ولی کا اثر نہایت گہرا ہے ۔ کال کیڈیئس اور مارٹیانس کپلا کے زیر اثر اس نے ھراک لڈیس کے نظام کو مریخ اور زحل تک وسعت دی (مطلب یہ ہے کہ اس کے نزدیک زحل، مریخ، زھرہ اور عطارد آفتاب کے گرد حرکت کرتے ھیں) ۔ لیکن یہ ایک اتفاق امر تھا اس لئے کہ فلکیات میں اس کی باقی معلومات بہت پیچھے ھیں ۔ اریگنہ کی مخصوص تصنیف 'تقسیم فطرت'(۹) ۸۶۷ میں قلمبند ھوئی ۔ اس میں سب سے بڑا تصور وحدت فطرت کا ہے جو خدا سے صدور کرکے خدا ھی میں رجوع کر جاتی ہے ۔

متن اور ترجمے ــ مکمل تصانیف مرتبہ H. J. Floss کی Patrologia latina (ج ۔ ۱۲۲ ، پیرس ، ۱۸۵۳) میں ۔ تقسیم فطرت (De divisione naturae) مرتبہ ٹامس گال Thomas Gale (آکسفرڈ ، ۱۶۸۱) اور پھر C. B. Schlüter کے ھاتھوں (۔ ٦۳۰ ۔ میونسٹر ، ۱۸۳۸) جرمن ترجمہ Uder die Eintheilung der Natur از Ludwig Nack (برلین ، ۲ ج یں ، ۱۸۷۰—۱۸۷۳ ۔ ذیل میں جس تصنیف کا حوالہ دیا گیا ہے وہ اس کی تیسری جلد ہے ، ۱۸۷٦) ۔

تنقید — Saint René Taillandier : Scot Erigéne et la philosophie scolastique (Paris. 1843). Francis Monnier: De Gothescalci et Joannis Scotis controversia (Paris, 1853. گوٹ شالک کے متعلق نیز ملاحظہ ھو براینس). Theod. Christlieb : Leben und Lehre des John Scotus (Gotha, 1860). Karl Heinrisch Meusel : Doctrinam Joannis Scoti quae continetur libris de divislone naturae cum christiana comparavit (32 p., Bautzen, 1869). Hugo Râhse : Joh. Scotus Steilung zur mittelalterlchen Scholastik und Mystik (Diss., 47 p., Rostock, 1847). L. Noack : Leben und Schriften des Joh. Soctus die Wissnschaft und Bildung seiner Zeit (Leipzig. 1876). Theodor Wotschke : Fichte und Erigena (Diss., 72 p., Halle a. S., 1896). Alice Gardner : Studies in John the Scot (London, 1900). A. Schmitt : Zwei noch unbenüizte Hdsch. des Erigena (Progr., 62 p., Bmaberg, 1900. مخطوط تقسیم فطرت). George John Blewett : The Study of Nature and the Vision of God (Toronto, 1907). M. Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalfters (vol. I, 323—339, 1911 ; vol. 2, 802—804). E. K. Rand : Autographa des Ioh. Scotus aus Ludwig Traube's Nachlass (Bayer. Akad. d. Wiss.

۹ ــ De divisione naturae

Philos. class, p. 1—12, مطبوعات جامعہ کیلے فورنیا کلاسیکی لسانیات میں 1912. ج ٥ - ١٢١—١٣٥ - برکلے ، ١٩٢٠ نیز ملاحظہ ہو The Supposed Autogsraph of John the Scot کے قلم سے Job. Draeseke : Zu Erigena (Archiv für Gesch. d. Philosophie, vol. 27, 428—448, Berlin, 1914: Isis, 11, 438). P. Duhem: Etudes sur Léonard de Vinci (vol. 2, 424 428, 1909. اری گنہ بحیثیت کوزانس کے ماخذ کے). Systéme du monde (vol. 3, 44—62, 1915) ; Le systéme d'Héraclide au Moyen Age (vol. 5, 38—75, 1917. اری گنہ اور ابن باجہ). Paul Lehmann : Zur Kenntnis und Geschichte einiger Jon. Scottus zugeschiebener Werk (Hermes, vol, 52, 112—124, Berlin, 1917 : Isis IV, 134). Henry Bett : Erigena (Cambridge, 1925).

ریمی متوطن اوزیئر

ریمیگئیس انیٹسیو ڈوریئنسس (١٠) زمانہ فروغ قرن نہم کا نصف ثانی متوفی ٩٠٨ - فرانسیسی (١١) معلم - ہرابنس سورس کا شاگرد - درس و تدریس کا سلسلہ اول سان یرمان دوزئیر (١٢) میں جاری کیا پھر آگے چل کر پیرس میں - یہ آخری حلقہ درس گویا جامعہ پیرس کا نقطہ آغاز تھا - اس نے انجیل ، ڈونٹ اور مارٹیانس کپلا کی شرح کی -

متن — Commento di Remigio d'Auxerreall' Aritmetica di Marziano Capella (Vaticana "Regina Sueocrum n°) ای - نار ڈوچی کے ایک طویل مقدمے کے ساتھ (ج ١٥ - ٥٨٠—٥٠٥ - رومہ ، ١٨٨٢) -

تنقید — E. K. Rand : Johannes Scottus (Quellen und Unters zur latein. Philologie des Mittelalters, 1, 2, München, 1906 : Part II : Der Kommentar des Remigius zu den Opuscula sacra des Boethius). Karl Schutte : Das Verhältnis von Notkers Nuptiae Philologiae et Mercurti zu Kommentar des Remlgus 119 p., Munster i. w., 1911).

---

١٠ - Remigius Antissiodorensis اور Remi D'auxere

١١ - ہمارے نزدیک اسے فرانسیسی ٹھہرانا بےجا نہیں کیونکہ اس نے ٨٤٣ یعنی صلح نامہ ویردون (Verdun) کے بعد فروغ پایا بلکہ ٨٨٨ سے بھی آگے چل کر افرنجی ریاستوں کے درہم برہم ہونے کے بعد — مصنف

١٢ - St. Germain d'Auxere

ایلفریڈ اعظم

ایلفریڈ - وان ٹیج ، برک شائر (۱۳) میں ولادت پائی ، ۸۴۹ میں۔ متوفی ۹۰۱ - ونچسٹر (۱۴) میں مدفون ہے - مغربی سیکسن قبائل کا پادشاہ جس نے اسکنڈے نیوی حملوں کے خلاف ویسیکس (۱۵) کی حفاظت نہایت کامیابی سے کی اور یوں انگلستان کی آزادی اور اتحاد کا راستہ کھول دیا - تعلیم اور علم و فضل کی اشاعت کے ساتھ ساتھ ایلفریڈ نے ایک حکم یہ بھی دیا کہ اگر انگریزی تذکروں (۱۶) کی ترتیب و تکمیل کی جائے - اس نے خود بھی آگسٹائین ولی ، اروسیئس ، بیڈ اور بوئے ٹیئس وغیرہ کی بعض تصنیفات اینگلو - سیکسن زبان میں منتقل کیں - یہ ترجمے آزادانہ تھے - اروسئیس کے بعض ابواب محذوف ہیں ، بعض کی تلخیص کر دی گئی ہے - کہیں کہیں الحاقات بھی ہیں جو کافی دلچسپ ہیں ، بالخصوص وہ جن کا تعلق جغرافی مباحث سے ہے اور جو تاجدار مذکور کی اپنی فراہم کردہ اطلاعات پر مبنی تھے (۱۷) - لہذا ہم کہ سکتے ہیں اس زمانے کا سب سے بڑا (مسیحی) جغرافیہ داں ایلفریڈ تھا - اس کے دربار میں بعض فاضل ترین انسان حاضر رہے مثلاً اریگنہ - اس کے ترجموں کی ادبی حثیت مسلم ہے جن سے اسے اپنی قوم کی تعلیم ھی منظور نہیں تھی بلکہ جن سے اس کا مقصد یہ بھی تھا کہ ان کی مادری زبان کا درجہ بلند کرے اور انہیں اس کے استعمال کا شوق دلائے۔ اس کی انتہائی سرگرمیوں کا زمانہ ۸۸۶ اور ۸۹۳ کے بین بین ہے۔

متن اور ترجمے — مکمل تصنیف (نسخۂ جشن) تمہیدی مقالات کے ساتھ قرن نہم کی تاریخ ، فنون اور رسوم و آداب کے متعلق مرتبہ John Allen Giles (۲ج بی - لندن ، ۱۸۵۸) - A Description of Europe and the voyages of Onthere and Wulfstan - سیکسن متن معہ انگریزی ترجمہ و حواشی از Joseph Bosworth (لندن ، ۱۸۵۵) - C. F. Browne کی King Alfred's Books (۴۲۲ص - لندن ، ۱۹۲۰) - ایلفریڈ کے ترجموں کی کیفیت اور انگریزی زبان میں منتخب اجزا کے ساتھ - کئی ایک

۱۳ - Wantage, Berkshire

۱۴ - Winchester

۱۵ - Wessex

۱۶ - English Chronicles

۱۷ - ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات اوٹھر اور ولف سٹن پر — مصنف

جدا گانہ نسخے بھی موجود ھیں - لیکن ھم نے صرف چند ایک کا ذکر کیا ان مصنفین کے ماتحت جن کا ترجمہ ھو چکا ھے -

سوانح حیات اور عام تصنیفات — Asser (م - ۹۰۹؟) کی Life of Alfred معہ وقائع St. Neots جن کو غلطی سے آسر سے منسوب کیا گیا مرتبہ Will. Henry Stevenson معہ حواشی (۵۱۷ص - آکسفرڈ ، ۱۹۰۴) - آسر کی اس کتاب کا دوسرا نسخہ از L. C. Lane (عالیات شاھی) (۲۲۲ص - لندن، ۱۹۰۸)- A.E Freeman کا مقالہ Dictionary of National Biogrophy میں (ج ۱ ، ۱۵۳—۱۶۲ ، ۱۸۸۵) - Alfred Bowker : Alfred ; Chapters on his Life and T!mes by Various Authors (272 p., London. 1900). Edward Conybeare : Alfred in the Chroniclers (246 p., London, 1900). J. C. Wall : Alfred ; his Abbeys of Hyde, Athelney, and Schaftesbury (176 p., London, 1900). هزار سالہ برسی پر جو مطبوعات شائع ھوئیں ان کی بہت بڑی تعداد سے ھم صرف ذیل کا حوالہ دیں گے -

Sir Walter Besant : The Story of King Alfred (117 p., New York, 1901). George F. Bosworth : Alfred, his Life and Times (London, 1901). Fredric Harrison : The Writings of King Alfred, (New York, 1901). Warwick H. Draper : Alfred, a Sketch and Seven Studies (158 p., London, 1901). اور آخر میں گو اس کا یہ مطلب نہیں کہ اس کی اھمیت کم ھے Charles Plummer : Life and Times of Alfred the Great (244 p., Oxford, 1902).

Milton Haight Turk : The Legal Code of Aelfred — تنقید (مرتبہ معہ حواشی ۶۰ ص - ھالے - ۱۸۹۰). Heinrich Geidel : Alfred als Geograpf (Münch. geograph. Studien, 15, 105 p., 1903). Max Manitius : Lateinische Litteratur des Mittelaters (vol. 2, 646-656, 1923. E. D. Laborde : Alfred's System of Geographical Descriptions in his Version of Orosius (Geographical Journal, vol. 62, 135-138, 1923 ; Isis, VI, 145).

موسی بر کیفا (۱۸)

بلد میں ولادت پائی ، ۸۱۳ کے لگ بھگ اور پاس ھی کی ایک

۱۸ - Moses bar Kēphā

خانقاه مارسرجیوس واقعہ طورا صہیا (۱۹) میں رہبانیت اختیار کر لی ۔ ق - ۸٦۳ میں اسقف مقرر ہؤا ۔ سیویروس (۲۰) کے نام سے ۔ خانقاہ مارسرجیوس ہی میں مدفون ہے ۔ سریانی یعقوبی شارح اور الٰہی جس کی متعدد تصانیف میں سے اناجیل کی شرحیں ، ہیک سائی مرون پر ایک رسالہ ، شرح منطق ارسطو اور کلیسائی تاریخ بالخصوص قابل ذکر ہیں ۔

متن ــ ہیک سائی مرون کا ایک جز مترجمہ Franscois Nau مصنف مذکور کی کتاب (Le livre des lois Bardesane l'astrologue de pays پیرس ، ۱۸۹۹ ایک مدور نقشے کے ساتھ) میں ۔

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جارج اسقف عرب پر قرن ہفتم کے دوسرے نصف میں ۔

تنقید ــ ولیم - رائٹ : سریانی ادب (۱۸۹۳) - آر - دیو ول : سریانی ادب (۱۹۰۷) Anton Baumstark کی Geschichte der syrischen Literatur (۳۸۱ - ۱۹۲۳) ۔

اسلامی فلسفہ

جاحظ

ابو عثمان عمرو ابن بحر ، الجاحظ یعنی بزرگ چشم - بصرہ میں فروغ پایا اور یہیں ٦۹ - ۸٦۸ میں فوت ہو گیا ۔ عمر بحساب تقویم اسلامی ۹۰ سال سے اوپر ۔ بصرہ کے معتزلی رہنماؤں میں سے ایک اور اس فرقے کا بانی جو اس کے نام سے موسوم ہے (جاحظیہ) - ادیب جسے علوم فطرت اور علوم انسانی سے سچا شغف تھا ۔ جاحظ کی سب سے اہم تصنیف کتاب الحیوان نہایت مدلل ہے اور فی الحقیقت الٰہیات یا روایات عوام سے متعلق باایں ہمہ عربی ثقافت اور علم و حکمت کے مطالعہ میں بڑی دلچسپ ۔ وہ ایک حد تک یونانی معلومات (بالخصوص ارسطو) سے اخذ کی گئی لیکن اس کا مزاج خالصاً عربی ہے ۔ یہی وجہ ہے کہ عربی ادب نے اس سے گہرا اثر قبول کیا ۔ جاحظ کو معلوم تھا کہ حیوانی فضلوں سے کشید خشک کے ذریعہ امونیہ (اور سلمیک°) حاصل کرنے کی ترکیب کیا ہے اور اس کی یہ تصنیف کئی ایک متاخر نظریوں (ارتقا ، مطابقت ، نفسیات) کی مبادیات سے بھی خالی نہیں ۔

---

۱۹ - Mār Sergios
Turo Sabya کوہ خشک ــ مصنف

۲۰ - Severos

متن اور ترجمے ــ کتاب الحیو ان ۲۳ - ۱۳۲۳ھ میں قاہرہ سے شائع ہوئی - ۱۱ رسائل کا مجموعہ یعنی مجموعۃ الرسائل بھی قاہرہ میں طبع ہؤا (۱۳۲۴ھ) Le Livre des Avers عربی متن جسے G. von Vloten نے قسطنطینیہ کے ایک بے نظیر مخطوط کے مطابق شائع کیا (لیڈے ۱۹۰۰) -

تنقید ــ ویوسٹن فلڈ : تاریخ اطبائے عرب (۲۶ - ۲۵ - ۱۸۴۰) - ایل - لیک لیرک : تاریخ طب عربی (ج ۱ - ۳۱۵ - ۱۸۷۶) - جی - فان فلوٹن کی Les Hschwia et Nabita ر وئیداد بین الاقوامی موتمر مستشرقین ، ۱۱م - شعبۂ سوم - ۱۳۵ - ۹۹ - پیرس - ۱۸۹۷ - جاحظ کے رسالہ الہیات کا متن شامل ہے) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۵۳ - ۱۸۹۸) - ای - ویڈے مان کی Zu Physik bei den Arabern (سالانہ کتاب عکسی، ۳۸ - ۸۱ - ۷۷ - ۱۹۰۶) ، Darwinistisches bei Jāḥiz (مقالہ ۱۳۱ - ۱۲۰ - ۱۹۰۶) ، مقالہ دارالمعارف اسلام میں (۱ - ۱۰۰۰ - ۱۹۱۲ بے دستخط - جی - فان فلوٹن؟) جی - فان - فلوٹن کی Ein arabischer Naturphiloso-phim J. Jahrhundert (۴۷ ص - شٹٹ گارٹ ۱۹۱۸ - جامع ترین مطالعہ جو دستیاب ہو سکتا ہے -ملاحظہ ہو آئی سس ۴ : ۴۰۰) کارا دے وو : مفکرین اسلام (ج ۱ - ۳۱۰ - ۲۹۳ - ۱۹۲۱ - ج ۲ - ۳۵۲ - ۳۵۳ - ۱۹۳۱ - ارضیاتی مسائل) - Hartwig Hirschfeld کی A Volume of Essays by al-Jahiz (ای - جی - براؤن کو پیش کردہ Oriental Studies ۳۰۹ - ۳۰۰؛ ۱۹۲۳) -

سرخسی

ابوالعباس ، احمد ابن محمد ابن الطیب السرخسی تلمیذ الکندی - آخری تین لفظوں کے معنی ہیں کندی کا شاگرد اور وہ یقیناً شاگرد رشید تھا فلسفی مذکور کا - معتضد خلیفہ از ۸۹۲ تا ۹۰۲ کا اتالیق اور پھر کچھ دنوں کے بعد مشیر - ۹۰۰ - ۸۹۹ میں قتل کر دیا گیا - مسلمان فلسفی - اس نے متعدد کتابیں تصنیف کیں کئی ایک مباحث میں جو بظاہر سب کی سب تلف ہو چکی ہیں -

ایف - ویوسٹن فلڈ : اطبائے عرب (۳۳ - ۱۸۴۰) - ایل - لیک برک : طب عربی (۲۹۶ - ۲۹۳ - ۱۸۷۶ - ان تحریرں کی ایک فہرست جو سرخسی سے منسوب ہیں) - سی - بروکلمن : ادبیات عرب : (ج ۱ - ۲۱۰ - ۱۸۹۸)-

۳ - عربی اور لاطینی ریاضیات و فلکیات

عربی ریاضیات و فلکیات

ماھانی

ابو عبداللہ ، محمد ابن عیسیٰ الماھانی یعنی از ماھان ، واقعہ کرمان ، ایران - زمانۂ فروغ ۸۶۰ کے لگ بھگ - متوفی ق - ۸۷۴ تا ۸۸۴ - ریاضی داں اور فلکی - ۸۵۳ تا ۸۶۶ میں اس نے کسوف و خسوف اور قران سیارگاں کے مشاھدوں کے جس سلسلے کی تکمیل کی اسے آگے چل کر ابن یونس نے استعمال کیا - وہ اقلیدس اور ارشمیدش کا شارح ہے اور اس نے اسحق ابن حنین کے ترجمہ منے لاؤس کی اصلاح کی - اس ارشمیدشی مسئلے کو حل کرنے کی ناکام کوشش کہ کسی مسطح کے ذریعے کرے کی تقسیم ایک مفروضہ نسبت کے دو قطعوں میں کیونکر کی جائے جس کی انتہا ایک مکعبی مساوات (۱) پر ہوئی اور جسے مسلمانوں میں ماھانی کی مساوات سے موسوم کیا گیا -

ایچ سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۲٦ - ۱۹۰۰ - عمر خیام نے ماھانی کی اس ناکام کوشش کا ذکر کیا ہے جو اس نے ارشمید شی مسئلے کے حل کے لئے کی) - ملاحظہ ہو Fr. Woepeke عمر خیام کا جبر و مقابلہ (م - ۲٦ اور بیعد پیرس ، ۱۸۵۱) -

ھلال حمصی

ھلال ابن ابی ھلال الحمصی ، وطن حمص ، شام - وفات ۸۳۳ کے لگ بھگ - ابولو نیوس کی پہلی چار فصلوں کا عربی ترجمہ احمد ابن ابن موسیٰ شاکر کے لئے (۲) -

ایچ سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (ص ۲۷ - ۱۹۰۰) -

احمد ابن یوسف

ابوجعفر احمد ابن یوسف ابن ابراھیم الدایہ المصری- مصر میں فروغ فروغ پایا قرن سوم ھجری کے نصف دوم میں اور وفات اس کے تقریباً آخری

---

۱ - $x^2+c^2b=cx^3$

۲ - ملاحظہ ہو ھمارا سذرہ بنواً موسیٰ پر (قرن نہم کا نصف اول) ابولونیوس کے باقی ترجموں کے لئے ثابت ابن قرہ علی ھذا ابوالفتح الاصفہانی (قرن دھم کا دوسرا نصف)— مصنف

زمانے یعنی ۹۱۳ کے لگ بھگ۔ ریاضی داں۔ بنوطولون (۲) کا دبیر جو ۱٦۱ سے ۹۰۵ تک مصر پر حاکم رہے ۔ اس نے ایک کتاب اقواس مشابہ (۳) میں تصنیف کی ، ایک شرح بطلیموس کی سنٹی لوکئم اور ایک اور تناسبات میں (۴) ۔ آخر الذکر اس لئے اہم ہے کہ ازمنہ متوسطہ کے افکار اس سے متاثر ہوئے بغیر نہیں رہے بذریعہ لیونارڈو ڈ پسیا اور ژور ڈانس نیموراریئس (۵) (منے لاوس کا دعوی ایک ایسی مثالث کے بارے میں جو ایک مستعرض سے منقطع ہو ۔ القطاع یعنی قطعہ لہذا فگیورا کاٹا اور رگیولہ کٹا (٦) ۔

متن اور ترجمے — Liber Hameti de proportione et proportionalitate اور Liber de arcubus similibus کا ترجمہ گیرارڈو متوطن کریمونہ نے کیا ۔ Centiloquium کی شرح کا غالبا افلاطون طبریاسی Plato Tiburtinus نے جس کے نزدیک یہ علی ابن رضوان کی تصنیف ہے ۔ طبع اول 'وینس' ۱۴۹۳ ("Incipt liber centum verborum ptholemei cum commento haly) ۔ احمد یا اس کا باپ یوسف ابن ابراہیم ابن الدایہ ہی شاید تاریخ علمائے ہئیت کا مصنف ہے جسے کسی اور ابن الدایہ سے منسوب کیا جاتا ہے ۔

تنقید — M. Cantor کی Ahmad und sein Buch uber die proportion کتب خانہ ریاضی ۹ - ۷ - ۱۸۸۸) - ایم - شٹائین شنائیڈر : یوسف ابن ابراہیم اور احمد بن یوسف (حوالہ مذکور ۵۳ - ۴۹ - ۱۱٦ - ۱۱۱) - M. Curtze کی Uber den liber de similibus arcubus (حوالہ مذکور ، ۱۰ - ۱۸۸۹) - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۴۳ - ۵۲ - ۱۹۰۰) - اضافہ (۱٦۳ - ۱۹۰۴) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (۱ ، ۱۴۹ ، ۲۲۲ - H. Burger اور Kohl کی Zur Geschichte Transversalsatzes (۱۸۹۸ usw. رسالہ تاریخ علوم فطرت ، ۷ ، ۴۹ - ۴۷ ، ۸۰ - ۱۹۲۴ - آئی سس : ۸ - ۹۹۷) -

بروکل مان ، بیورگر Burger اور کول Kohl نے ابن خلکان کے تتبع میں اس احمد بن یوسف کو اس کے ایک دوسرے ہم نام کا مرادف

۲ - عباسیوں کے دور میں — مترجم

۳ - De similibus arcubus

۴ - De proportione et proportionalitate

۵ - Jordanus Nemorarius اور Leonardo da Pisa

٦ - regula catta اور figura cata

ٹھرایا ہے جس نے احمد ابن طولون کی ایک سوانح عمری تصنیف کی اور جو ۳۶ - ۹۳۵ میں فوت ہؤا - یہ مسئلہ وضاحت طلب ہے -

نیریزی

لاطینی میں اناریٹیئس (۹)- ابو العباس ، الفضل ابن حاتم النیریزی (یعنی وطن ، نیریز ہے ، نواح شیراز) - معتضد خلیفہ از ۸۹۲ تا ۹۰۲ کے ماتحت فروغ پایا - متوفی ق - ۹۲۲ - فلکی اور ریاضی داں جس نے متعدد زیجات تالیف کئے اور ایک کتاب مظاہر جوی میں بھی معتضد کی خاطر - بطلیموس اور اقلیدس کی شرحوں کا مصنف - موخرالذکر کا ترجمہ گیرارڈو متوطن کریمونہ نے کیا - نام نہاد ظل (معکوس) کا استعمال جو مماس کا مترادف اور فی الحقیقت ایک مثلثی خط ہے نیریزی ہی نے کیا (گو اس کا تھوڑا بہت تصور حبش ج - د قرن نہم کا نصف اول کو بھی تھا) نیریزی کا رسالہ کروی اصطرلاب نہایت مبسوط ہے اور اس موضوع میں شاید عربی زبان کی بہترین کتاب - تقسیم چار فصلوں میں کی گئی تھی: (۱) تاریخی اور تنقیدی مقدمہ (۲) کروی اصطرلاب کا بیان اور اس کی فضلیت مسطح اصطرلاب علی ھذا ہر قسم کے فلکی آلات پر ، (۳ و ۴) اطلاقات -

متن اور ترجمے — Enclidis elementa - ۱ ، ۳۳۹ Codex Leidensis ex interpretatione al - Hadschdschadschii cum commentariis al - Nazırii (مبادیات اقلیدس معه ترجمه الحجاج و شرح النیریزی) عربی اور لاطینی نسخہ مرتبہ آر - او بسٹ ھارن اور جے-ایل ھائی برگ (کوپن ھاگن ، ۱۸۹۳ بیعد - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ الحجاج پر باب ما سبق میں) - Aneratıi ın decem lıbros priores Elementorum Euelidis comnetarii ex ınterpretatione Gherardı Cremonensis in codice Cracoviensi مرتبہ 569 servata M. Kurtze (۲۰۴ص - لائپ‌تسگ ۱۸۹۹ - یعنی ھائی‌برگ اور Menge کے نسخہ اقلیدس، ۱۸۸۳—۱۹۱۶ کا ضمیمہ) - C. Schoy کی Abhandlung Vonal - Nairizi uber dıe Rıchtung der Qibala übersetzt und erlautert یعنی ایک جدول مولفہ ابن شاطر — ۱۳۷۵—۱۳۰۴ — کے ساتھ جس میں تقریباً ایک سو مقامات کے لئے قبلہ کا طول البلد ، عرض البلد اور انحراف ظاہر کیا گیا ہے - آی سس : ۹ ۲۰) -

تنقید — ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئن اور فلکی (۴۵ - ۱۹۰۰) - اضافہ P. Mansion: Sur le commentaire d'Anaritiu relatıf auz -(۱۹۰۲-۱۳۶)

elements d'Euclide (وقائع مجلس علمی ، ج ۳ - ۴۹ - ۷۴ - برک سلز ، ایچ-سوٹر، ۱۹۰۰)-کی Zur Frage des von Nairizi ziterten Mathematkers Diachamus (کتبخانہ ریاضی ج ۷ - ۳۹٦-۱۹۰۷)- Hugo Seemaan u. Th. Mittelberger کی Das Kugelförmige Astrolab (رسالہ تاریخ علوم فطرت ، ۸ - ۳۰—۳۲ - ۱۹۱۵ - رسالہ اصطرلاب کا تجزیہ . آئی سس ۸ : ۷۴۳) -

ثابت ابن قرہ

ابو الحسن ثابت ابن قرہ ابن مروان الحرانی یعنی از حران واقعہ الجزیرہ - سال ولادت ۸۲٦-۲۷ (یا ۳٦-۸۳۵) بغداد میں فروغ پایا ، متوفی ۹۰۱ - حرانی طبیب ، ریاضی داں اور فلکی - یونانی اور سریانی کے اکابر عربی مترجمین میں سے ایک - مترجمین کی اس جماعت کا بانی جس کے اکثر ارکان میں اس کے گھر کے افراد بھی شامل تھے - ابولونیوس (فصول ۵ تا ۸) ارشمیدش ، اقلیدس ، تھیوڈوسیوس ، بطلیموس (جغرافیہ) جالینوس ، یوتوکیوس کا ترجمہ ثابت ھی نے کیا اور اگر ایسا نہیں تو اس کے زیر نگرانی یا دوسرے مترجمین (مثلاً اسحاق ابن حنین) کے ھاتھوں اس کی نظر ثانی کے ساتھ - ثابت نے اپنے منبہات کی تشریح میں بعض کسفی مشاہدات بھی شائع کئے - نیز آٹھ بطلیموسی کروں میں ایک اور یعنی نویں (متحرک اول) (۸) کا اضافہ جس سے غرض یہ تھی کہ معدلین کے (فرضی) اهتزاز کی توجیہ ھو جائے (اس غلط نظریے کی ترویج سب سے بڑھ کر ثابت ھی کی وجہ سے ھوئی)- مساحت مکافیات و شبہ مکافیات میں

۷ - ھم نے کہا ھے حرانی نہ کہ صابی - ملاحظہ ھو Daniil A. Khvol-on کی صبی اور صابیئت Die Ssabier und Ssabismus (۲ج بی - سینٹ پیٹرز برگ، ۱۸۵٦) یا زیادہ آسانی کے لئے آر - اے - نکسن کا مضمون دائرۃ المعارف برطانیہ میں ، ترتیب یازدھم یا ای - جی - براون کی تاریخ ادبیات ایران (ج ۱ ، ۳۰۳-۳۰۱ ، ۱۹۰۸) - اھل حران (ھلیئوپولس (شہر یونانیاں) اگرچہ سریانی زبان بولتے تھے لیکن عیسائیت کے مخالف تھے- یونانی ثقافت بالخصوص فلسفہ اشراق سے انہیں گہرا شغف تھا - ثابت کی ھمدردی البتہ عربوں کے ساتھ تھی لہذا اسے حرانی فرقے سے خارج کر دیا گیا - گویا وہ حرانی تو تھا مگر صابی نہ تھا (ملاحظہ ھو آئی سس ۸ : ۳۴۵) — مصنف

صابئیت کے سلسلے میں ملاحظہ ھو تصریحات — مترجم

---

۷ - Anaritius

۸ - Primum mobile

اس کی نے اختیار تعریف کرنا پڑتی ہے ۔ اعداد متحابہ کے نظریے کی اصلاح
(۹) ریاضی ، ہیئت ، تشریح اور طب میں متعدد تصنیفات اس سے منسوب
ہیں (زیادہ ترعربی اور کچھ سریانی میں) ۔

متن اور ترجمے — آئیل ھارڈ ویڈے مان: مقالہ قرسطون پر
Die Schrift über den Qarastun (کتبخانۂ ریاضی ، ج ۱۲ - ۳۹ - ۲۱ -
۱۹۱۲ - ایک متن کا جرمن ترجمہ جس کے لاطینی ترجمے ازمنۂ متوسطہ کی
میکانیکی تحریروں میں بالخصوص مقبول تھے) - ایچ سوٹر : Uber die
Ausmessung der Parabel von Thabit (روئیداد مجلس طب طبیعات، ج ۴۸ -
۸۶ - ۶۵ ارلانگن - ۱۹۱۸ - آی سس ۳ : ۴۰۰) Die Abhandlungen
Thabits uhd Abu al-Kuhis uber die Ausmessung der Parabolide
(حوالہ مذکورہ ، ۲۲۷ ، ۱۸۶ - آی سس ۳ : ۴۰۰ - یہ دونوں متن نہایت
اہم ہیں اور ثابت کو ریاضی میں جو دسترس حاصل تھی اسی کی دلیل)۔
F. Buchner کا رسالہ قرسطون (روئیداد مجلس طبعیات و طب ج ۵۲ -
۱۸۸ - ۱۳۱ - ارلانگن ، ۱۹۲۱ اہم ہے - آی سس ۵ : ۴۹۳) - ای -
ویڈے مان اور جی - فرانک کی uber die Konstruktion der Schatten
linien horizantalen Sonnenuhren Thābit ben Qurra (Det. Kgl
Danske videnskabernes selskab, math. medd. ~ - ۹ ، ۳۳ ص - ۱۹۲۲ -
آی سس ۵ : ۲۰۹) - Axel A. Bjornbo کی Thābits Werk über den
Transversalensatz ارلانگن ، ۱۹۲۴ (گرارڈ کریمونیز کے لاطینی
ترجمے کا متن معہ ترجمہ و حواشی جرمن زبان میں از ایچ - سوٹر - آی سس
۸ : ۲۳۷) - کارل شائے : یونانی - عربی مطالعہ (آی سس ۸ : ۴۰ - ۳۵ -
۱۹۲۶ - ایک ارش میڈشی رسالے کا ترجمہ متساوی الزوایا ہفت
ضلع پر) -

تنقید — فہرست (۲۷۲ اور سرح بامداد اسریہ) - ایف - ویوسٹن فلد:
تاریخ اطبائے عرب (۳۶ - ۳۴ - ۱۸۴۰ اس خاندان کے دوسرے افراد کے
متعلق معلومات کے ساتھ) - Fr. Woepcke کی Notice sur une théorie ajouteé
par Thābit a l'arithmétique spéculative des Grecs (مجلۂ ایشیا ،
ج ۲۰ - ۱۳۹ - ۲۳۰ - ۱۸۵۲) - ایل - لیک لیرک : تاریخ طب عرب ،
(ج - ۱۷۲ - ۱۶۸ - ۱۸۷۶) - ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی
۳۸۱ - ۳۴ - ۱۹۰۰ - اضافہ ۱۶۳ - ۱۲۲ - ۱۹۰۲ ؛ - پی - ڈیوم - J. P. Duhem
کی les origines de la statique (ج ۱ - ۹۲ - ۷۹ ، ۱۹۰۵ - کتاب قرسطون
پر تبصرہ : نظامات سیارگان (۲۷۶ - ۱۹۰۶ - اہتزاز معدلین کا مابہ عمدہ
بیان) - ای - ویڈے مان : uber die Hebelgesetze Leiden Muslimen
اگر : $P=3.2^n-1$; $q=3.2^{n-1}-1$; $r=9.2^{2n-1}-1$ اور اگر p اور
اور اگر p, q اور r باہم اصم ہیں تو 2^npq اور 2^nr اعداد متحابہ ہیں)

(تاریخ علوم فطرت، ج ۱ - ۲۱۲ - ۶۱۱ - ۱۹۰۹) - سی - پریوفر اور ایم - میئر ہوف : Centralbl. F. Augenheilkunde des Thābits ، ج ۲۵ - ۱۹۱۱ - یہ کتاب جس میں آنکھ اور رویت کا بیان ہے بعد کے زمانے میں تصنیف ہوئی - ملاحظہ ہو Mit zur Gesel. d. smedizin ج ۱۰ - ۱۳۹۱ - ڈیوم : نظام ارض (ج ۲ - ۱۱۹ - ۱۱۷ - ۲۳۸ - ۲۴۶ - ۱۹۱۳) - میں - تھارن ڈائیک : Some Medieval Conceptions of Magic (مانسٹ ، ج ۲۵ - ۱۲۰ : ۱۰۷ (ص - ۱۳۳) - ۱۹۱۵) - ایل : ای - ڈکسن : تاریخ نظریۂ اعداد (ج ۱ - ص ۵ ، ۳۶ - واشنگٹن ، ۱۹۱۹) - ای - ویڈے مان : Uber Thābit, sein Leben und Wirken (روئیداد مجلس طبیعات و طب ، ج ۵۲ - ۲۱۹ - ۱۸۹ - ارلانگن ، ۱۹۲۲ - آئی سس ۵ : ۴۹۵) -

یوسف الخوری (۹)

نیز یوسف القس یا الساهر (بمعنی بیدار) مقتفی کے زمانۂ خلافت ۹۰۲ تا ۹۰۸) میں زندہ تھا - طبیب اور ریاضی داں - سریانی کا مترجم عربی میں جس نے ارشمیدش کی کتاب مثلثات جو ضائع ہو چکی ہے اور جالینوس کی کتاب 'طبائع اور قویٰ' (۱۰) کا ترجمہ کیا - اول الذکر ترجمے کی تصحیح سنان ابن ثابت ابن قرہ (ج-د قرن دہم کا نصف اول) نے کی ، مؤخرالذکر کی حنین ابن اسحاق نے -

ایچ سوٹر - عرب ریاضیین (۵۲ ، ۲۲۴ - ۱۹۰۰) - ماکس میئر ہوف : حنین ابن اسحاق پر نئی روشنی (آئی سس ۸ : ۷۰۳ - ۱۹۲۶) -

اسحاق ابن حنین

ابو یعقوب اسحاق ابن حنین ابن اسحاق العبادی - بغداد میں وفات پائی ۱۱-۹۱۰ میں - حنین ابن اسحاق کا بیٹا اور ان مترجمین میں سب سے ممتاز جو اس کے زیر ہدایت کام کرتے تھے - طبیب اور ریاضی داں - ارسطو ، اقلیدس ، بطلیموس ("المجسطی") متالاؤس ، ارشمیدش ، آٹولکوس ، ہپس کلیس اور موضوع - ارسطاطالیسی رسالہ "نباتات" کے تراجم اسحاق ہی سے منسوب کئے جاتے ہیں - لیکن ان میں سے بعض کی اصلاح یا تکمیل ثابت ابن قرہ نے کی - کہا جاتا ہے اس کی کچھ

۹ - Joseph the Priest - قس کے معنی بھی "پریسٹ" کے ہیں - مصنف

۱۰ - De simplicium temperamentis et facultatibus

تصنیفات طب میں بھی ہیں ۔ مثلاً اسحاق کے باپ کا یہ دعویٰ کہ اس نے جالینوس کی دو کتابوں کا ترجمہ سریانی اور ۱۰ کا عربی میں کیا ۔ علیٰ ھذا یہ کہ وہ کبھی کبھی کسی عربی ترجمے کا مقابلہ یونانی متن سے بھی کر لیتا تھا ۔

متن اور ترجمے — Aristotelis categoriae cum versione arabica Isaac Honeini et variis lectionibus textus graeci e versione arab. ductis a Th. Zenker (لائپ سگ ، ۱۸۴۶) کتاب اقلیدس فیثا غورث Liber Euclidis Pythagoraei مترجمہ حنین ابن اسحاق۔ شرح ابوعباس النیریزی ۔ لائیڈن کا ایک عربی متن (۳۹۹-۱) جسے آر۔ او۔ بسٹ ھارن اور جے۔ ایل۔ ھائبرگ نے ترتیب دیا معہ ترجمہ لاطینی زبان میں (کوپن ھاگن ، ۱۸۹۳ وغیرہ) ۔ باوجود عنوان یہ ترجمہ اسحاق کا نہیں بلکہ اس سے پہلے حجاج ابن یوسف (ج۔د قرن نہم کا نصف اول) کے قلم سے ھؤا ۔

تنقید — فہرست (۲۸۵، ۲۹۸) اور بامداد اشاریہ) ۔ ایف ۔ ویوسٹن فلڈ : تاریخ اطب نے عرب (۲۹ - ۱۸۳۰) ایل ۔ لیک یرک : تاریخ طب عربی (ج ۱ - ۱۵۳ - ۱۵۲ - ۱۸۷۶) ۔ ایچ ۔ سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۳۹ - ۱۹۰۰)، دائرۃ المعارف اسلام (ج ۲ - ۵۳۳ - ۱۹۲۱) R.P Bouyges ارسطاطالیسی ۔ نکولاسی کتاب النباتات قسطنطنیہ کے ایک عربی مخطوط کے سلسلے میں (جامعہ یوسف ولی ، ج ۹ - ۸۹ - ۷۱ - بیروت ، ۱۹۲۳ - آئی سس ۵۳۱) ۔

ارقام ھندی کی اشاعت

ہم نے جو شذرے محمد ابن ابراھم الفزاری (قرن ھشتم کا دوسرا نصف) پر لکھا تھا اس میں یہ خیال ظاھر کیا تھا کہ عالم اسلام میں ارقام ھندی کا رواج ھوا تو سب سے بڑھ کر سدھانتی زیجات کے اس ترجمے کے ذریعے جو عالم مذکور نے کیا ۔ خوارزمی اور حبش کے ابتدائی زیج فزاری ھی کے ترجمے پر مبنی تھے اور اغلب یہ ھے کہ وھی ان کی ترویج کا سبب بنے ۔ ارقام ھندی از الخوارزمی (۱۱) کے عربی اصل کی اشاعت ۸۲۵ میں ھوئی ۔ قدیم ترین اسلامی دستاویزیں جن میں ارقام ھندی کا استعمال ھوا ۸۷۳ اور ۸۸۸ کی ھیں مسلمانوں میں صفر کی سب سے پرانی مثال یعنی نقطے کا پتہ بھی ۸۷۳ کی ایک دستاویز

۱۱ - Algoritmi de numero Indorum ملاحظہ ھو باب ما سبق ، فصل چہارم ، عنوان الخوارزمی — مترجم

سے چلتا ہے(۱۲) ۔ البتہ ہندؤں کے یہاں اس کی قدیم ترین مثال گوالیار میں ۸۷۶ کے ایک کتبے سے ملے گی (۵۰ اور ۲۷۰ کے اعداد میں

(اسمتھ اور کارپنسکی : ہندو عربی اعداد Hindu-Arabic numerals ۵۲ ، ۵٦ ، ۱۳۸ ، ۱۹۱۱ - سنین ۸۷۳ ، ۸۷۴ ، ۸۷٦ اور ۸۸۸ کے لئے جن کا ذکر اوپر آیا ہے حوالوں کے ساتھ - اس امر کا خیال رہے کہ ۸۷۳ اور ۸۷۴ کے سنین متعارض ہیں -

دنیائے اسلام سے باہر ارقام ہندی کی اشاعت میں قرن نہم کے مسلمان تاجروں کی غیر معمولی سرگرمیوں کو فراموش نہیں کرنا چاہئے (ملاحظہ ہو ہمارا سذرہ مسلمان پر قرن نہم کا نصف اول) - ۸۷۸ میں جب کین ٹن تباہ ہوا تو مسلمان تاجروں نے اپنا رخ بعض دوسری سمتوں غالباً ایک حد تک مغرب کی طرف موڑ دیا ۔ اسمتھ اور کارپنسکی نے (کتاب مذکور) ان روابط کی جو اس وقت مشرق و مغرب کے درمیان قائم تھے اور بھی مثالیں جمع کی ہیں -

حامد ابن علی

ابو الربیع حامد ابن علی الواسطی - از واسط زیریں الجزیرہ میں - قرن نہم میں فروغ پایا اس کے اختتام پر - مسلمان ہیئت داں - ابن یونس کے نزدیک علی ابن عیسیٰ اور حامد اصطرلاب سازی میں سب سے پیش پیش تھے - ابن یونس ان کا مقابلہ بطلیموس اور جالینوس سے کرتا ہے! اس سے پتہ چلتا ہے کہ مسلمانوں کی نظر میں اچھے آلات کی اہمیت کس قدر زیادہ تھی -

ایچ- سوٹر : ریاضیئین (۳۰ - ۱۹۰۰) -

قسطا ابن لوقا

قسطا ابن لوقا البعلبکی یعنی از بعلبک یا ہیلیو پولس (۱٦) واقعہ شام بغداد میں فروغ پایا - وفات آرمینیا میں ہوئی قرن ثالث ہجری یعنی

۱۲ - عربی صفر کے لئے آج بھی یہی علامت استعمال کی جاتی ہے — مصنف

۱٦ - Heliopolis مدینۃ الشمس — مترجم

ق - ۹۱۲ میں یونانی النسل عیسائی (۱۷) - طبیب ، فلسفی ، فلکی ، ریاضی داں - اس نے ڈیوفانٹوس ، تھیوڈوسیوس ، آٹولکوس ، ھپس کلیس ، ارسٹارکوس اور ھرون کا ترجمہ کیا یا یہ ترجمے اس کے زیرنگرانی ہوئے۔ اقلیدس کی بعض شرحوں کا منصف اعلیٰ ھذا کروی اصطرلاب میں ایک رسالے کا -

متن اور ترجمے — کروی اصطرلاب کے استعمال میں اس کی کتاب کا ترجمہ اسٹیفانس آرنالڈس Stephanus Arnaldus نے Desphera solida کے عنوان سے لاطینی میں کیا اور ھسپانوی میں بعنوان Libro de la faycon dell'espera e de sus huebras di Cozta el Sabio مؤخر الذکر ترجمہ Libros del saber de astronomia (ج ۱ - ص ۲۰۸ - ۱۵۳) میں شائع ہو چکا ہے - اس متن کا عبرانی ترجمہ بھی ملتا ہے - بیرن کارا دے وو Le mecaniques ou l'elevataur de Heron d'Alexandrie کی جسے پہلی مرتبہ تسطا ابن لوقا کے عربی اور اس کے فرانسیسی ترجمے کے مطابق شائع کیا گیا (مجلۂ ایشیا ، سلسلہ نہم ج ۱ - ۲۷۲ - ۳۸٦ - ج ۲ - ۲٦۹ - ۱۵۲ - ۵۱۳ - ۴۲۰ - پیرس ، ۱۸۹۳) - اسی متن کی ترتیب L. Nix نے Heronis opera omnia کی مجلد دوم میں (لائپت سگ ، ۱۹۰۰ ک) -

تنقید — فہرست (۲۹۵ اور بامداد اشاریہ) - سی- بروکل مان : تاریخ ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۰۵ - ۲۰۴ ، ۵۱۲ - ۱۸۹۸) - ایچ - سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۴۲- ۴۰- ۱۹۰۰) اضافہ (۱۶۳-۱۹۰۲)- ایل- لیک یرک: تاریخ طب عربی (ج ۱ - ۱۵۹ - ۱۵۷ - ۱۸۷٦) - ایچ - سوٹر کی Die Abhandlung Qostas und zwei andere Anonymc uber die Rechnung mit zwei Fehlern and mit der angenommenen Zahl (Bibliotheca Mathametica, vol. 9, III-122, 1908). Giuseppe Galericle : Nota bibliografica su Qusta (Rendicenti d. Accademia d. Lineei, class d. sci. mor. vol. 21, 341-382, Roma. 1912. (اھم ہے) Hugo Seeman und Th. Mittelberger : Das Kugelformige Astrolab (Abhdl. zur Gesehichte der Naturwiss., 8, 46-49, 1925 ; Isis, VIII, 743 قسطا کا رسالۂ کروی اصطرلاب اپنی قسم کا اولیں رسالہ ہے لیکن پایۂ اعتبار سے ساقط

ذیل کی تصنیف کا حوالہ راقم الحروف نے محض رفع استعجاب کے لئے دیا ہے - A. Vision J. William Butler Yeahs تشریح حیات جو گرالڈس

۱۷ - قسطا کا نام عربی میں شاذ ھی ملے گا - یہ غالباً سریانی میں باز نطیی نام Constans یا Constantine کی مسخ شدہ صورت ہے — مصنف

اور بعض ایسے عقائد پر جن کو قسطا ابن لوقا سے منسوب کیا جاتا ہے مبنی ہے (۲۷۰ ص - لندن، ۱۹۲۵) -

جابر ابن سنان

جابر ابن سنان الحرانی - ایک فلکی آلات ساز جس کا ذکر فہرست کے شعبۂ ریاضیات میں اختتام پر آیا ہے - لیکن جس کے متعلق سوائے اس کے اور کچھ مذکور نہیں - البتہ بتانی کے پورے نام سے ظاہر ہوتا ہے کہ بہت ممکن ہے یہی جابر اس کا باپ ہو - بیرونی کے نزدیک پہلا شخص جس نے کروی اصطرلاب طیار کیا -

فہرست (ص ۲۸۳) سوٹر کا ترجمہ (ص ۴۱) - ایچ-سوٹر : ریاضیئین کی Hugo Saemann und Th. Mittelberger - (۱۹۰۰ ، ۲۲۴ ، ۶۸) Das Kugelformige Astrolab (۵ ، ۴۳ - ارلانگن ، ۱۹۲۵ - آئی سس ۸ : ۷۴۳) -

بتانی

لاطینی میں ال باٹگ نیئس یا ال بٹانیئس (۱۸) اس نسبت کی اصل نا معلوم ہے - ابوعبداللہ، محمد ابن جابر ابن سنان البتانی الحرانی الصابی ولادت ۸۵۸ سے متقدم ہے حران میں یا اس کے آس پاس - رقہ برلب فرات میں فروغ پایا - انتقال ۹۲۹ میں ہوا سامرہ کے قریب - صابی الاصل گو خود مسلمان ہوگیا تھا - اپنی نسل کا سب سے بڑا ہیئت داں اور اپنے وقت کے اکابر مسلمان فلکیوں میں سے ایک بتانی سے نجوم میں متعدد تحریروں کے علاوہ بطلیموس کی ''ٹیٹرا بیبلیون'' پر ایک شرح بھی منسوب کی جاتی ہے لیکن اس کی مخصوص تصنیف ہیئت کا وہ رسالہ (۱۹) ہے جسے عہد نشاۃ الثانیہ تک غیر معمولی اثر حاصل رہا - ۸۷۷ سے اس نے فلکی مشاہدات کا جو سلسلہ شروع کیا تھا اس کی وسعت اور صحت کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے - بتانی کے زیجات میں سنہ ۸۸۰-۸۱ (نہ کہ ۹۱۱-۱۲) کے لئے ثوابت کی ایک فہرست بھی شامل ہے - اس نے معلوم کیا کہ بطلیموس کے زمانے سے آفتاب کا بعد ابعد° ۱۶°۴۷ تک بڑھ گیا تھا اور جس کا مطلب ہے کہ آفتاب کے نقاط اوج و حضیض°

۱۹ - De scientia stellarum, De numeris stellerum et motibus

Albatenius یا Albategnius. - ۱۸

اور مساوات زمانی میں تدریجی تبدیلی کا اکتشاف ۔ کئی ایک فلکی هم قدروں° کی تعیین نہایت صحت کے ساتھ۔ استقبال ۵۰ء۵۴ فی سال۔ میل کسفی° ۲۳°۳۵′ (۲۰) بتانی نے کسوف کے سالانه امکانات کا ثبوت بہم پہنچایا وہ اهتزاز معدلین کا قائل نہ تھا (حالانکہ کو پرنی کس نے اس کو صحیح مانا ہے ؟) ۔

بتانی کی کتاب هیئت کے تیسرے باب میں مثلثات سے بحث کی گئی ہے۔ وہ جیوب کا استعمال با قاعدگی سے کرتا ہے اور خوب جانتا تھا کہ ان کو یونانی اوتار پر کیوں ترجیح حاصل ہے ۔ اس نے تفاعل ظل ممدود° اور تفاعل ظل معکوس° کی ابتدا کو تکمیل تک پہنچایا (جس سے ہماری اصطلاحات مماس اور مماس التمام ماخوذ ہیں) مزید برآں مماس التماس کا ایک درجه وار جدول بھی طیار کیا ۔ اسے معلوم تھا ایک کروی مثلث کے اضلاع اور زاویوں میں کیا نسبت ہوگی اور جس کے لئے ہم ذیل کا قاعدہ استعمال کرتے هیں (۲۱) ۔

متن اور ترجمے ـــ البتانی کی کتاب هیئت کا لاطینی ترجمه قرن دوازدهم میں Robert متوطن Chester (ناپید ہے) اور افلاطون متوطن ٹوولی نے کیا ۔ اس سے ایک صدی بعد انفانسو دهم کے زیر فرمان کتاب مذکور کا ترجمه عربی سے هسپانوی میں کیا گیا ۔ افلاطون کا ترجمه نیورن برگ سے شائع ہوا (۱۵۳۷) الفرغانی کی مبادیات کے ساتھ به عنوان Albategnius de motu stellarum ex observationibus tum propriis tum Ptolemei, omnia cum demonsttationibus geometricis et additionibus Ioannis de Regiomonte (Nuruberg, 1537).

اسکوریال (۲۲) کے ایک مخطوط کے مطابق ۔ نالینو Nallino نے عربی متن کا ایک یادگار نسخه شائع کیا ہے ۔ لاطینی ترجمے کے ساتھ به عنوان al-Battani sine Albatenii opus Astronomicum. Arabice editum, Latine versum, adnotationibus instructum a C. A. Nallino 3 vols Milano 1899-1907. Publ d. R. Osservatorio di Brera).

تنقید ـــ ایچ: سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۴۷ - ۴۵ - ۱۹۰۰) اضافه (۱۶۴ - ۱۹۰۲) C. A. Nallino) دائرۃ المعارف اسلام میں (۱ ، ۶۸۰ - ۱۹۱۱) دیوم : نظام ارض (۲ - ۲۳۳ - ۲۳۰ - ۱۹۱۴) ۔

---

۲۰ - نیو کومب Newcomb کے نزدیک سنه ۹۰۰ کے لئے اس کی قیمت ہوگی ۳۴ ۳۳ ۱۲۳ ـــ مصنف

۲۱ - cos a = cos b cos c + sin b sin c cos A

لیکن اس کتاب میں جبر و مقابله یا مثلثیات سے متعلق کوئی مساوات نہیں ملتی ـــ مصنف

۲۲ - Escurial

ابو بکر

لاطینی اسم البوباتهر (۲۳) - ابوبکر الحسن ابن الخصیب - عجمی الاصل - قرن نہم کے غالباً ربع ثالث میں فروغ پایا - منجم جس نے فارسی اور عربی میں قلم اٹھایا اور جس کا ذکر محض اس اهمیت کی بنا پر کیا جا رہا ہے جو اسے از منۂ متوسطه میں حاصل تھی - سب سے بڑھ کر اس تصنیف کی بدولت مشہور ہؤا (۲۴) جس کا لاطینی ترجمه کسی سالیو نے پادوا (۲۵) ۱۲۱۸ میں کیا - اس کتاب کا ترجمه عبرانی میں بھی ہوگیا تھا -

متن اور ترجمے — De nativitatibus اول اول وینس سے شائع ہوئی (۱۴۹۲ اور ۱۵۰۱) راقم‌الحروف کی نظر سے ایک متاخر نسخه بھی گذرا ہے (نیورنبرگ، ۱۵۴۰) به عنوان Liber genethliacrins sive de natlvitatibns

تنقید — فہرست (ص ۲۷۶ اور شرح ص ۱۳۱) - ایچ-سوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۳۲ - ۱۱۰۰) - (۱۶۲ - ۱۹۰۲) - دائرة المعارف اسلام (۲ - ۲۷۴ - ۱۹۱۶) -

ابن قتیبه کے لئے ملاحظه ہو ہمارا شذره فصل ہشتم میں آگے چل کر -

لاطینی فلکیات

ملاحظه ہو ہمارا شذره اریگنه پر فصل سوم میں اوپر

۵ - اسلامی کیمیاگری اور طبیعات - چینی صناعیات

اسلامی کیمیاگری

ملاحظه ہوں ہمارے شذرات ذوالنون پر فصل دوم ، جاحظ پر فصل سوم اور رازی پر فصل ہفتم میں -

اسلامی طبعیات

ملاحظه ہو ہمارا شذره فصل ہفتم اور النیریزی پر فصل چہارم میں -

Albubather - ۲۳

De nativitatibus - ۲۴

Salio, Padua - ۲۵

چینی صناعیات — سب سے پہلی مطبوعہ کتاب

دنیا کی سب پہلی مطبوعہ کتاب جس کا اب تک پتہ چل سکا هیرا سوتر کے چینی ترجمے کا ایک نسخہ هے جو وانگ‌چیہ (۱) کے اهتمام اور شاید خرچ سے بھی مفت تقسیم کے لئےطبع هؤا - ۱۱ مئی ۸۶۸- کو پورا متن چھ تختوں پر مشتمل هے اور هر تختہ اڑھائی فٹ لمبا اور تقریباً ایک فٹ چوڑا هے - ایک اور تختہ بھی هے ایک چوبی نقش کیساتھ اورکسی قدر چھوٹا - لیکن یہ سب کے سب جس صفائی سے چپکا دئے گئے هیں اس نے ۱۶ فٹ‌لمبے ایک مسلسل طومار کی شکل اختیار کر لی هے-پھر یہ ساری صناعت اس قدر ترقی یافتہ هے کہ اسے قطعاً ایک طویل ارتقائی عمل کا نتیجہ ٹھہرایا جاۓ گا - یورپ میں سانچوں سے چھپی ہوئی مطبوعات کی نسبت تو اس کا درجہ صریحاً بالاتر هے - (۲)

کتاب مذکور سر اوربل اشٹائین کو ۱۹۰۷ میں دستیاب ہوئی ''غار هزار بدھ'' یعنی چینی فوتنگ (۳) ، واقعہ تنگ هوانگ ، کن سو (مشرق ترکستان) میں اور اب متحف بریطانیہ میں محفوظ هے -

تنگ هوانگ کے غار میں کم و بیش پندرہ هزار اور کتابیں موجود تھیں اور سب کی سب کاغذ پر مرقوم - سر اوریل نے ان کا بہت بڑا حصہ لندن کے لئے انتخاب کیا اور اگلے برس تقریباً اتنا هی بڑا حصہ پال پیلیو نے پیرس کے لئے - لیکن اس سارے ذخیرے میں قرن نہم کی ایک هی دستاویز تھی جس پر اس کی تاریخ تصنیف ثبت هے - یعنی هیرا سوتر - باقی دستاویزوں کا زمانہ ۹۲۷ سے ۹۸۳ تک هے - تنگ هوانگ چینی تہذیب و تمدن کی ایک بیرونی چوکی تھی اور اس شاہراہ تجارت پر واقع جس کی بین‌الاقوامی اهمیت کا اندازہ اس امر سے کیجئے کہ اس مشہور غار میں جو ادبی ذخیرہ دریافت هوا

---

۱ - Wang² Chieh⁴ (12493, 1521)

۲ - ملاحظہ هوں همارے شذرے صناعیات پر قرن ششم کے نصف دوم میں امنگ هوانگ پر (قرن هشتم کا نصف اول) اور شوتوکو - تینو پر (قرن هشتم کا نصف دوم) — مصنف

۳ - Ch'ien' fo²* tung⁴ (1725, 3589, 12266)

۴ - Tung-huang, Lansu

اس میں چینی زبان کے علاوہ بعض دوسری زبانوں کی تصنیفات بھی موجود تھیں: تبتی، سنسکرت، صغدی، مشرقی ایرانی، اویغور (ترکی) حتیٰ کہ عبرانی۔

ہیرا سوتر یعنی پرجنا پارمیتا کا ترجمہ جس کا چینی عنوان ہے 'چن کانگ چن' کمار جیو (ج۔د قرن پنجم کا نصف اول)۔ کیا اور آگے چل کر ھسیون تسانگ (ج۔د قرن ھفتم کا نصف اول) نے ۸۰۸ کا نسخہ کمار جیو کا ترجمہ ہے اور عجیب بات یہ کہ جاپان کی سب سے پہلی مطبوعہ کتاب بھی (جس کا زمانہ متحقق ہے) ھسیون تسانگ ھی کے ترجمے کا ایک حصہ (۱۱۵۷) ہے۔ اس سوتر کی مقبولیت کا اندازہ اس امر سے کیجئے کہ مانویت کے اویغوری مرکز طرفان میں بھی سب سے بہتر چھپی ہوئی کتاب اسی سوتر کا ایک سنسکرت نسخہ ہے جسے لنٹ سا (۵) رسم الخط میں (قرن سیزدھم) قلمبند کیا گیا۔ مزید یہ کہ اس کا ایک تیسرا چینی ترجمہ پی۔ کے۔ کوزلوف (۶) کو قارہ۔ ختو واقعۂ مغولیہ (۷) میں دستیاب ہوا۔ یہ بتاریخ ۱۵ مئی ۱۰۱۶ء شین سی میں چھپا اور باعتبار زمانہ دوسری مطبوعہ کتاب جس کی تاریخ تصنیف صاف صاف مذکور ہے۔ قارہ۔ ختو سے حاصل شدہ ذخیرے میں ہیرا سوتر کا ایک نسخہ بھی ملا ہے جو ۱۱۸۹ میں قیصرۂ ٹن گٹ (۸) کے حکم سے طبع ہوا (انگریزی ترجمہ ولیم گیمل (۹) کے قلم سے۔ لندن، ۱۹۱۲)۔

چینی ادب میں سانحہ طباعت کی طرف کوئی صاف و صریح اشارا ملے گا تو کتب مطبوعہ کا وہ بیان جسے ایک سرکاری ملازم لیوپن (۷۲۵۱؟) (۱۰) نے ۸۸۳ میں دیکھا صوبہ سیچوان (۱۱) میں اور جس کی تطبیق ہیرا سوتر کے اولیں مطبوعہ نسخے کی تاریخ سے ہو جاتی ہے۔ معلوم ہوتا ہے مؤخرالذکر کی طباعت شاید چین کے

---

۶ - Lantsa

۷ - P. K. Kozlov

۸ - Kara-khoto

۹ - Tangut

۱۰ - William Gemmell

۱۱ - Lin[2] Pin (7251, 2) دوسرا لفظ گائیلز کی قاموس میں کہیں نہیں ملتا۔ اس کا چینی املا کارٹر نے دیا ہے — مصنف

کسی نسبتاً زیادہ وسطی حصے میں ہوئی ۔ بہر حال یہاں قابل لحاظ امر یہ ہے کہ قدیم ترین چینی مطبوعات خالصاً بدھ اور طاوی تھیں اور وہ طبع ہوئیں تو عام استعمال کے لئے ۔ ارباب ادب کو شاید یہ بات پسند نہیں تھی بعینہ جیسے ایطالوی انسیت پسندوں نے شروع شروع میں مغربی ٹائپ طباعت° کو حقارت کی نظر سے دیکھا ۔ معلوم ہوتا ہے ۹۳۲ تک طباعت کا یہ فن دو علاقوں تک محدود رہا جن میں ایک سیچوان ہے ۔ لیکن پھر یہ ایجاد دفعتاً اس طرح پھیلتی گئی کہ جس کسی نے اس کا سلسلہ اس تیزی سے بڑھایا تھا وہی اس کا موجد قرار پایا (۱۲) ۔

۶ ۔ فرانسیسی اور اسکنڈے نیوی تفتیش بلاد ۔ انگریزی اور اسلامی جغرافیہ

برنارڈ دانا

برنارڈس مناکس فرانکس (۱) ۔ اصل وطن برٹینی یا شام پین (۲) ۔ زمانۂ فروغ ق-۸۶۶ تا ۸۷۰- فرانسیسی راہب جس نے فلسطین اور مصر کا سفر کیا ۸۶۹ کے لگ بھگ ۔ اس کا سفر نامہ مختصر ہے لیکن دلچسپ (کتب خانہ اشراف کا ذکر جسے زائرین کے لئے شارل مین نے قدس میں قائم کیا (۳) ۔ گرجوں ، صومعوں ، مسلمانوں اور عیسائیوں کے باھمی تعلقات کا) ۔

ٹامس فرانسس کارٹر : چین میں طباعت کی ایجاد (۱۹۲۵ - بڑی بڑی دستاویزوں کا حوالہ موجور ہے - آئی سس ۸ : ۳۶۵) -

متن ــ ترتیب اول از مابی لون Mabillon ۱۶۷۲ میں طبع مکرر Migne کی Patrology (ج ۱۲۱ ، ۵۶۸ ، ۵۷۳) میں) -

---

۱۲ - Szechuen

۱۳ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فینگ تاو Feng Tao پر (قرن دھم کا نصف اول) ــ مصنف

۱ - Bernardus monochus francus (برنارڈ راھب فرانسیسی) اور Bernard the Wise (برنارڈ دانا) ۔

۲ - Champagne

۳ - nobilissima bibliotbeca

Voyage de Bernard et de ses compagnons کی Francis Michel (۵۷۳ (مقالات مجلس جغرافیہ، ج ۵-۸۱۵ - ۷۸۱ - پیرس، ۱۸۳۹)-(Titus Tobler) T. Tobler (۱۸۷۳ - ۳۹۲ - ۲۰۲) Descriptiones Terrae Sanctae کی اور A. Moliner کی Itinera Hierosolymitana (ج ۱ - ۳۰۷ - ۳۲۰ - ۱۸۸۰) -

انگدیزی ترجمہ از ٹامس رائٹ فلسطین کی ابتدائی سیاحتیں Early Travels in Palestine (۲۲-۳۱ لندن ، ۱۸۴۸) - نیز از جے- ایچ. برنارڈ : برنارڈ کا راہنامہ The Itenarary of Bernard - شہر یروشلم کہاں اور کس طرح آباد ہے ؟ (مجلس متون زائرین فلسطین ، ۲۳ - ۱۴ ص - لندن ، ۱۸۰۳) -

تنقید — C. Raymond Beazley : Dawn of Modern Geography (vol. 1, 166-74, Ed., 1897).

آئسستان (۴) کا اکتشاف

۷۹۵ میں جب آئرستانی راہبوں نے جیسا کہ ڈکوئل (ج-د قرن نہم کا نصف اول) نے لکھا ہے آئسستان کا اکتشاف کیا تو اس سے کوئی خاص نتیجہ مترتب نہیں ہؤا اس لئے کہ قرن نہم کے دوسرے نصف ق - ۸٦۰ تا ۸۷۰ میں یہ جزیرہ ویکنگ جہازرانوں نے شاید پھر سے دریافت کیا - آئسستانی روایات البتہ اس بارے میں خاموش ہیں- کہا جاتا ہے یہ اکتشاف ناڈوڈ ویکنگ (اور (اغلب یہ ہے کہ) ایک سویدی الاصل ڈین گرڈر سواورسون (۵) کا ہے - جزیرے کا نام گرڈر شولم (برفستان) (٦) رکھا گیا - نارڈوڈ کا حصہ کچھ بھی ہو معلوم ہوتا ہے گرڈر پہلا شخص ہے جس نے آئسستان کے ارد گرد جہاز رانی کی اور اس کو اچھی طرح سے جان گیا - پھر اس دوران میں شاید ایک تیسرا سفر فلوکی ولگرڈارسن ویکنگ (۷) نے کیا جو روگالینڈ (۸) سے آئسستان آیا شیٹ لینڈ اور فروئے جزائر (۹) کے راستے - یہ سب بیانات اگرچہ افسانوی رنگ کے

۴ - Iceland

۵ - Gardar Svavarson اور Naddodd the Viking

٦ - Gardarsholm (Snowland)

۷ - Floki Vilgerdarson

۸ - Rogaland

۹ - Faroe Islands اور Shetland

ہیں لیکن غالباً قابل قبول اس لئے کی نارویجیوں کے مستقل توطن سے پہلے متعد جہاز راں آئسستان کو دریافت کرچکے تھے ۔ اہل ناروے کی آبادکاری کے متعلق خیال ہے غالباً ق ۔ ۸۷۴ میں شروع ہوئی جب انگولف ارنارسن (۱۰) نے ریک جاویک (۱۱) کو اپنا مستقر بنایا ۔

Fridtjof Nansen · In Northern Mists (vol. 1, 255—257, 265, 1911).

ایلفریڈ اعظم کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں اوپر ۔

اوٹھـــر

نیز ، اٹر (۱۲) ۔ شمالی ناروے میں بودوباش رکھتا تھا ۔ غالباً جزائر لفوٹن (۱۳) میں ۔ ق ۔ ۸۷۸ یا ق ۔ ۸۸٦ میں ایلفریڈ اعظم کی ملازمت اختیار کی ۔ اسکنڈے ینوی (نارویجی) مفتش جس نے دو سفر کئے ۔ ایک ساحل ناروے کے ساتھ ساتھ شمال کے رخ جس کے دوران میں وہ راس شمالی سے گزرا (عرض البلدشی ۔ ۷۱) اور بحــیرہ قطبی (یا بارنٹس) (۱۴) ' بحــیرہ ابیض علیٰ هــذا دهانۂ ڈونیا (موجودہ ارکن گسک) (۱۵) کا اکتشاف کیا ۔ دوسرا سفر اتنا اہم نہیں تھا ۔ یہ ساحل مذکور سے جنوبی سمت میں شروع ہوکر اول اوسلو کے فیورڈ (۱٦) اور پھر ہائیڈبی زلیزوک (۱۷) پر ختم ہؤا جہاں اینگل (۱۸) اس ملک (برطانیہ) میں آنے سے پہلے آباد تھے'' شمالی ناروے کی معاشرت کا بیان ؛ ویل اور والرس کے شکار اور فن (یا لیپ (۱۹) قوم) کا ۔

۱۰ - Ingolf Annarson
۱۱ - Rey kjavik
۱۲ - Ottar یا Other, Ohthere
۱۳ - Lofoten
۱۴ - Polar (یا Barents) Sea
۱۵ - Dwina. Arkhangelsk
۱٦ - Fjord of Oslo
۱۷ - Heidaby یا Sleswick
۱۸ - Angels
۱۹ - Lapp اور Finn

متن — اوتھر کے متعلق معلومات کا صرف ایک ہی ذریعہ ہے یعنی اروسیئس کی عالمگیر تاریخ Universal History کا انگریزی - سیکسن ترجمہ از ایلفریڈ - بادشاہ مذکور کا ان سیاحتوں کا حال قلمبند کرنا بہت بڑی خدمت تھی جغرافیے کی -

ملاحظہ ہو Joseph Bosworth کی Description of Europe and the Voyages of Ohthere and Wulfstan انگریزی - سیکسن زبان میں (۱۸۸۵) -

تنقید — Karl Weinbold کی Die Polargegenden Europas nach den Vorstellungen des deutschen Mitteltdalters (Akad. der Wiss., Wien, Sitzungsber, Philos. Kl, Vol. 68, 783-808, 1871). Dictionary of National Biography (Vol. 42, 69, 1895 مقالہ) Fridjtof Nansen: In Northern Mists (1911).

ولفسٹن

یا الفسٹن (۲۰) - زمانۂ فروغ وہی جو اوتھر کا ہے - اسکنڈے نیوی (ڈین) مفتش جس نے ھائیڈبی سے ٹروسو برلب البنگ (۲۱) (فرشے ھاف° واقعہ خلیج ڈانٹسگ) (۲۲) تک بالٹک میں ایک ہفت روزہ سفر کیا - وہ کچھ حالات استھونیہ (۲۳) کے بھی بیان کرتا ہے اور اس کے اس سفر کا حال بادشاہ ایلفریڈ کے ترجمۂ اروسیئس میں محفوظ ہے - یوں بالٹک کا اضافہ بھی دنیا کے نقشے میں ہوگیا -

کتابیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات ایلفریڈ اور اوتھر پر

۲۰ - Wulfsten یا Ulfstan

۲۱ - Truso اور Elbing

۲۲ - Frissche Haff اور Bay of Danzig

۲۳ - Esthonia

گستاف شتورم Gustav Storm نے اپنی کتاب Om opdagelsen av "Nood-kap" ag veientil "det Hvide Hav" (کرسچیانا ۹۲-۱۸۹۳) میں یہ خیال ظاہر کیا ہے کہ اس کا ڈوبنا پہنچنا مشکوک ہے - مصنف مذکور کے نزدیک وہ کنڈا لاشکا Kandalashka فیورڈ سے آگے نہیں بڑھا - اتنا بہرکیف طے ہے کہ پی - تھیاس (ج-د قرن دوم ق-م کا نصف دوم) کے بعد جو بظاھر دائرہ قطب شمالی تک پہنچ گیا تھا کسی جہازراں نے اتنے دور دراز عرض البلد طے نہیں کئے - علی ھذا یہ کہ اس نے جس بعید ارض البلد میں قدم رکھا ۱۵۵۳ تک - اس کا پھر کسی ایسے ملاح نے رخ نہیں کیا جس کا ھمیں علم ہو - (سر ھف ولوبی Sir Hugh Willougby اور رچرڈ چسٹر Richard Chester) - بحیرہ ابیض کا اکتشاف اکثر چسٹر ھی سے منسوب کیا جاتا ہے — مصنف

ابن خورداذبہ

ابوالقاسم عبیداللہ ابن عبداللہ ابن خورداذبہ (یا خوردادبہ) قرن سوم ہجری کے تقریباً آغاز یعنی ۸۵۲ کے لگ بھگ ولادت پائی - فروغ اول الجبال (میدیا) اور پھر سامرہ، عراق میں - متوفی ق - ۹۱۳ - عجمی النسل جغرافی - ناظرالبرید - ابن خورداذبہ کی مخصوص تصنیف کتاب المسالک و الممالک ۸۴۵ کے قریب سامرہ میں قلم بند ہوئی جس پر ۸۸۵میں یا کچھ آگے چل کر نظرثانی کی گئی - اس کتاب کو دنیائے خلافت کی تاریخی تخطیط کا ایک اہم ماخذ تصور کیجیے اور اس میں بعض ایسی سیاحتوں کا جو دور دراز ممالک میں کی گئیں مختصر حال بھی ملے گا -

متن اور ترجمے — ترتیب اول فرانسیسی ترجمے اور حواشی کے ساتھ از C. Barbier de Meynard بہ عنوان routes et desprovinces

Le Livre ژورنال ایشیائیک مجلہ پنجم ، ۲۷-۱، ۲۹۵ - ۲۲۷، ۲۲۶-۵۲۲، ۱۸۶۵) اس سے بہتر متن M. J. De Goeje نے شائع کیا ہے معہ فرانسیسی ترجمہ اور حواشی : Bibliotheca geographorum arabicorum 6 (لیڈے ، ۱۸۸۹) -

تنقید — C. Defremery کی تصنیف Remarques sur l'ouvrage geographique d' ibn khordadbeh et principalement sur le chapitre qui concerne l'empire byzantin (Journal Asiatique, vol. 7, 239 277, 1866). G. Ley Strange : The Lands of Eastern Caliphate (Cambridge, 1905). C. Van Arendonck : Encycl of Islam (Vol. II, 398, 1918).

یعقوبی

احمد ابن ابی یعقوب ابن جعفر ابن وہب ابن واضح (۲۳) العباسی - ۸۷۲-۷۳ تک فروغ پایا آرمینیہ اور خراسان میں - ۸۹۱ میں زندہ تھا - شیعی مؤرخ اور جغرافی - کتاب البلدان کا مصنف (۸۹۱-۹۲ میں) جو تخطیطی اور معاشی تفصیلات سے پر ہے - علیٰ ہذا ۸۷۲ تک ایک عالمگیر تاریخ

۲۳ - اس کا پڑدادا واضح منصور کا مشہور شیعہ طلیق تھا - اس کو کبھی کبھی ابن واضح بھی کہہ دیتے ہیں - مصنف

تصنیفات بھی متاثر ہوئیں ۔ یہ اقراباذین نہایت مقبول رہی حتیٰ کہ ابن تلمیذ (ج-د قرن دوازدہم کا نصف اول) کی کتاب شائع ہوئی اور اس کا استعمال متروک ہوگیا ۔

ایف ۔ ویوسٹن فلڈ : اطبائے عرب (۲۶ - ۱۸۵۰) ۔ ایل ۔ لیک یرک : طب عربی (ج ۱-۱۱۳-۱۸۷۶) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱-۱۳۲-۱۸۹۹) ۔

یحییٰ ابن سرافیون

سراپیون الاکبر(۷) - قرن نہم کے نصف دوم میں فروغ پایا دمشق میں۔ نصرانی طبیب جس نے دو طبی تالیفات (۸) سریانی زبانی میں قلم بند کیں ایک ۱۲ اور دوسری ۷ فصلوں میں ۔ مؤخرالذکر کا ترجمہ کئی ایک مصنفین نے عربی اور لاطینی میں گیرارڈو ڈا کریمونہ نے کیا (۹) از منہ وسطیٰ میں یہ تالیف بے حد مقبول تھی - اس کی آخری فصل میں تریاقات کا ذکر ہے - ابن سرافیون رگ زنی کو بڑی اہمیت دیتا تھا اور اس نے ان اوردہ کے متعلق جن کو کھولنا مقصود ہو بڑے دقیق نسخے تجویز کئے ہیں ۔

متن اور ترجمے — Practica کے اور نام بھی ہیں : Tberapeutice methodus, Breviarium Aggregator اور Pandectae لاطینی زبان کے متعدد قدیم نسخے : وینس ، ۱۴۷۹ - فرارا ، ۱۴۸۸ - وینس ، ۱۴۹۷ - بازیل ، ۱۴۹۹ - وینس ، ۱۵۰۳ وغیرہ وغیرہ ۔

تنقید ــ فہرست (۲۹۶ ، ۳۰۳ - ۱ - ۳ اور شرح ۱۹۶ - شذرہ ۱) - ویوسٹن فلڈ : تاریخ اطبائے عرب (۴۹، ۱۸۴۰)- ایل لیک یرک : طب عربی

---

۷ - Serapion the Elder

نشاۃ الثانیہ کے ایک مرتب (البانس ٹوری نس Abbauns Torinus ۱۵۴۳) نے اس کا نام یانس Janus دمشقی بتلایا ہے یہی وجہ ہے کہ وہ اور اس کا معاصر (ماسویہ) Mesue غلطی سے ایک ہی شخص تصور کر لئے جاتے ہیں ۔ بعض اوقات اسے سراپیون الاصغر سے بھی مخلوط کر دیا جاتا ہے جس کو راقم الحروف نے قرن دوازدہم کے نصف اول میں جگہ دی ہے علیٰ ھذا یحییٰ دمشقی سے (قرن ہشتم کا نصف اول) — مصنف

۸ - سریانی میں کناش - یونانی پان ڈکٹ (Pan dect) مصنف

۹ - Practica sive breviarium

(ج ۱-۱۱۷-۱۱۳-۱۸۶۶) - بروکل مان - ادبیات عرب (ج ۱ - ص ۲۳۳ - ۱۸۹۸) - ای-گرلٹ : تاریخ جراحیات (ج ۱-۶۱۳-۶۱۲-۱۸۹۸) Rubens Duval کی La littérature syriaque (ترتیب سوم - ۲۷۳-۱۹۰۷) -

رازی .

لاطینی میں ریزس (۱۰) - ابوبکر محمد ابن زکریا الرازی - ایران کے شہر رے واقعۂ حوالی طہران میں ولادت پائی ، قرن نہم کے وسطی حصے کے لگ بھگ - رے اور بغداد میں فروغ حاصل کیا - متوفی ۹۲۳-۲۴ - طبیب ، طبیعی ، کیمیاگر - اسلام اور از منۂ متوسطیٰ کا سب سے بڑا طبیب - نظریات میں جالینوس کا پیرو لیکن غیر معولی فضیلت علم اور تجربے کے ساتھ - ویسا ھی دور اندیش فہیم اور زیرک جیسے بقراط - رازی نے کیمیائی معلومات کا استعمال طب میں کیا لہذا هم اس کا شمار طبی کیمیا دانوں° کے اسلاف میں کرسکتے ھیں - اس کی متعدد تصنیفات میں بالخصوص اهم ایک تو کتاب الحاوی ھے طب کی ایک ضخیم جامع یونانی اور هندو مصنفین سے کئی ایک اقتباسات علیٰ هذا خود اپنے مشاهدوں پر مشتمل - دوسری کتاب المنصورُی (۱۲) نسبتاً مختصر زیادہ تر یونانی معلومات پرمبنی ، تیسری اس کا مشہور مقالہ کتاب الجدری و الحصبہ (۱۳) یعنی چیچک اور خسرے کا اولین بیان اور اسلامی طب کا شاہ کار - نسوانیات ، قبالیات اور کحالی جراحیات٭ کی اکثر معلومات کا سلسلہ بھی رازی سے جا ملتا ھے -

اس نے ایک ماسکونی میزان° کی مدد سے جسے وہ خود المیزان الطبیعی سے موسوم کرتا ھے کچھ تحقیقات وزن مخصوص میں کیں - رازی سے بعض کیمیائی رسائل بھی منسوب ھیں - اس قسم کے ایک رسالے (۱۴) (موضوع تو نہیں ؟) میں کیمیائی سامان تجربا کے ۲۵ اجزا کی فہرست ملے گی - رازی نے کیمیائی اشیا کے اصطفاف پر بھی قلم اٹھایا -

متن اور ترجمے — کتاب الحاوی (Continens) ابھی تک شائع نہیں هوسکی نہ اس کا کوئی مکمل مخطوط دستیاب هوتا ھے (ملاحظہ هو براؤان

۱۰ - Rhazes

۱۱ - Continens

۱۲ - Liber alwansoris

۱۳ - De variolis et monbiliis; De peste; De destilentia

۱۴ - Arcandorum lileer

(op. cit. 98) - البتہ اس کے یک لاطینی ترجمے کی اشاعت Liber dictus Elhavi بریس کیہ (I..scai) سے ہوئی (۱۲۸۶) اور اس کے بعد وینس سے متعدد نسخوں کی -

کتاب المنصوری مشتمل بر دہ فصول اول میلانو سے شائع ہوئی (۱۴۸۱) اور پھر وقتاً فوقتاً اس کی اشاعت ہوتی رہی - اس کی فصل نہم De curatione aegritudinum qui accidunt a capite ueque ad pedes بالخصوص مقبول تھی اور اکثر جدا گانہ طور پر شائع کی گئی Jean de Tournemire - ج - دچہار دہم کا دوسرا نصف) Clarificatorium super nono Almausoris : cum texto Rhasis (لیون ، ۱۴۹۰) - فصل اول کا متن اور فرانسیسی ترجمہ از P. de Koning بعنوان Trois traite's d'anatomie arabe (۸۴۴ ص - لیڈے ، ۱۹۰۳) Opthalmology (کحالی) کا جرمن ترجمہ از برونر W. Brunuer یعنی Die Augenheilkunde des Rhases (مقالہ ، برلین ، ۱۹۰۰) -

فصل دوم کے الگ الگ مخطوط بھی ملتے ہیں - ان میں مزاج اور قیافہ شناسی سے بحث کی گئی ہے - یہ موضوع ازمنۂ متوسطی میں بے حد اہم تھا - بعینہ جیسے تعبیر رویا کا امتزاج رفتہ رفتہ نجوم سے ہوگیا -

Rhazae de pestilentia (کتاب الجدری والحصبہ) - پہلا لاطینی نسخہ اور ترجمہ از G. Valla (وینس ۱۴۹۸) - یونانی ترجمہ مرتبہ Jacques Goupyl (پیرس ، ۱۵۴۸) - اسکندر طرالسی کی تصنیفات کے ساتھ) - De variolis et morbiliis arabice et latine cum aliis کی John Canning nonnulis ejusdem argument (۲۹۰ ص - لندن ، ۱۷۶۶) - انگریزی ترجمہ از Greenhill (سڈ نہم سوسائٹی ، لندن ، ۱۸۴۷) - فرانسیسی ترجمہ از Jacques Paulet (پیرس ، ۱۷۶۳) اور از لیک یرک اور لینوآ (پیرس ، ۱۸۶۶) - جرمن ترجمہ از Karl Opitz بہ عنوان Klassiker der Medizin لائپسک ، ۱۹۱۱) -

رازی کے ایک Traite sur le calcul dans les reins et dans la vessie مقالہ کا عربی نسخہ از P. de Koning معہ فرانسیسی ترجمہ جس کے بعد فاخر (the Splendid, Liber pretiosus de morbis particularibus mem-brorum a verticead pedes) یعنی رازی کی ایک دوسری موجز سے جو اب تک شائع نہیں ہوئی بعض ایسے اقتسابات درج ہیں جن کا تعلق اس موضوع سے ہے -

شٹائین شنائیڈر نے ایک عبرانی مخطوط سے بعض دوسرے متنوں کا ترجمہ شائع کیا ہے بالخصوص عطائی علاج کی ایک کتاب یعنی Uber

die umstande welche die Menschen von den achtbaren Aerzten abewden (Virchow's Archiv, vols. 36 and 37).

P. Guignes : La guerison en une heure par Razes (Text et traduction avcc notes, Beyrouth, 1904). Coarrectif des ailments - عربی متن - قاهره ، ۱۳۰۵ھ)

The Opera parva متعدد نسخے (مثلاً وینس ، ۱۵۰۰) مشتمل بر antidotarium, divisions, introductio in medicinam, aphorismi, de praeservatione ab aegritudine lapidis (۱۶), de aegirtudinibus puerorum, de sectionibus, cauteriis et ventosis, de facultatibus partium animalioam.

ای۔ ویڈے مان : Zur Geschichte der Alchemie (روئیداد مجلس طبعیات و طب ، ج ۵۲ - ۱۲۸ - ۱۲۶ - ۱۹۲۶) - ایک جزو کا جرمن ترجمه جس میں کیمیاگری کی ابتدا و صداقت کے متعلق اسلامی نظریات پیش کئے هیں - بیشتر رازی کی کتاب الاسرار سے متعلق اور غالباً رازی هی کی ایک تصنیف ہے (آئی مس ٥ : ۹۵م) -

تنقید — فهرست (۳۰۲ - ۲۹۹ - ۳۵۸ - فصول کیمیاگری اور بامداد اشاریه) - Miguel Casiri کی تصنیف : عربی - هسپانوی کتب خانه اسکوریال (۲ج ہی - میڈرڈ ، ۱۷۶۰) - ویوسٹن فلڈ : تاریخ اطبائے عرب (گوئے ٹنگن ، ۹م - ۳۰م - ۱۸۳۰) - ابل - لیک یرک : تاریخ طب عرب ج ۱ - ۳۵۳ - ۳۳۷ - ۱۸۷۶ - ملاحظه هو یهی کتاب ۳۷۸ - ۲۵۰ رازی کے یونانی ، عربی ، فارسی ماخذ کے لئے) - M. Berthelot کی La chemie au moyen age (پیرس ، ۱۸۹۳ - لاطینی زبان کی وه تصانیف جو کیمیاگری سے متعلق اور رازی سے منسوب هیں موضوع هیں) - ای۔ گرلٹ : تاریخ جراحیات (ج ۱ - ۶۱۱ - ۶۰۱ - ۱۸۹۸) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۳۵ - ۲۳۳ - ۱۸۹۸) - سوٹر : عرب ریاضئین اور فلکی (۷م ، ۲۲۶ - ۱۹۰۰) - Ed. Pergens کی تصنیف : رازی کے ذاتی نظریات حاوی میں کحالی کے متعلق (وقائع قداحی ، ج۱۲۷ - ۱۹۰۲) - John Ferguson کی Bibliotheca chemica (ج۲- ۲۶۳ - ۲۶۲ - گلاسگو ، ۱۹۰۶) - نوٹے برگر : تاریخ طب (ج۲- ۱۷۵- ۱۶۸ اور جا بجا- ۱۹۰۵) - George S. A. Ranking کی The Life and Works of Rhases (بین الاقوامی موتمر طب ، ۲۶۸ - ۲۳۷ - لندن ، ۱۹۱۳ - شعبۂ تاریخ مشرق دستاویزوں اور ظاهر ہے که بالخصوص ابن ابی اصیبعه پر مبنی - رازی کی تصنیفات کی ایک فهرست کے ساتھ) - T. de Boer کی Razi de medicina mentis von dur arts

۱۶ - شائع کرده P. de Koning ملاحظه هو اوپر — مصنف

Meded. der Akod van Wettenschappen Afd-letterkunde vol. 53,1-17
امسٹرڈام ، ۱۹۲۰ - رازی کے فلسفہ کے سلسلہ میں) -ای- جی- براؤن : طب
عربی (۵۳ - ۴۴ وغیرہ - کیمبرج ، ۱۹۲۱ - بعض دلچسپ غیر شائع شدہ
دستاویزوں کے ساتھ)- Herbert Otto Illgin کی Die Abend landischen
Rhazes-Kommentatoren des xiv bis xvii, Jahr hunderts (Diss.
Anszug, 8p. Leipzig, (1921. کارا دے وو : مفکرین اسلام (ج ۲ - ۲۶۸ ،
۲۷۶ ، ۳۹۰-۱۹۲۱)- Gotthold کی Razestexte im Dresdener lateirschen
Galern Steinfuhrer (۱۲ص - لائپت سگ ، ۱۹۲۱ - آئی سس ٥ : ۲۰۹) -
E Wickerscheimen کی A Note on the Liber de medicinnis expertis
(وقائع تاریخ طب ، ج۴ - ۳۲۷ - ۳۲۳ - ۱۹۲۴ - رازی سے بھی منسوب کر
دی جاتی ہے آئی سس ٥ : ۵۳۷ - ٦ : ۲۰۴) - Julius Ruska کی Al-Rizi als
Deutsche Literaturzeitung) Bahnbrecher ein neuer chemie
۱۲۴ - ۱۱۸ ، ۱۹۲۳ میں) اور Al-Biruni als Quelle fur das Leben
und die Schriften al-Razi's (آئی سس ۶ : ۵۰ - ۲۶ - ۱۹۲۴ - تصنیفات
رازی کی ایک فہرست بھی شامل ہے - تعداد میں ۱۸۴ - آئی سس ٦ : ۱۳۵)
Archiv) E. Wiedemann از Zur Geschcihte des Heuschnupfens
fur Ohren heikunde Bd. III - نصف صفحے کا طبع مکرر-تاریخ غیر مذکور -
رازی کی دو نا پید تحریروں کے سلسلے میں زرد بخار کے متعلق - ملاحظہ ہو
آئی سس ٥ : ۳۷ - شمارہ ۳۸ ، ۳۹) - ژولیئس رسکہ کی Uber den gegen
wartigen Stand der Razi-Forschung (Archivio di storio della scienza, vol. 5, 335.347, 1924 ; Isis, viii, 536).

یعقوب ابن اخی حزام

ابو یوسف یعقوب ابن اخی حزام - بغداد میں فروغ پایا - معتضد کے زمانہ خلافت از ۸۹۲ تا ۹۰۲ میں- خلیفہ مذکور کا داروغہ اصطبل- سواری میں ایک کتاب (کتاب الفروسیہ) کا مصنف جو فن بیطاری کے بعض مبادی پر مشتمل اور اس قسم کی پہلی کتاب ہے عربی زبان میں-

سی- بروکل مان: تاریخ ادبیات عرب (ج۱ - ۲۴۳ - ۱۸۹۸) -

حنین ابن اسحاق

لاطینی میں ژوآنی ٹیئس(۱۷) - ابو زید حنین ابن اسحاق العبادی (۱۸) - حیرہ میں ولادت پائی - ۸۰۹-۱۰ میں اول جند شاپور

---

۱۷ - Joannitius

۱۸ - اس نسبت کا اشارا عباد کی طرف ہے یعنی عربوں کا وہ عیسائی قبیلہ جو حیرہ کے نواح میں آباد تھا — مصنف

میں فروغ حاصل کیا ۔ پھر بغداد میں جہاں اکتوبر ۸۷۷ میں اس کا انتقال ہو گیا ۔ مشہور نسطوری طبیب ۔ اپنے زمانے کے اکابر فضلا اور اکابر انسانوں میں سے ایک ۔ ابن ماسویہ کا شاگرد ۔ بنو موسیٰ کا ملازم ، یونانی مخطوطات کی فراہمی اور عربی میں ترجمہ کرنے کے لئے ۔ طب کا مترجم اعظم ۔ حنین کے ترجموں میں ایک حد تک دوسرے فضلا بھی شریک تھے (۱۹) ۔

مشہور ہے کہ عباسی خلیفہ متوکل نے ایک مدرسہ (یا وقف) قائم کر رکھا تھا جہاں حنین کے زیر نگرانی ترجمے کئے جاتے ۔ حنین اور پیروان حنین کے ترجموں کو علم و فضل کی تاریخ میں غیر معمولی اہمیت حاصل ہے ۔ حنین کا کام تھا کہ جس طرح بھی ہو سکے یونانی مخطوطات کے اچھے اچھے متون جمع کرے اور پھر ان کے باہمی مقابلہ اور عربی اور سریانی ترجموں کو بغور دیکھنے کے بعد حتی الامکان ٹھیک ٹھیک عربی میں منتقل کر دئے ۔ اس کا یہ طریق جدید طریقوں سے کس قدر مشابہ ہے ۔ حنین کی مساعی جمیلہ کا اندازہ صرف اس ایک امر سے کیا جا سکتا ہے کہ سریانی ترجمے (۲۰) بڑے ناقص اور متداول عربی ترجمے ان سے کچھ ہی بہتر تھے ۔ یہی وجہ ہے کہ حنین نے اپنے ترجموں کی ابتدا اس وقت تک نہیں کی جب تک مروجہ ترجموں کا مقابلہ یونانی متون سے نہیں کر لیا ۔ اس کی یہ زبردست سرگرمیاں ق-۸۲۶ میں شروع ہوئیں اور آخر عمر تک جاری رہیں ۔ اس کی دیانت علمی کا یہ حال تھا کہ اپنے ان ترجموں پر بھی جو اس نے ابتدائے عمر میں کئے گئے تھے سختی سے تنقید کی ۔ لہذا جوں جوں اس کے تجربے میں اضافہ ہوا اس کے علمی نصب العین کی شدت بھی بڑھتی گئی ۔ اس نے جالینوس کی متعدد تصنیفات کا ترجمہ کیا (۲۱)

---

۱۹ - حنین یونانی سے سریانی میں ترجمہ کرتا ۔ اس کا کوئی شاگرد مثلاً حبیش سریانی کا عربی میں جس کی تکمیل حنین کی نظر ثانی سے ہو جاتی (فہرست ۲۸۹ ، ۱ ، ۱۵ ذیل میں اور شرح) ـــ مصنف

۲۰ - از سرجیوس متوطن رمائنہ (ج-د قرن ششم کا نصف اول) ایوب الرہاوی (ج-د قرن نہم کا نصف اول وغیرہ وغیرہ ـــ مصنف

۲۱ - حنین کی اپنی فہرست کے مطابق جس کا ذکر آگے آتا ہے اس نے جالینوس کی ۹۵ تصنیفات کا ترجمہ سریانی (ان میں سے پانچ کا دو دو بار) اور ۳۹ کا عربی میں کیا ـــ مصنف

نیز بقراط ، افلاطون ، ارسطو ، ڈیوس کوری ڈیس کی کئی ایک تحریروں اور بطلیموس کی کتب چہارگانہ کا ۔ اس علمی جد و جہد کی اهمیت کیا تھی اس کے لئے صرف اتنا هی کہ دینا کافی ہے کہ اسلامی علوم کے اس تمام و کمال مجموعے کی اساس جس نے قریباً قریباً عہد جدید تک طبی غور و فکر کو اپنے زیر تصرف رکھا ان ترجموں پر تھی جو حنین اور اس کے حلقۂ مترجمین نے کئے ۔

حنین سے طب اور هیئت کی چند ایک تصنیفات بھی منسوب کی جاتی هیں (مثلاً مد و جزر ، شہابوں اور قوس و قزح کے متعلق) ۔ لیکن اس کی سب سے اهم تصنیف وہ مقدمہ ہے جو اس نے جالینوس کی فن صغیر (مقدمۂ حنین ابن اسحاق بر فن جالینوس) پر لکھا (۲۲) ۔ ازمنۂ متوسطہ میں یہ کتاب بڑی مقبول تھی اور طب کی تعلیم میں اسے وهی درجہ حاصل تھا جو منطق میں پورفری کی ایسا غوجی کو (۲۳) ۔ اس میں جالینوس کی صنف بندی کو مزید وسعت دی گئی ہے ۔

حنین نے ایک سریانی قواعد بھی تصنیف کی ''کتاب نقاط (معیزہ) (۲۴) کے عنوان سے جس میں ایک حد تک نحو کی بحث بھی موجود ہے ۔ علی هذا ایک رسالہ مترادفات میں اور اولیں سریانی لغت (۲۵) ''سریانی زبان کے یونانی الفاظ کی تشریح'' ۔

متن اور ترجمے — Articella sive Thesaarus operum medicorum antiquorum (وینس ، ۱۴۸۳ ، ۱۴۸۷ ، ۱۴۹۱ ، ۱۴۹۳ وغیرہ) ۔ Isagoge Johannitii ad Tegni Galeni (وینس ، ۱۴۸۳ ، ۱۴۸۷ ۔ لائپ تسگ ، ۱۴۹۷ ، شٹراس برگ ، ۱۵۳۴) ۔ جالینوس کی De anatomicis adminis-trationibus Libri XV فصول نہم تا یازدهم صرف عربی هی میں دستیاب

۲۲ - Ars Parva (Isagoge Johannitti ed Tegni Galeni

۲۳ - یہ "Articella" کا جزو ہے۔ ازمنۂ متوسطہ کی ایک سلرنوی تالیف اور طبی تحریروں کا مجموعہ غالباً قسطنطین افریقی کے قلم سے) جس میں بقراط کی جوامع الکلم ، علی هذا 'استخبار' اور جالینوس کی فن صغیر اور تھیو فی لوس پروٹوس پاتھریوس (ج۔د قرن هفتم کا نصف اول) کے رسائل نبض اور قارورہ بھی شامل هیں — مصنف

۲۴ - The Book of (diacritical) Points (Kethabha dhe-nuqze)

۲۵ - یہ لغت اختتام قرن نہم کی دوسری لغات کی طرح بر - بہلول کی تصنیف میں (ج۔د قرن دهم کا دوسرا نصف) ضم هو گئیں — مصنف

ماکس زمون نے اسے ایک جرمن ترجمے کے ساتھ ترتیب دیا ہے بعنوان Sieben Bucher Anatomie des Galen (۲ ج – لائپ تسگ ۱۹۰۶ اصلاحات کے ایک نہایت عمدہ فرہنگ کے ساتھ) – معلوم ہوتا ہے اب یہ بات طے ہو چکی ہے کہ یہ ترجمہ حنین کے بھتیجے حبیش کا ہے - M. Meyerhof and C. Prufer : Die Augenanatomie des Hunain, nach einem illustrierten arabisehen MS. hrg. (Archiv fur Geschichte der Medizin, Vol. 4, 163—190, 1 pl., 1919). Pseudo Galeni in Hippoeratis de Septimamis commentarium alb Hanaino q.f. Arabice Versum ex codice monacensi primum edit et germanice Vertit Gotthelf Bergstrasser (corpus medicorum graecorum, IX, 2, 1, 227 p. Leipzig, 1916) — لیکن بیرگ اشٹرسٹر بدلائل کہتا ہے کہ یہ رسالہ نہ تو بقراط کی تصنیف ہے نہ جالینوس نے اس کی شرح کی ، نہ حنین نے ترجمہ — L. Chiekho: On traite inedit de Honein (Orientalische Studien Theodor Noldeke gewidmet 1, Bd, 282-291, Giessen, 1660 عربی مقدمہ فرانسیسی ترجمہ اس موضوع میں کہ مذہب کی صداقت کا اعتراف کیسے ممکن ہے) –

G. Bergstrasser : Hunain uber die syrischen und arabischen Galen Ubersetzungen (Abhdl fur die Kunde d. Morgenl., 116 p., 1925) —

حنین کے لکھے ہوئے ایک نہایت ہی اہم متن کا نسخہ اورجرمن ترجمہ یعنی ۸۵۶ میں حنین کا لکھا ہو ایک رسالہ جس کا صرف ایک مخطوطہ محفوظ ہے (کتب خانہ جامع ایا صوفیہ عدد ۳۶۳۱) - یہ ان سب جالینوسی تصنیفات کی فہرست ہے جن کا حنین کو علم تھا - تعداد میں ۱۲۹ سریانی اور عربی ترجموں کی تنقید کے ساتھ - ماکس میئر ہوف نے آئی سس ۸ ، ۷۲۴ — ۶۸۵ ، ۱۹۲۶ بتفصیل اس کا تجزیہ اور شرح کی ہے - لیکن یہ متن اور تجزیہ دونوں وقت پر نہیں پہنچ سکے کہ اس مقدمے میں ان سے استفادہ کیا جاتا - سریانی اور عربی میں یونانی طب کی نقل و تحویل کے ہر طالب علم کو ان سے رجوع کرنا چاہئے تاکہ اس مرضوع میں راقم‌الحروف کے شذرات کی تصیح ہو جائے - اگر اس متن کا پہلے سے علم ہو جاتا تو میں شاید بعض مترجمین کا ذکر زیادہ شرح و بسط سے بلکہ چند ایک اور کا اضافہ بھی ہو جاتا -

کحالی میں ایک رسالے کا ترجمہ جو حال ھی میں دستیاب ھؤا ماکس میئر ھوف نے کیا ھے (۱۹۲۶) -

تنقید ـــ فہرست (۲۹۳ ببعہ اور بامداد اشاریہ) - Ferdinand Wustenfield : Geschichte arabischen Aerzte und Naturforscher. Gottingen (26—91 ; 1840). L. Leelerc : Histoire de la medicine arabe (Vol. I, 139—152, 1786 لیک لبئر نے جو طویل شذرہ لکھا ھے اس کی تشریح کرتے ھوئے کہتا ھے ,, حنین نویں صدی کی بہت بڑی

شخصیت ھے وہ یوں بھی بڑا ذھین انسان تھا اور ایسا ھی بڑا کردار بھی جس سے ھمیں تاریخ میں واسطہ پڑتا ھے)

H. Suter : Die Mathematikar und Astronomen der Araber (21—23, 1900). H. Hirschberg : Uber das alteste arabische Cehrbuch der Augenheilkunde. (Sitzungsber. d. preuss. Ak. d. Wiss., Berlin, 1903, 1080—1094. نہایت عمدہ ھے- حنین کی اس کتاب کے از أمنہ متوسطہ میں دو ترجمے کئے گئے - دونوں محفوظ ھیں ایک کا اصل متن یعنی عربی کی کحالی کا اولین رسالہ ضائع ھو چکا ھے لیکن نام نہاد Liber de Oenlis Constontic Africoni. Galeni de oculus Liber a Dematric translatus ابن اصیبیعہ نے ضائع شدہ عربی متن کی جو تلخیص طیار کی تھی ھرش بیرگ نے اس کا دونوں لاطینی متنوں سےمقابلہ کر لیا ھے - C. Prufer and M. Meyerhof : Die aristotelische Lehre vom Licht dei Hunain Ibn Ishaq (Der Islam, vol. 2, 117-128, 1911. (جس میں ایک حنینی جرمن متن شامل ھے). Die Lehr von Sehen dei Hunain (Archiv f. Gesch. d. Medizin, vol. 6,21—33, 1933, (متن متعلقہ کے ایک ترجمے کے ساتھ). Gotthelf Bergstrasser : Hunain ibn Ishaq und seine Schule. Sprach-ünd literaturgeschichliche zu den arabischen Hipdokrates-und Galenubersetzungen (Leiden, 1913. E. G. Browne : Arabian Medicine (24—27, Cambridge, 1921). E. Wickersheimer: A Note on the Liber de medicicis.

Attributed to Galen (Annales Medical History, Vol. 4, 323—327, 1922 ; Isis, V, 537 ; VI, 204) Giuseppe Gabrieli : Hunayan ibn Ishaq (Isis, VI, 282—292, 1924 سوانح اور کتابیات مشرق ماخذ پر مبنی هیں) G. Furlani : Bruchstuke einer syrischen Paraphrase der Elemente des Eukleids (Z. fur Semitstik vol. 3, 27—52, 1924 ; Isis VIII, 536). Max Meyerhof : New Light on Hunain und his Period (Isis, VIII, 685—724, 1926 - بڑا اهم مطالعه هے اور اصلاً اس متن پر مبنی جو ۱۹۲۵ میں بیرگ اشٹرٹیر نے تیار کیا اور جس کا اوپر ذکر آ چکا هے -

اسحاق ابن حنین، حنین کے بیٹے ، ثابت ابن قره اور یوسف الخوری کے لئے ملاحظه هوں همارے شذرات فصل چهارم میں اوپر -

حبیش ابن الحسن

عرف الاعسم اس لئے که اس کا ایک هاته مفلوج تها - حنین ابن اسحاق کا بهانجا - اغلب یه هے که موخرالذکر کی طرح اس نے بهی بغداد میں فروغ پایا ، نویں صدی کے دوسرے نصف میں - حنین کا شاگرد اور سریانی اور عربی میں یونانی تصنیفات کے ترجمے میں اس کا شریک طبیب - معلوم هوتا هے اس نے زیادہ‌تر محنت جالینوس کے ترجموں میں کی - حنین کهتا هے اس نے تین جالینوسی تصنیفات کا ترجمه سریانی اور ۳۵ کا عربی میں کیا - اس نے کئی ایک یونانی کتابیں براہ راست بهی عربی میں منتقل کیں اور حنین کے ایک طبی رسالے (مسائل طب) (۲۸) کو تکمیل تک پهنچایا - اس کی شهرت

۲۷ - لیکن یه عربی متن دریافت هو چکا هے - ملاحظه هو میئر هوف کا نسخه جس کا اوپر حواله دیا گیا هے -

۲۸ - Questiones medisae

اپنے ماموں کے سامنے ایک حد تک مانند پڑ گئی چنانچہ کئی ایک ایسے ترجمے جو اس کی قلم سے نکلے تھے حنین ھی سے منسوب ہوتے رہے -

L. Lechere : Medicine arabe (vol. 1, 154—157, 1876). Max. Meyerhof : New Light on Hunain (Isis, VIII, 708, 1926).

عیسی ابن یحیی

عیسی ابن یحیی ابن ابراھیم ۔ حنین کے اولین پیرووں میں سے ایک ۔ اس نے متعدد جالینوسی تصنیفات کا ترجمہ کیا ۔ ایک کا سریانی اور ۲۴ کا عربی میں لیکن یہ عربی ترجمے پیشتر حنین کے سریانی ترجموں پر مبنی تھے ۔ وہ اریباسیوس کے ایک حصے کا مترجم بھی ھے اور اس سے بعض طبی تصنیفات بھی منسوب کی جاتی ھیں -
ماکس میئر ھوف : New Light on Hunain (آئی سس ۸ - ۷۰۹ - ۱۹۲۶)

اسطفن ابن باسیل (۲۹)

حنین ابن اسحق کے ارشد تلامذہ اور شرکا میں سے ایک - حنین کہتا ھے اس نے جالینوس کی تصنیفات کا ترجمہ عربی میں کیا پہلا شخص جس نے ڈیوس کوریڈیس کو عربی میں منتقل کیا ۔ اس کتاب کی تصیح علی ھذا تکمیل اول حنین اور پھر آگے چل کر ابن جلجل ج (قرن دھم کا نصف دھم) نے کی - اری باسیوس (ج ۔ د قرن چہارم کا دوسرا نصف) کا اولین عربی ترجمہ بھی اسطفن ھی سے منسوب ھے ۔
ماکس میئرھوف : New Light on Hunain (آئی سس ۸ : ۷۰۵ - ۱۹۲۶)

موسی ابن خالد

ولادت اور وفات نا معلوم لیکن کہا جاتا ھے وہ بھی حنین کی جاعت مترجمین میں شامل تھا ۔ جالینوس کی ''شانزدہ فصول (۳۰)،، میں سے

۲۹ - Stephanos son of Basilios

۳۰ - جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا اشدہ یحیی الخوری پر قرن ھفتم کے نصف اول مـ ـیں مصنف

بعض کا عربی میں مترجم جن کی بنا حنین کے سریانی ترجموں پر رکھی گئی ۔

ماکس میئر ہوف : New Light on Hunain (آئی سس ۸ : ۵۰۷-۱۹۲۶)

آصف ھا — یہودی (۳۱)

قرن نہم یا دھم میں فروغ پایا ؟ ایک طبی کتاب کا نا معلوم مصنف جو غالباً اپنی قسم کی قدیم ترین عبرانی تصنیف ہے اور جس میں فارسی مہینوں ، عضویات، جنسیات حیات انسانی کے اربعہ ادوار ، امراضیات ، حفظانیات ، طبی عقاقیر ، تقویم طب ، تریاقات ، بولیات ، جوامع الکلم اور بقراط کے رسالہ ' قسم ' سے بحث کی گئی ہے ۔ غالباً کسی سریانی (یا عربی) تصنیف کا ترجمہ ۔

Richard Gottheil کا مقالہ : دائرۃالمعارف یہود میں (ج ۳ — ص ۱۶۲ — ۱۹۰۲ ، معہ کتابیات) Ludwig Venetianer کی آصف یہودی — عبرانی زبان کے قدیم ترین طبی مخطوطات (.Progr ۱۴۰ ص — بوڈاپسٹ ۱۹۱۶ — ۱۹۱۵ — مصنف مذکور کے نزدیک اس کا زمانہ قرن ہفتم ہے ملاحظہ ہو Deutsche Literaturzeitung ص ۲۰ — ۸۳۸ — ۱۹۱۷)

قبطی طب

۱۸۹۲ میں یو ۔ بوریان (۳۲) کو طب کا ایک قبطی قرطاس مشائخ میں دستیاب ہوا جس کا زمانہ غالباً نویں یا دسویں صدی ہے اور متن بھی شاید اس سے زیادہ متقدم نہیں ، بلکہ اسلامی فتح سے صریحاً متاخر ۔ لہذا یہ قرطاس مصری ۔ عربی اور یونانی اثرات کا ایک عجیب و غریب ملغدبہ ہے ۔ گو اس پر یونانی اثرات غالب ہیں ۔ اس رسالے کی حثیت نظری نہیں ہے ۔ برعکس اس کے یہ ۲۳۷ نسخوں کا ایک بے ترتیب سا مجموعہ جسے اہمیت دی جاتی ہے تو محض اس لئے کہ طب کے قبطی متن شاذ ہیں ۔

---

۳۱ - Asaph ha Yehudi (Asaph Judaens) دوسرے نام آصف بن برخیاہ، آصف قطن (چھوٹا) آصف ۔ ھا ۔ روفے (طبیب) آصف ھا ۔ حکم (دانا) آصف بن برخیاہ ۔ ھا یار ھونی (فلکی) — مصنف

۳۲ - U. Bouriant

مسبوط نسخہ از Emile Classinat یعنی Un papyrus medical copte (مقالات فرانسیس ادارہ اثریات قاہرہ — ج ۳۲ - ۱۲ ۴ ص - ۲۰ تختیاں نقل کا لاصل - صفحہ بڑی مقطیع - قاہرہ - ۱۹۰۱ - معہ ترجمہ وشرح و اشاریات فرانسیسی زبان میں - آئی س ۶ : ۱۴۵ — ۷ : ۱۸۳) -

۸ — لاطینی ، انگریزی ، باز نطینی ، سریانی ، اسلامی ، اور جاپانی تاریخ نگاری -

اناس ٹاسیس

اناس ٹاسیس ناظم کتبخانہ (۱) ارسینئیس اسقف اعظم اور ٹا (۲) کا بھتیجا یا بیٹا - ۸۴۷ میں بحیثیت فیس اعظم سینت مارکلس (۳) میں اس کی رسم تقرری ادا کی گئی مگر اس کے باوجود ۸۵۰ میں کلیسا سے خارج کر دیا گیا - بینے ڈکٹ سوم کا حریف پوپ اور آگے چل کر ویٹے کن کا کتاب دار - متوفی ۸۹۷ - یونانی کا لاطینی میں ایطالوی مترجم- ۷۰ - ۸۶۹ میں وہ مجلس ہشتم (۵) منعقدہ قسطنطنیہ میں شریک تھا جس کی کاروائیوں کا ترجمہ اس نے لاطینی میں کیا - اس کا بارنطینی وقائع تاریخ سہ گانہ کا ترجمہ بڑا مقبول ہوا۔ یہ بلاشبہ ایک اہم رشتہ تھا روما اور قسطنطنیہ کے درمیان۔ ۱۰۰۱ کے لگ بھگ جب لانڈ ولفس اپنی تاریخ (۷) کی تالیف میں مصروف تھا تو اس نے ''تاریخ سہ گانہ'' کو بھی لفظ بلفظ اس میں شامل کر لیا - اناس ٹاسیئس کے باقی تراجم اولیاء اور مقدسین کی سوانح حیات سے متعلق ہیں -

متن — Historia Tripartita کے نسخوں کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ تھیوفانیس کن فیسر پر (قرن نہم کا نصف اول - دوسری تصنیفات کے نسخوں کے لئے مانیٹیس -

تنقید — ایم مانیٹس : Lateinische Literatur des Mittelalters

---

۱ - Anastasius the Librarian

۲ - Arsenius اور Orta

۳ - St. Marcellus

۴ - Vatican

۵ - یعنی وہ مجلس جس میں فوٹیوس کو معزول کیا گیا — مصنف

۶ - Historia tripartita

۷ - Landolfus کی Historia miscella

(ج ۱ - ۶۸۹ - ۶۷۸ - ۲۹۱۱ - ج ۲ - ۸۱۳) - Ernst Perels کی Anas tasius Bibliothecarius Papst Nikolaus I and برلین ۱۹۳۰) -
انگریزی - بازنطینی اور سریانی تاریخ نگاری کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات ایلفریڈ اعظم ' فوٹیسوس اور موسی بر کیفا پر فصل سوم میں۔

اسلامی تاریخ نگاری

ابوحنیفہ ، احمد بن داؤد الدینوری ــ زمانہ ولادت غالباً ۸۱۵ اور ۸۲۵ کے بین بین ہے دینور واقعہ عراق عجم میں پیدا ہوا۔ اصفہان اور دینور میں فروغ پایا۔ متوفی ۸۹۵۔ ایرانی مورخ لغت نگار ' نباتی اور هیئت دان جس نے عربی میں قلم اٹھایا - ۵۰ - ۸۴۹ میں اس نے اصفہان میں بعض فلکی مشاهدات کئے۔ کہا جاتا ہے اس کی کچھ تصنیفات ریاضی اور ہیئت میں بھی هیں۔ لیکن اس کی کتاب الاخبار الطویل (ایک عالمگیر تاریخ ایرانی نقطه نظر سے اور بالخصوص کتاب النبات بالخوص اهم هیں۔ موخرالذکر کاحقیقی موضوع ہےلسانیات' لیکن نباتیات کامورخ بھی اسے غیر معمولی قدرومنزلت کی نظر سے دیکھے گا۔ اس کا مقدمہ جس کا موضوع ہے نباتی اور زرعی تعمیات خاص طور پر عمدہ اور قابل ذکر ہے۔

متن اور ترجمے ــ کتاب الاخبار الطویل شائع ہو چکی ہے از W. Guirgass (لائیڈن' ۱۸۸۸) دیباچہ اور اشاریہ وغیرہ I. Kratchkevshy نے شائع کئے (لائیڈن ' ۱۹۱۳) - کتاب النباتات ناپید ہے لیکن اس کے متعدد اقتباسات (۳۰۰ سے ۴۰۰ تک نباتات کی کیفیت پر مشتمل) متاخرین بالخصوص ابن سیدا اور ابن البیطار کی تصنیفات میں ملینگے - ان اجزا کا ' ایک علمی نسخہ ضرور مرتب ہو جانا چاہئے ' انگریزی ترجمے کے ساتھ -

تنقید ــ ارنسٹ میئر : تاریخ نباتیات (ج ۳ - ۱۶۷ - ۱۶۳ - ۱۸۵۶) ایل لیک لبر : تاریخ طب عربی (ج ۱ - ۳۰۰ - ۳۹۸ - ۱۸۷۶ - ابوحنیفه الدینوری) - سی - برکل مان - ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۲۳ - ۱۸۹۸) - ایچ - زوٹر : عرب ریاضئن اور فلکی (۳۱ - ۱۹۰۰) - اضافه (۱۶۳ - ۱۹۰۳۰) - Brumo Silherkery کی Das Planzenbuch des Abu Hanifa تاریخ نباتیات عرب میں ایک مقالد (مجلہ اشوریات ' ج ۴۴ - ۳۶۵ - ۴۴۵ -

۱۹۱۰ - ج ۳۵ - ۸۸ - ۳۹ - ۱۹۱۱ - اہم ہے - زلبربیرگ نے ظاہرا کتاب النباتات کے جملہ اجزا فراہم کرلئے ہیں کئی ایک ایسے متون جوان سے متعلق ہیں - اس نے کتاب النباتات کا تجزیہ کیا ہے بشمول ابوحنیفہ کی مختلف کے - ان میں قدیم اسلامی نباتات کے متعلق بہت کافی معلومات ملینگی - اس تصنیف کا حصہ اول Breslau Diss کے طور پر بھی شائع ہو چکا ہے) - سی - بروکل مان دائرۃ المعارف اسلام میں (۱ - ۹۷۷ - ۱۹۱۳) -

ابن قتیبہ

ابو محمد عبداللہ ابن مسلم ابن قتیبہ الدینوری - بغداد میں ولادت پائی - ۳۹ - ۸۲۸ میں ایک عجمی نژاد خاندان کے یہاں - اول دینور اور پھر بغداد میں فروغ حاصل کیا جہاں ۸۸۹ کے لگ بھگ اس کا انتقال ہو گیا - مسلمان لسانیات دان ' مورخ اور ادیب قواعد کے مذہب بغداد (۸) کا اولین نمائندہ - عیون الاخبار ابن قتیبہ کی سب سے اہم تصنیف ہے اور باقی سب اس کے ضمیمے - کتاب المعارف میں دنیا بھر کی تاریخ بیان کی گئی ہے - ابتدائے افرینش سے (۹) آغاز کرتے ہوئے یہاں - کتاب الشعروالشعرا علی ھذا کتاب ادب الکاتب کا ذکر کر دینا بھی ضروری ہے جو علم ھجا - اسلوب اور انتخاب الفاظ وغیرہ ایسے مضامین کی بحث میں تصنیف ہوئیں - ابن قتیبہ نے دو رسالے نجوم میں بھی تصنیف کئے -

متن — عیون الاخبار سی بروکلمن نے ترتیب دی (لائیڈن ' ۱۸۹۸) - کتاب المعارف کوایف - وبوس ٹن فلڈ (گوئے ٹنگن ، ۱۸۵۰ ناکافی ہے) اور کتاب الشاعر و الشعرا کو ایم جے - M. J. Doegje نے (لائیڈن - ۱۹۰۳ - دیباچے کا جرمن ترجمہ از تھیروڈور نوئل ڈیکے عالم مذکور کے مقالے میں ۵۱ - ۱ ھا نوور ۱۸۶۴ میں) - ادب الکاتب از Max Grunert (لائیڈن ' ۱۹۰۰) نیز W. O. Sproull بہ عنوان An Extract of Ibn Kutaiba's Adabtal-katib or the Weiter's Guide, with Translation and Notes (Diss., 42 p., Leipzig, 1877).

---

۸ - جس نے مذاہب کوفہ و بصرہ کی جگہ لی — مصنف

۹ - ابتدا انجیل کے لفظی ترجموں سے ہوتی ہے - پوری کتاب کے تجزیے کے لئے ملاحظہ ہو ای - جی - براؤن ! تاریخ ادبیات ایران (ج ۱ : ۳۸۷ - ۱۹۰۸) — مصنف

تنقید ــ ایف - ویوسٹن فیلڈ : عرب تاریخ نگار (۴۴ - گوئے ٹنگن ، ۱۸۸
سی - بروکل من : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۲۳ - ۱۲۰ - ۱۸۹۸) ایچ - زوٹر
عرب ریاضئین اور فلکی (۳۱ - ۱۹۰۰) : آئیل ہارڈ ویڈے مان :
Naturwissenschaptliches als Ibn Qutaiba (مقالہ ۴۳ - ۱۲۰ - ۱۹۱ -
روئیداد ، ارلانگن' ج ۴۷ - ۱۹۱۵ - عیون الاخبار کے جرمن اقتباسات تاریخ
فطرت کی بحث میں - عام معلومات کے نقطہ نظر سے دلچسپ) -

ابن عبدالحکم

ابوالقاسم عبدالرحمن ابن عبداللہ ابن عبدالحکم - مصر میں ولادت پائی ایک مصری خاندان کے یہاں - (۱۰) انتقال کننفتی فسطاط میں ہوا ۸۷۰/۱ میں - مصری مورخ اس کی کتاب فتوح مصروالمغرب جس میں مصر ، شمالی افریقہ اور اسپین کی فتح کا حال بیان کیا گیا ہے پہلی تصنیف ہے جو کسی مسلمان کے قلم سے مصر پر شائع ہوئی - ابن عبدالحکم کا انداز تنقیدی ہے اور یہ تاریخ بجائے خود بہترین روایات پر مبنی ہے - بعد کے مورخین نے اس سے خوب استفادہ کیا -

متن ــ پہلا مکمل نسخہ فتوح مصر کا از Yale Charles C. Torney
سلسلۂ شرق - ۴۳۴ ص - نیو ہیون - ۱۹۴۴ - آی سس ٥ : ۴۹۴) -

جزوی نسخے ــ Traditions anciennes relatives a l'esbablishment des Musulmans dans l'afrique septentrionale in Ibn Khaldoum اور Historire de Berberes دے سلین (مجلد اول) علیٰ ھذا Ibn Abdolhakaim مرتبہ Joes. Karle de historia aegypti antiqua گوئے ٹنگن ، ۱۸۵٦) اور Ibn Abd el Hakem's History of the Conquest of Spain مرتبہ John Harris Jones (گوئے ٹنگن ، ۱۸۵۸ - عربی اور انگریزی) -

تنقید ــ ابن خلکان (دے سلین) (ج ۴ - ۱۲ - ۵۹۸ - ۱۸۴۳ - ایف - ویوسٹن فیلڈ : عرب تاریخ نگار (۱ - گوئے ٹنگن ، ۱۸۸۱) سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۴۸ - ج ۴ - ۹۹۴ - ۱۸۹۸) -

یعقوبی کے لئے ملاحظہ ہو اوپر فصل ششم -

۱۰ - ابن عبدالحکم کا باپ مالکی المذہب مصریوں کا پیشوا تھا ــ مصنف

بلاذری

ابوالعباس احمد ابن یحیٰی جابر البلاذری (۱۱) - عجمی النسل لیکن بہت کچھ عربیت اختیار کر چکا تھا - متوکل، مستعین اور معتز کے دربار میں فروغ پایا - متوفی ۹۳ - ۸۹۲ مسلمان مورخ اپنے زمانے کے اکابر مورخین میں سے ایک - بلاذری نے دو زبردست کتابیں تصنیف کیں (گو دوسری نا تمام رہی): (۱) فتوح البلدان جو پیغبر اسلام صلعم اور شروع شروع کے خلفاء کی فتوحات پر مشتمل ہے اور ان روایات پر مبنی جن کو مصنف نے خود کئی ایک ممالک سے جمع کیا - (۲) انساب الاشراف یعنی پیغمبر اسلام صلعم اور اهل بیت کے نسب ناموں کا ایک مجموعہ- مشہور ہے کہ بلاذری نے بعض فارسی کتابوں کا ترجمہ عربی میں کیا -

متن — فتوح البلدان کی ترتیب M. J. De Goeje نے کی بعنوان Liber expugnation is regionum (لائیڈن، ۱۸۷۰) - انساب کی فصل یازدھم W. Alhwardt نے ترتیب دی nAonyme arabische chronik, Bd. XI vermuthlich des Buch der Verwandte haft der Adligen Griefswald ۱۸۸۳) - سی - ایچ بیکر اور دوسرے مصنفین اس کتاب کے ایک مکمل نسخہ طیار کر رہے ھیں -

The Origins of the Islamic State یعنی فتوح البلدان کا انگریزی ترجمہ معہ حواشی از Philip khuri Hitti اور Francis C. Murgotten (۳ ج میں نیویارک، ۱۹۳۴ - ۱۹۱۶ - آی سس، ۷: ۵۳۵) -

تنقید — ایف - ویوسٹن فیلڈ: عرب تاریخ نگار (ص ۳۵ - گوئے ٹنگن، ۱۸۸۱) - کارل بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۴۱ - ۱۸۹۸) - سی - ایچ بیکر: دائرۃ المعارف اسلام (ج ۱ - ۶ - ۱۹۱۱) -

جاپانی تاریخ نگاری

"شش تواریخ ملی" (ریکو - کوکوشی یعنی جاپانی تذکرے جن کی بنا چینی نمونوں پر رکھی گئی) میں سے آخری تین کی اشاعت اس

---

۱۱ - روایت ہے کہ مورخ مذکور کی موت اس بوٹی کی خوراک میں زیادتی کی وجہ سے ھوئی جس کا عربی نام ہے بلاذر (بلادر - بھلاواں مترجم) یعنی اناکارڈیم Anacardium کا رس - لہذا اسے بلاذر سے نسبت دی گئی — مصنف

عہد میں ہوئی - بہ ترتیب ذیل :-

شوکو - نہون - کوکی ' جس میں ۸۳۴ سے ۸۵۰ تک کے عہد کا ذکر ہے - ۲۰ جلدیں مرتبہ فیوجی وارا ایوشی فوسا سنہ ۸۶۹ء -

مون توکو - جت سوروکو ' یعنی عہد ۸۵۱ تا ۸۵۸ سے متعلق - ۱۰ جلدیں مرتبہ فیوجی وارا موتوت سونے سنہ ۸۷۹ -

سندے- چت سوروکو متعلق بہ عہد ۱۱- ۸۵۱ تا ۸۸۸ - ۵۰ جلدیں مرتبہ فیوجی وارا ' توئی ھیرا سنہ ۹۰۱ (ٹھیک ٹھیک دیکھا جائے تو اس آخری تاریخ کا زمانہ عہد زیر نظر کی بجائے بعد کا عہد ہے) -

ای - پاپی نوٹ - قاموس تاریخ (۵۱۳ - ۱۹۰۹)-

۹ - باز نطینی اور جاپانی قانون

باز نطینی قانون

لیون اسوروی (ج- قرن ہشتم کا نصف اول کے خلاصۂ قانون کی تنسیخ باسل مقدونوی (شہنشاہ مشرق از ۸۶۷ تا ۸۸۶) نے کی - چنانچہ باسل اور اس کے بیٹے لیون فلسفی (۱) (شہنشاہ از ۸۸۶ تا ۹۱۱) کے ما تحت جسطینطینی قانون کا ایک نیا ترجمہ شروع ہوا تصحیحات اور اضافوں کے ساتھ - یہ مجموعہ نہایت ضخیم تھا اور ۶۰ فصلوں پر مشتمل (باسل کے زمانے میں صرف ۴۰) جس کے لئے اگرچہ ''تنقیح قوانین قدیمہ (۲) کا نام تجویز کیا گیا لیکن جو بیشتر ''باسلکا'' (۳) کے نام سے مشہور ہے دوسرا نام ھکسی کونٹا ببلیون) باسلکا میں وقتاً فوقتاً کچھ ابزادات (معہ حواشی) بھی ہوتے رہے باہں ہمہ وہ باز نطینی سلطنت کے اختتام یعنی ۱۴۵۳ تک اس کا سرکاری دستور متصور ہوتا رہا - ۸۷۹ میں باسل نے جسطینطینی قانون کا ایک مختصر سا خلاصہ پروکسائیرون (۵) کے عنوان سے شائع کیا وہ ایک اور

---

۱ - Leon the Philosopher

۲ - Revision of the Ancient Laws

۳ - Basilica (تا باسیلیکا یعنی نومنیا)-

رسالے ڈیپانا گوگی تو نومو (٦) کا مسودہ بھی طیار کر چکا تھا ۔

متن ــ Basilica کا اولین نسخہ از Annibal Fabort Charles (۷ ج میں - بڑی تقطیع - یونانی اور لاطینی ، پیرس ، ۱٦٣۷) - جدید نسخہ Heimbach Wilhelm Ernest (٦ ج میں - لاطینی ترجمے کے ساتھ - لانپ تسگ ، ۱۸۷۰ - ۱۸۳۳ - اسامی تصنیف ہے - چھٹی جلد میں ۵۳۳ سے لے کر ۸٦۷ تک باز نطینی قانون کی تاریخ کے لئے معلومات جمع کر دی گئی ھیں) - ضمنی مجلد شائع کردہ ferrini و Mercati ۱۸۹۷ میں -

پرو کسائمیروس کا نسخہ مرتبہ K. E. Zachariae Von Ligenthal (ھائیڈل برگ ، ۱۸۳۷) - ہپاناگوگی مرتبہ مرتب مذکور (لائپ تسگ ، ۱۸۵۳) - نام نہاد Book of the Prefeet جوابن فلسفی سے منسوب ہے مگر یقیناً غیر معتبر بایں ہمہ اس وقت کے باز نطینی تمدن کے مطالعہ کا ایک بیش قیمت ماخذ جس میں پیشہ ور برادریوں ، صنعت و حرفت اور مزدوروں کے حالات پر بالخصوص توجہ کی گئی ھے - کتاب مذکور کا اکتشاف ایک جنیوی مخطوطہ میں ہوا Jules Nicole کے ھاتھوں ۱۸۹۳ میں جسے اگلے سال اس نے شائع بھی کر دیا بہ عنوان La Livre du prefet on l'edit de l'empereur Leon le Sage sur le corporations de constantinople. (Memoires de l'institut national gevevois, t. 18, Genevois, 1893). فرانسیسی ترجمہ مصنف مذکور کے قلم سے (۸۳ ص - جنیوا ، ۱۸۹۴) -

تنقید ــ کے - کرم باخر : بازنطینی ادب (٦۰٦ ، ٦۰۹ - ۱۸۹۷) - Albert Fogt: Basile I et la civilisation byzantine a la fin IX siecle (پیرس ، ۱۹۰۸ - P. de Francisci باسلکا کے ایک جدید نسخے کے متعلق (برکسلز میں بین الاقوامی موتمر تاریخ، ۱۹۲۳ جس میں بتایا گیا ہے - کہ Heimbach کا نسخہ ناکافی ہے - نئے نسخے کی ضرورت ہے) - Christo Macri کی L'organisation del'economic urbanic dens Byrance sono la dynestie de Macedoine (۱٦۰ ص - پیرس ، ۱۹۲۵ - آی سس ۸ : ۵۸۷) -

جاپانی قانون

قرن ہشتم کے نصف اول میں جاپانی قانون پر ایک شذرہ سپرد قلم کرتے ہوئے ہم نے نام نہاد ''تین عظیم مجموعہ ھائے قوانین'' (من -

دے - کیا کو شیکی) کی طرف بھی اشارہ کر دیا تھا -

کونین - کیاکو شیکی (۷) کا اجرا ۸۱۱ میں ہوا یعنی سنہ کونین کے دوسرے سال جس میں وہ سب ضابطے جمع ہیں جو مجموعہ دیہو کے نفاذ کے بعد وضع کئے گئے (۳۰ ج بی شیکی - اور ۱۰ مجلدات کیاکو کے لئے)-

جوگ ون - کیا کو - شیکی(۸) کی اشاعت ۸۶۸ میں ہوئی جوگ ون کے دسویں برس (شیکی کی ۲۰ اور کیا کوکی ۱۲ ج بی)

انگی - کیاکو - شیکی (۹) - ۹۰۶ میں شائع ہوا (۱۰) انگی کے ساتویں برس (شیکی کو ۵۰ اور کیاکوکی ۲۱ ج بی) -

ان مجموعوں کا تقابلی مطالعہ خالی از دلچسپی نہیں ہوگا کیونکہ ان سے پتہ چلتا ہے کہ اہل جاپان نے شروع میں تو رفتہ رفتہ کس طرح چینی قانون کا اکتساب کیا اور پھر بتدریج اس سے آزاد ہوتے گئے -

۱۰ - لاطینی، انگریزی، باز نطینی، اسلامی ' سریانی اور عربی- لسانیات

لاطینی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ریمی دے اوزیئر پر فصل سوم میں -

انگریزی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ایلفریڈاعظم پر فصل مذکورہ بالا میں -

باز نطینی لسانیات

اریتھاس

ارے تھاس (۱) پاٹرے (۲) میں ولادت پائی - ۸۶۰ کے لگ بھگ - قیصاریہ واقعہ کپاڈوشیا کا اسقف اعظم - کم از کم۹۰۷ سے ۹۳۲ تک

Konin - Kyaku - Shiki - ۷

Jogwan - Kyaku - Shiki - ۸

Engi - Kyaku - Shiki - ۹

۱۰ - لیکن اس سے قرن دہم کی ابتدا ہو جاتی ہے — مصنف

Arethas - ۱

Patrae - ۲

زندہ تھا ۔ کلاسیکی ادبیات کا بازنطینی طالب علم ۔ کلاسیکی تصنیفات کا جامع اور شارح ۔ ۸۸۸ میں اس کے لئے اقلیدس کے ایک نسخے کی نقل طیار کی گئی ' ۸۹۵ میں افلاطون ۹۱۴ میں یوسیبیوس کی ۔ اس کا ترتیب دیا ہوا اقلیدس کا نسخہ آکسفرڈ میں محفوظ ہے ۔ افلاطون کا (جو ۱۸۰۱ میں ای ۔ ڈی کلارک (۳) کو پٹ موس (۴) میں دستیاب ہوا کیمبرج (۵) میں اس نسخے کی ایک نقل کا لاصل ۱۸۹۸ میں شائع ہوئی ۔

K. Krumbacher : Byzantin ische Litteratur — تنقید (2. aufl. 524, 1897). Petrus Becker : De Photio et Aretha Scriptoritum (Diss., 91 P. Bonn, 1909). Sandys : History of Classical Scholarship (Vol. I, 403, 1921).

فوٹیوس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل سوم میں ۔

سلافی لسانیات کے نئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ کائرل ولی پر فصل دوم میں ۔

سریانی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ حنین ابن اسحاق پر فصل ہفتم میں ۔

عربی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات حنین ابن اسحاق پر فصل ہفتم ' دینوری اور ابن قتیبہ پر فصل ہشتم میں ۔

---

۳ - Clarke, E. D.

۴ - Petrmos

۵ - Codex Bodleianus Clarkiannus 39

اکتیسواں باب

عصرالمسعودی

(قرن دہم کا نصف اول)

۱۔علم وحکمت کی مختصر کیفیت قرن دہم کے نصف اول میں ۲ ۔ دینی پس منظر ۳ ۔ اسرائیل اور اسلام کا ثقافتی پس منظر ۴ ۔ اسلامی بازنطینی اور چینی ریاضیات و فلکیات ۵ ۔ بازنطینی اسلامی اور چینی طبیعیات کیمیاگری اور صناعیات ۶ ۔ انگریزی اور اسلامی نباتات ۷۔ اسلامی اور جاپانی جغرافیہ ۸ ۔ انگریزی بازنطینی اور عربی طب ۹ ۔ لاطینی عربی اور چینی تاریخ نگاری ۱۰ ۔ لاطینی جاہلی اور جاپانی قانون اسلامی عمرانیات ۱۱ ۔ عبرانی اور عربی لسانیات

۱۔علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن دہم کے نصف اول میں

۱۔اسلامی ثقافت کا غیرمعمولی تفوق دسویں صدی میں بھی برابر محسوس ہوتا رہا بلکہ حقیقت یہ ہے کہ اب یہ احساس اور بھی شدید ہو گیا تھا اس لئے نہیں کہ اس عہد کے سربرآوردہ ۔ ئنس دان سب کے سب مسلمان تھے بلکہ اس لیے بھی کہ ثقافتی اثرات میں ہمیشہ بیش از بیش اضافہ ہوتا رہا ہے۔ قرن دہم کے آغاز یا وسط میں بہر کیف علوم اسلامیہ کی فضیلت اس حد تک مسلم ہوچکی تھی کہ اس سے مغرب کو بھی انکار نہیں تھا۔ لہذا ان دنوں عربی زبان میں جو کتاب بھی شائع ہوتی اس وقار سے بہرہ اندوز ہوتی جو باقی سب عربی تصنیفات کو حاصل تھا۔ اس میں کوئی شک نہیں کہ اہل علم نے بعض دوسری زبانوں میں بھی قلم اٹھایا۔ مثلاً لاطینی یونانی اور عبرانی میں لیکن ان میں کوئی ایسی بات نہیں تھی جسے نیا کہا جاتا ۔ پھر چونکہ علم و حکمت کے میدان میں بھی زندگی کے دوسرے مظاہر کی طرح جب انسان کا قدم آگے بڑھنے سے رک جائے تو وہیں قائم نہیں رہتا بلکہ اور پیچھے ہٹنے لگ جاتا ہے لہذا اس عہد میں ہر نئے اکتشاف اور ہر فکر کی ترجمانی عربی ہی میں ہوتی۔

یوں عجیب بات ہے کہ جس زبان میں قرآن نازل ہوا تھا عامی ترقیات کا بین الاقوامی ذریعہ بن گئی (۱)۔

تلفظ کی آخری شکل قرن دہم کے نصف اول میں متعین ہوئی بن آشر طبریاسی کے ہاتھوں۔ اسی زمانے میں یہ خدمت بن نفتلی نے بھی سرانجام دی، لیکن نسبتاً بہت تھوڑی کامیابی سے۔ لہذا عبرانی اناجیل کے مطبوعہ نسخوں میں بن آشر ہی کا متن پیش کیا جاتا ہے۔

۹۲۷ کے قریب بینے ڈکٹی جمعیت کی تکمیل نام نہاد اصلاح کلنی کے ذریعے نہایت کامیابی سے ہوئی۔ اب تک بینے ڈکٹی عملاً ایک دوسرے سے آزاد تھے اور گو یہ امر فائدے سے خالی نہیں تھا لیکن اس کی خرابیاں بھی کچھ کم نہیں تھیں۔ مثلاً یہ کہ ایسی حالت میں جب کوئی روحانی یا مادی خطرہ درپیش ہو ہر دیر کا سہارا صرف اس کے اپنے وسائل تک محدود تھا۔ لہذا نارمن حملوں سے خوف و ہراس کی جو کیفیت طاری ہوگئی تھی اس سے ان جمعیتوں کے ازسر نو اتحاد اور نظم و نسق میں خوب خوب مدد ملی۔ یوں کلنی کا دیر مغرب کی عیسائی دنیا میں مذہبی زندگی کا سب سے اہم مرکز بن گیا۔ چنانچہ یہ کہنا بے جا نہ ہوگا کہ قرن دہم کے وسط سے قرن دوازدہم کے وسط تک کلنی ہی یورپ میں تہذیب و تمدن کا سب سے بڑا سہارا تھا۔ اس کی عظمت کا سہرا رئیس دیر اوڈو کے سر ہے جس نے ۹۲۷ سے ۹۴۳ تک اس سلسلے کی پیشوائی کی۔

الہیات اسلامیہ کو بھی اس زمانے میں نئے سرے سے منظم کیا گیا ایرانی مورخ طبری نے قرآن مجید کی ایک مبسوط تفسیر لکھی اور کوشش کی کہ الہیات کا ایک نیا مذہب قائم کرے۔ اشعری اس زمانے کا سب بڑا الہیات دان ہے۔ امام موصوف سے ان آزادی پسند رجحانات کے خلاف جو اسلام کے لیے تفرقہ و انتشار کا باعث ہورہے تھے ایک زبردست رد عمل کی ابتداء ہوئی۔ وہ سنی عقائد کے طرف دار تھے اور ہم کہ سکتے ہیں کہ اسلامی علم کلام کی تاسیس انہیں نے کی (۲)

۳۔اسرائیل اور اسلام کا ثقافتی پس منظر۔اس زمانے میں تہذیب و تمدن کی زمام چونکہ یہود اور مسلمانوں کے ہاتھ میں تھی اس لیے ضروری ہے کہ ہم ان کے فلسفیانہ خیالات سے بے خبر نہ رہیں۔ ہم نے

۱۔سمجھ میں نہیں آتا اس میں تعجب کی کونسی بات ہے۔

اس باب کی ابتداً میں یہود کا ذکر نہیں کیا تھا اس لیے کہ وہ بڑی حد تک مسلمانوں ہی کے حلقہ اثر میں آجاتے ہیں (۳)۔ یوں بھی جملہ یہودی فلاسفہ کو عربی زبان پر عبور حاصل تھا اور ان میں اکثر عبرانی کی بجائے اسی زبان میں قلم اٹھاتے۔

عالم اسلام کی طرح اسرائیل میں بھی ایک آزاد خیال تحریک قرائیت نے خاصی قوت حاصل کر رکھی تھی۔ داؤد بن مروان ترقیسانی تھا اور قرئی بھی۔ اول الذکر کو یہودی فلسفہ کا آدم کہا جاتا ہے۔ جو صحیح ہو یا غلط اتنا بہرکیف تسلیم کرنا پڑیگا کہ یہ اسی کی تصنیفات ہیں جن کے ذریعے معتزلی بحثیں اسرائیل تک پہنچیں۔ موخرالذکر کا وجود بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ اس کو اصرار تھا کہ مذہبی امور میں علمی منہاجات سے کام لینا چاہیے۔

راسخ العقیدہ یہودیت کی نمایندگی دو عظیم ہستیوں نے کی: اسحق اسرائیلی نے جسے فلسفیانہ مسائل سے بڑا شغف تھا لیکن جس کو شہرت ہوئی تو ایک طبیب کی حیثیت سے اور سادیہ بن یوسف (سادیہ گؤن) نے جو فی الواقعہ فلسفی تھا اور اس امر کا خواہشمند کہ عقلیت اور یہودیت کو ایک دوسرے سے تطبیق دے۔

پھر یہ آٹھواں اموی خلیفہ عبدالرحمان ثالث ہے جس نے اسپین میں اسلامی ثقافت کی پرورش کی۔ اس کے عہد حکومت میں قرطبہ کا شمار عظیم ترین مراکز تمدن میں ہونے لگا۔ یہ صحیح ہے کہ علمی جدوجہد کی تخلیق دفعتاً نہیں ہو جاتی لیکن آیندہ ابواب سے معلوم ہو جائیگا۔ کہ اس ہسپانوی۔ اسلامی تمدن کے ثمرات کس قدر وسیع تھے (۴) گو جب تک اس کا آغاز نہیں ہو گیا تھا علوم اسلامیہ کا ارتقا قریباً قریباً مشرق ہی میں محدود تھا۔

فارابی اس عہد کا سب سے بڑا فلسفی ہے۔ وہ بھی اس عظیم الشان فریضے کو سر انجام دیتا رہا جس کا بیڑا تقریباً ایک صدی پہلے کندی نے اٹھایا تھا یعنی فلسفہ یونان اور یونانی علم و حکمت کا اکتساب

۲۔لیکن یہ خیال صحیح نہیں ملاحظہ ہو مقدمہ۔مترجم

۳۔لہذا ثابت ہوا کہ تہذیب و تمدن کی زمام صرف مسلمانوں کے ہاتھوں میں تھی۔مترجم

۴۔ اور جس میں ہسپانوی کا اشارہ صرف سرزمین ہسپانیہ کی طرف ہے۔مترجم۔

علی ھذا اس کی تطبیق اسلامی عقائد سے (۵) - پھر مسعودی ہے - ایک عظیم جغرافیہ دان جو فلسفی بھی تھا اور جامعی بھی - اسلام کا پلائنی !

یونانی فلسفہ کی نقل و تحویل کا سلسلہ کئی ایک ذریعوں سے تکمیل کو پہنچا - مثلاً مسیحی مترجمین کے ہاتھوں جن میں ابن یونس اور یحیی بن عدی بالخصوص قابل ذکر ہیں -

اسلامی ، بازنطینی اور چینی ریاضیات و فلکیات - اس عہد کی تصنیفات قریباً قریباً سب عربی میں ہیں - لہذا بہتر ہوگا اول انہیں پر نظر ڈالی جائے - اس زمانے کا ریاضیاتی حاصل گو عہد ماسبق کی نسبت فراوانی میں کم ہے اور بہ حیثیت مجموعی آب و تاب میں بھی پیچھے ، لیکن یہ پہلا موقعہ تھا جب اس میں صرف مسلمانوں نے حصہ لیا اور جن میں کم از کم دو ریاضی دان بالخصوص نمایاں اور ممتاز نظر آتے ہیں - ابوکامل اور ابراھیم ابن سنان - ابن الادمی اور ابن اماجور نے زیج طیار کئے - موخرالذکر کا شمار اسلامی دنیا کے بہترین رصدکاروں میں ہوتا ہے - ۸۸۵ اور ۹۳۳ کے درمیان اس نے اپنے بیٹے علی اور غلام مفلح کی مدد سے متعدد مشاہدے کئے - ابوکامل نے خوارزمی کے جبرو مقابلہ کی تکمیل کی اور پنج اضلاع اور دس اضلاع کا خاص طور سے مطالعہ کیا - علی ھذا جذور کی جمع و تفریق کا - وہ اس بات پر قادر تھا کہ ایک دو درجی مساوات کے دونوں (حقیقی) جذور متعین اور طیار کر سکے ابوعثمان نے اقلیدس کی دسویں فصل کا ترجمہ کیا پاپوس کی شرح کے ساتھ - بلخی اور سنان ابن ثابت طبیب نے بھی ریاضی اور ھیئت علی ھذا بعض نجومی مباحث پر قلم اٹھایا - ھمدانی نے یمن کے لئے زیج طیار کئے - اثریات عرب میں اس نے جو زبردست کتاب تصنیف کی ہے اس سے بخوبی معلوم ہو جاتا ہے کہ قدیم عربوں کے خیالات علم و حکمت کے متعلق کیا تھے - ابراھیم ابن سنان کی اصل حیثیت ایک ھندسی کی ہے - اس نے

۵- یہ خیال بھی صحیح نہیں کہ فلاسفہ اسلام کے سامنے سب سے بڑا مسئلہ یہ تھا کہ اسلامی عقائد اور فلسفہ یونان میں تطبیق پیدا کریں ملاحظہ ہو مقدمہ۔ مترجم -

اپولونیوس اور المجسطی کی شرح کی نیز ایک قطعہ مکافیہ کے رقبے کی تعیین جس کا شمار اسلامی ریاضیات کے بلند ترین کارناموں میں ہوتا ہے ۔ عمرانی کے کچھ رسائل نجوم میں ہیں اور وہ ابو کامل کے جبر و مقابلے کی ایک شرح کا منصف بھی ہے ۔

ہیرو الاصغر کا رسالہ مساحت محض ایک چربہ ہے اسکندری معلومات کا ۔

تانگ خاندان کی تاریخ قدیم جسے لیو ہیسو نے ترتیب دیا چینی ریضیات اور ہیئت کی اپک تاریخ پر بھی مشتمل ہے ۹۵۵ تک ۔

۵ - بزنطینی ، اسلامی اور چینی طبیعیات، کیمیا گری اور صناعیات— ہیرو الاصغر کے رسالہ مسادت کی طرف ہم نے ابھی اشارہ کیا تھا ۔ اس زمانے کا ایک اور رسالہ جو فن محاصرہ میں تصنیف ہوا ہیرو ہی سے منسوب ہے ۔

ابن حشیہ کا تفصیلی ذکر ہم آگے چل کر کریں گے ۔ وہ اصل میں کیمیا گر تھا اور کحال بھی - معلوم ہوتا ہے اس کی تصنیفات کیمیائی نقطہ نظر سے سر تا سر غیراہم ہیں لیکن ان کی مدد سے اس اشاریت کا فہم شاید اور زیادہ آسان ہو جائے جسے کیمیا گری میں استعمال کیا جاتا تھا ۔

موسیقی میں عربی زبان کا اہم تریں رسالہ فارابی کا ہے ۔ وہ ایقاعی غنا سے بھی واقف تھا اور اس وقت کے مغربی نظرئین (مثلاً ریگیتو پریومی اور اووڈ کنوی) سے کہیں زیادہ آ گے ۔

طباعت کی ایجاد اکثر فینگ تاؤ سے منسوب کی جاتی ہے ۔ یہ انتساب اگرچہ غلط ہے لیکن اس میں ایک شائبہ صحت کا بھی موجود ہے ۔ اس لئے کہ اس فن کا وہ موجد تو نہیں تھا مگر اس کو مکمل نشوتما اسی کے اقدام اور سرگرمی سے ہوا ۔ اس نے حکم دیا کہ عالیات کا ایک معیاری نسخہ طبع کیا جائے، شرحوں کے ساتھ ۔ یہ نسخہ جو ۹۵۳ میں چھپا ۱۳۰ جلدوں پر مشتمل تھا ۔ سنگ خاندان کے عہد حکومت

بالخصوص قرن دوازدهم کے نصف ثانی میں کنفیوشسی نشاۃ الثانیہ کو جس طرح فروغ ہوا اس کی ابتداء عالیات کی طباعت ہی سے ہوئی ۔

۶ ۔ انگریزی اور اسلامی نباتیات ۔ عقاقیر کے متعلق قدیم ترین انگلیسی ۔ سیکسن معلومات کا پتہ بالڈ کی کتاب علاج ،، سے چلتا ہے جس کا اور نہیں تو کم از کم ایک حصہ شاید بادشاہ ایلفرڈ کے زمانے میں تصنیف ہوا ۔ معالجات کی ایک دوسری کتاب یعنی نام نہاد ،، لک ننگا ،، بھی غالباً اسی عہد میں لکھی گئی ۔

ابن وحشیہ سے جو تصنیفات منسوب ہیں ان میں کتاب الفلاحت النبطیہ بالخصوص قابل ذکر ہے گو اس سے مقصود قدیم بابلی تحریروں کا ترجمہ نہیں تھا جیسا کہ دعوی کیا گیا ہے بایں ہمہ اس میں زراعت اور نباتات کے متعلق کئی ایک حقائق موجود ہیں ۔

۷ ۔ اسلامی اور جاپانی جغرافیہ—اسلامی تمدن ایک کا خاص پہلو یہ بھی ہے کہ اس میں طرح طرح کے جغرافی تبصروں کو بڑی اہمیت حاصل تھی—علی ھذا اس کی جغرافی تصنیفات کا تنوع ۔ لہذا اس صدی کے نصف اول ہی میں ہمیں کم ازکم گیارہ جغرافیہ دانوں کا ذکر کرنا پڑا وہ سب کے سب مشرق میں گزرے تھے ۔

ابن سرافیون نے ساری دنیا کے جغرافی حالات قلمبند کئے ۔ اس نے بڑے بڑے دریاؤں مثلاً فرات، دجلہ اور نیل کی جو کیفیت بیان کی ہے بالخصوص قابل قدر ہے—وہ بغداد کے نظام انہار کی تشریح بھی کرتا ہے ۔ ابن رستہ کی جامع کا صرف جغرافی حصہ محفوظ ہے—ابن الفقیہ نے کتاب البلدان تصنیف کی ۔ جیہانی نے کتاب مسالک ۔ دونوں ضائع ہوچکی ہیں لیکن دونوں کا کچھ نہ کچھ علم ہمیں دوسرے ذرائع سے ہو جاتا ہے ۔ ابن زید نے لکھا ہے کہ ۸۷۰ میں ابن وھب کس طرح دریا، چین پہنچا اور اس ضمن میں چین کے علاوہ اس نے ہندوستان بلکہ دوسرے مشرق ممالک کے حالات پر قلم اٹھایا ۔ مارکوپولو سے قبل یہ اپنی قسم کی اہم ترین تصنیف تھی ۔ ۹۲۱ میں ابن فضلان کو ایک سفارت پر ارض والگا بھیجا گیا ۔ اس کا سفر نامہ روس کا سب سے پہلا قابل وثوق بیان ہے ۔ عیسائی مرتد قدامہ کی کتاب مسالک بھی بہت کچھ ابن خورداذبہ یعقوبی

اور ابن رستہ سے مشابہ تھی ۔ ریاضی دان بلخی نے ایک جغرافی رسالہ تالیف کیا جو دراصل نقشوں پر مشتمل تھا ۔ ہمدانی عرب کے ایک جغرافیہ کا مصنف ہے ۔ ابودلف نے وسط ایشیا اور ہندوستان کی سیاحت کی اور اپنے حالات سفر بھی قلم بند کئے جن کا زائد حصہ بد قسمتی سے ناپید ہے ۔

یہ دس ہستیاں جن کا ہم نے ذکر کیا ہے بڑے ممتاز جغرافیہ دان تھے ۔ ان میں سے ہر ایک نے ہماری معلومات میں کچھ نہ کچھ اضافہ کیا ۔ وہ جس زمانے میں بھی پیدا ہوتے اس کے لئے فخر و مباہات کا موجب بنتے ۔ بایں ہمہ ان کی شہرت پر ایک گیارھویں ہستی نے جسے اس عہد کے اواخر میں فروغ ہوا ایک پردہ سا ڈال دیا ہے ۔ ہمارا مطلب ہے ادیب شہیر مسعودی سے جس کا شمار دنیا کے اکابر سیاحوں اور اکابر جغرافیہ دانوں میں ہوتا رہیگا ۔ مسعودی کا استعجاب ہمہ گیر تھا اور اس کی سب سے بڑی تصنیف حقیقت میں ایک جامع ہے جس کی ترتیب جغرافی مباحث کے لحاظ سے کی گئی ۔

شاعر کی تسورپو کی نے صوبہ توسا سے کیوتو تک اپنے سفر کا حال جاپانی زبان میں لکھا ۔

۸—انگریزی، بازنطینی اور عربی طب—انگریزی (یا زیادہ صحیح لفظوں میں انگلیسی سیکسن) طب کا پتہ ''معالجوں کی ان کتابوں'' سے چلتا ہے جن کا ذکر ہم فصل نباتیات میں کر آئے ہیں ۔

نونوس نے کئی ایک طبی رسائل قلمبند کئے جو بیشتر قدیم بازنطینی تصنیفات پر مبنی تھے ۔

لیکن نئے نئے طبی افکار کی ترجمانی عربی ہی میں ہوئی گو ایسا نہیں کہ مسلمانوں کی بدولت ۔ مثلاً اس عہد کا سب سے بڑا طبیب ایک یہودی ہے اسحق اسرائیلی جس کی عظمت کا اندازہ صرف اس ایک مثال سے کیجئے کہ قارورہ کی بحث میں ازمنۂ متوسط کا بہترین رسالہ اسی کے قلم سے نکلا ۔ بیت المقدس کے یونانی کیوس بطریق نے بھی ایک طبی رسالہ تصنیف کیا ۔ سطور بالا میں ہم جن مسلمان ریاضی دانوں کا ذکر کر آئے ہیں ان میں سے دو یعنی ابوعثمان اور سنان ابن ثابت نے شفاخانوں کے انتظامات میں بالخصوص شہرت حاصل کی ۔ سنان کو سب سے زیادہ فکر اس بات کی تھی کہ ایک پیشے کی حیثیت سے طب کا علمی معیار بلند کیا جائے ۔ ابوعثمان

جالینوس کی بعض تصنیفات کا مترجم ہے، عربی میں۔

۹۔لاطینی، عربی اور چینی تارخ نگاری۔لاطینی زبان میں صرف ایک ایسی کتاب ملیگی جو فی الواقعہ اہم ہے یعنی بینے ڈکٹی راہب ریگینو پریومی کی تصنیف۔ یہ دنیا کا ایک تذکرہ ہے ولادت مسیح سے لیکر مصنف کے اپنے زمانے تک۔

طبری اس زمانے کا مورخ اعظم ہے اور اپنے اقران و امثال سے کہیں بڑا۔ اس نے ابتدائے آفرینش سے لیکر ۹۱۵ تک دنیا کی تاریخ قلمبند کی۔ مسعودی کی تصنیف کو بھی تاریخ سے اتنا ہی تعلق ہے جتنا جغرافیے سے۔ لہذا طبری کے ساتھ اسے بھی زیر نظر رکھنا چاہیے۔مسیحی طبیب یوٹی کیوس نے بھی مباحث تاریخ پر قلم اٹھایا۔

اس عہد کی عربی تاریخوں کا سب سے زیادہ دلچسپ پہلو یہ ہے کہ اب ان میں عربی انساب اور عربی اثریات کو بالخصوص اہمیت دی جا رہی ہے جس کے وجوہ کچھ تو سیاسی تھے اور کچھ جذباتی۔چنانچہ تین نامور ہستیوں یعنی ابن درید، ہمدانی اور ابوالفرج الاصفہانی نے تو اپنی ساری کوششیں گویا عربی عتائق کی تحقیق کے لیے وقف کر دیں اور ہم سمجھ سکتے ہیں کیوں۔ صرف اس لیے کہ عرب بعض دوسری نسلوں بالخصوص عجم سے بالکل دب چکے تھے اور یہ اجنبی اقوام تھیں جو نسلاً ہی نہیں کئی ایک دوسرے پہلوؤں سے بھی تمام و کمال اس تمدن پر مسلط ہو چکی تھیں جس کی ابتداء عربوں نے غیر معمولی زور اور قوت سے کی تھی۔ لیکن بد قسمتی سے یہ تحریک اتنی مظبوط جڑ پکڑ چکی تھی کہ اس قسم کی ادبی کوششوں سے اسے روکنا تو درکنار کسی قدر متاثر کرنا بھی ناممکن ہو گیا تھا۔ گویا عرب مورخین ایک ہاری ہوئی بازی کے لیے مردانہ وار جنگ کر رہے تھے۔

ابوبکر رازی پہلا اندلسی عرب مورخ ہے جس کا ظہور اس زمانے میں ہوا۔ اس نے اسپین کے حالات علی ھذا تاریخ میں جو کتاب تصنیف کی ہمیں اس کا پتہ ایک ہسپانوی تصرف سے چلا۔

تانگ خاندان کی قدیم تاریخ لیوہیسو نے ترتیب دی ۹۴۵ میں۔

۹۔ اشارہ ہے شعوبی تحریک کی طرف اور وہ بھی بڑا مبالغہ آمیز ملاحظ ہو مقدمہ — مترجم

۱۰۔لاطینی، جاهلی اور جاپانی قانون ، اسلامی عمرانیات۔ویگینو پربومی نے مسیحی قانون کا ایک ملخص طیار کیا ۔ ویلش قانون کا اولین مجموعہ بادشاہ هوول ڈڈا کے حکم سے تالیف هوا۔

قرن نہم کے نصف اول میں کیووارا نتسونو نے چینی قانون کی ایک شرح لکھنا شروع کی جس کی تکمیل کوریمونوناؤمتو نے کی ۔ رسمی قانون کا مزید حصہ اینگی عہد (۹۰۱ تا ۹۲۳) کے دوران میں تالیف ہوا جس کا مطالعہ جاپانی زندگی کے فہم میں بڑا اہم ہے۔

فارابی کی متعدد تصنیفات میں سے ایک یعنی ''مدینۃالفاضلہ'' بالخصوص اس قابل ہے کہ یہاں اس کا ذکر کر دیا جائے۔اس لیے کہ کتاب مذکور میں اس زمانے کے عمرانی شئون کی تنقید ہی نہیں بلکہ اس کے ساتھ ساتھ اصلاح احوال کا ایک خاکہ بھی پیش کیا گیا ہے۔

۱۱۔ عبرانی اور عربی لسانیات۔یہاں عبرانی انجیل کا حوالہ دینا کافی ہوگا جس کا ذکر مذہب کی فصل میں آچکا ہے اور جس کا لسانی پہلو اور لسانی اہمیت ایسی نمایاں ہے جیسے مذہبی ۔ دراصل ہمارے لسانی شعور اور لسانی مطالعہ کو اور کسی چیز سے اتنی تقویت نہیں پہنچتی جتنی ایک متن اور وہ بھی کسی دینی متن کی ترتیب سے۔ اس نقطۂ نظر سے دیکھا جائے تو لسانیات کا وجود مذہب اور الٰہیات دونوں کے لیے ناگزیر ہے۔عبرانی اور مسلمان الغۂ دین کا تو کم ازکم یہی خیال تھا ۔ لہذا یہ کوئی عجیب بات نہیں اگر عبرانی زبان کی سب سے پہلی قواعد اور سب سے پہلی قاموس اسی زمانے میں تصنیف ہوئیں ۔ ان کا مصنف سعید الفیومی عبرانی لسانیات کا آدم ہے ۔ یاد رکھنا چاہیے کہ اس نئی جدوجہد کو پورا پورا نشونما ہوا تو اس صدی کے نصف دوم میں ۔ پھر جس طرح لاطینی لسانیات کی بنیاد یونانی لسانیات پر رکھی گئی بعینہٖ عبرانی لسانیات کو بھی از خود تحریک نہیں ہوئی بلکہ زیادہ تر اس کوشش سے کہ عربی قواعد کے اصولوں کا اطلاق ایک ہم رشتہ زبان پر کیا جائے۔

اس دوران میں مسلمان علما نے لغت کی سرگرمیاں بھی بڑے ذوق و شوق سے جاری رکھیں اور یہ وہ مبحث ہے جس کے لیے ان کی طبیعت بالخصوص موزوں تھی ۔چنانچہ ابن درید نے ایک ضخیم قاموس ''جمہرہ'' کے نام سے تالیف کی (گو بڑی غیر علمی) ۔ابوالفرج اصفہانی کی تصنیف بھی لسانی اعتبار

سے دلچسپ ہے۔حقیقت میں ابن درید اور ابوالفرج کو لسانیات میں ایسا ہی درک حاصل تھا جیسے تاریخ میں اور اس کی وجہ ہے ان کی وطنی عصبیت۔

۱۲۔خاتمۂ سخن۔باوجود اس زبردست جدوجہد کے جو دنیائے اسلام میں علم‌وحکمت کے مختلف شعبوں میں کی جا رہی تھی بحیثیت مجموعی یہ زمانہ آرام اور تعطل کا ہے۔ چنانچہ عہد ماسبق یا عہد مابعد سے مقابلہ کیجئے تو ان کا باہمی فرق بخوبی نمایاں ہو جائے گا۔ بایں ہمہ کتنی سر زمینیں تھیں جہاں بڑے سیر حاصل بیج بوئے گئے اور جہاں گویا بالقوہ استعداد کا ایک خزانہ جمع ہوتا رہا۔ مثلاً کلنی کی بنا جہاں آگے چل کر بڑی بڑی فصلیں اٹھائی جائیں گی اور سر زمین ہسپانیہ جو امویہ قرطبہ کی دانشمندانہ سر پرستی کی بدولت تھوڑے ہی دنوں میں اس قابل ہو جائے گی کہ ایکم عظیم الشان تمدن کو پروان چڑھائے۔ پھر یہودی فکر ہے جس میں صدیوں کی مسوری تنقید نے قطعیت کا رنگ پیدا کر دیا تھا مگر اب جو قرئیت نے سر اٹھایا تو یہود کو پھر موقعہ ملا کہ از سر نو بیدار ہوں اور اپنی عقل و دانش کو جلا دیں۔ لیکن ان ساری عرقریزیوں کے مختصر سے تجربے کا خاتمہ جس سے مستقبل کی دنیا تیار ہو رہی تھی ہم ان سرگرمیوں پر کریں گے جن کا تعلق اشعری کی ذات سے ہے لیکن جن سے بالا خر علمی تحقیقات میں حرکت کی بجائے رکاوٹ پیدا ہو جائے گی (۷)

ہندوستان، چین اور جاپان کی رفتار علم بدستور مدھم پڑتی چلی گئی سوائے چند مستثنیات کے۔ لیکن یہ مستثنیات بھی اہمیت سے خالی ہیں۔ بجز اس حد درجہ اہم اقدام کے جو اہل چین نے طباعت میں کیا اور جس سے یہ ایجاد ایک عملی حقیقت بن گئی۔ علی ہذا ایک اعلیٰ درجے کا ثقافتی آلہ جو عجب اتفاق ہے مغرب میں آیا تو کہیں پانچ سو برس اور آگے چل کر۔

لاطینی دنیا کی نمایندگی اڈو کلنوی اور ریکینو پرہومی نے کی، یونانی دنیا کی نونوس اور ہیرو الاصغر نے۔ لیکن یہ جو کچھ ہے کچھ بھی نہیں۔ عیسائیوں کی سرگرمیاں تو اسلامی

۷۔ ملاحظہ ہو ہمارا حاشیہ آگے چل کر۔مترجم

دنیا میں بھی کم ہو رہی تھیں - چنانچہ ہم صرف تین عربی نویس نصرانیوں کا ذکر کر سکتے ہیں یعنی یونی کیوس، متا بن یونس اور یحیی بن عدی کا - اس میں کوئی شک نہں کہ نصاری کی تلافی یہود کی روز افزوں تعداد سے ہو رہی تھی مگر وہ بھی زیادہ تر عربی ہی میں قلم اٹھاتے - قرئین میں سے داود بن مروان اور قرقیسانی علی هذا بن اشر، بن نفتلی ، سعیدا الفیومی اور اسحاق اسرائیلی ایسے راسخ العقیده یہودی علما نے -

لیکن نوع انسانی کا اصل فریضہ مسلمانوں ہی کی بدولت سر انجام پا رہا تھا - اس عہد کا سب سے بڑا فلسفی ایک مسلمان تھا - ہمارا اشارا ہے فارابی کی طرف - اس زمانے کے سب سے بڑے ریاضی دان ابوکامل اور ابراهیم بن سنان بھی مسلمان تھے - اس کا سب سے بڑا جغرافی اور جامعی بھی ایک مسلمان ہے یعنی مسعودی اور سب سے بڑا مورخ طبری بھی اسحق اسرائیلی اس زمانے کا سب سے بڑا طبیب ہے لیکن وہ ایک عربی اللسان یہودی تھا نہ کہ مسلمان یہاں - اس امر کا تذکرہ بھی دلچسپی سے خالی نہ ہو گا کہ طبیب مذکور گو مصر میں پیدا ہوا لیکن مطب تونس میں کرتا تھا -

علمائے اسلام میں بیشتر کا تعلق بغداد سے تھا یا عراق کے دوسرے شہروں سے - لیکن دنیائے اسلام کے باقی حصص میں بھی ان کی تعداد میں روز افزوں اضافہ ہو رہا تھا - ہم ان کی ابتدا ایک زبردست عربی فریق سے کریں گے یعنی اشعری، ہمدانی، ابو دلف، ابوالفرج اصفہانی' ابن درید اور مسعودی سے - پھر ایرانی گروه ہے جو ویسا مضبوط تو نہیں تھا لیکن خاصا بڑا - ابن رستہ، ابن الفقیہ، ابو زید اور طبری پر مشتمل - ابو کامل مصری تھا - ابوبکر رازی ہسپانوی - بلخی اور جیہانی کا تعلق ماوراءالنہر سے ہے - فارابی اور ابن اماجور ترک تھے - یوں اسلامی ثقافت یعنی اس زمانے کی اعلی ترین ثقافت وسط ایشیا سے لے کر دنیا کے مغربی کنارے تک پھیلی ہوئی تھی -

۲ - مذہبی پس منظر

عبرانی صحائف

شو فریم کا متن جو دوسری صدی میں متعین ہوا صرف حروف صحیح پر مشتمل تھا - حروف علت اور اعراب کا اضافہ ساتویں صدی میں کیا گیا - اس اثنا میں تنقید متن (ماسورہ) کا بہت کافی ذخیرہ جمع ہوتا گیا اور برابر جمع ہو رہا تھا - دسویں صدی کی ابتدء ہوئی تو ایک نئے معیاری متن کی طیاری جس میں ماسورہ بھی شامل تھا ضروری ٹھہری - چنانچہ یہ خدمت دوما سوروی مراکز طبریاس اور بابل میں سر انجام دی گئی -

فلسطینی (یا مغربی) روایت بن اشر نے متعین کی جس نے گویا ماسورہ کا خاتمہ کر دیا - چنانچہ مغرب کے سب مخطوط اسی کی (جو بجائے خود ناپید ہے) پیروی میں مرتب ہوئے - عبرانی صحف کے مطبوعہ نسخوں میں البتہ طبریاسی نظام اعراب ہی کا خیال رکھا گیا ہے - بنیادی مطبوعہ متن یعقوب بن حییم ابن ادونیجہ (۱) کا ہے، ورق تقطیع کی چار جلدوں میں (وینس ۲۵-۱۵۲۴) -

بابلی (یا مشرقی) روایت بن نفتلی (۲) نے متعین کی جس کی نمایندگی اب صرف چند ایسے مخطوطات سے ہوتی ہے (اور وہ بھی نامکمل طور پر) جو پچھلی صدی میں کریمیا اور یمن میں دستیاب ہوئے - علی ہذا دوسرے ماسوروی مخطوطات کے باہم دگر مختلف نسخوں سے -

ابو سعید ہارون بن موسی بن اشر (۳) نے طبریاس میں فروغ پایا قرن دہم کے نصف اول میں - اس نے قواعد لغت کے مباحث پر بھی قدم اٹھایا - چنانچہ کہا جا سکتا ہے کہ اس کی ذات ایک کڑی ہے ماسوروی اور عبرانی نحویوں کے درمیان (دائرۃ المعارف یہود جلد ۱، ۱، ۱۹۰۱ میں Caspar Levias) -

بن نفتلی کو بھی طبریاس ہی میں فروغ ہوا - ۸۹۰ تا ۹۴۰ میں (مصنف مذکور ج ۲، ۷۷، ۶۶۷، ۱۹۰۲ء) -

---

۱ - Hayyim ibn Adonijah.

۲ - Ben Naphtali.

۳ - Abu said Haron ben Moses ben Asher.

کلنی کی اصلاح

۹۱۰ میں ولیم پارسا ڈیوک آکیوتین (۱) نے ایک نئے دیر کی بنا رکھی (ماکون واقعہ ساؤن ، اے - لوار کے پاس (۲) - پہلا رئیس دیر بیرنیو (۳) تھا - دوسرا ۹۲۷ سے ۹۰۳ تک اوڈو (۴) (ج ۔د) - اوڈو ھی نے خانقاہ کلنی کے قواعد وضع کئے گو یہ قانون قرن مابعد تک احاطۂ تحریر میں نہیں آسکے - ان سے بینے ڈکٹی سلسلے کی اصلاح مقصود تھی جس میں نارمنوں کے پر آشوب حملوں کے باعث بڑی تعجیل سے کام لیا گیا - یوں کلنی کے نظم و انضباط نے ایک بہتر شکل اختیار کر لی اور اس کے مختلف دوائر میں رشتۂ استحکام اور زیادہ استوار ہو گیا - دراصل کلنی کا سلسلہ دنیائے عیسائیت کا پہلا مذہبی نظام ہے جو پاکومیوس ولی (۵) کے بعد وجود میں آیا کیونکہ اب اس کے سب ارکان رئیس کلنی کے ماتحت تھے - قرن دوازدھم کے وسط تک اس سلسلے میں ۳۱۳ خانقاھیں آ چکی تھیں جن کا سلسلہ یورپ حتی کہ فلسطین میں بھی پھیلا ہوا تھا - یہ اصول اجتماع قدیم بینے ڈکٹی اصول اجتماع سے قطعاً مختلف تھا اور بڑا کامیاب اور منفعت بخش ثابت ہوا - چنانچہ قرن دھم کے وسط سے لے کر قرن دوازدھم کے وسط تک کلنی ھی کا دیر مغربی یورپ میں مذہبی زندگی کا سب سے بڑا مرکز تھا جیسے مغربی تمدن کا بھی سب سے بڑا سہارا - گو اس کے بعد تیزی سے کمزور ہوتا چلا گیا اس لئے کہ اسے ایسے رئیس دیر نہیں مل سکے جو اس کا نظم و نسق قائم رکھ سکتے - یہی وجہ ہے کہ ۱۵۲۸ میں جب اس کی امداد دوسروں کو تفویض کی گئی تو گویا اس کی قسمت کا فیصلہ ہو گیا - ۱۷۹۰ میں یہ

---

۱ - William the Pious, Duke of Aquitaine.

۲ - Macon, Saone-et-Loire.

۳ - Berneo.

۴ - Odo.

۵ - جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ مسیحی رہبانیت بر قرن چہارم کے نصف اول میں — مصنف -

سلسلہ توڑ دیا گیا اور افسوس ہے کہ وہ رومانیکی ۔ وضع قصر بھی جو یہاں ۱۰۸۸ اور ۱۱۱۸ کے درمیان تعمیر ہوا تھا ۱۹ ویں صدی میں برباد کر دیا گیا ۔

Martin Marrier : Bibliotheca cluniacensis(Paris 1614), Ernst Sabkur : Die Cluniacanser in ihern kirckichen und allgemeingeschichtlichen Wirksamkeit bis zur Mitte des XI. Jahrh. 12 Bde., Halle a. S.. 1892-1894). Article Cluny, in Encyclopedia Britannica, 11th ed., by the Right Rev. B. C. Bulter. O. S. B. Francois Louis Bruel : Cluni, album historique (Matiscone, 1910). Victer Terret : La sculpture bourguignonne aux XII siecles. Ses origines at ses sources dlinspiration, Cluny p. 65 pl. Anttn, 1914). Lucy Margaret Smith : The early history of the monastery of Cluny (235p., London, 1920).

Keri Heussi and Herman Mulert : Atlas zur Kirchengeschichte (Tubingen, 1955.

نقشہ عمدہ ہے (VI) ،مصنف نے قرن یازدھم تک اصلاحات کلنی کی اشاعت کا حال بیان کیا ہے ۔

اوڈو کلنوی

اوڈو ولی ۔ مائین (٦) کے فرانسیسی صوبہ میں پیدا ہوا ۸۷۹ میں ۔ ۹۴۳ میں فوت ہو گیا ۔ کلنی کا دوسرا رئیس دیر ۹۲۷ سے تا دم مرگ ۔ وہ اس ادارے کا حقیقی ناظم ہے جو اس کے زیر اثر ایک زبردست ثقافتی مرکز بن گیا ۔ اس نے اٹلی کا سفر کیا اور بینے ڈکٹی دوائر جن میں بینے ڈکٹ ولی کا دیر بھی شامل تھا یعنی کوہ کا سینو اور سبیاکو (٧) آمادہ کیا کہ کلنی کی اصلاحات قبول کر لیں ۔ ۹۳٦ کے قریب اس نے دو رسالے تصنیف کئے (٨) اور بہت ممکن ہے ایک اور رسالہ (٩) بھی اسی کے قلم سے نکلا ہو گو اس اہم تصنیف کا زمانہ غالباً بارھویں صدی سے متقدم نہیں ۔

Scriptores eccliastici musica, edited by the abbot Martin Gerbert. St. Blasien (vol 1, 252, 296-302, 1784). Occupatio primum edidlt Ant. Swoboda (200p., Leipzig, 1900).

متن اور ترجمے ۔

---

٦ - Maine.
٧ - Subiaco.
٨ - Liber Occupationum and Dialogus de musica arte.
٩ - Regulae Domini Oddonis Super abracum.

تنقید — Cantor : Vorlesungen (1. Bd., 31 te. Aufl., 843-844 899-902, 1907).

اسلامی الہیات ۔

طبری کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل نہم میں آگے چل کر ۔

اشعری

ابوالحسن علی ابن اسمعیل الاشعری ۔ ولادت بصرہ میں ہوئی ۔ ۸۷۳-۷۴ میں ایک قدیم عرب خاندان کے یہاں ۔ بغداد میں فروغ پایا ۔ سال وفات ۳۶ — ۹۳۵ ۔ عرب الہیات داں ۔ ابتدا میں معتزلی تھے ۔ ۹۱۳ میں راسخ العقیدہ سنی بن گئے (۱۰) اور اس کے بعد اپنی سرگرمیاں سر تا سر دین اسلام کی حمایت اور عقلی توجیہ کے لئے وقف کر دیں ۔ مذہباً شافعی تھے ۔ لہذا شافعی اور مالکی حلقے ان سے بالخصوص متاثر ہوئے مگر حنبلیوں نے ان کی مخالفت کی ۔ ان کا انداز میانہ روی کا تھا اور ہم کہ سکتے ہیں کہ اسلامی علم کلام کی بنا انہیں نے رکھی (۱۱) ۔ ان کی ذات سے الہیات اور عقائد میں پھر اتحاد و اتفاق پیدا ہوا لیکن ان کے نظریات کی کامیابی سے مسلمانوں کے یہاں آزاد خیالی اور علمی تحقیق کا خاتمہ ہو گیا (۱۲) ۔ ای ۔ جی ۔ براؤن نے ان کے اثر کی تباہ کاری کو چنگیز اور ہلاکو سے نسبت دی ہے (تاریخ ادبیات ایران ج ۱، ۲۸۶، ۱۹۰۸) ۔ یہ خیال بڑا مبالغہ آمیز ہے گو راسخ العقیدگی کو جب بھی فتح ہوئی اس سے علمی روح کو زک پہنچی اس لئے کہ علمی روح کا

۱۰ ۔ یہ مسیحی تصورات کے ماتحت مستشرقین کے اپنے پیدا کردہ امتیازات میں جن کا صحیح معنوں میں اسلام پر اطلاق نہیں ہوتا ملاحظہ ہو مقدمہ — مترجم ۔

۱۱ ۔ یہ رائے بھی غلط ہے ملاحظہ ہو مقدمہ — مترجم ۔

۱۲ ۔ ملاحظہ ہو حاشیہ و ماسبق — مترجم ۔

مزاج فطرتاً مغائرالعقیدہ ہے ۔ غزالی سے پہلے اشعری بلاشبہ عالم اسلام کے سب سے بڑے الہیات داں تھے ۔

Ibn Khallikan (De Slane) (vol. 2.227, 669). W. Spitta: Zur Geschichte al-Ash'ari's (Leipzig, 1876). M.A.F. Mehren : Expose dela reform de l'islamisme Commeneee par al-Ash'ari (IV. Congres des Orientalistes de St. Petershourg, vol. 2. 169-331, 1879). Martin Schreiner : Zur Geschichte des Ash' aritentums (VIII Congres des Orientalistes. vol. 1, 19-117, Leiden, 1891). Carl Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. I, 194, 1898). D. B. Macdonald : Development of Muslim Theology (1903, by index ; se p. 293-299, a translation of al-Ash'ari's short creed). R.A. Nicholson: Literary History of the Arabs (377-380, 1907). Carre de vaux: Penseurs de l'Islam (vol. 4, 151-15 , 1923).

۳ ۔ ثقافتی پس منظر، اسرائیل اور اسلام میں

قرئیین

داود بن مروان

داود ہا بابلی (۱۰) ۔ ابو سلیمان المقمص (یا مقمص) الرقی ۔ از رقہ ۔ قرن نہم اور دہم میں فروغ پایا ، سر زمین بابل میں ۔ قرئی فلسفی اور بعض کے نزدیک یہودی فلسفہ کا آدم اس کی سب سے بڑی تصنیف ہے عشرون مقالات (۱۱) زیادہ تر معتزلی کلام پر مبنی (صرف یونانی اور عربی حوالے دیئے گئے ہیں نہ کہ صحف مقدسہ کے) ۔ علوم کی صنف بندی میں اس نے ارسطاطالیسی روش ہی اختیار کی جیسا کہ مسلمانوں کے یہاں اس میں ترمیم ہو چکی تھی ۔ ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ

---

۱۰ David ben Merwan, David ha Babli-

۱۱ ۔ اس تصنیف کا ایک عربی متن (۱۵ ابواب) ۱۸۹۸ میں دستیاب ہوا ابراہیم ہارکوی کے ہاتھوں سینٹ پیٹرزبرگ کے شاہی کتب خانے میں — مصنف ۔

اخوان الصفا پر باب ما بعد میں) - اس لحاظ سے اس کا موقف وہی تھا جو راسخ العقیدہ یہودیت کا (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ اسحق اسرائیلی پر آگے چل کر فصل طب میں) -

Richard Gottheil اور Isaac Broyde. مقالہ از

Isaac Husik : (۱۹۰۳ ، ۳۶۶ ، م) دائرۃ المعارف یہود میں
Medieval Philosophy (17-26, 1918). H. A. Wolfson : The Classification of Sciences in Mediaeval Jewish Philosophy (Hebrew Union College Jubilee Volume, 263-315, 1925)

القرقیسانی

ابو یوسف یعقوب (یا یوسف ابو یعقوب) القرقیسانی سرکیشیا کا باشندہ جس نے قرن دھم کے نصف اول میں فروغ پایا قرئی الٰہیات دان اور مفسر - وہ پہلا قرئی ہے جو اس امر کا قائل تھا کہ علم مطالعہ کی اساس ہے - لہذا ایمان کی بنیاد عقل پر ہونی چاہیے - توراۃ کی شرح (الریاض و الحدائق' سفر ھاگنیم پردیصیم نظانیم) - میں اس نے بتایا ہے کہ مذہبی مسائل میں بھی علمی منہاجات کا اطلاق کیسی اہم بات ہے - اس تصنیف میں قرئی تاریخ کے متعلق بڑی قابل قدر معلومات ملیں گی -

(۲$\frac{1}{2}$ع) Isaac Broyde مقالہ قرقیسانی - دائرۃ المعارف یہود میں ج ۷ ،
Abraham de Harkavy and Kaufmann Kohler. Article Karaites and Karaism (Ibidem, 438, 447). Hartwig-Hieschfeld : Qirqisani Studies (59 p. Jews' College 1916).

راسخ العقیدہ یہود

اسحق اسرائیلی کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل (هشتم) طب میں آگے چل کر -

سادیہ بن یوسف

سادیہ گؤن (۱۲) سعید الفیومی - ۸۹۲ میں پیدا ہؤا ۔ دیلز، فیوم میں - ۹۴۲ میں فوت ہوگیا ۔ سورا واقعہ ارض بابل میں ۹۲۸ میں گاون مقرر ہوا ۔ لیکن تھوڑے ہی دن گزرے تھے کہ اس کے اور ایکسیلارک (۱۳) کے درمیان لڑائی ٹھن گئی لہذا اسے جلا وطن کر دیا گیا ۔ لیکن آخر عمر میں وہ پھر سورا کا گاون مقرر ہوگیا ۔ فیلون کے بعد یہودیت کا سب سے بڑا اور پہلا فلسفی - یہود کے فلسفۂ مذہب کا آدم جس میں علمیاتی نظریات کو بھی نشو و نما ہوا ۔ اسے ارسطا طالیسی فلسفہ اور معتزلی کلام دونوں پر عبورحاصل تھا اور اس نے کوشش کی کہ عقلیت اور یہودیت کو باہم تطبیق دے ۔ قرئین کے خلاف یہودی روایات کا علمبردار ۔ ہم اسے عبرانی زبان کی علمی لسانیات کا موجد بھی ٹھہرا سکتے ہیں - اس کی اہم ترین تصنیفات ہیں : یہودی تقویم ''اگرون'' (مجموعہ)' اولیں عبرانی قاموس جس کی تکمیل ۹۱۳ میں ہوئی (الفاظ کا ترجمہ عربی میں کر دیا گیا ہے)' پہلی عبرانی قواعد' عہد نامۂ عتیق کے زیادہ حصے کا عربی ترجمہ معہ شرح جسے آج بھی عربی اللسان یہود میں معیاری ترجمہ تسلیم کیا جاتا ہے اور سفر یظیرہ کی ایک شرح جس کا موضوع ہے ایمان اور عقائد اور جو ۹۳۳ میں مکمل ہوا ۔

اس کی موت کے بعد یہودیت کا علمی مرکز ارض بابل سے اسپین منتقل ہو گیا ۔

متن اور ترجمے — سعید الفیومی کی جو تصنیفات دستیاب ہوئیں ان کے مکمل نسخے کی ترتیب Joseph Derenbourg نے ۱۸۹۳ میں شروع کی (ہ ج بی، زمانۂ اشاعت از ۱۰۹۳ تا ۱۸۹۹) - Mayer Lambert

---

۱۲- Saadi ben Joseph, Saadia Gaon.

۱۳- جلا وطن یہود کا سردار —مترجم ۔

Commentair sur le Sefer yesira ou livre de la creation (Hebrew. Arabic, and French text, Bibhlotheque l'ecol des hautes etudes 85, Paris, 1891). D. J. Engelkempfer : Die religionsphilosphin sche Lehre Saadja Gaons uber die HI. Schrift. Aus dem Kitab al-amanat Wal-itqiadat ubersetzt und erklart Beit, zur Gesch. d. Philos. d. Mittelalters, Iv,4 82 p., Munster, 1603).

یہ کتاب اصل متن ہے اس رسالے کا جس کا موضوع ہے ایمان اور
جس کا ذکر اوپر آچکا ہے - عربی میں اس کا ترجمہ Tibbon
Judah ibn (ج - د - قرن دوازدھم کا دوسرا نصف) نے کیا - عربی متن کو
S. Landauer) نے ترتیب دیا (لیڈن ۱۸۸۰) -Saadyana, geniza, fragments
Schechter : Tibbon S. and writings by R. Soadija Goan and others (Hebrew) (Cambridge, 1903).

تنقید — فہرست (ص ۲۳۱) De Sacy : Chrestomothie arabe (vol. 1, 351, 356 f.) Jocob Guttmann : Die Religionsphilosophie des Saadia dragestellt und eralutert (Gottingen, 1962I. W. Bacher : Die Anfangs der hebraischen Grammatik (Leipzig, 1895). S. Horovitz : Die Psychologie bei den judischen Religions Philosophen des Mittelaters von Saadia bis Maimuni (Breslau, 1891-1912). Moritz Steinschneider, Saadia Goan's arabische Schriften (25 p. Breslau. 1900). Nachtragliches (3 p., Breslau, 1901). Wilhelm Bacher : Article Saadia, in Jewish Encyclopadia (vol. 10,579-586, 1905 - کتابیات بڑا مبسوط مقالہ - معہ طویل
نیز دیکھئے اس کا مقالہ Gaon کتاب مذکورہ ج د - ۵۲۰—۵۷۶، ۱۲۰۳ -
بشراکت (A. Eckskin Henry Malter : Saadia Gaon, his life and Works (446 p., Mow York, 1921).

اسلامی ثقافت اور فلسفہ

ہسپانوی اسلامی تہذیب و تمدن کی بنا

عبدالرحمن ثالث ابن محمد ابن عبداللہ الخلیفہ الناصر - قرطبہ کا آٹھواں اموی خلیفہ ۹۱۲ سے ۹۶۱ تک - ۹۳۶ میں اس نے الزھرا کے نام سے ایک

نیا شہر آباد کیا ، قرطبہ کے پاس ھی اپنی محبوب بیوی (زھرا) کی یاد میں - علوم و فنون کا زبردست مربی - عبدالرحمان اور اس کے جانشینوں کے ماتحت عربی اسپین کا شمار ان ممالک میں ہونے لگا جو اس وقت سب سے زیادہ متمدن اور باعتبار نظم و نسق سب سے زیادہ آگے تھے - ہروزوتا (۵) کا قول تھا کہ قرطبہ دنیا کا موتی ہے -

C. F. Seybold دائرۃ المعارف اسلام میں (۱۳۰۱ھ، ۱۹۰۸ء ڈوزی Spanish Islam (لندن) ۱۹۱۳) -

الفارابی

لاطینی میں الفرابیئس (۱۴) - ابو نصر محمد ابن محمد ابن طرخان ابن ازلغ الفارابی - وسیخ میں پیدا ھوا فاراب واقعہ ترکستان کے قریب ایک ترک خاندان میں - تحصیل علم بغداد میں کی - زیادہ تر حلب میں فروغ پایا - وفات دمشق میں ہوئی ۵۱-۹۵۰ میں - عمر تقریباً ۹۰ سال - مسلمان اشراقی اور جامعی - اس کا نظام اشراقیت، مشائیت اور تصوف کے متضاد عناصر کا جامع ہے - فارابی چونکہ الہیات ارسطو کو (ج-د قرن پنجم کا دوسرا نصف) اسی کی تصنیف سمجھتا تھا حالانکہ وہ ایک موخر اشراقی کتاب ہے لہذا اس نے ارسطاطالیسی فلسفہ کا غلط تصور قائم کیا - اسلام اور یونانی فلسفہ کی تطبیق کے جس عمل کی ابتدا کندی نے جس نہج پر کی تھی اسے فارابی نے بھی جاری رکھا اور یوں ابن سینا کے لئے راستہ طیار کیا - اس نے ارسطو کی متعدد شرحیں لکھیں (طبیعیات - جویات - رسائل منطق وغیرہ) - نیز پورفری کی ایسا غوجی اور بطلیموس کی

۱۴ - Alphrabius
۵ - Hrosvitha

المجسطی کی - (اسے معلم ثانی بھی کہا گیا ہے - معلم اول تھا ارسطو) - فارابی کی اپنی تصنیفات زیادہ تر نفسیات اور مابعدالطبیعیات میں ھیں اور ان میں سب سے زیادہ اھم رسالہ فصوص الحکم ، رسالہ فی مبادی آراء اهل المدینه الفاضلة جو عمرانی نقطہ نظر سے بڑا دلچسپ ہے اور بالخصوص کتاب احصائے العلوم جس کا موضوع ہے علم کے بنیادی اصول اور ان کی صنف بندی - نیز دو اور کتابیں اور جن کا عربی اصل ضائع ہو چکا ہے (۱۶) - اس کی صنف بندی وھی ہے جو ارسطو کی جیسا کہ فلوپونوس کی شرح ایساغوجی سے آیندہ نسلوں کو پہنچی -

فارابی اپنے زمانے کے جملہ علمی افکار سے واقف تھا - کتاب الموسیقی مشرق میں اس موضوع میں اس کا اھم ترین رسالہ ہے - معلوم ہوتا ہے اسے مساحی موسیقی کا بھی تھوڑا بہت علم تھا - وہ ثلاثہ کبیرہ (۴ : ۵) اور ثلاثہ صغیرہ (۶ : ۵) کو ہم آہنگ قرار دیتا تھا -

متن اور ترجمے—Alpharabii opera omnia quae latina lingna— conscripta reperiri potuerunt, edited by Guil. Camerarius, 1638).

Friedrich Cieterici : Alfarabi's philosophische Abhand lungen (Die Philosophie der Araber, vols. 24-15, Beiden, 1890-1892 عربی متن اور جرمن ترجمہ ۹ چھوٹے رسائل کا، بشمول فصوص الحکم) -

Friedrich Dieterici : (Arabic text, Leiden, 1895) ; German translatıon (216 p., Leiden, 1960. With a long intruduction of on al-Farabi as founder of muslim philosophy and on the re-ations between Greek and Muslim philosophy). Die Steatslei-tuing von al-Farabi. Deutsche Bearbeitung mit einer Einleitung

۱۶ - ڈی ٹریسی Dietrici نے ان کے عنوان کی تشریح اس طرح کی ہے Alfarabis Philosophiches Abhandlungen (ص ۳۱۹)—مصنف

uber das Wesen der arabischen Philosophie (Aus Dieterici's Nachlasse hrg. von Paul Bronnle, 147p. leiden 1904). Das Buch der Ringsteine Farabis mit dem Kommentare des leiden emir Ismail (ibn) el-Hoseini el-Farani) um 1485) ubersetzt und erlautert von M. Horten (Beiter. zur Gesch. d. Philos. des Mittelalters V, 3, 538p., Munster, 1906). Alfarabi : Uber den Ursprung der wissenschaften Eine Einleitungsschrift in die philosophischen Wissenschaften hrg. von Clemens Baeumker (ibidem, XIX, 3, 21 p., Munster, 1916 یعنی Liber Alpharabii de ortu scientiarum کا متن جیسا کہ Gundislari نے ۱۱۵۰-۱۱۳۰ کے لگ بھگ اس کا ترجمہ کیا۔

J. G. L. Kosegarten : Alii Ispahensis Liber cantilem—تنقید narum magnus (Greifswald, 1840-1846). Fried. Dieterici (1831-1903) : Die Philosophie der Araber im 9. und 10. Jahrh. Theologie des Aristoteles, den Abhandlunged Alfarabis und den Lehriften der Lautern Bruder herausgegeben und ubersetzt (16 vols., Leipzing, 1858-1850), Moritz Steinchneider : Alfarabi. Des arabischen Philosophen Leben und Schriften mit besonderer Rucksicht auf die Geschichte der griechischen Wissenschaft unter den Arabern. Grossentheils nach handschriftlichen Quellen (Memoires de l. arademie dc St. Petersbourg, 70 series vol. 13, 258p., 1869) C. Brockelmann : Arabische Litterature (vol. 1,210-213, 1898). M. Worms : Die Lehre vou der Anfangslosigkeit der Welt besi den mittelalt. arab. Philosophen des Orients und ihre Bekampfung durch die arabischen Theolegen (Mutakallimun) (Beitr. zur Oesch. d. Philos. des Mittelaltees, III,4, Munster, 1900). Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (54-56, 1900); Nachtrage (165, 1962): A. Loewenthal : Article in Jewish Encyclopedia (Vol. 1,374, 1901). T. J. De Boer : Geschichte der Philosophie im Islam (88-116. 1901) E. Wiedemann : Uber al-Farabi's Aufzahlung der Wissenschaften (Beitrage,XI, sitzungsber. d. phys. med. Sezietat zu Erlangen, vol. 39, 74-101, 1907. Accordidg to Wiedemann, (فارابی کی صنف بندی وہی تھی جو گیمینوس کی جیسا کہ پروکاوس نے اسے قائم رکھا۔ کاسیوڈو روس نے البتہ ایک دوسرا نظام مرتب کر لیا تھا)۔

Carra de Vaux : Encqclopaedia of Islam (vol. 2, 53—55, 1913). P. M. Bouyges : Sur le Descientiis recemment edite en arabe a Saida et Sur le De divissone philosodhiae de Gundissalinus (Melanges de l, University St. Joseph, 9,49-69, Beyrouth 1924). H. G. Farmer . The Arabian Influence on Musical Theory (Journal R. Asiatic Soc., 61-80, 1925; Isis, VIII, 508).

اس امر کی بڑی ضرورت ہے کہ فارابی کا مطالعہ ہمارے نقطۂ نظر سے کیا جائے - مثال کے طور پر راقم الحروف سائنس میں اس کی خدمات کو ٹھیک ٹھیک بیان نہیں کر سکا نہ فلسفہ ریاضیات میں کیونکہ اس ضمن جو تحقیقات لازم آتی ہیں ابھی تک نہیں کی گئیں -

مسعودی کے لئے ملاحظہ ہو فصل جغرافیہ (ھفتم) آگے چل کر -

مسیحی فلسفی جنھوں نے عربی میں قدم اٹھایا

متا ابن یونس

ابو بشر متا ابن یونس (یا یونان ، آئیونوی ؟) یونانی الاصل تحصیل علم دیر قنا واقع شام میں کی - بغداد میں فروغ پایا اور وہیں ۹۴۰ کے قریب فوت ہو گیا - مسیحی فلسفی اور یونانی سے سریانی اور عربی کا مترجم - فارابی کا استاد - اس نے تھیمس ٹیوس کی شرح (جس کے لئے دیکھئے قرن چہارم کا دوسرا نصف) کا عربی میں ترجمہ کیا جو اس نے ارسطو کی کتاب الفلک (۱۷) پر لکھی تھی -

H. Suter : Mathenatikor (50,1900).

---

۱۷ - De Coelo جس کی نظر ثانی پھر یحییٰ ابن عدی نے کی ج-د آگے—مصنف

یحیی بن عدی

ابو زکریا یحیٰ بن عدی ابن حمید - ۸۹۲ میں تکریت میں پیدا ہوا - بغداد میں زندگی بسر کی اور وهیں ۹۷۴ میں انتقال پایا - سریانی سے عربی کا یعقوبی مترجم - متا بن یونس اور فارابی کا شاگرد - اس نے متا کی اس شرح پر نظر ثانی کی جو اس نے ارسطو کی کتاب الفلک پر لکھی - نیز ارسطو کی جوبات پر اسکندر افرودیسیاسی (ج - د قرن ثالث کا نصف اول) کی شرح کا ترجمہ بھی کیا (۱۸) -

Petits traites apologotiques, text arabe et traduction—متن francise par Augustin Perier (135 p, Paris, 1920).

H. Suter : Malthematiker (59, 68, 1900) ; Abbe—تنقید Augustin Perier : Yahya ben Adt (These, Paris, 228 p., Paris, 1920 ; Isis, VII, 185).

۳ - اسلامی ' بازنطینی اور چینی ریاضیات اور فلکیات

اسلامی ریاضیات

ابن الادمی

محمد ابن الحسن بن حمید - قرن نہم کے اختتام پر فرغ پایا یا : دهم کے آغاز میں - مسلمان هیئت دان - اس نے جو فلکی جداول طیار کئے ان کی تکمیل اس کی موت کے بعد اس کے شاگرد القاسم ابن محمد ابن هشام المدنی نے کی اور ان کی اشاعت ۲۱-۹۲۰ میں هوئی نظم العقد کے عنوان سے (ناپید هے) -

H. Suter : Mathernatiker (44, 1920).

۱۸ - ارسطو کی طبیعیات پر اس کی ایک اور شرح کا ترجمہ ابن روح نے کیا - نظر ثانی ابن عدی نے — مصنف

ابن اماجور

ابوالقاسم عبداللہ ابن اماجور (یا ماجور) الترکی - مرز و بوم فرغانہ ، ترکستان اور زمانۂ فروغ تقریباً ۸۸۵ سے ۹۳۳ تک - مسلمان ہیئت دان - مسلمانوں کے عظیم ترین رصد کاروں° میں سے ایک - ۸۸۵ اور ۹۳۳ کے درمیان اس نے کئی ایک مشاہدے کئے جس میں ان کا بیٹا ابوالحسن علی اور ایک آزاد غلام مفلح بھی شریک تھے - باپ اور بیٹے دونوں کو اکثر بنو اماجور بھی کہہ دیا جاتا ہے - ان کے بعض مشاہدات کا ذکر ابن یونس نے کیا ہے - انہوں نے باہم مل کر متعدد فلکی جداول طیار کئے: الخاص، المزنر اور البدیع کے نام سے - یہ مریخ کے جداول تھے ایرانی منیثیات وغیرہ کے مطابق -

H. Suter : Mathematiker (49,211,1900, 165,1902).

ابو کامل

ابو کامل شجاع ابن اسلم بن محمد ابن شجاع الحاسب المصری خوارزمی کے بعد فروغ پایا جس کا انتقال ۸۶۰ کے قریب ہوا مگر عمرانی سے پہلے جس کا سنہ وفات ۹۵۵ ہے - لہذا ہم امتحاناً کہہ سکتے ہیں کہ اس کا زمانہ قرن دہم کے آغاز کے لگ بھگ ہوگا - ریاضی دان جس نے جبر و مقابلہ میں خوارزمی کے کام کی تکمیل کی - دو درجی مساوات کے دونوں جذر کی تعیین اور ساخت - جبری مقادیر کی ضرب اور تقسیم اور ان کی قدروں کی جمع و تفریق ہمارے ضابطے کے مطابق (۱۹) - مخمس الاضلاع اور دہ اضلاع کا مطالعہ - کرخی اور لیونار ڈو ڈا پیسا (۲۰) نے اس کی تصنیف سے خوب خوب فائدہ اٹھایا -

---

۱۹ - $\sqrt{a} \pm \sqrt{b} = \sqrt{a+b \pm \sqrt{2ab}}$

۲۰ - Leonardo de Pisa

Gustavo Sacerdote : II trattato del pentagone—متن اور ترجمے edel decagono per la prima volta pubblicato in italiano (Steinseh-neider's Festschrift, 162-194, Leipzig, 1896). H. Suter : Die Abhandlung uber das Funfeck und Zehneck (Bibliotheca Mathe-matica, vol, 10, 15-12, 1910) ; Das Buch der Seltenheiten der Rechenkunst. Ubersetzt und mit Kommentar versehen (ibidem, vol. 11, 100-120, 1911). دوسری تصنیفات صرف لاطینی یا عبرانی ترجموں میں ملتی ہیں۔ ابو کامل کے جبر و مقابلہ کا ترجمہ انگریزی میں ہو جانا چاہیے۔

Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber تنقید (43, 1900 ; : — تنقید Nachtrage, 164, 1902). L.C. Karpinski : The Algebra of Abu Kamil (Bibliotheca Mathematica, vol. 12, 40-41, 1912. Based upon the Paris manuscript 7377 A, from which long extracts are quoted) اس مبحث کا عام بیان اسی عنوان کے ماتحت American Mathematical Monthly. (ج ۲، ۳۸—۳۷، ۱۹۱۳ میں۔

ابو عثمان

ابو عثمان سعید ابن یعقوب الدمشقی – بغداد میں فروغ پایا۔ المقتدر خلیفہ از ۹۳۲ تا ۹۰۸ کے عہد میں مسلمان طبیب اور ریاضی داں۔ اس نے ارسطو، اقلیدس اور جالینوس (امزجہ اور نبض) اور پورفری کی تصنیفات کا عربی میں ترجمہ کیا جن میں سب سے اہم اقلیدس کی فصل دہم کا ترجمہ ہے، معہ شرح پاپوس اور جو صرف عربی ہی میں دستیاب ہوتی ہے۔ ۹۱۵ اس کے ذمے بغداد، مکہ اور مدینہ کے شفاخانوں کی نگرانی کر دی گئی۔

Heinrich Suter : Der Kommentar des Pappus — متن zum X. Buche des Euklides (Abhandlungen zur Geschichte der Naturwissenschaften, Heft, 4, 9-78, Erlangen, 1922. German translation ; Isis, V, 492). زیادہ بہتر نسخہ اور شرح انگریزی میں ترتیب دیا جا رہا ہے از ولیم ٹامسن ۱۹۲۶)۔

تنقید — L. Leclerc : Medecine arabe (vol. 1, 374, 1876. Only a few lines). H. Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (49, 211, 1900). Max Meyerhof : New Light on Hunain (Isis, VIII, 710, 1926).

البلخی

بو زید احمد ابن سہل البلخی ۔ مولد صوبہ بلخ کا شہر شامستیان — م - ۹۳۴ - جغرافی اور ریاضی دان ۔ فرقہ امامیہ کا پیرو اور کندی کا شاگرد ۔ فہرست میں اس سے متعدد کتابیں منسوب ھیں ۔ ھم ان میں صرف ریاضی کی فضیلت ' اور صحت نجوم کا حوالہ دیں گے - اس کی صور الاقالیم زیادہ تر جغرافی نقشوں پر مشتمل ھے ۔

کتاب آفرینش اور تاریخ (۲۰) جو کبھی اس سے منسوب کی جاتی تھی- دراصل مطہر ابن طاھر المقدسی (ج - د باب مابعد) کی تصنیف ھے جو ۹۶۶ میں قلمبند ھوئی -

M. J. de Geeje : Die Istakhri—Balkhi Frage (Z. D. deutschen morgenl. Ges vol. 25, 42-58, 1871). Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber 211, 1900). Clement Huart : Arabic Literature (301, London, 1903) ; Encyclopedia of Islam (vol. 1, 624, 1911).

ھمدانی کیلئے ملاحظہ ھو فصل جغرافیہ (۷) ذیل میں -

سنان ابن ثابت کیلئے ملاحظہ ھو فصل طب (۸) ذیل میں

ابراھیم بن سنان

ابو اسحق ابراھیم بن سنان ابن ثابت ابن قرہ - ۹-۹۰۸ میں پیدا ھوا اور ۹۴۶ میں انتقال کر گیا ۔ ثابت ابن قرہ (ج-د قرن نھم کا دوسرا نصف) کا پوتا ۔ اس کے باپ سنان کو بھی جس نے اسلام قبول کر لیا تھا اور ۹۴۳ میں فوت ھوا فلکیات اور ریاضی میں بڑا امتیاز حاصل تھا ۔ (دیکھئے فصل طب ذیل میں) ۔ ابراھیم نے مخروطات کی

---

۲۰ - ان کتابوں کے اصل عنوانات کیا ھیں ؟ — مترجم

هو گیا تھا اور غالباً یہی زمانہ ہے جب انگریزی سیکسن لوگ جملہ عقاقیری معلومات کے زیادہ حصہ کی تحصیل کر چکے تھے۔ لیکن قدیم ترین سیکسن مخطوط جس میں ان معلومات کی تشریح کی گئی ہے نام نہاد بالڈ کی کتاب علاج (۱) ہے جس کا زمانہ قرن دہم کے نصف اول کے لگ بھگ ہے اور جسے کچھ عرصے تک دیر گلیسٹن بیری (۲) میں رکھا گیا تھا۔ بقول جے۔ ایف۔ پین (۳) اس کتاب کی عقاقیری معلومات سلرنوی (۴) معلومات سے زیادہ جامع ہیں گو سلرنوی متون کا زمانہ زیادہ متاخر ہے۔ بالڈ کی کتاب غالباً قدیم ترین طبی کتاب ہے جو مقامی زبان میں قلمبند ہوئی۔ یہ عطائی بالڈ کا جس کے زیر ہدایت اس کی تالیف تحریری یا غیر تحریری ماخذ کی بنا پر ہوئی- شاید بادشاہ ایلفریڈ سے برابر میل جول رکھتا تھا۔ چنانچہ اس کا ایک باب ان نسخوں پر مشتمل ہے جو ہیلیاس (۵) بطریق یروشلم نے بادشاہ کی خدمت میں پیش کئے۔

اسی قسم اور اسی زمانے کا ایک اور مگر بہت چھوٹا انگلیسی سیکسن رسالۂ نسخے (۶) ہے گو یہ امر ابھی تک تحقیق طلب ہے کہ عقاقیر کے متعلق یہ انگلیسی سیکسن معلومات کیا ان کی اپنی حاصل کردہ نہیں یا صورت یہ ہے کہ ہم ابھی تک یونانی ماخذ میں ان کا سراغ نہیں لگا سکے۔

---

۱ - Leech Book of Bald

۲ - Glastonbury

۳ - J. F. Payne ۱۹۰۳ میں رائل کالج آف فیزیشنز میں خطبہ ــ مصنف۔

۴ - یعنی سلرنو کی درسگاہ سے متعلق ــ مترجم

انگریزی سیکسن لوگ کم از کم ۵۰۰ عقاقیر سے واقف اور ان کا استعمال جانتے تھے ــ مصنف۔

۵ - Helias

۶ - Lacnunga

متن — Rev. Oswald Cockayne : Leechdoms, Wortcunning, and Starcraft in early England (Rools Series, 3 vols., London, 1864-8866 ; vol. 2, 1865. جو ۱۸۶۵ میں طبع ھوئی تمام تر بالڈ کی کتاب کیلئے مخصوص ہے ۔ معہ فرھنگ و انگریزی ترجمہ ۔ البتہ Lacnunga کا متن اور ترجمہ مجلد سوم میں ملیگا۔ ص ۸۰— ۱۸۶۶۰۱) ۔

تنقید — J. F. Payne : English Medicine in the Anglo-Saxon Times (Oxford, 1904)· Eleanor Sinclair Rohde : Old English Herbals (London, 1922, chapter 1 ; Isis, V, 457 ; VI, 213).

ابن وحشیه

ابوبکر احمد (یا محمد) ابن علی ابن الوحشیه الکلدانی یا النبطی۔ عراق میں پیدا ھوا ایک نبطی خاندان میں (۷) تیسری صدی هجری کے اختتام کے قریب قریب فروغ پایا یعنی ۹۱۲ سے پہلے۔ کیمیاگر، کیمیاگری اور سحر و نیرنج یا علوم خفیه و سریه میں متعدد کتابوں کا مصنف (فهرست میں مذکور هیں) ۔ ۹۰۴ کے لگ بھگ اس نے نام نہاد کتاب الفلاحۃ النبطیه تصنیف کی جو کہا جاتا ہے بابلی مآخذ کا ترجمہ ہے لیکن جس سے مقصود یہ تھا کہ بابلی ۔ آرامی ۔ شامی تہذیب و تمدن (یا سادہ لفظوں میں یوں کہئے کہ قبل اسلام کی ''قدیم'' تہذیب و تمدن) کی تعریف کی جائے ۔ اس کتاب میں زراعت اور توھمات کے متعلق بھی قیمتی معلومات ملینگی ۔

اس جعل کو شہرت ھوئی تو خوول سون (۸) ایسے ممتاز روسی مستشرق کی بدولت جو سر تا سر اس دھوکے کا شکار ھو گیا ۔ حالانکہ

---

۷ ۔ نبط ارض کلدانیه اور بابل کے قدیم باشندوں کی اولاد ھیں ۔ ان کی قومی زبان آرامی تھی ۔ لیکن نبطی کا لفظ اکثر رسماً اور ذرا غیرمتعین طور پر بھی استعمال کر لیا جاتا ہے۔ جیسے ماھران مثلاً سحر و نیرنجات یا علوم خفیه کے جاننے والوں کے لئے آج کل کے ماھرین علوم مخفیه میں کلدانی، قبطی اور ھندو کی اصطلاحیں مستعمل ھیں— مصنف ۔

۸ - Khvolson

ابن وحشیہ میخی مخطوطات کے پڑھنے میں ایسا ہی قاصر تھا جیسے مصری عرب خط مقدس کو۔

متن۔ Ahmad ibn Abubkr bin Wanshih. Ancient alphabets and hieroglyphic characters explained, with and account of the Egyptian priests, their classes, initiation, and sacrifices. Arabic text with translation by Josesh Hammer (Purgstall) (214 P., London, 1806). یہ ایک اور موضوع تصنیف کتاب الشوق المستہام فی معرفت رموز الاقلام کا ترجمہ ہے۔

تنقید۔ Fihrist (311-312, 358). Encyclopedia of Islam (II, P. 427). ملاحظہ ہو غیر دستخط شدہ مقالہ Ernst Meyer · Geschichte der Botanik (vol. 3, 43-88, 1856) Daniil Abramovich Khvolson : Uber die Uberreste der altbabylonischen Literature in arapischen Ubersetzungen (Memoris or the Hussian Imperial Acad., vol. 8, 1859). L. Leclerc : Histoire de la medecine arabe (vol 1, 307-315, 1976). Brockelmann : Geschichte der arabischen Literatur (vol, 1, 242-243, 1898). L. C. Karpinski : Hindu Numerals Among the Arabs (Bibliotheca. Mathematica, vol. 13, 97-98, 1913). Lippmann quotes him twice in his Alchemie (P. 352, 415, 1919). E. Wiedemann : Zur nabataeischen Landwirtschaft (Z. fur Semitistik, vol. 1, 201-202, 1922).

اسلامی اور جاپانی جغرافیہ

ابن سراپیون

ابن سرافیون (؟) یحیٰی ابن سرافیون سے ملتبس نہ کیا جائے جس کا ذکر باب ماسبق میں آچکا ہے۔ الجزیرہ میں فروغ پایا۔ قرن دھم کے اوائل میں۔ مسلمان جغرافیہ دان۔ جغرافیے میں ایک کتاب کا مصنف جس میں مختلف بحیروں، جزیروں، جھیلوں، پہاڑوں اور دریاؤں کے حالات بیان کئے گئے ہیں۔ اس نے فرات، دجلہ اور نیل کا جو حال بیان کیا ہے بالخصوص دلچسپ ہے۔ پھر انہار بغداد (۱) کے متعلق بھی یہ اسی کا

۱۔ ۹۰۱ سے پہلے اور ۹۴۵ کے بعد — مصنف

بیان ہے جس کی بنا پر ہم سمجھ سکتے ہیں کہ از منہ متوسط میں اس شہر کا نقشہ کیا تھا اور جسے لی - اسٹرینج (۲) نے بڑی خوبی سے تیار کر لیا ہے (۱۹۰۰) گو اس میں بعض دوسرے ماخذ مثلاً یعقوبی سے بھی کام لیا گیا تھا - نظام آب کے اس سلسلے کے متعلق جو ایک جال کی طرح پھیلا ہوا تھا ابن سراپیون اور شاہراہوں کے بارے میں یعقوبی کے اس بیان کی جو بغداد سے مختلف سمتوں میں گئی تھیں بڑی خوبی سے تکمیل ہو جاتی ہے -

Guy Le Strange : Description or Mesopotamia and Beghadad, written about the year 900 a. d. by Ibn Serapien. The Arabic text edited from a manuscript in the British Museum with translation and notes (Journal Roy. Asiatic Sec., 1-76, 255-315, 1895).

Guy Le Strange : Baghdad during the Abbasid Caliphate (Oxford 1900 ; reprinted, 1924).

ابن رستہ

ابو علی احمد ابن عمر ابن رستہ - اصفہان میں فروغ پایا - ۹۰۳ کے لگ بھگ - ایرانی جغرافیہ دان - ۹۰۳ کے قریب اس نے ایک جامع تصنیف الاعلاق النفیسہ تالیف کی جس کا صرف جغرافی حصہ دستیاب ہوتا ہے - وہ ایک مقدمے پر مشتمل ہے جس میں سماوی اور ارضی کروں سے بحث کی گئی ہے - اس کے بعد ممالک کا حال مذکور ہے -

متن اور ترجمے — Kitab al-a'laq an-nafisa auctore Ibn Rosteh . . . . Edidit M. J. De (Biblieth. geograph. arabic. M.J. De (Biblieth. geograph. arabic. VII. Leiden, 1892). - خوولسن نے اقتباسات شائع کئے روسی ترجمے کے ساتھ-

تنقید— C. Van Areudonck : Encyclopedia of Islam (vol. 2, 410, 1918)

ابن الفقیہ

ابوبکر احمد بن محمد ابن اسحق ابن الفقیہ الہمدانی - ہمدان واقعہ ایران میں پیدا ہوا - ۹۰۳ کے قریب فروغ پایا - ایرانی جغرافیہ

۲ - Guy Le Strange

دان ۔ ح ۔ ۹۰۳ میں اس نے کتاب البلدان کی تکمیل کی جس کا مقدسی اور یاقوت نے اکثر حوالہ دیا ہے ۔ یہ کتاب ضائع ہو چکی ہے ۔ البتہ اس کی ایک موجز موجود ہے اور امکان یہ ہے کہ اسے علی ابن جعفر ابن احمد الشیرازی نے ح ۔ ۱۰۲۲ میں تیار کیا ۔

متن—Compendium Libri Kitab al-boldan avctore Ibn al-Faqih al-Hamadhani. edited by M.J. Be Coeje (Bibliotheca geographorum 5, Leiden, 1885).

تنقید—C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 227, 1898)

الجیہانی

ماور النہر میں سامانی دربار کا وزیر ۔ ح ۔ ۸۹۳ تا ۹۰۷ میں فروغ پایا ۔ ایرانی جغرافیہ دان ۔ ایک طویل کتاب المسالک کا مصنف جو ناپید ہے ۔ لیکن جسے شاید ادریسی نے استعمال کیا (قرن دواز دہم کا دوسرا نصف) ۔ ابو دلف اسی کے اشارے سے عازم ہندوستان ہوا تھا ۔

سی ۔ بروکلمن : ادبیات عرب (۱، ۲۲۸، ۱۸۹۸) ۔ بروکلمن کہتا ہے ۔ الجیہانی کی کتاب قدامہ کی کتاب الخراج کی زیادہ مسبوط شکل ہے جو اگر صحیح ہے تو قدامہ کی تصنیف کا زمانہ اس سے متقدم ہے جو راقم الحروف نے بیان کیا یا پھر جیہانی کی تصنیف کا متاخر ؟) ۔

ابو زید

ابو زید الحسن السیرافی، از سیراف، ساحل خلیج فارس پر ۔ مسعودی کا معاصر ۔ عرب جغرافی جس نے ۹۳۱ کے لگ بھگ اسلامی سیاحتوں کے حالات مرتب کئے تاکہ سلیمان کے بیانات کی تکمیل ہوجائے (دیکھئے قرن نہم کا نصف اول) ۔ ابن وھب کا اس نے بالخصوص ذکر کیا ہے جو ۸۷۰ میں دربار چین پہنچا ۔ علی ھذا خراسان کے ایک تاجر کا ۔ اس تالیف کا عنوان شاید 'اخبارالصین والہند' تھا اور یہ مارکو پولو سے پہلے اس نوعیت کی اہم ترین کتاب ہے جس میں چین، ہندوستان، خراسان، عرب کے جنوبی سواحل اور ساحل زنجبار کے حالات مذکور

تھے - ۸۷۸ میں اس نے خان فو (ھانگ چو) کی بربادی کا حال قلمبند کیا ھے - (۳)

متن ــ ملاحظه هو سلیمان تاجر (قرن نہم کا پہلا نصف) - ابو زید کی کتاب همیشه سلیمان کی کتاب کے ساتھ شائع هوئی -

تنقید ــ بہترین کیفیت Reinaud کی Geogrephie d' Aboulfide میں ملیگی (ج ۱ ، ۱۸۲۸) - نیز اس کی Memorie سنه ۱۸۴۸ اور Beazley (۱۸۹۷) میں - نیز ملاحظه هو E. H. F. Meyer کی Geschichte der Botanik (ج ۳ ، ۳۷۸—۳۷۳ ، ۱۸۰٦) -

احمد ابن فضلان

احمد ابن فضلان ابن عباس ابن راشد ابن فضلان ابن حماد - مسلمان سیاح جسے خلیفه المقتدر نے ۹۲۱ میں شاه بلغار کے پاس جس کا قیام والگا (۴) کے حوالی میں رهتا تها بهیجا - اس کے لکھے هوئے حالات اولیں قابل اعتماد بیان هیں روس کا اور قریباً قریباً تمام تر یاقوت کی جغرافی قاموس میں شامل -

متن اور ترجمے—Christian Martin Frahn : Ibn-Foz'an's und anderer Arabar Berichte Uber die Russen alterer Zeit (Text und Ubersaetzung mit Anmerkungen. 360 p., St. Petersburg, 1823).

تنقید—C. Raymcrd Heazley : Dawn of Mcdern Geography (Vol. I, 434, 438, 1897). Carl Brockelmann : Gesch. d. arabischen Litteratur (I, 227, 1898).

قدامه

ابوالفرج قدامه ابن جعفر الکاتب البغدادی (۴) متوفی ۹۴۸—۳۹ - عیسائی محاسب محاصل جس نے المقتفی کے زمانه خلافت میں (۹۰۲ تا ۹۰۸) اسلام قبول کیا - (معلوم هوتا ھے ۹۲۸ کے بعد) اس نے

---

۳ - ترکی نام آتل —ترجمه

۴ - یعنی بغداد کا سیکریٹری ، (دبیر ، معتمد عربی میں کاتب—مترجم) میرے سنین M J. Goee سے ماخوذ هیں - لیکن بروکلمن کے نزدیک قدامه ۲۳—۹۲۲ (؟) میں فوت هوا (ادبیات عرب ب ، ج ۱ ، ۲۲۸)—مصنف

۳ - یا کین ٹن (Pelliot Toung Pao ج ۲ ۹ ، ۳۱۰ ، ۱۹۲۲) - یه اس وقت چین میں اسلامی اور بیرونی تجارت کا مرکز تها—مصنف

کتاب الخراج تصنیف کی - جو میں ڈاک کے انتظام کا حال بیان کیا گیا ہے ، اور جس میں علاوہ اس کے جغرافی معلومات بھی شامل ہیں - ان کی نوعیت وہی ہے، جیسی ان معلومات کی جو ابن خورداذبہ کی کتاب الممالک میں ملیں گی -

ہمارے پاس اس قسم کی چار تصنیفات ہیں ، جو مسلمانوں نے قلمبند کیں اور جس سے ان کی باہم تکمیل ہوتی ہے - ملاحظہ ہوں - ہمارے شذرات ابن خورداذبہ اور یعقوبی (قرن نہم کا دوسرا نصف) ابن رستہ اور قدامہ پر - جیہانی کی ایک ایسی ہی تصنیف ضائع ہو چکی ہے -

متن اور ترجمے—Excerpta e Kitab al-kharadj, edited and translated into French, with notes and glossary, by M. J. de Goeje at the end of his edition of Ibn Khurdadhbih in Bibliotheca Geographorum Arbicorum (vol. 6. Leyde, 1889).

تنقید—G. La Strange : The Lands of the Eastern Caliphate (12, Cambridge, 1905).

البلخی کے لئے دیکھئے فصل ریاضیات (۴) اوپر -

الہمدانی

ابو محمدالحسن ابن احمد ابن یعقوب الہمدانی ابن الحائک (۵) - ایک یمنی خاندان میں پیدا ہوا - صنعا میں وفات پائی ۳۳۴—۹۴۵ میں ، زندان خانے میں - عرب جغرافی' اثری اور فلکی - جس نے عرب کا ایک جغرافیہ (صفت جزیرۃالعرب) اور یمن کے عتائق میں ایک عظیم کتاب بعنوان 'الاکلیل' تصنیف کی جس سے پتہ چلتا ہے کہ قدیم عربوں کے خیالات سائنس کے متعلق کیا تھے (کونیات - فلکیات - فلسفہ فطرت) ہمدانی نے یمن کے لیے فلکی جد اول بھی طیار کیے -

---

۳- ترکی نام آتل—مترجم

۴- یعنی بغداد کا سیکرٹری (دبیر ، معتمد ، عربی میں کاتب—مترجم) راقم‌الحروف کے سنین M.J. de Goeje سے ماخوذ ہیں لیکن براکلمن (تاریخ ادبیات عرب ، ج ۱ ' ص ۲) کے نزدیک قدامہ کا انتقال ۹۲۲-۲۳ میں ہوا (؟)—مصنف

۵- بافندہ زادہ جس کا استعمال کبھی اس کی تحقیر کے لیے بھی کیا جاتا ہے—مصنف

متن—صفت کو D.P. Muller نے ترتیب دیا (لانڈن ۱۸۸۴)— اکلیل کا صرف ایک حصہ شائع ھوا (اور ترجمہ) D.H. Muller کی Sitzungsber der Wiener Aradamic میں (مجلدات ۹۴ اور ۹۷، ۱۸۷۹—۱۸۸۰)۔

تنقید—F. Wustenfeld: Geschichtschreiber (p. 26, 1881). C. Brockelmann: Arabische Litteratur (vol. 1, 229, 1898) H. Suter: Mathematiker (53, 1900). R.A. Nicholson: Literary History of the Arabs (11, 12, 24, 1907).

ابو دلف

ابودلف مسعر ابن المہلل الخزرجی الینبوعی ۔ مولد ینبوع نزد مکہ معظمہ (۶) ۔ بخارا میں فروغ پایا، سامانی تاجدار نصر ابن احمد ابن اسمعیل کے دربار میں جس نے ۹۱۳ تا ۹۴۲ حکومت کی ۔ شاعر اور سیاح ۔ ۹۴۲ کے قریب تبت کے راستے ہندوستان آیا، ہندو راجہ کلتلی ابن شخبر کی سفارت کے همراہ اور پھر کشمیر، افغانستان اور سجستان ھوتا ھوا واپس چلا گیا ۔ اس نے اس سفر کا حال عجائب البلدان کے نام سے قلمبند کیا جس کے اقتباسات یاقوت اور قزوینی میں محفوظ ھیں ۔

Kurt de Schlozer: Abu Dolaf Misaris bin Mohalhal le itinere suo asiatice commentarius (Berlin, 1845) C. Brockelmann: Geschichte der arabischen Literatur (vol. 1, 221, 1898). J. Marpuart: Das Itinerar des Fi'sar nach der . chinesischen Hausstadt, in Osteurcpaische und ostasiatische Steifzuge (74—95 Leipzig, 1903). Prench translation of the texts in G. Ferrand: Relations de voyages arabes, persans et turcs (vol 1, 208 f., Paris, 1913). Yule : Cathay and the Way Thither (New edition, vol. 1, 1915).

المسعودی

ابوالحسن علی ابن الحسین ابن علی المسعودی ۔ بغداد میں پیدا ھوا تیسری صدی هجری کے اختتام کے قریب قریب یعنی ۹۱۲ سے قبل اپنی عمر کے آخری دس سال شام اور مصر میں گذارے ۔ قاهرہ میں انتقال پایا ۔ ۹۵۷ کے لگ بھگ ۔ معتزلی عرب، سیاح، جغرافی او، مورخ ۔

۶ ۔ زیادہ صحیح مدینہ منورہ کے قریب — مترجم

اس نے بڑی طویل سیاحتیں کیں جن میں غالباً مبالغے سے کم لیا گیا ہے کیوں کہ یہ امر بڑا مشکوک ہے کہ وہ سچ مچ مدغاسکر اور چین پہنچ گیا تھا۔ اس کی سب سے بڑی تصنیف کا جو اب تک دستیاب ہوتی ہے عنوان ہے مروج الذہب و معادن الجواہر (۷)۔ ایک طرح کی تاریخی جغرافی جامع جو قریباً ۹۴۷ء میں قلمبند ہوئی (نظر ثانی ۹۵۶ء میں کی گئی)۔ اس تصنیف کی بڑی خوبی مصنف کی ہمہ گیر دلچسپی ہے جس نے معلومات کا کوئی سرچشمہ نہیں چھوڑا، علی ہذا اس کا استعجابی عنصر (۹۵۵ء کے زلزلے کا حال، بحیرہ مردار کا بیان، ارضیاتی بحثیں وغیرہ وغیرہ)۔ ہوا چکیوں کا (سجستان میں) اولین بیان مروج الذہب ہی میں ملتا ہے (۸)۔ کتاب التنبیہ والاشراف میں جو اس نے اپنی عمر کے آخری سال میں تصنیف کی اپنے زندگی بھر کے کام کی تلخیص اور نظر ثانی کر دی ہے۔ اس سے مسعودی کے فلسفہ فطرت کا خاکہ علی ہذا ارتقا کے متعلق اس کے نظریات (معدنیات سے نباتات،

۷۔ انگریزی میں مروج کا ترجمہ meadows کیا گیا ہے۔ یہ نہ تو بہ اعتبار مفہوم نہ باعتبار رعایت لفظی (معادن سے) درست ہے۔ اس کا صحیح ترجمہ در اصل ''دھونا'' ہے (Washings) کان کنی کے مفہوم میں۔ یعنی دھاتوں کو مٹی سے الگ کرنا (D. B. M.)—مصنف

۸۔ مروج الذہب (ج ۲، ص ۸۰ [انگریزی ترجمہ] معلوم ہوتا نہیں ہوا کہ ان مسلمانوں نے ایجاد کیں یا مشرق کی کس قوم نے۔ خلیفہ [ثانی حضرت] عمر کے بارے میں ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ عربوں کو قرن ہفتم کے نصف اول ہی میں ان چکیوں کا علم ہوگیا تھا (؟)۔ اس روایت کو میور (Muir) اور وائر (Weir) دونوں نے بیان کیا ہے (The Caliphete, 187 Edinburgh, 1915) مغرب میں ان کا اولیں ذکر ۱۱۰۵ء کے فرانسیسی منشور میں آیا ہے moledina ad ventuin (Magasiny pittoresque, vol. 20, 50, 1820)—مصنف

نباتات سے حیوانات اور حیوانات سے انسان (۹) ھمارے سامنے آ جاتا ھے - مسعودی کو پلانئی سے تشبیہ دی گئی ھے -

متن اور ترجمے - d'Or. Texte et traduction Les Prairies par C. Barbier de Meynard et pavet Courtaille (Paris, Societe asiatique, 9 vols., 1861 — 1877 مجلد ۴ تا ۹ الگ بھلگ - باربئے نے ترتیب دیں - مجلد ۹ میں ایک مبسوط اشاریہ موجود ھے - نیز سلوسٹر دے ساسی کی ۱۸۰۱ کی Memoire s طبع مکرر جس کا حوالہ ذیل میں دیا گیا ھے) - اس کتاب کا باب چہارم (جس میں ھندوستان کا ذکر کیا گیا ھے)

Joh. Gildemeister عربی اور لاطینی میں اس سے پہلے شائع کر چکا تھا بعنوان De rebus indicis loci et opuscala inedita (بان ۱۸۳۸) انگریزی ترجمے کی ابتدا Aloys Sprenger نے کی تھی (ح - ۱، لندن، ۱۸۴۱ء) بعد ازاں کوئی جلد شائع نہیں ھوئی)

کتاب التنبیہ M J. de Goeje نے ترتیب دی یعنی Bibliotheca geographorum arabicorumm (ج ۸، لندن ۱۸۹۰ء) میں - سلوسٹر دے ساسی اس کا ایک تجزیہ اس سے پہلے شائع کر چکا تھا - Le livre de l'indication et de l'admon ition ou l'indicateur et le moniteur. Notices et extraits de MSS. vol. 8, 132-199, 1810 طبع مکرر Prairies d'Or فرانسیسی ترجمہ از کرا دے فو (ج ۹، ۳۷۶-۳۰۱) میں Le Livre de l'avertirement et de la revision بعنوان (۱۸۹۶ء ص-پیرس ۱۸۹۶) -

Carra de Vaux: L'abrege des morveilles tradnit del'arabe d'apres les Mss. de la Bibliothaque National (450 p., Societe philologique, Paris, 1898.

---

۸ - یہ اس زمانے کے فلسفہ پسند مصنفین کا ایک پیش پا افتادہ مضمون تھا - لیکن مسعودی کیا یہ کہتا ھے ارتقا کے ایک مرحلے نے فی الرقعہ دوسرے مرحلے کی شکل اختیار کی ؟ یا یہ کہ یہ سب مظاہر قطرت ھی میں موجود تھے لہذا ھم نے ان کو اس طرح ترتیب دے لیا (D B. M.)—مصنف

اس کتاب کو مسعودی سے منسوب کیا جا سکتا ہے لیکن مرتب نے باحتیاط اس کا جو خلاصہ پیش کیا ہے اس کو دیکھتے ہوئے راقم الحروف کی رائے ہے کہ ہو سکتا ہے یہ مسعودی کی تصنیف نہ ہو گو اس کا زمانہ مسعودی سے متاخر نہیں۔ بہرحال یہ قرن دہم میں مسلمانوں کی ان معلومات کا ایک اہم ماخذ ہے۔

تنقید۔ ابن خلدون مسعودی کا بڑا معترف ہے (ملاحظہ ہو Prolago-menes ص ص ۶۵—۱۸۶۲ - لیکن ص ۷ سے بعد اور ۲۲۳ ببعد بھی دیکھئے)۔

E.H.F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 269—278, 1856). E. Renan : les prairies d'or. Melanges d'histoire et de voyage (253—275, Paris, 1890. Written c. 1873 apropos of Barbier's translation). Friedrich Dieterici : Der Darwinismus im X. und XIX. Jahrh. (Die Philosophie der Araber, 9, 240 p., Leipzig, 1878). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 143—145, 1898). E. Wiedemann : Uber den brief des goldenen Hauses von Aristoteles (Beitr. III, Sitzungsb. d. phys. med. Soc., vol. 37, 388—391, Erlangen, 1905. From Mas'udi's Book of Indication and Revision) C. Field : Tales of the caliphs (1909. Based on al-Mas'udi). E.G. Browne : Arabian Medicine (117—118, Cambridge, 1921). Carra de Vaux : Les penseurs de l Islam (vol. 1, 95—105, Paris, 1921 ; نیز vol. 2, 2, 42, 190, 202, 354).

کی تسورپوکی

یا محض تسوریوکی (۱) - سال ولادت ۱۸۳۳ م - ۹۶۲ - جاپانی شاعر - زیادہ تر چینی اور جاپانی نظموں کے ایک مجموعے کوکن - وکشو (۲) کے مرتب اعلی کی حیثیت سے مشہور ہے جس کی ابتداء ۹۰۵ اور تکمیل ۹۲۲ میں ہوئی - ہمیں یہاں اس کے ذکر کی (گو بقدرے اختلاف) ضرورت پیش آئی تو اس سفر کے روزنامچے کی وجہ سے جو اس نے صوبہ توسا (۳) سے (جس کا وہ صوبیدار تھا)

۱ - Ki Tsurayuki

۲ - Kokin-Wakashu یا کوکن شو (Kokin shu) (قدیم اور جدید نظمیں) ۲۰ جلدوں میں اور گیارہ سو سے زیادہ نظموں پر مشتمل زیادہ تر تنکہ (Tanka) (۳۱)—مصنف -

۳ - Tosa

دارالسلطنت کیوتو تک کیا (یہ سفر ایک سو دن میں طے ہوا) ۔ یہ روزنامچہ جس کا عنوان ہے توسا ۔ نکو (۴) ۹۳۵ میں قلمبند ہوا ''نسوانی'' انداز میں یعنی چینی کے بجائے جاپانی زبان اور جاپانی رسم الخط میں ۔ اس کی تخطیطی قدر و قیمت تو بہت زیادہ نہیں لیکن اس کا ادبی اور نفسیاتی مرتبہ بلند ہے ۔ اس کا شمار جاپانی ادب کی عالیات میں ہوتا ہے ۔

W. G. Aston : An Aneient Japanese Classic, the Tosa Diary (Transactions of the Asiatic Society of Japan. میں طبع ہوئی History of Japanese Literature زیادہ تر E. Papinot: Historical Dictionary مجلد ۳ حصہ دوم ۱۲۱-۳۱۔ 273,300, 1909).

۸ ۔ انگریزی بازنطینی اور عربی طب

انگریزی (یا زیادہ صحیح لفظوں میں انگریزی سیکسن) طب کے لیے ملاحظہ ہو راقم الحروف کا شذرہ کتب معالجہ پر فصل نباتیات (۶) میں اوپر ۔

بازنطینی طب

نونوس

تھیو فانیس نونوس (۱) قسطنطینوس ہفتم (پور فرے گینیٹوس) (۲) شہنشاہ از ۹۱۲ تا ۹۵۹ کے ماتحت فروغ پایا ۔ بازنطینی طبیب ۔ قسطنطینوس کے حکم سے اس نے ایک طبی موجز ۲۹۷ ابواب میں طیار کی (۳) زیادہ تر اوریباسیوس، ایٹیوس، اسکندر طرالسی اور پولوس ایگدنتہ پر مبنی ۔ اس نے ایک رسالہ غذا اور ایک رسالہ دواسازی (۴) میں بھی

---

۴ - Tosa - nikki

۱ - Theophanes Nonnos

۲ - Constantins VII, Prophyrogennetos

۳ ۔ ایاٹریکا یا ئیاٹریکون

۴ ۔ ٹاپورسٹا فارماکا یونی عام (سہل الحصول) علاج ــ مصنف

لکھا ۔ اس تصنیف کا انداز کا اگرچہ تنقیدی نہیں لیکن بڑی بات یہ ہے کہ اس وقت کے توہمات کا اس میں کوئی ذکر نہیں آیا ۔

متن ۔ ابیڈلی ڈائس اناربکس ہاسس ڈکنس ۔ یونانی اور لاطینی نسخہ (اسٹراس بورغ ۸ ۱۵۲۸ ۔ نیا نسخہ یونانی اور لاطینی Epitome Joh. Steph. Bernard از de curation morborum (۲ ج س ، گوٹا، ۱۷۹۵-۱۷۹۴) ۔

تنقید — Ernst H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 341-344, 1856). I wan Block in Puschmaun : Geschichte der Medizin (vol. 1)

عربی طب

اسحق الا اسرائیل

اسحاق اسرائیلی الاکبر (به اسحاق اسرائیلی الاصغر هسپانوی عالم فلکیات نہیں ۔ ج ۔ د قرن چہاردہم کا نصف اول) ۔ ابو یعقوب اسحاق بن سلیمان الاسرائیلی ۔ مصر میں پیدا ہوا ۔ قیروان واقعہ تونس میں فروغ پایا جہاں ۱۰۰ سال کی عمر میں اس کا انتقال ہو گیا قرن دہم کے تقریبا وسط میں (ح ۹۳۲ ؟) ۔ یہودی طبیب اور فلسفی ۔ اس کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ہے جنہوں نے سب سے پہلے یہود کو یونانی علوم اور فلسفہ کی طرف متوجہ کیا ۔ فاطمی خلیفہ عبید للہ المہدی (۹۰۹ تا ۹۳۴) کا طبیب جس کی فرمائش پر اس نے عربی میں متعدد کتابیں تصنیف کیں ۔ ۱۰۸۷ میں جب ان کا ترجمہ قسطنطین افریقی نے عبرانی اور هسپانوی میں کیا تو ان سے بے حد اثر قبول کیا گیا ۔ اس کی بڑی بڑی طبی تصنیفات ہیں ! کتاب الحمیات ، کتاب الادویہ المفردہ و الاغذیہ ، کتاب البول (ازمنہ متوسطہ میں اس موضوع پر اہم ترین رسالہ) ، کتاب اخلاق طبی (دلیل الاطبا (٦) عربی میں ناپید ہے ۔ عبرانی میں دستیاب ہوتی ہے منہگ (یا موسرها ۔ روفیئیم) ۔ اس نے ایک طبی اور فلسفیانہ رسالہ بھی لکھا ہے عناصر کی بحث میں (کتاب الاسقست) اور ایک تعریفات میں ۔

---

۴ - Isaac Judeaus, Isaac been Solomon

اسحاق اولین یہودی فلسفی ہے (یا یکے از اولیں) جس نے علوم کا ایک استقاف شائع کیا لیکن جس کی نوعیت اساسا ارسطاطالیسی ہے جیسا کہ مسلمان اس میں ترمیم کر چکے تھے -

متن اور ترجمے — پہلا متن جو شائع ہوا Tractatus de particularibus di actis ہے (پاڈووا، ۱۴۸۷) یعنی حمیات کی چار فصلوں میں سے آخری تین -

پہلا مکمل نسخہ Omnia opera Isaaci (لیون، ۱۵۱۵)

دلیل الاطبا کا ترجمہ اطالوی میں Saove نے کیا بعنوان Giornate Venets delic scicuze meciche (۱۸۶۱) اور جرمن میں David Kaufmann نے Magaz f d. Wissenschaft d-judentums (vol 11, 97-112, Berlin, 1884)

Joh. Pienic ! Die Hani schrift des Isaac Judeaus Diss, 78 p, یہ Opera omnia سے بہتر نسخہ ہے (۱۵۱۵) Berlin 1919; Isis, IV, 579

Salomon Fried : Das Buch uber die Elemente Ein Beitrag Zur Judischen Religionsphilosophie des Mittelaters von Isaak b. Salomon Israeli, nach dem aus dem Arabischen ins Hebraische ubersetzten Texte von Abraham b. Samuel Halevi ibn Chasdai (I. Einleitender Theil., 83 p. Leipzig, 1884 : بشمول ۱۹۰۰ صیح مکرر عبرانی متن

Hartwig Hirschfeld : Das Buch der Definitionen in der hebraischen Ubersetzung des Nissim b. Salomon (Festschrift zu Moritz Steinschneider, 233-234, 1896 ; Hebrew text, 131-141).

Wustenfeld. Geschichte der arabischen Aerzte (51-52, تقدم 1840). Leclerc : Histoire de la medicine arabe (vol. 1,409-412, 1876). Jacob Guttmann : Die philosophischen Lehren des Isaac b. Salomon (Beitr. zur Gesch, d. Phil. des Mittelalters. X, 4,76 p, Munster, 1911), Max Seligsohn, Article Israeli, in Jewish Encyclopaedia-(vol 6. 670, 1914). Isaac Husik : History of Medieval Jewish Philosophy (1-16, 1918). Harry A. Wolfson : The Classification of Sciences in Mediaeval Jewish Philosophy (Hebrew Union College Jubilee Volume, 263-315, 1925).

یوٹائیکیوس (۵)

سعید ابن البطریق ۔ مسطاط میں پیدا ہوا ۸۷۶ میں ۔ اسکندریہ میں وفات پائی ۴۰-۹۳۹ میں ۔ مسیحی طبیب اور مورخ ۔ اسکندریہ کا بطریق ۹۳۳ سے تا دم مرگ ۔ طب میں ایک رسالے کا مصنف ۔ نیز تاریخی اور اعتدازی تضیفات کا مصنف اور مترجم ۔ رسالہ طب بظاہر ضائع ہو چکا ہے ۔ البتہ اس کی عالمگیر تاریخ Jewels Ranged in Order (نظم الجواہر) کا Ed. Pococke نے لاطینی میں ترجمہ کیا (آکسفورڈ ۱۶۵۸-۱۶۵۹) ۔

Aubrey Stewart: Extracts from Artisteas, Hecataeus, Origen, and other Early Writers (Palestine Pilgrims Text Society, 28, p. 35-68, London 1895. English translation of Eutychii Annales, Book II,213-289).

F. Wustenfeld : Geschichte der arabischen Aerxte (52, Gottingen, 1840). Leclerc : Medecine arabe (vol. 1, 404, 1876) Heinrich Selzer : Sextus Julius Africanus (vol. 2.409-410,1885). Encyclopedia of Islam (vol. 2,33,1913).

الوعثمان کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل ریاضیات (۴) میں اوپر

سنان ابن ثابت

ابو سعید سنان دین ثابت ابن قرہ ۔ ثابت ابن قرہ ایسے مشہور انسان (جے ۔ و قرن نہم کا دوسرا نصف) کا بیٹا بغداد میں فروغ پایا اور وہیں ۹۴۳ میں فوت ہو گیا ۔ پیدائشی حرانی (۶) لیکن وسط عمر میں مسلمان ہو گیا ۔ سلمان طبیا ریاضی داں اور فلکی جس سے ریاضی اور سئیت میں مختلف قسم کی تضیفات منسوب ہیں ۔ وہ یکے بعد دیگرے تین خلفا یعنی المقتدر، القاہر اور الراضی کا طبیب تھا ۔ ان کا زمانہ خلافت ۹۰۸ سے ۹۴۰ تک ہے ۔ اس کی شہرت کا حقیقی سبب اس کی وہ شاندار کوشش ہے جو اس نے بغداد کے شفاخانوں کے نظم و نسق اور طبابت کے علمی معیار کو بلند کرنے کے لئے کی ۔ ۳۲-۹۳۱ میں

۵ - Eutychios

۶ - یعنی صابی۔مترجم

بغداد کے عطائیوں کو حکم دیا گیا کہ وہ علاج معالجے سے باز رھہیں - تاوقتیکہ ان کا امتحان نہ ھو جائے اور وہ اس کی سند حاصل نہ کر لیں - چنانچہ سنان نے جس کے ذمہ یہ کام کیا گیا تھا ۸۰۰ سے زیادہ عطائیوں کا امتحان لیا -

F. Wustenfeld : Arabisehe Arzte (36, 1840); Geschichreiber der Araber (1881). L. Leclerc : Medecine arabe (vol. 1,365-368, 1876). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1,218,1898). H Suter : Mathematikər (51,224, 1900). E. G. Browne : Arabian medecine (27,40-41, Cambridge, 1921).

لاطینی، عربی اور چینی تاریخ نگاری

لاطینی تاریخ نگاری

ریگینو پریومی (۱)

الٹرپ (۲) میں پیدا ھوا شپیرس (۳) کے قریب - پریوم کے بینڈکٹی دیر کا سر براہ تریو (۴) کی اسقفیہ میں ۸۹۲ میں نارمنوں کے ھاتھوں اس کی اور ۸۹۹ میں تریو کے ایک اور دیر کی تباھی کے بعد اس کا انتقال تریو میں ھوا ۹۰۵ میں - ۹۰۸ میں اس نے ایک تذکرہ عالم کی تکمیل کی مسیح کی پیدائش سے لیکر اپنے زمانے تک - لاطینی مغرب میں اس کا شمار اپنی قسم کی اھم ترین تصنیفات میں ھوتا ھے - اس نے ایک کتاب موسیقی میں بھی لکھی (۵) اور قانون (۶) کا ایک خلاصہ بھی تیار کیا -

---

۱ - Regino of Prum

۲ - Altrip

۳ - Spires

۴ - Treves

۵ - De armonica institutione

۶ - De synodalibns cansis et disciplinis ecclesiasticis

متن—تذکرے کا پہلا نسخہ (مائینتس، ۱۵۲۱) - Pertz کا نسخہ Monumenta Germaniae historica (ج ۱ ۶۲۹ - ۶۳۷، ۱۸۲۶) میں - بہتر نسخہ از F. Kuze (ھانور، ۱۰۹۰) دونوں نسخوں میں Continuatio Chronicae Reginonis بھی شامل ہے ۹۶۷ تک اور غالباً آڈیلبرٹ Adellbert اسقف ماگڈ بے برگ کے ہاتھوں، م ۹۸۱ - جرمن ترجمہ از W. Wattenbach لائپ سگ ۱۸۹۰) De armonica اور ایک Tonarivs نا مکمل طور پر شائع ہوئیں scriptores ecclesiastici de musica sacra کی Ms Gerbort Edmond (جے - ۱ ، ۲۰۷ - ۲۳۰ ، ۱۷۸۳) میں اور مکملاً Scriptors de musica medii aevi کی de Coussemaker (ج - ۲، ۳ ۷ - ۱) میں -

قانون کی کتاب Patrology کی Minge (ج - ۱۳۲) میں ملےگی نیز نسخہ از F.G.A. Wasserschleben (لائپت سگ)، ۱۸۴۰)-

تنقید — H. Ermisch : Die Chronik des Regino bis 813 (Gottingen, 1872.) Hugo Isenbart : Der Verfasser und die Glaubwurdigkeit der Continuatic Reginonis (Diss., 47 p., Kiel. 1889). P. Schuulz : Die Glaubwurdigkeit des Regino (Hamburg, 1894). C. Wawra : De Reginone (Breslau, 1901). M. Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 1, 695-701, 1911, vol. 2. 814).

عربی تاریخ نگاری

الطبری

ابو جعفر محمد ابن جریر الطبری - آمل واقعہ طبرستان میں پیدا ہوا ۸۳۸-۸۳۹ میں فروغ پایا - جہاں ۹۲۳ میں اس کا انتقال ہو گیا - ایرانی مورخ اور عالم الہیات - اکابر اسلامی مورخین میں سے ایک ابتدا میں شیعہ تھا - اس نے کوشش کی کہ ایک جداگانہ مذہب فقہ کی بنا رکھے - اسے اگرچہ مجتہد مطلق اور امام تسلیم کیا جاتا تھا لیکن اسے جیسا کہ اس کی آرزو تھی اسے ان ائمہ میں جگہ نہ مل سکی جن کی تحریروں کو سند مانا جاتا ہے - دیکھئے ہمارا شذرہ ابن حنبل پر

(قرن نہم کا نصف اول) - اس کی سب سے بڑی تصنیف تاریخ عالم ہے (پہلی جامع تاریخ عربی زبان میں) آفرینش سے ۹۱۵ تک بعنوان کتاب الملوک والرسل والملوک (۷) - یہ تاریخ غیر معمولی طور پر مبسوط اور صحت کے عین مطابق ہے - طبری نے تفسیر القران بھی لکھی جو بڑی مفصل ہے اور جس میں تفسیر کے متعلق احادیث کا سب سے بڑا ذخیرہ ملیگا -

متن Annales atque legatorum Dei غیر مکمل نسخہ عربی اور لاطینی میں از J.G L. Kosegartten (گریفس والد)، ۱۸۳۱ - ۱۸۳۵) - تاریخ کا ایک نہایت عمدہ نسخہ M. J de Goeje وغیرہ نے شائع کیا (لیڈن، ۱۸۷۹ - ۱۹۰۱، ۱۳ اور دو اور جلدیں جو مقدمے، ضمیمون اور فرہنگ پر مشتمل ہیں Gaschicate der Perser und Araber zur Zeit der Sasaniden. Aus der arabischen Chronik des Tabari ubersetzt von Th. Noldeke (لیڈن ۱۸۷۹ طویل شرح کے ساتھ) -

Die Geschicht des Magrib als Anhang zu Tabari hrg. von M. J. de Goeje (لیڈن، ۱۸۹۷ طبری کے وقائع کے ایک مستزاد کا متن از عریب ابن سعد ج-(قرن دهم کا دوسرا نصف) - سامانی وزیر ابوعلی محمد البلعمی نے ۶۳ - ۹۶۳ میں اس کا جو خلاصہ تیار کیا Hermann Zotenberg نے اس کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا (۴ ج ہیں، پیرس، ۱۸۶۷—۱۸۷۴ - ایک نامکمل فرانسیسی ترجمہ از Louis Dubeux پیرس سے شائع ہوا، ۱۸۳۶) -

تفسیر قاہرہ سے شائع ہوئی ۳—۱۲۰۲ میں (۳۱ ج ہیں)- O.Loth نے .Z. d. d. Ges morgenl (ج ۳۷، ۶۲۸—۶۸۸، ۱۸۸۱) میں اس کی کیفیت مع اقتباسات بیان کی ہے -

---

۷ - یا تاریخ - ہجرت کے بعد اس کی شکل وقائع کی ہوگئی ہے—مصنف

تنقید۔ فہرست مقالہ ششم طبری کے لئے مخصوص ہے۔ Ibn Khallikan

(De Slane) vol. 2,597-598, 1843). F. Wustenfeld : Geschichtschreiber der Araber (31, 1881). C. Brockelmann : Das Verhaltnis von Ibn al-Athirs Kamil fit-tarikh zu Tabaris Akhbar errusul wal muluk (58p. Strassburg, 1890) ; Arabische Litteratur (vol. 1, 142, 1898). R.A. Nicholson . Litererary History of the Arabs (145, 350, 1907). E. G. Browne: Literary History of Persia 1908 (بذریعہ اشاریہ).

ابن درید کے لئے دیکھئے فصل یازدھم؛ یوتائیکیوس کے لئے فصل عشتم؛ الہمدانی اور المسعودی کے لئے فصل ھفتم۔

ابوالفرج الاصفہانی

ابوالفرج علی ابن الحسین ابن محمد ابن احمد القرشی الاصفہانی۔ ۸۹۷-۹۸ میں ایک قرشی خاندان کے ہاں پیدا ہوا جو اصفہان میں آباد ہوگیا تھا۔ اس کا شمار آخری اموی خلیفہ مروان کے اخلاف میں ہوتا ہے اور اس کی متعدد تصنیفات میں سے بعض اس کے ممتاز ہسپانوی قرابت داروں کے نام سے معنون ہیں۔ بغداد، حلب اور رے وغیرہ میں فروغ پایا۔ ۹۶۷ میں فوت ہوگیا۔ عرب شاعر اور مؤرخ۔ کتاب الاغانی ایک خزینہ ہے شعر عرب، موسیقی اور اثریات کا جس میں ادبائے متقدمین کی تحقیقات بھی شامل ہیں اور جو اپنی قسم کی اہم ترین تصنیف ہے، علی ھذا عربی عتائق کے مطالعہ کا ایک بے بہا ماخذ۔ ابن خلدون نے اسے ''عرب کا دفتر'' کہا ہے (مقدمہ، ج ۳، ۳۳۱، ۱۸۶۸) (۱)۔

متن۔ اغانی بولاق سے شائع ہوچکی ہے (۱۸۶۸) ۲۰ جلدوں میں۔ ایک اور جلد کی ترتیب بطور تکملہ R.A. Brunnow نے کی (لیڈن، ۱۸۸۸)۔ متن کے بعض اجزا J. Wellhansen نے Z. d. morgenl. Ges میں شائع کئے (ج ۵۰، ۱۴۶ بعد)۔ اشاریوں کی اشاعت

۱۔ یہ حوالہ انگریزی نسخے کا ہے۔ مترجم

I. Guidi نے کی (لیڈن ۱۹۰۰) - ایک جزوی نسخہ معہ لاطینی ترجمہ J. G. L. Kosegarten نے ترتیب دیا معہ ترجمہ بعنوان Liber cantilenarum magnus (گریفس والد، ۱۸۴۰—۱۸۴۶) -

کتاب الدیارات یعنی مشرق قریب میں بہت سے مسیحی دوائر کی حکایات کا بیان ابھی تک شائع نہیں ہوئی -

تنقید— Ibn Khallikan (De Slane) (vol. 2, 249, 252, 1843). F. Wustenfeld : Geschichtschreiber der Araber (44, 1881). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 146, 1898). R. A. Nicholson Literary History of the Arabs (31, 347, 1907).

ابوبکر الرازی

ابوبکر احمد ابن محمد ابن موسیٰ الرازی - ہسبانیہ میں فروغ پایا - ۹۳۶—۳۷ میں فوت ہوگیا - ہسپانوی اسلامی مؤرخ جس کی تصنیف سب سے پہلے ہم تک پہنچی - اہل ہسبانیہ نے اسے ''بہترین تذکرہ'' (۲) کہا ہے - عربی متن ضائع ہوچکا ہے البتہ اس کی ایک قشتالوی (۳) نقل محفوظ ہے اور وہ بجائے خود ایک پرتگیزی ترجمے سے ماخوذ - یہ تصنیف آخری مغربی قوطی پادشادھوں اور ہسپانیہ کی اسلامی فتح کے بارے میں گراں قدر معلومات پر مشتمل ہے -

متن—رازی کی تاریخ اساس ہے Cronica del More Rasis کی -

تنقید— P. de Gayangos : Memoria sobre la autenticidad de la Cronica denominada del More Rasis (Mem. de la r. acad. de la historia, vol 8, Madrid, 1852). F. Wustenfeld : Geshichtschreiber der Araber (34, 1881). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 150, 1898) Enciclopedia universal ilustrada (vol. 49, 753. 1933).

---

۲ - Eh cronisla por excelencia

۳ - Castilian ہسپانیہ کے ضلع قشتالیہ سے متعلق—مترجم

چینی تاریخ نگاری

لیو ھسیو

لیو ھسیو (۴) - ۸۹۷ میں پیدا ھؤا - مؤرخ چن (۵) خاندان کے ماتحت فروغ پایا (پانچ چھوٹے چھوٹے شاھی خاندانوں میں سے ایک - ایک ترکی خاندان جو صرف ۹۳۶ سے ۹۴۷ تک برسر حکومت رھا) - ۹۴۶ میں انتقال پایا - چینی مؤرخ - ۹۴۵ میں اس نے تانگ خاندان (۶۱۸—۹۰۷) کی ''قدیم'' سرکاری تاریخ مکمل اور مرتب کی - یہ تصنیف جسے چیو تانگ شو (۶) کہتے ھیں چوبیس تواریخ میں سولھویں ھے اور ''جدید'' تاریخ تانگ سے جس کے لئے دیکھئے ھمارا شذرہ او یانگ ھسی او (۷) پر (قرن یازدھم کا دوسرا نصف) سے کہیں بہتر - ابواب ۳۲ تا ۳۶ چینی ھیئت اور ریاضی کی تاریخ پر مشتمل ھیں، ۹۴۵ تک -

متن — چینی نسخہ (چے کیانگ، ۱۸۷۲—۲۱۴ چیوئن اور ۳۰ ج و ن میں) -

تنقید — Wylie : Chinese Literature (21, 1902).
Giles : Biographical Dictionary (504, 1898).

۱۰ - لاطینی جاھلی اور جاپانی قانون

اسلامی عمرانیات

لاطینی قانون کے لئے ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ ریگینو پریومی برفصل ماسبق میں -

جاھلی قانون

ویلش قوانین (۱) — قوانین ویلز کا اولیں ضابطہ جس کی تاریخی اساس موجود ھے وہ ھے جسے ھوول ڈڈا (۱) (یعنی نیک) کے حکم سے ۹۴۳ اور ۹۵۰ کے درمیان (جو اس کا سال مرگ ھے) مرتب کیا گیا - ھوول ڈڈا ۹۱۵ (؟) میں گون ایڈ (۳) اور سارے ویلز کا

---

۴ - Liu Hsu (7270, 4758)
۵ - Chin
۶ - Chiu[4] T'ang[2] shu[1] (2289, 10767, 10024)
۷ - Ou-yang Hsiu

۱ - Welsh Laws (Leges Walliae)
۲ - Howell Dda (ڈڈا = نیک) — مترجم
۳ - Gwynedd

پارشاہ ہوگیا تھا ۔ اس ضابطے کی تین مختلف نقلیں دستیاب ہوتی ہیں ۔ جن کا تعلق علی الرتیب شمالی، جنوبی اور شمال مشرق ویلز سے ہے ۔ لاطینی نقل تینوں کی نسبت مختصر اور کئی ایک پہلوؤں سے مختلف ہے ۔ یہ ضابطہ اساساً جرمانوی تھا بہت کم رومی اثرات کے ساتھ ۔

متن—Aneurin Owen : Ancient Laws and Institutes of Wales (London, 1841). A.W. Wade-Evahs : Welsh Medieval Law, being a Text of the Laws of Howel the Good, namely the British Museum Harleian MS. 4353, with Translation, etc. (500 p., Oxford, 1909). Timothy Lewis : The Laws of Howel Dda (Facsimile reprint of Llanstephan MS. 116 in the National Library of Wales, Aberystwyth, 140 p , London, 1912).

تنقید—Hubert Lewis : The Ancient Laws of Wales (474 p., London 1889). Timothy Lewis : A. Glossary of Mediaeval Welsh Law (325 p., Manchester, 1913). Thomas Peter Ellis : Welsh tribal law and custom in the Middle Ages (2 vols., Oxford, 1926 ; Isis, IX).

اسلامی عمرانیات کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فارابی برفصل سوم میں اوپر ۔

جاپانی قانون

کوریموٹے ناؤ متو (۴)

جاپانی فقیہ جس نے ۹۲۰ میں ریو نو گیگی (۵) کا ایک ضمیمہ شائع کیا اور جس کا عنوان ہے ریو نو شوگے (۶) (۳۰ ج و ن میں) ۔ ملاحظہ

۴ - Koremune Naomoto

۵ - Ryo no gige

۶ - Ryo no shuge

هو راقم الحروف کا شذرہ کیووارا نتسنو (۷) پر قرن نہم کے نصف اول میں) -

E Papinot : Historical Dictionary (520, 1919).

اینگی - شیکی (۸)

یہ ان ضوابط کا ایک مجموعہ ہے۔ تقریبات اور رسوم کے متعلق جسے اینگی (یا یینگی) عہد میں (۹۰۱ تا ۹۲۳) شائع کیا گیا - اس کی زبان چینی ہے اور ۵۰ جلدوں پر مشتمل - اسے فیوجی وارا توکی ہیرا (۹) نے ترتیب دیا اور پھر (۹۰۹ میں) اس کی موت پر اس کے بھائی فیوجی وارا تادا هیرا (۱۰) نے - منجملہ دوسری باتوں کے اس میں ۲۷ نوریتو (مناسک یا دعائیں) (۱۱) شمار کئے گئے ہیں اور ۲۷ کا متن بھی دیا گیا ہے . شنو مت نیز قدیم ترین جاپانی تمدن کے مطالعے میں یہ کتاب نہایت اہم ہے - اس زمانے میں کم از کم ۳,۱۳۲ شنتو زیارتیں موجود تھیں جن میں ۷۳۲ کے مصارف شہنشاہ کے ذمے تھے -

۱۸۱ میں مستو دیرا نارتکے (۱۲) متسوئے کے دیم یو از دمو (۱۳) نے اینگی . شیکی کا ایک نیا نسخہ طیار کیا اور اس میں ۱۰ جلدیں اور بڑھا دیں -

چند ایک نوریتوں کا ترجمہ Sir Ernesh Satow نے کیا ہے -

Tran-actions of Asiatic Socsity of Japan (۱۸۷۹) میں -

W G Asten : Japanese Lileraturе Yokohama, 1899

جس میں سب سے زیادہ دلکش نوریتو کا انگریزی ترجمہ شامل ہے) -

۷ - Kiyowara Natsuno

۸ - Fngi Shiki

۹ - Fujiwara Tokihira

۱۰ - Fujiwara Tadahira

۱۱ - Norito

۱۲ - Matsudaira Naritak-

۱۳ - Daimyo of Matsue (Izum

E. Papinot : Historical Dictionary (81, 1909). **F.** Brinkley : Japanese History (63, 1915).

۱۱ - عبرانی اور عربی لسانیات

عبرانی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات عبرانی صحائف پر فصل دوم اور سعید الفیومی پر فصل سوم میں -

ابن درید

ابوبکر محمد ابن الحسن ابن درید الازدی - بصرہ میں پیدا ہؤا جنوبی عرب کے ایک خاندان میں، ۸۳۷-۳۸ میں - بصرہ اور عمان میں فروغ پایا اور پھر ۸۹۲ کے قریب ایران میں- ۹۲۰-۲۱ میں بغداد واپس آیا جہاں ۹۳۳ میں اس کا انتقال ہوگیا - عرب شاعر، لغت نویس اور ماہر انساب - اس نے اپنی سب سے بڑی تصنیف یعنی ایک عربی قاموس (الجمہرہ فی اللغہ - وہ لغت جو سب پر حاوی ہے) ایران میں قلمبند کی اور عربی قبائل کے انساب پر بھی ایک رسالہ بھی تصنیف کیا (کتاب الاشتقاق) تاکہ ایک حد تک شعوبی خیالات کا رد ہوسکے -

متن-اشتقاق F. Wustenfeld نے ترتیب دی (گوٹنگن، ۱۸۵۴) اور بھی متعدد نسخے ہیں اور ہرایک لاطینی ترجمے کے ساتھ - مثلاً اس کی مشہور نظم المقصورہ کا جو ابن درید نے قیام ایران کے زمانے میں لکھی . A. Haitsma (فرانکر، ۱۷۷۳) -

E. Scheidius (Harduvicae, 1786); N. Boysen (Copenhagen, 1828). Willem Bilderdijk : Treuerzang in neerduitsche dichtmaat overgebrach, in Dichtwerken (vol 4, 367-380, 1856).

تنقید— C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 111-112, 1891).

ابوالفرج الاصفہانی کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل تاریخ (۹) میں -

بتیسواں باب

عصر ابوالوفا

(قرن دھم کا نصف اول)

۱ - علم حکمت کی مختصر کیفیت قرن دھم کے دوسرے نصف میں، ۲ - دینی پس منظر، ۳ - ثقافتی پس منظر—باز نطینی لاطینی، اسلامی، یہودی اور چینی فلسفی، ۴ - اسلامی، لاطینی، چینی اور جاپانی ریاضیات و فلکیات، ۵ - لاطینی اور اسلامی کیمیا گری اور صناعیات ، ۶ - باز نطینی ، اسلامی اور چینی تاریخ فطرت ، ۷ - اسلامی ، یہودی، اسکنڈے نیوی اور چینی جغرافیہ، ۸ - اسلامی، ایرانی، یہودی، باز نطینی اور جاپانی طب، ۹ - لاطینی، بازنطینی، یہودی، اسلامی اور چینی تاریخ نگاری، ۱۰ - عربی، سریانی، یہودی، بازنطینی، لاطینی، انگریزی اور چینی - جاپانی لسانیات -

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن دھم کے دوسرے نصف میں

۱ - بحیثیت مجموعی دیکھا جائے تو ہم نے ابھی جس عہد کا تجزیہ کرتے ہوئے اسے تمام و کمال پھر سے پیش کر دیا تھا نسبتاً آرام اور تعطل کا تھا جسے رجعت قہقری سے تعبیر کرنا تو غلط ہو گا باایں ہمہ ارتقائے انسانی کا وہ عمل جسے اسلام کی جواں ہمتی نے قرن نہم کے دوران میں بڑی شدت سے تیز کر دیا تھا نمایاں طور پر سست پڑگیا - لیکن یہ پہلا موقعہ نہیں جب انسانی جدوجہد میں ایک عارضی سکون رونما ہوا - اس قسم کے ادوار اراستراحت پہلے بھی گذر چکے ہیں،

مثلاً قرن دوم ق ـ م کا نصف اول، قرن اول کا نصف اول، قرن دوم کا نصف دوم، قرن پنجم کا نصف دوم، قرن ششم کا نصف دوم، قرن ہفتم کا نصف دوم اور قرن ہشتم کا نصف اول، مگر ان سب کی انتہا آخر الامر اس بات پر ہوئی کہ علم و حکمت کا قدم اور زیادہ تیزی اور سرعت سے آگے بڑھنے لگا۔

گویا اگر ہم اپنی تخلیقی سرگرمیوں پر نظر ڈالیں تو معلوم ہوگا کہ اس میدان میں جماعت اور افراد کا طرز عمل ایک سا ہے، ہمارے غیر معمولی کارنامے اکثر زوال و انحطاط کا پیش خیمہ ثابت ہوتے ہیں اور ادوار تعطل نئی نئی کوششوں کی تمہید۔ گویا ریاضیات کی اصطلاح میں گفتگو کی جائے تو کہنا پڑیگا کہ ارتقائے انسانی کااظہار ایک ہمیشہ بڑھتے ہوئے تفاعل کی بجائے اس متموج خم سے ہوتا ہے اور وہ لگاتار اوپر کے رخ بڑھتا رہتا ہے۔ البتہ سوال یہ ہے کہ اگر اس فریضے کی ادائیگی جب ہر مرتبہ ایک نئی پود کے ذمے ہو جاتی ہے تو انسان تھک کیوں جاتا ہے۔ ہمارا خیال ہے کہ سیاسی اور اس قسم کے خارجی عناصر کے علاوہ سستی اور تھکن کے ان ادوار کی توجیہ دو باتوں سے ہوسکتی ہے۔ ایک تو یہ کہ جوش و سرگرمی کی وہ آگ جس نے کبھی ذہنی ترقیات کو ابھارا اور تیز تر کر دیا تھا روشن اور برقرار رہ سکتی ہے تو صرف اس صورت میں کہ ذہین اور طباع انسانوں کا ظہور ہوتا رہے گو ہمارے پاس یہ معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ نہیں کہ اس قسم کے افراد کب اور کہاں پیدا ہونگے۔ دوسرے یوں کہ علم و حکمت کا ارتقا ان طبائع کے لئے جو نسبتاً قدامت پسندی کی طرف مائل ہیں لازماً خوف و اضطراب کا باعث ہوتا بلکہ اس کے خلاف ایک مقلدانہ رد عمل شروع ہو جاتا ہے۔ یہ اس لئے کہ نئی نئی معلومات سے صرف ان غلطیوں کا ازالہ نہیں ہوتا جن میں انسان ذہناً مبتلا ہو۔ اس سے دیرینہ تعصبات اور روایات مقدسہ دونوں پر زد پڑتی ہے لہذا وہ اکثر یقین کی بجائے ایک تکلیف دہ بے یقینی کا سبب بن جاتی ہیں اور ڈرپوک اور کم ہمت رہنماوں کو اندیشہ ہونے لگتا ہے کہ اگر ان

حالات میں کوئی تبدیلی واقع نہ ہوئی تو وہ عنقریب تباہی کے منہ پر جا کھڑے ہونگے ۔ وہ کوشش کرتے ہیں کہ اس ترقی پسند تحریک کو روک دیں اور اس میں مزاحمت پیدا کریں ۔ ہم نے اس مسئلے میں ذرا طوالت سے کام لیا ہے تو اس لئے کہ اس قسم کے رد عمل کی مثالیں اب بھی دیکھنے میں آتی ہیں ۔ ہمارے نزدیک اور اس کی وجہ ہے علم حاضر کا انقلاب انگیز طرز عمل ۔ لیکن علم تو ہمیشہ انقلاب کا دلدادہ اور سوئے اعتقاد کا حامی تھا ۔ یہ اس کی فطرت ہے ، اس کا تقاضائے باطن جس کا اگر اظہار نہیں ہوتا تو صرف ان حالتوں میں جب اسکی روح خوابیدہ ہو ۔ جس طرح آج ہمارے بعض ہم عصر علم سے خائف اور اس لئے چند ایک نفسی اضطرابات کا شکار ہو رہے ہیں ، بعینہ اس دل گردے کے لوگ پہلے بھی اس طرح کی پریشانیوں سے گذر چکے ہیں ۔ مثلاً قرن دھم کے نصف اول میں جب اشعری نے ایک ذہنی رد عمل کی پیشوائی بڑی کامیابی سے کی (۱) ۔ در اصل ایسا کبھی نہیں ہؤا کہ بنی نوع انسان ایک متحدہ اور متفقہ جماعت کی طرح آگے بڑھیں ۔ برعکس اس کے وہ ہر ترقی کی قیمت اس طویل کشاکش سے ادا کرتے ہیں جو اور زیادہ روشنی کی طلب اور اس سے خوف و ہراس کے درمیان رونما ہوتی ہے ۔ اب اس دوسری یعنی خائف اور ہراساں جماعت کی تعداد اگرچہ ہمیشہ زیادہ ہوگی لیکن عقل و ذہانت میں پیچھے لہذا آخرکار اس کا مغلوب ہو جانا یقینی ہے ۔ یوں علم و حکمت کے متموج ارتقا اور سبقت پسند رجحانات دونوں کی تشریح ہو جاتی ہے یا دوسرے لفظوں میں یہ کہئے کہ انسانی ترقیات کے تسلسل علیٰ ھذا سستی رفتار کی ۔

یوں قرن دھم کے نصف دوم پر نظر ڈالئے تو معلوم ہو جائیگا کہ اس عہد میں تقریباً ہر طرف ایک نئی جدو جہد کا

۱۔ یہ رائے اشعری کو نہ سمجھنے کا نتیجہ ہے ۔ مترجم

آغاز ہو رہا تھا گویا اس کے نصف اول کی تلافی جسے ایک حد تک بے کاشت چھوڑ دیا گیا تھا کئی ایک فصلوں کی برآورد سے ہونے والی ہے ۔ لہذا بنی نوع انسان کو موقعہ ملیگا کہ اپنی جست و خیز کو تیزتر کر دیں ۔

۲ ۔ دینی پس منظر۔ دینی نقطۂ نظر سے اس عہد کا سب سے بڑا واقعہ ارض روس کا عیسائیت قبول کرنا ہے ، ۹۸۸ کے بعد اور ولادیمیر ولی کے حکم سے جس سے بڑھ کر ہیبتناک حواری اور کوئی نہیں گزرا ۔

باقی دنیا میں کوئی ایسی بات پیش نہیں آئی جو قابل ذکر ہو الا یہ کہ ابن بابویہ کی سرگرمیوں کا سرسری طور پر ذکر کر دیا جائے جسے شیعی الہین میں سب سے زیادہ اہمیت حاصل ہے ' علی ہذا جاپان کے بدہ الہی گن شین کا جس کی تعلیمات کو پورا پورا فروغ ہوا تو کہیں دو سو برس اور آگے چل کر ۔

۳ ۔ ثقافتی پس منظر۔باز نطینی ، لاطینی ، اسلامی ، یہودی اور چینی فلاسفہ ۔

باز نطینی فلسفہ کی زمام شہنشاہ قسطن طیوس ہفتم پور فروگینےٹوس کے ہاتھ میں رہی جس کے حکم سے کئی ایک جامع الحثیت رسائل تالیف کئے گئے اور جو خود بھی علوم و فنون کا مربی تھا ۔

گربرٹ سب سے بڑا معلم اور سب سے بڑا فلسفی ہے جو اس زمانے کی لاطینی دنیا میں گذرا ۔ ۹۹۹ یعنی جب تک سلوسٹر ثانی کے لقب سے وہ مسند پاپائیت پر متمکن نہیں ہو گیا درس گاہ ریم کو اس سے بڑی آب و تاب حاصل رہی ۔ نوٹ کر کے ذریعے ساں گال کی روایات بلاد زیریں میں پہنچیں اور اس کے ماتحت لیج کا شہار بڑے بڑے مراکز ثقافت میں ہونے لگا۔ پھر اس عہد کی بعض اچھوتی اور معنی خیز تصنیفات ایک بینے ڈکٹی راہبہ کی ہیں، ہمارا مطلب ہے ۔ فاضلہ ہروز وٹا متوطن گانڈرشائم ۔

نویں اموی خلیفہ حکم ثانی (۹۶۱ تا ۹۷۶) نے اپنے یہودی وزیر حسدائی ابن شپرت کی مدد سے ارض ہسپانیہ میں علم و حکمت کی سرپرستی بڑی روشن خیالی سے کی (۲) - یہ زیادہ تر حسدائی کی فیاضی اور جود و سخا کا نتیجہ ہے کہ اسرائیل کی ذہنی مرکزیت نے سرزمین بابل سے قرطبہ کا رخ کیا - چند ایک بویہی تاجدار بھی جو اس وقت جنوبی ایران اور الجزیرہ پر حکومت کررہے تھے علم فضل کی اشاعت اور تحقیق و تفتیش میں خوب خوب حصہ لیتے رہے - ان میں سب سے زیادہ شہرت عضدالدولہ (۹۴۹ تا ۹۸۹) اور اس کے بیٹے شرف‌الدولہ (۹۸۳ تا ۹۸۹) کو ہوئی -

لیکن حکم اور حسدائی کی مساعی جمیلہ کے باوجود اسلامی فلسفہ کی مرکزیت مشرق ہی میں قائم رہی - حقیقت میں اس عہد کے تمام فلسفیانہ مشاغل جن کا تعلق مسلمانوں سے ہے — اور یہ مشاغل فی‌الواقعہ عظیم اور مہتم بالشان ہیں — عراق، ایران اور زیادہ آگے سجستان میں سر انجام دئیے جا رہے تھے - چنانچہ مطہر ابن طاہر المقدسی نے ایک جامع کتاب البدء و التاریخ کے نام سے تالیف کی محمد ابن احمد الخوارزمی نے مفاتیح العلوم اور ابن مسکویہ نے چند ایک جامع الحیثیت رسالے اخلاقیات میں - وہ در اصل مورخ بھی تھا اور معلم اخلاق بھی - ۹۸۳ کے قریب ایک خفیہ جماعت بصرہ میں قائم ہوئی ہمارا مطلب ہے اخوان‌الصفا سے - اس نے ایک طرح کی اشراقی اسلامی جامع کی اشاعت کا بڑا اٹھایا جس کی اہمیت مسلم ہے اور جو آخر کار اسپین میں بھی جا پہنچی گو اس امر کا پتہ نہیں چل سکا کہ مسلمہ ابن احمد یا اس کے شاگرد کرمانی کے ذریعے - اگر مسلمہ ابن احمد کا توسط صحیح ہے تو یہ ماننا لازم آئیگا کہ رسائل اخوان الصفا کی اشاعت ان کی تالیف کے ساتھ ہی ہو گئی تھی جو نا ممکن نہیں (۳) لیکن اس سے کسیقدر

۲ - ملاحظہ ہمارا مقدمہ — مترجم -

۳ - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ حکم پر فصل دوم میں آگے — مصنف

متاخر زمانہ زیادہ قرین صواب نظر آتا ھے ۔ اس اشتراقی جامع کو شائع ہوئے تھوڑے ھی دن گذرے تھے کہ ابن ابی یعقوب الندیم نے اپنی مشہور کتاب الفہرست کے نام سے طیار کی ۔ یہ اصل میں ان سب تصنیفات کی ایک اصطفاقی فہرست ہے جو اس وقت عربی میں دستیاب ہوتی تھیں ۔

قرن دھم کا آخری ثلث ان ساری تصانیف کا زمانہ اشاعت ھے ۔ مشاغل علم کی یہ کثرت اس سے پہلے کبھی دیکھنے میں نہیں آئی تھی ۔ اس کی مثال اسکندریہ سے بھی نہیں ملتی ۔ ھمیں ان تصنیفات کا اگرچہ پھر بھی ذکر کرنا ھے لیکن اس امر کو ھمیشہ کے لئے ذھن نشین کر لینا چاھئے کہ قرن دھم کے علوم و فنون یا تہذیب و ثقافت کا مطالعہ جس زاویہ نظر سے بھی کرنا ھو اس کی ابتدا ''مفاتیح العلوم،، ''رسائل اخوان الصفا'' اور ''الفہرست'' سے کی جائیگی ۔

دو چینی جامع نویسوں کی سرگرمیاں بھی اسی زمانے میں جاری رھیں ۔ وو ۔ شو نے سب سے قدیم چینی جامع شیہ لائی فو تالیف کی اور وہ اس سے اھم تر تائی پنگ یئو لن کی طیاری میں بھی جسے لی فانگ نے ترتیب دیا شریک تھا۔ شیہ لائی فو بتیس جلدوں میں ھے' تائی پنگ یئولن ایک ھزار جلدوں میں اور ۱۶۹۰ اور تصنیفات کے اقتباسات پر مشتمل جن کا دزائد حصہ اب کہیں دستیاب نہیں ھوتا ۔

۳ ۔ اسلامی ، لاطینی ، چینی اور جاپانی ریاضیات و فلکیات ـــ یہ صرف اسلامی دنیا ھے جس نے اس عہد میں علوم ریاضیہ کے اندر ایجاد و ابداع سے کام لیا ۔ لیکن مسلمان ماھرین ریاضی کی تعداد اس قدر زیادہ ھے کہ سہولت بیان کی خاطر ھمیں ان کو تین حصوں میں تقسیم کرنا پڑیگا: علمائے حساب ، جبرو مقابلہ و ہندسہ ؛ علمائے ہیئت و مثلثیات اور منجمین میں ۔

علمائے حساب ، جبر و مقابلہ و ہندسہ : ھمارے نزدیک اس

فصل کی ابتدا ارقام هندیه کی اشاعت کے ایک مجمل سے بیان سے کی جائے تو زیادہ بہتر ہوگا - قرن دهم کے وسط میں ان کی ایک خاص شکل 'حساب الغبار' کا استعمال اسلامی اسپن میں ہو رہا تھا - ارقام هندیه کی مشرق عربی هیئت کا اظہار مصر کے ایک دیواری کتبے سے ہوتا ہے جس کا زمانہ ۹۶۰ - ۶۱ ہے - مطہر ابن طاهر نے ان میں ایک دس عددی رقم لکھی ہے - پھر ۹۷۶ کے ایک مخطوط سے پتہ چلتا ہے کہ ان اعداد نے لاطینی رسم الخط میں اول اول کیا صورت اختیار کی - یہ مخطوط مسیحی اسپین کے شہر لوگرونو میں قلمبند ہوا -

اقلیدس کی فصل دهم کا ترجمہ ابوجعفر الخازن کے قلم سے ہوا - وہ کئی ایک کتابوں کا شارح ہے اور اس نے ماهانی کی مکعبی مساوات بھی حل کیں - صاغانی کی تحقیقات کا تعلق تثلیث زاویہ سے تھا - نظیف ابن یمن بھی اقلیدس کی دسویں فصل کا مترجم ہے - ابوالوفا ایسے بلند مرتبہ فلکی نے اقلیدس، ڈیوفانٹوس اور خوارزمی کی شرح کے علاوہ حساب اور هندسہ میں کئی ایک رسائل کی تصنیف کے علاوہ هندسہ اور جبرو مقابلہ کے بہت سے مسائل کا حل پیش کیا - اپولونیوس کی مخروطات کے عربی ترجمے کی اصلاح ابوالفتح کے زیر نظر ہوئی جس نے اس کی ابتدائی پانچ فصلوں پر ایک شرح بھی لکھی - کو ھی کو ان ارشمیدشی اور اپولونیوسی مسائل سے بالخصوص دلچسپی تھی جس کی انتہا مساوات عالیہ پر ہوتی ہے - اس نے کئی ایک عمدہ حل دریافت کئے اور ان سب سے بحث بھی کی - سجزی بھی اپنی اصولوں پر کام کرتا رہا - اس نے مخروطات کے باهمی تقاطع پر بالاستیعاب نظر ڈالی اور تثلیث زوایا کا ایک هندسی ذریعہ پیش کیا - خجندی جس کی شہرت زیادہ تر هیئت سے وابستہ ہے نے ثابت کیا کہ کسی دو مکعب اعداد کا حاصل جمع مکعبی عدد نہیں ہو سکتا - مسلمہ ابن احمد نے

ایک تجارتی حساب تصنیف کیا نیز اعداد کا مطالعہ بھی اور یہ امر اس بات کی دلیل ہے کہ وہ رسائل اخوان‌الصفا سے واقف تھا ـ کیونکہ اخوان‌الصفا کو اعداد سے بالخصوص دلچسپی تھی ، ان کے اشراقی رحجانات کا قدرتی نتیجہ ـ

علمائے ہیئت اور مثلثیات : اس عہد کے شروع ھی میں ہمارا تعارف ایک ایسے ہیئت داں سے ھوتا ہے جس کا شمار بلند ترین مسلمان فلکیوں میں کیا جاتا ہے یعنی عبدالرحمن صوفی کواکب کی ایک مصور فہرست کا مؤلف جو اس کے ذاتی مشاہدات پر مبنی تھا ابن الاعلم بھی مشہور رصد کا ہے ـ اس نے بعض فلکی زیج شائع کئے صاغانی جس نے متعدد فلکی آلات ایجاد کئے خود بھی آلات ساز تھا ـ بویہی فرمانرواؤں اور ان میں خصوصاً شرف‌الدولہ کو ہیئت سے بڑا شغف تھا ـ اس نے بغداد میں ایک رصد گاہ تعمیر کی ـ معلوم ھوتا ہے اس کے آلات شاید صاغانی نے طیار کئے تھے ـ اور جہاں سب فلکی کوھی ایسے ماھر ریاضی داں کی زیر ھدایت کام کرتے تھے ـ

لیکن شرف‌الدولہ کے ہیئت دانوں میں سب سے پیش پیش ابوالوفا کا نام ہے ، ایرانی فاضل جس کو بلا شبہ اب وہ اھمیت حاصل نہیں رھی جیسے پہلے کبھی تھی ـ وہ انحراف قمر کا مکتشف نہیں ہے (۳) ـ البتہ اس نے مثلثیات کی تفصیل و توسیع میں بڑے مجتہدانہ انداز سے قدم اٹھایا گویا ابوالوفا کی شہرت زیادہ مظبوطی سے قائم ہے تو ان خدمات کی بنا پر جن کا تعلق ریاضی نہ کہ ہیئت سے ہے گو یہ اور بات ہے کہ ان دنوں مثلثیات کو ہیئت ھی کی ایک شاخ تصور کیا جاتا تھا ـ

خجندی کے مشاہدات ہیئت کا تعلق رے سے ہے ـ ابوالنصر نے منا لاؤس کی کرویات کے عربی متن کی اصلاح کی اور اس کے علاوہ بعض

---

۳ ـ یہ رائے درست معلوم نہیں ھوتی ـ ملاحظہ ھو مقدمہ ــ مترجم

مثلثیاتی مباحث پر قلم اٹھایا ۔ خوارزمی کے زیجات کی ترتیب و تصحیح مسلمہ ابن احمد کے قلم سے ہوئی ۔ وہ بطلیموس کی 'سطح کرہ' کا شارح بھی ہے ۔

منجمین : ہمارے نزدیک صرف دو منجم قابل ذکر ہیں ، قبیصی شام اور ربیع ابن زید اہل اسپین میں ۔ وہ مذہباً عیسائی تھا اور حکم ثانی کے عہد حکومت میں قرطبہ کا اسقف ۔

گربرٹ (پوپ سلوسٹر دوم) سب سے بڑا ریاضی دان ہے جو ان دنوں لاطینی مغرب میں گزرا ۔ اس نے کچھ عرصہ مسیحی اسپین میں بسر کیا تھا لہذا ممکن ہے علماء اسلام سے بھی ملا ہو ۔ بھر کیف وہ پہلا عیسائی ہے جس نے حساب الغبار (باستثنائے صفر) کا ذکر کیا ۔ ابو متوطن فلوری نے وکٹورئیس کے احصا کی شرح کی ' ہروزوٹا کو اعداد تمام میں سے پہلے چار کا علم تھا ۔ اس زمانے کا ایک نجومی رسالہ جو کسی شخص ''الکانڈرس'' سے منسوب ہے بڑا دلچسپ ہے ۔ کیونکہ وہ شروع شروع کی ان لاطینی تصنیفات میں سے ہے جو عربی اور عبرانی سے اخذ کی گئیں ۔ یہ رسالہ بجائے خود معمولی ہے ۔ لیکن ہم نے اس کا انتخاب اس لئے کیا کہ وہ ان بے شمار لاطینی تصانیف کا مقدمہ الجیش ہے جن کے ذریعے عربی علم و فضل کی اشاعت رفتہ رفتہ یورپ میں ہوئی ۔ سوئستانی بینے ڈکٹی ہیلپرک نے بھی شاید اسی زمانے میں ایک رسالہ تقویم میں لکھا ۔ یوسےفس سابیئنس اسپین میں گزرا ہے ۔ جس کے رسالہ ضرب و تقسیم کا حوالہ گربرٹ نے دو بار دیا ہے ۔ اس صدی کا خاتمہ ہو رہا تھا تو ایریگر مقوطن لوب نے چند ایک رسالے گنتارہ حساب میں لکھے جن سے گربرٹی تحریک کو تقویت پہنچی اور ریاضی کا ارتقا زیادہ سرعت سے ہونے لگا ۔

چانگ سسو ھسیون نے ایک سماوی کرہ طیار کیا جس میں پارہ گرا کر حرکت پیدا کی جاتی تھی (؟) ۔

اہل چین کی یہ رسم کہ ہر نظام سنین کا نام دور شصت کانہ کے پہلے اور اٹھانوے سال میں بدل دیا جائے جاپان میں بھی رائج ہو گئی ایے-سائی مائی کے ہاتھوں ۔

۵ ۔ لاطینی اور اسلامی کیمیا گری اور صناعیت۔ وہ لاطینی رسالہ جوہر اقلیدس سے منسوب ہے اور جس کا موضوع ہے اہل روما کے رنگ اور صنعتیں ، غالباً اس صدی کے اختتام پر تصنیف ہؤا -

پھر یہ ایک عجیب اتفاق ہے کہ فارسی زبان میں اول اول جو رسالہ کسی علمی موضوع پر لکھا گیا (ایرانی مسلمان ابھی تک عربی ہی میں قلم اٹھاتے تھے) کیمیا میں ہے اور اس کا شمار اس وقت کی اعلیٰ ترین اسلامی تصنیفات میں ہوتا ہے - اس رسالے کا حقیقی مبحث اگرچہ علم خواص الادویہ ہے لیکن اس میں ایک فصل معدنی اشیاء کے خواص اور طیاری کی تفصیلات میں بھی ہے - لہذا یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ اس کے مصنف ابو منصور موفق کو کیمیا میں بھی ید طولیٰ حاصل تھا - یوں بھی مشرقی خلافت میں ان دنوں کیمیا کی ترقی کا اندازہ ان جامعات سے ہوجائے گا جن کا ذکر ہم فصل سوم میں کر آئے ہیں -

اسلامی مغرب میں ابوالقاسم کے رسالہ طب کے بعض کیمیائی اجزا کئی لحاظ سے دلچسپ ہیں - اس نے بتلایا ہے کہ تصعید اور کشید کے ذریعے ادویہ کی طیاری کی کیا صورت ہوگی ۔ مسلمہ ابن احمد سے بھی کیمیا گری کی دو اہم تصنیفات منسوب کی جاتی ہیں ۔ لیکن ان کا زمانہ شاید اور متاخر ہے -

۶ ۔ باز نطینی ، اسلامی اور چینی تاریخ فطرت۔ ان تالیفات میں سے جو قسطن طیوس ہفتم پورفرو گینیٹوس کے حکم طیار کی سے گئیں ۔ ایک مجموعہ زرعیات ، ایک جامع بیطاری اور ایک حیوانی جامع کا تذکرہ ضروری ہے ۔ یہ کتابیں معمولی ہیں مگر اس وقت کی عام معلومات کا اندازہ کرنے کے لئے نہایت موزوں ۔

رہا یہ امر کہ مسلمانوں کو ان علوم میں کہاں تک دسترس حاصل تھی اس کے لئے بہترین مآخذ ابو منصور موفق اور تمیمی کی خواص الادویہ ہیں ۔ ثانیاً وہ جامعات جن کا حوالہ اوپر آیا ہے ، بالخصوص رسائل اخوان الصفا ۔ البتہ مشہور ہے کہ حیوانات کی تولید و تناسل میں ایک رسالہ مسلمہ ابن احمد نے بھی لکھا ۔

تسن ننگ نے ایک رسالہ بانسوں کے انکروں کے بارے میں لکھا ۔

۷ ۔ اسلامی ، یہودی ، اسکنڈے نیوی اور چینی جغرافیہ ۔ اس زمانے کے مسلمان جغرافیہ دان سب کے سب مشرق میں گزرے ۔ اصطخری نے بلخی کے رسالہ جغرافیہ کی تنقیح کرتے ہوئے ان ممالک کے رنگین نقشوں کا الحاق کیا جن کا اس میں ذکر آیا ہے ۔ بزرگ ابن شہر یار نے عجائب الہند کے نام سے ایک مجموعہ جہاز رانوں کی حکایات کا ۔ ابن حوقل نے اصطخری کے جغرافیہ میں حک و اضافہ سے کام لیتے ہوئے متن اور اس کے نقشوں دونوں کو وسعت دی ۔ مقدسی کا سلسلہ سیاحت بلاد اسلامیہ میں دور دور تک پھیلا ہؤا تھا ۔ اس نے اپنے حالات سفر بڑی خوبی سے قلمبند کئے ہیں ۔

جرمنی کا سفر ایک یہودی تاجر ابراہیم ابن ابی یعقوب نے کیا اور اس کے ساتھ ساتھ مغرب کے تمام سلافی ممالک کا ۔ سیاح مذکور نے اپنے مشاہدات کا مختصر حال بھی لکھا ہے ۔

ایرک الاحمر ایک نارویجی جہاز راں نے گرینستان میں تفتیش و اکتشاف کا سلسلہ جاری کیا اور اس کے علاوہ استعمار و توطن کی طرح بھی ڈالی ۔ ۹۹۹ میں اس کے بیٹے لائف نے کوشش کی کہ بغیر کہیں ٹھہرے ہوئے کے گرینستان سے سیدھا ناروے کا سفر کرے ۔ مگر نا کام رہا ۔ ۱۰۰۰ میں پھر اسی ارادے سے اس نے سمندر میں اپنا جہاز ڈالا اور پھر نا کام رہا ، بلکہ وائین لینڈ یعنی امریکہ کے ایک نا معلوم حصے میں بھٹک گیا ۔ یہ

نئی دنیا کا پہلا اکتشاف ہے جس کی کوئی تحریری شہادت ملتی ہے۔

چی۔ پہ نے بدھ کتب مقدسہ اور بدھ تبرکات کے شوق میں ہندوستان کی سیاحت کی اور اپنے حالات سفر بھی لکھے۔ یاؤ شیہ نے چین کے جغرافی اور احصائی مسئلہ پر قلم آٹھایا۔ باعتبار اهمیت یہ اس قسم کی اولین تصنیف ہے جو اب تک دستیاب ہوئی۔

۸۔ اسلامی، ایرانی، یہودی، بازنطینی اور جاپانی طب ۔اس فصل کا ضمنی عنوان کس قدر گمراہ کن ہے۔ کیونکہ اس کے متعدد اسمائے نسبت نے اس حقیقت پر پردہ سا ڈال دیا ہے۔ کہ طب میں اعلی خدمات صرف مسلمانوں نے سرانجام دیں۔

لیکن اطبائے اسلام کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ همیں ان کو چند ایک مجموعوں میں تقسیم کر لینا چاهیئے اور بهتر یہ ہے کہ اقطاع وار۔ لہذا هم یکے بعد دیگرے ان اطبا کا ذکر کریں گے جن کو مشرقی خلافت (اس مجموعے میں ایک فارسی نویس طبیب کا ذکر الگ کیا جائیگا) 'مصر' اسپین اور شمالی افریقہ میں فروغ هؤا۔

فریق اول کی تعداد حسب توقع بہت بڑی ہے۔ احمد طبری نے ایک طبی رسالہ بقراطی معالجوں کے عنوان سے تصنیف کیا۔ علی ابن عباس کا شمار جس نے کچھ اور آگے چل کر فروغ پایا۔ اسلام کے اکابر اطبا میں هوتا ہے۔ اس کی طبی جامع کتاب الملک ایسی گران قدر تالیف منسوخ هوئی تو صرف ابن سینا کی کتاب قانون کے باعث۔ جامع مذکور میں کئی ایک ذاتی مشاهدات کا ذکر بھی آیا ہے۔ ۹۰۹ میں عضدالدولہ کے زیر سرپرستی ایک شفاخانہ بغداد میں قائم کیا گیا۔ حسین ابن ابراهیم نے ڈیوس کوریڈیس کے عربی متن کی اصلاح کی۔ ابو سہل المسیحی جیسا کہ اس کے نام هی سے ظاهر هوتا ہے

مذہباً عیسائی تھا ۔ اس نے متعدد رسائل تصنیف کئے اور اسے بھی قمری کی طرح یہ شرف حاصل ہے کہ ازمنۂ متوسطہ کے ملک الاطبا ابن سینا کے اساتذہ میں سے تھا - ممکن ہے ابن سینا کو ابو سہل ھی کے ایک رسالے نے قانون کی تصنیف پر آمادہ کیا ھو -

یہ سب اطبا اگرچہ ایرانی تھے لیکن جہاں تک معلوم ھو سکا انہوں نے عربی میں قلم اٹھایا ۔ مگر ایک دوسرے ایرانی طبیب ابو منصور موفق کو خیال آیا کہ کیوں نہ ایک طبی جامع فارسی میں طیار کرے ۔ اس کتاب کا موضوع ہے خواص الادویہ لیکن اس میں صیدلی نظریے کا ایک خاکہ بھی ملیگا ۔ جامع مذکور کی خارجی اہمیت اس کی معنوی قدر و قیمت سے بھی کہیں بڑھ چڑھ کر ہے ۔ کیونکہ وہ سب سے پہلی تصنیف ہے فارسی نثر کی ۔

تمیمی اور بلدی دو اور ممتاز اطبا ھیں جنہوں نے ان دنوں مصر میں فروغ پایا ۔ اول الذکر کی شہرت کا انحصار زیادہ تر اس کی طبی رهنما (مرشد) پر ہے ۔ مؤخرالذکر نے ایک رسالہ حمل اور شیر خوارگی کی حفظانیات میں لکھا ۔

اسلامی اسپین کے طبی مشاغل کی سطح قریباً قریباً ایسی ھی بلند تھی جیسے مشرق خلافت میں بلکہ چند ایک پہلوؤں سے بلند تر ۔ ھسپانوی اطبا میں ایک بڑا نامور طبیب غیر مسلم تھا ۔ حسدائی ابن شپرت یہودی جس نے یونانی راھب نکولس کی مدد سے ڈیوس کوریڈیس کا ترجمہ عربی میں کیا - عریب ابن سعد کا ایک رسالہ نسوانیات ، قبالیات اور جنینیات میں ہے ۔ ابوالقاسم سے بڑھ کر مسلمانوں میں جراحیات کا ماھر اور کوئی نہیں گزرا جس سے خود یورپ کے علم الجراحت پر عہد

نشاۃالثانیہ تک نہایت گراں اثر مرتب ہوتا رہا ۔ ابن جاجل نے ڈیوس کوریڈیس کی شرح کی اور اس میں ایک ضمیمے کا اضافہ بھی ۔ وہ اس زمانے کے اندلسی مسلمان اطبا کی ایک تاریخ کا مصنف بھی ہے ۔

تونس آخری اسلامی خطہ ہے جس کا ہمیں ذکر کرنا ہے اور جہاں ایک زبردست طبیب ابن الجزار نے پرورش پائی ۔ اس نے ایک طبی دستورالعمل طیار کیا جس نے قرون متوسطہ میں بڑا قبول عام حاصل تھا ۔

ہم نے یہودی طبیب حسدائی ابن شپرت کا ابھی ذکر کیا تھا ۔ اس کی ثقافتی خدمات نہایت وقیع ہیں اس لئے کہ ہسپانوی نشاۃالثانیہ زیادہ تر اسی کی مرہون منت ہے ۔ ایک دوسرے یہودی طبیب ڈونولو نے جو ان دنوں جنوبی ایطالیہ میں فروغ پا رہا تھا ایک طبی رسالہ عبرانی زبان میں لکھا جسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے کیونکہ اس رسالے میں عربی علم و فضل کا شائبہ تک نہیں ملتا ۔ یہ ڈونولو اور شاید ڈونولو کی قسم کے بعض اور اطبا تھے جنھوں نے یا تو تالیف و تصنیف کی طرف قدم ہی نہیں بڑھایا یا اگر بڑھایا تو ان کی تحریریں ضائع ہو چکی ہیں ۔ وہ اس مخلوط آبادی میں ایک ہیجان سا پیدا کر رہے تھے جس کا تعلق جنوبی ایطالیہ کی بندرگاہوں سے ہے ۔ ہمارا خیال ہے کہ سلرنو یعنی مسیحی یورپ کے سب سے پہلے مدرسۂ طب کا ظہور ڈونولو یا ڈونولو کے رفقاء ہی کی بدولت ہؤا ۔

بازنطینی طب کے سلسلے میں قابل ذکر بات صرف یہ ہے کہ تھیو فانیس نونوس نے ایک طبی جامع قسطن طیوس ہفتم پورفر وگینیٹوس کے زیر فرمان تالیف کی ۔ اس شہنشاہ نے ایک بیطاری جامع کی تالیف کا بھی حکم دیا تھا ۔

جاپان کا سب سے قدیم طبی رسالہ جو آج بھی اپنی اصلی شکل میں محفوظ ہے ۔ یسو یوری تنبہ نے تصنیف کیا جیسے بہت ممکن ہے اس عہد کا

ایک رسالہ خواص الادویہ بھی ۔

۹ ۔ لاطینی، بازیطینی، یہودی، اسلامی اور چینی تاریخ نگاری ــ یہ زمانہ لاطینی تاریخ کا عہد زریں ہے، قدر و قیمت کے اعتبار سے تو نہیں کیونکہ اس کا درجہ کچھ ایسا بلند نہیں تھا البتہ بلحاظ مقدار کے ۔ چنانچہ کتنے وقائع نگار ہیں جن کی سرگرمیاں مختلف ممالک میں جاری تھیں ۔ فلوڈورڈ متوطن ریم نے ایک تاریخ اپنے حلقۂ اسقفیت کی لکھی، ۹۶۱ تک نیز اس زمانے کے وقائع ۔ لڈپرانڈ متوطن کرے مونہ کی تصنیفات تاریخ تین ہیں اور ان میں سے ایک قسطنطنیہ علیٰ ھذا بازنطینی دربار کا نہایت خوب مرقع ۔ وہ اپنے زمانے کا سب سے بدیع الخیال یونانی داں ہے ۔ ویڈیکنڈ متوطن کوروے نے سیکسین شہنشاہوں ہنری اول اور آٹو اول کی ایک تاریخ قلمبند کی ۔ آٹو اول کی ایک منظوم تاریخ هروزوتا نے بھی لکھی ہے ۔''سلرنوی تذکرہ'' ۹۷۸ کے لگ بھگ تالیف ہؤا، سلرنو ہی کے ایک راہب کے ہاتھوں ۔ یہ تذکرہ جنوبی ایطالیہ کے لومبارڈ بادشاہوں کے حالات میں ہے اور اس لحاظ سے بڑا بیش قیمت کہ اس سے ان متعدد اثرات کا پتہ چلتا ہے جو یورپ کے اس گوشے میں ایک دوسرے پر عمل کر رہے اور یوں نادانستہ ایک نئی تہذیب کی کی توسیع و تکمیل میں حصہ لے رہے تھے ۔ ریشر متوطن ریم گربرٹ کے ایک شاگرد نے کارولنگوی خـاندان کے آخری عہد علیٰ ھذا پہلے کیپٹی بادشاہ کے حالات پر قلم اٹھایا ۔ اریگر متوطن لوب نوٹکر کے شاگرد رشید نے لیج کے حلقہ اسقفیہ کی سب سے پہلی تاریخ قلمبند کی ۔

یونانی زبان میں بھی متعدد تاریخیں تصنیف کی جا رہی تھیں ۔ اول اس تاریخی جامع کولیجے جس کی تالیف کا حکم قسطن طیوس نے دیا اور جو مؤرخین سلف کے اقتباسات پر مشتمل ہے ۔ پھر گیورگوس مناکوس کے تذکرے کا متسزاد ہے ۔ شاید کیملیون ڈفرسٹیس کی تصنیف جس نے بازنطینی مقدس اولیا نگاروں میں سب سے زیادہ شہرت پائی ۔ لیون ڈیاکنوس نے

بھی ایک تاریخ اپنے زمانے کی لکھی۔ یہ ایک اہم ماخذ ہے بلغاروی اور روسی نسلوں کے مطالعہ کا۔

شریرا گاؤن کا جواب قیروان کی جماعت یہود کے نام ایک بیش بہا دستاویز ہے یہودی تاریخ کی عہد تالمود سے تااختتام قرن دہم۔ یہ ۹۸۰ پر قلمبند ہؤا۔

مشرق کے مؤرخین اسلام میں بالخصوص اہم ایک تو حمزہ ہے، بڑا متشدد ایرانی جس نے عربی وقائع کی بنا ایرانی ماخذ پر رکھی۔ دوسرا ابن مسکویہ ایسا معلم اخلاق۔ وہ بھی ایرانی تھا اور اس نے ایک بین الاقوامی تاریخ بھی قلمبند کی۔ پھر فہرست کا شہرہ آفاق مصنف ابن ابی یعقوب الندیم ہے۔ اسے بھی مؤرخ ہی قرار دیجیے۔

ہسپانوی مسلمانوں میں اول عریب ابن سعد کا ذکر کرنا چاہئے جس نے ۹۶۱ سے ۹۷۶ کے درمیان ایک تذکرہ اسلامی اسپین اور افریقہ کا تالیف کیا۔ ابن القوطیہ نے بھی اسپین کی ایک تاریخ لکھی ہے ۷۱۸ء سے ۸۹۳ تک۔ ابن جلجل نے اپنے ہمعصر فلاسفہ اور اطبا کی جو اسلامی اسپین میں گزرے۔

'دول خمسہ' کی قدیم سرکاری تاریخ ھسیہ چیو چنگ نے ترتیب دی۔ تساں ننگ نے بھی سوانح حیات کا ایک مجموعہ تالیف کیا ۹۸۸ تک۔

۹۔ مکرر۔ بازنطینی قانون۔باسلکا کی تنقیح و تصحیح آخری مرتبہ قسطن طیوس کے حکم سے کی گئی۔ شہنشاہ مذکور کو اپنی رعایا سے سچا لگاؤ تھا اور اس نے خود بھی بازنطینی حکومت علی ہذا رسوم و آداب کے بیان میں متعدد کتابیں تصنیف کیں۔ چنانچہ سلطنت کے اضلاع اور نتظام کے متعلق اس کی کتاب تاریخی جغرافیے اور نسلیات دونوں پہلوؤں سے دلچسپ ہے۔

عربی ، سریانی ، یہودی ، بازنطینی، لاطینی ، انگریزی اور چینی جاپانی لسانیات ۔ حمزہ نے مباحث قواعد پر قلم اٹھایا اور ان اشتقاق تحقیقات سے جن میں ثابت کیا گیا تھا کہ فارسی زبان کا درجہ عربی پر فائق ہے اپنے ذوق شعوبیت کی تسلی کی ۔ اسمعیل ابن عباد نے ایک ضخیم عربی قاموس تالیف کی اور ایک اور جوھری نے جس میں الفاظ کا اصطفاف ان کے مادوں کے آخری حروف کے مطابق کیا گیا تھا ۔ لیکن اس کی تکمیل جوھری کے شاگرد ابراھیم ابن صالح کے قلم سے ہوئی ۔ ابن جنی کو لسانیات کے فلسفیانہ پہلو سے بالخصوص انہماک تھا ۔ یہ سب علما مشرق میں فروغ حاصل کرتے رہے اور آخرالذکر کے سوا تمامتر عجمی تھے ۔ مغرب میں صرف ایک ھی عرب گزرا ہے ، ابن القوطیہ جس نے پہلے پہل ایک رسالہ تعریف افعال میں لکھا ۔ پھر قریباً قریباً یہی زمانہ تھا جب ازمنۂ وسطیٰ کی جامع ترین سریانی قاموس تالیف ہوئی ، بر بہلول کے ہاتھوں ۔

مسلمان اور سریانی نحویوں کی سرگرمیاں اگرچہ بڑے زور و شور اور مستعدی سے جاری تھیں لیکن اس زمانے کے یہودی نحوی ان سے بھی بڑھ چڑھ کر جد و جہد کر رہے تھے ۔ حقیقت میں قرن دھم کا نصف ثانی عبرانی قواعد لغت کا عصر زریں ہے اور اس کی وجہ ایک حد تک قرئی دعوت ہے جس نے اسرائیل کی حیات ذھنی میں ایک ھیجان سا پیدا کر رکھا تھا ۔ ھم اس سے پہلے بھی اشارہ کر آئے ھیں کہ یہودی (علیٰ ھذا اسلامی) نقطۂ نظر کے ماتحت قواعد زبان کا مطالعہ ایک طرح سے فرائض دین میں شامل ہے(۵) ۔ قرئین کی تنقیدی روش سے یہود کے بہتر سے بہتر ائمہ دین مجبور ھو گئے ۔ خواہ راسخ العقیدہ ھوں خواہ کوئی اور کہ اپنی مذھبی تعلیمات کی تحقیق زیادہ صحت اور درستی سے کریں ۔ لیکن اس کے لئے عبرانی زبان کا بالاستیعاب مطالعہ ناگزیر تھا ۔ لہذا قرئین اور ان

۵ ۔ اسلامی نقطہ نظر سے ہر چیز فرائض دین میں داخل ہے ۔ ملاحظہ ۱۰ مقدمہ ۔ مترجم

کے مخالف دونوں جماعتیں عبرانی زبان کے لسانی مطالعے میں منہمک رہیں ۔ مثال کے طور پر سہل بن مظلیح اور داؤد بن ابراھام قرئی تھے ۔ سہل نے جو عبرانی قواعد اور عبرانی لغت شائع کیں بہت مقبول ہوئیں ۔ ایک عبرانی قاموس داؤد بن ابراھام نے بھی تالیف کی جس میں عبرانی قواعد کی تلخیص کے ساتھ ساتھ عبرانی اور عربی دونوں زبانوں کا مقابلہ کیا گیا تھا ۔ لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ یہ سب تصنیفات عربی زبان میں تھیں ۔

سہل ایک فلسطینی یہودی تھا اور داؤد مراکشی ۔ راسخ العقیدہ یہود کو قرطبہ میں فروغ ہؤا ، حسدانی کے زیر پرستی ۔ منحیم بن سروق پہلا شخص ہے جس نے کتب مقدسہ کی ایک مکمل لسانی قاموس طیار کی قواعد کے متعلق متعدد اشارات کے ساتھ اور عبرانی زبان میں ۔ دنش بن لبرط (جو سورا سے یہاں ھجرت کر آیا تھا) اس جدید عبرانی عروض کا بانی ہے جس کی بنا عربی عروض پر رکھی گئی ۔ آخرالامر یہ کہ حیوج نے ایک عبرانی قواعد عربی میں لکھی جسے اس مضمون کے علمی مطالعہ کی اساس تصور کیا جاتا ہے ۔ اس قواعد میں اگرچہ سراسر عربی قواعد کی تقلید کی گئی ہے لیکن حیوج نے چونکہ الہیین یہود کی طویل بحثوں سے فائدہ اٹھایا تھا لہذا ان کے نتائج کی تلخیص بھی کر دی ۔

بازنطینی سلطنت میں سئیڈس کی ذات اس وقت کے لسانیوں میں بالخصوص نمایاں ہے ۔ اس نے ایک یونانی قاموس طیار کی جس میں بعض متفرق معلومات بھی شامل ہیں ۔ گویا اس کتاب کی حیثیت ایک مختصر سی جامع کی ہے ۔

لاطینی لسانیات ابھی شیر خوارگی کی حالت میں تھی ۔ ابو متوطن فلوری نے عروض اور تلفظ سے بحث کی ۔ ایلفرک کی قواعد میں پرسچیئن کے متعدد اقتباسات کا ترجمہ بھی شامل ہے ۔ اس نے ایک دستورالعمل لاطینی بول چال کا بھی لکھا ۔ لیکن ہمارے لئے بالخصوص دلچسپ اس کا فرہنگ ہے یعنی قدیم ترین لاطینی۔ انگلیسی قاموس جو اب تک دستیاب ہوئی ۔ ایلفرک نے انگلیسی سیکسن زبان میں بعض اور کتابوں کا ترجمہ بھی کیا ۔

قدیم ترین چینی - جاپانی قاموس بھی تقریباً اسی زمانے میں شائع ہوئی ، مناموتو نو شیتا گاؤ کے قلم سے -

''خاتمۂ سخن—راقم الحروف کے نزدیک اس طویل خلاصے کو دیکھتے ہوئے اس امر کی ضرورت نہیں رہتی کہ عہد زیر نظر کی اہمیت پر بالخصوص زور دیا جائے - اگر اس کے بڑے بڑے کارناموں کا مجمل سا بیان اتنے صفحات پر چھا گیا ہے تو اس سے خود بخود ثابت ہو جاتا ہے کہ قرن دہم کے نصف دوم میں مشاغل علم کی فراوانی کس حد تک پہنچ گئی تھی - قارئین نے یہ بھی سوس کر لیا ہوگا کہ ان مشاغل کی سطح بھی بالعموم بہت زیادہ ارفع اور اعلیٰ تھی(٦) -

لیکن جیسا کہ ہمارا معمول رہا ہے اس امر کی توضیح لازماً کر دینی چاہئے کہ یہ ذہنی جد و جہد کسی ایک نسل یا قوم تک محدود نہیں تھی بلکہ صحیح معنوں میں عالمگیر -

اول احیائے دین کی تحریک ہے جو چین اور جاپان میں رونما ہوئی اور جس کا آغاز اگرچہ معمولی تھا لیکن جو رفتہ رفتہ بڑھتی اور پھیلتی جائیگی - چینی فضلا میں سے ہم نے صرف و وشو ، لی فانگ ، چانگ سسو ہسیون ، تساں ننگ چی یہہ یاؤ - شیہ اور ہسیہ - چینگ کی تصنیفات پر نظر ڈالی ہے - اہل جاپان میں سے گن شین ، ابے سائی مائی ، یسوبوری تنبہ اور منامو تونو شیتا گاؤ کے رشحات قلم پر -

---

٦ - اس بات پر زور دینا ضروری ہے - اس لئے کہ غیر تعلیم یافتہ انسانوں سے قطع نظر بہت سے علمانے بھی اس عہد کے بارے میں جو رائے قائم کر رکھی ہے اس کا یہی تقاضا ہے - مثال کے طور پر Gustav Lanson نے اپنی نہایت اعلیٰ تاریخی تصنیف Histoire illustreé de la littérature française جلد (۱۳۱ ، ۱۹۲۳) میں قرن دہم کے اختتام پر گفتگو کرتے ہوئے لکھا ہے : ''فرانس میں بھی دوسرے ممالک کی طرح معلوم ہوتا ہے روح انسانی پر دفعتاً ظلمت چھا گئی'' - کیسی عجیب ظلمت !— مصنف

چین اور جاپان سے مغرب کا رخ کیجئے تو ہندوستان میں تو ذہنی بیداری کا کوئی سراغ نہیں ملتا۔ ہاں وسط ایشیا کے مانوی المذہب اویغور قبائل میں شاید تھوڑی بہت ذہنی جد و جہد کا پتہ چل سکے لیکن صحیح معنوں میں ارتقا پذیر آبادیوں یا کم از کم افراد کے لئے ہمیں دنیائے اسلام کی ان بیرونی چوکیوں میں قدم رکھنا پڑیگا جو ماوراء لنہر میں قائم ہوئیں۔ پھر اس کے بعد سب سے زیادہ ترقی یافتہ مسلمانوں سے سابقہ پڑیگا۔ ہمارا مطب ہے ایرانی یا ایران سے اور زیادہ مشرق میں بسنے والے مسلمان جن میں سے بعض کا ذکر سطور بالا میں آ چکا ہے۔ اول بلند ترین ہستیوں کو لیجئے: محمد بن احمد الخوارزمی، کوہی، سجزی، عبدالرحمن صوفی، ابوالوفا اور علی ابن عباس۔ یہ سب کیسی بلند پایہ شخصیتیں ہیں۔ اخوان الصفا میں سے بعض کے متعلق خیال ہے کہ وہ بھی شاید ایرانی ہوں۔ علمائے ذیل کا درجہ باعتبار اہمیت اپنے پیشرووں سے اگرچہ کم ہے لیکن ان میں سے اکثر اگر کسی معمولی دور میں پیدا ہوتے تو نمایاں امتیاز حاصل کرتے۔ ہمارا مطلب ہے ابن بابویہ، عضدالدولہ اور اس کا بیٹا شرف الدولہ، ابو جعفر الخازن، ابوالفتح، صاغانی، خجندی، اصطخری، بزرگ ابن شہر یار، احمد الطبری، القمری، حمزہ، ابن مسکویہ، اسمعیل ابن عباد اور الجوہری۔ یہ سب ایرانی تھے یا مشرق ایران میں رہنے والے۔ پھر ان فضلا کا ایک حصہ بھی جو مشرق خلافت کے لئے شہرت اور ناموری کا باعث ہو رہے تھے شاید اصلاً عجمی تھا اور اگر نہیں تو باعتبار تربیت عجمی۔ ان مشرقیوں میں ابن ابی یعقوب الندیم کی ہستی خاص طور پر اہم ہے۔ فہرست کا مصنف جو بغداد میں سکونت پذیر تھا اور جس کے حسب و نسب یا حالات زندگی کا ہمیں مطلق علم نہیں۔ البتہ ذیل کے علما کو ایران سے کوئی تعلق نہیں (یا اگر تھا تو ہم اس سے بےخبر ہیں اور بوثوق کچھ بھی نہیں کہ سکتے): مطہر ابن طاہر، ابن الاعلم، ابونصر، قبیصی، ابن حوقل، مقدسی، حسین ابن ابراہیم، التمیمی اور ابن جنی۔

اہل ایران کا ذکر کرتے ہوئے ہم ایک نہایت درجہ ممتاز ایرانی فاضل ابومنصور موفق کا نام لینا بھول گئے جس نے عجمی مسلمانوں میں سب سے پہلے اس امر کا تہیہ کیا کہ علمی تصنیف کو فارسی زبان میں شائع کرے ۔ عالم مذکور کا یہ اقدام ایسا ہی بیباک اور ذاتی اپج پر مبنی تھا جیسے پادشاہ ایلفریڈ کا علمی تصنیفات کے لئے انگریزی زبان کا انتخاب کرنا ۔ موجودہ زمانے میں چونکہ ایسا ہونا مسلم ہے لہذا ہم یہ سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں کہ اس باب میں جس آزادئ خیال کی ضرورت ہے اسے بڑی حد تک جودت و طباعی پر محمول کرنا پڑیگا ۔ پھر ابو منصور کی فارسی تصنیفات سے جہاں اس اجتہاد ذات کا پتہ چلتا ہے وہاں اس امر کی شہادت بھی مل جاتی ہے کہ مشرقی خلافت کا انتشار اب روز بروز بڑھ رہا تھا(۷)۔

شمالی افریقہ میں علم و حکمت نے کچھ بہت زیادہ ترقی نہیں کی ۔ تمیمی اور بلدی نے مصر میں فروغ پایا ، جزار نے تونس میں ۔

البتہ اسلامی ثقافت کا ایک زبردست مرکز اموی خلفا کے زیر سرپرستی اسپین میں قائم ہوگیا تھا ۔ حکم ثانی شاید فاضل ترین تاجدار ہے جو مسلمانوں میں گذرا ۔ یوں بھی قرطبہ ایسے حسین شہر نے یورپ کے اعلیٰ ترین ثقافتی مرکز کی حیثیت اختیار کر رکھی تھی (۸) ۔ مسلمہ ابن احمد ، عریب ابن سعد ، ابن جلجل ، ابن القوطیہ اور ان سے کہیں بڑھ کر یہ کہ ابوالقاسم ایسا عالی مرتبہ جراحی قرطبہ ہی کی خاک سے پیدا ہوئے ۔ مزید براں کئی ایک یہودی فاضل جن کا ہم ابھی ذکر کرینگے ۔

سریانی زبان میں صرف ایک ہی نامور ادیب بربہلول نے قلم اٹھایا ۔

عربی اللسان نصرانیوں کے مشاغل علم میں جو انحطاط عہد ماسبق میں پیدا ہوگیا تھا بیش از بیش جاری رہا ۔ چنانچہ ہم نے صرف تین

---

۷ - مصنف کی اس رائے کے لئے ملاحظہ ہو مقدمہ ــ مترجم

۸ - لیکن جس کی حقیقی نوعیت اور غیر معمولی اہمیت کا اس تصنیف میں کہیں ذکر نہیں ــ مترجم

علما کا ذکر کیا ہے جو مذہباً عیسائی تھے، نظیف ابن یمن اور ابو سہل کا مشرق اور اسقف ربیع ابن زید کا اسپین میں ۔ مگر ان میں حقیقی اہمیت کسی کو بھی حاصل نہیں ۔

برعکس اس کے یہود کی خدمات علم میں بہت کافی اضافہ ہو رہا تھا اور ان میں سے بعض کی حیثیت اسلامی ثقافت کے ایک جز کی بجائے آزادانہ کارناموں کی ہے جس کا اظہار کبھی کبھی ان کی اپنی یعنی عبرانی زبان میں بھی ہو جاتا تھا (۹)۔ ہم نے اول ابراہیم ابن یعقوب کی پراسرار ہستی کا ذکر کیا تھا جس نے بلاد المانیہ اور مغرب کے سلافی ممالک کی سیاحت کی ۔ پھر قریباً قریباً یہی زمانہ ہے جس میں ڈونولو کو جنوبی ایطالیہ میں فروغ ہؤا، شریرا گاؤن کو ارض بابل، سہل ابن مظلیح کو فلسطین، داؤد ابن ابراہیم (اور۔چند روز آگے چلکر دنش ابن لبرط) کو مراکش میں ۔ لیکن یہودی غور و تفکر کی مرکزیت جس کا تعلق اب تک مشرق (سرزمین بابل یا فلسطین) سے تھا حسدانی ابن شپرت ایسے جلیل القدر یہودی مدبر کے فہم و فراست کی بدولت جو خود بھی ایک ممتاز سائنسدان ہے قرطبہ منتقل ہوچکی تھی ۔ منیہم بن مروق، دنش بن لبرط اور جیوج نے یہیں فروغ پایا ۔

سب سے آخر میں مسیحی یورپ کی باری آتی ہے ۔ یہاں بھی قابل ذکر ترقیاں ہوئیں۔ یونانی مصنفین میں قسطن طیوس ہفتم' سیمیلون میٹافرس ٹیس، لیون ڈیاک نوس اور سیڈس بالخصوص ممتاز ہیں ۔ بازنطینی ثقافت کے زیر اثر ایک طرف اٹونوی نشاۃ الثانیہ کو تحریک ہوئی، دوسری جانب روس کی تسخیر کا آغاز ۔ بعض دوسرے مراکز علم بھی زیادہ بہتر صورت اختیار کر رہے تھے ۔ یوں بھی براعظم یورپ کی بیداری کا سب سے زیادہ اطمینان بخش پہلو مراکز علم کی کثرت ہے ۔ گویا یہاں اگرچہ پھولوں کی کمی تھی مگر کلیاں ہر طرف

۹ ۔ یہ ہر کہیں اسلامی اثرات کو کم کرنے کی کوشش علمی دیانت کے خلاف ہے ۔۔ مترجم

پھوٹ رہی تھیں۔ ایلفرک انگلستان میں سرگرم کار ہے، نوٹکر اور اریکر اس خطے میں جسے اب بلیجئم سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ فلوڈوٹرڈ، گربرٹ، ریشر اور ابو فرانس میں ۔ ایرک الاحمر اور لائف ایرک سن اسکنڈے لیویا ' ولا دے میر روس، ھروزوٹا اور وڈوکنڈ المانیہ، ھلپرک سوئستان، بوزے فس ساہنیس اسپن، لیوڈ پرانڈ اور سلرلو کے نامعلوم اسلاف اٹلی میں۔ ان علما کے مشاغل اگرچہ ایسے بلند نہیں جیسے اس زمانے کے مسلمانوں کے، بایں همه وه ٹھیک سمت میں گامزن اور یوں ایک نئے مغربی تمدن کی داغ بیل ڈال رہے تھے (۱۰) ۔

۲ - دینی پس منظر
ولادے میر ولی (۱)

ولادت ۹۵۶ کے لگ بھگ، انتقال ۱۰۱۵ میں ہوا ۔ کیف کا نواب اعظم اور آخرکار سارے روس کا حکمران ۔ ۹۸۸ میں جب اس نے کریمیا کے شہر خرسون (۲) میں بپ تسمہ حاصل کیا تو اس کے فوراً بعد آنا ہمشیرہ باسیلیوس ثانی بلگاروکٹنوس ۹۷۶-۱۰۲۵ (۳) سے شادی کرلی اور یوں آرتھوڈاکس عیسائیت کو روس میں پھیلایا ۔ ولادے میر کا عہد حکومت مسیحی روس کا نقطہ آغاز ہے ۔

یہ امر خالی از دلچسپی نہ ہوگا کہ ۹۷۲ میں اسی باسیلیوس کی دوسری ہمشیرہ تھیو فانو (۴) کی شادی نوجوان شہنشاہ آٹو دوم (۵) ولادت ۹۵۵، شہنشاہ از ۹۶۷ (۹۷۳)، متوفی (۹۸۳) سے ہوئی۔ یہ تقریب روما میں ادا کی گئی ' خود پوپ کے زیر اہتمام جہاں تھیو فانو

۱۰ - مگر جیسے ضرورت سے زیادہ اہمیت دی جا رہی ہے ــ مترجم

۲ - Kherson

۳ - Anna, sister of Basilios II Busgaroctonos

۴ - Theophano

۵ - Otto II

''بیشمار دولت کے خزانے،، ساتھ لے کر آئی - یوں بازنطینی ثقافت نے بہ یک وقت جرمنی اور روس میں قدم رکھا - قرن دہم کے نصف دوم سے پہلے جرمنی میں رائین سے مشرقی جانب مسیحی فن کاری کا نام و نشان تک نہیں ملتا - روسی فن کاری نے جو براہ راست اولاد ہے بازنطینی فن کاری کی البتہ اس سے کچھ دنوں بعد یعنی قرن دہم کے اختتام پر جنم لیا اول کیف اور پھر دفعتہ نووو گراڈ، ولادے میر اور ماسکو (۶) میں - آٹوی عہد کی فنی نشاۃ الثانیہ اور روسی تمدن دونوں کا ظہور اس بازنطینی احیا سے ہوا جس کا تعلق مقدونوی خاندان کے عہد حکومت سے ہے - تاریخ فن کے نقطہ نظر سے یہ واقعات اگرچہ بالخصوص اہم ہیں لیکن علم و حکمت کا مؤرخ بھی اکثر ان کی طرف متوجہ ہو جاتا ہے -

Das Kiever Hoh lenkloster als Kulturzentrum کی L. K. Goetz des vormonglischen Russland (پاساؤ، ۱۹۰۴) Gustav Schlumberger. L'epopée Byzantona a ta fin du X' siecle (۳ ج بیں پیرس، ۱۸۹۶ - ۱۹۰۵) - او - ایم - ڈالٹن : بازنطینی فن کاری اور اثریات (آکس فرڈ، ۱۹۱۱) ۷۲۷ ص - ۴۵۷ تصاویر - چارلس ڈیل : Manuel d'art byzantine (ترتیب دوم - ۲ ج ہیں - ۴۳۸ تصاویر - ۹۶۶ ص- پیرس ۱۹۲۶) -

ابن بابویہ

ابو جعفر محمد ابن علی ابن بابویہ (بابویہ) القمی الصدوق، قم واقعہ الجبال سے (۷) - ۹۶۶ - ۹۶۵ میں خراسان سے بغداد آیا اور ۹۹۱ - ۹۹۲ میں یعنی اس سے دس سال بعد اس کا انتقال ہو گیا - شیعی الہیات داں اور فقیہ - اس کی مخصوص تصنیف من لایحضرہ الفقیہ شیعی دنیا میں آج بھی بہت بڑی سند تسلیم کی جاتی ہے - کتاب مذکور اور اس

۶ - Vladimir, Mascow, Novograd, Vladimir, Grand Duke of Kief.

۷ - Urabe, Gunshin

کی ایک دوسری تصنیف العلل میں (غالباً اول الذکر کا ایک حصہ) بعض طبیعی اور تاریخی مسائل کے متعلق بھی طرح طرح کی معلومات پائی جاتی ہیں۔

سی بروکل مان : ادبیات عرب (۱ - ۱۸۷ - ۱۸۹۸) -

گن شن

خاندانی نام اراہے دوسرا نام ایشن یا ایشن سوزو (۸) (سوزو تعظیم و تکریم کا ایک بدھ لقب ہے) یماتو میں ولادت پائی، ۹۴۲ میں - یکاوا میں ھائی زن اور ایشن - ان (۸) کے تندے دوائر کا راھب - متوفی ۱۰۱۷ - جاپانی بدھ - الہیات داں، فاضل اور فن کار - قرن دوازدہم اور سیزدھم کی مذہبی اصلاح اور بیداری کا راستہ گن شن ھی نے طیار کیا (۹) - الہیات میں کئی ایک کتابوں کا مصنف (اور ظاھر ہے چینی زبان میں) جن سے اھل چین بھی بے خبر نہیں رہے - بہشت، اعراف (۱۰) اور دوزخ کے متعلق اس کی تصنیفات بالخصوص مؤثر ثابت ہوئیں - ان کا مقابلہ طربیہ خداوندی (۱۱) سے کیا جا سکتا ہے -

۳ - ثقافتی پس منظر

باز نطینی ، لاطینی ، اسلامی ، یہودی اور چینی فلاسفہ

قسطن طینوس ھفتم پورفروگیٹیوس (۱)

ولادت ۹۰۵ ، وفات ۹۵۹ میں - باز نطینی شہنشاہ برائے نام ۹۱۲ لیکن حقیقت میں ۹۴۵ سے تاحین حیات - علوم فنون اور ادب کا مربی، اس نے خود بھی بازنطینی سلطنت کے انتظام اور رسوم و آداب میں کئی ایک کتابیں تصنیف کیں - مزید برآں حکم دیا کہ قانون ، تاریخ ، فلاحت ، طب اور حیوانیات میں متعدد تالیفات طیار کی جائیں - یہ تالیفات جن کو الگ الگ

---

۸ - Eshin sozu, Eshin

۸ - Yokawa, Eshin-in Hiei-zan

۹ - بالخصوص بدھ جدو - شو jodo-shu کی تاسیس جس کے لئے ملاحظہ ہو ھمارا شذرہ مت پر قرن دوازدھم کے نصف دوم میں — مصنف

۱۰ - Intermediary States

۱۱ - Divina Commedia

۱ - Constantinos Parphyrogennetos

رهنماؤں میں تقسیم کیا گیا رومی جامعات سے فی الواقعہ بہتر ہیں (ملاحظہ ہو وارو، پلاٹنی اپولائیس) تاجدار مذکور کے عہد میں قسطنطنیہ نے تہذیب و ثقافت کے ایک بہت بڑے مرکز کی حیثیت اختیار کر لی تھی۔

قسطن طینوس کی اپنی تصنیفات۔۔ De thematibus et de adminis-trando imperio جسے یونانی اور لاطینی میں امینوئل بیکر نے ترتیب دیا (Corpus scriptorum historiae Byzantinae مجلد دھم 'بان' ۱۸۳۰ دلچسپ ہے جغرافی اور نسلی نقطۂ نظر سے)۔ فصل دوم کا ایک نہایت عمدہ نسخہ جس کا تعلق صرف یورپ سے ہے از L. H. Tafel (ٹیوبنگن ۱۸۳۶) هکبسس ثانیس باسیلیو ثاک سوس De ceremoniis anlae byzantinae جسے lo. la. Reiskius نے یونانی اور لاطینی میں ترتیب دیا Corpus script. hist. Bz.) مجلد هشتم - نہم - بان ۱۸۲۹ - ۳۰)۔

تالیفات جو اس کے زیر فرمان طبار کی گئیں ۔۔ (۱) Basilica ثا با سیلیکا قانون کا ایک خلاصہ جس کی تکمیل لیون دانا (شہنشاہ از ۸۸۶ تا ۹۱۱) اور نظر ثانی قسطن طینوس کے عہد میں ہوئی۔ سے ضابطہ جسطنطین کو منسوخ ہو گیا۔ مرتبہ W. Ernst Heinbach ۶ ج یں - لائپ تسگ، ۱۸۳۳ - ۱۸۷۰ لاطینی ترجمے اور ۵۳۳ - ۸۶۷ سے باز نطینی قانون کی ایک تاریخ کے ساتھ (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ باز نطینی قانون پر قرن نہم کے دوسرے نصف میں)۔

(ب) تاریخی جامع : یہ ان اقتباسات کا ایک مجموعہ ہے جو مؤرخین سلف سے لئے گئے۔ ایک طرح سے اس عہد کی امریکی تالیف "مورخوں کی تاریخ عالم"(۲) کی پیشرو یعنی Excerpta historica jussu imp. Constantini Porphyrogenniti confecta مرتبہ U. PL. Boissevan اور C. de Boor اور Th. Büttner-Wobst (۴ ج یں - برلین، ۱۹۱۰ - ۱۹۰۳) (۲)۔

(ج) زرعی مجموعہ۔ گیو پونیکا اے پیری گیور گیاس ایکلو گئی ۲۰ فصلوں میں)۔ یہ تالیف جولیئوایشس اور کاسیونوس کی گیو پو نیکا پر مبنی ہے۔ ۹۵۰ کے لگ بھگ لکھی گئی اور اس کا درجہ نہایت معمولی۔ اس کے نسخوں کے لئے ملاحظہ ہو کاسیونوس باسوس (قرن ششم کا دوسرا نصف)۔

(د) طبی جامع ایاٹریکا مرتبہ تھیوفانیس نونوس (ج۔ د قرن دھم کا نصف اول)۔

---

۲ ۔ دونوں کی غرض اور نقطۂ نظر ایک ہے۔ حقیقت پسندی اور سہل نویسی کا بھدا سا شوق ۔۔ مصنف

(ہ) جامع بیطاری (ہپیاٹریکا) اس تالیف کا زمانہ غیر یقینی ہے مگر یہ اپسائرٹوس کی تصنیفات پر جس نے قسطنطین اعظم کے ماتحت فروغ پایا مبنی ہے (قرن چہارم کا پہلا نصف) نیز بقراط (زمانہ غالباً وہی ہے اور بروکلیس (ج - د قرن چہارم کا دوسرا نصف) پر یعنی Veternariae medicinae libri duo پہلا یونانی نسخہ (باڑ، ۱۵۳۷ Hippocratis veterinaria یونانی متن، لاطینی اور ایطالوی ترجمہ از Petrus al. Valantini (رومہ، ۱۸۱۴) Emm. Millerer : Notia Sur le Ms. grec کی no. 323 de la Biskliotheque imperiale contenant le recucil des ہپیاٹریکا (Noticss et extraits des MSS., t. 21, 2e partie, 1—161, 1865) نیز ملاحظہ ہو (Eug. Oder) کا نسخہ Claudii, Hermeri mulo-medicina Chironis (۴۰۰ ص - لائپت سک، ۱۹۰۱) -

Max Ihm کی Die Hippiatrica (متحف رائین برائے لسانیات، ج ۴۷ - ۳۱۸ - ۳۱۲ - ۱۸۹۲) -

(و) جامع حیوانیات ٹون ہس ٹوٹے اوس ہیری زوون اپٹومی ارسطو پر مبنی جیسا کہ ارسٹوفانس باز نطینی (ج - د قرن دوم ق - م کا نصف اول) نے اس کی تلخیص کی، علی ہذا ایلیانوس (ج - د قرن سوم کا پہلا نصف) اور ٹموتھیوس متوطن غزہ (ف - ۵۰۰) پر چار میں سے دو فصلیں شائع ہو چکی ہیں یعنی Excerptorum de natura animalium libri duo مرتبہ S.P. Lampros (Supplementum Aristotelcum1, 1, Berlin, 1885)

اس قسم کی ایک تالیف قسطن طینوس موفوماکوس (شہنشاہ از ۱۰۴۲ تا ۱۰۵۴) کے ماتحت بھی مرتب کی گئی - مرتبہ از C. Fr. Fetthaei یعنی بوآگیلا پیلے نیکی (ماسکو، ۱۸۱۱)

Alfred Rambarvd : L'empire grec au dixieme siecle — تنقید قسطنطین پو.فروگینیٹے (۵۶۷ ص - پیرس، ۱۸۷۰ - ص ۵۱ تا ۱۷۴ میں قسطنطین کی ادبی اور علمی خدمات کا ذکر کیا گیا ہے) - کے - کرم باخر : تاریخ باز نطینی ادب (طبع دوم - ۲۶۴ - ۲۵۲ - میونشن، ۱۸۹۷) -

گربرٹ کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل ریاضیات میں (۳) نیچے -

نوٹکر متوطن لیج

جرمن میں نوٹکر فان لیوٹش (۳) سان گال کا شماس (۴) اور ۹۷۲ سے اسقف لیج جہاں ۱۰۰۸ میں اس کا انتقال ہو گیا ۔ معلم ۔ سان گال (۵) میں تہذیب و ثقافت کی پرورش جس بلند پیمانے پر کی گئی تھی اس کا ورود بلاد زیریں (۶) میں ہوا تو سب سے زیادہ نوٹکر ہی کے ذریعے ۔ چنانچہ یہ اسی کی رہنمائی ہے جس میں لیج نے مقدس رومی سلطنت کے اہم ترین مرکز کی حیثیت اختیار کر لی حتی کہ تھوڑے ہی دنوں میں نوٹکر کے پیرو یورپ کے اطراف و اکناف میں پھیل گئے ۔ ان میں بیشتر ان اسقفیتوں کے سربراہ تھے جو خود بھی تہذیب و تمدن کے ثانوی مراکز کی حیثیت حاصل کر چکے تھے ۔ نوٹ گر سے کسی کتاب کو بہ تیقن منسوب کرنا تو دشوار ہے لیکن ایک زمانے میں اریگر کی بعض تصنیفات کے متعلق خیال تھا کہ شاید اسی کے قلم سے نکلیں ۔

تنقید — Godefroid kurth de Belgique کی Biographie nationale (۱۵ - ۹۰۹ - ۹۰۲ - ۱۸۹۹) ' قرن دہم کی تہذیب و تمدن Notger et lacivilisatim an xe siecle (۲ ج بن - پیرس ' ۱۹۰۵) ۔ ایم مانی ٹیشس: ازمنۂ متوسطہ کا لاطینی ادب (ج ۲ - ۲۲۸ - ۲۱۹ - ۱۹۲۳) ۔

---

۳ - Notker von Lüttich اور Notger of Liege

۴ - Dean

۵ - St. Gall واقعہ سوئٹستان جس کا آئرستانی ناسک گال ولی (یا Cellach, Caillech) حوارئی ستوی (Suevi) والمنی Almanni کے نام پر جس کا انتقال ح - ۶۴۵ میں ہوا یہ نام رکھا گیا - یہ اسی کا صومعہ تھا جہاں رفتہ رفتہ ایک بینے ڈکٹی دیر قائم ہو گیا جس کا شمار قرن ہشتم سے قرن یازدہم تک یورپ کے بڑے بڑے مراکز ثقافت میں ہوتا تھا ۔ ملاحظہ ہو James Midgley Clark کی The abbey of St. Gall as a centre of literature and art (کیمبرج ' ۱۹۲۶) — مصنف

هروزوتا

اس نام کی اور بھی شکلیں ھیں (ٹی ایس کی جگہ محض ایس ' ڈبلیو بجائے وی' ابتدائی ایچ کے ساتھ یا بغیراس کے' نیز هروٹزوئٹ (۷) - سال ولادت ۹۳۵ کے لگ بھگ گنڈرشائم (گانڈے وبلی برنزوک کی ڈچی(۸) کے دیر میں فروغ پایا اور وھیں اس صدی کے اختتام پر انتقال ھو گیا - بینے ڈکٹی راھبہ (نہ کہ رئیسہ دیر) - مؤرخہ، تمثیل نگار، شاعرہ اور اپنے زمانے کی نہایت درجہ طباع شخصیتوں میں سے ایک۔ اس کے چھ طربیے جن میں اولیا کے حالات بیان کئے گئے ھیں قرن وسطیٰ کے مذھبی تمثیلات کی بڑی قابل ذکر تمہید ھیں جن سے اس زمانے کے علوم و فنون اور تعلیم و تدریس بالخصوص ریاضی کے متعلق بیش قیمت معلومات ملیں گی - مثال کے طور پر هروز وتا کو اعداو تام میں سے پہلے چار یعنی ٦ ' ۲۸ ' ۴۹٦ اور ۸۱۲۸ کا علم تھا ، اس کی سب سے بڑی کتاب ۹٦۸ کے لگ بھگ مکمل ھوئی - (۹)

متن—راھبہ مذکورہ کی تصنیفات کا سب سے پہلا نسخہ نیورن برگ میں Conrad Celtis نے طیار کیا ۱۵۰۱ اور تصویریں Albrecht Dürer نے (۱۰) نیز Hrotsvithae opera مرتبہ Paul von Winterfeld (۳۷٦ص - برلین' ۱۹۰۲طویل اشاریوں اور حواشی کے ساتھ) Karl Strecher کا نسخہ (لائپ تسگ ' ۱۹۰٦) -

---

۶ - Low Countries یعنی ھالینڈ اور بلجیم کیونکہ ان کی بلندی سطح آب سے پست ہے—مترجم

۷ - Hrosvitha ، Hrotsuit

۸ - Gandersheim ، Gande Valley, Duchy of Brunswick

۹ - Carmen de gestis Ottonis یعنی آٹو اول اعظم شہنشاہ مقدس رومی سلطنت ۹۳٦ - ۹۷۳—مصنف

۱۰ - لیکن ان چوبی نقشوں کی صداقت محل نظر ہے - ملاحظہ ھو ڈیورر کی L'oeuvre du maitre (ص ' ۳۹۷ - پیرس ' ۱۹۰۸ معہ کتابیات)— — مصنف

تمثیلات کا انگریزی ترجمہ H. J. W. Tillyard (۱۴۴ ص - لندن' ۱۹۲۳) نیز کرسٹوفرسینٹ جان یعنی Christabel Marshall (۱۹۰ ص - لندن' ۱۹۲۳) -

تنقید — (Siegmund Günther : Geschichte des mathemischen Unterrichts in deutscher mittelatters (برلین' ۱۸۸۷) - ۷۱ - ڈبلیو - وارڈ کا مقالہ دائرۃالمعارف برطانیہ میں (ترتیب یازدہم - ۲ - ۱۹۱۰ معہ کتابیات) - ماکس مانی ٹیئس : از منہ متوسطہ کا لاطینی ادب (ج - ۱ - ۶۳۲ - ۶۱۹ - ۱۹۱) اولین جرمن : Johann Schreiderhan Roswitha von Ganderscheim, (۲۱۵ ص - پاڈربورن' ۱۹۱۲) (نیویارک' Evangelina W. Blashfield : Portriats and Backgrounds ۱۹۱۷ - چار سوانعمریوں میں سے ایک هروزوتا کے لئے وقف ہے) - History of the Theory of Numbers (ج - ۱ - ۰ (۱۹۰۹) -

حکم ثانی

ابن عبدالرحمان الثالث - لقب به المستنصر باللہ متوفی ۹۷۶ - قرطبہ کا نواں اموی خلیفہ، ۹۶۱ سے ۹۷۶ تک - علوم و فنون اور تعلیم و تدریس کا زبردست مربی - غالباً فاضل ترین مسلمان فرمانروا۔ قسطنطینیہ کے بعد قرطبہ اس زمانے میں یورپ کا سب سے بڑا شہر تھا اور جامع قرطبہ اسلامی دنیا میں علم و فضل کا مرکز اعظم جہاں ریاضی ، ہیئت اورطب کے مطالعے پر بالخصوص توجہ دی جاتی تھی (۱۱) - حکم کے کارندے دنیائے اسلام میں ہر کہیں مخطوطات یا ان کی نقلیں حاصل کرتے پھرتے تھے - کہا جاتا ہے اس کا کتب خانہ چار لاکھ مجلدات پر مشتمل تھا جس کی فہرست ۴۴ جلدوں میں طیار کی گئی-

۱۱ - قسطنطینیہ کے بعد کہنا غلط ہے - ملاحظہ ہو مقدمہ — مترجم

ان میں سے اکثر کتابوں پر خود حکم کے اپنے قلم سے لکھے ہوئے حاشیے موجود تھے - مشرق میں جو کتابیں تصنیف ہوتیں ان کا علم اسے مشرق فضلا سے بھی پہلے ہو جاتا -

آر - ڈوزی : ھسپانوی اسلام (۱۹۱۳) - ایم شمٹ‌تس (Schmitz) دائرۃالمعارف اسلام (ج۲ - ۲۲۳ - ۱۹۱۵) -

حکم نے علم و فضل کی اشاعت کے لئے جو کوششیں کیں ان میں اس کے یہودی وزیر حسدائی ابن شپرت نے بھی جس کے لئے ملاحظہ ہو فصل طب (۸) آگے چل کر ' خوب‌خوب حصہ لیا (۱۲) -

عضدالدولہ

فناخسرو ابو شجاع ابن رکن الدولہ - اصفہان میں ولادت ہوئی - ۹۳۶ میں - وفات بغداد میں ، ۹۸۳ - بویہی - سلطان (۱۳) جس نے ۹۴۹ سے ۹۸۲ تک جنوبی ایران اور عراق پر حکومت کی - اس کے ورود بغداد کی تاریخ ۹۷۵ ھے جس سے تھوڑے ھی دنوں بعد خلیفہ طاعی نے اسے ملک الملوک کا خطاب عطا کیا - پہلا شخص جسے مسلمانوں میں یہ خطاب ملا - عضدالدولہ سے بڑا آل بویہ میں اور کوئی بادشاہ نہیں گذرا - اس کا شمار دنیائے اسلام کے ممتاز ترین فرمانرواؤں میں ہوتا ھے - بغداد میں ایک عظیم الشان شفاخانے کا بانی جس کی تکمیل ۹۷۹ میں ہوئی - علوم و فنون کا مربی (۱۵) -

بویہی سلاطین چونکہ مذھباً شیعہ تھے اس لئے نے انہوں نے سنی عقائد کی مطلق حمایت نہیں کی - یہی وجہ ھے کہ ان کے عہد حکومت

---

۱۲ - یہ اضافہ غیر ضروری ھے — مترجم

۱۳ - یا دیلمی — مترجم

۱۵ - ایم زیلگ زون M. Seligsohn کا مقالہ دائرۃ المعارف اسلام میں جلد اول ' ۱۳۳ ' ۱۹۰۸) — مصنف

میں امام اشعری کی تعلیمات بے اثر رهیں ۔ گویا ابهی اتنی آزادی خیال باقی تهی کہ علمی اور فلسفیانہ تحقیقات کو فروغ هوتارها۔ اس سے اندازہ هو سکتا هے کہ قرن دهم کے ثلث آخر میں عراق نے فلسفہ میں جس شان سے قدم اٹهایا اس کا سبب کیا تھا (۱۶) ۔

شرف الدولہ

شرف الدولہ ابوالفوارس شهرزاد ۔ بویہی سلطان ، جنوبی ایران اور عراق کا فرمانروا ۹۸۲ سے ۹۸۹ تک ۔ عضدالدولہ کا بیٹا (ج ۔ د) شرف الدولہ نے ایک رصدگاہ بغداد میں تعمیر کی اپنے محل کے باغ میں جس سے مقصد یہ تها کہ سبعہ سیارگان کی حرکات کامشاهدہ کیاجائے یہ مشاهدات کوهی (ج ۔ د) کے زیر نگرانی کئے گئے اور ان کا زمانہ هے ۹۸۸ ۔ رصد کاروں میں صاغانی (ج ۔ د آلات رصد غالباً اسی نے طیار کئے تهے)،ابو اسحاق ابراهیم،ابن هلال ، ابوالوفا (ج۔د) ابوالحسن محمد السامری (؟) اور ابوالحسن مغربی کے نام بهی ملتے هیں ۔

لین پول : دول اسلامیہ (۱۴۱ ۔ لندن ، ۱۸۹۴)-

مطهر ابن طاهر

مطهر ابن طاهر المقدسی (یاالمقدسی) ۔ وطن قدس۔بست واقعۂ سجستان میں فروغ پایا (۱۸) ، ۹۶۶ کے لگ بهگ ۔ کتاب البدء و التاریخ کامصنف یعنی اس زمانے کے معارف کا ایک خلاصہ جس کی بنا اسلامی ، ایرانی اور یهودی ماخذ پر رکهی گئی ۔ مقدسی ۔ هندو یا دیو ناگری اعداد میں

۱۶ ۔مصنف کے یہ خیالات اشعری کو نہ سمجهنے کا نتیجہ هیں اور اس لئے یہ سارا بیان غلط هے۔مترجم

ایک بہت بڑی رقم ۳۴۰۳۴۰۰۰۰۰۰۰ کا ذکر بھی کیا ہے (ہندوؤں کے نزدیک دنیا کی عمر سالوں میں) ۔ معلوم ہوتا ہے یہ اس کے نزدیک ایک عجیب و غریب بات تھی ۔(۱۷)

متن اور ترجمے--- Le livre de la creatien et de l'histoire d'Abou-Z'eid Ahmed ben Sahl el-Balkhi اشاعت اور ترجمہ از Clement Huart قسطنطینیہ کے ایک مخطوط کے مطابق (۳ ج بں - پیرس ' ۱۹۰۳ - ۱۸۹۹ - یہ کتاب کبھی البلخی سے منسوب کی جاتی تھی - Huart نے ترجمہ کے ساتھ مفصل حواشی اور اشاریے کا اضافہ بھی کر دیا ہے - ارقام ہندی کے لئے ملاحظہ ہو مجلد دوم ' ۱۳۵ -)

تنقید— Cl. Huart کا مقالہ : کتاب البد و التاریخ کا اصل مصنف (مجلہ ایشیا (۹) - ج ۱۸ - ۲۱ - ۱۶ - ۱۹۰۱ - حقیقی مصنف مطہر ہے) Arabic Literature (۲۸۴ - ۲۹۱ - لندن ' ۱۹۰۳) -

محمد ابن احمد خوارزمی

ابوعبداللہ محمد ابن احمد ابن یوسف الخوارزمی (۱۸) ۔ الکاتب کے نام سے بھی مشہور ہے - وطن خوارزم ، زمانہ فروغ ۹۷۶ کے لگ بھگ ایرانی جامع نویس - ۹۷۶ میں اس نے مفاتیح العلوم کے نام سے ایک کتاب عربی میں تالیف کی جو اس زمانے کے اسلامی علوم اور اسلامی ثقافت کے مطالعہ میں ایسی ہی اہم ہے جیسے کتاب الفہرست اور رسائل اخوان الصفا ۔ مفاتیح العلوم دراصل مصطلحات کی ایک اصطلاحی

۱۷ - کیسے ---مترجم

۱۸ - نہ کہ ابو عبداللہ محمد الخوارزمی (ج - د قرن نہم کا نصف اول) ---مصنف

فرہنگ ہے (۱۹) مصنف علوم کی تقسیم دو مجموعوں میں کرتا ہے ۔ ملکی اور غیر ملکی (یونانی ، سریانی ، ایرانی ، ہندی) ۔ مجموعہ اول عبارت ہے فقہ ، کلام ، قواعد ، فن دبیری (انتظام سلطنت کے متعلق اصطلاحات کے ساتھ)،عروض و شاعری اور تاریخ سے۔ مؤخرالذکر فلسفہ (معہ اصطفاف علوم) منطق ، طب ، حساب ، ہندسہ ، ہیئت ، موسیقی ، علم آلات اور کیمیا گری پر مشتمل ۔

متن اور ترجمے۔مفاتیح العلوم کا متن جی ۔ فان فلوٹن نے شائع کیا ۔ (لیڈن ، ۱۸۹۵) ۔ اس امر کی خاص ضرورت ہے کہ جامع مذکور کا ترجمہ انگریزی میں کیا جائے۔

تنقید — سی ۔ بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ ۔ ۲۴۴ ۔ ۱۸۹۸) ۔
ایڈورڈ جی ۔ براؤن : تاریخ ادبیات ایران (ج ۱ ۔ ۳۷۲ ۔ ۳۷۸ ۔ ۳۸۲ ۔ ۱۹۰۹) Earnest Seidel
Die Medizinim kitāb mafātih al-ulūm روئیداد مجلس طبیعات و طب ارلانگن ، ج ۴۷ ۔ ۹۷ ص ۔ ۱۹۱۴) ۔

Beitrage zur Geschichte derNaturwisseneschaften کی E. Wiedemann ایک عدد میں جس کی اشاعت روئیداد مجلس طبات و طب ارلانگن میں ہوئی مقاتیح العلوم سے بطریق ذیل بحث کی گئی ہے : (٦) علم آلات اور صناعیات مجلد ۳۸ ، ۵۵ ۔ ١٦ ، ۱۹۰٦ ، (۱۰) صناعیات مجلد ۳۸ ، ۳۱۳ ۔ ۳۰۷ ، ۱۹۰٦ ، (۱۴) ہندسہ اور حساب مجلد ۔ ۴۰ ۔ ۲۹ ۔ ۱ ۔ ۱۹۰۸ ۔ (۱۸) فلکی آلات مجلد ۔ ۴۱ ۔ ۳۵ ۔ ۳۲ ۔ ۱۹۰۹ ،(۲۲) اوزان اور پیمانے مجلد ۴۲۔ ۳۱۰ ۔ ۳۰۳ ۔ ۱۹۱۰ ۔ (۲۴) کیمیا

۱۹ ۔ چنانچہ آگے چل کر عربی زبان کی جو لغت بھی طیار ہوگی اس میں مفاتیح العلوم کو تمام و کمال شامل کرنا پڑیگا Index rerum ۔ ''اشاریہ اشیا'' (بجائے تشریح شدہ الفاظ) فان فلوٹن کے نسخے میں صفحات ٢٦٧ سے ۳۱۹ تک پھیلا ہوا ہے ۔ مصنف

مجلد ۴۳ - ۱۱۳ ' ۷۲ ' ۱۹۱۱ ' (۲۷) جغرافیہ مجلد ۴۴ ' ۳۰ ' ۳۷ ' ۱۹۱۳ (۳۷)ہیئت ج ۴۷ ' ۲۴۲ - ۲۱۴ ' ۱۹۱۵ ' (۵٦) موسیقی ج - ۵۴ ' ۲۲ - ۷ - ۱۹۲۵ - ان مقالات میں اگر زائیڈل کی مطالعہ طب جس کا حوالہ اوپر آ چکا ہے شامل کر لیجئے تو مفاتیح کے علمی حصے کا ایک مبسوط تجزیہ ہمارے سامنے ہوگا ؛ کئی ایک اقتباسات کے ترجمے کے ساتھ -

ابن مسکویہ

ملاحظہ ہو فصل تاریخ (۹) ذیل میں -

اخوان الصفا

مغربی زبانوں میں بریدرن آف پیوریٹی (۲۰) - اخوان الصفا کا یہ لفظی ترجمہ ایک حد تک گمراہ کن ہے - کیونکہ عربی ترکیب میں 'اخوت' کا تصور موجود نہیں - با ایں ہمہ راقم الحروف نے اس نام کو برقرار رکھا اس لئے کہ ایک تو یورپ میں مدت سے اس کا استعمال ہو رہا ہے - ثانیاً اس خفیہ جماعت کی حیثیت فی الواقعہ اور لازماً ایک برادری کی تھی- ہمارے نزدیک ''بردرن آف سن سیرٹی،، (۲۱) کی ترکیب زیادہ مناسب ہوگی- لفظ "پیوریٹی کسی قدر ذو معنی ہے - کارا دے فو نے حال ہی میں یہ خیال ظاہر کیا ہے (۱۹۲۳) کہ اخوان الصفا دراصل یونانی اصطلاح فلوسوفوس کا ترجمہ ہے - ہماری رائے میں اس مفروضے کو ٹھیک ہی سمجھنا چاہئے (۲۲) -

---

۲۰ - Brethren of Purity فرانسیسی میں Les freres de la purete
جرمن میں Die Bürder lauteren

۲۱ - Brethren of Sincerity

۲۲ - phibsophos لیکن ہماری رائے میں غلط - ملا خطہ ہو مقدمہ—مترجم

یہ ایک بہت بڑی جماعت تھی جو ۹۸۳ میں بصرہ میں قائم ہوئی ۔ اس کے مقاصد مذہبی بھی تھے اور سیاسی بھی۔ رحجانات معتزلی اور اسمعیلی یا قرمطی (دیکھئے ھمارا شذرہ اسمعیلی دعوت پر قرن نہم کے دوسرے نصف میں) ان کے فلفسہ کو ایک طرح کی انتقائی اوریت سے تعبیر کیجئے بشمول ایرانی، مسیحی، عبرانی، سریانی، ھندو، عربی اور یونانی عناصر کے۔ ان کو ارسطو کا اگرچہ تھوڑا بہت علم تھا لیکن فیثا غورثی اور افلاطونی عقائد سے وہ زیادہ مانوس تھے۔گو بمقابلہ کندی اور فارابی یونانی فلسفہ میں ان کی معلومات کہیں زیادہ ناقص تھیں ۔ اپنی اس کوشش میں کہ یونانی علم و حکمت کو قرآن سے تطبیق دیں وہ مجبور ھو گئے کہ دونوں کی تعبیر میں اساطیری روایات اور تصوف سے کام لیں۔ انہوں نے ۵۲ رسائل کا ایک سلسلہ (رسائل اخوان الصفا) مرتب کیا (۲۳) جس نے ایک قسم کے دائرۃالمعارف کی شکل اختیار کر لی ہے (۱۴ میں ریاضی اور منطق سے بحث کی گئی ہے۔ ان کے بعد ۱۷ میں علوم طبیعی سے بشمول نفسیات۔ ۱۰ میں مابعدالطبیعات اور ۱۱ میں تصوف نجوم اور سحر سے) ۔

اس مجموعے میں علوم کا ایک اصطفاف بھی موجود ھے جس کی نوعیت خالصاً ارسطاطالیسی ھے جیسا کہ فلوپونوس (ج ۔ د قرن ششم کا نصف اول) اور فارابی (ج - د قرن دھم کا نصف اول) سے ان تک پہنچا۔ اس ارسطاطالیسی اصطفاف میں جو ترمیم کی گئی وہ تاریخی اعتبار سے ذرا اہم ھے اس لئے کہ آگے چل کر یہودیوں میں ان کا اصطفاف جس نہج پر ھوا اس میں اس کے بہت سے پہلو موجود ھیں۔

عددی تصوف، طلسمی مربعے (عدد ۸۱ تک) اعداد تام و متحابہ۔ عددی اصطفافات ؛ اشیا کی صنف بندی بہ اعتبار دو دو تین تین بار ان کے وقوع کے۔ مسائل متساوی المحیط

۲۳- بعض اوقات ان کی تعداد ۵۰ یا ۵۱ بتائی جاتی ھے۔مصنف

متعدد طبیعی مظاہر کی توجیہ: مدوجزر، زلزلے، کسف وخسف۔ آواز ہو اکے ارتعاشات سے پیدا ہوتی ہے۔ انہوں نے یہ سوال اٹھایا کہ ہم وقت آوازیں ہوا میں مل کیوں نہیں جاتیں ؟ خلا کا انکار

ان کے کیمیائی نظریات نجوم میں رچے ہوئے تھے۔ انہیں اربعہ صفات ارسطاطالیس کا علم تھا۔ نیز دھاتوں کی ترکیب کے جابری نظریے کا۔

علوم اسلامیہ کا یہ دائرۃ المعارف ایک ایسی تصنیف ہے جسے بہت سے ہاتھوں نے مل کر مرتب کیا۔ اس کے پانچ شرکا کا نام معلوم ہے۔ (۱) ابو سلیمان محمد ابن مشیرالبستی المقدسی (۲) ابوالحسن علی ابن ہارون الزنجانی (۳) محمد ابن احمد النہرجوری (۴) العوفی (۵) زید ابن رفاعہ۔

متن اور ترجمے— Die Abhandlungen der Iehwan es-Safa in Auswahl zum erstena Mal aus Arabischen Handschriften von Fr. Dieterici herausgegeben (لائپیت سگ، ۱۸۸۶ جرمن زبان میں ، ۱۷ صفحات کے ایک مقدمے کے ساتھ) - ڈی ٹریسی نے بہت کافی حصے کا ترجمہ اپنے مجموعے بعنوان Die Philosophie der Araber میں کر دیا ہے (۱۸ ج یں، لائپیت سگ، ۱۸۹۱ — ۱۸۵۸)۔ گارساں دے تاسی نے کتاب الحیوانات کا فرانسیسی میں ترجمہ کیا ایک ہندوستانی متن سے۔ انگریزی ترجمہ فوراً شائع ہو جانا چاہئے۔

ہندوستانی (۲۴) ترجمہ از مولوی علی بنظر ثانی از Duncan Forbes اور Chr. Rieu (لندن، ۱۸۶۱ -

۲۴ - مطلب ہے اردو علی یعنی مولوی اشرف علی جنہوں نے فورٹ ولیم کے اشارے سے ترجمہ کیا—مترجم

G. Flugel : Uber Inhalt und Verfasser der arabischen—تنقید Encyclopadie u.d.w. nrbst andeutungen uber die Einrichtungen des Bundes der Verbruderten (Z.d.d. morg. Ges., Vil. 13, 1-43, 1859). Leclere : Medecine arabe (vol. I,393-398, 1876). Lane-Pole : Studies in a Mosque (2d Adition, p. 176-207, London, 1893). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 213-214, 1898). De Boer : History of Philosophy in Islam (81-96, 1903). R.A. Nicholson : Literary History of the Arabs (370-372, 1907. Containing further information on the Ismailite tendencies of the sect). Ignaz Goldziher : Uber die Benennung der Ichwan al-safa (Der Islam, vol. I, 22-26, 1910). Louis Massignon : Sur la date de composition des Rasa il (ibidem, vol. 4, 324, 1913). Duhem : Systeme du Monde (vol. 2, 204 sq., 1914. On precession). De Boer : Encyclopaedia of Islam (Vol. 2, 459,1919). Carra de Vaux : Les penseurs de I Islam (t. 2,379-382, 1921, t. 4, 102-115, 162, 1923). L. Massignon : Esquisse d' une bibleographie quarmate. Oriental Studies Presented to E.G. Browne (329-338, 1922 ; Isis, VI, 145). Harry A. Wolfson : The Classification of the Sciences in Mediaeval Jewish Philosophy (Hebrew Union College Jubilee Volume, 263-315, 1925; Isis, VIII 793).

مسلمه ابن احمد

دیکھئے فصل ریاضیات (۴) ذیل میں

ابن ابی بن یعقوب‌النديم

ابوالفرج محمد ابن اسحق ابن ابی یعقوب‌النديم الوراق البغدادی - آخری دو ناموں کا مطلب ہے - بغداد کا ناقل یا کاغذی م ۹۹۵ء - مؤرخ اور کتابی ۸۸-۹۸۷ (۲۵) میں اس نے فہرست العلوم (یعنی علوم کے ایک اشاریے) کی تکمیل کی اور بہت ممکن ہے دارالعلوم قسطنطنیہ میں اور جو اس کے اپنے الفاظ میں ’’فہرست کتب ہے جملہ اقوام عرب و عجم کی جو

---

۲۵ - فہرست کے سینن ۱۰۰۹ تک گئے ہیں۔ یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ہے - دیکھئے فلیوگل کا پیش لفظ (حصہ ۱۳، بمعہ)۔مصنف

عربی زبان اور عربی رسم الخط میں جملہ اصناف علوم کے متعلق موجود ھیں مصنفین کے اخبار (سوانح) اور مناقب کے ساتھ ساتھ۔ فہرست دس مقالوں میں منقسم ھے جن کو پھر متعدد حصوں (فنون) میں تقسیم کر دیا گیا ھے۔ ان مقالات کا موضوع ھے (۱) زبانیں، تحریریں، صحف، قرآن (۲) قواعد اور لسانیات، (۳) تاریخ، ادب عالیہ سوانح، انساب، (۴) شاعری (۵) کلام، (۶) فقہ اور حدیث، (۷) فلسفہ اور ''علوم قدیمہ'' تین حصوں میں (الف) مادی فلسفہ اور منطق (ب) ریاضی، موسیقی، ھیئت، جرثقیل (میکانیات)، مہندسی (ج) طب، (۸) سحر اور کہانیاں (۹) فرقے اور عقائد (۱۰) کیمیا گری۔ لیکن ان ھزارھا کتابوں میں جن کا حوالہ فہرست میں دیا گیا ھے ۱۲۵۸ میں بغداد کی تباھی کے باعث ایک بھی باقی نہیں رھی۔ اس اشاریے کی اھمیت کا اندازہ ھو سکتا ھے تو یونہی کہ اگر اسکندریہ اور پرگامم کے کتب خانوں کی ایسی ھی ایک فہرست موجود ھوتی (سوانحی شذروں کے ساتھ) تو جو حضرات کلاسیکی عہد کا مطالعہ کر رھے ھیں ان کے لئے اس کی کتنی بڑی قدروقیمت ھوتی (۲۶)۔

متن اور ترجمے۔ فہرست کو گستاف فلیوگل نے ترتیب دیا (جسے Joh. Rodiger اور August Müller نے اس کی موت کے بعد لائپت سک سے شائع کیا (۱۸۷۱–۷۲)۔ مجلد اول متن پر مشتمل ھے ، مجلد ۱۲ حواشی اور ضمیمے پر ۔ مکمل ترجمہ کسی زبان میں موجود نہیں اور انگریزی میں تو کوئی توجمہ ھی نہیں ھوا۔

۲۶ - فہرست کے سینن ۱۰۰۹ تک گئے ھیں۔ یہ مسئلہ بڑا پیچیدہ ھے - دیکھئے فلیوگل کا پیش لفظ (حصہ ۱۲، بعمہ)۔مصنف

بعض جزوی ترجمے موجود ھیں-ساتویں مقالے کا (اور ھمارے نزدیک اھم ترین) - Heinrich Suter: Das Mathematiker-Verrei chnis in Fihrist, voll standing ins Deutsche ubersetzt und mit Ammerkungen versehen (Zeitschrift fur Mathemetik und Physics, Vol. 37, 1892, Supplement, 1-87 ; Nachtrag, ibidem, Vol. 38, 126-127, 1893 بسلسلہ ارشمیدش اس تصنیف کے اشارے کا حوالہ ضروری نہیں اس لئے کہ زوٹر کی ایک متاخر تصنیف Die Mathematiker und Astronomer der Araber (۱۹۰۰) میں یہ حوالے موجود ھیں -

نویں مقالے کا Die Ssebier und der Ssabismus (ج ۲ یں-) عربی اور جرمن، ۳٦۵ - ۵۳ (حواشی) سینٹ پیٹرز برگ ۱۸۵٦) Gustaf Flugel ; Mani, seine Lehr und seine Schriften, aud dem Fihrist, im Text nebst Ubersetzung, Commentar und Index (448 p., Leipzig, 1862).

دسویں مقالے کا M. Berthelot : La chimie an moyen age (T.3 , L'alchemie arabe, 26-40, Paris, 1893)

تنقید G. Flugel: uber Muhammad ibn Ishaq's Fihrist al ulum (Zeitschrift der deutschen morgenland Gesells. جلد۱۳، ۵۵۹—٦۵۰ فہرست کا طویل تجزیہ) - مختصر تجزیے کے لئے ایکے براؤن کی تاریخ ادبیات ایران (ج - ۱، ۳۸۷ - ۳۸۳، ۹۰۲) یا ۱ے- آرنلسن کی تاریخ ادبیات عرب (۱۹۰۷ طبع ثانی، ۳٦۴ - ۳٦۲، ۱۹۱۳) سی - بروکلن عربی ادب (جلد اول ۱۲۷، ۱۸۹۸) -

قرن دھم میں اسلامی ثقافت (یعنی سرسری طور پر چوتھی صدی ھجری) کی تاریخ کے لئے دیکھئے Adam Mez کی Die Renaissance des Islams (۵۰۸ص - ھائیڈل برگ ۱۹۲۲ آئی سس ۵، ۲۱۰)

وو شو

وو شو (۲۷) تان۔ یانگ واقعہ کیانگ سو (۲۸) میں پیدا ہوا ۹۳۷ میں۔ ۱۰۰۳ میں فوت ہو گیا۔ چینی جامع نویس۔ اس کی شیہ لائی فو (۲۹) قدیم ترین چینی دائرہ المعارف ہے جس میں سماوی اور ارضی مظاہر، معدنیات، نباتات اور تاریخ فطرت سے بحث کی گئی ہے لیکن جسے حروف ابجد کی عدم موجودگی کے باعث مختلف زمروں میں ترتیب دیا گیا ہے۔ یہ ۳۰ فصلوں اور ۱۰۰ مقالات میں منقسم ہے۔ وو شو اس وسیع تر دائرہ‌المعارف کی طیاری میں شریک تھا جسے لی فانگ (ج۔ د) نے مرتب کیا۔

شیہ لائی فو کا ایک مستزاد جو ۲۷ حصوں اور ۱۹۱ مقالات میں منقسم ہے ۱۸۹۹ میں ہوا ھسی من (Hua[2] Hsi[1]-min[3] 5005, 4048, 7929, نے شائع کی بعنوان کوانگ (Kuang[1] 6397) شیہ لائی فو شائع کیا۔

A. Wylie: Notes on Chinese Literature (182, نیز 194, Shanghai 1867, اس‌اور طبع نو 1902). H.A. Giles. ChineseGeographical Dictionary (888, 1898) ; Chinese Literature (239,1901) اس سے پہلے جو انتظامی دائرۃ المعارف تالیف ہوئے ان کے متعلق دیکھئے چن تنگ کو چن توشو جی چنگ (Ch'in ting[4] ku[3] chin t'u[2] shou[1] chi[4] ch'eng,[2] 11248, 2114, 6188. 2027, 12128, 10024, 906, 762) کے ابجدوار ضمیمے کا مقدمہ جسے Lionel Giles نے طیار کیا (لندن، ۱۹۱۱)

---

۲۷ - Wu shu (12748, 10041)

۲۸ - Tan'-Yang (10618, 12883) Kiangsu

۲۹ - Shih lei[4] u[4] (9990, 6853, 37483) اس سے پہلے کی تالیفات اتنی جامع نہیں ہیں کہ اس عنوان کے تحت میں آئیں۔ مصنف

لی فانگ

لی فانگ (۳۰)- متوطن جاؤ- یانگ (۳۱) واقعہ چہلی ۹۲۴ء (۳۲)-م - ۹۹۵ - چینی مدبر ریاست اور جامعی- دائرہالمعارف تے پنگ یئولن(۳۳)کا مرتب اعلیٰ جس کی تالیف کاحکم ۹۷۷ میں دوسرے سنگ شہنشاہ‌تائی تسنگ نے حکم دیا تھا اور جس میں وو شو اس سےمتقدم مگر مختصر دئرہ المعارف کا مصنف شریک تھا - یہ ۹۸۷ یا (۹۸۳ میں ؟) مکمل ہوئی - ۵۵ حصوں میں منقسم اورایک ہزار فصلوں پر مشتمل - وہ مجموعہ ہے ۱۶۹۰ تصنیفات کے خلاصوں کا جن کی فہرست شروع میں دے دی گئی ہے - اس فہرست کی قدروقیمت بڑی زیادہ ہے کیونکہ ان کا بمشکل پانچواں حصہ محفوظ ہے - لی فانگ نے سوانح اور بعض دوسری باتوں کے متعلق بھی ایک اور دائرہ‌المعارف مرتب کیا بعنوان تے پنگ کوانگ چی (۳۴) جس میں ۳۸۰ مسلمہ ارباب علم کا حوالہ دیا گیا ہے (اشاریہ ۲۸۰ صفحات پر پھیلا ہوا ہے)

متن اور ترجمے—تے پنگ یئولن کی نظرثانی اور طباعت ۱۵۷۲— ۱۵۸۸ میں ہوئی متحرک ٹائپ میں - ایک نیا نظرثانی شدہ ختم از یئوئن یئوئن 'yuan'[3] yuan[1] (13750,13744) ۱۸۰۲ میں شائع ہوا ایک ہزار فصلوں میں - تے پنگ کوانگ چی ۹۸۱ میں طبع ہوئی نیز ۱۵۶۶ میں - کوئی ترجمہ نہیں ہوا -

تنقید—A. Wylie : Notes on Chinese Literature (183, Shanghai, 1867, 1202). H.A. Giles Biographical : Dictionary (428, 1898),

---

۳۰ - Li[3] Fang[2] (6884. 3441)

۳۱ - Jao[1] - yang[2] (5585, 12883)

۳۲ - مطلب ہے شاید سنہ ولادت—مترجم

۳۳ - T'ai[4] - p'ing[2] yü[4] -Lan[3] (10573. 9310, 13645, 6735) اسے یئو اس لئے کہا گیا ہے کہ شہنشاہ نے ساری تصنیف پر نظر ڈالی -

۳۴ - T'ai[4] - p'ing[2] Kuang - chi[4] (10573, 9310, 6397, 9231

Chinese Literature (239, 1901). Lionel Giles : Index to the T 'u Shu (p. 5,1911).

۴ - اسلامی، لاطینی، چینی اور جاپانی ریاضیات اور فلکیات

ارقام ھندی کی مزید تاریخ

اسپین میں اعداد کی ایک نئی شکل کا نشوونما ھوا جسے ح - ۹۵۰ میں بھی حروف الغبار سے تعبیر کیا جاتا تھا - اس اصطلاح سے معلوم ھوتا ھے کہ ان اعداد کو کسی ریگ گنتارہ کے ساتھ استعمال کیا جاتا تھا - مسلمانوں میں اس قسم کے گنتاروں کے استعمال کی ھمارے پاس اور شہادتیں بھی موجود ھیں -

۹۷۰ میں ووئپکے نے ایک دستاویز شائع کی جس میں ثابت کیا گیا تھا کہ ۹۷۰ میں حروف الغبار کے ساتھ ساتھ عربی اعداد کی عام شکلیں بھی مستعمل تھیں لیکن - دیر برمیاہ واقعہ مصرمیں عربی زبان کے ایک دیواری نقش کی تاریخ ۳۴۹ھ (۱- ۶۱- ۹۶۰) درج کی گئی ھے اور اس میں ارقام ھندی استعمال ھوئے ھیں -

یورپ کی قدیم ترین دستاویز جس میں اس قسم کے اعداد استعمال ھوئے ایک لاطینی مخطوط ھے (۱) جو خانقاہ ایلبلڈا (۲) میں قلمبند ھوا ایلبلڈا لوگرانو (۳) سے زیادہ دور واقع نہیں اور بالائی ابرو (۴) (مسیحی) اسپین میں واقع - تاریخ ھے ۹۷۶ -

Smith & Karpinsiki: Hindu-Arabic Numerals (65, 94, 137-139, 1911)

---

۱ - Codex Vigilanus

۲ - Albelda

۳ - Lograno

۴ - Upper Ebro

مطہر ابن طاہر

دیکھئے فصل فلسفہ (۳) اوپر -

ابو جعفر الخازن

خازن یعنی خازن کتب - خراسان میں پیدا ہوا - ۹۷۱ - ۹۶۱ کے درمیان انتقال ہو گیا - ریاضی داں اور فلکی - اقلیدس کی فصل دہم اور ریاضی اور ہیئت میں بعض دوسری تصنیفات کی شرح کا مصنف - اس نے مخروطی قطعات کے ذریعے اس مکعبی مساوات کو حل کیا جس نے ماہانی کو سرگرداں کر رکھا تھا یعنی نام نہاد مساوات ماہانی کو(ج-د قرن نہم کا دوسرا نصف)

متن اور ترجمے—ابو جعفر کی جو تحریریں محفوظ ہیں ابھی تک شائع نہیں ہوئیں - مخطوطات کے لئے دیکھئے زوٹر

تنقید—فہرست (ص ۲٦٦ : ۲۸۲) زوٹر کا ترجمہ (ص ۱۷، ۳۹)
Franze Woepeke : L'algebra d'Omar Alkhayyami (p. 3, Paris 1851).
Carre de Vau : Bibliotheca Mathematica (3-4, 1898). Suter : Die Mathematiker aund Astronmer der Araber (98, 1900) : Nach trage (165, 1952).

نظیف ابن یمن

نظیف ابن یمن (یا یمن ؟) القس بمعنی پیشوائے دین (بالخصوص مسیحی پیشوائے دین (ہ) - بویہی سلطان عضدالدولہ کے عہد میں فروغ پایا - متوفیٰ ح - ۹۹۰ - ریاضی داں اور یونانی تصانیف کا مترجم عربی میں - اقلیدس کی فصل دہم کا ترجمہ کیا -

ایچ - زوٹر : ریاضی داں (٦۸ - ۱۹۰۰) -

ابوالفتح

ابوالفتح محمد ابن محمد ابن قاسم ابن فضل الا صفہانی ۔ وطن اصفہان ۔ زمانہ فروغ شاید ۹۸۲ کے لگ بھگ ۔ ایرانی ریاضی داں ۔ اس نے اپولونیوس کی مخروطات کے عربی نسخے کو زیادہ بہتر شکل میں ترتیب دیا اور اس کی پہلی پانچ فصلوں کی ایک شرح بھی لکھی۔

اس سے ایک صدی پہلے مخروطات کا ترجمہ ھلال الحمصی (فصل ۱ تا ۴) اور ثابت ابن قرہ (فصل ۵ تا ۷) نے کیا تھا (ملاحظہ ہو قرن نہم کا دوسرا نصف) ۔

متن۔شرح ابھی تک شائع نہیں ہوئی - مخروطات کی فصل ۵ تا ۷ کا ترجمہ بے حد اہم ہے کیونکہ یہی ذریعہ تھا ان فصلوں کے معلوم ہونے کا جو یونانی میں ناپید ہیں - ابوالفتح کے ترجمے کو ابراہام اکے لنسس (٥) G.A. Borelli نے لاطینی میں منتقل کیا جس کی اشاعت ۱۶۶۱ میں فلورینس سے ہوئی -

تنقید۔ایچ - زوٹر : عرب ریاضئین اور فلکی ۱۹۰۰ - ۹۸) - Ettore - Brotolotti : Qundo, comeeda chi ci vennero recuperati i sette libri delle coniche di Apollnoio. Periodico di matematiche (ج ۴ - ۱۲ ص- ۱۹۲۴ - آی - سس ۷ : ۱۷۸) -

---

٥ - Abraham Ecchellensis مارونوی ولادت شام میں ہوئی - وفات روما میں ۱۶۶۴ ۔ عربی اور سریانی کا استاد روما اور پیرس میں۔۔ مصنف

مارونی یعنی مسیحی فرقہ جو لبنان میں آباد ہے اور جس کا عقیدہ ہے کہ جناب مسیح کو ایک طبعیت ملی تھی - یہ نہیں کہ بیک وقت بشر بھی ہوں اور صفت الوھیت سے بھی متصف۔۔مترجم

کوہی

ابو سہل ویجن (یا ویجن) ابن رستم الکوہی ۔ وطن کوہ ، واقعہ طبرستان (؟) ۔بغداد میں فروغ پایا ۹۸۸ کے لگ بھگ۔ ریاضی داں اور فلکی مشہور ۔ ہے کہ اس نے ریاضی اور ہیئت میں متعدد کتابیں تصنیف کیں ۔ ان ہیئت دانوں کا سرخیل جو ۹۸۸ میں بویہی سلطان شرف الدولہ کی تعمیر کردہ رصدگاہ بغداد میں کام کر رہے تھے ۔ ایسے ارشمیدشی اور اپولونوی مسائل سے بحث جن کی انتہا درجہ' دوم کی نسبت زیادہ درجوں کی مساوات پر ہوتی ہے ۔ کوہی نے ان میں سے بعض کو حل کرنے کے ساتھ ساتھ ان کی شرائط حل پذیری پر بھی نظر ڈالی ہے ۔ اس خدمت کا شمار اسلامی ہندسہ کی بہترین تحقیقات میں ہوتا ہے ۔

متن اور ترجمہ۔ایف ۔ ووئپکے : عمر خیام کا جبرو مقابلہ (ص۵۴ ۔ ۱۱۴ ۔ ۱۰۳ ۔ ۱۱۸ ۔ پیرس ' ۱۸۵۱) ' تین عربی رسائل ایک مکمل قطب نما کے متعلق (۶) اطلاعات اور اقتباسات ۔ ۲۲ (۱) ۔ ۱۷۵ ۔ ۱ ۔ ۱۸۷۴ ۔ عربی اور فرانسیسی اشاعت بعد موت ۔ مرتبہ دے سلین)۔

تنقید۔ایم ۔ شٹائین شنائی ڈر : Letter intorno ad Alchhi a. D. Bald Boncompagni (روما ' ۱۸۶۳) ۔ زوٹر : عرب ریاضین اور فلکی (۷۵ ۔ ۷۶ ۔ ۱۹۰۰) ۔ کین تور : مقالہ (ج-۱ طبع ۳ ۔ ۷۴۲ ۔ ۷۵۰ ۔ ۷۳۸ ۔ ۷۵۹ ۔ ۷۸۷ ۔ ۱۹۰۷)۔زوٹر: ثابت ابن قرہ اور ابو سہل الکوہی کا رسالہ شبہ شلجمیہ کی پیمائش پر

---

۶ ۔ ایک آلہ جس سے ہر قسم کے مخروطی قطعات کھینچے جا سکتے تھے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ محمد ابن الحسین ابن محمد پر (قرن دوازدہم کا دوسرا نصف)۔مصنف

روئیداد مجلس طبیعیات و طب ' ج ۴۸ - ۲۲۷ - ۱۸۶ - ارلانگن ' ۱۹۱۸ - آی سس ۴ : ۰۰ ۴) - سی - شاوانے: Graecoarabischen Studien (آی سس - ۸ : ۳۱ - ۱۹۲۶) -

سجزی

ابو سعید احمد ابن محمد ابن عبدالجلیل السجزی (سجستانی کا مخفف) ح - ۹۶۱ سے ح - ۱۰۲۴ تک زندہ رہا - ریاضی داں جس نے مخروطی قطعات علی ھذا دوائر کے تقاطع کا بالخصوص مطالعہ کیا اور زاویے کی قدیم حرکی تثلیث کی بجائے (۹) ایک خالصاً ھندسی حل سے کام لیا (دائرے کا تقاطع ایک متساوی الاضلاع ھذلولیے میں -

متن اور ترجمے - ایل - امیل سیدیو : Notice de plusieurs opuscules mathematique qui composent le M.S. arabe N' 1104, ancien fonds de la bibliotheque du Roi (اطلاعات اور اقتباسات دربارۂ مخطوطات' ج ۱۳' ۱۵۰-۱۲۶ بالخصوص ۱۳۵-۱۳۶ - ۱۸۳۸)- فرانتس و وئپکے: عمر خیام جبرو مقابلہ (۱۲۳ - ۱۱۷ پیرس ' ۱۸۵۱) - تین عربی رسائل ایک مکمل قطب نما پر اطلاعات اور اقتباسات ج ۲۲ (۱) - ۱۱۵ - ۱۱۲ - ۱۸۷۴) - سی شائے : یونانی - عربی مطالعہ (آی سس ۸ : ۳۵ - ۲۱ - ۱۹۲۶- متساوی الزوایا ھفت ضلع کی طیاری اور تثلیث الزاویہ میں ایک رسالے کے ترجمے کے ساتھ) -

تنقید - زوٹر : عرب ریاضنین اور فلکی (۸۱ - ۸۰ - ۲۲۴ - ۱۹۰۰) - کین ٹور : مقالہ (ج ۱- طبع سوم- ۷۵۰ - ۱۹۰۷) - ایچ - بیورگر اور کے - کول : Geschichte des Transversalensatzes (۵۳ - ۴۹ - ارلانگن - ۱۹۲۴ - السجزی کے ایک رسالے کا ترجمہ اس موضوع پر - آی - سس ۸ : ۷۹۹ا -

عبدالرحمن صوفی

ابوالحسن عبدالرحمن ابن عمر الصوفی الرازی رے میں ولادت پائی ۹۰۳ میں - سال وفات ۹۸۶ - اکابر مسلمان فلکئین میں سے ایک - بویہی سلطان عضدالدولہ کا دوست اور معلم - اس کی تصنیف کتاب الکواکب

۷ - وہ ایسے حل بزریعہ حرکی ھندسہ ٹھہراتا ہے (وہ ٹپکے کے ترجمے میں geometrie mobile) — مصنف

الثابتہ المصور بالخصوص اہم ہے جس کا شمار مسلمانوں کی ارصادی ہیئت کے تین شاہکاروں میں ہوتا ہے (باقی دو میں سے ایک ابن یونس کی تصنیف ہے ، قرن پانزدہم کا نصف اول. دوسری الغ بیگ کی - قرن پانزدہم کا نصف اول) -

متن اور ترجمے۔ کوساں : ابوالحسین عبدالرحمن کی صور افلاک (مخطوطات کتب خانہ شاہی - عدد ۱۱۱۰ ، ۱۱۱۱ ، ۱۱۱۳ - مخطوطات۔ واقتباسات - ۱۲ - ۲۷۶ - ۲۳۶ - ۱۸۳۱ - عبدالرحمن کی سب سے بڑی تصنیف کا متن اور فرانسیسی ترجمہ) - پوری تصنیف کا فرانسیسی ترجمہ از Schjellerup بہ عنوان Description des etoiles fixes (سینٹ پیٹرز بورغ - ۱۸۷۴) -

تنقید ۔ فہرست (۲۸۴) - زوٹر : عرب ریاضئین اور فلکی (۶۲ - ۱۹۰۰) (۱۱۶ - ۱۹۰۲) - دائرۃ المعارف اسلام (ج ۱ - ۵۷ - ۱۹۰۸) - اے ہاوبر کی Zur Verbe retung des Astronomen Sufi ڈئیر اسلام ج ۸ - ۵۴ - ۴۸ - ۱۹۱۸) -

ابن الاعلم

ابوالقاسم علی ابن الحسین العلوی الشریف الحسینی - دربار بویہی میں فروغ پایا بعہد عضدالدولہ (ج - د)۔ وفات بغداد میں ہوئی ۹۸۵ میں۔ مسلمان ہیئت داں ۔ اس کے مشاہدات کی صحت کو بہت کچھ سراہا جاتا تھا اور اس کی تالیف کردہ زیجات کو کم از کم دو صدیوں تک بڑی قدرو منزلت حاصل رہی -

ایچ زوٹر : عرب ریاضیئین (۶۳ - ۱۹۰۰) -

صاغانی

ابو حامد احمد ابن محمد الصاغانی الا صطرلابی، یعنی صاغان نواح مرو کا اصطرلاب ساز۔ بغداد میں فروغ پایا ۔ متوفی ۹۹۰ - ریاضی داں ،

فلکی آلات کا موجد اور صانع صاغانی کی سرگرمیوں کا سلسلہ شرف‌الدولہ کی تعمیر کردہ رصدگاہ میں جاری رہا جس کے آلات غالباً اسی نے طیار کئے تھے۔ تثلیث زاویہ۔

متن اور ترجمہ۔ملاخطہ ہو سجزی کا رسالہ مثلث الزاویا پر ایف وئپکے: عمر خیام کا جبرو مقابلہ L' algebre d'Omar Alkhayyami ص ۱۱۹(۱۲۵—۱۱۷ ۱۱۹ - پیرس، ۱۸۵۱)۔

تنقید—سوئر : عرب ریاضئین اور فلکی (ص ۶۵-۱۹۰۰) کینئیر :

ابوالوفا

ابوالوفا محمد ابن محمد ابن یحییٰ ابن اسمعیل ابن الیاس بوزجانی۔ قہستان کے شہر بوزجان میں ولادت پائی ۱۰۰ میں۔ فروغ بغداد میں جہاں ۱۱۷ یا ۱۱۸ میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ہیئت داں اور اکابر مسلمن علمائے ریاضی میں سے ایک جیسے یونانی تصنیفات کے آخری عربی مترجمین اور شارحین میں۔ اقلیدس۔ڈیو فانٹوس اور خوارزمی کا شارح (سب شرحیں ناپید ہیں)۔ زیج الواضح کا مولف جس کا ایک تصرف غالباً آگے چل کر طیار کیا گیا۔ نیز ایک عملی حساب کتاب‌الکاملی کا جو شاید ایک سہل سا نسخہ ہے مجسطی کا۔ البتہ کتاب الہندسہ جس کا تعلق اطلاقی ہندسہ سے ہے اس کے کسی شاگرد نے تصنیف کی(۹)۔

ہیئت میں ابوالوفا کی معلومات بطلمیوس سے شاید ہی کچھ آگے ہوں۔ اس نے انحراف قمر یعنی چاند کی تیسری عدم مساوات کو دریافت نہیں کیا۔وہ صرف اعتساف قمر° کے دوسرے حصے کا ذکر کرتا ہے۔ یعنی بطیلموس کے پروس نیوسس (۱۰) کا جو ٹائکو براھے کے دریافت کردہ انحراف سے اصلاً مختلف ہے۔

۹ - ہندسہ کےمعنی ہیں پیمائش، انجینئری بالخصوص فن تعمیر میں— مصنف—

لفظ ہندسہ ہندی الاصل ہے۔ مترجم

۱۰ - مصنف کا یہ خیال صحیح نہیں۔ دیکھئے مقدمہ— مترجم

هندسی مسائل کا حل پرکار کی ایک ہی کشاد سے ۔ ایک ایسے مربعے کی طیاری جو دوسرے مربعوں کے برابر ہو ۔ متساوی‌الزوایا کثیرالاضلاع مجسم (پاپوس پر مبنی) ۔ ایسے متساوی الزوایا ہفت ضلعے کی تخمینی ساخت (جس کا ضلع اس متساوی الاضلاع مثلث کے ضلعے کا نصف ہو) جو کسی دائرے کے اندر بنا ہے (۱۱) ۔ مکافیے کی ساخت نقطوں کی مدد سے ۔ لا^{4} = ۹۱ اور لا^{4} + ۱لا^{3} = ب کا ہندسی حل ۔

مثلثیات کے نشوونما میں ابوالوفا کا حصہ بڑا وقیع ہے ۔ وہ غالباً پہلا شخص ہے جس نے کروی مثلثوں کی نسبت سے دعوئ جیب کی عمومیت ظاہر کی ۔ جدول جیوب کی طیاری کا نیا منہاج ۔ جیب ۳۰ کی قیمت اعشاریے کے آٹھویں مقام تک درست ہے ۔ ابوالوفا کو ان نسبتوں کا علم تھا جو ہماری جیب (ا+ب) کے برابر ہیں (گو ایک بھونڈی سی شکل میں) علی ہذا ۔ ۲ ۲جیب $\frac{1}{2}$ = ۱ — ج تام ا جیب ا = جیب $\frac{1}{2}$

جیب‌التمام $\frac{1}{2}$

مماس کا مطالعہ خصوصیت کے ساتھ ۔ نیز مماسات کے ایک جدول کا تخمینہ ۔ قاطع اور قاطع‌التمام کی ترویج (۱۲) ۔ ان سادہ روابط کی واقفیت جو چھ مثلثیاتی خطوط کے درمیان پائے جاتے ہیں اور جن کی تعریف بالعموم آج کل ان کی مدد ہی سے کی جاتی ہے ۔

کوئی طویل متن شائع نہیں ہوا ۔ البتہ مقالات ذیل میں کئی ایک مختصر سے متون شامل ہیں ۔ فہرست (۱ : ۲۶۶ ، ۲۸۳ ۔ زوٹر کا ترجمہ ص ۳۹) ۔ جے ۔ بی ۔ جے Delambre کی Histoire de l'astronomie au Moyen Age (۱۵۶—۱۶۰ ، ۱۸۱۹) ۔ ۔

---

۱۱ ۔ ان ہندسی مسائل کے حل میں جو منہاج استعمال کیا گیا معلوم ہوتا ہے ہندو الاصل تھا ۔ بااین ہمہ ابوالوفا نے اپنے حساب میں ارقام ہندی کا استعمال نہیں کیا ۔ مصنف

۱۲ ۔ زوٹر کہتا ہے یہ چھیوں؟ خطوط حبش الحاسب کو معلوم تھے ؟ اسلامی مثلثیات کی ابتدا کی تاریخ کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات ابواب ماسبق میں بالخصوص حبش (قرن ہم کا نصف اول) اور نیریزی پر (قرن نہم کا دوسرا نصف) ۔ مصنف

L. Am. Sidillot کا مقالہ Decouverte varia variation de la از
ابوالوفا (مجلہ ایشیا، ج ۱۶- ۳۳۸- ۳۲۰- ۱۸۲۵ - اس مضمون سے مسئلہ
زیر نظر پر دیر تک اختلاف رائے کا اظہار ہوتا رہا ۔ اس میں متن متعلقہ
بھی شامل ہے فرانسیسی ترجمے کے ساتھ) - ایف ووئپ کے :Analyse et
extrait d' un recueil de constructions geonmetrique par
Abonl Wafa (مجلہ ایشیا، ج ۵ - ۲۵۶ - ۲۸۱ - ۳۵۹ - ۳۰۹ ۱۸۶۵
ہندسہ کا سب سے بڑا ماخذ) - ایف - وئپ کے : Sur une measure
de la circonference du cercle due aux astronomes
arabes et fondee sur un calcul d' Abonl Wafa مجلہ ایشیا ،
ج ۱۵ - ۳۲۰- ۲۸۱ - ۱۸۶۰)

Z. Am. Sedillot:-Sur les emprunts que nous avons
faits a la science arabe et en particulier a la determina-
tion de la troisieme - ج ۸ Boneompegni's Bullettino)
inegalite lunaire ou variation ۷۸ - ۶۳ - روما، ۱۸۷۵ -
متن متعلقہ کے ساتھ عربی اور فرانسیسی میں) کارا دے فو :
ابوالوفا کی المجسطی (مجلہ ایشیا، ج۱۹-۳۷۱ - ۳۰۸ - ۱۸۹۲
اہم ہے) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج - ۱ - ۲۲۳ ۱۸۹۸) -
اے - فان - براؤن میول Vorlesungen uber geschichte der
Trignometrie (ج ۱ - ۶۱ - ۵۴ - ۱۹۰۰) ضمیمہ (۱۶۷ - ۱۶۶ -
۱۹۰۲) - ڈریئر : نظامات سیارگاں (۲۵۶ - ۲۵۲ - ۱۹۰۶ بحث اختلاف
کا واضح اور مختصر بیان۔ مزید تفصیل کے لئے ملاحظہ ہو کارا دے فو کا
مقالہ جس کا حوالہ اوپر آ چکا ہے) - ایچ - زوٹر : دائرۃالمعارف اسلام
(ج - ۱ - ۱۱۲ - ۱۹۰۸) - ابوالوفا کی اشکال ہندسہ کی ساخت کے ایک
مجموعہ سے اقتباسات) تاریخ علوم فطرت - ۴ - ۱۰۹ - ۹۴ - ارلانگن ،
۱۹۲۲ - ایک عربی مخطوط کا جرمن ترجمہ - وئپ کے کا ترجمہ جس کا
حوالہ اوپر آگیا ہے اور جو ۱۸۵۵ میں ایک فارسی مخطوط پر مبنی
تھا۔اس میں قضایا کی تعداد کم ہے لیکن توضیحی اشکال پر مشتمل جو فارسی
میں موجود نہیں۔ یہ عربی متن غالباً ابوالوفا کے کسی شاگرد کے ہاتھوں
زیادہ مبسوط شکل میں مرتب ہوا - آی سس ۵ : ۴۹۷) - ایچ بیورگر اور
کے - کول : Zur Geschichte des Transversalensatzes-
(۷۵ - ۸۳—۸۱ - ارلانگن ، ۱۹۲۴ - آی سس ۸ : ۷۹۹) -

خجندی

ابو محمود حامد ابن الخضرالخجندی ۔ وطن خجندہ برلب سیحون یا دریائے سیر' ماوراالنہر میں ۔ متوفی ح ۔ ۱۰۰۰ فلکی اور ریاضی داں ۔ خجندی کے فلکی مشاہدات میں طریق الشمس کے میل کی تعیین بھی شامل ہے جو ۹۹۴ میں بمقام رے کی گئی ۔ اس نے ثابت کیا (گو نامکمل طور پر) کہ کوئی مکعب عدد دو مکعبی اعداد کا حاصل جمع نہیں ہو سکتا ۔ ممکن ہے وہ اس دعوے کا مکتشف بھی ہو (۱۳) جس کا تعلق کروی مثلثوں سے ہے ۔

متن—L. Cheikho : زمینوں کا میل اورعرض البلد ۔ عربی متن (المشرق ۔ ج ۱۱ ۔ ۶۰ تا ۶۹ ۔ بیروت ، ۱۹۰۸ ۔ خجندی نےطریق الشمس کے میل کی تعین جس طرح کی اس کا مبسوط بیان) ۔ Oskr Schirmer مطالعہ ہیئت عربی (روئیداد مجلس طبیعیات و طب ارلانگن ج ۵۸ ، ۳۳ تا ۔ ۳۶ ۔ ۶۳ تا ۷۹ ۔ ۱۹۲۰ معہ جرمن ترجمہ و اسی متن کی تعلیقات ۔ آی سس (۹) ۔

تنقید—زوٹر : عرب ریاضیئین اور فلکی (۷۴ ' ۲۱۳ ' ۱۹۰۰) ۔ ای ۔ ویڈے مان : über den Sextant des al-Chogendi (مسجلات تاریخ علوم فطرت ، ج ۲ ' ۱۵۱ ' ۱۳۸ ' ۱۹۰۹) ۔

ابونصر

ابو نصر منصور ابن علی ابن عراق ۔ بیرونی کا استاد ۔ ۱۰۰۷ میں بھی ہم اسے اپنے مشاغل علم میں منہمک پاتے ہیں ۔ مسلمان ریاضی داں اور فلکی ۔ ان تین ریاضی دانوں میں سے ایک جو کروی مثلثوں کے متعلق دعویٰ جیب کے مکتشف ٹھہرائے جاتے ہیں (۱۴) ۔ ۸ ۔ ۱۰۰۷ میں اس نے مینےلاؤس کی کرویات کا ایک

۱۳ ۔ اور اگر خجندی نہیں تو ابوالوفا یا ابونصر ؟—مصنف

۱۴ ۔ باقی دو اس کے معاصر ہیں یعنی ابوالوفا اور خجندی (ج ۔ د) ۔ اس دعویٰ جیب کے باعث نام نہاد دعویٰ مینے لاوس (قرن اول کادوسرا نصف) متروک ہو گیا — مصنف

بہتر نسخہ طیار کیا ۔ مثلثیات اور ہیئت کی بعض اور تصنیفات بھی اس سے منسوب ہیں ۔

ایچ ۔ زوٹر : عرب ریاضیئن اور فلکی (۸۱ ، ۲۲۵ ۔ لائپ تسگ ، ۱۹۰۰) ۔ ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ افلاطون متوطن ٹیوولی پر ۔ (قرن دوازدہم کا نصف اول) ۔

مسلمہ ابن احمد

ابوالقاسم مسلمہ ابن احمد المجریطی ۔ قرطبہ میں فروغ پایا ۔ وفات ۱۰۰۷ میں ہوئی یا اس سے پہلے ۔ فلکی اور ریاضی دان پہلا ہسپانوی مسلمان سائنس دان جسے فی الحقیقت کچھ اہمیت حاصل ہے ۔ خوارزمی کے زیجات کی نظر ثانی اور ان کی ترتیب ایرانی سنین کی بجائے عربی نظام سنین کے مطابق ۔ اصطرلاب میں ایک رسالے کا مصنف جس کا ترجمہ یحیی ہسپانوی نے لاطینی میں کیا، علی ہذا بطلیموس کی مسطح کرویات کی ایک شرح کا جس کا ترجمہ ریوڈولف متوطن بروگے(۱۵)(ج۔ قرن دوازدہم نصف اول) کے قلم سے ہوا ۔ اس نے ایک تجارتی حساب(المعاملات) اور ایک کتاب تولید حیوانات میں (؟) تصنیف کی ۔ ممکن ہے یہ مسلمہ ہی ہو جس نے اہل اسپین کو رسائل اخوان الصفا سے روشناس کیا یا اگر ایسا نہیں تو پھر اس کے ایک شاگرد کرمانی نے (۱۶) ۔ مسلمہ کے نزدیک اعداد (۲۲۰، ۲۸۴) میں شہوانی قوت پائی جاتی ہے ۔ کیمیا گری کی دو تصنیفات رتبتہ الحکیم اور غایت الحکیم بھی اسی سے منسوب ہیں ۔ مؤخرالذکر اس لاطینی ترجمے کی بدولت جو ۱۲۵۲ میں پادشاہ الفانسو کے حکم سے پکاٹرکس (۱۹) کے زیر عنوان کیا گیا بہت کافی معروف ہے۔اصل عربی متن کا زمانہ غالباً قرن یازدہم کے وسط سے آگے نہیں بڑھتا۔

۱۵ - Rudolph Bruges

۱۶ - عربی آخذ سے اس بارے میں متضاد روایات ملتی ہیں ۔ کرمانی کے لئے ملاحظہ ہو (قرن یازدہم کا نصف اول)۔مصنف

۱۷ - Picatris

متن اور ترجمے۔ ریوڈولف کا ترجمہ بالے میں طبع ہوا - ۱۵۳۶ اور پھر وینس میں ۱۵۵۸ میں : Sphaerae atque astrorum coelestium ratio, natura et motus ; ad totius mundi fabricationis cognitionum fundementa - خوارزمی کے زیجات جن کی اس نے تصحیح کی آڈے لارڈ متوطن باتھ) ج - د قرن دوازدهم کا نصف اول) کے قلم سے لاطینی میں منتقل ہوئے -

تنقید ۔ ابن خلدون : مقدمه ; ایف - ویوسٹن فلڈ : تاریخ اطبائے عرب (۶۱ - ۱۸۴۰) - لیک لیئر : طب عرب (ج ۱ - ۴۲۲ - ۱۸۷۶) ـ ڈوزی اور De Goeje : چند نئی دستاویزات مذهب اهل حران کے مطالعه کے لئے Actes du 6 Congres Oriontalistss Leide لائیڈے، ۱۸۸۳- ج ۲- ۲۸۱ تا ۲۳۶ ' ۱۸۸۵)- زوٹر : عرب ریاضین اور فلکی (۷۶ تا ۷۷ ' ۱۹۰۰ ضمیمه ۱۶۷- ۱۹۰۲) - ڈی - بی - میکڈا نلڈ : Religious Attitude and Life in Islam (۱۰۱ ' ۱۹۰۹) Hellmut Ritter کی Picatrix کتب‌خانه وار برگ - دیباچه ۱۲۴ - ۹۴ - ۱۹۲۳ 'آی سس' ۶ : ۱۴۷)- ای - جے - Holmyard : عربی کیمیا (فطرت - ج ۱۰۹ ÷ ۷۷۹ - ۷۷۸ - ۱۹۲۲ - آی سس ۵ : ۲۱۰) - مسلمه المجربطی اور رتبة الحکیم (آی سس ' ۶ . ۳۰۵—۱۹۳ ' ۱۹۲۴) - رتبة الحکیم جس کا اس میں تجزیه کیا گیا ہے اسلامی اسپین میں کیمیا کی تاریخ کا ایک اهم ترین ماخذ ہے - اسے اکثر المجریطی سے منسوب کیا جاتا ہے - گو یه امر مشکوک ہے کیونکه اس کی تصنیف اس فتنے سے متاخر بتلائی جاتی ہےجو ۱۰۰۹ میں رونما ہوا - مصنف کا خیال ہے که اس کا زمانه قرن یازدهم کا وسط ہے - اس مین بتایا گیا ہے پارے سے پارے کا آگ سائیڈ کیسے بنایا جاتا ہے - یه ایک مقداری تجربه تھا - آئی سس ۷ : ۱۸۵)

قبیصی

ابوالصقر عبدالعزیز عثمان ابن علی القبیصی (۲۱) عمرانی (ج - د (ج - د قرن دهم کا نصف اول) کا شاگرد موصل میں - ۵۶ - ۹۶۶ میں

جیب عمرانی کا انتقال ہو گیا تو اس کی سرپرستی حمدانی سلطان سیف الدولہ نے کی جس کا سال وفات ۶۷ - ۹۶۶ ہے۔ مشہور مسلمان منجم ۔ اس کی بڑی بڑی تصانیف میں ایک تو فن لجوم کا مقدمہ ہے ۔ المدخل الی صناعت (احکام) النجوم اور ایک رسالہ قرانات ہیں ۔ دونوں کا ترجمہ یحییٰ ھسپانوی نے لاطینی میں کیا (قرن دوازدھم کا پہلا نصف) ۔ قبیصی یا قبیصی کے سرپرست سیف الدولہ نے ایک نظم بھی لکھی، موضوع ہے قوس و قزح ۔

متن اور ترجمے۔ھسپانسس کا ترجمہ مدخل Alachabitii Abdilazi liber introductorins ad magisterium judicorum astorum interprete Joanne Hispalensi اکثر طبع ہو چکا ہے بالعموم واکنس de Joannes Saxonia کی شرح کے ساتھ (بولونیا ' ۱۴۷۳ - منحصر شرح ؟ وینس ۱۴۸۱ ' ۱۴۸۲ ' ۱۴۸۵ ' ۹۳۹۱ ' ۱۵۲۱) ۔

رسالہ قرانات۔ Tractatus notabilis alchabitii de conjunctionibus planetarum in duodecim signis et earum posostricis in revolutionibus annorum بطور ضمیمہ Liber intraductorius یا Ysagogicus سے ملحق ہے جو وینس میں طبع ہوئی (۱۴۸۵ - ۱۵۱۱ - ۱۵۲۱) ۔
Oronce finc (۱۴۹۴ — ۱۵۵۵) نے اس کا ترجمہ فرانسیسی میں کیا ۔ بعنوان Traite' des conjonctions des planetes : (پیرس ' ۱۵۵۶) ۔

تنقید ۔ ایچ زوٹر ; عرب ریاضین اور فلکی (۶۹،۱۹۰۰ ۔ ضمیمہ ۱۵۶ ، ۱۹۰۲) ۔ دائرۃ المعارف اسلام (ج ۲ ' ۵۹۳ ' ۱۹۲۳)

ربیع ابن زید

ربیع ابن الاسقف بمعنی پادری (یونانی لفظ ھپس کوپوس سے مشق) ۔ حکم ثانی کے عہد میں قرطبہ اور البیرہ کا اسقف ۔

قرطبه میں فروغ پایا - ۹۶۱ کے لگ بھگ - ھسپانوی عیسائی جس نے عربی میں قلم اٹھایا - نجوم میں کئی ایک رسائل کی تصنیف اور حکم ثانی کے نام ایک تقویم (کتاب الانواع) (۱۸) کا تہدیہ ''تقسیم ازمنه اور خوبئی اجسام'' کے عنوان سے -

اس قسم کی ایک دوسری تقویم عریب ابن سعد نے بھی تالیف کی - (ج - د فصل طب آگے چل کر) -

متن— تقویم کا ترجمه شاید Gherardo Cremonese نے کیا اور وہ Libri's Histoire میں موجود ہے (ج ۱-ترتیب دوم - ۳۸۹ تا ۴۵۲ - ۱۸۶۵)-

تنقید— آر - ڈوزی : قرطبی عریب ابن سعد الکاتب اور ربیع ابن زید الاسقف (مجله مجلس بلاد شرق المانیه ' ج ۲۰ - ۵۹۵ تا ۶۰۹ - ۱۸۶۶) - ایچ - زوٹر ریاضئین : (۶۹ ' ۲۱۲ ' ۱۹۰۰) -

گربرٹ

پوپ ، سلوسٹر دوم کے نام سے (۱۹) - ۹۳۰ کے قریب قریب ولادت پائی اوریلک واقعه اوو رینے (۲۰) میں ' انتقال روما میں ہوا - ۱۰۰۳ میں- فرانسیسی معلم اور ریاضی داں - ایک سو چھیالیسواں پوپ ۹۹۹ سے تاحین حیات (پہلا فرانسیسی پوپ اور پہلے جرمن پوپ کا جانشین) کچھ زمانه برشلونه (مسیحی اسپین میں) گزارا - ۹۷۲ سے ریم کے مدرسے میں درس دینا شروع کیا اور یوں اس درسگاہ کے لئے شہرت کا باعث ہوا - اس سے ریاضی کی متعدد کتابیں منسوب کی جاتی ہیں - اس کے بعض مکتوبات میں علمی مسائل کا ذکر بھی آتا ہے - گربرٹ نے گنتارہ اور اصطرلاب پر قلم اٹھایا اور غالباً پہلا عیسائی ہے جس نے اعداد الغبار (یعنی ھسپانوی - عربی اعداد) کی تشریح علمی نقطهٔ نظر سے کی - اس سے جو کرامتیں اور طرح طرح کی میکانیکی ایجادات منسوب کی جاتی ہیں وہ اس کے علم و فضل پر شاہد ہیں -

---

۱۸ - Liber anoe

۱۹ - Sylvester II, Gerbert

۲۰ - Aurillac, Auvergne

G. A. Olleris متن اور ترجمے۔تصنیفات کا مکمل ترین نسخہ
(۸۱۶ ص - کایرموں ' ۱۸٦۷ معہ حواشی و سوانح حیات - مکتوبات کا ایک
نسخہ Julien Havet نے ترتیب دیا (پیرس ' ۱۸۸۹) - Nicolaus Bubnov
نے ریاضی کے تمام متن بڑی خوبی سے شائع کر دئے ھیں (۷۷۳ ص - برلین'
(۱۸۹۹) بہ عنوان Gerberti opera mathematice Accedunt aliorum
opera ad Gerberte libellos aestimandos intelligendosque necessaria
(774 p. Birlin, 1899) H. Omont: Opuscules Omathematiques
de Gerbert et de Heriger de Labbes ۱۸۹۹ ' برلین ' ۷۷۳ص از
(اطلاعات اور اقتباسات ج ۳۹ (۱) ۱۵—۴ - پیرس ' ۱۹۰۹ - لاطینی مخطوط
شمارہ ۸۸٦ قومی کتب خانہ سے) -

K. F. Hock : Gerbert und sein Jahrhundert-سوانح اور عام تنقید
Wicu, 1837. (ایطالوی ترجمہ مصنف کی نظر ثانی کے ساتھ - میلانو ۱۸۴٦
Bilgen: Gerbert's Bundness mit dem Teuffel(1845).M.M. Budinger:
Uber Gerbert'ts wissenschaftlische und politische Stellung
(Diss., 83 p, Marburg, 1851). P. F. Lausser : Gerber شروع
1866). میں تقریباً ۴۰۰ صفحے کی ایک سوانح حیات جسے Ollieris کے نسخہ
E. M. de Barthelemy : Gerbert (Lagny, ۱۸٦۷)سے ضم کر (Aurillac,
(1868. Karl Warner : Gerbert von Aurillac, die Kirche und سے لیا گیا
Wissenschaft seiner Zeit (351p.,Wien,1878).Karl Schultess:موجود ھے
Papst Silvester 11, als Lehrer und Staatsmann (Progr., 55 p.,
Hamburg, (1891). F. Picavet : Gerbert, un pape philosophe
d' apres l'histoire et d'apres la legende (Bibl. de l 'ecole des hautes
etudes, sci. religieuses, 9, 240 p., Paris, 1897 (اھم ھے). Jules
Lair : Lettres de Gerbert, in Etudes critiques sur divers textes du
X et XIe siecles (Paris, 1899). Duc de La Salle de Rochemaure
Gerbert., Le avant, le faisuer de rois, le pontif (759 p., ill., Paris,
1914 مبسوط سوانح عمری لیکن گربرٹ بحیثیت سائنس دان کے مطالعے میں
Max. Manitius : Lateinische ۴۹٦ (: ۵ آی-س - غیر اھم).
Litteraturgeschicht des Mittelalters (vol. 2, 729-742, 1923).
Chasles : Explication des traites de l' abacus et — علمی تنقید

particulierement du traite de Gerbert (Comptes Rendus de L'Academie des sciences, t. 16, 156-173, 1843). G. Friedlein : Gerbert, die Geometrie des Boethius und die indischen Ziffern (60 p., 6 pl., Erlangen, 1861). Julien Havet : L'ecriture secrete de Gerbert (Comptes Rendus de l'Academie des Inscriptions, t. 15, 23 p., 8 pl., 1887). A. Nagl : Gerbert und die Rechenkunst des X. Jahahunderts (65 p., Wien, 1888). H. Weissenborn : Gerbert. Beiträge zur Kenntnis der Mathematik des Mittelalters (258 p., Berlin, 1888). Zur Geschichte der Einfuhrung der jetzigen Ziffern in Europa durch Gerbert (130 p., Berlin, 1892). P. Tannery et Clerval : Une Correspondance d'ecolâtres du XIe siecle (Notices et extraits des MSS., t. 36, 1900. بسلسلہ ہندسہ جس کا ایک حصہ ح - ۲۵ ۱- سے متاخر ہے - آی سس ٦ : ۳۳۲)

G. Enestrom : Uber einen Brief von Gerbert an Adelbold (Bibliotheca mathematica t. 4, 402, 1903). B. Carrara : L'opera scientifica di Gerberto novellamente discussa ed illustrata (Mem., Acc. d. Nouvi Lincei, t. 26, 195-228, Roma, 1909). M. Sunon ; Zur Gerbert Frage (Arch. d. Malth. vol. 18, 244—298 1911) D. E Smith and L. C. Karpinski : the Hindu-Arabic Numerals(110-122, Boston, 1911). J. Wurschmidt : Geodätische Messinistrumente und Messmethoden bei Gerbert undtei ber den Araben (Archiv d. Math u. Physik, vol. 19,315-320,1912). Duhem: Systems du Monde (t. 3,163sq,1915).Lynn Thorndike:History of Magic (vol. 1,697-718, 1913. بیشتر اصطرلاب میں ایک رسالے سے بحث کی گئی ہے - ۲۱ ابواب میں اورایک دیباچہ جو Bubnov کے نزدیک گربرٹ کی مشکوک تصنیفات میں سے ہے اور ایک اور نامعلوم مصنف کا فلکی رسالہ، Digby ۸۳ -

ابو

ابو - وطن فلیوری ، ابو فلوریاسنسس ۳۱ ، اورلیاں (۲۲) یا اس کے نواح میں ولادت پائی ۹۴۵ میں - ۱۰۰۴ میں قتل کر دیا گیا، بمقام لا ریول(۲۳)۔ فلیوری(اب سان بینوئٹ تیزلب لوآر) (۲۴)کا رئیس دیر ۹۸۵ سے - فرانس اور انگلستان میں تعلیم حاصل کرتا رہا - ۹۸۷ سے قبل اس نے وکٹورئیس کے احصا (قرن پنجم کا دوسرا نصف) پر ایک شرح لکھی (۲۵) مسائل قواعد (۲۶) کا مصنف جس میں عروض اور تلفظ سے بحث کی گئی ہے -

متن اور ترجمے—ابو کی شرح کے اقتباسات نکولاس بوبنوف نے شائع کئے Gerberti opera mathematica میں (برلین، ۱۸۹۹) —

تنقید—Grande Encyclopedie. میں M. Prou کا مقالہ Abbon (۱۸۸۶) Cantor : Vorlesungen (1. Bd., 3te Aufl., 845-84 (, 1907). Otto Funke : Die geleherten lateinischen Lehn-und Fremdworter in der altenglischer Literatur von der Mitte 10. Jahr bis um das Jahr 1066, nebst einer einleitenden Abhandlung uber die Quaestiones grammaticae (227 P., Halle, 1916. (ملاحظہ ہو DLZ ۱۹۸۰.) Max Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (Vol. 2664-672 1893).

هروزوتا

ملاحظہ ہو فصل (۳) اوپر

---

۲۱ - Abbo Floriacensis, Abbo of Fleury
۲۲ - Orleans
۲۳ - La Reole
۲۴ - St. Benoit sur Loire
۲۵ - De numero mensura et pondere super calculum victorii
۲۶ - Questiones grammaticale s

''الکانڈرس''

الکانڈریئس، الہانڈرئیس، الکانڈرینسس (۲۷) (اسکندر یا کسی عربی نام کی بگڑی ہوئی شکل) - ایک رسالۂ نجوم کا نا معلوم مصنف جس کا عنوان ایک مخطوط (۲۸) میں ''الہانڈرس کی ریاضی اور نجوم'' (۲۹) بتایا گیا ہے - یہی متن کم سے کم دو اور مخطوطات (۳۰) میں ملے گا اور وہ بہت نہیں تو قرن دہم کے آخری زمانے میں ضرور قلمبند ہو چکا تھا - اس کی داخلی قدر و قیمت کچھ ایسی زیادہ نہیں لیکن تاریخی اعتبار سے بہت کافی اہم اس لئے کہ وہ شروع شروع کی ان لاطینی تصنیفات میں سے ہے جن کا سراغ نہایت واضع طور پر عربی اور عبرانی مآخذ سے جا ملتا ہے - معلوم ہوتا ہے یہ رسالہ کسی یہودی نے تصنیف کیا یا اس میں کوئی یہودی عالم شریک تھا -

متن—ترتیب اول Arcandam de veritatilbus praedictionibus از Richard Roussat : astrologiae (پیرس ۱۵۴۲) - اس کا ترجمہ فرانسیسی میں ہؤا (لیوں، ۱۵۲۶) اور William Warde کے ہاتھوں انگریزی میں بہ عنوان The most excellent, profitable and pleasant book of the famous doctor and expert astrologian Arcandram or Alcandrin to find the fatall destiny, constellation, etc., of every man and child by his birth . . . (لندن، ۱۵۷۸ وغیرہ) -

تنقید—Steinschneider: Ueber die Mondstationen (Naxatra) und Buch Arcandam (Zeitschrift der deutschen morgenlandischen Ges, Vol. 18, 118-201, 1864) ; Die europäischen Ubersetzungen aus dem Arabischen bis Mitte des 17, Jahrhunderts (Sitzungsber. der phil-

---

۲۷ - Alchandrus, Alchandrius, Alhandreus, Alchandrinus

۲۸ - Addit. 17808

۲۹ - Mathematica Alhandrei Summi astrologi

۳۰ - BN 17868, CLM 560

.I der Wiss., Wien, vol, 149, 30, 1905). F. Cumont : Astrologic (Revue archeol·ogique, t 3, 1-22, 1916. (کومبوں کے نزدیک بیرس کا لاطینی مخطوط ۱۷۸۶۸ کارولنگوی نشاۃالثانیہ کی یادگار ھے - Lynn Throndike : History of Magic (vol. I, 710-718, 1923. مخطوط کے متن کا تجزیہ

ھیلپرک (۳۱)

سال گل؟ میں فروغ پایا ۹۷۸ کے لگ بھگ۔ بینے ڈکٹی -۹۷۸ میں اس نے ایک ابتدائی رسالہ تقویم (۳۲) میں لکھا۔ کونیات میں وہ ماکر وبیس (قرن پنجم کا پہلا نصف) سے متاثر ھے۔

اس مصنف کا زمانہ اور حقیقی شخصیت سرے سے غیر متحقق ھیں-ھم نے ۹۷۸ کا سال دوئیم کے تتبع میں اختیار کیا ھے جس کا حوالہ صرف ایک ھی مخطوط میں آیا ھے (۳۳) اور جس کا عالم مذکور نے جائزہ لیا۔ یہ مخطوط بیشک ۹۷۸ میں قلمبند ھوا۔ لیکن راھبوں کا دستور تھا کہ جس مخطوط کی نقل کرتے اس کے متعلق اپنے تخمینوں کی تاریخیں بدلتے ھوئے اپنے زمانے تک لے آتے چنانچہ کتب خانہ آوگس برگ کے ایک دوسرے مخطوط (۳۴) میں اس کی تاریخ ۱۰۴۴ ثبت ھے اور جس میں بتایا گیا ھے کہ یہ مخطوط ۹۶۹ میں مرقوم ھؤا۔ کیا یہ ممکن نہیں کہ ھم اس ھیلپرک اور ھیلپرک متوطن اوزئیر کو ایک ھی شخص تصور کریں جو قرن نہم کے تقریباً وسط میں گذرا ؟

M. Manitius : Lateinische Litterature des Mittelailters (vol. 1, 446-449, 1911; ovl. 2, 805). Pierre Duhem: Systeme du monde (vol. 2, 71—76 1915).

---

۳۱ - Helperic

۳۲ - De computo

۳۳ - Bibliotheque Nationale, Latin 15118;olim S. Victor, 448

۳۴ - S. XI 8

یوسیفس ساپیئنس

یا ہس پانس۔ یوسف دانا یا یوسف ہسپانوی (۳۵)۔ اسپن میں فروغ پایا ۹۸۴ سے قبل ضرب اور تقسیم میں ایک رسالے کی تصنیف جس کا ذکر گربرٹ کی مکاتبت میں دو بار آیا ہے۔ بد قسمتی سے یہ رسالہ ناپید ہے اور ہم اس کی اہمیت کا اندازہ نہیں کر سکتے۔ لیکن سوال یہ ہے کہ قرن دہم کے دوسرے نصف میں ریاضی کو جس تیزی سے ارتقا ہو رہا تھا اس میں یوسے فس ساپیئنس نے کہانتک حصہ لیا؟ بہر کیف ہم نے اس کا ذکر کیا تو کچھ اس زبردست تحریک اور کچھ مصنف مذکور کی پراسرار شخصیت کے باعث۔ زوٹر کے نزدیک وہ اور ابو عمر (یا عمرو) یوسف ابن ہارون الکندی مشہور بہ الرمادی یعنی قرطبہ کا ایک شاعر جسے ۹۷۰ کے لگ بھگ فروغ ہوا اور جس کا سال وفات ۱۰۱۲-۱۳ ہے ایک ہی شخص ہیں۔ لیکن یہ امر ابھی تک محتاج ثبوت ہے کہ یوسے فس ساپیئنس نے کیا فی الواقعہ عربی میں قلم اٹھایا۔ پھر ریاضی کی کوئی تصنیف بھی الرمادی سے منسوب نہیں (۳۶)۔

H. Weissenborn: Uber den von Gerbert angefuhrten Joseph Sapiens oder joseph ispanus) Bibliotleca mathemetica, 21—23. 1893). M Curtze (Ibidem, 13-M, 18 ya (ibidem, 13-14, 1894) —H. Suter (ibidem, 84, 1884). C. Brockelmann: Geschichte der arabischen Litteratur (vol. 1. 270, 1898). Nicolaus Bubnov: Gerberti opera mathematica (p. xcil, 101, 102, Berlin, 1899). H. Suter: Die Mathematiker und Astronomen der Araber (79, 1900: Nachtrage, 168, 1902.

ایریگر

ملاحظہ ہو ہمارا سذرہ فصل تاریخ میں (۹) آگے چلکر

---

۳۵ - Josephus Sapiens, Hispanus ; Joseph the Wise or the Spaniard

۳۶ — الرمادی کو رمادہ سے کوئی نسبت نہیں بلکہ یہ رماد بمعنی خاکستر سے مشتق ہے۔ اس شاعر کو ابو جنیش بھی کہا جاتا تھا یعنی خاکستر کا باپ جنیش ہسپانوی لفظ ceniza یعنی راکھ کی مسخ شدہ صورت ہے — مصنف

چانگ سسو ۔ ھسیون

چانگ سسو ۔ ھسیون (۳۷)۔ سنگ خاندان کے عہد میں فروغ پایا؛ ۹۷۹ کے لگ بھگ۔ چینی میکانیات داں اور منجم۔ اس نے ایک سماوی کرہ طیار کیا جس میں پارہ گرا کر حرکت پیدا کی جاتی تھی (؟)

ایل ۔ ویگر: چین (۴۳۳ - ۴۰۹ - ۱۹۳۰)۔

ابے سائی مائی (۳۸)

مرکمی تینو (۳۹) کے عہد میں فروغ پایا جس نے ۹۴۷ سے ۹۶۷ تک حکومت کی ۔ سال وفات (۱۰۰۵)۔ مشہور جاپانی ہیئت داں۔ اہل چین کا یہ دستور کہ ہر سنہ (نین گو) (۴۰) کا نام شصت گانہ دور کے پہلے اور اٹھارہویں سال میں بدل دیا جائے جاپان میں اسی نے رائج کیا۔

ہمیں ابھی تک موقعہ نہیں ملا تھا کہ اس شصت گانہ دور یعنی چیہ ۔ تسو (۴۱) کے بارے میں کچھ کہہ سکیں ۔ کیونکہ اس کا رواج قدیم الایام ہی سے چلا آ رہا ہے ۔ اہل چین تو اس کو زرد سہنشاہ (ہوانگ تی) سے منسوب کرتے ہیں جو ان کے پاستانی فرمانرروان (۳۶۹۸ تا ۳۵۹۸ ق-م) میں سے ہے لیکن دولت ھان سے پہلے اس کا کہیں سراغ نہیں ملتا ۔ یہ ایک ھشت سالہ دور ہے ''دور خطا''(۴۲) جس کے ہر سال کا نام صرف دو حرفوں سے مرکب ہوتا ہے ان میں سے ایک دس (یا آسمانی) شاخوں تیئن کن (۴۳) کے سلسلے سے لیا جاتا ہے یعنی

۳۷- Chang¹ Ssŭ¹ - hsün ⁴(416, 10271, 4881)

۳۸- Abe Seimei

۳۹- Murakami-tenno

۴۰- جس کیلئے ملاحظہ ہو ھمارا شذرہ جاپانی قانون پر قرن ھفتم کے نصف اول میں۔۔۔مصنف

۴۱- chia³ -tzŭ (1167, 12317)

۴۲- a cycle of Cathay

۴۳- tien¹ kan¹ (11208, 8514)

خمسہ عناصر سے ہر ایک کو دو بار گنتے ہوئے - دوسرا بارہ (یا زمینی) شاخوں (ترجیہ ۴۴) کے سلسلے سے جن میں سے ہر ایک کا نام کسی حیوان ہو رکھا گیا ہے - دوسرا سلسلہ ساری وسطی اور مشرق ایشیا میں رائج ہے اور بہت ممکن ہے مصری الاصل ہو (دیکھئے ہمارا شذرہ پہلی صدی کے پہلے نصف پر) -

(مقالہ nengo ص ۳۳۴ ، نیز E. Papinot : Historical Dictionary
Herbert A. GilesChinese : English Dictionary : (ص ۸۳۴'۱۹۰۹
(2d, ed : Vol. I, 28, 1912) F. Brinkley : History of the Japanese. People (864, 1915). Encylopaedid sinica (137, 1917).

۵ لاطینی اور اسلامی کیمیا گری اور صناعیات

ہراکلئیس (۱)

کتاب ہر کلئس رومیوں کے رنگوں اور صنعتوں میں (۲) شاید روما میں لکھی گئی (تین فصلیں ، پہلی دو نظم میں) قرن دہم کے تقریباً اختتام پر (تیسری فصل کا زمانہ شاید اس سے مؤخر ہے) - صناعیات، فنون اور اسکاریوں کی تاریخ میں اہم -

Heraclius von den Farben and kunsten des Romer
اصل متن اور ترجمہ معہ مقدمہ و حواشی اور تصریحات Albert Ilg کے قلم سے Qallenschriftien fur kunstgeschichte ج ۴ ، ۲۱۳ ص - وین ، ۱۸۷۳ -

Edmund O. von Lippmann : Chemisches and Technologisches aus Kunstgeschetlihen Quellenschriften. 1 : Heraclius (Chemiker Zeiting, 1916).

---

۱ - Heraclius

۲ - Libri Erachi de coloribus et artibus Romanorum

طبع مکرر لپ مان کی Beitrage میں ۱۵۷ - ۱۳۰ - ۱۹۲۳ - آی سس ۳ : ۳۵۴) -

اسلامی کیمیا گری

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات ابوالقاسم اور ابومنصور موفق بر فصل طب میں (۸) آگے چل کر - اخوان‌الصفا بر فصل فلسفہ (۳) اور مسلمہ ابن احمد بر فصل ریاضیات میں (۴) اوپر -

۶ - باز نطینی - اسلامی اور چینی تاریخ فطرت

بازنطینی تاریخ فطرت کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ قسطن طینوس هفتم پورفرو گینیٹوس پر فصل فلسفہ (۳) میں اوپر -

اسلامی تاریخ فطرت اور حیاتیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات التمیمی بر فصل طب (۸) میں آگے چل کر - اخوان‌الصفا بر فصل فلسفہ (۳) اور مسلمہ ابن احمد بر فصل ریاضیات (۴) میں اوپر -

تسن - ننگ

تسن- ننگ (۱)- سنگ خاندان کے عہد میں فروغ پایا، ۹۸۸ کے لگ بھگ- چینی بدھ- سنگ کؤ- سینگ- چوئن (۲) کا مصنف یعنی بدھ سوانح حیات کا ایک مجموعہ جو ۹۸۸ پر ختم ہو جاتا ہے (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ تاؤ - هسیوئن پر قرن هفتم کا دوسرا نصف) - کہا جاتا ہے کہ سن پئو (۳) یعنی بانس کے انکروں کے بیان میں ایک رسالہ اسی کی تصنیف ہے، پانچ حصوں میں: مختلف نام ، پیداوار ، استعمال بطور خوراک ، تاریخ اور متفرقات -

---

۱ - Tsan⁴-Ning² (11521, 8327

۲ - Sung⁴ Kao¹ Seng¹ ch'uan² (10462, 5927, 9617, 2740)

۳ - Sun³ p'u³ (10439, 9515)

اے - واٹلی : چینی ادب (۱۵۲ ، ۲۰۹) (۱۸۶۷ ، ۱۹۰۲) -
ایل - ویگر : چین (۳۳۳ - ۵۲۱ - ۱۹۳۰) -

۷ - اسلامی یہودی اسکنڈے نیوی اور چینی جغرافیہ

اصطخری

ابواسحاق ابراہیم ابن محمد الفارسی الاصطخری یعنی ایران کے شہر اصطخر (۱) کا رہنے والا - زمانہ فروغ ۹۵۰ کے لگ بھگ - ایرانی جغرافیہ داں جس نے ۹۵۰ کے قریب بلخی (ج- د باب ما سبق) کی کتاب صور الاقالیم کی نظرثانی کی بعینہ جیسے اس کی کتاب المسالک والممالک کی ابن حوقل نے اور جو ہر ملک کے رنگین نقشوں پر مشتمل تھی - اصطخری نے سجستان میں ہوا چکیوں کا ذکر بھی کیا ہے (۲) -

متن اور ترجمے — Liber climatum el Isstachri مرتبہ Moller (گوٹا ، ۱۸۳۹ - نقل کا الاصل نسخہ صرف کتاب کی تلخیص پر مشتمل ہے معہ نقشہ) - Viae regnorum (کتاب الممالک) ابو اسحاق الفارسی الاصطخری مرتبہ (M. J. de Goeje ، ۱ - لائیڈن ، ۱۸۷۰) -

تنقید — ای - ایچ ۰ ایف - میئر : تاریخ نباتیات (ج ۳ - ۳۸۵ - ۳۷۸ ۱۸۵۶) - دے خویہ Die Istakhri - Balkhi Frage (مجلہ مجلس ممالک مشرق المانیہ- ج ۳۵ - ۵۸ - ۳۳-۱۸۷۱) - دائرۃ المعارف اسلام میں مختصر سا بے دستخط شذرہ (ج - م) - ۱۰-۵۰ - ۱۹۰۱) -

بزرگ ابن شہریار

بزرگ ابن شہریار ، الرام ہرمزی - وطن خوزستان کا شہر رام ہرمز قرن چہارم ہجری یعنی ۹۱۳ تا ۱۰۰۹ میں فروغ پایا - ایرانی جہاز راں جس نے ۹۵۳ - ۵۳ کے فوراً بعد ملاحوں کی حکایات کا ایک مجموعہ کتاب العجائب الہند کے نام سے ترتیب دیا -

---

۱ - یونانی میں پرسی پولس Persipolis (یعنی شہر فرس)—مترجم

۲ - مسعودی نے بھی ان کا ذکر کیا ہے - فاضل مذکور کا ذکر ہم پچھلے باب میں کر آئے ہیں لیکن اس کا مطلب یہ نہیں کہ اصطخری کا بیان مسعودی سے متاخر ہے—مصنف

متن اور ترجمہ ــ متن P.A. van der Lith نے ترتیب دیا ۔لائیڈن ۱۸۸۳ - ۱۸۸۶) معہ ترجمہ فرانسیسی از L. Marcel Device

تنقید ــ سی بروکل مان: ادبیات عرب (۱۸۹۸ ۵۳۳ - ۱) دائرۃ المعارف اسلام (ج ۲ - ۸۰۹ ۲۹۲۳)۔

ابن حوقل

ابوالقاسم محمد ابن حوقل - زمانہ فروغ ح - ۹۷۷ - ۹۴۳ - سیاح ' جغرافیہ داں۔ ۹۴۳ میں بسلسلہ سیر و سیاحت بغداد سے روانہ ہؤا ۹۵۴ کے قریب شاید اصطخری ھی کی خواھش پر اس سے ملا اور عالم مذکور کے جغرافیے کے متن اور نقشوں کی اصلاح کی ۔ آگے چل کر ابن حوقل نے اس جغرافیے کو پھر سے تصنیف کرتے ہوئے اپنے نام سے شائع کیا بعنوان کتاب المسالک والممالک، لیکن ۹۷۷ سے پھر کیف بعد ۔ اس جغرافیے میں ھر ملک کا ایک ایک نقشہ بھی دیا گیا تھا ۔

متن اور ترجمہ ــ Viae et regna (بیان ممالک اسلامیہ از ابوالقاسم ابن حوقل مرتبہ ایم - دخویہ (لائیڈن، ۱۸۷۳) -کتب خانہ جغرافیہ عربی Sir William Quseley : The Oriental Geography of Ebn Haukal, Scriptorum (۱۸۹۰ - لندن - ص ۶۳) Arabian Traveler of the Tenth Century arabum de rebus indicis loci et opuscula inedita. Rec. et illustr Joannes Gildmeister (بن ، ۱۸۳۸ - عربی متن معہ لاطینی ترجمہ مسعودی، ابن حوقل، ابوالفدا اور قزوینی کے اجزا کے ساتھ) ۔

تنقید ــ P. J. Unenbroek: De Ibn Haukalo geographo (Leiden, 1822). C. van Arendonek : Encyclopaedia of Islam (vol. 2, 383, 1916).

مقدسی

ابو عبداللہ محمد ابن احمد ابن ابوبکر البنا لیشاری المقدسی (یعنی از قدس) لیکن المقدسی جو زیادہ صحیح ہے کم رائج ہے) شمس الدین (لقب) - قدس میں ولادت پائی ۳۸-۳۷ء میں - مسلمان جغرافیہ داں - مقدسی نے سارے بلاد اسلامیہ کا سفر کیا سوائے شاید اسپن - سجستان اور سندھ کے، اس نے ان کا خوب خوب اور بڑی احتیاط سے مشاہدہ کیا ۸۶ - ۹۸۵ میں اس نے اپنا سفر نامہ فارس میں بیٹھ کر قلمبند کیا جس کی اکثر معلومات خود اسی نے حاصل کی تھیں - ہمارا مطلب ہے احسن التقاسیم فی معرفتہ الاقالیم سے -

متن اور ترجمے — متن de Goeje نے شائع کیا لائیڈے سے Bibliotheca geographorum arabicorun میں بعنوان Descriptio imparii moslimici auctore al-Mokaddasi (تازہ نسخہ ۱۹۰۲) -

انگریزی ترجمہ از G.S A Ranking اور R.F. Azoo - جسے مجلس ایشیائی بنگال نے Bibliotheca Indica میں شائع کیا (۲۳۱ص - ۴ حصص کلکتہ ۱۸۹۷، ۱۹۱۰ - کیا یہ کتاب مکمل ہے؟ ہماری نظر سے جلد ول یا اسزیہ کوئی چیز نہیں گزری) - جزوی ترجمہ اس باب کا جو شام سے متعلق ہے مع فلسطین جرمن زبان میں Gildemeister کے قلم سے Zeitschrift des deutsches Palestina -Vereins میں (ج ۷- ۱۸۸۴) نیز انگریزی میں از مجلس متون زائرین فلسطین میں شمارہ ۳، ۱۳۲ص - نقشہ لندن ۱۸۸۶ -

تنقید — ایلفرڈ فان کریمر : Culturgeschichte des Orients unter den Chalifen (ج ۲- ۳۳ - ۴۲۹ - وین ۱۸۷۷) - بروکل مان : تاریخ ادبیات عرب (ج ۱ - ۱۸۹۸ - ۲۳۰) -

ابراهیم ابن یعقوب (۳)

ابراهیم ابن یعقوب شمالی افریقہ میں ولادت پائی - زمانہ فروغ ۹۶۵ کے قریب یہودی تاجر اور سیاح جس نے ۹۶۵ میں یا اس کے بعد جرمنی کی سیاحت کی

---

۳ Abrahiam ben Jacob

(ماگڈے برگ (۴) میں وہ آٹو اول اعظم شہنشاہ از ۹۳۶ تا ۹۷۳ کے دربار میں باریاب ہوا) نیز یورپ کے سلافی ممالک کی - اس کے مختصر سے حالات ایک بیش قیمت دستاویز ہیں یورپ کے سلافی قبائل علی ھذا قرن دھم میں یہودی تجارت اور نوآبادیوں کے مطالعے کے لئے ایک گراں قدر ماخذ ہے -

متن — یہ سفر نامہ البکری (ج - د قرن باز دھم کا دوسرا نصف) کی کتاب الممالک میں موجود ہے یعنی اس کے جزو ثانی میں جو ۱۸۷۵ میں Schefer کو قسطنطنیہ میں دستیاب ہوا اور جسے Rosen اور Kunik نے ترتیب دیا روسی ترجمے اور شرح کے ساتھ مقالات اکادمی علوم سینٹ پیٹرز برگ کی میں (۱۸۷۸) - de Goeje نے اس کا ترجمہ ڈچ میں کیا معہ شرح اپنے مقالات مسٹر ڈام اکادمی کی میں (Verslagen, afd. Letterkunde) مجلد نہم ' ۱۸۷—۲۱۶ ' ۱۸۸۰ ، نیز Bericlt uber die Slavenlande in Widukindus Carbeiensis Sachsische Geschichten (۱۸۹۱) -

تنقید — سی بروکل مان : ادبیات عرب (ج - الف - ۵۱۳—۱۸۹۸) - (F. West Berg کی Ibrahim's Reisebericht (مقالات ادارہ علوم سینٹ پیٹرز برگ - ج - ۳ - ۱۸۹۸) - مقالہ دائرۃ المعارف یہود میں (ج - ۶ - ۵۵۲ ، ۱۹۰۴) -

ایرک الاحمر

آئرک راؤڈے (۵) ناروے میں ولادت پائی - تقریباً ۹۵۰ میں - ۹۷۰ کے لگ بھگ آئسستان گیا - اسکنڈے نیوی (ناروجی) جہز ران اور مفتش ۹۸۰ کے قریب اپنی بد اعمالیوں کی پاداش میں جلاوطنی کی سزا پائی تو گرینستان (۶) روانہ ہو گیا اور پھر ھوارف (۷) سے شمال میں ٹھیک آبنائے

۴ Magdeburg

۵ Eric the Red, Eirik Raude

۶ - گرینستان (Greenland) ۹۰۰ کے لگ بھگ دریافت ہو گیا تھا آئسستان میں ایک نو آبادی کے فوراً بعد ناروبجی ملاح Gunbjorn کے ذریعے جو Ulf kraka کا بیٹا تھا - ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جغرافیے بر قرن نہم کے دوسرے نصف میں ، نیز ہمارا شذرہ عصر وائی کنگ پر (قرن نہم کا نصف اول) — مصنف -

۷ - Hvarf

ڈیوس (۸) اور الگ تھلگ چٹانوں کے بیرونی حلقے سے لے کر طویل تنگ کھاڑیوں تک (۹) تین برس اس علاقے کی چھان بین میں صرف کر دئے'' ۔ تھوڑے ہی دنوں کے بعد اس نے یہاں ایک نوآبادی قائم کی جس میں معلوم ہوتا ہے تیزی سے اضافہ ہوتا گیا ۔

۹۹۹ میں اس کے بیٹے لائف (لائف ایرکسن) (۱۰) نے کوشش کی کہ گرینستان سے ناروے کا سفر کرے ۔ لیکن اس طرح کہ ساحل آئسستان کا رخ کئے یا وہاں ٹھہرے بغیر یعنی گرینستان کے جنوبی گوشے سے سیدھا مشرق کی سمت چلا جائے ۔ مگر اس کے باوجود آئسستان ٹھہرے بغیر ناروے نہ پہنچ سکا اس لئے کہ راستے ہی میں ہبریڈیز (۱۱) بھٹک گیا اور ناروے پہنچا تو اس سال خزاں کی فصل میں - ۱۰۰۰ میں اس نے پھر کوشش کی کہ ناروے سے سیدھا گرینستان جائے لیکن اس دفعہ اتفاق اسے وائن لینڈ یعنی شمالی امریکہ کے ایک نامعلوم ساحلی حصے میں لے آیا (۱۲)۔ امریکہ کے اس قدیم علیٰ ہذا بعد کے آئسستانی اکتشافات کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جغرافیے پر قرن یاز دہم کے نصف اول میں -

قرن چہار دہم کی ایک روایت کے مطابق جو نسبتاً کچھ ایسی معتبر نہیں وائن لینڈ کا اکتشاف ۹۸۵ ہی میں ہو چکا تھا ، ایک دوسرے اسکنڈے نیوی ملاح بزرانے ہرژلف سن (۱۳) کے ہاتھوں

Fridtof Nansen : (In Northern Mists ۱۹۱۰)

---

۸ - Davis Strait جس کا اکتشاف ۹۰۰ سال اور آگے چل کر جان ڈیوس نے ۱۵۸۵ میں کیا لہذا اس کا یہ نام/ــمصنف

۹ - تنگ کھاڑیاں یعنی fjord جو ساحل ناروے کی خاص چیز ہیں - یہ کھاڑیاں دور دور تک چٹانوں کے درمیان ساحل کے اندر چلی جاتی ہیں ان میں کچھ بہت طویل ہیں کچھ چھوٹی یہاں اشارہ طویل fjords (کھاڑیوں) کی طرف ہے۔ ان سے لے کر شمال میں Skerries یعنی ان چٹانوں تک جو الگ تھلگ کھڑی ہیں—مترجم

۱۰ - Leif Ericsson

۱۱ - Hebrides

۱۲ - Wineland

۱۳ - Bjarne Herjufsson

چی یہ

چی یہ (۱۴) عونان میں ولادت پائی - وفات ۹۷۶ سے مؤخر ۔ ۸۳ سال کی عمر اور سسو چوئن کے پہاڑ امائی کے قریب نیو - ھسن (۱۵) کے دیر میں - چینی بدھ جس نے مخطوطات اور تبرکات کے لئے ہندوستان کا سفر کیا - اس کا شمار ان تین سو بھکشوؤں (شرمنا) (۱۶) میں ہوتا ہے جو ۹۶۴ میں چیہ (۱۷) سے (کن سو کے جنوب میں دوسرے درجہ کا انتظامی علاقہ) روانہ ہوئے - ۹۷۶ میں چین واپس آ گیا اور اپنی سیاحت کا ایک مختصر سا حال قلمبند کیا جس کی مخصوص اہمیت یہ ہے کہ وہ آخری بیان ہے ایک چینی کے قلم سے ہندوستان کا محمود غزنوی (۱۰۰۱ وغیرہ) کی غارتگری سے پہلے (۱۸) -

متن—اس سفر نامے کا متن فان‌جنگ تا Fan Cheng ta (ج - د قرن دوازدہم کا دوسرا نصف) نے اپنی کتاب ''ملک وو میں براہ آب ایک سفر کا حال'' یعنی وو چوان لو 7336, 42, 2 , 1274) میں اور جسے اس نے ۱۱۷۷ میں تصنیف کیا - اسے دائرہ معارف یؤئن - چئین - لائی - ھان - Yuan[2] - Chien[4] Lei[4] - Han[4] (13713, 1644, 6853 6853, 3802,) میں شائع کیا گیا -

فرانسیسی ترجمہ از G. Schlegel اس کی Memoires du comite Sinico-Japonais ج ۱ - ۶۷ - ۳۵ - ۱۸۹۳ میں - بہتر ترجمہ Edouard Huber کے قلم سے Bull. ec. franc. d'Extreme Orient ج ۲ - ۲۵۹ - ۲۵۶ ۱۸۹۲ میں -

تنقید—L'itineraire de Ki-ye (Bull ec. franc d'Extreme Orient Edouard Chavannes ج ۴ - ۸۱ - ۷۵ - ۱۹۰۴ -

---

۱۴ - Chi[4] yeh[4] (966, 12991)

۱۵ - Niu[3] hsin[1] (8346, 4562), O[2] mei[2] (8433, 7714)

۱۶ - Sramana

۱۷ - Chieh (1440)

۱۸ - یہ غارت گری کا الزام مغرب کے اسلام سے تعصب کی ایک افسوس ناک مثال ہے—مترجم

یاؤ شیہ

یاؤ شیہ (۱۹) - سنگ دولت کے عہد میں فروغ پایا ' ۹۸۰ کے لگ بھگ - چینی جغرافیہ داں اور تخطیطی - سلطنت سنگ کی ایک جغرافی اور آماری مساحت کا مصنف جس کا نام ہے تائی - پنگ ھوئن یئو - چی (۲۰) اور پہلی اہم کتاب جو اس موضوع میں تصنیف ہوئی -

چینی زبان میں جغرافی (بلکہ تخطیطی معلومات کا بہت بڑا ذخیرہ موجود ہے یعنی تی - لی (ti⁴-li³ ۱۰۹۵۶، ۶۸۷۹) کا - مثال کے طور پر صرف ان ضلع ناموں کو لیجے جو نگ (یا تا نگ) خاندان کے زمانۂ حکومت سے اب تک شائع ھوتے رہے - ان کی تعداد از بسکہ زیادہ ہے - بعض تخطیطی تالیفات میں پوری سلطنت پہ نظر ڈالی گئی ہے- بعض یعنی چیہ (۱۹۱۸) chih⁴ کا تعلق محض صوبوں شینگ(sheng³ ۹۸۸۷) سے اور بعض کا ھرانتظامی علاقے(۲۱)' فو (fu³ ۳۶۸۲) 'محکمے' چو (۲۴۴۳) chou¹ ، یا ضلعے ھسین (hsien⁴ ۴۱۴۵) سے- بعض میں صرف کسی ایک شہر یا قصبے کا ذکر کر دیا جاتا ہے - کتب خانہ کانگریس میں چینی ضلع ناموں کا ایک بہت بڑا مجموعہ محفوظ ہے (آی سس ۳، ۶۱۲ ؛ ۵ : ۵۲۸ ، ۷ : ۲۶۰ ۵۶۸) ان کے بیانات زیادہ تر جغرافی حالات' پہاڑوں اور دریاؤں وغیرہ سے متعلق ھیں علی ھذا زمین کی پیداوار ، عتائق ، پلوں دفاعات ، مقابر ' مشاھیر، رجال و خواتین کے حالات سے -

اے - وائیلی : چینی ادب (۱۴۴ - (۱۸۶۷) - ۱۹۰۴) - ایل-ویگر : چین (۴۷۶ - ۵۴۵ - ۱۹۳۰) -

---

۱۹ - Yao⁴ - shih³ (12957, 9893)

۲۰ - T'ai⁴ p'ing² huan² yu³-chi⁴ (10573, 9310, 5041, 13540, 923)

۲۱ - Prefecture

۸ - اسلامی - ایرانی - یہودی - بازنطینی اور جاپانی طب

احمد الطبری

ابوالحسن احمد بن محمد الطبری - وطن طبرستان - بویہی سلطان رکن‌الدولہ کا معالج ۹۷۰ کے لگ بھگ - ایرانی طبیب - ایک طبی موجز کتاب المعالجۃ البقراطیہ کا مصنف ۱۰ فصلوں میں - یہ کتاب عربی میں لکھی گئی یا فارسی میں ؟ صرف عربی متن دستیاب ہوتا ہے -

ایف - ویوس‌ٹن فلڈ : اطبائے عرب (۵۶- ۱۸۳۰)- ایل - لیک لیئر طب عرب (۱۶ - ۳۵۸ - ۱۸۷۶) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج-۱ - ۲۳۷ - ۱۸۹۸) - ژولئیس ہرش برگ : تاریخ معالجہ چشم(فصل چہارم سے بحث کی گئی ہے) -

علی ابن عباس

علی ابن عباس المجوسی‌جس کا مطلب ہے کہ وہ یا اس کا باپ زرتشتی مذہب کے پیرو تھے - لاطینی نام علی عباس یا ھالی عباس (۱) اھواز میں ولادت پائی جنوبی ایران میں - فروغ بویہی سلطان عضدالدولہ کے عہد میں ہوا - متوفی ۹۹۴ - مشرقی خلافت کے تین اکابراطبا میں سے ایک - عضدالدولہ کی خاطرایک طبی جامع کتاب الملکی (دوسرا نام کامل الصناعۃ الطبیہ) (۲) کی تصنیف جو رازی کی کتاب الحاوی کی نسبت زیادہ مرتب ہے اور قانون ابن سینا کے مقابلہ میں جس کی وجہ سے اس کا استعمال متروک ہو گیا زیادہ عملی - جامع مذکور کو ۲۰ مقالوں میں تقسیم کیا گیا تھا پہلے نصف میں نظریہ طب کا بیان ہے دوسرے میں فن کا اور اس کے

۱ - Ali Abbas, Haly Abbas

۲ - Liber regins, regalis dispositio

بہترین حصے وہ ہیں جن میں غذائیات اور خواص الادویہ کی بحث آئی ہے۔ نظام شعری کا ابتدائی تصور ۔ بعض دلچسپ طبیبی مشاہدات ۔ دوران زچگی میں حرکات رحم کا ثبوت (بچہ باہر نہیں آتا دھکیلا جاتا ہے) ۔

متن اور ترجمے ۔ عربی نسخہ دو جلدوں میں (قاہرہ ، ۱۲۹۳ھ) ۔ لاطینی ترجمہ از اسٹیفن فلسفی یعنی اسٹیفن انطا کی (ج۔د قرن دوازدہم کا نصف اول) جس کی تکمیل ۱۱۲۷ میں ہوئی (وینس ، ۱۴۹۲) ۔ یہی ترجمہ Michael de Capella کی تشریحات کے ساتھ (لیون ، ۱۵۲۳) ۔ قسطن طینس افریقی کا ترجمہ اس سے بھی متقدم ہے Pantegni کے زیر عنوان ۔ حصہ اول (نظری) قسطن طینس مذکور کی تصنیفات کے ساتھ شائع ہوا ۔ (بالے ۱۵۳۹) اور حصہ دوم کی فصل نہم (جراحیات) کو Julius Pagel نے ترتیب دیا (Archin F, Klin Chirwrgic, 81 مجلد اول ۷۲ ص ۱۹۰۶) ۔

مقالات دوم و سوم جن میں تشریح کی بحث آئی ہے P. de Koning نے ترتیب دئے معہ ترجمہ بعنوان Trois traites d'anatomie arabes (۹۰۔۴۳۱ ۔ پیرس) ۔ Xenophon Gretschischeff کی Die Augenheilkunde des Ali Abbas (مقالہ جرمن ترجمہ برلین ، ۱۹۰۰) ۔ مقالہ ۹ ۔ باب ۳۴ ۔ امراض جو گردوں میں پیدا ہو جاتے ہیں ان کے اسباب و علامات جیسا کہ پی ۔ دے کوننگ نے ان کا ذکر کیا ہے یعنی ایک رسالہ گردوں اور مثانے کے متعلق رازی کے رسالے کا مطالعہ (عربی اور فرانسیسی ۱۸۵ ۔ ۱۴۲ ۔ لیڈے ۱۸۹۶) ۔ مقالہ ۸ ۔ باب ۸۔۱۸ ترجمہ پؤل رشتر : علی ابن العباس کی مخصوص (مسجلات جلدیات و آتشک ۔ ج ۱۱۳ ۔ ۸۶۲ ۔ ۸۴۹ ۔ ۱۹۱۵) ۔ عام جلدیات میں (حوالہ مذکورہ بالا ۔ ج ۱۱۸ ۔ ۳۰۸ ۱۹۹-۱۹۱۳) The Anatomy of the Brain in (Jules Wiberg) the works of Galen and 'Ali 'Abdas (یانس ۔ ج ۱۹ ۔ ۳۰۲ ۔ ۱۲ ۔ ۱۰۳ ۔ ۸۵ ۔ آی سس ۳ : ۳۰۱) ۔

تنقید ۔ ویرس ٹن نلڈ : تاریخ اطبائے عرب (۵۹ ۔ ۱۸۴۰) ۔ ای ۔ ایچ ایف ۔ میئر : تاریخ نباتیات (ج ۳ ۱۷۸ ۔ ۱۷۶ ۔ ۱۸۵۶) ۔ لک لئیر :

تاریخ طب عرب (ج ۱ - ۳۸۸ - ۳۸۱ - ۱۸۷۶) - ملکی کے مقدمے کا ترجمہ بھی شامل ہے جس میں علی عباس نے اپنے بیشروؤں کی خدمات پر نظر ڈالی ہے) - گرلٹ : تاریخ جراحیات (ج ۱ - ۶۱۸ - ۶۱۵ - برلین ، ۱۸۹۸ - پاؤل رش ٹر : Beitrage zur Geschichte der Pocken bei den Arabern (مسجلات تاریخ طب- ج ۵ - ۳۳۱ - ۳۱۱-۱۹۱۱) ای - جی - براؤن : طب عربی (۵۷ - ۵۳ • ۱۱۰ ۱۰۹ - ۱۲۳ - کیمرج ، ۱۹۲۱) -

حسین ابن ابراھیم

حسین ابن ابراھیم ابن الحسن ابن خورشید الطبری الناتلی - زمانۂ فروغ ۹۱-۹۹۰ کے قریب - یونانی زبان کا مترجم عربی میں - ۹۱ - ۹۹۰ میں اس نے ڈیو سکوری ڈیس کا ایک تنقیح شدہ نسخہ شہزادہ ابو علی سمجوری کے نام معنون کیا -

سی - بروکل مان : ادبیات عرب (۱۸۹ - ۳۰۷) -

قمری

ابو منصور الحسن ابن نوح القمری - وطن قم واقعہالجبال - فروغ شاید بغداد میں پایا ، قرن دھم کے آواخر اور یازدھم کے شروع میں - مسلمان طبیب - ابن سینا کا استاد - اس کا رسالہ طب یعنی کتاب غنا و منا زیادہ تر رازی پر منبی ہے اور تین حصوں (امراض داخلی ؛ امراض خارجی ، حمیات) میں منقسم -

ایف - ویوس ٹن فلڈ : اطبائے عرب (۵۶ - ۳۸۳۰) - ایل - لک لیئر : طب عرب (ج ۱ - ۳۵۸ - ۱۸۷۶) - سی - بروکل مان ؛ ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۳۹ - ۱۸۹۸) -

ابو سہل مسیحی

ابو سہل عیسی ابن یحییٰ المسیحی الجرجانی یعنی جرجان کا عیسائی طبیب جو بحرہ خزر کے مشرق میں واقع ہے ۔ چالیس سال کی عمر میں وفات پائی ، ۱۰۰۰—۹۹۹ میں۔مسیحی طبیب جس نے عربی میں قلم اٹھایا ۔ ابن سنیا کا استاد ۔ ایک ہمہ گیر طبی رسالے الکتب المئتہ فی الضاعتہ الطبیہ کا مصنف جو عربی زبان میں اس قسم کی شروع شروع کی تضیفات میں ہے اور جسے بعض پہلوؤں سے قانون کا ایک نمونہ تصور کرنا چاہئے ۔ ابو سہل نے کچھ مختصر رسائل بھی لکھے ۔ خسرہ ، طاعون، نبض ، حکمت الٰہیہ کی توضیح جیسا کہ اس کا اظہار انسان کی تخلیق سے ہوتا ہے ۔ وغیرہ وغیرہ ۔

ایف ۔ ویوسٹن فلڈ ۔ اطبائے عرب (۵۶ - ۱۸۱۰ ابل ۔ لک لیڈر ۔ طب عرب (1z - ۳۶۸ - ۱۸۷۶) ۔ مے ۔ بروکل مان ۔ ادبیات عرب (ج۔۷ - ۱۳۸ - ۱۸۹۸) ۔

ابو منصور موفق

ابو منصور موفق ابن علی الہروی ۔ ہرات میں فروغ پایا بعہد سامان تاجدار منصور اول ابن نوح حکمران از ۹۶۱ تا ۹۷۶ ۔ ایرانی صیدلی ۔ بظاہر پہلا شخص جسے خیال ہوا کہ ایک فارسی رسالہ خواص الادویہ میں لکھے اور جس نے اس غرض سے ایران ، ہندوستان اور دور دور تک سفر کیا ۔ چنانچہ ۹۶۸ اور ۹۷۷ کے درمیان اس نے کتاب الابنیہ من حقیقہ الادویہ کی تکمیل کی جو سب سے پہلی تصنیف ہے فارسی نثر کی۔وہ یونانی' سریانی' عربی اور ہندو طب کے متضاد عناصر کو باہمدگر پیوست کرتے ہوئے ۵۸۵ دواؤں سے بحث کرتا ہے

(جن میں سے ٦٦ نباتی‌الاصل ہیں، ۷۵ معدنی اور ۴۴ حیوانی) اور باعتبار عمل ان کی ترتیب اس نے چار مجموعوں میں کی۔ ایک عام صیدلی نظریے کا خاکہ۔

ابو منصور نے سوڈیم کاربونیٹ (۳)(نترون) اور پوٹاسیم کاربونیٹ (قلی) میں تفریق کی۔(۳) وہ ایک حد تک سنکھیے اور تانبے کے آکسائڈ، (۴) اور سرمے سے بھی واقف تھا۔ اسے معلوم تھا کہ تانبے اور سیسے کے مرکبات کے سمی اثرات کیا ہیں، علی ھذا چونے کی مو ربا خاصیت اور پیرسی گچ (۵) کی ترکیب اور جراحیانہ استعمال۔

متن اور ترجمے۔اس کی تصنیف کا ویانا مخطوط قدیم ترین فارسی مخطوط ہے جس کا علم اب تک یورپ کو ہوا اور جس کی نقل شاعر اسدی نے ۱۰۵۵ء میں طیار کی۔ Seligmann نے اس کا بڑا خوبصورت نسخہ طیار کیا ہے۔ Codex vindobonensis svie medici Abu Mansur Muwaffak ibn Ali Heratensis Liber fundamentorum farmacologiac (حصہ اول۔مقدمہ اور متن شمولات۔ ویانا ۱۸۳۸معہ ترجمہ لاطینی و تعلیقات)۔ زیلگ مان اس سے پہلے بھی کتاب مذکور کا ایک لاطینی ترجمہ شائع کر چکا تھا (۱۸۳۱—۱۸۳۳)۔ نیز Die pharmakologischen Graudsatze dis Abou Mansur جس کا ترجمہ عبدالخالق اخوند Abdul Khaliq Achundow نے کیا معہ تصریحات Koberts Historische studien aus dem pharmak. Institut der Universitat Dorpat ۳، ۴، ۱۱۳—۲۱۴، ۳۸۱—۴۵۰، ہالے ۱۸۹۳۔ جرمن ترجمہ اور تعلیقات از اخوند R. Kobert اور Paul Horn (J. Jolly.

تنقید—Leclerc: Historie de la medicine arabe (vol. 1, 661, 1876). Abdul Chalig Achundow: Commentar zum Libet fundamentorum (Diss., Dorpat, 1892). Ed O. von Lippmann: Chem-

۳ - Sodium Carbonate, Potassium Carbonate

۴ - arseniuns oxide, cupric oxide, silicle acid

۵ - Plaster of Paris

ische Kenntinsse vor tausend Jahren (Z. f. angew. Chemie, 640, 1901. Abhdl. und Vortrage, vol. I, 81-96, 1906). Paul Diergart : Das Scheinzink bei Mowaffaq (Mit. zur Geschichte der Medizin, vol. 2, مخطوط ویانا کی نہایت دلچسپ تشریحی شکلوں کے لئے دیکھئے 147-157, 1903) Sudhoff, Studien zur Geschichte der Medizin (Heft 4, Leipzig, 1908). E.G. Browne : Literary History of Persia (vol. 1, 11, 478, 1909). Adolf Fonnan : Quellenkunde der persischen Medizin (80-81, 134, 1910). Max Neuberger : Geschichte der Medizin (vol. 2, 227, 1911). B. Laurer : Sino-Iranica (194, 580-585, Chicago, 1919. منصور کے ہندو عناصر). E.G. Browne : Arabian Medicine (92, Cambridge, 1921).

تمیمیؒ

ابو عبداللہ محمد ابن احمد ابن سعیدالتمیمی المقدسی (یعنی بیت المقدس کا رہنے والا) ۔ قدس میں ولادت پائی ۔ ۹۷۰ کے لگ بھگ مصر چلا گیا جہاں ۹۸۰ میں بھی ہم اسے مقیم پاتے ہیں ۔ فلسطینی طبیب جس نے بعض صیدلی تجربات کے علاوہ کئی ایک کتابیں طب میں تصنیف کیں زیادہ تر خواص الادویہ کے متعلق ۔ اس کی سب سے اہم تصنیف ایک رہنما ہے خواص الادویہ کی نباتات معدنیات اور بعض دوسرے مباحث کے بارے میں بیش قیمت معلومات سے پر یعنی کتاب المرشد الی جواہر الاغذیہ و قوی المفردات ۔

ؤبوسٹن فلڈ : اطبائے عرب (۵۷ - ۱۸۴۰) ۔ ای ۔ ایچ ۔ ایف ۔ میئر تاریخ نباتات (ج ۳ - ۱۷۶ - ۱۷۴ - ۱۸۵۶) ذیل ۔ لک لئیر : طب عرب (۱ - ۱۳۹ - ۳۸۸ - ۱۸۷۶) ۔ سی بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ ۲۳۷ - ۱۸۹۸) ۔

لک لئیر نے صفحات ۵۵ تا ۷۴۹ میں ایک نہایت ہی دلچسپ مخطوط سے بحث کی ہے — اسکوریال ۱۸۸۷ ، قدیم ۸۸۳ — جو معلوم ہوتا ہے کسی طالب علم کی یادداشتوں کا مجموعہ ہے کسی طبیب کے مشوروں

کا جس کا نام محمد التمیمی بتلایا گیا ہے لیکن جس سے ہم بالکل بے خبر ہیں۔ لک لئیر کے نزدیک وہ طلیطلہ کا کوئی طبیب ہے اور اس کا زمانہ ۱۰۶۹ کے لگ بھگ۔ ہماری رائے میں یہ قیاس کچھ ایسا قابل اطمینان نہیں۔ البتہ ہو سکتا ہے کہ یہ دونوں تمیمی ایک ہی شخص ہوں۔ بہرکیف مخطوط مذکور ایک بیش قیمت دستاویز ہے اور ضرورت ہے کہ اس کا مطالعہ بالاستعیاب کیا جائے۔ کل مشورے جن کا اس میں ذکر آیا ہے پچاس ہیں۔

بلدی

احمد ابن محمد ابن یحییٰ البلدی(۱۰) مصر میں فروغ پایا وزیر یعقوب ابن کلس کے عہد میں جس کا انتقال ۹۹۰–۹۹۱ میں ہوا۔ مصری طبیب اور حاملہ عورتوں اور بچوں کے متعلق حفظانی تدابیر میں ایک رسالے کا مصنف (کتاب تدبیر الحبالہ ولاطفال)۔

مں۔ بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۳۷ - ۱۸۹۷)۔

حسدائی ابن شپرت

معروف بہ شبرت، شفرت، بشرت، شپروت۔ ابو یوسف بن اسحق بن عزرہ۔ ولادت ۹۱۵ کے لگ بھگ جیان واقعہ اندلس میں ہوئی عبدالرحمن ثالث اور حکم ثانی کے دربار قرطبہ میں فروغ پایا۔ قرطبہ ہی میں انتقال ہوا ۹۷۰ یا ۹۹۰ میں۔ ہسپانوی۔ یہودی طبیب۔ یونانی زبان کا مترجم عربی میں۔ علم و حکمت کا مربی۔ خلیفہ کا طبیب۔ حسدائی نے ایک اکسیر امراض بھی دریافت کی جس کا نام فاروق (بہترین) تجویز کیا گیا تھا

۳۹-۹۴۸ میں شہنشاہ قسطن طینوس ہفتم نے ڈیوس کوری ڈیس کا ایک مخطوط عبدالرحمن ثالث کی خدمت میں تحفۃً پیش کیا تو حسدائی کے قلم سے اس کا ترجمہ ایک یونانی راہب نکولاس کی مدد سے عربی میں ہوا اس راہب کو قیصر روم نے ۹۵۱ میں خلیفہ کی فرمائش پر قرطبہ بھیجا تھا۔

حسدائی نے ایک عبرانی مکتوب میں جو خزر قبائل (۶) کے بادشاہ کے نام لکھا گیا اندلس کے حالات بیان کئے ہیں۔ وہ یہودی علم و حکمت کا بہت بڑا سرپرست تھا اور یہ ایک حد تک اسی کے اقدامات اور

۶- (Khazars Chozars) ھکاتزروئی، کزورئی۔ ایک ترکی قوم جو معمولاً قفقاز والگا اور ڈان کے درمیانی علاقوں میں بستی تھی علی ھذا ایک بیرونی علاقے (خزاریہ اصغر) یعنی کریمیا میں بھی۔ آتل واقعہ دہانہ والگا ان کا دارلسلطنت تھا۔ کیسپئن Caspien (جسے مسلمان بحر خزر کہتے ہیں) اور یوکسین Euxine (بحرہ اسور) میں ان کی حیثیت وہی تھی جو اہل وینس کی بحیرہ متوسط میں۔ ان کی تاریخ قرن دوم سے شروع ہو کر ہفتم پر ختم ہو جاتی ہے۔ ۷۴۰ کے قریب ان کے بادشاہ اور اکثر لوگوں نے یہودیت اختیار کر لی۔ ۸۶۰ میں بعض عیسائی ہوگئے۔ ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ کائرل اول پر (قرن نہم کا دوسرا نصف) نیز P.L. Gell اور Sir Charles N.E. Elliot کا عمدہ مقالہ دائرۃ المعارف بریطانیہ (۳۴)' ۱۹۱۱ میں ,,خزر،،— مصنف

والگا یورپ کا سب سے بڑا دریا ہے جو بحیرہ خزر میں گر جاتا ہے۔ اور اس کا ترکی نام بھی آتل ہے۔ ڈان بحیرہ ازاف میں گرتا ہے۔ یوکسین یونانی لفظ ہے بمعنی مہمان نواز — مترجم

کا نتیجہ ہے کہ اسرائیل کی ذہنی مرکزیت ارض بابل کے علمی اداروں سے ہمیشہ کے لئے [1]سپین منتقل ہوگئی -

متن۔ یوسف شاہ خزار کا مکتوب آر - حسدائی کے نام اول اول J. Akrish نے شائع کیا یعنی Kol Mebasser قسطنطنیہ ۱۵۷۷ - اور جو Jud-ha Levi's Kuzari (ج - د قرن دوازدہم کا نصف اول) کے نسخوں میں اکثر شائع ہو چکا ہے - جرمن ترجمہ از Zedner برلین، ۱۸۳۰ - نیز Paul Cassel کے قلم سے Alterthhumer Magyarische برلین ۱۸۴۸ اور Die Antwort میں، برلین ۱۸۷۶ - ۱۰۳—۳۵ - فرانسیسی ترجمہ Carmoly نے کیا orientalae Revue میں ۱۸۴۱ -

تنقید—رب مئیر کیزر لنگ کا خط (دائرۃالمعارف یہود میں (ج ۶ - ۳۳۸ - ۱۹۰۴) - آر - ڈوزی ہسپانوی اسلام - لندن، ۱۹۱۳ -

عریب ابن سعد

عریب ابن سعد الکاتب (بمعنی دبیر) القرطبی - عبدالرحمن ثالث اور حکم ثانی متوفی، ۹۷۶ کے دربار قرطبہ میں فروغ پایا - مسلمان مورخ اور طبیب (۲) اصلاً نصرانی - ۱۹۶۱ اور ۹۷۶ میں اس نے اسلامی سپین اور افریقہ کا ایک تذکرہ جس سے آگے چل کر ابن العذاری (ج - د قرن سیزدہم کا دوسرا نصف) خوب خوب مستفید ہوا طیار کیا - وہ نسوانیات، حاملہ عورتوں اور بچوں کی حفظانیات نیز قبالیات (خلق الجنین، زمانہ تصنیف ۶۵ - ۹۶۴) میں ایک رسالے کا مصنف ہے، علی ہذا ایک تقویم (کتاب الانواع) کا -

---

۲- بشرطیکہ ڈوزی کی طرح فرض کر لیا جائے (محل مذکور جلد ۱، ۲۱) کہ ذیل میں جن دو کتابوں کا حوالہ دیا گیا ان کے مصنفین دراصل ایک ہی شخص ہیں - اس طبیب کا نام غریب ابن سعید بھی آیا ہے (غریب اور عریب کے درمیان عربی املا میں بہت کم فرق ہے)—مصنف

متن—آر - پی - اے - ڈوزی : Histoire de l'Afrique et de l' Espagne par Ibn Adhari (۲ج بی لیڈے ۱۸۵۱ ۱۸۳۸) et fragments de la chronique d'Areb de condone Le calendrier de Cordoue de l' annee 961 عربی متن اور قدیم لاطینی ترجمہ (لیڈے ۱۸۷۳) -

تنقید —آر ڈوزی : قرطبی عریب ابن سعد الکاتب اور ربیع ابن زید الاسقف (مجلہ مجلس بلاد مشرق المانیہ ج ۳۰ - ۶۰۹ - ۵۹۵ - ۱۸۶۶) - ایف - ویوس ٹن فلڈ : اطبائے عرب (۵۵ - ۱۸۳۰) ، مورخین عرب (۳۶ - ۱۸۸۱ء) - ایل - لگ لئیر - طب عرب (۱ - ۴۳۶ - ۴۳۴ - ۱۸۷۶) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج۱ - ۲۳۶ - ۱۸۹۸) -

ابوالقاسم

لاطینی میں ابل کا سس - البوکا سس ، ال سہارو یئس (۸) - خلف ابن عباس الزہراوی' زہرا ، نواح قرطبہ (۹) کا رہنے والا جہاں اس نے فروغ پایا اور جہاں ۱۰۱۳ کے لگ بھگ اس کا انتقال ہو گیا - سب سے بڑا مسلمان جراحی - حکم ثانی (۹۶۱ تا ۹۷۶) کا طبیب - ابوالقاسم کی زبردست طبی جامع التصریف (۱۰) میں جو تیس حصوں پر مشتمل ہے اگرچہ تصعید° و کشید کے ذریعے ادویہ کی طیاری کے بعض دلچسپ طریقوں کا ذکر بھی آیا ہے لیکن اس کا اہم ترین حصہ وہ ہے جس میں جراحیات سے بحث کی گئی ہے تین فصلوں میں اور بیشتر پولوس ایگنٹی پر مبنی - اس نے مانعات دم° اور داغنے° پر بالخصوص زور دیا - فصل جراحی کے بعض حصص قبالیات ، آنکھوں ، کانوں اور دانتوں کے جراحیانہ علاج کے لئے وقف ہیں تاکہ جراحی اوزار کی وضاحت ہو جائے - ان میں تصویریں بھی شامل تھیں - لاطینی (ازگیراڈو کریمونیز)، پروونسال اور

۸ - Abulkasris, Albucasis, Alsaharavius

۹ - مدینہ الزہرا جس کی تعمیر عبدالرحمان ثالث نے کی—مترجم

۱۰ - Vade mecum

عبرانی زبانوں میں اس کتاب کا ترجمہ فوراً ہو گیا ۔ لیکن مسلمانوں میں جراحیات کے خلاف جو تعصب کم کر رہا تھا ابوالقاسم کی شہرت میں مانع ہوا البتہ مسیحی دنیا تھوڑے ہی دنوں میں اس کے زیر اقتدار آ گئی ۔

متن اور ترجمے۔ کتاب التصریف لمن اعجز عن التالیف (Concessio ei data qui componere haud valet (۱۱) تمام و کمال ابھی تک شائع نہیں ہو سکی - سب سے پہلے اس کا وہ حصہ شائع ہوا جس کا تعلق ادویہ کی طیاری سے ہے یعنی Liber servitoris sive liber XXVIII Baluchasin Benaberacerin Sim Januensiet مترجمہ Abraamo Judao (وینس، ۱۴۷۱) - پھر جراحت کا نسخہ پہلے پہل Guy de Chauliac کی Chirurjia parva (وینس ۱۴۹۷) سے ملحق کر دیا گیا ۔ اس کے بعد طبی حصہ شائع ہوا Liber theoricae necnon practicae Alsaharavii مرتبہ Sig Grimm (آوگس برگ، ۱۵۱۹) - حصہ نسوانیات collections de gynaeciis مرتبہ Casper Wolf کے مجموعوں میں شائع کر دیا گیا ہے (بالے ، ۱۵۶۶) (اشٹراس بورگ ، ۱۵۹۷)

جراحیات کے دوسرے نسخے: Albucasis methadus maden-di cum instrumentis ad omnes fere morbaos depictis بالے ۱۵۴۱ معہ چوبی‌نقوش ازمنہ متوسطہ کے دوسرے (جراحی متن بھی ضمیتہ شامل ہیں) Albucasis de chirurgia عربی متن اور لاطینی ترجمہ

(۱۱) یہ عربی عنوان کی ایک تعبیر ہے - جس کا ترجمہ مشکل معلوم ہوتا ہے - ڈی - بی میکڈانلڈ کہتا ہے ۔ ہمارے نزدیک اس عنوان کا مطلب ہے اس شخص کو (طبی علاج) کا تصرف عطا کرنا جو (طب کے) رسائل (عالیہ) کا درخور نہیں،، - ہم التصریف کے لئے صرف Vade mecum تجویز کرینگے۔مصنف

La Chirurgie d'Albulcasis (آکسفرڈ ۱۷۷۸) John Canning
مترجمہ Lucien Leclerc (پیرس ۱۸۶۱) اس ترجمے کے بعض
اقتباسات P. de Koning نے اپنی Traite sur le calcul dans les
rein et dans la vessie, etc. (لیڈے ۱۸۹۶) - میں شائع
کر دئے ھیں -

Ernst Seidel: Medizinisches aus den Heidelberger Papyri Scott-Reinhardt, IV (اسلام - مجلد سوم' ۲۹۱-۲۷۳' ۱۹۱۲-ترطاس ۱۱۷-تصریف کے ایک حصے پر مشتمل ھے یعنی مقالات تقسیم الامراض جن میں بولی - تولیدی نظام کے اسباب اور امراضیات سے بحث کی گئی ھے - ترجمہ Liber theoricae میں حصہ دوم، کتابچہ ۲، باب ۱۰ کا اختتام)-

تنقید— ویوس ٹن فلڈ: تاریخ اطبائے عرب (ص ۸۵ - ۱۸۳۰) - ایل - لک لئیر: تاریخ طب عربی (۱ - ۴۵۷ - ۴۳۷ - ۱۸۷۶) ای - گرلٹ: تاریخ جراحیات (ج ۱ - ۶۴۹ - ۶۳۰ - ۱۸۹۸ - نہایت تفصیلی بیان - ۳ اور ۵ میں ۱۰۲ آلات کی تصاویر دی گئی ھیں جن کی کیفیت ابوالقاسم نے بیان کی) - سی - بروکل مان: ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۳۹ - ۱۸۹۸) - Ernest Cordonnier: ابوالقاسم کا رسالہ خدمت یانس - ج ۹ - ۳۳۲ - ۳۸۷ ۳۲۵ - ۳۸۱ ۱۹۰۳ - مختصر تجزیہ Alon so Rodriguez متوطن تطیلہ کے ھسپانوی ترجمے کے سلسلے میں جو قلعۃالولیتد سے شائع ھؤا ۱۸۱۶) - Robert Valen si Un chirurgien arabe, Abulcasis (مقالہ علمی - مونت پیلئیے ، ۱۹۰۸) - Ch. Neal کی La, chirurgie dentaire d' Abuolcasis Comparee a celle des Maures du Trarza (مجلہ قمیات ج - ۱۸ - ۱۸۱ - ۱۶۹ ' ۶۲۹ - ۲۲۲ ' ۱۹۱۱) - Karl Sudhoff کی Beitrage zur Gesehichte der chirurgie in Mittelalter ' (ج ۲ ' ۸۳- ۱۶ : ۱۹۱۸ ۲۲ الواح)

ابن جلجل

ابو داؤد سلیمان ابن حسان ابن جلجل - ھسپانیہ کے اموی خلیفہ هشام ثانی مؤیدباللہ از ۹۷۶ تا ۱۰۰۹ کا معالج - ھسپانوی مسلمان طبیب

۹۸۳ میں اس نے ڈیوس کوری ڈیس کی شرح اور آگے چل کر ایک ضمیمہ قرطبہ میں تصنیف کیا ' نیز اپنے زمانے کے ھسپانوی فلاسفہ اور اطبا کی تاریخ (تاریخ الاطبا و الفلاسفہ) جس کا ابن ابی اصیبعہ (ج ۔ د قرن سیزدھم کا نصف اول) نے اکثر حوالہ دیا ہے ۔

شرح سے غرض یہ تھی کہ ڈیوس کوری ڈیس نے جن ادویات سے بحث کی ہے ان کی تعیین ھو جائے ۔ ضمیمہ ان دواؤں پر مشتمل ہے جن کا ذکر ڈیوس کوری ڈیس نے نہیں کیا ۔ ڈیوس کوری ڈیس کے اس مطالعہ کی ابتدا کے لئے ملاحظہ ھو ھمارا شذدہ حسدائی ابن شبرت پر ۔ معلوم ھوتا ہے ابن جلجل اور بعض دوسرے علما ڈیوس کوری ڈیس کے عربی ترجمے میں شریک تھے ۔

ایف ۔ ویوسٹن فلڈ : عرب اطبا (۵۷ ۔ ۱۸۴۰) ۔ ای ۔ ایچ ۔ ایف ۔ میئر : تاریخ نباتیات (ج ۳ ۔ ۱۷۳ ۔ ۱۷۱ ۔ ۱۸۵۶) ۔ ایل لک لئیر : طب عرب (۱ ۔ ۴۳۳ ۔ ۴۳۰ ۔ ۱۸۷۶) ۔ سی ۔ بروکلمان : ادبیات عرب (۱ ۔ ۲۳۷ ۔ ۱۸۹۸) ۔

ابن الجزار

لاطینی میں الگزار ، الگزیرہ (۱۲) ابو جعفر احمد ابن ابراھیم ابن ابی خالد ابن الجزار ۔ قیروان ' تونس میں فروغ پایا ۔ متوفی ۱۰۰۹ ۔ اسی برس سے زیادہ عمر میں ۔ طبیب ۔ اسحق اسرائیلی (ج ۔ د قرن دھم کا پہلا نصف) کا شاگرد ۔ ابن الجزار کی متعدد تضیفات میں زادالمسافر بالخصوص اھم ہے اوراس کی وجہ ہے کتاب مذکور کی غیر معمولی مقبولیت لاطینی ترجمہ قسطن طینس افریقی نے کیا ۔ سائنے سیوس یونانی نے (۱۳) ۔ عبرانی ترجمہ بھی موجود ہے عنوانات ھیں : ویاٹی کم پیریگیری نانٹس ٹا ھفوڈیا ٹو ھپوڈیموٹوس اور ظیدت الدر اکیم (۱۴)

---

۱۲ ۔ Algızar, Algazizah

۱۳ ۔ سائنے سیوس کا ترجمہ نا مکمل تھا صرف دو فصلوں پر مشتمل ۔ ایک اور مکمل یونانی ترجمہ کسی قسطنطینوس ریگینوس (Rheginos) ، یا ممفیٹیس (ساکن ممفس Memphites) سے منسوب ہے — منصف

۱۴ ۔ Viaticum peregrinantis لاطینی دوسرا عنوان یونانی ہے تیسرا عبرانی Zedat al-derachim — مترجم

چیچک اور خسرے کا بیان بڑا قابل تعریف ہے ۔ اس نے زکام کے علاوہ مصر میں اسباب طاعون پر بھی قلم اٹھایا ۔

متن — سانی نے سیوس کے ترجمے کا پہلا باب جس میں حمیات کی بحث ہے مرتبہ برنارڈ (امسٹر ڈام ۱۷۴۹) ۔

تنقید — فرڈی ننڈ ویوس ٹن فلڈ : تاریخ اطبائے عرب (۶۰، ۱۸۴۸)۔ Gastav Dugat کا مضمون ابوجعفر کے رسالہ طب بہ عنوان زادالمسافر کا مطالعہ (مجلہ ایشیارہ) ج ۱ - ۳۵۳ - ۲۸۹ - ۱۸۵۳) - لک لئیر : تاریخ طب عرب (۱ - ۴۱۶ - ۴۱۳ - ۱۸۷۶) - کے - کرمباخر : باز نطینی ادب (۶۱۴ - ۱۸۹۷) - سی - بروکل مان : ادبیات عرب (ج ۱ - ۲۳۸ - ۱۸۹۸) - ایوان بلوخ پش مان کی تاریخ طب (ج - ۱ ۵۶۴ - ۱۹۰۴) ایم - شٹائین شنائیڈر کی Europaische aus dem Arabischen Uebersetzungen (۱۱ - ۷۸ - ۱۹۰۴ - ۱۷ - ۹۰۵) -

ڈونولو

یہ نام ڈوم نولوس ۱۵ سے مشتق ہے ۔ اصل نام شبثائی ابن ابراہام بن ژوئل (۱۶) ۔اوریا نزد اٹرانٹو میں ولادت پائی، (۱۷) ۹۲۵ میں- عربوں کے ہاتھ قید ہو گیا جو اسے پلرمو (۱۸) لے آئے اور جہاں اس نے عربی کی تحصیل کی ۔ اٹرانٹو (جہاں عربی میں مزید استعداد پیدا کی) اور رسانو (۱۹) میں فروغ پایا ۔ وفات ۹۸۴ سے موخر ہے ۔ شروع شروع کے ان یہودی

۱۵ - Donnolo, Domnulos

۱۶ - Shabbethai ben Abraham ben Joel

۱۷ - Oria, Otranto ,

۱۸ - Palermo

۱۹ - Rossano

مصنفین میں سے ایک جنہوں نے عبرانی زبان میں طب پر قلم اٹھایا(۱۹)۔ وہ خود اس بات کا مدعی ہے کہ اس نے یونانیوں ، عربوں ، بابلیوں اور ہندیوں کے جملہ علوم حاصل کئے ۔ اس کی ''کتاب ثمین'' (سفر ہا ۔ یقر)(۳۰) تریاقات کا ایک مجموعہ ہے جس میں(۱۲۰)ادویات کی کیفیت بیان کی گئی ہے اور جو بیشتر نباتات سے ماخوذ ہے ۔ یہ تصنیف زیادہ تر کلاسیکی الاصل ہے (عبرانی اور عربی الاصل الفاظ بہت کم استعمال ہوئے) ۔ ڈونولو کی شخصیت اس اعتبار سے بڑی دلچسپ ہے کہ ہم اس کے ذریعے نام نہاد ''درس گاہ سلرنو (۳۱)'' کے بتدریج قیام کا اندازہ کر سکتے ہیں ۔ یہ حقیقت میں ڈوولو ایسے اشخاص کی موجودگی کا نتیجہ تھا کہ جنوبی ایطالیہ میں طب کے متضاد عناصر کی باہمد گر تطبیق ہوئی اور آخرکار ایک مرکز قائم ہو گیا ۔

متن اور ترجمے—ایم شتائین شنائی ڈر : Donnolo عبرانی زبان کی قدیم ترین طبی تصانیف کا ایک جز (برلن ، ۱۸٦۷) - عبرانی متن - معلوم ہوتا ہے اس کی پھر سے طباعت ہوئی تو اضافوں کے ساتھ یعنی Donnolo Pharmacologische Fragmente (صیدلی اجزا) ..برلن ۱۸٦۸ - Il commento di Sabbatai Donnolo sul libro کی David Castelli della creazione (۳۲) Firenze مطبوعہ D. R. Istitreto di Stucli Sup., ۱۸۸۰ - عبرانی متن معہ حواشی و مقدمہ) -

تنقید— Julius Pagel پشمان کی تاریخ طب میں، (۱ - ٦۳٦ - ۱۹۰۲) Richard Gottheil کا مقالہ Donnolo دائرۂ المعارف یہود میں

---

۱۹ - ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات اصف یہودی پر جسے امتحانا ہم نے قرن نہم کے دوسرے نصف میں جگہ دی اور جس کا حوالہ ڈونولو نے دیا ہے۔ علی ہذا حسدائی پر اوپر ۔ عربی زبان میں پہلے پہل جو ترجمے کئے گئے ان میں کچھ حصہ یہود کا بھی تھا ۔ اسکندریہ کے بعض طبیب بھی یہودی تھے گو ان کی تصنیفات کی زبان یونانی تھی—مصنف

۳۰ - "Precious Book" (sefer ha-yaqar)

۳۱ - Salerno

۳۲ - یعنی سفر یظیرہ—مصنف

Richard Gottheil دائرۃالمعارف یہود میں مقالہ ڈونولو (ج ۴، ۶۳۶؟ - ۳ - ۱۹ - یہ دونوں مصنف ڈونولو کی تعلیم کے بنیادی مسئلے میں ایک دوسرے کی تردید کرتے ہیں - کیا اس کے استاد مسلمان تھے یا عیسائی ؟ کیا وہ خود ہی اپنا معلم تھا؟) Dorothea Singer اور Charles کی (مقالات تاریخ طب میں جن کا Origin of the Medical School of Salerno تہدیہ کے - زوڈہوف کو کیا گیا ، ۱۸ ص - سیورٹن ، ۱۹۲۳ ؛ آی سس ۵ : ۵۳۵)-

قسطن طینوس ہفتم پور فروگینیٹوس

ملاحظہ ہو فصل سوم اوپر - نیز ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ نونوس پر پچھلے باب میں -

یاسویوری تمبہ (۲۳)

جاپانی طبیب جس نے ۹۸۲ کے لگ بھگ فروغ پایا - ۹۸۶ کے لگ بھگ اس نے اشن ہو (۲۴) یعنی جاپانی زبان میں قدیم ترین طبی رسالہ تصنیف کیا جو اپنی اصل شکل میں اب بھی محفوظ ہے۔ اشن ہو کی بنا چاؤ یئوئن فانگ (ج ۔ د قرن ہفتم کا نصف اول) کی کتاب پنگ یئوئن ۔ ہو۔ لن پر رکھی گئی اور تقسیم حسب ذیل شعبوں میں ہوئی (۱) عام باتیں (۲) بدل (۳) امراض ارواح (۴) امراض داخلی (۵) امراض جلد (۶) آنکھ کان اور دانت کی بیماریاں (۷) ہاتھ اور پاؤں (۸) دنبل اور رسولیاں (۹) زخم (۱۰) طفلیات (۱۱) نسوانیات اور قبالیات (۱۲) حفظانیات (۱۳) جنسی حفظانیات (۱۴) غذائیات (۱۵) خواص الادویہ -

فوجی کاوا ایک اور تصنیف یعنی خواص الادویہ موسوم بہ ہونزو وامیو (۲۵) بھی یاسویوری سے منسوب کرتا ہے جس میں ۸۱ معدنی ۵۰۹ نباتی اور ۱۸۲ حیوانی ادویہ کا ذکر کیا گیا ہے - ان کا استعمال مختلف شکلوں میں ہوتا تھا - کیا یہ کتاب اشن ہو ہی کا ایک حصہ ہے یا کوئی آزادانہ تصنیف؟ بہر کیف اگر وہ زمانہ جس کا ذکر فوجی کاوا

۲۳ - Yasuyori Tamba

۲۴ - Ishinho

۲۵ - Honzo-wamyo

نے کیا ہے - یعنی دور اینگی (۹۰۱ تا ۹۲۳) صحیح ہے تو پھر ناممکن ہے کہ ہونزو اور اشن دو ایک ہی شخص کی تصنیف ہوں -

وائی - فوجی کاوا : تاریخ طب جاپان (۱۳، ۴۰، ۱۴۳، ۱۹۱۱) -

۹ - لاطینی ، بازنطینی ، یہودی ، اسلامی اور چینی تاریخ نگاری

فلوڈوآرڈ متوطن ریم

فلوڈہ آرڈ ریمن سس(۱) ، مولد ایپرنے(۲) - ولادت ۸۹۴ء کے قریب ہوئی انتقال ۲۸ مارچ ۹۶۶ میں ریم میں - فرانسیسی مؤرخ - اس کی سب سے اہم تصنیف ریم کے حلقۂ اسقفیت کی ایک تاریخ ہے (۳) ابتدا سے لیکر ۹۶۱ تک - تاریخ مذکور کی بنا سجلی دستاویزوں پر رکھی گئی اور وہ ایک نہایت اہم ماخذ ہے قرن نہم اور دہم کی تاریخ کا - فلوڈوآرڈ نے اپنے زمانے کے وقائع بھی قلمبند کئے (۹۱۹ تا ۹۶۶) - ان کے ابتدائی حصے میں جو غالباً ناپید ہے ۸۹۴ تا ۹۱۸ کے حوادث کا ذکر کیا گیا تھا -

متن — پہلا فرانسیسی نسخہ از Nicolas Chesneau ریم ' (۱۵۸۱) پہلا لاطینی نسخہ Historia Remensis ecclesiae از Srimond (۱۶۱۱) Historie de l'Eglise de Reims کو G.J.F. Lejeune (۲ ج میں ۱۸۵۴ لاطینی اور فرانسیسی) - بہترین نسخہ از J. Heller اور G. Wanz کے قلم سے Monumenta Germ. hist.,Scriptoxes (ج ۱۳-۹۹ — ۴۰۰۹۵، ۱۸۸۱) -

وقائع Monumente Germ. hist. Scriptores (ج ۳ ، ۳۶۸—۴۰۸ annales de Flodoard (Coell. de taxes کی مرتبہ Ph. Lauer میں (۱۸۳۹، pour servir a l' etude de l' histoire, 375 p., paris, 1905) Les

تنقید — ماکس مانی ٹیٹس : از منہ متوسط کا لاطینی ادب (ج ۴ - ۱۶۶ - ۱۵۵ - ۱۹۳۳) -

---

۱ - Flodoard, Flodoardus Remensis

۲ - Epernay

۳ - Hisroria Remensis ecclesiae

لیوڈپرانڈ

لیوڈپرانڈ (۴) وطن کریمونہ (۵) ولادت ۹۲۲ کے لگ بھگ - اول دربار لومبارڈ اور پھر شہنشاہ آٹو اول کے دربار میں فروغ پایا جس نے اسے کریمونہ کا اسقف مقرر کیا - انتقال ۹۷۲ کے قریب ہوا - لومبارڈ سیاست کار، وقائع نویس اور انسیت پسند - روما اور قسطنطنیہ (۹۵۰، ۹٦۸) میں کئی ایک سفارتوں کا پیرو کار - اپنے زمانے کا سب سے زیادہ بدیع الخیال یونانیات داں (٦) - لیوڈ پرانڈ کی تاریخی تصنیفات تین ہیں: (۱) ''انٹاپوڈوسس'' (۷) چھ فصلوں میں اور ۸۸٦ تا ۹۵۲ کے عہد پر مشتمل - زمانہ تصنیف ۹۵۸ تا ۹٦۵ - (۲) ''تاریخ آٹوی (۸)'' جس میں ۹٦۴ - ۹٦۰ کا ذکر کیا گیا ہے اور (۳) ''بیان سفارت قسطنطینیہ (۹)'' یعنی ۹٦۸ کے قسطنطنیہ اورباز نطینی دربار کا ہو بہو مرقع -

متن — لیوڈپرانڈ کی تصنیفات Muratori کے مجموعے میں شامل ہیں - نیز جی - ایچ Pertz کی Monumenta Germeniae Historica میں - ترتیب دوم از E. Ernst Dummler ۱۸۷۷ میں نیز Migne کی لاطینی Partology میں (ج ۱۳٦ - ۹۳۸ - ۷۸۷، ۱۸۲۲)-

---

۴ - Liudprand اس املا میں بہت کافی اختلاف پایا جاتا ہے مثلاً i کی تبدیلی u سے اور t کی جگہ ایک یا دو d کا استعمال — مصنف

۵ - Cremona

٦ - سنیڈیس کہتا ہے: اس کی تصنیفات میں یونانی اقتباسات کی کثرت ہے اور ہمارے لئے یوں دلچسپ کہ لیوڈپرانڈ نے ان کا تلفظ معین کر دیا ہے - مثلاً athei ke asevis تلفظ اس طرح کرنا چاہئے جیسے یہ لاطینی الفاظ ہیں—مصنف

۷ - Antapodosis اس لئے کہ لیوڈپرانڈ نے یہ کتاب لومبارڈ بادشاہ بیرنگر Berenger سے انتقام لینے کی خاطر لکھی (انٹاپوڈوسس کے معنی ہیں پیچھے مڑنا، سمت کو بدل دینا—مصنف

۸ - Historia Ottonis

۹ - Relatio de legatione Constantionapotitana

Geschichtschreiber der deutschen Vorzeit جزوی جرمن ترجمہ میں (برلین ۱۸۵۳ - ترتیب دوم ۱۸۹۰) انگریزی ترجمہ Relatio کا از Ernest Henderson از منہ متوسطہ کی دستاویزات میں (بان لائبریری ۱۸۹٦)۔

تنقید— Josef Becker: Textgeschichte Liudprands (46 p., Munchen, 1908). Sandays: History of Classical Scholarship (vol. 2. 1, 510, 1921). M. Manitius: Lateinische Litteratur des Mittelalters (vol. 2, 166-175, 1923).

ویڈوکنڈ

• ویڈوکنڈ (۱۰)۔ متوطن کوروے۔ تقریباً ۹۱۱ میں دیر کوروے برلب ویزر (۱۱) میں داخل ہوا ۔ وفات ۹۷۳ سے مؤخر ہے ' ۱۰۰۴ ؟ جرمن (سیکسن) بینےڈکٹی اور مؤرخ جس نے زیادہ تر سیکیسن شہنشاہوں ہنری اول اور آٹو اول کی ایک تاریخ (۱۲) (از ۹۱۹ تا ۹۷۱) قلمبند کی سالسٹ کے تتبع میں ۔

متن—پہلا نسخہ M. Frecht (بازیل ' ۱۵۳۳) - Georg Waitz کا نسخہ Monum. Germ. hist میں - طبع مکرر Migne کی لاطینی Patrolog میں (ج ' ۱۳۷) - اس نسخے کی نظرثانی K A. Kehr نے کی (ہانوور ' ۱۹۰۴) -

جرمن ترجمہ از Reinhold Schottin (برلین ۱۸۵۲ ' ۱۸۹۱) -

تنقید— Max Herrmann: Die Latinitat Widukinds (Diss., Griefswald, 1907). Friedrich Brechmann: Die staatsrechtlichen Anschauungen Widukinds (Diss., Munster, 66 p, 1909). M. Manitius: Lateinische Litterature des Mittlalters (vol. 1, 714-(18, 1911: vol. 2, 815). Rudolf Teuffels: Individuelle Persönlichkeitsschilderung in den deutschen Geschichtswerke des. 10 und. 11. Jahrhunderts (128 p., Leipzig, 1914: Isis, 11, 438).

هروزوتا

ملاحظہ ہو فصل فلسفہ (۳) اوپر

---

۱۰ - Widukind (Windkindns Corbeiensis)

۱۱ - Covrey, Weser

۱۲ - Res gestae saxonicae

سلرنوی تذکرہ(۱۳)

عنوان بالا سے یہ مبسوط تذکرہ سلرنو میں دیر بینے ڈکٹ کے کسی راھب نے ۹۷۸ کے لک بھگ تالیف کیا جس میں جنوبی ایطالیہ کی لومبارڈ بادشاھتوں کا ذکر کیا گیا ہے۔ حوادث کا بیان عام طور پر اس زمانے سے شروع ھوتا ہے جہاں پولوس ڈیاکونس (ج - د وقرن ھشتم کا دوسرا نصف) کاتذکرہ ختم ھو جاتا ہے، یعنی ۷۲۲ سے) - آخری حوادث جو قلمبند ھوئے ۹۷۴ کے ھیں - جنوبی ایطالیہ میں یونانی اور اسلامی اثرات کے مطالعے کے لئے یہ تذکرہ بالخصوص دلچسپ ہے -

متن—Pertz کا نسخہ Monumenta Germeniae Scriptores (ج ۳، - ۴۶۷ - ۵۷۱) میں -
تنقید — ایم - مانی ٹیس : از منہ متوسطہ کا لاطینی ادب (ج ۲ - ۴۰۳ - ۱۹۷ ، ۱۹۲۳) -

ریشر

ریشر متوطن ریم - ریشر متوطن سان ریمی (۱۴)۔ ولادت ۹۴۰ اور ۹۵۰ کے درمیان۔ دیرسان ریمی واقعہ ریم میں فروغ پایا۔ نیز شارترے میں - انتقال ۹۹۷ سے موخر ہے - فرانسیسی راھب اور وقائع نگار - ریم میں گربرٹ کا شاگرد - طب اور علوم میں تھوڑی بہت شد ید رکھتا تھا - اس کی ”تاریخ“ (۱۵) امور ذیل پر مشتمل ہے : فرانس میں کارو لنگوی خاندان کا اختتام، انقلاب ۹۸۷ اور ھف کاپٹ (۱۶) کا عہد حکومت (۹۸۷ تا ۹۹۶)- کارولنگویوں کے معاملے میں جانب داری سے کام لیتا ہے -

متن—G. H. Pertz نے ترتیب دیا Monumenta Germeniae historica میں (ج ۳، - ۵۶۱ - ۶۵۷ ، ۱۸۳۹) - طبع مکرر Migne کی Patrology میں (مجلد ۱۳۸ - ۱۷۰ - ۹ ، ۱۸۳۳) -

---

۱۳ - Chronicon Salernitanum
۱۴ - Richer of Reims, Richer of St. Remi
۱۵ - Historiae
۱۶ - Hugh Capet

لاطینی اور فرانسیسی نسخہ از Joseph Guadet (پیرس، ۱۸۲۵) جرمن ترجمہ از Karl v. d. Osten - Sacken (برلین ۱۸۵۴، ۱۸۹۱) -

تنقید— Ernest Babelon: Les derniers Caroliniens d'apres Richer et d'autres sources (Paris, 1878). Max Neuburger: Geschichte der Medizine (vol, 2, 272, 282, 1911). M. Manitius: Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 2, 214-219, 1923).

ایریگر

ایریگر (۱۷) وطن لوب (۱۸)- اینؤ (۱۹) میں لوب کا رئیس دیر ہے از ۹۹۰ تا ۱۰۰۷ پہلا بلجیکی مورخ اور اپنے زمانے کے فاضل ترین انسانوں میں سے ایک۔ نوٹ گر متوطن لیج (ج - د) کا شاگرد رشید - زیادہ تر اپنی تاریخ حلقہ اسقفیت لیج سے مشہور ہوا جس سے ہمیں دلچسپی ہے تو بعض اس لئے کہ اس میں گنتارے کا ذکر بھی آیا ہے - قرن یاز دھم کے شروع میں حساب کو جو زبردست ترقی ہوئی (مثال کے طور پر ملاحظہ ہو برنے لی نس (۲۰) قرن یاز دھم کا نصف اول) اس میں ممکن ہے ایک حد تک فاضل مذکور کا بھی حصہ ہو، نہ کہ بعض گربرٹ کی کوشش کا -

متن— Gesta Episcoporum, Tungrensium, Trajectensium et Leodiensium سب سے اول لیج سے شائع ہوئی (۱۶۱۲) بہترین نسخہ Monumenta Germaniae historica کا ہے از R. Koepfe (مجلد ھفتم ۱۸۳۶) نہایت عمدہ مقدمے کے ساتھہ -

تصنیفات ریاضی— Nicolaus Bubnov: Gerberti opera mathematica (p. 205-225, Berlin, 1899). H. Omont: Opuscules mathematiques Gerbert et de Heriger de Lobbes (Notices et extraits, t 39 (1), 4-15, Paris, 1909; ex. MS. Bibl. nat., Latin, 886).

---

۱۷ - Heriger (Herigerus Laubiensis)

۱۸ - Lobbes (فرانسیسی) میں - جرمن میں لاؤباخ (Laubach) —مصنف

۱۹ - Hainaut

۲۰ - Bernelinus

Godefroid Kurth : Biographie nationale de Belgique—تنقید
(t. 9, 245-251, 1886 87. معہ کتابیات). Cantor : Vorlesungen I, 869 889, 1907). Oskar Hirzel : Abt Heriger von Lobbes (Beitrage zur Kulturgesch. des Mittelalters und der Renaissance, 8, Leipzig, 1910, نیز Tubinger Diss.). M. Manitius: Lateinische Lit eratur des Mittelalters (vol. 2, 219-1228, 1923),

قسطن طینوس هفتم پور فروگینیٹوس

ملاحظه هو فصل فلسفه (۳) اوپر

سیمیون میٹا فراسٹیس (۲۱)

زمانه فروغ شاید قرن دهم کا دوسرا نصف ۔ سب سے بڑا بازنطینی اولیا نگار ۔ غالباً گیور گیوس مناکوس کے تذکرے کے ایک مستزاد کا مصنف (ح - ۹۶۳---۹۶۹) - ۸۳۲ سے ۹۳۸ تک (۲۲)

متن—نسخه اولی لاطینی میں از Lippomenus مصنف مذکور کی Vita sanctorum priscorum patrum میں (وینس، ۱۵۵۸—۱۵۵۶) میں - عامیانه یونانی میں از Agapios Landos بعنوان نیوس پارا یسیوس (وینس، ۱۶۳۱) - مکمل نسخه اصل متن کا Migne کی یونانی Patrology میں (۱۱۶-۱۱۳) -

تنقید — کے - کرم باخر : بازنطینی ادب (۲۰۳ - ۲۰۰ - ۱۸۹۷) -

لیون ڈیاکنوس (۲۳)

۹۵۰ کے لگ بھگ کالوئے برلب ٹمولس (۲۴) میں پیدا ہو ۔ قسطنطنیه میں فروغ پایا - ۹۸۶ میں باسل دوم بلگروکٹونوس (۲۵) کے همراه جنگ بلغار میں شریک تها ۔ وفات ۹۹۲ سے مؤخر ہے - بازنطینی

---

۲۱ - Symeon Metaphrastes

۲۲ - یه مستزاد سے میون آقا Master اور لوگوتھیٹ Logothete (سیمیون ماجسٹروس کائی لوگو تھیٹیس) سے منسوب ہے - لیکن اغلب یه ہے که میٹافراسٹ اور لوگوتھیٹ ایک هی شخص هیں - ملاحظه هو هارا شذره گیور گیوس مناکوس پر) قرن نہم کانصف اول)— مصنف

۲۳ - Leon Diaconos

۲۴ - Tmolus , Caloe

۲۵ - Basil, II Bulgaroctonos

وقائع نگار - ۹۹۲ سے تھوڑے ہی دنوں بعد اس نے ۹۷۵-۹۵۹ کے عہد کی ایک تاریخ لکھی (قریطش میں مسلمان قزاقوں، عربوں کے خلاف ایشیا میں اور بلغاریوں اور روسیوں سے جنگ جس کا شمار بلغاروی اور رومی نسلوں کے قدیم ترین ماخذ میں ہوتا ہے -

متن - نسخہ اولی مکمل تصنیفات کا از C.B. Hasec اور لاطینی ترجمہ پیرس کے مجموعہ بازنطینی میں (مجلد ۳۴ - ۱۸۱۹ - طویل شرح اور ہم وقت متنوں کے ساتھ - یونانی، عربی، لاطینی)- طبع مکرر Bonn Cpus میں ۵ - ۶۶۲ص - ۱۸۲۸) اور Migne کی یونانی Patrology (۱۱۷) میں -

تنقید — کے - کرم باخر - بازنطینی ادب (۲۶۹ - ۲۶۵ - ۱۸۹۷) -

Gustave Schlumberger کی یادگاری مطبوعا کا حوالہ جوت قرن دھم کے اختتام پر بازنطینی تاریخ کے متعلق لکھی گئی غیر ضروری ہے: by zantin (۷۸۳ (۹۶۳ تا ۹۶۹) au Xesiecle, Nicephore Phacas Un empereur ص - مصور - پیرس، ۱۸۹۰) اور L'epopee byzantina la fin du Xesiecle (۲ ج یں - مصور - پیرس - ۱۹۰۵ - ۱۸۹۶)

شیریرا گاؤن

شیریرا بن حنینہ (۲۶)- ولادت ۹۰۰ کے لگ بھگ- پمبدتا میں فروغ پایا - متوفی - ۱۰۰۰ کے قریب بحالت قید - یہودی الھیہات دان وقائع نگار - دارلعلوم پمبدتا کے آخری سے پہلا گاؤن از ۹۶۸ تا ۹۹۵ - اس کی شہرت کا دارومدار ان جوابات پر ہے جن میں اس نے جماعت قیروان' تونس سے لگ بھگ خطاب کیا ۹۸۰ کے یعنی وہ تذکرہ جو تالمودی، بعد تالمودی اور گؤنی زمانے کے لئے ہمارا سب سے بڑا ماخذ ہے - اس کا نصف حصہ آرامی زبان میں ہے اور نصف عبرانی میں (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ گاونیت پر قرن ہفتم کا پہلا نصف) - شیریرا کے بعض جوابات عربی میں بھی مرقوم ہوئے -

متن — یہ تذکرہ Abimaaz Chronicle (ج - د قرن یاز دھم کا دوسر نصف) میں شامل ہے - J. Wallerstien کا نسخہ معہ لاطینی ترجمہ Sherirae Epistola (برسلاؤ، ۱۸۶۱) -

---

۲۸ - Sherira ben Hanina

تنقید— Rabbi J.Z. Lauterbuch کا مقالہ دائرۃالمعارف یہود میں۔ (مجلہ یاز دہم، ۲۸۲، ۱۸۰۵)۔

حمزہ

حمزہ ابن الحسن الاصفہانی۔ نسباً عجمی۔ بغداد میں فروغ پایا ۹۶۱ کے لگ بھگ۔ ایرانی مؤرخ اور لغت نگار جس نے عربی میں قلم اٹھایا۔ پرجوش شعوبی(۲۸)۹۶۱ءمیں اس نے اپنے وقائع کی تکمیل کی جن کی بنیاد ایرانی مآخذ پر ہے۔مباحث قواعد اور اشتقاق (ہم صوت۔متجانس الفاظ) میں ایک کتاب کا مصنف۔ وہ دراصل لغوی اور ادیب ہے نہ کہ مؤرخ۔

متن— Hamzae Ispahanensis Annalium libri X مرتبہ J.M.P. Gott Waldt (۲ ۔ ج میں ۔ لائپ تسگ، ۱۸۲۸ - ۱۸۲۲)۔

تنقید— C. Brockelmann : Arabische Litterature (vol. 1, 145, 1898). Eugen Mittwoch : Die literarische Tatigkeit des Hamza (Mitt. des Seminars fur orient. Sprachen, vol. 12, 60 p, 1909) ; Aberglaubische Vorstellungen und Brauche der alten Araber von Hamza (ibidem, vol. 16, 14 p., 1913 ; Mit. zur Gesch. der Med., vol. 12, 571) ; Die alteste Influenza - Epidemie in Persian und Mesopotamien (i J. 855) (Berlin, klin. Wchshrft, 1913. (کیا یہ وبائے انفلوئنزا تھی ؟ اشٹکر Sticker کہتا ہے نہیں۔

ابن مسکویہ

ابو علی احمد ابن محمد ابن یعقوب ابن مسکویہ (۲۹)۔ بویہی سلاطین معز رکن اور عضدالدولہ کے دربار میں فروغ پایا۔ بہت بڑی عمر پائی۔ سال وفات ۱۰۳۰۔ ایرانی مؤرخ، طبیب اور فلسفی جس نے عربی میں قلم

۲۷ ۔ یہاں تک کہ اس نے خالص عربی الفاظ کے لئے بھی فارسی اشتقاق پیش کیا۔ ملاحظہ ہو ای جی۔ براؤن تاریخ ادبیات ایران (مجلہ اول ۲، ۹۶، ۱۹۰۸—مصنف

۲۸ ۔ ابن مسکویہ غلط ہے صحیح مسکویہ—مترجم

اٹھایا ۔ اس کی کتاب تجارب‌الامم (۲۹) یعنی ایک عالمگیر تاریخ جو عضدالدولہ کے سنہ انتقال ۸۳ - ۹۸۲ پر منتہی ہوتی ہے بالخصوص اہم ہے ۔ ابن مسکویہ نے ایک اور کتاب چھ حصوں میں تالیف کی (کتاب آداب العرب والفرس (۳۰) جس کا موضوع تھا حکمت عملی اور جسے ایرانی ہندو ، عرب اور یونانی فلاسفہ سے اخذ کیا گیا ۔ نیز ایک رسالہ تہذیب اخلاق (کتاب تہذیب الاخلاق) میں۔چھ یا سات حصوں میں منقسم اور اشراق اخلاقیات کی بہترین تصنیف کسی مسلمان کے قلم سے ہے۔

متن—Pars Sexta operis Tadjaribo-i-Omami, auctore Ibn-Muskoweih)-Fragmenta hist Araby مرتبہ Le Joege مجلد دوم لیڈن، ۱۸۷۱
H. F. Amedroz & D. S. Margoliouth The Eclipse of the Abbasid Caliphate یعنی قرن چہارم اسلامی کے اصل و قائع مرتبہ و مترجمہ و مشرحہ (۷ ج میں) آکسفرڈ ۱۹۲۰ - ۱۹۲۰ء عربی اور انگریزی متن ابن مسکویہ کی تاریخ کا معہ مستزاد از ابوشجاع روذ روری و ہلال ابن محاسن - (آئی مس ، ۵ : ۲۹۶) -

تنقید— L. Leclerc : Medicine arabe (t. 1, 482, 1876).
F. Wustenfeled : Die Geschichtschreiber der Araber (59, 1881.)
C. Brockelman : Arabische Litteratur (vol. 1, 342, 1898).
ابن مسکویہ کی تہذیب کے تجزیے کے لئے ملاحظہ ہو ٹی-جے دے بوئر کا مقالہ اخلاقیات اسلامی کے متعلق دائرۃالمعارف مذاہب و اخلاقیات میں (ج - ۵۰۴-۱۹۱۲ء) (۳۲)

---

۲۹ - Experentiae populorum et studia animorum

۳۰ - Institutiones Arabum et Persarum

ابن ابی یعقوب الندیم

ملاحظہ ہو فصل فلسفہ (۳) اوپر

عریب ابن سعد

ملاحظہ ہو فصل طب (۸) اوپر

ابن القوطیہ

ابوبکر محمد ابن عمر ابن عبدالعزیز ابن القوطیہ ، یعنی قوطی خاتون کا فرزند کیونکہ اس کے آباو اجداد میں سے ایک کا عقد دمشق میں کسی قوطی شہزادی سے ہو گیا تھا جسے ساتھ لے کر وہ اسپین چلا آیا ۔ قرطبہ اس کا مولد ہے ، یہیں فروغ حاصل کیا اور یہیں ۹۷۷ میں فوت ہو گیا ۔ ہسپانوی مسلمان مورخ اور لغوی ۔ ابن القوطیہ کی تاریخ الاندلس میں اس عہد کا ذکر ہے جو اسلامی فتح سے شروع ہو کر ۹۳ - ۸۹۳ پر منتہی ہو جاتا ہے ۔ (عربی) افعال کی گردان میں اسکی کتاب (التصریف الافعال) واحد رسالہ ہے جو اول اول اس موضوع میں کہیں تصنیف ہوا ۔

O. Houdas : Histoire de la conqucte de 1 'Andalousie—متن (Recueil de textes de l' ecole de langues orientales vivantes, t. 1, Paris, 899. (عربی اور فرانسیسی). J. Guido:Il libro deli verbi (Leida, 1894).

Ibn Khallikan (De Slane) (vol. 3, 70-83, 1868). F.—تنقید Wustenfeld : Geschichtschreiber der Araber (46, 1881). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 150, 1898).

ابن جلجل

ملاحظہ ہو فصل طب (۸) اوپر ۔

هسیو چیو - چینگ

هسیو چیو - چینگ (۳۱) - هونان میں ولادت پائی، ۹۱۲ میں - متوفی ۹۸۱ - چینی مورخ - ۷۴ - ۹۷۳ میں اس نے دول خمسہ کی قدیم سرکاری تاریخ کی تکمیل کی، بہ عنوان چیو وو - تائی - شیہ (۳۲) ۱۰۵ فصلوں میں جس کا شمارہ 'چوبیس تواریخ'' میں ۱۸ واں ہے -

متن—چینی نسخہ وی Hu-Pe tsung-wen (۱۰۰ چتہ وئن ۱۶ ج س، ۱۸۷۲) -

تنقید—A. Wylie : Chinese Literature (22, (1867), 1902)

H. A. Giles : Biographical Dictionary (289. 1898).

تسن ننگ

ملاحظہ ہو فصل ششم اوپر -

۱۰ - عربی سریانی ' یہودی' بازنطینی، انگریزی اور چینی - جاپانوی لسانیات -

حمزہ

ملاحظہ ہو فصل تاریخ (۹) اوپر -

اسماعیل ابن عباد

ابوالقاسم اسمعیل ابن عباد ابن العباس الصاحب الطالقانی - زیادہ تر صاحب (یعنی آقا) اسمعیل ابن عباد کے نام سے مشہور ہے- ولادت اصطخر

۳۱ - Hsieh[12] Chu[1] cheng (4371, 2987, 687)

۳۲ - Chiu[4] wu[3]-tai[4]-shih[3] (2298, 12698, 10547, 9893)

طالقان (۱) میں پائی ۹۳۶ میں یا دو برس اور آگے چل کر تعلیم بغداد میں حاصل کی ۔ ایران کے خاندان بویہ کا وزیر ۔متوفی ۹۹۶-۹۹۶۔ انسیت پسندی اور علم و فضل کا ایرانی سرپرست ۔ لغت نگار ۔ اس کی سب سے اہم تصنیف ایک ضخیم عربی قاموس ہے کتاب المحیط ۔

C. Brockelmann : Arabische Litterat ure (I, 130, 1898). E. G. Browne : Literary History of Persia (I, 1908).

جوہری

ابونصر اسماعیل ابن حمادالجوہری۔ترکستان کے شہر ؤاراب میں ولادت پائی اور لسانی مطالعہ کی خاطر مشرقی خلافت میں دور دور تک سیاحت کرتا رہا۔ آخرالامر نیشاپور میں توطن اختیار کیا جہاں ۱۰۰۷ یا چندسال اور آگے چل کر اس کا انتقال ہوگیا۔ ایرانی لغت نگار۔ ایک طویل عربی قاموس کا مصنف جسے ہر کلمے کے آخری حرف کے مطابق ابجد وار ترتیب دیا گیا یعنی کتاب الصحاح فی اللغہ۔ اس ترتیب کی پیروی اکثر عربی لغت نگاروں نے کی ہے ۔ جوہری اپنی قاموس کی تبیض صرف حرف ضاد تک کرسکا لہذا صحاح کی تکمیل اس کے شاگرد ابواسحاق ابراہیم ابن صالح الوراق (کتب فروش) نے کی ۔

متن — نسخہ بولاق (۱۲۸۴) جزوی نسخہ (عربی لاطینی) از Everardus Scheidius (۱۹۸ص ۔ ہارڈرویک ۱۷۷۶)—

تنقید — C. Brockelmann : Arabische Litterature (Vol. 1. 128, 1698).

ابن جنی

ابوالفتح عثمان ابن جنی الموصلی۔ موصل میں ولادت پائی ۳۳ - ۹۳۱ میں ۔ ایک یونانی غلام (گنانیوس؟) کا بیٹا ۔ بغداد اور موصل میں فروغ حاصل کیا۔ متوفی بغداد ۴۰۰۱ ۔ مسلمان امانیات داں ۔ اس کی تصنیفات بہت ہیں اور ان کا سب سے بڑا وصف یہ کہ وہ لسانیات پر فلسفیانہ انداز سے نظر ڈالتا ہے ۔

متن — G. Hoberg مرتبہ Ibn Genniide flexione libellus عربی اور لاطینی میں لائپرتسگ (۱۸۸۵) یعنی جمل اصول التصریف یا مختصراً التصریف الملوکی ۔

تنقید — C. Brockelmann : Arabische Litterature (Vol. 1, 125, 1898) عربی حرف و نحو کی تاریخ میں ابن جنی کا مطالعہ ان امور میں سے ہے ۔ ہر جو فوری طور پر تکمیل طلب ہیں ۔ Oscar Rescher Studien uber Ibn Ginni und sein Verhaltnis zn den Theorien der Basri und Bagndadi (Diss., Berlin, 56 P.. Strassburg, 1909),

ابن القوطیہ

ملاحظہ ہو فصل تاریخ (۹) اوپر

بر بہلول (۳۳)

عربی میں ابوالحسن ابن البہلول (مسخرہ) - بعض دفعہ ابتدا میں غلطی سے ایشوع (۳۴) (عربی میں عیسیٰ انگریزی میں جیزس (۳۵) کا

Bar Bahlul - ۳۳

Isho - ۳۴

Gesus - ۳۵

اضافہ کردیا جاتا ہے ۔ وطن اوانہ ضلع طیرہان (میدان سامرہ میں) زمانہ فروغ قرن دھم کا نصف ثانی ۔ سریانی نسطوری لغت نگار جس نے (بغداد میں ؟) ازمنہ متوسطہ کی جامع ترین سریانی قاموس تالیف کی ۔ بربہلول اپنے ماخذ کا حوالہ نہایت ٹھیک ٹھیک دیتا ہے ۔

متن — Rubens Duval : Lexicon syriacum, auctore Hassan Bar Bahlule, 3 vols., Paris, 1901 (1888-96).

تنقید — R. Duval : Litterature syriaque (298), 190).

سہل بن مظلیح

سہل بن مظلیح ۔ ھاکوھن المعلم ابوالسری (۳٦) قدس میں ولادت پائی ۹۱۰ میں ۔ دور دور تک سفر کیا ۔ قرئی الهیات داں اور لغوی ۔ اس نے تقویم پر بھی قلم اٹھایا اور اصول تفسیر معین کئے ۔ اس کی عبرانی قواعد (سفردق دوقے) (۳۷) اور عبرانی لغت (لے شون لمودیم) (۳۸) بہت مقبول ہوئیں۔

اب S. Osher کا مقالہ دائرۃالمعارف یہود میں (مجلد دھم ۔ ۱۹-٥-٦۳٦) ۔

مناھم بن سروق

مناھم بن یاکوب بن سروق (۳۹) مولد طرطوشہ ۔ قرطبہ میں فروغ پایا اسحاق اور حسدائی بن شپرت کے زیر سر پرستی (۴۰) ھسپانوی یہودی لسانیات وان

---

۳٦ - Shal ben Mazliah ha-kohen al Mr. allim abu al-Sari

۳۷ - Sefer diqduqe

۳۸ - Leshon limmodim

۳۹ - Manahen ben Jacob ibn Saruq

۴۰ - باپ بیٹا ۔ ملاحظ ہو ہمارا شذرت حسدائی پر او پر — مصنف

اس کی سب سے اہم تصنیف محبرت (۳۱) کتب مقدسہ کی لسانی اور اپنی قسم کی پہلی اور مکمل قاموس ہے۔ قواعد کے متعلق بعض اشارات علی ھذا لسانیات میں بہ کثرت معلومات کے ساتھ۔ یہ عبرانی زبان میں لکھی گئی اور جیسے غیر عربی داں یہود کے لئے دیر تک اس موضوع میں تعلیم و تدریس کا سب سے بڑا سر چشمہ تصور کیا جاتا تھا۔ آگے چل کر جب مناھم کے شاگرد رشید حیوج (ج۔د) نے اسی غرض سے ایک اور قاموس عربی میں تصنیف کی تو اس کا استعمال متروک ہو گیا۔

عبرانی قواعد کی تدوین علمی نہج پر کس نے کی، مناھم یا حیوج نے اس امر کا فیصلہ یوں ہو سکتا ہے کہ ھم اس کی تعریف کن الفاظ میں کرتے ھیں۔ ھمارے نزدیک اس کا شرف حیوج ھی کو پہنچتا ہے گو اس بات سے بھی انکار کرنا ناممکن ہے کہ مناھم کی تصنیف کی اھمیت اساسی ہے۔

متن—محبرت Herschell Filipwoski نے ترتیب دی The First Hebrew and Chaldaic Lexion to the Old Testamant (مختصر ترجمے کے ساتھ) (لندن۔۱۸۵۴)

تنقید — ولھلم باخر کا مقالہ دائرۃالمعارف یہود میں (مجلہ ھشتم ۔ ۴۷۰-۱۹۰۴)۔

داؤد بن ابراھام

ابو سلیمان داؤدالفاسی ۔ وطن فاس (۳۲) ۔ قرن دھم کے نصف دوم

۳۱- Mahberet

۳۲- David Ben Abraham

فاس اس زمانے میں عبرانی لسانیات کے مطالعہ کا ایک اھم مرکز تھا ۔ ملاحظہ ھو ھبری شذرات یہودہ بن قریش (قرن نہم کا نصف اول) دنش بن برط اور حیوج پر آگے چل کر—مصنف

میں فروغ پایا۔ قرئی لغت نگار جس نے ایک عبرانی قاموس اگرون (۴۳) (عربی میں کتاب جامع الالفاظ) کے نام سے تصنیف کی۔ یہ قاموس عبرانی زبان میں ترکیب الفاظ کے متعلق عام قاعدوں قواعدی اشارات نیز عبرانی اور عربی زبانوں کے مقابلے پر مشتمل ہے (ایک حد تک یہودہ بن قریش کے رسالے کے زیر اثر لکھی گئی)۔

ولہلم باخر کا مقالہ دائرہالمعارف یہود میں (مجلہ چہارم ۳۴۹-۱۹۰۳)۔

دنش بن لبرط

دنش اور لبرط (۴۴) دونوں اسما رومانیکی الاصل ہیں (۴۵)۔ وہ ایڈونیم لیوائٹ (۴۶) کے نام سے بھی مشہور ہے۔ فاس میں ولادت پائی، ایک بغدادی خاندان کے ہاں۔ ۹۳۰ تک سورا میں پھر فاس اور پھر قرطبہ میں فروغ حاصل کیا۔ یہودی لسانیات داں اور شاعر۔ سعدالفیومی گؤن کا شاگرد۔ دنش نے عربی کے اتباع میں ایک نیا عبرانی عروض ایجاد کیا اور مناھم کی قاموس شائع ہوئی تو اس پر سختی سے تنقید کرنے لگا۔ یوں مناھم اوردنش کے پیروں کا نزاع عبرانی لسانیات کے اس عصر زریں کا سبب بنا جس کا تعلق اسپین سے ہے۔ معلوم ہوتا ہے دنش کو حیوج کی بعض اصطاحات ک پہلے ہی سے احساس تھا۔

متن — دنش کے رسائل ایچ۔ فلوپووسکی نے مرتب کئے Criticae Vocum recensiones (لندن ۱۸۵۵) اور R. Schroter نے Kritik des Dunash ben Labrat (برسلاؤ ۱۸۶۶) کے زیر عنوان۔

تنقید — ولہلم باخر) مقالہ دائرہ المعارف یہود میں (مجلہ پنجم ۱۱-۱۹۰۳

۴۳ - Agron

۴۴ - Dunash, Labret

۴۵ - Romance لاطینی زبان کی ایک شاخ—مترجم

۴۶ - Adonim the Levite

حیوج

یہودہ بن داؤد - عربی میں ابو زکریا یحیٰی ابن داؤد - مراکش کے شہر فاس میں ولادت پائی ، ۹۵۰ کے لگ بھگ - فروغ قرطبہ میں جہاں قرن یاز دھم کے آغاز میں اس کا انتقال ہو گیا - ھسپانوی - عبرانی قواعدداں - علمی نہج پر عبرانی قواعد کا بانی - حیوج کی سب تصنیفات عربی میں ھیں اور اس کی قواعد اساساً عربی قواعد پر مبنی (عبرانی قواعد کی اصطلاحات بھی وھی ھیں جن کا ترجمہ عربی اصطلاحات سے کیا گیا - افعال اور اوقاف (یعنی اعراب اور اصوات اعراب کو ظاھر کرنے کے لئے ماسوری اوقاف) کا بالتخصیص مطالعہ - حیوج کی بڑی بڑی تصانیف کا ترجمہ تھوڑے ھی دنوں میں عبرانی زبان میں ھو گیا - موسیٰ ابن کقطلا (قرن یاز دھم کا دوسرا نصف) اور پھر ابراھیم ابن عزرہ (قرن دواز دھم کا پہلا نصف) کے قلم سے -

متن — Leopold Dukes : Grammatische Werke des R. Jehuda Chajjug aus Fetz (Beitrage zur Geschichte der altesten Auslegung und Spracherklarung des alten Testaments, 3, 204 p., Stuttgart. 1.844. (مجلد سوم میں ابن عزرا کا ترجمہ موجود ہے). John W. Nutt : Two Treatises on verbs containing Feeble and Double Letters from Moses Gikatilia's Hebrew, translation and the Treatise on Punctuation translated by Aben Ezra عبرانی میں مرتب ہوئی مع انگریزی ترجمہ ۳۰۶ ص - لندن ۱۸۷۰ First Arabic Edition of the Weak and Geminative Verbs in Hebrew by M. Jastrow, Jr. London, 1897).

تنقید — Bernard Drachmann : Die Stellung und Bedeutung des Jehuda Hajjug in der Geschichte der hebraischen Grammatik (86 p., Breslau, 1885). Caspar Levias کا مقالہ Jewish Encyclopaedia میں (vol. o, 877, 1904).

سیڈس (۳۶)

قرن دہم کے تقریباً وسط میں فروغ پایا ۔ بارنطینی لغت نگر۔ ۹۷۶ سے قبل وہ ایک یونانی قاموس تالیف کر چکا تھا جس میں الفاظ اور موضوع الفاظ دونوں کے متعلق کثرت سے معلومات جمع کردی گئی ہیں ، علمی مباحث پر کئی ایک مقالات کے ساتھہ- لیکن یہ قاموس تاریخ ادوبیات کے نقطہ نظر سے بالخصوص قابل قدر ہے اور فی الحقیت ایک قسم کی لسانی جامع جس کی ترتیب ردیف وار نہیں بلکہ سمعی یعنی اصول انٹسس ٹواکسیا کے مطابق کی گئی ہے ۔ دھرے حروف صحیحہ سے اکثر احتراز کیا گیا ہے اورحروف علت یا دھوے حروف علت کوجو سمعاً ایک دوسرے کے برابر یا مشابہ ہوں یکے بعد دیگرے جگہ دی گئی ہے - مثال کے طور پر ذیل کا سلسلہ ساری کتاب میں قائم ہے (۳۸)

فولاد کو تیل میں تان چڑھانے (یا اتارنے) سے رنگوں میں تبدیلی کا اولین بیان (۳۹) گو اہل حرفہ اس کا مشاہدہ بہت پہلے کر چکے ہونگے ۔

متن—نسخہ اولیٰ از Demetrios Cal Comdyles (میلا نو ۱۴۹۹)- نسخہ Bernhardy (س میں- آکس فرڈ ۱۸۳۴) - شاندار نسخہ thomas Gaisford Gottfried (م ۲ ج میں ۴ حصوں میں ہالے اور برؤن شوائگ ۱۸۵۳ - ۱۸۳۲ معہ لاطینی ترجمہ) معمولی نسخہ از عمانویل بیکر ایک جلد اور ۱۱۶۲ صفات میں (برلین ۱۸۱۴ بیکر نے ابجدی ترتیب پھر سے قائم کر دی) -

تنقید — K. Krumbacher : Byzantinische Litteratur (562 - 570, 1897). Joseph Bidez : La tradition manuscrite de lexique de Suidas (Preuss. Ak. der wiss., Sitzungsber., 850-863, 1912).

---

۳۶ — Suidas

۳۷ - یونانی اصطلاح ہے —مترجم

۳۸ - یونانی حروف میں مثالیں دی گئی ہیں —مترجم

۳۹ - اور وہ بھی صرف یورپ میں—مترجم

ابو
ملاحظہ ہو فصل ریاضیات (۴) اوپر

ایلفرک

ایلفرک گراماٹی کس (۵۰) ولادت ۹۰۰ کے لگ بھگ۔ تعلیم دیر ونچسٹر میں پائی۔ کرنے، ڈوروسٹ شائر اور آئین شم نزد آکسفورڈ (۵۱) کا رئیس دیر ۱۰۰۵-۱۰۲۰ میں زندہ تھا۔ انگیریز بینے ڈکٹی۔ لغوی اور لغت نگار۔ لاطینی زبان کی ایک قواعد کا مصنف پریس کیئن (ج قرن ششم کا نصف اول) سے اقتباسات کے ترجمے ساتھ کے علی ھذا ایک فرھنگ کا جس میں تقریباً تین ھزار الفاظ جمع کئے گئے ھیں۔ قدیم ترین لاطینی۔ انگلیسی قاموس جو اب تک دستیاب ھوئی۔ اس نے کالوکیم (۵۲) یعنی لاطینی گفتگو کی ایک رھنما اور کئی ایک مواعظ بھی تصنیف کئے۔ نیز متعدد کتابوں کا ترجمہ انگلیسی سیکسن زبان میں۔

متن—قواعد اور فرھنگ مرتبہ W. Somner (آکسفورڈ ۱۶۵۹) Julius Zuptiza کا نسخہ (برلین ۱۸۸۰)

Colloquim کو رب B. Thorpe نے ترتیب دیا Analecta Anglo Saxonica (۸۳۴) از Wright اور Wulper بعنوان Vocabularies (جلد اول ۱۸۸۰)۔

Exameron anglice یا قدیم انگریزی ھیک سائی مرون جسے ایس۔ جے کرافرڈ نے ایلفرک کی دوسری تصانیف سے مماثل عبارات اورجدید انگریزی ترجمے کےساتھ ترتیب دیا (۱۵۸۱ ص۔ ھامبرگ ۱۹۲۱ یہ باسل کی ھیک سائمرون) ترجمہ نہیں ہے۔

تنقید — Friedrich Albrecht Reum : De temporibus, ein echtes Werk des Abtes Aelfric (Diss., Leipzig, 48 p., 1887). Carodine

---

۵۰۔ Aeifric Grammaticus اس نام کے دوسرے اساقفہ سے مخلوط نہ کیا جائے بالخصوص اسقف اعظم کینٹربری (م - ۱۰۰۵) اور یارک (م - ۱۰۵۱) سے—مصنف

۵۱۔ Cerne, Dorsetshire, Eynsham

۵۲۔ Colloquium

Louosa White : Aelfric (Yale studies in English, 2, 218 p., New York, Berlin, Hugo Brull : Die altenglische latein Grammatik des Aelrric (Diss.. Berlin. 26 P., 1900). S. Harvey Gem. Aeltrric (216 p., Edinburgh, 1912). Sandys : History of Classical Scholarship (vol. 1, 512-515, 1921). Max Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 2, 615-682, 1923 اور Aethelwold انتھل وولڈ الفرک - انتھل وولڈ (یا ائتھل وولڈ Ethelwold یا آڈل وولڈ (Adelwold ۹۰۸ تا ۹۸۴ اسقف ونچسٹر الفرک کا استاد تھا - الفرک نے اس کی سوانح حیات Vita Aethel wold ۱۰۰۴ میں تصنیف کی -

مناموتو نو شتاگاؤ(۵۳)

ولادت ۹۱۱ میں. وفات ۹۸۳ میں - جاپانی ادیب اور لغت نگار - ایک چینی - جاپانی قاموس وم‌یوشو (۵۴) کا مصنف جس میں الفاظ کا اصطفاف مبحث وار (مثلاً آسمان زمین وغیرہ) کے کیا گیا ھے -

W. G. Aston : Japanese Literature (127, 1899). E. Papinot : Dictionary of Japan (374, 1909)

Ninamoto no Shitagau - ۵۳

Wamyosho - ۵۴

تنتیسواں باب

عصر البیرونی

(قرن یادهم کا نصف اول)

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن دهم کے پہلے نصف میں، ۲ - فلسفیانہ اور الہیاتی پس منظر ، ۳ - لاطینی ، انگریزی، اسلامی اور هندو ریاضیات و فلکیات ، ۴ - لاطینی ، انگریزی ، شامی ، اسلامی اور چینی طبیعیات ، کیمیا اور صناعیات ، ۵ - اسلامی تاریخ فطرت ، ۶ - آئسستانی اکتشاف امریکہ ، لاطینی جغرافیہ ، اسلامی جغرافیہ ، معدنیات اور ارضیات ، ۷ - لاطینی ، باز نطینی ، اسلامی (یا عربی) اور چینی طب ، ۸ - لاطینی اسلامی ، ارمن اور شامی تاریخ نگاری، ۹ - جرمن ، عبرانی ، سریانی ، جاپانی لسانیات -

۱ - علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن دهم کے پہلے نصف میں

۱ - قرن دهم کے نصف دوم مین ذهنی جدوجہد کا جو دور از سر نو شروع هوا تھا قرن یازدهم کے نصف اول میں اس کی رفتار اور بھی تیز هوتی گئی - یہ زبردست سرگرمیاں جیسا کہ اس کتاب کے آخری باب سے واضع هو جائیگا اس صدی کے دوسرے نصف میں قطعی طور پر سست پڑ گئی تھیں لکن ابھی اس کا ذکر پیش از وقت ہے -

عہد زیر نظر کے متعلق یہ کہنا کہ اس میں از منہ وسطیٰ کا غور و تفکر معراج کمال کو پہنچ گیا بے جانہ هوگا - اس کے سر برآوردہ رهنماؤں ابن یونس، ابن الهیثم' بیرونی' ابن سینا، علی ابن عیسیٰ' کرخی' ابن جابیرول کی (سب مسلمان هیں باستشنائے آخرالذکر جو یہودی تھا) تعداد اتنی زیادہ ہے کہ بہت نہیں تو کم سے کم

لمحے بھر کے لئے مورخ حیران رہ جاتا ہے ۔ پھر یہ سب علی' ھذا بہت سی جلیل القدر ھستیاں جن کا ذکر ابھی آئیگا کیسی ہی عظیم اور نامور کیوں نہ ہوں ان میں دو یعنی بیرونی اور ابن سینا کا درجہ اپنے معاصرین سے کہیں زیادہ اونچا ہے اور یہ انہیں کا فیض تھا کہ اس عہد کو اس قدر اعزاز اور برتری حاصل ہوئی ۔ دونوں ایک دوسرے سے آشنا تھے لیکن دونوں کا مزاج اور افتاد طبیعت مختلف ۔ بیرونی سے نسبتاً زیادہ بیباک اور تنقیدی روح کا اظہار ہوتا ہے ۔ ابن سینا کی نظر اثتلافی ہے۔ گویا بیرونی کو بالخصوص شغف تھا تو اکتشاف و تفشیش سے اور اس لحاظ سے ہم اسے اپنے علمی نصب العین سے قریب ترپاتے ہیں ۔ ابن سینا پر تدوین وانضباط کا رنگ غالب ہے ۔ اس کا ذہن ہمہ گیر تھا اور وہ خود بھی ایک فلسفی ہے ۔ بایںہمہ دونوں یعنی مؤخرالذکر کا شمار بھی مقدماً اہل علم یعنی ارباب سائنس میں ہوتا ہے ۔ ان کے معاملے میں انتخاب سے کام لینا مشکل ہوجاتا مگر حسن اتفاق سے بیرونی کی زندگی چونکہ اس عہد پر نسبتاً زیادہ چھائی ہوئی ہے لہذا رونی سے اس کی نیابت زیادہ مکمل طور پر ہو جاتی ہے ۔ قرن یازدہم کا آغاز ہوا تو ابن سینا کی عمر صرف بیس برس تھی۔ یوں بھی ۱۰۳۷ میں اس کی زندگی کا بے وقت خاتمہ ہو گیا۔ برعکس اس کے بیرونی کی سب سے پہلی تصنیف ۱۰۰۰ میں شائع ہوئی اور وہ خود بھی ۱۰۴۸ تک زندہ رہا۔ یوں اس کے مشاغل علم اور قرن یازدہم کا نصف اول ایک دوسرے پر منطبق ہو جاتے ہیں اور ہم بجا طور پر حق رکھتے ہیں کہ (ابواب ماسبق کی نسبت اس باب میں کہیں زیادہ) اس عصر کو عصر بیرونی سے تعبیر کریں ۔

۲ ۔ فلسفیانہ اور الٰہیاتی پس منظر —لاطینی مغرب علی' ھذا دنیائے مسیحیت کے حالات جیسا کہ ابھی اندازہ ہو جائیگا کچھ ایسے سازگار نہیں تھے جیسے دنیائے اسلام کے ۔ عیسائیوں میں ان دنوں صرف ایک ہی معلم نے نام پایا ۔ ہمارا مطلب ہے نوٹکر لابیو سے ۔ وہ مدرسہ سان گال کا جس کا شمار یورپ کے اہم ترین مراکز ثقافت میں ہوتا شہرہ آفاق نمائندہ ہے اس نے لاطینی زبان کی بہت سی فلسفیانہ کتابوں کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا ۔ یہ ایک بیش بہا خدمت تھی گو بہت سی معلومات جو یوں منتقل ہوئیں پرانی اور متروک ہو چکی تھیں ۔

یہودی غورو تفکر کی سطح قدرتاً بلند تھی کیونکہ اسے تحریک ہوئی تو اس زمانے کی سب سے زیادہ ترقی پذیر یعنی فلاسفہ اسلام کی تحریروں سے۔ حقیقت میں یہودی فلسفہ کئی ایک پہلوؤں سے اسلامی فلسفہ هی کی صدائے بازگشت ہے۔ جس طرح آزاد خیال یہود معتزلہ سے متاثر ہوئے بعینہ ان کا قدامت پسند طبقہ وجداناً اور ذہناً ہر پہلو سے راسخ العقیدہ ائمہ اسلام کی پیروی کرنے لگا اور یہ کوئی مشکل بات نہیں تھی اس لئے کہ پڑھے لکھے یہود عربی اور عبرانی دونوں سے واقف تھے، بلکہ تصنیف و تالیف کے لئے بھی عام طور پر عربی هی میں قلم اٹھاتے۔ چنانچہ قرائی عالم یوسف ھا۔ روئے کا رسالہ جو اس عہد کے آزاد خیال یہودیوں کا ترجمان ہے عربی هی میں لکھا گیا۔ شموئیل ھا۔ لیوی رئیس یہود غرناطہ نے البتہ عبرانی هی میں قلم اٹھایا اور روایات حقہ یعنی تالمودی روایات کو برقرار رکھا۔ ابن جابیرول اس زمانے کا سب سے نامور یہودی فلسفی ہے'' افلاطون یہود''۔ وہ ھسپانیہ میں گزرا اور قرون وسطیٰ کے علم کلام نے اس سے گہرا اثر قبول کیا، مگر لطف یہ کہ عیسائی متکلمین نے بہ نسبت اپنے هم مذہبوں کے اس سے کہیں زیادہ متاثر ہوئے۔ دراصل ابن جابیرول کا شمار ان اہم ترین روابط میں کرنا چاہیے جن کی بدولت یونانی۔ اسلامی فلسفہ نے دنیائے مسیحیت کا رخ کیا۔

۱۰۱۰ میں ایران کے زبردست شاعر فردوسی نے اپنی قومی داستان شاہنامے کی تکمیل کی۔ اس طویل نظم کی اشاعت کو تہذیب و تمدن کی تاریخ میں بنیادی اہمیت حاصل ہے۔ یہ اس لئے کہ ایران میں اس وقت جو حالات رونما تھے یا آگے چل کر وہاں جو تبدیلیاں عمل میں آئیں ان کے لئے شاہنامے کا مطالعہ ناگزیر ہے۔ جس طرح یونانی افکار کا فہم ایلیڈ اور ایضلوی غور و تفکر کا ڈیوائن کامیڈی کے بغیر ناممکن ہے، بعینہ ایرانی خیالات کو سمجھا جا سکتا ہے تو شاہنامے کی مدد سے۔

الیاس برشینایا اس زمانے کا ممتاز ترین شامی فلسفی ہے لیکن ہم اس کا تفصیلی ذکر تاریخ کی فصل میں کریں گے۔

سطور بالا سے اندازہ ہوجاتا ہے کہ اس عہد کا فلسفیانہ حاصل کس قدر مہتم بالشان تھا۔ حالانکہ اب تک جو کچھ کہا گیا ہے محض ایک تمہید ہے اس حقیقی فلسفیانہ تحریک کی جو دنیائے اسلام میں رونما ہوئی اور جس کا آغاز کم از کم ڈھائی سو برس پہلے ہو چکا تھا - یہاں تعبیر رویا کے قدیم ترین عربی رسالے کی طرف جواب تک دستیاب ہوا (اور نصر ابن یعقوب کی تصنیف ہے) سر سری اشارہ کافی ہوگا - بغیر اس کے ناممکن ہے کہ ہم اسلامی افکار کا من و عن اندازہ کر سکیں - یہ اس لئے کہ علم نجوم کو عالم اسلام میں بہت کافی اہمیت حاصل تھی اور تعبیر رویا اسی شاخ درشاخ درخت کی ایک ڈالی ہے (۱)۔ رسائل اخوان الصفا کا داخلہ اول اول (یا پھر سے) کرمانی کے ہاتھوں اسپین میں ہوا۔ اسلام کے ۷۳ فرقوں کی تاریخ ابن طاہر خراسان کے ایک شافعی حکیم نے لکھی -

یہ سب باتیں معمولی ہیں اس لئے کہ اب ہمیں اس عہد کے تین اکابر فلسفیوں اور جامع النظر حکما کا ذکر کرنا ہے ، یعنی ابن الہیثم مصری ، اہل عجم میں سے بیرونی اور ابن سینا کا جن میں ابن حزم اندلسی کا اضافہ بھی کر لینا چاہئے۔ ابن الہیثم تھا کا ذہن اپنے تینوں رفقا کی نسبت اگرچہ فلسفہ کی طرف بہت کم مائل تھا لیکن ہمارے نزدیک اس کے لئے یہی جگہ مناسب ہے کیونکہ وہ مظہر اتم ہے از منۂ متوسطہ کی تحری روح کا - بیرونی اور ابن سینا کی تصنیفات کے غیر معمولی درجے کا اظہار ہم اس سے پہلے کر آئے ہیں گو بیرونی سے وہ

۱ - دیکھئے مقدمہ — مترجم

طبائع بالخصوص متاثر ہونگی جن کا رجحان علم و حکمت کی طرف ہے۔ اس لئے کہ بیرونی میں نسبتاً بے تعصبی اور طلب علم کے ساتھ ساتھ جرأت بھی پائی جاتی ہے۔ مثال کے طور پر مسلمانوں میں اول اول ہندو فلسفہ کا مطالعہ بہ نظر امعان اسی نے کیا اور یوں بنی نوع انسان کے دو بڑے اقطاع یعنی اسلام اور ہندو دنیا کے اتصال میں سب سے اہم رابطے کا کام دیا۔ ابن سینا میں بھی ذہانت و فطانت کی کمی نہیں تھی مگر وسعت قلب میں ذرا سا پیچھے۔ اسے اتنا شوق معرفت حقائق کا نہیں تھا جتنا ان کی ترتیب و تدوین کا۔ گویا حکیم مذکور کے استعجاب علم پر اس کے ائتلافی رحجانات نے ایک پردہ سا ڈال رکھا تھا۔ بہر حال ابن سینا کا فلسفہ اسلامی غور وتفکر کا معراج کمال ہے اور اسلامی غوروتفکر ارسطاطالیسی فلسفہ کی اس مخصوص روایت کا مظہر جیسا کہ اشراقیت اور الٰہیات کے زیر اثر اسکی ترمیم ہوتی رہی۔ یاد رکھنا چاہئے کہ ابن سینا محض فلسفی ھی نہیں تھا بلکہ ایک ابجاد پسند اور خلاق سائنسدان کی جس کے ذہن نے ہر چیز کا احاطہ کیا۔ البتہ ہسپانوی عالم ابن حزم کی حثیت محض ایکہ فلسفی یا زیادہ صحیح معنوں میں الٰہیات داں کی ہے جسے اگر مغرب میں غیر معمولی وقار اور عزت حاصل نہ ہوتی تو علم و حکمت کی تاریخ میں مشکل ھی سے جگہ ملسکتی۔ اس نےاسلام اور مذاہب غیر کے دینی فرقوں کی تاریخ میں جو کتاب لکھی ہے ابن طاہر سے کہیں بہتر اور عربی زبان میں اس قسم کی سب سے اعلیٰ تصنیف ہے (۲)۔

وانگ چن جو اس ضخیم جامع کا مرتب اعظم ہے جو ۱۰۱۳ میں تالیف ہوئی۔

۳- لاطینی، انگریزی، اسلامی اور ہندو ریاضیات—لاطینی تصنیفات کا جائزہ لیجئے تو اس عہد میں ریاضیاتی افکار کی ایک ہلکی سی رو کم کرتی نظر آئیگی جو اگرچہ روز بروز بڑھتی اور پھیلتی جائیگی لیکن اس میں کچھ معنی پیدا ہونگے تو قرن سیزدہم میں جب عربی سوتے کا بہت سا پانی اس میں آملیگا۔ سردست اس کی اہمیت صرف اتنی ہے کہ اس سے

۲ - البیرونی، ابن سینا، ابن حزم اور ایسے ھی دوسرے علمائے اسلام کے متعلق مصنف کے خیالات محل نظر ہیں۔ دیکھئے مقدمہ — مترجم۔

گربرٹی روایت برقرار رہی۔ چنانچہ نوٹ کر نے ایک کمپوٹس تصنیف کیا۔ گربرٹ کے شاگرد برنے نے بیہس نے گنتارے پر قلم اٹھایا اور رومی (اثنا عشری) کسور پر بالخصوص توجہ کی۔ آڈل بولڈ ' پیمائش دوائر اور کرات کی طرف قدم بڑھایا۔ گیوڈو متوطن اریتسو کی کچھ تحریریں بھی گنتارے سے متعلق ہیں۔ اس امر کا خیال رہے کہ علمائے مذکور میں سے ہر ایک کا تعلق الگ الگ ملک سے تھا۔ نوٹکر سوئستانی ہے' برنے لینس پیرس کا رہنے والا آڈلبولڈ ولند لیزی اور گیوڈو ایطالوی۔ لیکن اب موقعہ ہے کہ ان میں ایک انگریز مصنف برٹفرتھ کا اضافہ بھی کر لیا جائے۔ اس نے ۱۰۰۴ سے کچھ بعد انگلیسی۔ سیکسن زبان میں ایک کمپوٹس تصنیف کیا جسکی بنا پرعنوان بالا میں ہم لفظ ''انگریزی'' استعمال کر رہے ہیں۔ ممکن ہے بعض لوگ ہماری اس بات کو خلاف واقعہ ٹھہرائیں لیکن یہ بہر حال ایک حقیقت ہے' گو نہایت حقیر سی حقیقت۔ اس لئے کہ برٹ فرتھ کی ''ہانڈ بوک'' میں ہئیت اور نجوم دونوں علوم کے بارے میں کچھ معلومات جمع کردی گئی ہیں۔ مسیحی دنیا میں اندنوں ریاضی اور اور ہئیت کی سطح کہاں تک گر گئی تھی اس کا اندازہ اس عجیب و غریب خط و کتابت سے ہوتا ہے جو ۱۰۲۵ کے لگ بھگ راگمبولڈ متوطن کولون اور راڈولف متوطن لیج دو مدرسوں نے ایک دوسرے سے کی۔

اب ذرا جہان اسلام میں قدم رکھئے۔ معلوم ہوتا ہے ہم اندھیرے سے روشنی یا ایک خوابیدہ عالم سے غیر معمولی طور پر بیدار اور سرگرم عمل دنیامیں آگئے ہیں۔ سہولت بیان کی خاطر ہمیں ریاضیئین اسلام کو پھر تین مجموعوں میں تقسیم کرنا پڑیگا۔ اول مغربی، پھر مصری جو ایک طرح سے وسطی حثیت رکھتے ہیں اور آخرالامر مشرق علما۔ یہ تقسیم منطق کی رو سے بھی غلط نہیں کیونکہ اسلام کے اقصائے مشرق و مغرب میں اگرچہ اتحاد و اتصال کا سلسلہ برابر قائم تھا (کتنے علما تھے جو اسلام کے بین الاقوامی مطمح نظر کے زیر اثر ہمیشہ ایک شہر سے دوسرے

شہر میں نقل مکانی کرتے رہتے) - باینہمہ مقامی اثرات بھی اپنا کام کرتے رہے بلکہ بیش از پیش منفعت اور فائدے کا باعث ہو رہے تھے -

اندلسی ریاضیئین میں کسی نے کوئی خاص امتیاز حاصل نہیں کیا - کرمانی ان افکار کی اشاعت کا باعث ہوا جن کا اخوان الصفا نے ریاضی میں اظہار کیا - ابن السمح کے کچھ رسائل تجارتی حساب، ذہنی احصا اور ہندسہ میں ہیں - اس نے اور ابن الصفار نے اصطرلاب کے استعمال پر قلم اٹھایا - نیز چند ایک زیجات سدھا منتوں کے طریقے میں تالیف کئے - ابن ابی الرجال جسے تونس میں فروغ ہوا مشہور منجم ہے -

ابن یونس سے بڑھ کر اس عہد میں کوئی اور مثلثیات داں اور فلکی نہیں ملیگا - وہ قاہرہ میں گزرا اور موافق و مخالف جملہ حالات کا خیال رکھ لیا جائے تب بھی ماننا پڑیگا کہ وہی شاید فلکیئن اسلام کا سرتاج ہے - مصر کے فاطمی حکمرانوں نے ابن یونس کے مطالعہ اور مشاغل علم کے لئے زبردست مواقع بہم پہنچائے - در اصل چھٹے فاطمی خلیفہ الحاکم کے زیر سرپرستی قاہرہ میں ایک علمی ادارہ (دارلحکمت) قائم ہو چکا تھا جس سے ایک رصدگاہ بھی ملحق تھی - بعینہ جو صورت دو سو برس پیشتر مامون کے ادارہ بغداد کی تھی - ابن یونس نے ان غیر معمولی سہولتوں سے خوب خوب فائدہ اٹھایا اور بعض فلکی مستقلوں کی پیمائش میں اور زیادہ صحت پیدا کی - اس نے بہتر فلکی زیج طیار کئے اور ان کا ام اپنے سر پرست کے نام پر زیج الحاکم رکھا - کروی مسائل کے نئے نئے حل، نیز بنیادی کروی مسائل میں سب سے پہلے قاعدے کی ابتدا اور استعمال سے اس نے مثلثیات کے نشو و نما میں بھی اپنا حق ادا کر دیا - ابن یونس کے شریک کار ابن الہثیم کو بھی جو الحاکم ہی کے ادارے میں کام کرتا اور ایک طبیعی کی حیثیت سے مشہور ہے ریاضی اور ہیئت میں بڑی دستگاہ حاصل تھی - اس نے یہ عجیب و غریب کوشش کی کہ ارتفاع فضا کی پیمائش ان معلومات سے کرے جو اسے فلکی انعطاف اور امتداد شفق میں حاصل تھیں - اس نے ماہانی کی مساوات حل کیں، علی ہذا نام نہاد مسئلہ الہثیم متقاطع مخروطات کی مدد سے -

مشرق کے علمائے ریاضی کی تعداد بہت زیادہ ہے اور گوان میں ایک آدھ بھی ایسا نہیں گزرا جو اس میدان میں ابن یونس کی ہمسری کا دعویٰ کر سکے ، بااینہمہ ان کے مشاغل کی عام سطح بڑی ارفع واعلیٰ اور جدت و بداعت پر مبنی تھی ۔ کوشیار ابن لبان کو مثلثات سے خاص شغف تھا ۔ اس نے مماسی تفاعل کا مطالعہ بڑے غور و تعمق سے کیا اور اس کے نئے سرے سے تیار کردہ زیجات کا ترجمہ فارسی میں جلد ہی ہو گیا۔ اس نے نجوم اور حساب پر بھی قلم اٹھایا ۔ ابن الحسین نے یونانی هندسه کے ٹکسالی مسائل (مثال کے طور پر تثنیہ مکعب) کی تحقیق کی علیٰ هذا یہ کوشش کہ ان کو محض هندسی ذرائع سے حل کرے ۔ ابوالجود بھی هندسے هی کا عالم تھا ۔ اس نے متساوی الا ضلاع هفت اور نه اضلاع کے علاوہ ان مسائل پر بالتخصیص نظر ڈالی جن کا حل نه مسطر کے ذریعے ممکن ہے نہ پرکار کے ۔ وہ چاہتا تھا کہ مساوات کا اصطفاف مخروطات کے حوالے کرے لہذا اس کا شماران ریاضی‌دانوں میں کرنا چاہیئے جنہوں نے گویا عمر خیام کا راستہ صاف کیا۔ ریاضئین مشرق میں کرخی کا مقام سب پر فائق ہے اور اس کی غالب حیثیت ایک عالم حساب اور جبرومقابله کی ہے ۔ اس نے کئی ایک ڈیو فان‌ٹوسی مسائل ٹھیک ٹھیک حل کرنے کے علاوہ خود بھی چند ایک نئے مسائل وضع کئے۔ کرخی کی تصنیفات کے متعدد پہلو اگرچہ سرا سر بدیع اور اچھوتے میں مگر عجیب بات ہے کہ وہ ارقام هندی کے استعمال سے بالالتزام احتراز کرتا ہے ۔ عالم مذکور نے سرے سے کوئی عدد استعمال هی نہیں کیا بلکہ اس کا پورا پورا نام لکھ دیا ہے ۔ معلوم ہوتا ہے اس کی نظر میں هندو اعداد کا رواج ایک عامیانہ اور غیر علمی سی بات تھی (۳) ۔ نسوی نے ایک عملی حساب فارسی میں لکھا اور پھر آگے چلکر اس کا ترجمہ عربی میں کیا ۔ وہ هندو منہاجات کی تشریح اور ان کا اطلاق بعض دقیق اعدادی مسائل پر کرتا ہے جن میں وہ شصت گانہ کسور بھی جو ابتداً فلکی پیمائشوں میں استعمال ہوئیں اشاروی

---

۳ - اس قسم کی بے رہروی کوئی انوکھی بات نہیں - نیوٹن نے بھی اپنی Principia میں لایتجزات کی بجائے بڑے بے ڈھب هندسی منہاجات اختیار کئے — مصنف

کسور سے بدل دی گئی - ابن طاہر کی تصانیف بھی عملی حساب سے متعلق ہیں - اس نے بتلایا ہے کہ فقہائے اسلام کی موشگافیوں نے وراثت کی تقسیم میں جو پیچ در پیچ مسائل پیدا کر دئے ہیں ان کے حل کی صورت کیا ہو گی - قرون متوسطہ میں بیرونی سے بڑھ کر ارقام ہندی کی تشریح اور کسی نے نہیں کی - اس نے ایک فلکی جامع علی ہذا ریاضی ' ہئیت اور نجوم میں متعدد رسالے تصنیف کئے - بیرونی کی راہ میں نہ تو عظیم ترین تخمینے کوئی دشواری پیدا کر سکے ' نہ اس زمانے کے دقیق سے دقیق ہندسی مسائل جو اس کے نام کی بدولت مسائل بیرونی سے موسوم کئے جاتے ہیں - وہ تظیل ابعادی کا ایک بڑا آسان طریق پیش کرتا ہے - پھر جیسا کہ ہمیں توقع ہو گی ابن سینا کا مذاق طبیعت ریاضی کی اصطلاحی اور فنی جزئیات کی نسبت اس کے فلسفیانہ پہلو سے قریب تر تھا۔ بایں ہمہ اس نے بعض عملی امور کی تصریح میں نہایت قابل قدر اشارات کئے ' بلکہ اگر اس کی تصنیفات کا مطالعہ زیادہ غائر نگاہوں سے کیا جائے تو عجب نہیں کہ فلسفی مذکور کے انکشافات میں چند ایک اور کا اضافہ کرنا پڑے۔ دراصل یہ بڑی نا انصافی ہوتی ہے کہ ان ائتلافی کوششوں کی تعریف میں جو بعض ہمہ گیر فلسفی سرانجام دیتے ہیں ہم ان کی کم درجے کی خدمات کو خاطر میں نہیں لاتے - ہمیں معلوم ہے کہ ابن سینا نے اپنی وسیع اور گونا گوں جدوجہد کے باوجود کئی ایک مشاہدات ہئیت میں بھی کئے ، صرف یہی نہیں بلکہ فلکی ارصادات کی صناعت اور عمل دونوں کی اصلاح کی۔

ہم نے مشرق کے علمائے ریاضی کا ذکر حتی الوسع ان کی ترتیب زمانی کا لحاظ رکھتے ہوئے کیا ہے - لیکن اس طرح شاید ان کے مشاغل کی گوناگوں حیثیتوں کا اندازہ ٹھیک ٹھیک نہ ہو سکے - اول یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم نے ابھی تک کسی منجم کی طرف اشارہ نہیں کیا اور آگے چل کر کیا بھی ہے تو اس کا تعلق مشرق کی بجائے تونس ایسے

راسخ العقیدہ خطے سے ہے جہاں آزادئی خیال کا نسبتاً بہت کم موقعہ تھا۔ دوسرے یہ کہ اگر ان فنکی سرگرمیوں سے جو عملی ضروریات کی بنا پر کی گئیں قطع نظر کرلی جائے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ دو روئیں تھیں جو ریاضی میں اس وقت الگ الگ کام کر رہی تھیں۔ ایک زیادہ نظری جس کا اظہار ابن الحسین ابوالجود اور کرخی سے ہوتا ہے، دوسری زیادہ عملی جس کی نمایندگی نسوی اور ابن طاہر کر رہے تھے۔ بیرونی اور ابن سینا کو البتہ اس اصطفاف میں کہیں جگہ نہیں ملیگی۔ انہیں جیسا انہماک عسیرالفہم مسائل سے تھا ویسا ہی عملی امور سے۔ بڑے آدمی ہمیشہ بڑی باتوں ہی میں ہاتھ ڈالتے ہیں۔

شری دھر اس عہد کا واحد ہندو ریاضی داں ہے جس کی تصنیف اگرچہ بہ نہایت ابتدائی ہے لیکن جس سے پتہ چلتا ہے کہ ہندوؤں کے یہاں (بہ استثنائے تقسیم) حساب کے عمل میں صفر کا استعمال کیونکر شروع ہوا۔ انہوں نے مساوات درجہ دوم کے حل میں جو طریق اختیار کئے ان کی طرح بھی غالباً شری دھر ہی نے ڈالی۔

۴۔ لاطینی، انگریزی، شامی، اسلامی اور چینی طبیعیات، کیمیا

اور صناعیات۔ اس عہد کی لاطینی تصنیفات مقدماً موسیقی میں ہیں۔ دراصل مغرب میں یہ اس فن کی تنظیم و تدوین کا ایک بہت بڑا دور تھا جس کی ابتدا اسلامی اثرات سے ہوئی۔ یا اگر ایسا نہیں تو اتنا بہرکیف تسلیم کرنا پڑے گا کہ اسلامی اثرات نے اس میں حرکت پیدا کی۔ چنانچہ ہم اس کا اندازہ ان خیالات سے کر سکتے ہیں جو اس زمانے کی لاطینی کتابوں میں جا بجا ملینگے۔ یوں بھی جہاں تک عام ربط و ضبط کا تعلق ہے موسیقی کی اشاعت علوم و فنون کے مقابلے میں نسبتاً آسان تھی۔ پھر جب ایک دفعہ اس کے فنی پہلو کا رواج ہوا تو ضرور تھا کہ اصول و نظریات بھی اس کا ساتھ دیتے۔ لہذا ہم کہہ سکتے ہیں کہ معارف اسلامیہ کا نفوذ یورپ میں ہوا تو ایک حد تک موسیقی کے ذریعے۔ (۴)

۴-اور جس کا ثبوت ایچ - جی - فارمر نے جرنل رائل ایشیاٹک سوسائٹی (۶۱ تا ۸۰، ۱۹۲۵، آئی سی ۸، ۵۰۸ تا ۵۱۱) میں باختصار، مگر بڑی خوبی سے فراہم کر دیا ہے — مصنف

یہاں اس روایت کا اعادہ لا حاصل ہے کہ موسیقی کو فیثاغورث ہی کے زمانے سے علم وحکمت کا ایک جزو لاینفک تصور کیا جاتا تھا - آگے چل کر جب مارٹیانس کاپیلا (قرن پنجم کا دوسرا نصف) اور بوئے ٹیئس (قرن ششم کا نصف اول) نے اس فن کو تقسیم چہارگانہ کی ایک شاخ قرار دیا تو اس سے عصر حاضر تک تعلیم و تدریس کے نشو و نما پر بھی برابر اثر پڑتا رہا - اندریں حالات غیر مناسب نہ ہوگا کہ اس خاکے میں ازمنۂ متوسط کی موسیقی کا تھوڑا بہت ذکر کر دیا جائے -

چنانچہ اس عہد میں آڈلبولڈ متوطن اٹریشٹ نے بھی اگرچہ ایک رسالہ موسیقی میں تصنیف کیا لیکن اس باب میں خاص طور سے شہرت اور قبول عام حاصل ہوا تو گیوڈو متوطن اریت سو کو - ممکن ہے اسکی شہرت میں ایک حد تک مبالغے سے کام لیا جاتا ہو لیکن اس سے بہر کیف اتنا ضرور اندازہ ہو جاتا ہے کہ مسیحی دنیا کے مغربی حصوں میں قرن یازدہم کے وسط میں موسیقی نے کہاں تک ترقی کر لی تھی خواہ اس میں گیوڈو کا ھاتھ کام کر رہا ہو ، خواہ دوسرے علما کا -

کہا جاتا ہے انگریز منجم اور میکانیکی آلیور متوطن مامس بیری نے کوشش کی کہ ایک برج پر چڑھ کر مصنوعی پروں کی مدد سے اڑ سکے - معلوم نہیں یہ افسانہ کہاں تک درست ہے - لیکن اس سے بہر حال قلب انسانی کی ایک دیرینہ آرزو کا پتہ چلتا ہے (۵)

مشہور شامی مورخ الیاس برشینایا نے بھی ایک عربی رسالہ میزان کی بحث میں تصنیف کیا جس میں سکوں اور وزنوں اور پیمائشوں کے علاوہ طرح طرح کے ترازوؤں کا استعمال بھی سمجھایا گیا تھا -

عالم اسلام میں اس وقت جو کارنامے علوم طبیعہ میں سرانجام دئے جا رہے تھے ان کی ابتدا ابن الہیثم سے کرنا پڑے گی جس نے قرن یازدہم کے شروع میں قاہرہ میں فروغ پایا - وہ دنیائے اسلام ہی نہیں ازمنہ متوسطی کا سب سے بڑا طبیعی ہے اور اس نے جو تحقیقات

---

۵ - روایات کی رو سے تو اندلس کا ایک مسلمان ابن فرناس بھی اسی قسم کی ایک کوشش کر چکا تھا — مترجم

ھندسہ اور عضوی بصریات میں کیں ازمنہ ماضیہ سے لےکر تااختتام قرن شانزدھم سب سے زیادہ معنی خیز تھیں۔ ابن الہیثم نے آنکھ کی تشریح اور رویت کے بیان میں نمایاں اصلاح کی ۔ مسلمان سائنسدانوں کو وزن مخصوص کی تعیین سے بڑی دلچسپی تھی ۔ اس روایت کو بیرونی نے بھی برقرار رکھا اور ۱۸ جواھرات وفلزات کی کثافت کا اندازہ کمال صحت سے کیا ۔ وہ اس امر کا مشاھدہ کر چکا تھا کہ روشنی کی رفتار آواز کی رفتار سے تیز تر ہے ، اتنی تیز کہ ان کا باھم کوئی مقابلہ ھی نہیں ۔ ابن سینا نے ھر اس مسئلے پر تحقیق و تفتیش کی نظر ڈالی جو طبیعیات میں اندنوں اساساً وضع کیا جا سکتا تھا ۔ وہ جانتا تھا کہ روشنی کی رفتار خواہ کیسی بھی زیادہ سہی بہرحال محدود رھیگی۔ موسیقی میں اس کا مطالعہ بالخصوص قابل تعریف ہے اور اس وقت کی لاطینی معلومات سے کہیں زیادہ آگے جن کا ذکر ھم اس فصل کے شروع میں کر آئے ھیں ۔ ابن سینا نے بتایا ہے کہ تضعیف ثمانیہ ، رابعہ اور خامسہ حتی کہ ثالثہ سے بھی کی جا سکتی ہے ۔

قاھرہ کے دارالحکمت میں ابن الہیثم کا ایک رفیق کار ماسویہ ماردینی بھی تھا جس نے ایسے روغن طیار کرنے کی ترکیب بتائی ہے جن کے لئے نہایت تیز حرارت کی ضرورت ھوتی ہے ۔ابن سینا کے کیمیائی نظریے خود اسکی جودت طبع سے مترتب ھوئے ۔ وہ مسلمان کیمیا سازوں کی اس رائے سے متفق نہیں تھا کہ دھاتوں کو رنگنے یا کانسی کا رنگ دینے سے ان کا جوھر بدل سکتا ہے۔ ابن سینا کے نزدیک دھاتوں کی ماھیت اس درجہ مختلف ہے کہ ان کا استحالہ ممکن نہیں ۔ ۱۰۳۴ کے قریب الکاثی نے ایک اھم رسالہ کیمیا گری میں تصنیف کیا ۔

ٹائپ نگاری یعنی متحرک ٹائپ کے ذریعے طباعت کی ایجاد قرن یازدھم کے پانچویں عشر میں اگرچہ پی شینگ نے کی تھی لیکن ٹائپ کا یہ اولیں نمونہ مٹی سے تیار کیا گیا تھا اور اسلئے قطعاً غیر تسلی بخش تھا لہذا پی شینگ نے بھی تجربہ چوبی ٹائپ سے کیا ۔ بایں ھمہ یہ ایجاد عملاً کارگر ھوئی تو کہیں تین سو برس کے بعد ۔

تقریباً یہی زمانہ توپنگ کا ہے جس نے ایک رسالہ کشید خمور میں لکھا اور جس کا ذکر ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ یہ واقعہ جو ابھی تک تحقیق طلب ہے صحت سے طے ہو جائے۔ اگر ہمارا بیان صحیح ہے تو ماننا پڑے گا کہ چین میں الکحل کی تیاری یورپ سے بہت پہلے ہو رہی تھی۔

۵۔ اسلامی تاریخ فطرت—بیرونی کی تصنیفات میں اشیائے فطرت کے متعلق بڑے قابل قدر اشارے کئے گئے ہیں۔ مثلاً اس کا یہ کہنا کہ پھولوں کی پنکھڑیاں تعداد میں ہمیشہ ایک سی نہیں ہونگی۔ نسطوری طبیب ابن الطیب نے نباتات کے موضوع ارسطا طالیسی رسالے کا ترجمہ عربی میں کیا اور اس میں بعض دوسری کتابوں کے اقتباسات بھی شامل کر دئے۔

۶۔ امریکہ کا آئسستانی اکتشاف، لاطینی جغرافیہ، اسلامی جغرافیہ معدنیات اور ارضیات— جغرافی نقطہ نظر سے اس عہد کا اہم ترین واقعہ یہ ہے کہ ۱۰۰۰ کے لگ بھگ چند آئستانی ملاحوں نے شمالی امریکہ کے بعض سواحلی حصص کا اکتشاف محض اتفاق طور پر کر لیا۔ چنانچہ ۱۰۰۳ تا ۱۰۰۶ میں آئسستانیوں نے یہاں وائین لینڈ کے مقام پر ایک نو آبادی بھی قائم کی گو بہت تھوڑے دنوں کے لئے۔ آئسستانی اکتشاف کی یہ حکایت بالکل صحیح ہے البتہ اس امر کی تعیین مشکل ہے کہ یہ لوگ کہاں کہاں اترے۔ قرن یازدہم کے نصف اول میں نارویجی ملاح اور قزاق بھی بڑی سرگرمی سے کم لے رہے تھے اور یہ امر تاریخی نقطہ نظر سے خاصا دلچسپ ہے مگر اس سے ہماری جغرافی معلومات میں کوئی اضافہ نہیں ہوتا۔

فرانسیسی، وقائع نگار ایموئین متوطن فلیوری کی تاریخ افرنج کا آغاز جس تخطیطی مقدمے سے ہوتا ہے ہرگز اس لائق نہ تھا کہ

یہاں اس کا ذکر کیا جاتا لیکن مغربی دنیا نے عیسائیت سے بجز اس کے جغرافی تلاش و تجسس کی اور کوئی نظیر نہیں ملتی۔

جغرافئین اسلام نے قرن نہم بلکہ اس سے بھی بڑھ کر قرن دھم میں جو انہاک اور سرگرمی ظاہر کی تھی اس کو دیکھتے ہوئے تعجب ہوتا ہے کہ عہد زیر بحث میں ان کی یہ کوشش مقابلتاً کیوں سست پڑ گئی۔ بایںہمہ یہ بیرونی کا زمانہ ہے اور بیرونی کا شمار دنیا کے اکابر جغرافیہ دانوں میں ہوتا رہیگا۔ البتہ یہ ضرور ہے کہ وہ اس میدان میں بالکل تنہا تھا۔ اس کی جغرافی خدمات بڑی گونا گوں، وسیع اور مہتم بالشان ہیں۔ اول جغرافیے کے ریاضیاتی پہلو کو لیجئے۔ بیرونی نے مساحت ارض میں طرح طرح کی پیمائش کیں اور علاوہ ازیں کئی ایک مقامات کے سماثلات کی تعیین بھی جس صحت سے کی اسے دیکھکر تعجب ہوتا ہے۔ یوں اس نے ریاضیاتی جغرافیے کو نشو و نما دیا۔ وہ ابعاد نگار تظلیل کے ایک نہایت ہی سہل منہاج کا مخترع ہے۔ ہندوستان کے حالات پر اس نے جس خوبی سے قلم اٹھایا اس قدر اہم اور بنیادی ہے کہ بیرونی کی اس تصنیف کا شمار دنیا کی بنیادی یادگاروں میں ہوتا رہیگا۔ اس نے قدرتی چشموں کے ظہور اور مصنوعی کنووں کی تشریح ماسکونی قوانین سے کی۔ وہ کہتا ہے وادئی سندھ شاید ایک قدیم بحری طاس تھا جو رفتہ رفتہ سیلابی مٹی سے اٹ گیا۔

ابن سینا کا رسالۂ معدنیات ان بڑے بڑے مآخذ میں سے ہے جن سے مغربی یورپ نے عہد نشاۃالثانیہ کے آغاز تک ارضیات میں استفادہ کیا۔

۷۔ لاطینی، بازنطینی، اسلامی (یا عربی) اور چینی طب——
لاطینی طب کے سلسلے میں ہمیں بالخصوص مدرسئہ سلرنو کی طرف اشارہ کرنا ہے، یعنی مسیحی یورپ کی سب سے قدیم علمی درس گاہ کی طرف جس کا ظہور اس عہد میں ہوا۔ یہ کہنا مشکل ہے کہ قرن یازدھم میں اس

مدرسے کو قائم ہوئے کس قدر زمانہ گزر چکا تھا ۔ لیکن اس امر کی تحقیق لا حاصل ہے کیونکہ یہ ساری مدت ہماری نگاہوں سے بہر کیف پوشیدہ رہیگی ۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اسکی سرگرمیوں کا پتہ قرن یازدہم کے نصف اول بلکہ وسط میں چلتا ہے ۔ اس کے ابتدائی ثمرات بالکل معمولی تھے اور اس وقت کی عربی تصنیفات کے مقابلے میں بغایت حقیر ۔ لیکن اس کے باوجود ان کی اہمیت سے انکار نہیں کیا جاسکتا اس لئے کہ وہ ایک نئے طبی ارتقا کا پیش خیمہ ہیں ۔ سلرنو علم و فن کا سر چشمہ تو نہیں تھا ، ہاں یورپ میں افکار طب کی تقسیم کا اولین مرکز ضرور تھا ۔ لہذا بعد کی سب درس گاہوں کو ایک حد تک اس کا منت کش ہونا پڑا ۔ ممکن ہے 'شفا اور آئینہ' انسانی' ایسے طبی رسائل جن کے مصنفین کا ہمیں کوئی علم نہیں اسی زمانے کی تصنیف ہوں ۔ پھر سلرنوی اطبا میں سے تین جو سب سے زیادہ قدیم العہد ہیں اور ہمارے لئے کچھ تصنیفات بھی چھوڑ گئے ایک تو گاریو پونٹس ہے، لومبارڈ جس نے ایک طبی جامع پاسیونارئیس کے نام سے تالیف کی ۔ دوسرا پیڑوکلیس مصنف پراک ٹیکا اور تیسرا الفانس اسقف اعظم سلرنو جس نے نمے سیوس کا ترجمہ کیا ۔

دو باز نطینی طبیب جن کا زمانہ غیر متحقق ہے شاید اسی عہد میں گزرے ۔ ڈمناس ٹس ' زچگی اور شیرخوارگی کی نگہداشت میں ایک رسالے کا مصنف اور اسٹیفانوس مگنے ٹیس جس نے ایک قراباذین تصنیف کی ۔

لیکن طب کے حقیقی ارتقا کے لئے ہمیں اسلامی دنیا کا رخ کرنا پڑے گا ۔ اطبائے اسلام اور ان کے کارناموں کی تعداد اس قدر زیادہ ہے کہ ہمیں ان کی تقسیم تین حصوں میں کرنی چاہئیے ' ہسپانوی ، مصری ، اور مشرقی اطبا میں ۔

اسپین : کرمانی کا ذکر ہم اس سے پہلے کر آئے ہیں ۔ وہ ریاضی اور جراحیات دونوں پر دسترس رکھتا تھا ۔ ابن الوافد کا رسالۂ مفردات ایک حد تک لاطینی میں محفوظ ہے ۔ اس نے ایک رسالہ علاج بالغسل میں بھی لکھا ۔ اطبا نے مذکورہ بالا میں ایک تیسرے یعنی یہودی طبیب ابن جناح کو بھی شامل کر لینا چاہئیے جسے سرا قسطہ میں فروغ ہوا اور جس نے ایک کتاب سادہ ادویات میں تصنیف کی ۔

مصر : مصر کے سربرآوردہ اطبا میں سے کم از کم چار کی سرپرستی فاطمی خلفائے کی ۔ اول ماسویہ ماردینی (میسوئے الا صغر) کولیجیے ۔ وہ ایک ضخیم قرابادین کا مولف ہے جسے یورپ نے ازمنہ متوسطہ میں حددرجہ مقبولیت اور پسندیدگی کی نظر سے دیکھا اور صدیوں تک اس مبحث پر سند تسلیم کیا ۔ مسلمان کحالوں میں عمار سے بڑھ کر شاید کسی نے ذاتی اپج سے کام نہیں لیا گو عمار کی سرگرمیاں اس کے مشرقی معاصر علی ابن عیسیٰ کے سامنے ماند پڑ گئیں ۔ عمار کے رسالہ کحالی کا حصہ جراحیات بالخصوص اہم تھا ۔ ان اطبا میں تیسرا نام ابن الہیثم کا ہے جس کا ذکر اس سے پہلے بھی کئی بار آچکا اور ہے جس کا اعادہ ہم اس لئے کر رہے ہیں کہ اس نے بصریات کا مطالعہ عضوی نقطہ نظر سے کیا ۔ آخری طبیب علی ابن رضوان ہے ، طب یونانی کی متعدد کتابوں کا شارح ۔ اسکی بہترین شرح وہ ہے جو اس نے جالینوس کی کتاب فن پر لکھی ۔ اس کا ایک رسالہ حفظانیات میں بھی ہے جس میں مصر کے حالات کا خاص طور سے لحاظ رکھ لیا گیا تھا ۔ یاد رکھنا چاہئیے کہ مانوفزیٹ عیسائی ماسویہ کے علاوہ باقی سب اطبا مسلمان تھے ۔

مشرق : ابن سینا اس عہد کا طبیب الاطبا ہے اور دنیا کے اکابرطبیبوں میں سے ایک ۔ اسکی زبردست تصنیف قانون کو جو ایک بڑی ضخیم طبی جامع ہے اسلام ہی میں نہیں بلکہ دنیائے مسیحیت نے بھی چھ سو برس تک سب سے بڑی سند تسلیم کیا ۔ قانون میں مصنف کے اپنے خاص مشاہدات بھی موجود ہیں مگر اس نے دلوں کو مسخر کیا تو اپنی باقاعدگی ، حسن ترتیب اور ادعا وتحکم کی بدولت ۔ ابن سنیا کا رتبہ بہ حیثیت طبیب گوجالینوس کو نہیں پہنچتا لیکن باعتبار اپنے ذہنی صفات اور ذہنی نقائص کے دونوں کے اسباب تفوق بھی قریباً قریباً

یکساں ھیں - البتہ ابن سینا کو جالینوس پر فضیلت ہے تو اس لئے کہ اس نے اطبائے اسلام کے وسیع تجربات سے فائدہ اٹھایا۔

ابن الطیب نے طب یونانی کی شرحیں لکھیں اور ابوسعید عبداللہ نے جس کا تعلق بخت یشوع ایسے مشہور خاندان سے تھا ایک رسالہ مرض عشق میں لکھا - وہ ان فلسفیانہ اصطلاحات سے بحث کرتا ہے جو اطبا نے استعال کیں ۔ نام نہاد جد اول صحت یعنی وہ طبی خلاصہ جوہ عمود وار خانوں میں منقسم ہے ابن بطلان کے قلم سے نکلا اور وھی شاید اس قسم کی مخصوص تلخیصات کا موجد بھی ہے - آخر الامر ھمیں علی ابن عیسیٰ کا ذکر کرنا ہے جس کا رسالہ کحالی اس موضوع پر عربی زبان کی بہترین تصنیف ہے - پھر یہ کیسی عجیب بات ہے کہ ان اطبا میں سے تین یعنی نصف سے زیادہ عیسائی تھے اور بغداد میں مقیم : ابن الطیب ، ابو سعید عبداللہ ، ابن بطلان اور جو اس امر کا ثبوت ہے کہ نصاریٰ بغداد کیسے وفادار تھے اور ان کے مسلمان حکمران کسقدر بے تعصب یاد رکھنا چاهئے کہ عیسائیوں کے مقابلے میں مسلمان اطبا کا وجود کہیں زیادہ اھم ہے - ۱۰۲۷ میں وانگ وائی - تے نے جسم انسانی کی کانسی سے دو شکلیں تیار کیں تاکہ فن بزل کی صراحت ہو سکے ۔

۸ - لاطینی ، اسلامی ، رومن اور شامی تاریخ نگاری — قرن یازدهم ھی بعض اهم لاطینی تذکرے تصنیف ھوئے لیکن عجیب بات یہ ہے کہ تھیٹمر اور آڈل بولڈ کے علاوہ اس عہد کے سربرآوردہ وقائع نگار سب کے سب فرانسیسی ھیں - بعینہ جیسے عہد ما بعد کے جرمن - ایموئین متوطن فلیوری نے افرنج قبائل کی تاریخ لکھی ، ۶۵۴ تک - اور اپنے استاد ابو کی سوانح عمری بھی - تھیٹمر متوطن مر سے برگ کی تاریخ سیکسنی بڑی مبسوط اور ایک حد تک سلافی حوادث پر مشتمل ہے۔ آڈل بولڈ متوطن اٹریشٹ نے ھنری دوم کے حالات زندگی پرقلم اٹھایا اور آدیمار متوطن شابانے نے آکی تانیہ کا ایک تذکرہ تالیف کیا - دیودوں متوطن ساں کئن تاں نارمنڈی کے ابتدائی نوابوں کا حال نظم و نثر میں بیان کرتا ہے - راؤل گلابر نے ۹۰۰ سے ۱۰۴۴ تک کی ایک تاریخ حکایات کی شکل میں قلمبند کی ۔

دو نامور مؤرخوں نے قرطبہ میں فروغ پایا - ابن الفرضی ھسپانوی علماء نے اسلام کی سوانح حیات کے ایک مجموعے کا مؤلف اور ابن حیان جس نے ایسے ھی ایک مجموعے کے علاوہ سپین کی ایک نہایت اعلی تاریخ لکھی ہے۔

باقی دنیائے اسلام میں صرف ایک مؤرخ گزرا ہے ۔ ہمارا مطلب ہے بیرونی ۔ لیکن بیرونی کی خدمات تاریخ چوٹی کی ہیں ۔ اقوام سلف کی ستتنیات میں وہ ان کی تقویم اور نظام سینین کی تشریح بھی کرتا ہے ۔ ہندوستان کا حال تاریخی معلومات کا مخزن ہے ۔

ارمن مؤرخ اسٹیفن اسولک تارونچی نے ساری دنیا کی تاریخ لکھی جو باز نطینی ، ارمن اور گرجی حوادث کے مطالعے میں بالخصوص اہم ہے ۔

الیاس برشی‌نایا نے ایک سریانی تذکرہ قلمبند کیا ، ۲۵ سے لے کر ۱۰۱۸ تک عربی ترجمے کے ساتھ ساتھ ۔ جاپان یا چین سے کسی ایسی اہم تاریخ کا پتہ نہیں چلتا جو اس عہد کی تصنیف ہو ۔ بیشک تاریخ تانگ کی تالیف اس وقت جاری تھی لیکن اس کی تکمیل عہد مابعد میں ہوئی ۔

۹ ۔ جرمن ، عبرانی ، سریانی اور چینی لسانیات ــ یہ کہنے کی ضرورت نہیں کہ نوٹ کر کے لاطینی سے جرمن ترجمے باعتبار لسانیات کس قدر اہم ہیں ۔ ان کو جرمن زبان میں علمی یا فلسفیانہ تصنیفات کا اولیں نمونہ تصور کیجئے ۔پھر جہاں تک اس امر کا تعلق ہے کہ ایک ملکی زبان میں وسعت پیدا کی جائے نوٹ کر کی یہ کوشش بادشاہ ایلفریڈ سے مشابہ ہے جس نے ایک صدی پہلے انگریزی کے استعمال کی حوصلہ افزائی کی تھی گو بحثیت مجموعی نوٹ کر کو اس معاملے میں بہت تھوڑی کامیابی ہوئی ۔

ابن جناح سرقسطی سے بڑھکر از منہ متوسط میں عبرانی لسانیات پر اور کسی کو عبور حاصل نہیں ہوا ۔ اس نے ان ہسپانوی یہودی نحویوں کے کام کی تکمیل کی جو قرن دہم کے نصف میں گزرے ۔ وہ ایک عبرانی قواعد اور عبرانی قاموس کا مصنف بھی ہے لیکن یہ دونوں کتابیں عربی میں قلمبند ہوئیں ۔شموئیل ہا ۔لوی قرطبی عالم تالمود نے بھی متعدد تصنیفات قواعد زبان میں چھوڑی ہیں ، بالخصوص کتاب دولت ۔

سریانی زبان کی ایک قواعد اور ایک سریانی عربی فرہنگ الیاس برشی‌نایا نے تصنیف کیا ۔ یہ از منہ متوسط کی آخری لغت ہے سریانی زبان میں ۔ نسطوری کاتھانی کوس الیاس طرھانی سے ہمیں ایک کلیسائی قوانین علی ہذا کلیسائی نظائر کا پہنچا ہے ۔ اس نے ایک رسالہ موکدات اور ایک سریانی قواعد بھی لکھی جس میں پہلے پہل عربی مفہاجات سے

کام لیا گیا۔ یوں ایک دور پورا ہوگیا۔ اس لئے کہ قرن ہشتم کے نصف اول میں عربی قواعد کو سریانی قواعد ہی سے تحریک ہوئی تھی لیکن عربوں اور ایرانیوں کو اہل شام کی نسبت قواعد کا زیادہ بہتر ملکہ حاصل تھا۔یہی وجہ ہے کہ انہوں نے اس باب میں کہیں بڑھ کر مستعدی اور سرگرمی سے کام لیا۔ اندریں حالات کیا تعجب ہے کہ تین سو برس کے ارق کے بعد حالات دگر گوں ہو گئے۔ اس لئے کہ اب عرب نحوی معلم تھے اور سریانی ان کے شاگرد۔

اس اثنا میں چینی لغت نگاری کو برابر فروغ ہورہا تھا۔ چئین پئینگ نین نے لوفا۔ یئین کی سمعی علی ھذا کو یہ۔ وانگ کی تصویری قاموس کی نظر ثانی کی اور یہ اسی کی تنقیح و تصحیح ہے جس پر بعد کے نسخوں کی بنا رکھی گئی۔ ایک اور زبردست سمعی قاموس چی یئون نے ترتیب دی جس میں ہزار سے زیادہ حروف دئے گئے ہیں سب سے بڑھ کر سنگ چی کے رفقائے کارمیں سے ایک تنگ تو جس نے ایک مختصر سی قاموس لی پو۔ یئون لیوہ کے نام سے شائع کی اور جو صرف دس ہزار حروف پر مشتمل تھی یہ تصنیف بے حد مقبول ہوئی۔

۱۰. خاتمہ سخن۔قرن یازدہم کے نصف اول کی ایک واصل باقی تیار کیجئے یہ دیکھ کر تعجب ہوگا کہ سر زمین جاپان کا اس میں کوئی حصہ نہیں۔ ھندو اور باز نطینی خدمات بھی نہایت معمولی ہیں اور مشکل سے اس قابل کہ ان کا ذکر کیا جائے۔ یہ اس لئے کہ ھندوستان کی نیابت صرف شری دھر یعنی دوسرے درجے کے ایک ریاضی دان نے کی اور باز نطینی دنیا کی دو ایسے اطبا نے جن کے متعلق یہ بھی ثابت نہیں کہ فی الواقعہ اس زمانے میں گزرے ہیں۔ یوں بھی اکثر دیکھنے میں آیا ہے کہ بنی نوع انسان کا جب ایک حصہ آرام کر رہا ہو تو دوسرا شدید جدوجہد میں مصروف ہو جاتا ہے۔ گویا ہم اپنے اصلی فریضۂ حیات کو باری بازی سے اور دم لے کر ادا کرتے ہیں۔

چنانچہ ان دنوں میں یہ فریضہ مسلمانوں کے ہاتھوں سے ادا ہوا۔ ذرا ابن یونس، ابن الہیثم، کرخی، بیرونی، ابن سینا، عمار، علی ابن عیسی اور ابن حزم ایسی بلند مرتبہ ہستیوں کا خیال تو کیجئے۔ یہ حضرات فی الواقعہ اس زمانے کے قائد اور رہنما تھے اور سب کے سب مسلمان۔ فردوسی اس عہد کا ادیب اعظم ہے۔ وہ ایرانی تھا اور اس کا شمار دنیا کے اکابر ادبا علی ھذا انسالیت کے بڑے بڑے ترجمانوں

میں ہوتا رہے گا - مسلمانوں کے بعد یہود کا قدم سائنس اور فلسفہ میں سب سے آگے تھا - ابن جابی رول اور ابن جناح جس پر تعجب نہیں ہونا چاہئے کیونکہ یہود اس وقت عربی کے رنگ میں رنگے ہوئے اور مذہب کے سوا ہر بات میں براہ راست اسلامی ثقافت کے زیر اثر تھے - یہاں ان مسیحی علماء کا ذکر بے محل نہ ہو گا - جنہوں نے علوم اسلامیہ کی تشکیل میں حصہ لیا - یہ سب طبیب تھے اور ان میں سے تین : ابن الطیب ، ابو سعید عبداللہ اور ابن بطلان کو بغداد میں فروغ ہوا - چوتھے یعنی ماسویہ ماردینی کو مصر میں -

مسلمانوں کے دو اکبر کبائر سائنسدان بیرونی اور ابن سینا ایرانی ہیں - ابن طاہر ، کوشیار ابن لبان ، ابن الحسین (؟) ابوالجود اور نسوی کا تعلق بھی ایران سے تھا - فاطمیوں کی سرپرستی نے قاہرہ کو دنیا کے عظیم ترین مراکز علم میں جگہ دے رکھی تھی - چنانچہ یہی مقام ہے جہاں ابن یونس ، ابن الہیثم عمار اور علی ابن رضوان نے اپنی سرگرمیاں جاری رکھیں - بغداد بھی آل بویہ کے ماتحت اپنا فرض ادا کر رہا تھا اور نصر ابن یعقوب ، باقلانی ، ابن الحسین (؟) کرخی ، کاثی ، علی ابن عیسی ایسے علما عباسی خلفا کے اس شہر کی آب و تاب کا باعث ہو رہے تھے - آخر میں اسپین کی باری آتی ہے جہاں اموی فرمانرواؤں اور طوائف لملوک نے علم و حکمت اور ادب کی حوصلہ افزائی کی - لیکن یاد رکھنا چاہئے کہ اسلامی اسپین کی تین بڑی بڑی ہستیوں ابن جناح ، ابن حزم اور ابن جابی رول میں سے مسلمان صرف ایک تھا یعنی ابن حزم باقی دونوں یہود - شموئیل ھا-لوی بھی یہودی ہے مگر اس کے سوا باقی ماندہ ہسپانوی علما جن کا ذکر سطور بالا میں آ چکا ہے سب کے سب مسلمان تھے: کرمانی ، ابن السمح ، ابن ربی الرجال ، ابن الصفار ابن الوافد ، ابن الفرخی اور ابن حیان -

ارمنوں کے یہاں ایک نامور وقائع نویس پیدا ہوا اسٹیفن اسولک تارولجی - شامیوں میں دو زبردست مؤرخ الیاس برسئی نایا اور الیاس طرھانی

مسیحی دنیا کے مغربی حصص کی خدمات علم کا مقابلہ اگر عالم اسلام سے کیا جائے تو اول اول محسوس ہوگا کہ ان خدمات کی کوئی حثیت ہی نہیں - لیکن یہ احساس ایک حد تک گمراہ کن ہے کیونکہ وہ اپنی فروتری کے باوجود معنوں سے خالی نہیں - یہاں امریکہ کے اکتشاف یا لائیف ارک سن اور تورفن کارل سفنی کے زیر اہتمام سب سے پہلی نو آبادی کا ذکر فضول ہے - یہ ایک اتفاقی امر تھا اور اس سے کوئی مستقل نتیجہ مرتب نہیں ہوا - اتنا بھی نہیں کہ اس براعظم کا اکتشاف عجلت سے ہو جاتا ہے - البتہ سلرنو کے مدرسئہ طب اور مغربی موسیقی کی ترتیب و تدوین علمی نہج پر بیشک اہم واقعات ہیں - ان کی ابتدا معمولی تھی اور ابتدا ہمیشہ معمولی ہوا کرتی ہے - لیکن سلرنو اس طویل ارتقا کا نقطئہ آغاز ہے جس کی انتہا بالآخر ایک پاسچر پر ہوئی بعینہ جیسے وہ ادنی سی کوششیں جو شروع شروع کے لاطینی مصنفین نے ایقاعی غنا میں کیں ایک اور طویل مگر خالصاً مغربی اور مسیحی ارتقا کا پیش خیمہ بنیں جس سے آخر آخر ایک بٹووین کا ظہور ہوا -

مغربی دنیا کے باقی مشاغل نسبتاً بے حقیقت ہیں - دلچسپی ہے تو صرف اس بات سے کہ یورپ کا ذہنی احیا کسی ایک مرکز تک محدود نہیں تھا - برعکس اس کے متعدد مراکز علم اس تحریک میں حصہ لے رہے تھے - نوٹکر متوطن سان گال سوئستانی ہے - زاگم بولڈ متوطن کولون اور تھیٹمر متوطن مرسے برگ جرمن - برنے لی نس متوطن پیرس ، ایموئین متوطن فلیوری ، آدیمار متوطن شابانے ، دیودوں متوطن سان کئن تان اور راؤل گابر متوطن کلنی سب کے سب فرانسیسی آلور متوطن مامس بیری اور برٹ فرتھ متوطن رمزے انگریز ہیں - آؤل بولڈ متوطن اٹریشٹ اور راڈولف متوطن لیج بلادزیریں کے رہنے والے - بات اصل میں یہ ہے کہ ہر مسیحی دیر اور ہر کلیسیائی مدرسہ اپنی جگہ پر ایک ثقافتی مرکز کی حثیت رکھتا تھا گو اسلامی مراکز—

بغداد و غزنہ قاہرہ اور قرطبہ— کے سامنے بالکل ہیچ ۔ سلر نو کی اہمیت البتہ چند ہی دنوں میں بڑھتی جائے گی اور جب تک ایک صدی اور آگے چل کر از منہ متوسط کی جوامع قائم نہ ہو جائیں گی یہی ایک مدرسہ دنیائے مسیحیت کے بین الاقوامی مرکز علم کا کام دیگا ۔

جاپان کے ارتقائے علم میں جو عارضی انقطاع رونما ہے اس کی طرف ہم اس سے پہلے اشارہ کر آئے ہیں ۔ لیکن چین میں اس کے بالکل برعکس دولت سنگ کی بدولت ایک نئے عصر زریں کی ابتدا ہو رہی ہے ہم نے متعدد نامور چینی علما کا ذکر کیا تھا: وانگ چن جو، پی شینگ، توپنگ، وانگ وائی - تے، چین پینگ چینن، سنگ چی، تنگ تو-پھرضرور تھا کہ سنگ خاندان کے زریں کارنامں کا اثر جاپان میں بھی محسوس ہوتا جہاں عنقریب ذہنی جدوجہد کے ایک حیرت زا دور کی ابتدا ہو گی جس سے ثابت ہو جاتا ہے کہ اہل جاپان ابھی بلوغ کو نہیں پہنچے کیونکہ وہ ادنی سے ادنی محرک کے لئے بھی چین کے دست نگر تھے ۔

اب اگر ان تمام مباحث کا جائزہ الگ الگ لیا جائے تو مختصراً کہا جا سکتا ہے کہ اس عہد کے بڑے بڑے کارنامے کیا ہیں ۔ ریاضی میں ہندسہ ، جبرو مقابلہ اور حساب کا زبردست ارتقا جس کا سہرا مسلمانوں اور صرف مسلمانوں کے سر ہے ۔ ہیئت میں ابن یونس کے مشاہدات اور طبیعیات میں ابن الہیثم کا مطالعہ بصری ۔ ایقاعی غنا میں یورپ کا اقدام ۔ صنعت و حرفت میں ٹائپ کے ذریعے طباعت کی ایجاد پی شینگ کے ہاتھوں ۔ جغرافیے میں امریکہ کا اکتشاف ۔ ارضیات میں بیرونی اور ابن سینا کا مطالعہ ۔ طب میں سلر نو کا ظہور عمار کا رسالہ کمالی اور ابن سینا کی ہمہ گیر خدمات ۔ لسانیات میں عبرانی اور سریانی قواعد کی تکمیل ، علی ہذا چینی لغت نگاروں کی زبردست سر گرمیاں ۔ پھر ان کارناموں میں کئی ایک تاریخی اور فلسفیانہ تصنیفات کا اضافہ بھی کر لینا چاہئے جن کی حقیقی قدروقیمت کا ہمیں کوئی اندازہ نہیں ہو سکا

لیکن جو اس عظیم الشان عصر یعنی عصر بیرونی کے وقار علم اور ذہنی تفوق کا ایک اور ذریعہ ثابت ہونگی -

۲ - فلسفیانہ اور البہیاتی ہس منظر

نوٹ کر لابیو

لابیو کے معنی ہیں ''کندہ لب'' - ڈوٹکر جرمن کے نام سے بھی مشہور ہے ان ترجموں کے باعث جو اس نے جرمن زبان میں کئے - یاد رکھنا چاہئے کہ ایک اور نوٹکر بھی ہے : نوٹکر متوطن ساں گال ، یا نوٹکر الکن (بال بلس) - ''ح ۸۳۰ تا ۹۱۲ ، جس نے ایک بڑے ''دلکش ترانے'' کے الفاظ ترتیب دئے (۳) - دونوں الگ الگ شخص ہیں - یہ نوٹ کر شاید ۹۵۰ کے لگ بھگ سوئستان کے شہر تورگئو (۴) میں پیدا ہوا - ساں گال کے بینے ڈکٹی دیر میں فروغ پایا جہاں ۱۰۲۲ کی وبائے طاعون میں اس کا انتقال ہو گیا - مدرسہ ساں گال کا (جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ایک دوسرے نوٹ کر یعنی نوٹ گر متوطن لیج پر قرن دہم کے دوسرے نصف میں) شہرہ آفاق معلم - نوٹ کر لے مارٹیانس کیپیلا ، بئے ٹیئس اور ارسطو وغیرہ کا ترجمہ جرمن زبان میں کیا (۵) اور ہم کہ سکتے ہیں کہ وہ جرمن ادب کے بانیوں میں سے ہے - اس نے منطق کی تعلیم دی اور ایک کمپوٹس (۶) بھی تصنیف کیا -

---

۱ - Notker Labeo

۲ - Stammerer (Balbulus), St. Gall

۳ - Media vita in morte sumus

۴ - Thurgau

۵ - De categoriis, De interpretatione

۶ - Compotus

متن—Die Schriften Notkers and seiner Schule شائع کردہ Paul Piper (۳ ج میں ، مصور ، فرائی برگ ۱۸۸۳-۱۸۸۲)-

تنقید — Meyer vom Knonau, Allgemeine Deutsche Biograpie میں (24. Bd., 39-41, 1887). Johann Kelle : Die S. Galler deutschen Shriften und Notkar Labeo (76 p., 8 pl., Munchen, Bayer. Ak. der Wiss., ICI. Bd, 1888). Paul Hoffmann : Die Mischprosa Notkers des Deutschen (288 p., Palaestra, 58, Berlin, 1910). August Naaber : Die Quellen von Notkers Boethius (67 p., Diss., Munster, 1911). Karl Schulte : Das Verhaltnis von Notkers Nuptide Philologiae et Mercurii zum Kommentar des Remigius Antissiodorensis (122 p., Munster 1. W., 1911). Hans Naumann : Notkers Boethius, Unterschungen uber Quellen und Stil (126 p., Strassburg, 1913). Lynn Thorndike : History of Magic (vol. I, 677, 1923. نوٹ کر کے بارے میں). James Midgley Clark : The Abbey of St, Gall as a centre of literature and art (Cambridge, 1926). Max Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 2, 694-699, 1923)

نوٹ کر سے لسانیات میں بھی متعدد تصنیفات منسوب کی جاتی ہیں لیکن یہاں ان کا حوالہ دینا ممکن نہیں -

یہودی فلسفہ اور الٰہیات

یوسف ہا روئہ

ابو یعقوب الباصر - یوسف بن ابراهیم ها۔کوهن۔ها روئہ (ے) (بمعنی کاهن و یوسف نابینا) - الباصر عبرانی لفظ ها - روئہ کا مترادف قرن یازدهم کے نصف اول میں فروغ پایا ایران اور ارض بابل میں -

ے - Ioseph ben Abraham ha-kohen ha-Ro'eh

قرئی الہیات داں اور مبلغ جس نے متکلمین اسلام کے نظریوں کا اطلاق خود اپنے فرقے کے اصول وعقائد پر کیا۔اس کی مخصوص تصنیف ، محتوی کا مطالعہ مغربی کلام کے لئے بھی اھمیت سے خالی نہیں اور وہ کسی مسلمان کی قلم سے بھی لکھی جا سکتی تھی (۸) ۔ یہ کتاب عربی میں ہے لیکن تھوڑے ھی دنوں میں توبیہ بن موسیٰ (۹)۔ نے اس کا ترجمہ عبرانی میں کردیا ، سفر ھا۔ نعموت یا ذکرون ھا دتوت (۱۰) کے نام سے ۔

Isaac Brayde کا مقابلہ دائرۃالمعارف یہود میں (مجلد ھفتم ۴۵۵-۱۹۰۴) اور Isaac Husik کی Mediaeval Jewish Philosophy (۵۵-۴۸-۱۹۱۸)

شموئیل ھا۔لیوی

ناگید بن یوسف ابن نگدیلا (۱۱) ۔ قرطبہ میں ولادت پائی ، ۹۹۳ میں ۔ اول مالقہ (۱۲) میں ۱۰۱۳ سے اور پھر غرناطہ میں جہاں ۱۰۵۵ میں اس کا انتقال ھو گیا فروغ حاصل کیا ۔ یہودی مدبر نحوی ، تالمودی ، شاعر اور مربی علم فضل ۔ غرناطہ کے زیری سلطان حبوص کا وزیر جس نے ۱۰۱۹ سے ۱۰۳۸ تک حکومت کی (۱۳) اس کی تصنیفات اگرچہ زیادہ تر عبرانی میں ھیں لیکن وہ عربی کا بھی جید عالم تھا ۔ لاطینی اور بربر زبانیں بھی جانتا تھا ۔ اس نے قواعد لغت میں متعدد کتابیں تصنیف کیں جن میں سے ایک یعنی کتاب اموال (۱۴)

۸ - جیسا کہ مصنف لکھ چکا ہے کہ یہودی علم کلام اسلامی علم کلام کا چربہ تھا—مترجم

---

۹ - Tobiah ben Moses .

۱۰ - Zikron he-datot, Sefer ha-ne'imot

۱۱ - ناگید کا مطلب ہے ملت یہود کا رئیس- اسلامی حکومت میں یہود کا نمائندہ - مسلمانوں کے ماتحت انہیں حق خود اختیاری حاصل تھا۔ شموئیل کو ۱۰۲۷ میں غرناطہ کا ناگید نامزد کیا گیا—مصنف

۱۲ - Malaga

۱۳ - اسلامی ریاست میں اس سے قبل کسی یہودی کو اتنے اختیارات حاصل نہیں تھے - شموئیل نے ان کا استعمال بھی بڑی خوبی سے کیا۔مصنف

۱۴ - Book of Riches

کو بالخصوص قدر و منزلت حاصل تھی ۔ شموئیل نے تالمود پر بھی قلم اٹھایا ، اس سلسلے میں اس کی سب سے اہم ترین تصنیف وہ اہم مقدمہ ہے جس کا نام ہے میبوھا تالمود (۱۵)

Constantin l 'Empereur : Clavis Talmudica. completas — متن formulas, loca dialectica et rhetorica priscorum Judeaeorum continens (Leyden, 1633).

Dozy : Spanish Islam (607-616. London, 1913. تنقید — سینن غلط ھیں

Isaac Broyde, Jewish (Vol. XI, 24-25, 1905 (معه کتابیات Encyclopaedia میں

ابن جابی رول

لاطینی میں اویس‌برون (اونسے برول ، اوسی برول وغیرہ) (۱۶) سلومون بن گبریول (۱۷) یا عربی میں ابو ایوب سلیمان ابن یحییٰ ابن جابی رول ۔ مالقہ میں ولادت پائی ۱۰۲۱ کے قریب دفات بلنیہ (۱۸) میں ہوئی ح - ۱۰۵۸ - ھسپانوی ۔ یہودی ''فلسفی یہود کا افلاطون'' یورپ میں مذھب اشراق کا معلم اول - اس کی بڑی بڑی تصنیفات میں ایک فلسفیانہ مقدمہ ہے ' ینبوع حیات (۲۰) (۱۱۵۰ میں اس کا ترجمہ لاطینی میں ہوا ۔ ڈنس اسکوٹس اور بعض دوسرے فرانسسکیوں

۱۵ - Mebo ha-Talmud

۱۶ - Avicebron (Avencebrol, Avicebrol)

۱۷ - Solomon ben Judah ibn Gabirol

۱۸ - Velencia

۱۹ - تقریباً یہی زمانہ ہے جب یہود کی ذھنی مرکزیت ارض بابل سے اسپین منتقل ہوئی - قرن یازدھم کے وسط تک ان کا ذھنی مرکز ارض بابل ، ھی میں تھا — مصنف

۲۰ - Fons vitae, Duns Scotus

نے اس سے بہت گہرا اثر قبول کیا)۔ دوسری 'تہذیب الاخلاق' (سراقسطہ ۴۵ ۱) یعنی عقائد مذہبی سے الگ اخلاق کا ایک رسالہ۔ یہودی علم کلام پر اس سے اتنا اثر مرتب نہیں ہوا جتنا مسیحی کلام پر -

جس طرح ایک ہزار برس پہلے فیلون نے افلاطونی فلسفہ کو مشرقی رنگ دیا اور یوں اس کی مسیحی اور اسلامی شکل کا راستہ طیار کیا تھا بعینہ ابن جابی رول نے اب اسی یونانی - اسلامی فلسفہ کو مغربی پیرائے میں یوروپ کو واپس کر دیا (۲۱) -

متن اور ترجمے—Fons Vitae (ینبوع الحیات) کا ترجمہ یحییٰ ھسپانوی Joanne Hispano Dominico Gundissalin نے عربی سے لاطینی میں کیا ترتیب اول از Clemens Baeumker مقالہ تاریخ فلسفہ از منہ متوسطہ، ۱ - میونسٹر ، ۱۸۹۵-۱۸۹۲) - Ibn Gebirol کی La fuente de la vide قرن دوازدھم کا ترجمہ ار یحیی ھسپانوی Domingo Gonzaler عربی سے لاطینی میں por Federico de Castro of Fermandezy por primera vez al (۴ ج س -۳۵۸ ص-میدرڈ ، ۱۹۰۳-۱۹۰۱) -

تہزیب الااخلاق The Improvement of Moral Qualities ترتیب و ترجمہ ، مقدمہ از Sstephen S. Wise (126 p., New York 1902).

منتخب دینی نظمیں جن کا ترجمہ Isreal Zangwill نے Davidson Israel کے طیار کردہ ایک تنقیدی نسخے سے انگریزی نثر میں کیا (انگریزی اور عبرانی بالمقابل صفحات ۳۰۶-۴ ص فلےڈلفیا ۱۹۲۳) -

تنقید—Leopold Dukes : Salomon ben Gabirol und die ethischen Werke desselben, mit einer Uebersicht der meisten ethischen Werke der Araber (136 p., Hanover, 1860). J. Guttmann : Die Philosophie des Salomon ibn Gabirol (276 p., Gottingen, 1889).

---

۲۱ - مصنف کا یہ خیال محل نظر ہے - ملاحظہ ہو مقدمہ—مترجم

Rudolf Seyerlen : Die gegenseitigen Beziehungen zwischen abendlandischer und morgenlandischer Wissenschatft mit besonderer Rucksicht auf Salomon ibn Gabirol (akad. Rede) (41 p., Jena, 1899). David Kaufmann : Studien uber Salomon ibn Gabirol (Budapest, 1899). S. Horovitz : Die Psychologie bei den Judisehen Religionsphilosophen des Mittelalters von Saadia bis Maimuni. Heft 2. Gabirol (Jahresbericht des judischtheologischen Seminars zu Breslau, (1-146,1900). مقالہ Ibn Gabirol, Jewish Encyclopaedia میں (12 cols., 1904. اہم ہے (از Stephen S. Wiss, Michael Friedlander, Gottheil. Mishael Wittmann : Zur Stelling Avencebrol's in Entwicklungsgang der arabischen Philosophie. Ein Beitrag zur Forschung seiner Quellen (Beitr. zur Gesch. der Philophie des Mittelalters, V, 1, 77 p., Munster. 1905) P. Duhem : System du monde (vol. 5, 1-75, 1917.) I. Husik : History of Mediaeval Jewish Philosophy (58-79. New York, 1918).

فردوسی

ابوالقاسم فردوسی۔ غالباً ۹۳۴ء میں ولادت پائی خراسان کے شہر طوس میں جہاں ۱۰۲۰-۲۱ء میں اس کا انتقال ہو گیا۔ ایران کا شاعر اعظم جس نے اسلامی فتح کے آغاز تک اپنے ملک کی افسانوی تاریخ شاہنامہ ایسی عظیم الشان رزمیہ میں قلمبند کی۔ یہ تصنیف (تقریباً ساٹھ ہزار ابیات) ۱۰۱۰ء میں تکمیل کو پہنچی (۲۲) اور اس کی ابتدا ۹۷۵ کے لگ بھگ ہوئی۔فرروسی کو ایران کا ڈانٹی قرار دیا جائے تو بے جا نہ ہو گا۔

۲۲ - فردوسی کو قرن دھم کے آخر یا یازدھم کے شروع میں جہاں جی چاہے جگہ دی جا سکتی ہے۔ ہم نے دوسری صورت اختیار کی کیونکہ شاہنامے کی تکمیل ۱۰۱۰ سے پہلے نہیں ہوئی اور ہمیں اس کا زمانہ تکمیل ہی سب سے اہم نظر آیا۔مصنف

جیسے ہم اس خاکے میں جگہ دے رہے ہیں تو اسی بنا پر جس بنا پر ڈانٹی کو - شاہنامہ اس عصر کا ایک شان دار مرقع ہے جس میں نسل نگاری ، قدیم صناعیات اور متعدد ایجادات (شطرنج ، خود حرکت آلات ، صنعت ریشم وغیرہ) کے متعلق بھی دلچسپ معلومات ملینگی -

متن اور ترجمے - شاہنامے کا مکمل متن Turner Macan نے ترتیب دیا (۴ ج یں ، کلکتہ) (۱۸۲۹) نیز Jules Mohl نے فرانسیسی ترجمے کے ساتھ (۲ ج یں-پیرس ۱۶۶۸-۱۸۳۸) - مختصر انگریزی ترجمہ (فارسی متن کے ساتھ یا بغیر) از Atkinson (لندن ۱۸۳۴)- آرتھر جارج وارنر اور اڈمنڈ وارنر کا انگریزی ترجمہ (۸ ج میں-لندن ۱۹۲۳-۱۹۰۵)

تصرفات از Helen Zimneen (لندن ۱۸۸۴ - وامبری نے تعریف کی ہے) اور از Ella C. Sykees (لندن ۱۹۰۴) -

مختصر جرمن ترجمہ از Adolf Fr. von Schack (طباعت معلوم، ۳ ج یں ، اشٹٹ گارٹ (۱۸۷۷)- از F. A Bayer داستان ۱ تا ۱۲ - ۱ برلین ۱۸۹۰) -

مکمل ایطالوی ترجمہ Italo Pizzi (۸ ج یں،توربنو ۱۸۸۶-۱۸۸۹-

تنقید (عام)—J. J. Ampere: La Schahnameh (la science et les letters en Orient, 279-373, Paris, 1865). E. Renan : Le Schahnameh (1877). (Melanges d'histories et de voyages, 135-145, Paris, 1890. ۱۸۶ میں وفات پائی). (دونوں مقالات کا خیال مول کے ترجمے سے پیدا ہوا - مول نے E. G. Browne : Literary History of Persia (vols. 1-2, 1908-1906). I. Pizzi : Firdusi (62 p., Profli, Modena, 1911. (فردوسی کے اس ایطالوی مترجم کا مختصر سا مقالہ بشمول کتابیات) A. V. Williams Jackson : From Constantinople to the Home of Omar Khayyam (New York, 1911. بالخصوص ص ۲۹۶-۳۷۸). Cl. Huart : Encyclopeadia of Islam (vol. 2, 110, 1914). Car a de Vaux : Bes Penseurs de l'Islam (Vol. 1, 173-186, Paris, 1921).

تنقید (مخصوص)—Italo Pizzi : L'invenzione del giuco degli scacchi. Versione del persiano (46 p., Torino, 1886). E. O. von. Lippmann : zur Geschichte der Narkose (Mitt. zur Gesch. d. Medizin, vol. 10, 397, 1910, Abhalu Vortrage, Vol. 11, 228-289, 1913).

شامی فلسفہ

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ الیاس برشینایا پر فصل تاریخ (۸) میں آگے چل کر ۔

اسلامی فلسفہ اور الٰہیات

نصر ابن یعقوب

ابو سعید نصر ابن یعقوب الدینوری ۔ زمانۂ فروغ ۱۰۰۶ کے لگ بھگ ۷-۱۰۰۶ میں اس نے تعبیر رویا کا ایک رسالہ خلیفۃالقادر باللہ کے حضور پیش کیا یعنی ''کتاب‌القادری فی‌التعبیر'' ۱۵ ابواب ۔

عربی میں قدیم ترین رسالہ اور ہمیں اس کا یہاں خاص طور پر اس لئے ذکر کرنا پڑا کہ کارل بروکلمن کے نزدیک (تاریخ ادبیات عرب ، جلد اول ۲۴۴ ، ۱۸۹۸ء) وہ اس موضوع میں عربی کا قدیم ترین رسالہ ہے ۔ لیکن یہ امر نہایت تعجب انگیز ہے کیونکہ تعبیر رویا کی بحث مسلمانوں کی اُفتاد طبیعت کے عین مطابق تھی (۲۳) اور اس لئے مؤرخ سمجھتا ہے کہ اس قسم کے متعدد رسائل کہیں نہ کہیں محفوظ ہونگے ۔ ہیلے نیکی زمانے سے برابر یہ خیال چلا آ رہا تھا کہ خوابوں سے در اصل ان اثرات کا اظہار ہوتا ہے جو عالم اکبر سے روح انسانی پر مترتب

۲۳ - بطور ایک عملی مبحث کے دیکھئے مقدمہ—مترجم

ہوتے ہیں اس لئے کہ۔
نیند کی حالت میں روح ایک حد تک جسم سے آزاد ہو جاتی ہے۔ لہذا تعبیر رویا کا مبحث بھی نجوم میں شامل ہوگیا اور قدرتاً فلسفی، ہیئت داں اور طبیب یعنی ہر وہ شخص جسے علم و حکمت سے دلچپی تھی اس کا مطالعہ کرنے لگا۔ اندریں صورت اگر یہ مان بھی لیا جائے کہ نصر بن یعقوب کا رسالہ اس موضوع میں پہلی مستقل تصنیف ہے جب بھی یہ امکان باقی رہ جاتا ہے کہ مسلمانوں کے یہاں تعبیر رویا میں ضرور کچھ نہ کچھ لکھا گیا ہوگا۔ اس رسالے کے اختتام پر ایسے ایک سو مشہور علما کے نام گنوائے گئے ہیں جنہیں تعبیر رؤیا میں کمال حاصل تھا۔ یہ موضوع بہرکیف ایسا ہے جس میں مزید تحقیق و تفتیش خالی از فائدہ نہ ہوگی (۲۴)۔

مناسب ہوگا یہاں اس امر کی طرف بھی اشارہ کر دیا جائے کہ کندی (قرآن نہم کا نصف اول) نے بھی اس موضوع میں ایک رسالہ تصنیف کیا تھا جس کا ترجمہ گیرارڈو متوطن کریمونہ نے کیا بعنوان نوم اور رویا (مرتبہ A. Nagy ۱۸۹۷ میں)۔ نیز دیکھئے ہمارا شذرہ احمد ابن سیرین پر (قرآن نہم کا نصف اول)

باقلانی

ابوبکر احمد ابن علی ابن الطیب الباقلانی (۲۵)۔ مولد بصرہ۔ بغداد میں فروغ پایا جہاں ۱۰۱۳ میں انتقال ہوگیا۔ مسلمان الٰہیات داں۔ اشعری کا تلمیذ رشید جس نے امام موصوف کے کام کی تکمیل کی۔ بقول ابن خلدون یہ باقلانی تھا جس نے کلام میں جواہر اور خلا کے تصورات کا آغاز کیا اور جواہرات کو زمان و مکان تک

۲۴ - دیکھئے مقدمہ۔۔مترجم
۲۵ - یعنی باقلہ فروش۔۔مصنف
باقلہ سیم کی پھلیوں کو کہتے ہیں۔۔مترجم

وسعت دی اور انہیں غیر مسلسل ٹھہرایا ۔ یہ امر نہایت دلچسپ ہے اس لئے کہ باقلانی کے مقاصد اصلاً دینی تھے اور غرض یہ کہ خدا ہی کی فعالیت عالم گیر ، مسلسل اور تخلیقی ہے (۲۶) باقلانی شاید بازنطینی الہیین کے ذریعے یونان کے جواہری نظریوں سے روشناس ہوا (۲۷) ۔

Ibn Khallikan (de Slane) vol. 2, 671-672). M. A. F. Menren : 111 Congres des orientalistes (vol. 2, 228, St. Petersbourg, 1876). Martin Schreider : VIII Congres, Stockholm (vol. 2, 108, 1889). C. Brockelmann : Encyclopaedia of Islam (vol. 1, 603, 1911). G. E. Moore : History of Religions (vol. 2, 429, 1919).

کرمانی

ملاحظه هو فصل ریاضیات (۳) آگے چل کر ۔

ابن طاہر

ابو منصور عبدالقاہر ابن طاہر ابن محمد البغدادی ۔ نیشا پور میں فروغ پایا اور ۱۰۳۷-۳۸ میں فوت ہوگیا خراسان کے شہر اسفرائین میں فوت ہوگیا ۔ مسلمان مصنف جس نے اسلامی فلسفہ ریاضی اور الہیات کی تاریخ پر قلم اٹھایا ، ریاضی داں ، مذہباً شافعی ۔ کتاب‌الفرق بین‌الفرق ابن طاہر کی مخصوص تصنیف ہے لیکن اس نے متعدد کتابیں حساب میں بھی لکھیں ۔ ان میں التکمیل سب سے زیادہ اہم ہے ۔ وہ مسائل وراثت کے حل میں بڑا مشاق تھا ۔

---

۲۶ - حاشیہ ۲۳ کی طرح اس سلسلے میں بھی دیکھئے مقدمہ—مترجم

۲۷ - باقلانی کا نظریہ یونانی نظریے سے بالکل منتخب ہے ۔ دیکھئے مقدمہ—مترجم

متن۔ کتاب الفرق کی ترتیب محمد بدر نے عربی میں کی (بہت خراب) (۳۸۵ ص ۔ قاہرہ، ۱۹۱۰ ۔ تبصرہ از گولڈ تسہیر مجلہ جرمن مجلس شرق، مجلہ ۶۵ ۔ ص ۳۶۴ ۔ ۳۴۹، ۱۹۱۱) ۔ انگریزی ترجمہ از Kate Chambers Seelye (حصہ اول ۔ ۲۳۴ ص ۔ نیویارک، ۱۹۳۰ ۔ آئی سس، ۴ : ۶۳) ۔

تنقید — Ibn Khallikan (De Slane) (vol. 2, 149, 1843). C. Brockelmann : Arabische Litterature (vol. 1, 385, 1898. سات سطریں صرف). H. Suter : Die Mathematiker der Araber (0, 1900). Encyclopaedia of Islam (vol. 1, 570 بذیل بغدادی).

ابن الہیثم

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل طبیعات (۴) میں آگے چل کر ۔

البیرونی

ابو ریحان محمد ابن احمد البیرونی (یا البیرنی) ۔ خوارزم (خیوا) میں ولادت پائی، ۳۔۹ میں ۔ دیر تک ہندوستان کی سیاحت کرتا رہا ۱۰۴۸ میں غالباً فوت ہو گیا، سجستان (افغانستان) کے شہر غزنہ میں ۔ نسباً ایرانی اور ایک شیعہ گھر میں پیدائش کے باوجود اس کے دینی معتقدات پر لا ادریت کا رنگ غالب تھا ۔ بایں ہمہ اس کے وطن پسند اور عرب دشمن جذبات میں تاحین حیات کوئی فرق نہیں آیا ۔ سیاح، فلسفی، ریاضی داں، فلکی جغرافیہ داں جامع نویس ۔ عالم اسلام کے اکابر سائنس دانوں میں سے ایک اور سب باتوں کا لحاظ کر لیا جائے تو اس کا شمار دنیا کے بڑے سے بڑے ارباب سائنس میں کرنا پڑے گا بیرونی کی تنقید پسند طبیعت، اس کی رواداری، طلب حق اور ذہنی جسارت کی ازمنہ، متوسطہ میں کہیں نظیر نہیں ملتی ۔ وہ

کہتا تھا کہ خدا علیم و خبیر ہے لہذا کوئی وجہ نہیں کہ انسان جاہل رہے۔

بیرونی نے جغرافیہ ، ریاضی اور ھئیت میں متعدد کتابیں عربی زبان میں تصنیف کیں۔ ان میں (۱) کتاب الآثار الباقیہ عن القرون الخالیہ جو ۱۰۰۰ میں قلمبند ہوئی اور زیادہ تر اقوام سلف کی تقویموں اور سنینی نظامات پر مشتمل ہے ، (۲) تاریخ الہند جسے ۱۰۳۰ کے لگ بھگ غزنہ میں لکھا گیا ، (۳) ایک فلکی جامع القانون المسعودی فی ھئیۃ و النجوم اس لئے کہ ۱۰۳۰ میں وہ غزنوی تاجدار مسعود(۲۹) کی خدمت میں پیش کش کی گئی ، (۴) التفہیم لاوائل صناعت التنجیم یعنی ریاضی ، ھیئت اور نجوم کا ایک خلاصہ بالخصوص اہم ہیں۔ برہمنی ہندوستان کی تصویر اس نے جس خوبی سے کھینچی ہے وہ اس ملک اور اس کے باشندوں کے نہایت گہرے مطالعے پر مبنی ہے ہندوستان فلسفہ خصوصاً بھگوت گیتا سے وہ بے حد متاثر ہوا اور اس نے کئی ایک سنسکرت تصنیفات (مثلاً ورھام ھیر کی تصالیف ج۔د قرن ششم کا نصف اول) کا ترجمہ عربی میں کیا۔ اور ایسے ہی ہندوں میں اسلامی علوم و معارف کی اشاعت کی۔

ارقام ہندی (اصول محل) کے متعلق اس کا بیان نہایت واضح ہے بلکہ ازمنہ متوسطہ کا واضح ترین بیان۔ بساط شطرنج کے مطابق ایک

۲۹۔ محمود ھیبت ناک کا بیٹا جس کا شمار مسلمانوں کے بڑے بڑے فرماں رواؤں میں ہوتا ہے۔ محمود کی سلطنت لاہور سے سمرقند اور اصفہان تک قائم تھی۔ اور جس نے اپنے دارلسلطنت غزنی میں ایک جامع کی بنا رکھی۔ اس کے ماتحت غزنی وسط ایشیا کا ایک بہت بڑا ثقافتی مرکز قرار پایا۔ یہاں فردوسی اور البیرونی ایسے جلیل القدر نسان موجود تھے (ملاحظہ ہو اسٹنیلی لین پول : دول اسلامیہ ، ۱۹-۲۸۵ ، ۱۸۹۳) — مصنف

دیکھئے مقدمہ—مترجم محمود ھیبت ناک مغربی دماغ کی اختراع ہے اور بے حد افسوس ناک—مترجم

ھند سی تسلسل کی میزان جس کی انتہا ذیل کی رقم پر ھوئی (۳۰) زاویے کی تثلیث اور بعض دوسرے مسائل کی تشریح جو صرف مسطر یا پرکار کی مدد سے حل نہیں ھو سکتے (مسائل البیرونی)۔ سادہ ابعاد نگار تظلیل - ایسی ھی ایک تظلیل جی-بی-نکولوسی ڈی پاٹرنو (۳۱) نے ۱۶۶۰ میں شائع کی (آئی سس ، ۵ : ۴۹۸)۔

عرض البلاد کی صحیح تعیین - طول البلاد کی تعیین - مساحت ارض کے متعلق پیمائشیں - بیرونی نے اس مسئلے سے بھی کہ زمین اپنے محور کے ارد گرد گھومتی ہے یا نہیں بحث کی ہے لیکن کسی نتیجے پر نہیں پہنچا۔

وزن مخصوص میں تحقیقات - ۱۸ جواھرات اور دھاتوں کی کثافت اضافی کی نہایت صحیح تعیین جسے دیکھ کر تعجب ھوتا ہے - رفتار صوت کی نسبت نور کی رفتار کہیں زیادہ سریع ہے - قدرتی چشموں اور ''پھوار کنووں'' کی تشریح ان کو ملانے والی نالیوں کے ماسکونی اصول کی بنا پر کی گئی ہے۔

مختلف قسم کی عجیب مخلوقات مثلاً ''سیامی'' جڑواں ایسے توام بچے - پھولوں کی پنکھڑیاں ۳، ۴، ۵، ۶ یا ۱۸ ھونگی - ۷ یا ۹ ھرگز نہیں -

وادیٔ سندھ یقیناً ایک قدیم بحری طاس ہے جو سیلابی مٹی سے اٹتا رھا۔

متن اور ترجمے—آثار الباقیہ کا نسخہ از آدوآرد زخاؤ (لائپ تسک ، ۱۸۷۸) - انگریزی ترجمہ مرتب مذکور کے قلم سے (لندن ۱۸۷۹)۔

---

۳۰ - $6^{16} - 1 = 18,446,744,073,709,551,619$

۳۱ - G. B. Nicolosi de di Paterno

کتاب‌الہند- مرتبہ زخاؤ (لندن ، ۱۸۸۷) - انگریزی ترجمہ از زخاؤ طویل مقدمے اور حواشی کے ساتھ (۲ج یں - لندن ، ۱۸۸۸ - طبع مکرر، ۱۹۱۰) -

مترجمہ Das Buch der auffindung der Sehnen im Kreise. Heinrich Suter

(ببلیوتھیکا ماتھےماٹیکا ، مجلد یازدھم - ۸-۷۸-۱۱ ، ۱۹۱۰ یعنی کتاب استخراج الاوتار فی‌الدائرہ . . .) -

H. Suter : Uber die Proojektion der Sternbilder und der Lander (ahhd. Zur Gesch. der Naturwiss., Heft 4, 79-93, Erlangen, 1922-یعنی فی‌تسطیح الصورو تبطیح‌الکورکا ترجمہ- آی سس -۵-۳۰۱

Julins Ruska : Albiruni als Quelle fur das Laben and die Schriften al Razi's (I'ssis, v. 26-50, 1923; Isis, vi. 145)-

Oniginal Studien aus al Qanun al Mas'udi کی Carl Schoy آی‌سس ۵ : ۵۱-۷۳، ۱۹۳۳-آی‌سس، ۳ : ۱۰۷ غزنی کے شہر کا جغرافی محل وقوع (Ann. der. Hydrographie آی‌سس ۷ : ۸-۵۳۶ : ۷۳۹) بیرونی کا علم مثلثیات (160 S., 54 Abb هانوور ، ۱۹۳۵) -

ذیل کی عبارت میں کئی ایک مختصر متوز اور اقتباسات کا حوالہ موجود ہے جو Wiedemann کے مقالات میں شامل ہیں -

Treatise on the—متن اور شرحیں شائع کردہ آئل ہارڈ ویڈے مان Metals and jewels (Sitzungsber L. plys. med. Soz. in Erlangen, vol. 38 163—166, 1906); Uber das al-Berunische Gefass spezifischen Gewichtsbestimmung (Verhadl. d. deut physic. Ges., Vol. 10, 339 — 343 1908). Bestimmung des Erdfanges (Archiv fur Gesch. der Naturw. vol 1. 6—69, 908) ; Uber Die Dimensisnen. Erde nach muslimischen Gelehrten - (حوالہ مذکور - ج۳ - Uber den Wert von '(اقتباسات از التفہیم) - ۱۹۱۱ - ۳۵۳ - ۳۵۵ Edelsteinen bei den Muslimen - (ڈیئر اسلام - ج۳ - ۳۵۸ - (مقالات تاریخ طب - ج۳ - ۳۳۱ Uberal-Beruni ، (۱۹۱۱ - ۳۲۵

Geographisches von al- (J. Hell بشراکت - ۱۹۱۳ - ۳۱۳
(مقالہ ۴۷ - روئیداد ارلانگن - ج ۴۴ - ۴۱ - ۱ - ۱۹۱۳)، Beruni
(مقالہ ۳۸) Biographie von al-Beruni nach Ibn abi Usaibi'a
Geographisches aus dem Mas udischen (حوالہ مذکور ۱۱۸-۱۱۷
(مقالہ ۳۹ حوالہ مذکور - ۱۳۵ - ۱۱۹ - ۱۹۲۵)، Kanon
Ein Instrument das die Bewegung von Sonne und
Verberei- ' (۱۹۱۳ - ۵ - ۱۳ - ۳ج (ڈیئر اسلام Mond darstellt
tung der Bestimmungen des spezifischen Gewichtes
(مقالہ ۳۱ - روئیداد ارلانگن ، ج ۴۵ - ۳۴ nach al-Beruni
Uber die Wage des Wechselns von al- ، (۱۹۱۷ - ۲۱
Chazini und uber die Lehre von den Proportionen
(روئیداد مجلس طبعیات و طب ارلانگن ج۴۸ - nach al-Beruni
Einleitung zu dem Werk uber ، (از التفہیم - ۱۹۱۸ - ۱ - ۱۵
die eignehende Behandlung (isti'ab) aller moglichen
Methoden fur die Herstellung des Astrolabs (DasWeltall
Uber Gesetzmassigkeiten (۱۹۱۹ - ۴۴ - ۴٦ , 20 Jharg
-۱۹۳۰ - ۱۱۳-۱۱٦ - ج۳۰ Biolog Zentralblatt) bei Pflanzen
Uber al-Beruni und seine Schriften (آئی سس ۴ : ۳۰۴
(روئیداد مجلس طبعیات و طب ارلانگن ج۵۴ - ۹٦ - ۵۵ - ۱۹۳۰
All- (H. Sutes اور O. Rescher عام لیکن مبسوط بیان بامداد
gemeine Betrachtungen von al-Beruni in Seinem Werk
(روئیداد مجلس طبیعیات و طب ارلانگن ، uder die Astroloben
ج۵۴ - ۱۵۱ - ۹۷ - ۱۹۴۴ - مع یوزیف فرانک Frank متن کا
ترجمہ اس تصنیف سے کیا گیا جس کا حوالہ اوپر آیا ہے ۱۹۱۹ کے
تحت میں۔ یہ متن تاریخ اصطرلاب میں بالخصوص دلچسپ ہے - آئی سس
Meteorologisches aus der Chronologie von al- (۳۹۸ : ۵

Entsalzung des (مجلهٔ جویات ، ۳۰۳ - ۱۹۹ - ۱۹۳۳) Beruni
(مجلہ کیمیا - ۳۶ - ۳۳۰ - ۱۹۳۳) Meerwassers bei al-Beruni
Erscheinungen bei der Dammerung und bei Sonnen-
finsternissen (مسجلات تاریخ طب - ج۱۵ - ۵۳ - ۳۰ - ۱۹۳۳)-

Wustenfeld: Geschichte der arabischen Aerzte (75-76,—عام تنقید 1840) : Die Geschischreiberder Araber (62-64, 1881). C. Brockel-mann : Arabische Litteratur (vol. 1, 475-476, 1898) : Encyclo-paedia of IsIam (vol. 1. 726, 1912 (' نیز ملاحظہ ہو یہی حوالہ ' ۳۵۲) Brahmuns اور[1] Barehema (۱۹۱۱ - کارا دے فو کا مقالہ) H. Suter and E, Wiedemann : Uber al-Beruni (Erlangen; 1920 اوپر حوالہ آ چکا ہے). Carra de Vaux ; Pensuers de l' (برہمن) Brahmans اور Islam (vol. 2, 1921 جابجا).

B. Boncompagni : Intorno all'opera d'—ریاضیات اور فلکیات Albiruni sull' India (Bull. di bibliografia ie di storia delle sci. mat., vol. 2, 153-206, 1869). Ed. Sachau : Algebraisches uber das Schach bei Biruni (Z. d. deut. morgenl. Ges., vol. 29, 148-156, 1876). Matteo Fiorinl : Le projezioni cartografiche di Albiruni (Bol. d. soc. geographica italiana (3), vol. 4, 2, 287-294, 1891). H. Suter : Mathematiker und Astronomen (98-100, 225, 1900 ; 170-172. (1902). H. Seeman and Th. Mittelberger : Das Kugel-form lige Astrolob (40-44, 1925 ; Isis, VIII, 783, کتاب الاستیعاب الوجوہ الممکن فی صنعة الاصطرلاب کے اقتباسات کے ترجمے کے ساتھ Oskar Schirmer : Arabische Bestimmungen der Schfeie der Ekliptik (Sitzungsber. d. phys. med. soz., vol. 85, 49-59, Erlangen, 1926 ; Isis, IX).

U. J. Clement-Mullet : Peaanteur specifique—طبیعیات و کیمیا de diversis substances minerales, procede pour l'obtenir d'apres Albiralny. Extrait de l'Ayin-Akbery (Journal asiatique (5), vol.

شمول ترجمۂ متن جس کا آئین اکبری سے ترجمہ .11, 5(9-405, 1858 کیا گیا) Ed. O. von Lippman : Naturwissenscnaftliche ches aus der Chronologie der alten Nationen (Chemiker-Z., 245, 1899 ; and Vortrage, vol. 1, 79-102, 1906).

جغرافیہ— J. T. Reinaud : Geographie d'Aboulfeda (vol. 1, o. xcv sq., 1848) : Memoire Geographique sur l'Inde antrerieurement au XI siecle (Mem. Acad. des Inscriptions, vol. 18, (2), 1-1849).

طب—لک لیئر: (ج ۱ - ۳۸۲ - ۳۸، ۱۸۷۹) H. Beveridge : An Unknown Work of Albiruni (جنرل رائل ایشیاٹک سوسائٹی ، ۳۳۵ - ۳۳۳ ، ۱۹۰۲ - ایک کتاب معالجات کے سلسلے میں جس کا عنوان ہے کتاب الصیدنہ یعنی فارسی زبان میں البیرونی کے ایک رسالے کا ترجمہ از ابوبکر ابن علی ابن عثمان اسفرالکاسانی، ۱۲۲۹ سے قبل) - ٹی-ڈبلیو-آرنلڈ The Caesaream Section ایک عربی مخطوط مورخہ ۷۰۷ھ میں Oriental Studies) پیشکش بہ ای-جی-براؤن، ۷-۶، ۱۹۲۲ Vestiges of the Past کے ایک مخطوط سے) -

متفرق—Martin Schreiner : Les Juifs dans al-Beruni—Revue de etudes juives (vol. 1. 12, 258-266, 1866).

ابن سینا

ابو حسین عبداللہ ابن سینا - لاطینی میں ایون سینا اور ایوی سینا (۳۲) بخارا کے قریب افشنہ میں پیدا ہوا - م-۱۰۳۷ ہمذان میں - جامعی ، فلسفی ، طبیب ، ریاضی داں ، فلکی - اسلام کا اشہر شہیر سائنس‌داں اور ہر نسل ، ہر ملک اور ہر زمانے کے مشہور ترین

۳۲ - Aven Sina, Avicenna

سائنس دانوں میں سے ایک جس کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ اس کا فکر از منہ متوسطہ کے فلسفہ کا معراج کمال ہے ۔ ابن سینا نے نظم‌ونثر میں متعدد رسائل لکھے ۔ زیادہ تر عربی اور کچھ فارسی میں ۔ اس کی فلسفیانہ جامع کتاب‌الشفا (۳۳) میں ذیل کی صنف بندی ملحوظ خاطر ہے : نظری علم (باعتبار درجۂ‌تجرید : طبعیات ، ریاضیات اور مابعدالطبیعیات میں منقسم) ، عملی علم (اخلاقیات ، تدبیرمنزل ، سیاسیات) ۔ سرسری طور سے دیکھا جائے تو اس کے فلسفہ میں ارسطاطالیسی روایت برقرار رکھی گئی ہے جیسے بھی نو افلاطونی اثرات اور اسلامی‌الہیات نے اسے بدل دیا تھا ۔ ابن‌سینا کی کئی ایک دوسری فلسفیانہ تحریروں میں ہمارے لئے منطق کے ایک رسالے کتاب‌الاشارات و التنبیہات (۳۴) کا حوالہ دینا ضروری ہے ۔ اس نے چونکہ ہر مبحث پر اپنے خیالات کا اظہار کیا ہے نہ صرف وضاحت بلکہ شد و مد کے ساتھ اور وہ بھی عام طور پر ایک نہیں کئی بار ، لہذا ہم ان کو ٹھیک ٹھیک معلوم کرنے میں کوئی مشکل پیش نہیں آتی ۔

طب میں اس کی اہم ترین تصنیفات ایک تو قانون ہے (۳۵) اور دوسری ادویات قلب میں ایک رسالہ جو اب تک شائع نہیں ہؤا ۔ 'قانون فی‌الطب' طب کی ایک ضخیم جامع ہے (تقریباً دس لاکھ الفاظ پر مشتمل) یعنی اس فن میں اسلامی معلومات کا ایک مدون ضابطہ ۔ قانون میں ابن سینا کو چونکہ کئی ایک پہلوؤں سے جالینوس سے مشابہت حاصل ہے لہذا اس نے جالینوسی اصطفاف کو بے حد وسعت دی (درد کی ۱۵ قسموں میں امتیاز کیا ہے) ۔ بہ لحاظ اپنے صوری پہلو یعنی ایک کامل و مکمل تصنیف اور داخلی قدر و قیمت کے قانون سے رازی کی حاوی ' علی ابن عباس کی مالکی , حتٰی کہ جالینوسی

۳۳ - Sanatio

۳۴ - Book of Signs and Admonitions

۳۵ - انگریزی میں Canon

تصنیفات کا استعمال بھی متروک ہو گیا اور آئندہ چھ صدیوں تک ہر کہیں اسی کا دور دورہ رہا (۳۶) - مگر پھر بطور ایک جامع نویس ابن سینا کی غیر معمولی کامیابی ہی اس امر کا باعث ہوئی کہ اس کے اصل مشاہدات نظر انداز ہوتے رہے - بایں ہمہ قانون میں اعلیٰ مشاہدات کی متعدد مثالیں موجود ہیں مثلاً التہاب غشائے وسطی کا ذات الجنب سے امتیاز - دق کی متعدی حیثیت - پانی اور مٹی سے امراض کا پھیلنا - جلدی امراض کا باحتیاط بیان - ایسے ہی جنسی امراض ، ان کے فسادات اور اعصابی بیماریوں کا (بشمول مرض عشق) - متعدد نفسیاتی اور امراضیاتی حقائق کا نہایت صحیح تجزیہ گو ناقص بیان - معالجات تقریباً ۷۶۰ ادویات پر مشتمل ہے - صیدلی منہاجات کا خاکہ بھی موجود ہے -

ریاضیات میں ابن سینا کو جو دلچسپی تھی فلسفیانہ تھی - بحیثیت فن کے نہیں تھی اور ایک متاخر اشراقی بھی رویہ اختیار بھی کر سکتا تھا - نہ شماری° اور مربعوں اور مکعبوں کی تصدیق میں اس کے اطلاق کی تشریح - ابن سینا کی متعدد تحریروں میں ریاضی اور فلکی مباحث پر قلم اٹھایا گیا ہے اور اس نے اقلیدس کا ترجمہ بھی کیا - اس نے فلکی ارصادات بھی کئے (غالباً آخر عمر میں ہمذان کے قریب) اور ایک ایسا پرزہ بھی ایجاد کیا جیسا ویرنیئر نے (۳۷) تا کہ آلاتی الدراجات° کی صحت میں اضافہ ہو سکے -

متعدد طبیعی مسائل کا گہرا مطالعہ : حرکت ، اتصال ، قوت ، انخلا، لامتناہیت ، روشنی ، حرارت - اس نے مشاہدہ کیا کہ اگر ادراک نور کا تعلق شے منور سے بعض ذروں کا اصدار ہے تو اس کی رفتار

۳۶ - دنیائے اسلام میں اب بھی مسلمان ابن سینا کو شیخ الرئیس کہتے ہیں -

۳۷ - Vernier

متناهی ہونی چاہئے - وزن مخصوص میں تحقیقات - (ج د - قرن دہم کا نصف اول)

شفا کا حصہ موسیقی فارابی کے رسالۂ موسیقی سے آگے ہے اور اس موضوع پر مغربی معلومات سے بہت آگے - اس میں تضعیف°، ثامنہ سے تضعیف اور ترکیب° - نیز رابعہ اور خامسہ سے تضعیف کی بحث موجود ہے جو الحانی نظام موسیقی میں مزید ترقی کا باعث ہوئی - معلوم ہوتا ہے ثالث سے تضعیف کو روا نہیں رکھا گیا - سلسلہ (ن + ۱)/ن کی ہم آہنگیوں° کو پیش نظر جائے تو ابن سینا کا کہنا یہ ہو گا کہ اگر ن = ۳۳ تو وقفوں کی آواز ایک سی ہو گی - لیکن اگر ن ۴۵ کی قیمت سے آگے تو کان ان میں امتیاز نہیں کر سکے گا (یاد رہے کہ ن = ۳۲ کی قیمت ایک چوتھائی سر کے برابر ہے) -

ابن سینا کو کیمیائی استحالے° سے انکار تھا - اس کا خیال تھا کہ دھاتوں کا اختلاف سطحی نہیں بلکہ نہایت گہرا - ان کے اصباغ یا کالسی کا رنگ دینے سے ان کا جوہر متاثر نہیں ہوتا - یہاں یہ امر قابل ذکر ہے کہ ابن سینا کے یہ نظریات اس زمانے کے عام نظریات کے بالکل الٹ تھے -

ارسطو کی جو یات (۳۸) (ای° سں : ۴ ، ۱۳۸) اور موضوع - ارسطا طالیسی تصنیف کتاب‌العناصر (۳۹) (جس کے لئے دیکھئے ہمارا شذرہ ارسطو کی موضوع تحریروں پر) کے علاوہ ابن سینا کا رسالۂ معادن تیرھویں صدی کے مسیحی جامع نویسوں کے لئے ارضیاتی معلومات کا واحد سرچشمہ تھا -

ابن سینا نے اپنی ایک سو نح حیات بھی لکھی جس کی تکمیل اس کے شاگرد رشید جوز جالی نے کی -

---

۳۸ - Mateorologica

۳۹ - Liber de elementis

وہ ہر پہلو سے کامیاب رہا ، اتنا کامیاب کہ لوگوں میں ذاتی تحقیقات کا شوق نہ رہا اور ان کی حیات ذہنی عقیم ہو کر رہ گئی ۔ ارسطو اور ورجل کی طرح آئندہ صدیوں میں ابن سینا کو بھی لوگ ساحر قرار دیں گے ۔

متن اور ترجمے—قانون ۔ لاطینی میں قانون کا ترجمہ گیرارڈو کریمونیز نے کیا جس کے متعدد جزوی نسخے ۱۵۰۰ سے پہلے طبع ہو چکے تھے ' میلانو ۱۴۷۳ ' پاڈوآ میں ۱۴۷۶ ' ۱۴۹۷ ' وینس ۱۴۸۳ وغیرہ ۔ عبرانی ترجمہ نیپلز ' ۹۲ - ۱۴۹۱ ۔

مشرق میں اب بھی کئی نسخے شائع ہو رہے اور ہو چکے ہیں : طہران ' قسطنطنیہ ' بیروت ، بولاق ۔ ۱۸۷۷ کا نسخۂ بولاق بالخصوص عمدہ ہے ۔ مغرب میں قانون کا پہلا عربی نسخہ ۱۵۹۳ میں روما سے شائع ہوا ۔ سارے قانون کے لاطینی ترجمے (وینس ۱۵۴۴ ' ۱۴۸۲ ' ۱۴۹۵ ' لووین ' ۱۶۵۸ وغیرہ'

میرے استعمال میں وینس کا نسخہ تھا سنہ ۱۵۸۲ اور مشتمل بر Villanora کا Liber Canonis De medicinis Cordialibus ترجمہ ' Cantica (کا ترجمہ از Armengnad ولد Blaise ساکن موں پیلئے) De removendis nocumentis ، Andrea Alpago (ساکن Belluno کا ترجمہ) ، De Syrupo acetoso مترجم وہی آنڈریا بیلوئیز - ۱۵ویں اور ۱۶ویں صدیوں کا ایک ایطالوی طبیب جس نے مشرق قریب کا سفر کیا اور جو دمشق میں مطب کرتا تھا ۔ اس مجلد میں آنڈریا الپاگو اور وینس کے Benedictus Rinius نیز Niccolo Massa وینسی (م-۱۵۶۹) کے قلم سے ابن سینا کی اس سوانح حیات کا وہ ترجمہ بھی شامل ہے جو اس کے شاگرد Sorsanus (الجوزجانی ؟) نے مرتب کی ۔

جزوی نسخے اور ترجمے : Avicennae De morbis mentis interprete Petro Vaterio (Vattier) (Paris, 1659). Kurt Sprengel : Von

den Primitivnerven (Beitr.) zur Gesch. der Medizin, 105-150, Halle 1796. Arabic and German). Jos. v. Sontheimer: Die zusammengesetzten Heimittel der Araber nach dem 5. Buch des Canons ubersetzt (Freiburg 1844). P. de Koning: Traite sur le calcul dans les reins et dans la vessie (Leyde 1896); Trois traites d'anatomie arabe (Leyde, 1903 . Ibn Sina's anatomy in French J. Cueva (1899); Paul translation. p. 432-781). جامعہ برلین کے Uspensky مقالوں میں قانون کے جزوی جرمن ترجمے موجود ہیں: (1900); Elias Michailowsky (1900); Th. Bernikow (1900). De urinis, in Ideler: Physici et medici (vol. 2. 286-302, 1841). J. Hirichberg and J. Lippert: Die Augenheilkunde des Ibn Sina, Ubersetzt und erklart (194p., Leipzig, 1902).

مابعدالطبیعی رسائل کا مجموعہ (۲ ج بن - ورق تقطیع ، وینس ۱۵۰۸ - مکرر ، ۱۵۵۰)

J. Forget: Le live des theormes et de avertissment (یعنی اشارات 1892 ,De anima (Leiden (شفا کا ایک حصہ Compedium de (؟) پا دیا ، ۱۴۹۰ (liber sextus naturalium anima وینس ' ۱۵۲۶ اور پھر ۱۵۴۶ (عربی سے آنڈریا الپاگو نے ترجمہ کیا معہ حواشی جو عربی شرح سے ماخوذ ہیں) Compedium on the Soul جسے Edward Abbott Van Dyck نے انگریزی میں منتقل کیا (ویرونا ' ۱۹۰۶) Carra de Vaux: La Kacidah d'Avicenne sur l'ame (Journal asiatique (9) vol. 14, 157-173. Paris, 1899)

M. Horten: Das Buch der Genesung der Seele. Eine philosophische Encyklopadie Avicennas. یعنی مابعدالطبیعیات ' الہیات ' کونیات اور اخلاقیات کا ترجمہ اور شرح (۸۰۳ص - ہالے .a, s ۱۹۰۹—۱۹۰۷ کتاب الشفا کا ایک حصہ) -

ابن‌سینا کی اس جامع کا ایک خلاصہ بعنوان کتاب‌النجات Liberatio روما میں عربی میں طبع کیا گیا، ۱۵۹۳ میں مع قانون۔

شفا کے ریاضیاتی اقتباسات کی ترتیب اور ترجمہ جن کا تعلق لہ شماری سے ہے ایف۔ وٹپکے نے کیا (ژورنال ایشیاتیک، ج ا۔ ۵۰۳ - ۵۰۲ ، ۱۸۶۳)۔

عام تنقید--سی - بروکلمان کی تاریخ ادب عربی (ج ا - ۴۵۸ - ۴۵۲، ۱۸۹۸ - ۹۹ تصنیفات کی فہرست کے ساتھ۔ کرادے فوکی Avicenna (۳۰۲ ص - پیرس ، ۱۹۰۰ - ابن سینا کا مبسوط ترین مطالعہ ، نہایت عمدہ اور واضح لیکن جس میں طبیعی پہلو نظر انداز کر دیا گیا ہے)

A Loewenthal : Jewish Encyclopedia (1902). Carra de Vaux : Encyclopaedia of Religion and Ethics (Vol. 2, 272-276, 1910) T. J. de Boer : Encyclopaedia of Islam (vol. 2, 419-420, 1918). Guiseppe Gabrieli : Avicenna. Archivio di storia della scienza (vol. 4, 258-270, 1923). Carra de Vaux : Les penseurs de l'Islam (vol. 2, vol. 4, 1921-1923).

فلسفہ—S. Landauer: Die psychologie des Ibn Sina(Z. der deut. morgenl. Ges. vol. 29, 335-418, 1875. نے A. F. van Mehran Museon of Louvain(مجلدات ۱ تا ۸ ۱۸۸۲-۱۸۸۹) میں ابن سینا کے متعدد پہلوؤں کا مطالعہ Vues d'Avicenna نے کیا ہے۔ میں صرف ایک sur l'astrologie et le destin کا حوالہ دوں گا (ج ۳ - ۴۰۳ - ۳۸۳ ، ۱۸۸۴) - وغیرہ Otto Alberts : Der Dichter des in uigurish-turklischem Dialect geschriebenen Kudatku bilik (1069-70), ein Schuler des Avicenna (Archiv fur Geschichte der philosophie, vol. 14, 319-336, 1901). Martin Winter : Ubér Avicenna's Opus egregium de anima, Liber sextus naturalium (Diss, Erlangenm, 53 p., Munchen, 1903. ایک ضمیمے میں اوراک بالحواس بالخصوص (اور ایک بصری سے بحث کی گئی ہے Avicenna the Poet, in E. G.

Browne : Literary History of Persia (vol. 2, 106-111, 1906) Constantin Suter : Avicennas Bearbeitung der aristotelischen Metaphysik (Diss. Munchen, 52 p., Freiburg i B., 1912).

P. Tannery : Sur Iinvention de la preuve—ریاضیات اور فلکیات parneuf (Bull. des sciences mathematiques, vol. 6, 152-144, 188! ; Memoires, vol., 185-188) H Suter : Mathematiker und astronomen (86-90, 225, 1900 ; 169, 1902) E. Wiedemann : Auszuge aus Ibn Sina's Teile der philosophischen Wissenschaften (Beitrage 5, Sitzungsber, der Erlangen Soz, vol. 37, 425-429, 1905). Karl Lokotsch : Avicenna als Mathematiker, besonders die planimetrischen Bucher seiner Euklidubersetzung (Diss., Bonn, 27 p., Erfurt, 1912). E. Wiedemann : Uber ein von Avicenna hergestelltes Beobachtungsinstrument (Z. fur Instrumentenkunde, 45, 269-275, 1925, Isis, VIII, 739).

E. Wiedemann : Uber die Entstehung der—طبعیات اور کیمیا Farben mach Nasir al-din al-Tusi (Jahrbuch der photographie und reproduktionstechnik, 86-89, Halle 1908) ; Ibn Sina's Anschauung vom Sehvorgang (Archiv fur Gesch, der Naturw., vol. 4, 239-241, 1912) ; Avicenna's Lehre vom Regenbogen nach seinem Werke al-Schifa (Meteorel. z., Heft II, 533-544, 1913). E. J. Holmyard : Chemistry to the Time of Dalton (22, 1925). H G. Farmer : The Arabian Influence on Musical Theory (Journal Roy. Asiatic Soc., 61-80, 1925 ; Isis. VIII, 508-511).

E. H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3,—تاریخ فطرت 184-203, 1856). J. Wood Brown : Enquiry into the Life and Legend of Michael Scott (Edinburgh, 1897. Apropos of the Abbrevatio Axicennae or Avicenna de animalibus, translated by scott into Latin). P. Duhem : Le traite des mineraux attribue

a Avicenne (Etudes sur Leonard de Vinci, vol. 2, 302-309, 1909). E.J. Holmyard : Arabic Text of Avicenna's Mineralia (Nature, vol. 117, 305, 1926. This text printed in Manget's Bibliotheca Chemica Curiosa, vol. 1, 636, and elsewhere, is a translation of certain sections of the Shifa).

Wustenfeld : Arabische Aerzte (64-75, 1840). Laclerc—طب Medicine arabe (vol. 1, 466-477, 1876). E. Gurlt : Geschichte der Chirugie (vol. 1, 650-659, 1898). Anton Bumm : P, Vattiers Ubersetzung (Paris 1959) des Abschnitts uber Geisteskrankheiten in Avicenna's Canon (Munchener mediz. Wchschft., 632-634, 1898) K. Sudhoff : Planta noctis (Archiv fur Geschichte der Medizin, vol. 3, 352, 1909. لاطینی نسخہ قانون میں ایک جلدی مرض کا نام جس میں غلطی سے بنات کو نبات پڑھا گیا اور جس کا مطلب ہے بنات شب یعنی بدن پر دانوں کا نمودار ہو جانا

Willy Eckleben : Die abendlandischen Avicenna-Kommentare (Diss., 23 p., Leipzig, 1921 ; Isis, IV, 401). O.C. Gruner : The Interpretation of Avicenna (Annals of Medical History, vol. 3, 354-360, 1921. کے De viribus cordis متعلق جو قانون میں شامل ہے اور بہت ممکن ہے اس کا الحاق آگے چل کر کیا گیا ہو) ای - جی براؤن : طب عربی (۱۹۲۱) Dingnizli : Etude experimentale et clinique du djelenjonbine d'Avicenne dans la traitment de la tuberculose pulmonaire (Bull. Acad. de medec , 326-530, Paris, 1923 ; Isis, VIII, 587).

ابن حزم

ابو محمد علی ابن احمد ابن حزم - ۹۹۴ میں قرطبہ کی ایک اضافی بستی میں پیدا ہوا - قرطبہ میں فروغ پایا - ۱۰۶۴ میں فوت ہوا لبلہ (۴۰)

۴۰ - Nieble

کے قریب اپنی جاگیر میں۔ ہسپانوی مسلمان مدبر (وزیر بھی رہ چکا ہے)، الہیات داں اور مورخ۔ اسلامی اسپین کا فاضل ترین انسان اور اس کے بدیع الخیال مفکرین میں سے ایک۔ ابتدا میں شافعی تھا پھر نہایت پرجوش ظاہری ہو گیا اور عقائد میں بھی اس مذہب کی انتہائی لفظ پسندی° سے کام لیا۔ اس کی سب سے بڑی تصنیف کتاب الملل و النحل ہے جس میں یہودیت، عیسائیت، زر تشتیت، اسلام اور اس کے مذھب اربعہ (۴۱) سے بحث کی گئی ہے۔ باوجود ظاہریت میں غلو کے یہ کتاب اسلامی فرقوں کا نہایت صحیح اور بے تعصبانہ مرقع ہے۔

متن۔۔کتاب الملل قاہرہ سے شائع ہوئی ۱۸۸۹ میں۔ جزوی انگریزی ترجمہ از Friedlander جرنل امریکن اورینٹل سوسائٹی میں۔ مجلدات ۲۹ - ۲۸، ۱۹۰۷ (آئی سس : ۳، ۶۳)۔

ایک عاشقانہ تصنیف 'طوق الحمامہ فی الالفت والالاف D. K. Petref نے ترتیب دی (۲۰۶ص۔ لائیڈے ۱۹۱۴۔ گولڈ سیہر کے قلم سے بڑا دلچسپ تبصرہ .Z. der deutschen morgenl. Ges میں۔ ج ۶۹ - ۲۰۷ - ۱۹۲، ۱۹۱۵)۔

Lo caracteres y la conducta. Tratado de moral practica por Abenhazam de Cordobx. Traduction espanda por Miguel Asin Palacios (212 p., Madrid, 1916).

تنقید۔۔ابن خلکان (نسخہ دے سلاں) (جی ۲ - ۲۶۷ - ۲۹۷، ۱۸۴۳)
F. Wustenfeld : Geschichtschreiber der Araber (66, 1881). I. Goldzieher : Die Zahiriten (Leipzig, 1884). C. Brockelmann : Arabische Litteratur C. vol. 1. 400. 1898). D. B. Machoneld :

۴۱ - یعنی سنی فقہ کے مذاہب اربعہ۔۔مترجم

Development of Muslim Theology (1903) Aspects of Islam (ch. 7, 1911). E. Wiedemann : Uber eine optische Vorrichtung (Archiv fur Geschichle der Naturwiss, vol. 2, 154, 1909.

ابن حزم کے اس مقابلے سے متعلق جو اس نے دنیا کا خیال الظل سے کیا ہے یعنی انگریزی زبان میں چینی سایوں° سے (۳۲)

Zwei naturwissenschaftlichen Stellen aus dem werk Uber die Liebe—Uber das Schen und den Magneten (Beitr 42 Sitzungsber., Vol. 47-93—100, Erlangen, 1915). C. Van Arendonck in Encychlopaedia of Islam (vol. 2, 384—386, 1916—1918). A.R. Nykl Ibn Harm's Treatise on Ethics (American Journal Semetic Lang, vol. 40, 30-36, 1923 - یعنی وہ رسالہ جس کا ترجمہ ایم-آستیں نے کیا - آئی سس : ۷ ، ۱۸۶)-

وانگ چن جو

وانگ چن جو (۳۳)- چین تسنگ (۳۴) کے ماتحت فروغ پایا-م-۳۰۲۴-۱۰- چینی فاضل - اس عظیم انتظامی دائرہ معارف کا مرتب اعلی جس کا نام ہے - تسے فو یئوئن - کیوی° ۴۵ اور جس کی تالیف کا فرمان تیسرے

---

۳۲ - Chinese Shodows اسلام میں یہ خیال عام تھا جس کا اظہار آگے چل کر عمر خیام میں بھی ہؤا - وہ اس سلسلے میں یونانی لفظ فانوس استعمال کرتا ہے—مصنف

بقول غالب—عالم تمام حلقہ دام خیال ہے -
لیکن یہ اسلامی نہیں - فارسی ادب کے ایک خاص دور کا مضمون ہے -

۴۳ - (Wang² Chin¹ jo⁴ (12493, 2114, 5644)

۴۴ - Chen¹ Tsung¹ (589, 1197ε)

۴۵ - Ts'e⁴ - fu³ ynan² - Knei¹ (11629, 3682, 13744, 6421)

سنگ شہنشاہ نے ۱۰۰۵ میں صادر کیا۔ یعنی چین تسنگ نے (زمانۂ حکومت از ۹۹۷ تا ۱۰۲۲) تکمیل ۱۰۱۳ میں ہوئی، ایک ہزار فصلوں میں ۳۱ حصص میں منقسم ہے۔

متن— طبع مکرر، ۱۶۴۹ میں

تنقید— A. Wylie : Chinese Literature (183, (1867), 1902). L. Wieger : La Chine (459, 527, 1920).

۳— لاطینی، انگریزی، اسلامی اور ہندو ریاضی اور فلکیات انگریزی اور لاطینی تصنیفات

۴۔ انگریزی اسلامی اور ہندو ریاضیات اور فلکیات انگریزی اور لاطنی تصنیفات۔

نوٹکر لابیو

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل دوم میں اوپر

بائرٹ فرتھ

بائرڈفرتھ (۱) - ۹۷۸ سے ۱۰۱۶ تک ایتھل ریڈ (۲) تاجدار انگلستان کے ماتحت فروغ پایا۔ ہنٹنگڈن شائر میں ریمزے کا (۳) راہب جس نے بیڈ پر ایک شرح لکھی اور ایک ہانڈبوک اور کمپوٹس (۴) بھی، مگر ۱۰۰۴ سے پہلے نہیں اور جو فلکی اور نجومی معلومات کا ایک مجموعہ ہے۔

متن— The Compotus Latinorum ac Graecorum Hebracorumque et Aegyptiorum necnon et Anglorum باڈلین کے ایک مخطوط Ashmole 328 میں موجود ہے جسے انگریزی

۱- Byrhtferth, Bridferth

۲- Aethelred

۳- Huntingdonshire, Ramsey

۴- Handboc, Compotus

اور انگریزی سیکسن زبان میں لکھا گیا ۔ معلوم ہؤا ہے کہ جامعہ Stanford کے پروفیسر G. Hempl اس کا نسخہ تیار کر رہے ہیں (دیکھئے Singer آگے چل کر)

تنقید—Dictionery of National Biography (vol. 8, 126, 1886) by Henry Brandley. Charlws and Dorothea Singer : Byrhtferth's Diagram of the physiological Fours (St. john College manuscript 17, Oxford). Bodleian Quarterly Record (vol. II, 47-51, I pl., 1917. جس میں مذید کتابیات ملے گی ; An unrecognized Anglo-Saxon medical text. Annals of Medical History (vol. 3, 135-149, 1921. Symbolic representation of the macrocosm and microcosm ; Isis, V, 498). Manitius : Lateinische Literatur des Mittelaters, vol. 2, 699-706, 1923).

برنے لینس (٥)

قرن یازدھم کے آغاز میں فروغ پایا ۔ ریاضی داں ۔ گیربرٹ کا شاگرد جس نے پیرس میں گنتارے پر گیربرٹ کے اسباق کا ایک خلاصہ تیار کیا ۔ اس موضوع میں پہلا مکمل رسالہ ۔ یہ چار حصوں میں منقسم ہے ۔ پہلے حصے میں اس آلے کی کیفیت اور ضربوں کا ذکر کیا گیا ہے ۔ دوسرے اور تیسرے میں تقسیم کے مختلف طریقوں اور چوتھے میں رومی (دروازہ) کسور کا ۔

متن—Liber abaci گیربرٹ کی تصانیف کے اس نسخے میں جو A' Olleris نے مرتب کیا شائع ہوئی (۳۰۰ - ۳۵۷ ' پیرس ' ۱۸۶۷) ۔

Bernelineis - ٥

Andre Berthelot : Sur une collection d'ecrits mathe—تنقید matiques du moyen age d'apres deux manuscrits du Vatican (Melanges de l'Ecole francaise de Rome, vol, 5, 181-222, 1885) Nicolaus Bubnov : Gerberti opera mathematica (Berlin, 1899, بامداد ضمیمہ)

آڈیل بولڈ (۶)

آڈیل بولڈ متوطن اٹریشٹ (یا البالڈس ' آڈیل بالڈس ' آتھل بالڈٹیس ' آدیل بیرون ' آڈل بولڈ) (۷) - ولادت ۹۷۰ کے لگ بھگ - لیج اور لوب میں تعلیم پائی - انتقال ۲۷ نومبر ' ۱۰۲۶ میں ہؤا - ۱۰۱۰ سے اٹریشٹ کا نواں اسقف - پوپ سلوسٹر (گیربرٹ) دوم کا مراسلہ نگار° جس کے نام اس نے دائرے اور کرے کی پیمائش میں ایک مضمون کا تہدیہ کیا - اگر ح اور ق کسی کرے کے حجم اور قطر ہیں تو ۲۱/۱۰ ق×۳ 7ح 7 ۲۱/۱۱ ق×۳ - (۸) اس نے موسیقی پر بھی قلم اٹھایا اور بوئےٹیشس کی ایک عبارت (۳ ' ۹) کی شرح بھی لکھی(۹) - نیز (قریباً ۱۰۲۳ تا ۱۰۲۶)شہنشاہ ہنری دوم کی سوانح حیات (مکمل نہیں ہو سکی) - ۱۰۰۴ پر ختم ہو جاتی ہے

Bernard Pez : Thesaurus anecdotorum novissimus—متن (Tomus III, Pars 2, 81-92, Augsburg, 1721. De ratione inveniendi crassitudinem sphaerae) Nic. Bubnov : Gerberti opera mathematica (300-309, Berlin, 1899. تنقیدی نسخہ مخطوطات کی پوری کتابیات کے ساتھ)

---

۶ - Adelbold,

۷ - Albaldus, Adelbaldus, Athalbaltdius, Adelberen, Adalbold

۸ - $10/21\ d^3 \angle V \angle 11/21\ d^3$

۹ - اس کی تصنیف Consolation میں—مترجم

تنقید— A. J. van der Aa : Biographisch Woordenboek der Nederlanden (vol. I, 60-63, Haarlem, 1852). P. Tannery : Intermediaire des mathematiciens (Vol. XI, 254-257, 1904 ; Memoires, vol, 5, 352-353). M. Manitius : Lateinische Literatur des mittelalters (vol. 2, 743-748, 1923).

گیوڈو متوطن اریتسو

دیکھئے ہمارا شذرہ طبیعیات کی فصل (۲) میں آگے چل کر

راگم بولڈ متوطن کولون اور راڈولف متوطن لیج (۱۰)

پی۔ ٹینیری اور آبے کلیروال (۱۱) نے قرن یازدہم کے مدرسین کی ایک مکاتبت° (۱۲) شائع کی ہے جو اس لحاظ سے بڑی قابل قدر ہے کہ اس سے قرن یازدہم میں ریاضیاتی معلومات کی کیفیت (۱۳) کا اندازہ ہو جاتا ہے۔ اس خط وکتابت کا زمانہ ہے ح - ۱۰۲۵ اور خط وکتابت کرنے والے ہیں کولون کا راگم بولڈ اور لیج کارا ڈولف۔ گفتگو حساب اور ہندسہ پر کی گئی ہے۔ حساب میں یہ دونوں مدرس اچھے خاصے تھے (ان کا مقابلہ اھیمز مصری (۱۴) سے کیا جا سکتا ہے) لیکن ہندسہ میں بہت پیچھے یعنی قبل فیثا غورث کے یونان سے سے بھی پیچھے۔ راڈولف شاید لاطینی مغرب میں پہلا شخص ہے جس نے اصطرلاب کا ذکر کیا ہے۔

---

۱۰ - Ragimbold of Cologne, Radolf of Liege

۱۱ - P. Tannery, Abbe' Clerval

۱۲ - Une Correspondance d'ecolatres du XI Siecle, (Notices et extraites des manuscripts. vol. 36, 487-543, 1900 ; Tannery's Memoires, vol. 5, 229-303 ; Isis, VI, 432).

۱۳ - یورپ میں—مترجم

۱۴ - Ahmes

P. Tannery : La geometrie au XI siecle (Revue generale internationale, 343-356, Paris, 1897 ; Memoires, vol. 5, 79-102 ; Isis, Vi, 432). M. Manitius : Lateinische Literaturgeschichre des Mittelalters (vol. 2, 778-781, 1923).

مغرب کے مسلمان ریاضی داں

الکرمانی

ابوالحکم عمرو (یا عمر) ابن عبدالرحمن ابن احمد ابن علی القرمونی (یعنی متوطن قرمونہ) (۱۵) - قرطبہ میں پیدا ہوا سراقسطہ میں وفات پائی ، ۱۰۶۶ میں تقریباً ۹۰ برس کی عمر میں - مسلمہ ابن احمد کا پیرو (ج - د قرن دہم کا دوسرا نصف) یہ (یا پھر متاخرالذکر) ہے جس نے اسپین کو رسائل اخوان الصفا سے روشناس کیا -

Wustenfeld Geschichte der arabischen Aerzte (80, 1840). Leclerc . Medicine arabe (vol. 1, 544, 1876). Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (105, 1900).

ابن السمح

ابوالقاسم اصبغ ابن محمد ابن السمح - غرناطہ میں فروغ پایا - وفات ۲۹ مئی ۱۰۳۵ بعمر ۵۶ سال - ہسپانوی مسلمان ریاضی داں اور فلکی-اس نے تجارتی حساب (المعاملات)، احصائے ذہنی (حساب الہوائی) اور اعداد کی نوعیت پر الگ الگ رسائل تحریر کئے - دو ہندسہ اور دو اصطرلاب کے استعمال اور ساخت پر - معلوم ہوتا ہے اس کی سب سے بڑی تصنیف وہ تھی جس میں اس نے فلکی زیجات کو بطریقہ

---

۱۵ - Carmona باہں ہمہ مصنف نے اسے الکرمانی لکھا ہے—مترجم

سدھانت جمع کر دیا ہے (سدھانت کے لئے دیکھئے ہمارا شذرہ محمد ابن ابراہیم الفزاری پر قرن ہشتم کے دوسرے نصف پر) معہ ان کی نظری توجیہات کے (ح - ۱۰۲۵)

متن—Libros del Saber میں (ج۳ - ۲۷۱ - ۲۴۱) ایک رسالہ موجود ہے بعنوان De cuemo puede ell ome farer una Lamina a cada planeta segund gue lo mastro el Sabio Abulcacim Abnacahm جو غالباً زیجات ہی سے ماخوذ ہے ۔

تنقید—ایچ زوٹر : ریاضیئین (۸۳ ، ۱۹۰۰ - ۱۶۹ ، ۱۹۰۲)

ابن ابی رجال

لاطینی میں ابن راگل (نیز البوہازن ، الیوآسن (۱۶) جو زیادہ صحیح ہے اس لئے کہ ابن راگل اس کے باپ کا نام ہے) ۔ ابوالحسن علی ابن ابی رجال السیبانی الکاتب المغربی ۔ قرطبہ میں پیدا ہؤا یا اسپین یا شمالی افریقہ میں کسی دوسری جگہ ۔ تونس میں فروغ پایا ۱۰۱۶ تا ۱۰۴۰ ۔وفات ۱۰۴۰ سے متاخر ہے (۱۷)۔مسلمان نجومی ۔ اس کی سب سے بڑی تصنیف ہے۔البارع فی احکام النجوم(۱۸) جس کا ترجمہ یہودہ بن موسی نے عربی سے قسطیلوی میں کیا اور پھر ایگی‌ڈیس دے ٹیبالڈس اور پیٹرس دے ریگیو (۱۹) نے لاطینی میں ۔ ابن رجال نے وحامات° میں ایک رسالہ قیافہ شناسی کے نقطۂ نظر سے بھی تحریر کیا ۔

---

۱۶ - Abenragel (Albohazen, Alboacen)

۱۷ - ابوالحسن المغربی جو کوھی کی رصدگاہ میں ۹۸۸ میں کام کرتا رہا شائد یہی شخص تھا گو از روئے سنین اس میں شبہ ہے—مصنف

۱۸ - بارع کے معنی میں یکتا ، نہایت عمدہ ، نہایت اعلی—مصنف

۱۹ - Aegidius de Tebaldis, Petrus de Regio

متن اور ترجمے—لاطینی ترجمہ اکثر طبع ہو چکا ہے - نسخہ اولی (وینس ۱۴۸۵) Praeclarissimus liber completus in judiciis astrorum quem edidit Albohazen Haly filius Abenragel.

تنقید—C. Brockelmann : Arrbische Literatur (vol. 1, 224, 1898) H. Suter Die Mathematiker und Astronomen der Araber (100, 1900 ; Nachtrage, 172, 1902) ; Encyclopaedia of Islam (vol. 2, 356, 1916).

ابن الصفار

ابوالقاسم احمد ابن عبداللہ ابن عمر الغافقی جو دراصل ابن الصفار کے نام سے مشہور ہے اور جس کے معنی ہیں ٹھٹھیرے کا بیٹا۔ قرطبہ میں فروغ پایا۔ اپنی عمر کے آخری ایام میں دانیہ میں گوشہ گزیں ہو گیا اور وہیں ۱۰۳۵ میں انتقال کیا۔ ہسپانوی مسلمان ریاضی‌داں اور فلکی جس نے ایک رسالہ اصطرلاب میں لکھا اور بطریقہ سدھانت زیجات مرتب کئے۔

متن—اصطرلاب کے استعمال میں اس کے رسالے کا ترجمہ افلاطون ٹیدولوی نے لاطینی میں کیا یحیٰ ہسپانوی (Johannes Hispalensis) کو تہدیہ کرتے ہوئے۔ آگے چل کر Prophatius نے اس کا ترجمہ عبرانی میں کیا۔ دیکھئے ہمارا شذرہ Jacob ibn Machir ibn Tibbon پر قرن سیزدھم کے نصف ثانی میں)

تنقید—ایچ - زوٹر : (۶۸ ' ۳۲۵ ' ۱۹۰۰ ' ۱۶۹ ' ۱۹۰۲) -

مصر کے مسلمان ریاضی داں

ابن یونس

ابوالحسن علی ابن ابی سعید عبدالرحمن ابن احمد ابن یونس

(یا ابن یونس) الصد فی المصری - م - قاهره ۱۰۰۹ (نه که ۱۰۰۸) میں - تاریخ ولادت نہ معلوم ہے لیکن اس کے باپ کا انتقال ۵۹ - ۹۵۸ میں ہوا - غالباً سب سے بڑا مسلمان فلکی - قاہرہ کی ایک سازوسامان سے بخوبی آراستہ رصدگاہ کی بدولت اس نے زیادہ بہتر زیجات تیار کئے - ان کی ابتدا خلیفہ العزیز کے حکم سے تقریباً ۹۹۰ میں ہوئی اور تکمیل ۱۰۰۷ میں - مؤخرالذکر کے بیٹے الحاکم کے عہد میں لہذا ان کا نام الزیجات الکبیر الحاکمی[19] ان میں کسوف و خسوف , اقترانات° ' پرانے اور نئے ' فلکی مستقلوں کی اصلاح شدہ قیمتیں (طریق‌الشمس کا میل ہے° ۲۳ ' ۳۵ ' (اوج آفتاب کا عرض‌البلد° ۸۶ ' ۱۰' ' شمسی زاویہ اختلاف نظر کی تخفیف ۳′ سے ۲′ میں استبقال° ″۱۰۲م فی سال - اهتزاز° کی طرف کوئی اشارا موجود نہیں) کے مشاہدات کے علاوہ مساحت ارض کی پیمائشیں بھی موجود ہیں جو مامون کے حکم سے کی گیئں (ج - د قرن نہم کا نصف اول)

مثلثیات میں بھی اس کی خدمات بہت کافی ہیں گو ابوالوفا کے مقابلے میں اتنی اہم نہیں - اس نے کروی فلکیات کے متعدد مسائل حل کئے عمودی تظلیلات° کی مدد سے - اسی نے ان جمعی تفریقی قواعد° میں سے پہلے قاعدے کی ابتدا کی جن کے بغیر انساب‌الاعداد° کی اختراع سے قبل کام نہیں چل سکتا تھا مثلاً جیب التمام ا جیب التمام ب کامساوی° $=\frac{۱}{۲}$[جیب التمام (ا − ب) + جیب التمام (ا + ب)] جیب° ا (۲۰) کی تخمینی قیمت

$$۱^{\circ} = \frac{۱}{۳} \cdot \frac{۸}{۹} \text{ جیب} \left(\frac{۹}{۸}\right)^{\circ} + \frac{۲}{۳} \cdot \frac{۱۶}{۱۵} \text{ جیب} \left(\frac{۱۵}{۱۶}\right)^{\circ}$$

ابن یونس کی رصد گاہ دارالحکومت کا ایک حصہ تھی جو قاہرہ میں فاطمیوں نے قائم کی - یہ ادارہ جو ۱۰۰۵ سے فاطمی حکومت کے اختتام (۱۱۷۱) تک قائم رہا گویا دنیائے اسلام میں دوسرا دارالعلوم تھا - اولیں جس کی بنا بغداد میں مامون نے تقریباً دو صدیاں پہلے رکھی تھی -

متن اور ترجمے — Le Livre de la grande table Hakemite (Extraits du Ms. de Leyde, Notices et extraits از کوسان Caussin (vol. 7, Paris, an XII, 16-240) des عربی متن مع فرانسیسی ترجمہ ' فصل سنینیات کے بغیر - کوسان نے ابن یونس کی زندگی کے بڑے بڑے ماخذ کا متن اور ترجموں کا ذکر بھی کر دیا ہے - نیز رصدگاہ قاہرہ کے اس نہایت اعلیٰ بیان کا مقریزی کے قلم سے (ج - د قرن پانزدھم کا پہلا نصف) -

Carl Schcy : Das 20, Kapitel des Tafeln des Ibn Junis. Uber die Berechung des Azimuts aus der Hohe und der Hohe aus dem Azimut (Annalen der Hydrographie und maritimen Meteorologie, 97-111, 1902) ; Uber eine arabische Methode, die geographische Breite aus der Hohe der Sonne im. I. Vertikal zu Bestimmen (ibidem, 124-133, April, 1921 ; Isis, IV, 401) ; Die Bestimmung der geographischen Breite eines Ortes durch Beobachtung der Meridianhohe der Sonne oder mittels der Kenntnis zweier anderen Sonnenhohen und den zugehorigen Azimuten (ibidem, 2-20, 1922. Translation of chapters 21, 21, and of a part of chapter II of the Hakemite tables) ; Beitrage zur arabischen Trigometrie (Isis, v, 364-399,1923.

Delambre, Histoire de l' astronomie au Moyen Age (76-156, Paris, 1819. Based not simply on Caussin is edition, but also on other texts translated by Sedillot and unpublished). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 224, 1898). Braummuhl : Ceschichte der Trigonometrie (vol. 1, 61-65, 1900). Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (77-78, 1900;Nachtrage, 167, 1902). Dreyer : Planetary Systems (1906). Suter : Encyclopaedia of Islam (vol. 2, 428, 1918).

ابن الہیثم

دیکھئے ہمارا شذرہ فصل طبعیات (۴) میں آگے چل کر

مشرق کے مسلمان ریاضی داں

کوشہار ابن لبان

ابوالحسن کوشیار ابن لبان ابن باشہری الجیلی (یعنی از جیلان بحیرہ خزر کے جنوب میں) تقریباً ۹۷۱ سے ۱۰۲۹ تک فروغ پایا ۔ اس نے قرن یازدهم کے لگ بھگ اپنے کام کی تکمیل کی ۔ ایرانی ریاضی داں اور فلکی جس نے عربی میں قلم اٹھایا ۔ معلوم ہوتا ہے مثلثیات کی مزید توسیع میں اس کا حصہ نہایت اہم ہے ۔ مثال کے طور پر اس نے مماس کے بارے میں ابوالوفا کی تحقیقات کو جاری رکھا اور زیجات میں بھی انہیں بڑی جگہ دی ۔ کوشیار کی سب سے بڑی خدمت الزیجات الجامع و البالغ کی تالیف ہے جن کا ترجمہ اس صدی کے اختتام سے پیشتر ہی فارسی میں ہو گیا ۔ اس نے ایک انجومی مقدمہ اور ایک رسالہ حساب بھی تصنیف کیا (جو صرف عبرانی میں دستیاب ہوتا ہے) ۔

متن—جداول کے اقتباسات Ideler نے اپنی Hdb. der mathematischen und technisschers Chronologie (ج ۲-۵۴۷ ، ۶۲۴) میں شائع کئے مع جرمن ترجمے ۔

تنقید—C. Brockelmann: Arabische Litteratur (vol. 1,222,1898). H. Suter : Mathematiker und Astronomen der Araber (83,225,1900 168,1902). C. Schoy : Beitraege zur arabischen Trigonometrie (Isis, v, 395. on the sine tables).

ابن الحسین

ابو جعفر محمد ابن الحسین - زمانہ فروغ خجندی سے زیادہ مؤخر نہیں (ج-د قرن دھم کا دوسرا نصف) - ریاضی داں اس نے ناطق زوایائے قائمہ° میں ایک مقالہ قلم بند کیا اور ایک اور دو خطوں کے درمیان دو اوسط متناسبات° کی تعیین میں منہاج ہندسی° (بمقابلہ منہاج حرکی) کے ذریعے ، یعنی جیسا کہ مسلمانوں کے یہاں اصطلاح تھی النہدستہ الثابت کے ذریعے - مساوات لا۲±م=ما۲

متن—مقالہ اول کے فرانسیسی ترجمے کے لئے دیکھئے وئپ کے Atti dell Acc. pontif nuovi Lincei (ج ۱۴ ، ۱۸۶۱) مختصر فرانسیسی ترجمہ دوسرے متن کا مختصر ترجمہ از کرا دے فو : Une solution du problem des deux moyennes propertionelles entre deux droites donnees (Bibliotheca Mathematica p. 3-4, 1858.

Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (80, 1900 ; Nachtrage, 168, 1902) Cantor : Vorlesungen (vol, I, 3d ed., 752-755, 1907)

ابوالجود

ابوالجود محمد ابن اللیث - البیرونی کا معاصر - ریاضی داں - مسائل البیرونی کا حل باہم متقاطع مخروطات کے ذریعے متشاکل ھفت اضلاع° اور نہ اضلاع° - مساوات کی صنف بندی اور ان کی تحویل قطعات مخروطی میں -

متن—Carl Schoy : Drie planimetrische Aufgaben des arabischen Mathematikers Abu-l-Jud : (آی سس ، ۷ ، ۸-۵ ، ۳ ش ' ، ۱۹۲۵ - جرمن میں اقتباسات قاھرہ کے کتب خانہ خدیویہ کے ایک مخطوط سے) -

F. Woepke : L' algebre, d 'Omar Khayyam—تنقید (پیرس ، ۱۸۱۵ - عمر خیام کے جبرو مقابلہ میں ابوالجود کے حل کردہ مسائل موجود ہیں - دیکھئے ص ۱۱۴ ، ۱۲۸) زوٹر : عرب ریاضیئین و فلکیئین (۱۹۰۰۹۷) -

الکرخی

ابوبکر محمد ابن الحسن (یا حسین) الحاسب الکرخی ، یعنی بغداد کے محلہ کرخ کا رہنے والا - بغداد میں فروغ پایا ابو غالب محمد ابن خلف فخرالملک کے زمانۂ وزارت میں جس کا انتقال ۱۰۱۶ میں ہوا - وہ خود بھی تقریباً ۱۰۱۹ تا ۱۰۲۹ میں فوت ہوا - عظیم ترین مسلمان ریاضی دانوں میں سے ایک - حساب میں اس کی تصنیف الکافی فی الحساب کی بنا زیادہ تر یونانی اور ہیلے نیکی معلومات پر ہے - کسی طرح کے اعداد استعمال نہیں ہوئے بلکہ ان کے پورے پورے نام لکھ دئے گئے ہیں - نہ شماری اور یازدہ شماری° (۲۱) -

اس کا جبرو مقابلہ جسے وزیر مذکور کے اعزاز میں الفخری کہا گیا زیادہ تر ڈیافانٹوس پر مبنی ہے - دودرجی مساوات کا مکمل حل (معہ ثبوت : اگر مثبت ہیں اور بے قیمت نہیں ، تو دو جزروں کو پیش نظر رکھا ہے - ذیل(۲۲) کی مساوات کی تحویل دو درجی مساوات میں - جذروں° کی جمع و تفریق (۲۳) سلسلہ ہائے ذیل کی میزان (۲۴) -

---

۲۱ - If $r < (2a+1), \sqrt{(a^2+r)} \sim a + r\,(2a+1)$

۲۲ - $ax^{2p} + bx^{p} = c$

۲۳ - $\sqrt{8} + \sqrt{18} = \sqrt[3]{5a} - \sqrt[3]{2} = \sqrt[3]{2} = \sqrt[3]{16}$

۲۴ - $\sum_{1}^{n} i^2 = (\sum_{1}^{n} i)\,(2n+1)/3$

$\sum_{1}^{n} i^2 = (\sum_{1}^{n} i)^2$ (معہ ثبوت ہندسی)

ڈیافانٹوسی مساوات کا حل (جس میں ۲۵ ایسے مسائل بھی موجود ھیں - جو ڈیافانٹوس میں نہیں ملتے) - الکرخی نے ھندو اعداد کو باقاعدہ نظر انداز کیا :

Franz Weopcke : Extrait du Fakhri, pre'cede'd'un– متن memoire sur l'algebre indeterminee chez les Arabes (۱۶۰ ص - پیرس ، ۱۸۵۳) - الکافی فی الحساب کا جرمن ترجمہ Ad. Hochheim نے کیا (تین حصوں میں شائع ھوا - ھالے ، ۱۸۸۰-۱۸۷۸ -

H. Suter : Die Mathematiker und Astro nomen تنقید der Araber (84, 1900). M. Cantor : Vorlesungen (vol. 13, 762-774, 1907). H. Suter : Encyclopaedia of Islam (vol. 2, 764, 1925. بہت کم)

النسوی

ابوالحسن علی ابن احمد النسوی-خراسان کے شہر نسا سے نسبت ھے - بویہی سلطان مجدالدولہ جس کا انتقال ۱۰۲۹-۳۰ میں ھوا اور پھر اس کے جانشین کے ماتحت فروغ پایا -ایرانی ریاضی دان-اس نے فارسی میں ایک عملی حساب تصنیف کیا ۱۰۳۰ سے پہلے اور پھر مجدالدولہ کے جانشین کے عہد میں اس کا عربی ترجمہ کیا بعنوان المقنع فی الحساب الہندی - اس نے ارشمیدش کی لیمناٹا (۲۵) اور مینالاوس کے دعوے پر بھی قلم اٹھایا (کتاب الاشباع).حساب میں اس نے کسور کی تقسیم اور مربع و مکعب جذروں کی تخریج کم و بیش آج کل کے انداز میں کی ھے (۵۷,۳۳۲ کا جزر اور ۳۶٬۵۲٬۶۹۶ کا جزر کعب ۳,۶۵۲,۲۹۶) - یہ بڑی قابل ذکر بات ھے کہ النسوی نے شصتگانہ کسور کی بجائے کسور اعشاروی استعمال کیں -مثلاً (۲۶)

---

۲۵ - Lemnata

۲۶ - $\sqrt{17^\circ} = 1/100\sqrt{170.000^\circ} = (1/100)\ 412^\circ = 1^\circ 7' 12''$

متن اور ترجمے — المقخ کے ایک متن کا خلاصہ ایف وئپ کے نے مختصر اقتباسات کے ساتھ اپنی کتاب کے آخری حصے sur la propagation des chiffres Indeins میں دیا ہے (ژورنل ایشیاتیک (۶) ۱؛ ۵۰۰—۳۸۹— ۱۸۶۳ (un traite dn calcul indier اشباع کے مقدمے کا جرمن ترجمہ Eilhard W edemam کے قلم سے Oskar Schermer کے ضمیمے Studien zur Astronominn میں ۸۶—۸۰ ارلانگن ۱۹۲۶—دیکھیے نیز ۳۸—۳۶؛ آی سس ۹،)

تنقید — Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber 96 1900); Uber das Rachenbuch des 'Ali ben Ahm ed-elNasawi (Bibliotheca Mathematics vol. 7, 113-119-1906). H. Burger and K. Kohl : Geschichte des Transversalensatzes (53-55, Erlangen 1924 Isis, VIII, 799).

ابن طاہر البیرونی اور ابن سینا کی ریاضی میں خدمات کے لئے دیکھیئے ہمارا شذرہ فصل دوم میں اوپر۔

ہند و ریاضیات

شری دھر

شری دھر اچاریا یعنی شری دھر فاضل— شاید ۹۹۱ میں پیدا ہوا ہندو ریاضی داں ۱۰۲۱ تقریباً ۱۰۲۰ میں اس نے گنت سارا (دوسرا نام تری شتکا اس نے کہ وہ دراصل ۳۰۰ ابیات پر مشتمل تھی) تالیف کی جس میں اوزان اور پیمانوں سے بحث کی گئی ہے ابتدائی حساب اور نہایت درجہ ابتدائی پیمانوں سے (جزواً نادرست) کوئی ثبوت پیش نہیں کیا گیا - ۶۸ ابیات میں سے جو محفوظ ہیں ن° ۸ میں صفر کا ذکر کیا گیا ہے ۲۷

$a \pm o = a \quad o \times a = o \quad a \times o = o$

یہ سنسکرت ادب میں صفر کا واضع ترین بیان ہے (ملاحظ رہے کہ صفر سے تقسیم کو نظر انداز کر دیا گیا ہے) دودرجی مساوات میں اس کی تصنیف ضائع ہو چکی ہے لیکن بھاسکر (ج ۔ د قرن دواز دھم) کا بیان ہے کہ دو درجی مساوات کو حل کرنے کا قاعدہ جس کی اس نے تشریح کی ہے سب سے پہلے شری دھر ھی نے وضع کیا تھا۔

متن اور ترجمے۔سنسکرت متن سدھاکر دویویدی نے مرتب کیا ۱۸۹۹ میں۔ ایک انگریزی ترجمہ رامانج اچاریا نے کیا ہے شرح از G. R. Kaye اور Bibtiotheca Mathmatica, (ج ۳ ، ۳۷۳ ۳۷۵ '۳۸۰' ۱۹۲۲ : آئی سس ۱، ۵۱۶) میں شائع ہوا۔

تنقید W. Winternitz : Indische Literatur (vol. 3, 473, 574, 1922). D. E. Smith : History of Methematics (vol. 1, 274, 280 1923. تری شتکا کی نقل کالاصل کے ساتھہ)

لاطنی ایگریزی سر بانی اسلامی اور چینی ظیعبات کیمیا اور صناعیات

گیوڈو متوطن اریتسو

ویڈو اریٹی نس ۔(۱) ولادت ۹۹۰ کے لگ بھگ ہوئی، ۱۰۵۰ میں فونٹے اویلانا (۲) میں انتقال ہو گیا۔موسیقی کی تعلیم کا مصلح اعظم۔ ازمنہ متوسطہ میں اس کی تصنیفات ۔ ِ حد مقبول تیوں۔ لہذا قرن یازدھم میں موسیقی کی ھر ترقی اسی سے منسوب ھوتی رھی۔ مثلاً خطوط مدرج° اور ان کے درمیانی وقفوں کا استعمال۔ حالانکہ یہ گیوڈو کی اختراع نہں تھی۔ اس نے صرف اس کی اصلاح کی - گیوڈو ھی نے ایک مناجات کے چھہ (۳) ابیات کے اولین ارکان تہجی یوحنا ولی اصطباغی سے موسوم

۱ - Guido, Wido Aretinus
۲ - Fonte Arvellana
۳ - John the Baptist

کیا (۴) ۔ یہ تسمیہ لاطینی اقوام میں اب بھی رائج ہے۔ (الا یہ کہ وہ آٹ' کو ڈو کہتے ہیں اور ہمارے پیمانے کی ساتویں سر (سی) ، (۵) کا اضافہ دو صدیاں آگے چل کر ہوا ۔ اس کی اہم ترین تصنیف (۶) جو ۱۰۳۰ کے لگ بھگ قلمبند ہوئی موسیقی کے ایک مکمل نظریے پر مشتمل ہے۔ ۱۰۳۸ کے قریب اس نے ایک رسالہ گنتارے میں لکھا۔

متین— تصنیفات موسیقی کی ترتیب مارٹن گربرٹ نے کی۔ Scriptores ecclesiastiei de musica sacra potissimum (ج دوم ص' ۶۱—۱ ، ۱۷۷۴ طبع مکرر نقل کا الا صل ۔ گراتس اسیٹریا Styria ۱۰۹۵)میں ۔ Micrologus کا نسخہ معہ موجودن ترجمہ و حواشی از Mich. Hermesdorff ٹرئیر Trier ۱۸۷۶) ۔

تنقید—— Michele Falchi : Studi su Guido Monace (112 p., Firenze, 1882. گیوڈ متوطن اریت سو کی اس یادگار کے سلسے میں جو ۱۸۸۴ میں ڈسکنی میں قائم کی گئی ۔ Ph. Berthelot , Grand Encyclo eddie میں (2 1-2 cols., c. 1894). J. Combarieu : Histoire de la musique (vol. 1, Paris, 1913). M. Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 2, 478-756, 1913).

آلیور متوطنؑ مامس بیری

معروف بہ آیئلمر ، ایلمر ایھتل ماٹرو ۷ ۔ دیرمامسں بیری میں فروغ پایا ۔ ١٠٦٦ میں بوڑھا ہو گیا تھا انگریز منجم اور میکانیکی ۔ ولیم متوطن مامسں بیری (ج ۔ د قرن وراز دھم نصف اول) کی روایت ہے کہ

---

۴ ۔ یعنی ut, re, mi, fa, sol,

۵ ۔ یعنی do بجائے ut اور si (سی)

۶ ۔ Micrologus de disciplina artis musicae

۷ ۔ Oliver of Malmesbury, Eilmer, Elmer, Aethelmaer

اس نے اپنے ہاتھوں اور پاوں میں پر لگا کر ایک برج سے ہوا کے رخ اڑنے کی کوشش کی لیکن وہ گر گیا اور اسکی ٹانیگں ٹوٹ گئیں - کہا جاتا ہے وہ اس ناکامی کی وجہ یہ بیان کرتا تھا کہ اس کے دم نہیں ہے - اس نے ۲۴/ اپریل ۱۰۶۶ کے دمدار تارے کا مشاہدہ کیا اور پشین‌گوئی کی کہ اس کے وطن کی تباہی قریب ہے (نارمن فتح) (۹)

William Hunt, Dictionary of National Biography میں (vol. 42, 140, 1895). J. E. Hodgson : History of Aeronautics in Great Britain (55, 1924 ;

الیاس برشی نایا

ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فصل تاریخ (۸) میں آگے چلکر

ابن الہیثم

لاطینی میں الہیزن (۱) - ابو علی الحسن ابن الحسن (یاالحسین) ابن الہیثم - بصرہ میں پیدا ہوا ۹۶۵ کے قریب مصر میں فروغ پایا بعہد حاکم (۹۹۶ تا ۱۰۲۰) - ۱۰۳۹ یا اس کے فوراً بعد قاہرہ میں فوت ہو گیا - سب سے بڑا مسلمان طبیعی جس کا شمار دینا کے اکابر بصریوں میں ہوتا رہیگا - وہ ہئیت دان بھی تھا ریاضی دان اور طبیب بھی - اس نے ارسطو اور جالینوس کی شرح کی -

ابن الہیثم کی سب سے بڑی تصنیف کتاب المناظر کے لاطینی ترجمے نے مغربی علوم کو شدت سے متاثر کیا (بیکن اور کپلر کو) -

۸ - ایک ایسی ھی روایت اندلس کے ابن فرناس سے منسوب کی جاتی ہے—مترجم -

۹ - معرکہ ہیس ٹنگز Hastings (یاسن‌لک Senlac) کی تاریخ ہے ۱۴ اکتوبر، ۱۰۶۶—مصنف -

۱۰ - Alhazen

کتاب مذکور سے منہاج تجربی میں نمایاں ترقی کا اظہار ہوتا ہے۔ عکسیات میں تحقیقات۔ کروی اور مکافی آئینے°۔ نیز اختلال جوی اور انعطافی کی تحقیق۔ زاویہ وقوع° اور انحراف کی نسبت یکساں نہیں رہتی۔ عدسے کی قوت تکبیر۔ انعطاف جوی° کا مطالعہ۔ شفق کا آغاز یا اختتام اس وقت ہوتا ہے جب آفتاب افق سے ۱۹° نیچے ہو۔ اس اصول پر ارتفاع فضا کو ناپنے کی کوشش۔ آنکھ کا بہتر بیان اور رویت کا بہتر فہم گو ابن الہیثم نے عدسے ہی کو حساس تسلیم کیا ہے۔ شعاعیں جسم مرئی سے صدور کرتی ہیں نہ کہ آنکھ سے۔ دو چشمی رویت° کی تشریح کی کوشش — افق کے قریب چاند اور سورج کی جسامتوں میں ظاہرا اضافے کی نہایت صحیح توجیہ۔ حجلہ تاریک° کا اولین استعمال

عکسیات میں اس۔° اس مسئلے سے بحث کی ہے جو مسئلہ الہیثم کے نام سے مشہور ہے یعنی کسی دائرے کی سطح میں دو نقطوں سے ایسے خطوط کی کشید° جو اس کے محیط میں کسی نقطے پر آ ملیں اور یہیں اس کے عمود کے ساتھ برابر برابر زاویے تیار کریں۔ اس مسئلے کی انتہا درجہ چہارم کی ایک مساوات پر ہوئی اور ابن الہیثم نے اسے ایک ایسے ہذلولیے° کی مدد سے حل کیا جو کسی دائرے کو قطع کرتا ہو۔ نام نہاد مساوات (مکعبی) یا ماہانی کا حل (ج۔ د قرن نہم کا دوسرا نصف) اسی قسم کے (ارشمید شیء) منہاج سے۔

متن اور ترجمے — ابن الہیثم کی تصنیفات میں کتاب المناظر کی اشاعت کی بجائے سب سے پہلے شفق میں ایک مختصر سی تصنیف کا ترجمہ گیرارڈو وریمو نیز نے بعنوان،، "Decrepusculis of nubium ascensionibus" پہلے پہل لزبن سے شائع کیا ۱۵۴۲ میں Pedro Nunez کی De crepusculis کے ساتھ۔ اشاعت مکرر ابن الہیثم اور Vitello مع کتاب المناظر از Friedrich R (بالے ۱۵۰۴) یعنی Opticae thesaurus, Alhazeni Arabis lilbri septem nune primum editi, etc. (ص۴۸۸) -

L. Am. Sedillot : Du traite des connues geometriques de Hassan en (Journal asiatique, vol. 13, 435-458, 1834. اقتباسات فرانسیسی میں ھیں - ھندسی اور مسائل کثیر الحل : J. Baarmann Abhandlung uber das Licht von Ibn al-Haitham (Zeitschrift der deutschen morgenlandischen Ges., vol 36, 195-23, 1 82. (جرمن اور عربی H Suter : Die Kreisquadratur des Ibn el-Haitham (Z. f. Mathematik und Physik, historische Abt., Bd. 44, 33-47, 1899. عربی اور جرمن - غیر اھم ھے Die Abhandlung uber die Ausmessung des Paraboloides von Ibo al Haitham (Bibliotheca Mathematica, vol 12, 289-332, 1912. (ترجمه معه شرح)

Carl Sachoy : Abhandlung uber eine Methode die Polhohe mit grosster Genauigkeit zu bestimmen (De Zee, 586-601, 1920 ; Isis IV, 401) ; Abh ndlung uber die Bestimmung der Richtung der Qibla (Z. d. deutschen morgenlandischen Gesellschaft Bd. 75, 242-253, 1921 : Isis, IV, 401) ; Abhandlung uber die Natur der Spuren (Flecken) die man auf deriobe rflache des Mondes sieht (Hanover, 1925 : Isis VIII. 538).

Wustenfeld : Geschichte der arabischen Aerzte (76—عام تنقید 77, 1840). Leclerc : Medicine arabe (vol. 1, 512-525, 1876). Suter : Die Mathematiker und die Astronomen der Araber (91-95, 9.0 ; Nachtrage, 169. 1902). M. J. de Goej : Notice biographique (Archives de la societe dis sciences de Haarlem, vol. 6: 668-670, 1901). Suter : Encyclopaedia of Islam (vol 2, 382, 1916, Carra de Vaux : Penseurs de 1' Islam (vol. 2,

عملی تنقید — بالخصوص فلکیات اور طبیعات سے متعلق—ابن الہیثم کی بصریات پر ایک ضخیم شرح کمال الدین ابن الحسن الفارسی (ج- د قرن چہارم کا نصف اول) کی لکھی ھوئی موجود ھے - Enrico Norducci Intorno ad una traduzione italianafatta nel secolo XIV del trattato d'ottica d'Alhazen e ad altri lavori di questo scienziato (Bullett.

di bibliografia et di storia d. sci. matemat, vol. 4, 1-48, 1871). Maurice steinschneider : Sur un ouvrage astronomique ine'dit d'Ibn Haitham (ibidem. vol. 14, 721-740, vol. 16, 505-513, 1883). L. Schanaase : Die Optik Alhazens (2) p., Stargrad' 1890) (ابن الہیثم کی اس کوشش کے متعلق کہ برتداویر° کس طرح طریق الشمس سے متوازی رہتی ہے - Dreyer : Planetary Systems (270. 1906. Hans Bauer : Die Psychologie Alhazens auf Grund von Alhazens Optik (Beitr. zur Gasch. d. Philos- des Mittelalters, X, 5, 81 p, Munster. 1911). E. Gerland : Geschichte der Physik (161-170, 1913). P., Duhem : Systems du Monde (vol. 2, 119-124, 1914 (ابن الہیثم کی ھیئت کا مستزاد) History and Method of science میں (ج ۳ - ۳۹۳ - ۳۹۱ - ۱۹۲۱ - زنگر کا مطالعہ فہرست مخطوطات جو انگستان میں ھیں - ابن الہیثم کی بصریات کے مختصر سے بیان کے لئے بہتر ہو گا کہ گرلانڈ سے رجوع کر لیا جائے) -

F. Woepcke : L' algebre d'Omar Alkhayyami (73-77—ریاضیات 1851. (ابن الہیثم کی تصنیف کی ایک فہرست بھی شامل ھے). Marcus. Baker : Alhazen's Problem. Its Bibliography and an Extension of it (American Journal Mathematics, vol. 4, 327-331. 1881). P. Bode : Die Alhazen'sche Spiegel-Aufgabe in ihrer historischen Entwicklung nebst einer analytischen Losung des verallgemeinerten Problems (50 p., Frankfurt, 1893). C. Schoy : Behandlung einiger geometrischen Fragepunkte durch muslimische Mathematiker (Isis, VIII, 254-260, 1926. ان دلچسپ مسائل کے ساتھ جن کو ابن الہیثم نے حل کیا آی سس : ۹)

آئیل ھارڈوی ڈے مان کی تصنیفات—ان تصانیف کا الگ الگ حوالہ زیادہ بہتر معلوم ھوتا ھے ان میں بعض متنوں کے جزوی یا تشریحی ترجمے بھی موجود ھیں ، تنقیدی تعلیقات کے ساتھ - ان میں ، ریاضی ھیئت ، طبیعیات ، کیما سے بحث کی گئی ھے (sitz کا مطلب روئیداد مجلس طبیعیات و طب ، ارلانگن ھے - beit کا مطلب ھے تاریخ علوم فطرت

یعنی ان مقالات کا ایک سلسلہ جو ویڈے مان نے روئیداد ھائے ارلانگن میں شائع کئے) -

Sull' ottica degli Arabi (Bull. di bibliografia e di storia d. sci. mat., vol. 14, 219-225, 1881). Uber den Licht der Sterne (Wchscher. f. Astron., Meteor. und Geogr., (1890). Notiz uber ein von Alhazen gelostes arithmetisches Promblem (Sitz. Erlangen, vol. 24. 83, 1892). Eine Beobachthung aus der physiologischen Optik (Beit. 2, Sitz, Erlangen, vol. 36. 333-334 1904) Uber die Lage der Milchstrasse (3 p., Sirius, 1906). Uber die Beschaffenheit der Schatten (Beit. 13, Sitz. Erlangen, vol. 39, 226-248. 1907), Kleine Arbeiten von Ibn al Haitham (Beit. 17, Sitz, Erlangen, vol. 41, 1-25, 1909). With J. L. Heiberg : Ibn al-Haithams Schrift uber parabolische Hohlspiegel (Bibliotheca Mathematica, vol. 10, 201-237, 1907. Schrift uber die spharischen Hohlspiegel (ibidem, 293-307 صرف جرمن). Zu Ibn al Haithams Optik (Archiv fur G-eschichte der Naturwiss,. vol. 3, 1-53, 1910). Eine Zeichnung des Auges bei dem Bearbeiter der Optik von Ibn al Haitham, Kamal al-din (Centralblatt fur Augenheilkunde, vol- 34, 204, 1910). Erste Erwahnung der Dunkelkammer (Jahrbuch fur Photographie, vol. 42, 15-58, 1910). With J. L. Heiberg : Eine arabische Schrift uber die Parabol und parabolische Hohlspiegel (Bibliothec mathematica, vol. 11, 193-208, 1911. ایک لاطینی متن کا جزوی ترجمہ جسکی اصل عربی ھے لیکن مصنف نامعلوم - ھم نے یہاں اس کا حوالہ مقابلے کے خیال سے دے دیا ھے - یہ متن ویر نہ کے مخطوط ۲۰۴ کا ترجمہ ھے نیز اس کی ترتیب اول کا (معہ کتب چہار گانہ از بطلیموس - لووین ۱۵۴۸) Uber des Laben von Ibn al-Haitham und al-Kindi (Jahrbuch fur Photographie, vol. 25, 6-11, 1911). Theori des Regenbogens (Beit. 31, Sitz Erlangen, vol. 46, 155-169, 1914). Uber die Camera Obscura (Beit. 39, Sitz. Erlangen, *vol. 46, 155-169, 1914).* Ibn al Haitham

und seine Bedeutung fur die Alchemie (Deutche Litteraturzeitung 1923)

ماسویہ ماردینی کے لئے ملاحظہ ہو فصل طب (ے) ذیل میں -
البیرونی اور ابن سینا کے لئے ملاحظہ ہو فصل فلسفہ (م) اوپر -

الکاثی

ابوالحکیم محمد ابن عبدالملک الصالحی الخوارزمی الکاثی۔ بغداد میں فروغ پایا ۱۰۳۴ کے لگ بھگ - مسلمان کیمیادان جس نے ۱۰۳۴ میں ایک رسالہ کیمیا گری میں لکھا عین الصنعۃ و عون الصناعۃ کے زیر عنوان اور جو بعض پہلوؤں سے لاطینی جابر (جس کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ جابر پر قرن ہشتم کا دوسرا نصف) کی تصنیف (۱۱) سے اس قدر مشابہ ہے کہ اسے دیکھ کر تعجب ہوتا ہے -

H.E. Stapleton and R.F. Azo : Alchemical Equipment in the Eleventh Century مقالات مجلس ایشیا بنگال - ج ۱ - ۴۷-۷۰ ، ۱۹۰۵ - کلکتہ ، عربی متن ، اس متن کے تجزیے اور ایک مقدمے کے ساتھ - بہت اہم ہے)-

پی شینگ

پی شینگ (۱۲) - سنگ شہنشاہ چین تسنگ (۱۳) از ۱۰۲۳ تا ۱۰۶۳ کے عہد میں فروغ پایا - چینی کیمیا گر اور موجد - ۱۰۴۱ اور ۱۰۴۹ کے درمیان اس نے ٹائپ نگاری۔متحرک ٹائپ کے (پن کے لفظی معنی ہیں مہر) ذریعے طباعت کی اختراع کی اور اس غرض سے اول مٹی کے بنے ہوئے اور پھر چوبی ٹائپ کا تجربہ کیا - چنانچہ اس اختراع کا ایک

Summa perfectionis magisterii - ۱۱

Pi Sheng (8994, 98801 - ۱۲

Jen Tsung (5627, 11976) - ۱۳

واضح اور مصدقہ بیان پی شینگ معاصر شین کوا (۱۴) (ج-د باب مالعبد) کے یہاں موجود ہے ۔ آگے چل کر اس ایجاد میں کسی نامعلوم شخص نے اصلاح کرتے ہوئے ٹین کا سوراخ دار ٹائپ تیار کیا جو ایک تار کے ذریعے اپنی جگہ پر قائم رہتا ۔ مزید اصلاح ۱۳۱۴ میں وانگ چنگ (ج-د قرن چہاردھم کا نصف اول) کے ہاتھوں ۔

H. A. Giles : Chinese Biographical Dictionary (626, 1189). G. Vacca : Note cenisi, 4 e 5 (Rivista degli studs orientali. t. 6, 138-142. (چینی متن بشمول ترجمہ و حواشی). T. F. Carter : Invention of Printing in China (159-161. 1925 ; Isis, VIII, 371).

تو پنگ

تو پنگ (۱۵) زمانہ فروغ قرن یازدھم کا نصف اول (؟) ۔ چینی کیمیا داں ۔ چیو پو (۱۶) یعنی شراب کی مختلف قسموں میں ایک رسالے کا مصنف جس میں مختلف القسم شرابوں اور مشہور شراب سازوں کے متعلق مختصراً اظہار خیال کیا گیا ہے ۔''

راقم الحروف کا یہ بیان وائلی کی اس مختصر سی اطلاع سے ماخوز ہے جسکی اشاعت ادبیات چین (۱۵۰ (۱۸٦۷) ۱۹۰۲) میں ہوئی اور جیسے ہم نے یہاں نقل کیا ۔ اگر اس امر کا لحاظ رکھ لیا جائے کہ قرن دوازدھم سے پیشتر یورپ عمل کشید سے بے خبر تھا (ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ کشید الکحل پر قرن دوازدھم کے دوسرے نصف میں) تو اس مبحث پر چینی نوشتوں کی چھان بین دلچسپی سے خالی نہ ہو گی ۔ نیز ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ Mappae elavicula (قرن ہشتم کا دوسرا نصف) اور چو-ای-چنگ Chu-I-Chung پر (قرن دوازدھم کا پہلا نصف) ۱۴ ۔

---

۱۴ - Shen Kua

۱۵ - Tou Ping (11435, 9314)

۱۶ - Chiu Piu (2260, 9515)

۵ - اسلامی تاریخ فطرت

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات البیرونی پر فصل فلسفہ (۴) میں اوپر
اور ابن الطیب پر فصل طب (۷) میں نیچے -

۶ - امریکہ کا آئستانی اکتشاف - لاطینی جغرافیہ -

اسلامی جغرافیہ، جوبات وارضیات

امریکہ کا آئسستانی اکتشاف (۱)

۱۰۰۰ کا ذکر ہے کہ لائف خوش بخت (لائف ارک سن) ۲ محض حسن اتفاق سے امریکہ کے شمال مشرقی ساحل پر لنگرانداز ہوا - یہ امریکہ کا اولین اکتشاف ہے جس کی کوئی تحریری شہادت ملتی ہے - اس سے کچھ سال آگے چل کر (۱۰۰۳ تا ۱۰۰۶) تھورفن کارلس فنی (۳) کے گرینستان سے یہاں آنے کا پتہ چلتا ہے جس نے ایک آئستانی نو آبادی وائن لینڈ میں قائم کی - معلوم ہوتا ہے یہ دونوں جہازراں نیوفاونڈ لینڈ اور جنوبی لبراڈار (۴) تک جا پہنچے تھے - انہوں نے کچھ حصہ وادئی سینٹ لارنس کابھی طے کیا اور ممکن ہے نوواسکوٹیا علی ھذا نیوانگلینڈ کے سواحل تک بھی ہو آئے ہوں (۵) - اس آبادکاری کا تجربہ البتہ ناکام رہا -

اسکنڈے نیوی جہازرانوں کی سرگرمیاں قرن یازدہم کے نصف اول میں انتہاکو پہنچ گئیں تھیں - ان میں آئستانی جہازرانوں نے تو نئی دنیا کا اکتشاف کیا لیکن دوسرے نارمن قبائل انگلستان، روس، جنوبی اطالیہ

---

۱ - Leif the fortunate (Leif Ericsson)

۲ - زیادہ صحیح لفظوں میں آئسستانی نہ کہ نارمن اسلئے کہ یہ بحری سفر جن لوگوں نے کیے سب کے سب آئسستان کے رہنے والے تھے سوائے ایرک الاحمر کے -- مصنف -

۳ - Thorfin Karlsefni

۴ - New Foundland, Labrador

۵ - St. Lawrence Valley, Nova Scotia, New England

اور مغربی یورپ کے مختلف حصوں پر حملہ آور ہوئے ۔

متن اور ترجمے—ہمارا پہلا ماخذ ایڈم متوطن بریمن Adam of Bremen ہے ۔ (ج۔د اگلا باب) اور دوسرا دو آئستانی بیانات یعنی ایرک الاحمر کا افسانہ (ت ۱۳۰۰) اور Graenlendingalod'tta جن میں سے اول الذکر زیادہ قابل اعتبار ہے دونوں کی اشاعت ہو چکی ہے رافن C.C. Rafn کے ھاتھوں امریکی عتائق Antiquitates Americanae میں (کوبن ھاگن ، ۱۸۳۷) نیز Kongelige Nordiske Oldskrift-selskab کے زیر اہتمام Historiske Mindesmaerker میں (مجلد سوم کوبن ھاگن ، ۱۹۴۵ - Arthus M. Reeves کی Finding Wire-land the Good (لندن ، ۱۸۹۰ متن مع انگریزی ترجمہ و تعلیقات) نیز ملاحظہ ہو Gatherne Hardy (۱۹۲۱) ذیل میں ۔

تنقید—Gustav Storm : Studier von Vinlandsrejserne (Copenhagen, (1888). Joseph Fischer : Die Entdeckung der Normannen in America (Freiburg i. Br. 1902. (انگریزی توجمہ از Basil H. Sonlsby ۱۵۳ ص ۔ لندن ، ۱۹۰۳ Die Kartographische Darstellung der Entdeckungen der Normannen in America (Vortrag. Intern. Amerakanistan-Kongress, Stuttgart, 1904, 1906). Fridtjof Nansen: Nord i Taakeheimen (Kristiana, 1911 ۹ج ہی۔لندن ۱۹۱۱ In North Mists نیز انگریزی میں مشمولہ مصنف کے نزدیک امریکہ کے آئستانی اکتشاف کی حقیقت افسانے سے زیادہ نہیں) ۔

نان سین کے نظریے کی تردید بعد کے مصنفین نے کامیابی سے کی ہے۔ راقم الحروف کی رائے میں یہ ابتدائی سفر قطعی مشکوک نہیں البتہ ان آئستانی جہازرانوں کے منازل اور مسالک کو قطعیت سے متعین کرنا غالباً کبھی ممکن نہ ہو گا ۔

Halld'or Hermannson : The Northmen in America (Islandica, vol. 2, 1909). William H. Babcock : Early Norse Visits to North America (216 p., Washington, 1913), Gustav Neckel : Die erste Entdeckung Amerikas (Voigtlanders Quellenbucher, 43, Leipzig, 1913. (عام فہم لیکن عمدہ). William Hovgard : The Voyages of the Norsemen to America (325 p., New York, 1914). H. P. Steensby : The Norsmen's Route from Greenland to Vineland (110 p. Copenhagen, 1918 ; Isis, IV, 48). G. M. Gathorne-Hardy : The Norse Discoveries of America. The Wineland sagas translated and discussed (304 p., Oxford, 1921. نہایت اعلی ـ حکایات کے متن کا ترجمہ الگ الگ نہیں بلکہ اس طرح ملا کر کیا گیا ہے کہ ان سے ایک با ربط اور مسلسل بیان ہمارے سامنے آجاتا ہے ، ائی سس ۴:۵۰۸-۵۰۵). J. Bunfoed Samuel : The Icelander, Thorfinn Karlsefni, who visited the Western Hemisphere in 1007 (Philadelphia, 1922). Louis H. Roddis : The Norsemen in the New World (70 p., Minneapolis, 1923). A. Langlo is La decouvert 2 de l' Ameriquepar les Normmands (167 p., Paris, 1924 ; Isis, VII, 536).

ایمیئون متون فلوری

ملاحظہ ہو ہمارہ شذرہ فصل تاریخ (۸) ذیل میں -

اسلامی جغرافیہ ، جویات اور ارضیات

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات البیرونی اور ابن سینا پر فصل فلسفہ (۳) مسر میں اوپر -

۷ - لاطینی ، بازنطینی اسلامی (باعربی) اور چینی طب

مدرسئہ سلرنو

ہم نے ڈونولو (قرن دہم کا دوسرا نصف) کا ذکر کرتے ہوئے اس مدرسے کی طرف پہلے بھی اشارہ کر دیا تھا ـ عام کلیسائی مدارس

کے مقابلے میں جن کا دائرہ فنون شریفہ یا صرف پادروں کی تعلیم تک محدود تھا سلرنو کی حثیت ایک علمی یا مخصوص فنی درسگاہ کی تھی اور وہ اس قسم کا اولین ادارہ ہے جو یورپ میں قائم ہوا۔ معلوم نہیں اس کی ابتدا کب ہوئی - اغلب یہ ہے کہ اس کی باقاعدہ ابتدا کبھی ہوئی نہیں ، بلکہ وہ نامعلوم طور پر ایک مشہور طبی مرکز بن گیا - چنانچہ پرانی سے پرانی سرکاری دستاویز جو ہمیں اس مدرسے کے متعلق ملتی ہیں شہنشاہ فریڈرک دوم کا ایک پروانہ ہے جو ۱۲۳۱ میں جاری ہوا۔ لیکن یہ وہ زمانہ تھا جب سلرنو کا اوج و اقبال ختم ہوچکا اور نئی نئی جامعوں کے قیام سے اس کی اجارہ داری چھن چلی تھی

سلرنم (۱) خلیج پٹسںٹم (خلیج نیپلز کے پاس ھی جنوب کے رخ) (۲) میں واقع ہے اورزمانہ قدیم ھی سے ایک صحت افزا مقام چلا آتا ہے۔ یوں بھی جنوبی ایطالیہ اور صقیلہ میں یونانی طب کی روایات کا سلسلہ کبھی منقطع نہں ھوا۔ قرن ھفتم اور ھشتم میں ھمیں اس کا قطعی سراغ مل جاتا ہے قرن نہم میں بھی سلرنو میں ایک طبی جماعت کام کرتی نظر آتی ہے اور یقین ہے کہ شروع شروع کے سلرنوی اطبا کو تھوڑی بہت واقفیت یونانی طب سے بھی تھی۔ قرن دھم البتہ میں ڈوئولو کی موجوگی سے یہودی اثرات کا شبہ ھوتا ہے۔ سیاسی اعتبار سے سلرنو صدیوں تک بنےونٹو کی لومبارڈ ڈچی (۳) میں شامل رھا - عربوں نے اس پر کئی بار حملہ کیا اور لوٹا - ۱۰۷۷ میں اسے نارمن قبائل نے فتح کر لیا تھا۔ یہ سیاسی اور ذھنی کوائف تھے جن کے زیر اثر سلرنو کو افکار طب کے اخذ و بدل کے ایک اعلی مرکز کا درجہ حاصل ہو گیا - رفتہ رفتہ جاھلی' لاطینی، یونانی یہودی اور اسلامی عناصر باوصف

---

۱ - Salernums

۲ - Paestum

۳ - Benevento

اختلاف ایک دوسرے سے مخلوط ہونے لگے اور یورپ کا سب سے پہلا طبی مرکز وجود میں آیا۔ شروع میں اسلامی اثرات اگرچہ اتفاقی بھی تھے اور محدود بھی لیکن آگے چل کر قسطنطین افریقی (ج ۔ د باب مابعد) کی بدولت ان میں بہت کافی اضافہ ہوتا گیا۔ مدرسہ سلرنو کے اولین ثمرات قرن باز دھم کے نصف اول میں مترتب ہوئے اس کے نصف دوم بلکہ قرن درازدھم میں اس مدرسے کی اھمیت روز بروز بڑھتی چلی گئی۔ پہلی صلیبی جنگ (۱۰۹۲ تا ۱۰۹۹) سے بھی اس میں خاص طور پر حرکت پیدا ہو گئی تھی۔

متن— Slavtore de Renzi : Collectio salernitana ossia documenti inediti trattati di medicina appartenenti alla scuola medica salarinitana, raccotti ed illustrati da G.E.T. Henschel C. Daremburg E. S. de Renzi. Premessa la storia dolla scuola 5 vols. Napoli 1852-1859 P. Giacose : Magistri salernitani nondum editi. Catalogo ragionato della esposizioni di Storia dolla medicina aperta in Torino nel 1898 ۱۹۰۱ ٹورینو، مرقع - الواح کا ۴۰ ۔ ص ۶۷۰)

Karlsudhoff: Beitrage zur Geschichte der chirurgie in Mittelalters. Grafahische und textliche Untersuchungen in mittelalterlichen Handschirften (۲ ج ہیں) لائپ تسگ، ۱۹۱۸ - ۱۹۱۴ — آئی سس ۱۸۶۷) الگ الگ متون کے لئے جن میں سے بعض مثلاً Reginmen sanitatis جن کا مصنف نامعلوم ہے ملاحظہ ہوں قرن یاز دھم، دواز دھم، سیز دھم، چہار دھم کے ابواب کی فصول طب۔

تنقید — Slavatore de Renzi : Storia documentata della scuola medica di Salerno (2da edizione, 802 p., Napoli. 1857 ترتیب اول Renzi کی مجموعہ سارنو کا پہلا باب ہے) Georges Becavin : L'ecole de Salerne et les medicins salernitains (Paris, 1888). Modestino de Gaizo : La scuola medica di Salerno studiata nella storiae

nella leggedde (Napoli, 1896). Friedrich Hartmann : Die Literatur vor Fruh und der Inhalt des Breslauer Codex Salernitanus (Diss., 76 p:, Leipzig, 1919 (اعلی درجے کا ملخص). Charles and Dorothea Singer ; The Origion of the Medical School of Salerno (خطبات جو کارل زوڈہوف کو پیش کش کئے گئے - 18 p., Zurich. 1923 ; Isis, VII. 535).

مدرسه سلرنو کے دو متن جن کے مصنفین کا پتہ نہیں چل سکا غالباً قرن یازدہم کے نصف اول یا وسط میں قلمبند ہوئے -

(۱) curae (شفا) یا Tractatus de curis (رسالہ شفا) یہ رسالہ Passionarius کے مشابہ ہے (ج - د ذیل میں) جسے Gariopontus نے تالیف کیا -

متن — جس کا اس مختصر سے Magistri salernitani (177-277, 1901 متن سے بھی مقابلہ کر لیا جائے جو اسی کتاب میں شائع ہوا، Giacosa : ۱۶۹-۱۷۴)

تنقید—Neuburger : (Geschichte, vol. 2, 295, 1911). Hartamam: (Op. cit. 42).

(ب) The Speculum hominis (آیئنہ انسان) ایک ناصحانہ نظم جس کے صرف ۱۰۱ اشعار محفوظ ہیں اور زمانہ ہے قرن یازدہم کا وسط - یہ نظم قسطنطین سے متقدم ہے اور بیشتر ازیڈور اشبیلی پر مبنی، لہذا اطالوی نہ کہ لازماً سلرنوی الاصل -

متن—Renzi کا Collectio Salernitara (ج ۵ - ۱۹۸—۱۷۳، ۱۸۵۹)

تنقید— Neuburger (op. cit, 286)

گاریوپون ٹس (٥)

غالباً کوئی لانگو بارڈ (٦) ۔ سلر نو میں فروغ پایا ۔ متوفی ح ۔ ۱۰۵۰ ۔ سلرنوی طبیب ۔ ایک جامع طب پاسیوناریئس (٧) یعنی متاخر یونانی، بازنطینی اور رومی مصنفین کے بعض اقتباسات کے ایک مجموعے کا مصنف (مرتب) ۔ اس کا رسالہ حمیات (٨) جو شاید جامع مذکور ہی کا ایک حصہ تھا خاصا مقبول ہوا ۔

متن — غلباً Galeni Pergameni (sic !) Passionarius (Lyon, 1526 . یہ نسخہ ممکن ہے پہلے کا ہو ۔ لیون، ۱۵۱۲؟) ۔

Garioponti vetusti admodum medici ad totius corporis aegritudines remediorum پراسیون libri quinque (Basel, 1531 اور پھر 1536).

De febribus کی اشاعت ۱۵۳۱ کے نسخہ Possionarius میں ہوئی ۔ نیز Collectio de febribus میں ، وینس ، ۱۵۷٦) ۔

تنقید — E. H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3. 484-500, 1856). Geyl : Zwei lateinische Handschriften aus dem XI Jahr., respective von Gariopontantiuns Afer. (Janus, vol. 14, 161-166, 1909). Neuburger : Geschichte der Medizin (vol. 2, 284-285, 1911). Hartmann : Die Literature von Fruh-un d Hochsalerno (4-6, 1919). E. Wickerscheimer : A note on the

---

٥ - Gariopontus

٦ - Langobard

٧ - Passionarius

٨ - De febribus

liber de medicinis attributed to Galen (Anneles of Medical History, vol. 4, 323-327, 1922.

پٹرو کلس

پیڑی کلس - (۹) غالباً گاریو پونٹس کا معاصر ؟ سلرنوی طبیب - ایک کتاب عمل (۱۰) یا کم از کم اس کی فصل اول کا مصنف (۱۰۵۳ ؟) جو گاریو پونٹس کی طرح متاخر جالینوسی اور لاطینی ماخذ پر مبنی ہے - عربی ادویات کا ذکر بھی آیا ہے -

متن اور ترجمے—Collectio کی S. D. Reczi میں Practica Salernitani Petrocelli (۴ ج میں ۱۸۵٦ ۱۸۵' - ۲۸٦) Salernitani مخطوط پیرس کا متن fonds St. Germain 1146 فصل دوم و سوم کے اجزا سے ملحق ہے ۲۹۱ — ۲۸۷) ایک انگلیسی سیکسن ترجمہ ۱۰۳۵ اور ۱۲۰۰ کے درمیان کیا گیا جسے Oswald Cockayne نے شروع شروع کی Starcraft of اور Leechdoms, Wortcunning, میں شائع کیا (مجلد سوم ۸۲-۱۴۵ 'لندن' ۱۸٦٦ مع انگریزی ترجمہ - یہ متن جو متحف برطانیہ کے مخطوط ۶۲۵۸ Harl پر مبنی ہے بڑا غلط نقل کیا گیا ہے) بہتر نسخہ از Max Loweneck به عنوان پیری ڈیڈازیون -

Eine Sammlung von Rezepten in enghscher sprache aus dem 11—12 Jahr (Erlangen Beitrag zus Englischer Philobgie 12, 65 p., مع Practica Petrocelli اور پیری ڈیڈازیون متقابل صفحوں پر طبع کی گئی) Erlangen 1896.

تنقید— E. Gurlt : Geschichte der Chirurgie (vol. 1, 697-700, 1893). Neuburger . Geschichte der Medizin (vol. 2, 284-285, 1911). Hartmann : Die Literatur von Fruh-und Hochsalerno 6, 1919). Karl Bloedner : Petron us, sien klinisches Schriftwerk

---

۹ - Petrocellus, Petricellus
ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ Petrinius پر قرن دراز اہم کا دوسرا نصف مصنف
۱۰ - Practiae

und der Autor der Uberagangzeit Petricellus (Diss., 58 p., Leipzig, 1925, Isis, VIII, 539.

مصنف کا دعوی ہے کہ پٹروکلس کی پراک ٹیکا عہد متقدم الذکر سے بہت پہلے تصنیف ہوئی ۔ اس کا تعلق فی الحقیقت جنوبی ایطالوی طب کے ابتدائی وسطی زمانے سے ہے جس میں طب قدیم نے رفتہ رفتہ سلرنوی طب کی شکل اختیار کی ۔

الفانس

مونت کا سینو اور سلرنو میں فروغ پایا قرن یاز دھم کے تقریباً وسط میں (سلرنو میں الفانس نام کے دو اسقف اعظم گزرے ہیں اور یہ کہنا مشکل ہے کہ ان میں سے طب پر کس نے قلم اٹھایا) ۔ نمےسیوس (ج ۔ د قرن چہارم کا دوسرا نصف) کی کتاب کا لاطینی مترجم جس کا موضوع ہے فطرت انسانی ۔ اس نے ایک نہایت مختصر رسالہ بھی لکھا (۱۳) جسم انسانی کے بارے میں ۔

متن—نمےسیوس کا ترجمہ Burkhard نے ترتیب دیا (۱٦٦ ص ۔ لائپ تسگ، ۱۹۱۷)۔ Renzi De quattuor humoribus کے مجموعہ سلرنو میں شامل ہے (ج ۲ - ۴۱۲ - ۴۱۱، ۱۸۵۳) ۔

تنقید—Hartmann : Die Literatur von Fruh-und Hochsalerno (7-6, 1919). Max Manatius : Geschichte der lateinischen Literatur (vol. 2 618-637, 1923. Alphanus 1. von Salerno).

---

۱۱ - Alphanus

۱۲ - Prenuon fiscion, stipes naturalism

۱۳ - De quattoruhumoribus ex quilbus constat humanum corpus

بازنطینی اطبا

ڈم‌نس‌ٹیٹس (۱۴)

ممکن ہے قرن یاز دہم میں یا اس سے پہلے فروغ پایا ہو - چار ابواب میں ایک مختصر سے رسالے (۱۵) کا مصنف ، حاملہ عورتوں اور لومولود یا نامولود بچوں کی نگہداشت میں -

ایوان بلوخ کا مقالہ پشمان کی تاریخ طب میں (ج ۱-۵۶۴-۱۹۰۲) -

اسٹیفانوس مگ نٹیس (۱۶)

غالباً قرن یاز دہم میں فروغ پایا - بازنطینی طبی مصنف - ایک قراباذین امراض کا مصنف جسے ردیف وار ترتیب دیا گیا تھا اور جو یونانی مخطوط (ویانا) میں غلطی سے اسٹیفانوس اثینوی (ج - د قرن ہفتم کا نصف اول) علی ہذا ڈیوس کوریڈ ڈیس سے منسوب ہے -

متن — یونانی نسخہ کوئی نہیں ہے - لاطینی نسخہ اولیٰ از Caspar Wolf یعنی Alphabetum emmpircum de remediis expertis سیوورش ، ۱۵۸۱) -

تنقید — Ernst H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, ج معلوم ، ۳۷۹ — ۳۶۵ ، ۱۸۵۶ عقاقیر اور چند ایک دواوں کی فہرست بھی شامل ہے) -

مغرب کے عربی نویس اطبا

کرمانی

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل ریاضیات (۳) پر اوپر -

---

۱۴ - Damnastes

۱۵ - پیری کوسون کائی بریزون تھراپیس

۱۶ - Stephanos Magnetes

ابن الوافد

لاطینی میں ابن گیوفٹ (۱۶) - ابوالمطرف عبدالرحمن ابن محمد ابن عبدالکریم ابن یحیٰ ابن الوافد اللخمی - وطن طلیطلہ - یہیں فروغ پایا ۔ ولادت ۹۹۷ میں، ہوئی وفات تقریباً ۱۰۷۴ میں ۔ ہسپانوی مسلمان طبیب اور صیدلی - اس کی سب سے اہم تصنیف کتاب الادویہ المفردہ جالینوس، ڈیوس کوری ڈیس اور خود مصنف کی ذاتی تحقیقات پر مبنی ہے مگر صرف لاطینی میں محفوظ ، جزواً -

وہ ہمیشہ غذا میں ردوبدل سے کام لیتا اور مجبور ہوتا تو صرف مفردات استعمال کرتا - اس نے ایک قاعدہ بھی وضع کیا تاکہ دواؤں کے عمل کی تحقیق کی جائے اور علاج بالغسل پر بھی قلم اٹھایا -

متن اور ترجمے—De medicamentis simplicibus (کتاب ادوایات مفردہ) وقتاً فوقتاً طبع ہوتی رہی ماسویہ الماردینی کی تصنیفات کے لاطینی ترجموں (وینس ، ۱۵۴۹ بعد) علی ھذا ابن جزلہ کی تقویم (Dispositio corperum constitutione hominis) شٹراس بورگ ۱۵۳۲) رسالہ علاج بالغسل Balneis quaextant apud Gr., Lat. & Arab میں De balneis sermo شامل ہے (وینس ۱۵۵۳) -

F. Wustenfeld : Geschichte der arabischen Aerzte (82, 1840). E. H. F. Meyer : Geschicte der Botanik (vol. 3,205-208 2856). Leclerc : Historire de la medicin urabe (vol. 1, 545-54, 1876). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 485, 1898. دو عربی مخطوطات کا ذکر کیا گیا ہے

۱۶ - abenguefit

ابن جناح

ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فصل لسانیات (۹) ذیل میں -

مصر کے عربی نویس اطبا

ماسویہ الماردینی (۱۸)

وطن ماردین بالائے الجمزیرہ - اول بغداد اور پھر فاطمی خلیفہ حاکم کے دربار مصر میں فروغ پایا جہاں ۱۰۱۵ میں اس کا انتقال ہو گیا ، بعمر نوے سال - (۱۹) طبیب ، یعقوبی عیسائی (۲۰) ماسویہ نے مسہلات اور ادویہ قے آور کے علاوہ ہر مرض کے علاج سے (۲۱) بحث کی ہے (۲۲) - لیکن اس کی سب سے اہم تصنیف ایک مکمل قرابادین ہے (۲۳) بارہ حصوں میں منقسم اور اسلامی معلومات پر مبنی (۲۴) - یہ قرابادین بہت مقبول ہوئی اوراسے صدیوں تک مغرب میں صیدلیہ کی معیاری کتاب مانا گیا . ماسویہ کو بھی ''مسیحی'' صیدلی (۲۵) کا لقب حاصل تھا - بدبودار تیلوں کی کشید کا ذکر کرتا ہے -

---

۱۸ - Mesue the Younger

۱۹ - اگر لیو افریقی کی متاخر شہادت قابل عتبار ہے (قرن شانز دھم کا نصف اول) اور ماسویہ کی تصنیفات کا کوئی عربی متن دستیاب نہں ھوتا تو خیال ہے کہ وہ کوئی مغربی مصنف ہوگا جو قرن یازدہم یا دروازدہم میں گزرا اور جس نے محض ہر دل عزیزی کی خاطر یہ نام اختیار کرلیا (؟) ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ماسویہ ماسویہ الاکبر پر قرن نہم کے نصف اول میں - مصنف

۲۰ دیکھیے اوپر کا شذرہ - مصنف

۲۱ - De medicinis laxativis, De consolatione medicinarum et correctione operationum earundem

۲۲ - De egritudinibus

۲۳ - Antidotarium sive Grabadin medicamentorun compositorum

۲۴ - آخری مسلمان مصنف جس کا حوالہ دیا گیا ابن الجزار ہے . متوفی ۱۰۰۹ (ملاحظ ہو قرن دہم کا دوسرا نصف) - مصنف

۲۵ - pharmacopoeorum evengelista

ماسویہ نام کا ایک اور یعنی تیسرا طبیب بھی گذرا ہے (ج۔د قرن سیزدہم کا نصف اول) جراحیات میں ایک رسالے کا مصنف۔

متن اور ترجمے۔De medicinis universalibus et particularibus (وینس ، ۱۴۷۱) - قرن پانزدهم وشانزدهم میں مکملاً اور الگ الگ تصینفات کے متعدد نسخے شائع کئے گئے - ۱۵۴۹ میں وینس سے اس کی تصینفات اور ازمنہ وسطی کی بہت سی دوسری تحریروں کا ایک مبسوط نسخہ شائع هؤا اور آگے بھی وقتاً فوقتاً طبع ہوتا رہا (ملاحظہ هو J. L. Choulant ز Hundbuch der Bucher kunde ترتیب دوم ، (۱۸۴۱ ، ۳۵۸ — ۳۵۴) Liber de consolatione medici کئی ایک متاخر نسخے narum, simplicium solutivarum, solutivarum (Milano, 1573 ایطالوی ترجمہ Delle medicine semplici solutive (موڈینہ ۱۴۷۵ ؛

Adolf Fonahn : Einiges uber eine arabische aqrabadhin - Handschrift in Berlin پایا (ینش مجلد ۱ — ۳۵۳ — ۳۴۷، ۱۹۰۹ کے اس متن اور لاطینی قرابادین کے متعن میں! یہاں تک اختلاف جاتا ہے کہ اول الذکر کو موخر الذکر کا ابتدائی نمونہ ٹھرانا بھی ممکن نہیں -

M.A.F. del Pellegrino : Le Livre de la cure des maladies des yeux de Jean Mesue, medecin du XI 'siecle (These, 84 p.. Bordeaux, 1902. - دیکھنے میں نہیں آیا

F. Wustenfeld : Geschicht der arabischen Aerzte — تنقید

(63, Gottingen, 1840). E.H.F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 178-183, 1856). Leclerc ; Medicine arabe (vol. 1, 504-507, 1876). E. Gurlt : Geschichte der Chirurgie vol. 1, 618-620, 1898). Neuburger : Gescichte der Medizni (vol. 2, 226-227, 1911).

عمار

لاطینی اسم کا نامو‌صلی (۲٦) ۔ ابوالقاسم عمار ابن علی الموصلی ۔ وطن موصل ، عراق اور مصر میں فروغ پایا ، حاکم کے عہد خلافت از ۹۹٦ تا ۱۰۳۰ میں ۔ طبیب ۔ مسلمان کحالوں میں سب سے زیادہ بدیع الفکر گو اس کی شہرت اپنے ہمعصر علی ابن عیسیٰ کے سامنے ماند پڑ گئی کیونکہ علی ابن عیسیٰ کی تصنیف زیادہ جامع اور ہمہ گیر تھی ۔ علاج چشم کی تلخیص (کتاب المنتخب فی علاج العین) میں اس نے آنکھ کی بیماریوں اور ان کے معالجات کو بڑی وضاحت اور منطقیانہ ترتیب سے بیان کیا ہے ۔ حصہ جراحی خاص طور پر اہم ہے (مثلاً نزول الما کے چھ عملیے ۔ بالخصوص متصاص کے ذریعہ ملائم نزول الما کا عملیہ ۔

متن اور ترجمے ــ عمار کی منتخب کا عبرانی ترجمہ Nathan ha-me'ati نے جسے قرن سیزدہم کے نصف ثانی میں روما میں فروغ ہوا نہایت خوبی سے عبرانی میں کیا ۔ جرمن ترجمہ جے ۔ ہرشبرگ جے لبرٹ اور ای مثووخ بعنوان Die arabischen Augenarzte nach den Quellen bearbietet (۲ جلدیں لائپزگ ۱۹۰۵)

David Armenicas مصنفہ Tnactatus de oculis Canamusali (وینس، ۱۴۹۹، ۱۴۹۷، ۱۵۰۰) اگرچہ عمار ہی سے منسوب ہے لیکن بڑا ناقص جعل ہے۔ Pansier Paul نے Collectio opthalonologici veterum auctorum (نقل کا الا صل : م) میں ترتیب دیا بعنوان Magistri David Armenici compilatio in libros de ocoulorum curutionibus et diversorum philosophorum de Baldach (ص۵٦ ، پیرس، ۱۹۰۳)

تنقید ــ Leclerc : Histoire de la medicine arabe (vol. 1, 533-538, 1876). J. Hirschberg : Die arabischen Lehrbuch der Augenheil-

---

۲٦ - Canamusali

kunde (Abhdl. der preuss. Akad. der Wiss., 117 p., Berlin, 1905). E. Mittwoch : Encyclopaedia of Islam (vol. 1, 332, 1910).

ابن الہیثم

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل طبیعیات (۳) اوپر ۔

علی ابن رضوان

ابوالحسن علی ابن رضوان (۲۷) ابن علی ابن جعفر المصری ۔ جیزہ میں ولادت پائی ، نزد قاہرہ ۔ ۹۹۸ کے لگ بھگ اور قاہرہ ہی میں فروغ حاصل کیا ۔ یہیں ۱۰۶۱ یا ۱۰۶۷ میں فوت ہو گیا ۔ منجم اور آئیں طبیب ۔ کئی ایک طبی کتابوں کا مصنف ۔ ان میں جالینوس کی تصنیف آرس پروا (۲۸) کی شرح سب سے زیادہ مقبول ہوئی اور اس کا ترجمہ گیرارڈو کریمونیز نے لاطینی میں کیا ۔ ابن رضوان کا رسالہ حفظانہات جس میں مصر کا خاص طور سے لحاظ رکھا گیا تھا (فی دفع المضار الا بدان بارض مصر) قابل ذکر ہے ۔ اس نے بقراط جالینوس اور بطلمیوس کی منجمانہ تصنیفات پر کچھ شرحیں بھی لکھیں ۔

Haly Eben Rodan s. Rodoham Aegyptius. Comment. cet. (Venice, 1484-1493. متن اور ترجمے ــ کتب چھارگانہ پر اس کی شرح اس کتاب کے نسخوں میں موجود ہے

Max Meyerhof : Uber Kilma und Gesundheit im alten Kairo (Sitzungber. der phys. med. Soz, Erlangen, vol. 54, 197-214, 4 pl., 1923. فی دفع مضار کے باب ششم کا ترجمہ۔ آئی سس ۵۳۷۸

۲۷ - یا رضوان ــ مصنف

Wustenfeld : Geschichte der arabischen Aerzte (80, 82, 1840). Leclerc : Histoire de la medicine arabe (vol. 1, 525-530, 1876 C. Brockelmann : Arabische Litterature (vol. 1, 484, 1898). Suter : Die Mathematiker und Astronomen der Araber (103, 1900). Giuseppe Gabrieli : Ali bin Ridwan (Isis, VI, 500-506, 1924. (سوانح عربی مصادر سے ماخوذ ہے)

مشرق کے عربی نویس اطبا

ابن سینا

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل فلسفہ (۴) اوپر -

ابن الطیب

ابوالفرج عبداللہ ابن الطیب العراقی - لاطینی میں ابل‌فراگیئس ابدلا بناٹی‌بس (۲۹) متوفی ۴۴ - ۱۰۴۳ - نسطوری طبیب - الیاس اول نسطوری رئیس کلیسا از ۱۰۲۸ تا ۱۰۴۹ کا دبیر (۳۰) - مارستان عضدی بغداد میں طبیب مقرر کیا گیا - اس کے شاگردوں میں ابن بطلان نے بالخصوص نام پایا - وہ یونانی طب کی متعدد شرحوں کے علاوہ خود اپنے اجتہاد سے کئی ایک مقالے مباحث طب پر تصنیف کر چکا تھا اور اس نے موضوع - ارسطاطایسی کتاب نباتات کا ترجمہ بھی کیا - ادب قدیم سے اقتباسات کا اضافہ کرتے ہوئے - (۳۱)

---

۲۹ - Abulpharagius Abdalla Benattibus

۳۰ - نہ کہ اس کا معاصر الیاس بر شینایا (ج - د ذیل میں) - مصنف

۳۱ مخطوط اسکوریال ۸۸۳ میں شامل ہے ہمارے نزدیک اس نباتی تالیف کا زیادہ گہرا مطالعہ بے جا نہ ہوگا - ہم نے کتاب نباتات de plantis کا ذکر اس شذرے میں کیا تھا جس کا تعلق نکولاس دمشقی (قرن اول ق - م کا دوسرا نصف) سے ہے - مصنف

ڈیاٹیسیرون کے عربی ترجمے کے لئے جو ابن الطیب سے منسوب ہے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ عہد نامہ جدید کے سریانی ترجموں پر (قرن دوم کا نصف دوم) ۔

تنقید — G. S. Assemani : Bibliotheca Orientalis (vol. 3, 1 part 544-548, 1725). Wustenfeld : Arabische Aerzte (78, 1840). Leclerc : Medicine arabe (vol. 1, 486-488, 1876). Brockelmann Arabische Litteratur (vol. 1, 482, 1898).

ابو سعید عبیداللہ

ابو سعید عبیداللہ ابن جبریل ابن بخت یشوع - میافارقین ، الجزیرہ میں فروغ پایا - ابن بطلان کا دوست - متوفی ۱۰۵۸ - طبیب - خانوادہ بخت یشوع یعنی ان سریانی اطبا کا آخری اور شاید سب سے بڑا نام لیوا جو ۷۶۵ میں جند شاپور سے نقل مکانی کر کے بغداد میں آ بسے تھے - ابو سعید کی بڑی بڑی تصنیفات میں سے ایک تو تذکرہ الحاضر ہے جس میں طب کی فلسفیانہ مصطلحات سے بحث کی گئی ہے (۳۱) اور دوسری کتاب العشق مرضان ۔

ہم اس نامور خاندان کے دوسرے ارکان کا ذکر کر چکے ہیں - ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات d جیس ابن جبریل (قرن ہشتم کا دوسرا نصف) اور جبریل ابن بخت یشوع (قرن نہم کا نصف اوّل) پر ۔

Wustenfeld : Arabische Aerzte 14-18, 1840). Leclerc : Medicine arabe (t. 1, 370-374, 1876). C. Brockelmann : Encyclopaedia of Islam (t. 1, 601, 1911).

ابن بطلان

ابوالحسن المختار ابن الحسن ابن عبدون ابن سعدون ابن بطلان ۔ لاطینی میں الوشاسم ابلم (۳۲) بغداد میں فروغ پایا - انتقال غالباً انطاکیہ میں ہوا، ۱۰۶۳ کے فوراً بعد ۔ مسیحی طبیب جس نے حفظانیات، غذائیات اور طب خانگی کی تلخیصی تقویمات تیار کیں ، بہ عنوان تقویم الصحت (۳۳) (تقویم کے لفظی معنی ہیں سیدھا کرنا ، تصحیح کرنا اور اس کا استعمال ہر قسم کی جدول سازی کے لیے ہوتا ہے) ۔ اس قسم کی تخلیقات کی ابتدا شاید خود اسی نے کی ، گو آگے چل کر ابن جزلہ (ج ۔ د قرن یازدہم کا دوسرا نصف) نے دن کو اور بھی نشوونما دیا ۔ علی ابن رضوان (ج ۔ د) سے ایک طبی مناظرہ ۔

متن اور ترجمے — تقویم الصحتہ کا لاطینی ترجمہ Tacuini sanitatus Elluchasem Elimithar medici de Baldath (شڑاس برگ ، ۱۵۳۱) ۔ جرمن ترجمہ از Mich. Herr بہ عنوان Schachtafeln der Gesundheit اشٹراس برگ ، ۱۵۳۳ ۔ لک لیر کی رائے میں نہایت خراب ۔

تنقید — Wustenfeld : Geschichte der arabischen Aerzte (78. 1840). E.H.F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 203-205, 1856). Leclerc : Histoire de la medicine arabe (vol. 1, 489-492, 1876). C. Brockelmann : Arabische Litterature (vol. 1, 483, 1898). E. Wiedemann : Magnettische Wirkung nach der Anschauung der Araber (Z. fur Physik., 141-1‹2, Braunschweig, 1920 . کیا لوہے کے ٹکڑے کی کشش مقناطیس کے لیے محبت کی کشش ہے. E.G. Browne : Arabian Medicine (72-73, 1921).

---

۳۲ - Elluchasem Elimithar

۳۳ - tabula sanitatis

علی ابن عیسیٰ

علی ابن عسیٰ یا یسوع ہالی (۳۴) - بغداد میں فروغ پایا ، قرن یازدھم کے نصف اول میں ۔ کہا جاتا ہے وہ عسیائی رہ چکا تھا (کہیں یہ غلط فہمی اس لئے تو نہیں ہوئی کہ طبیب مذکور کو حنین کے ایک شاگرد کا جو اسکا ہم نام تھا مرادف سمجھہ لیا گیا ؟) ۔ اشہر شہیر عرب کحال ۔ اس کی تذکرہ یا رسالہ" الکحالین قدیم ترین عربی تصنیف ہے کحالی میں اور اس کا حقیقی متن تمام و کمال محفوظ (۳۵) ۔ کتاب مذکور کی بنا جزوا معلومات سلف اور جزوا مصنف کے اپنے تجربات و مشاہدات پر ہے ، بڑی مفصل اور بہمہ وجوہ کامل و مکمل بھی ۔ فصل اول میں آنکہ کی تشریح اور عضوی ساخت سے بحث کی گئی ہے ۔ فصل دوم میں ان امراض سے جن کا مشاہدہ خارج سے کیا جاسکتا ہے اور فصل سوم میں جن کا مشاہدہ اس طرح ممکن نہیں، علی ھذا غذائیات اور عام طب سے جیسا کہ ایک کحال کا نقطہ نظر ہو سکتا تھا ۔ ۱۳۰ امراض چشم کا سوچا سمجھا ہوا بیان اور ۱۴۳ ادویات کے خواص کی تشریح ۔

---

۳۴ - Jesu Haly معلوم ہوتا ہے اس نام کی صحیح شکل عسیٰ ابن علی ہے جو صحیح نہیں تو کم از کم اس سے الجھن تو نہیں ہوتی کیونکہ عسیٰ ابن علی نام دو اور شخص بھی گزرے ہیں ایک حنین کا شاگرد (ج ۔ د قرن نہم کا دوسرا نصف) جس کا ذکر ویوسٹن فلڈ نے کیا ہے (تاریخ اطباے عرب ۱۸۴۰ ، ۱۸۳۹ - ۰ دوسرا الاسدی (؟) شاہین بازی میں ایک کتاب کا مصنف جو قرن نہم میں گزرا ؟ لک لیر : طب عرب (ج د - ۳ - ۵۰۰ - ۱۸۷٦) — مصنف

۳۵ - شاید حنین ابن اسحاق کا (ج - د قرن نہم کا دوسرا نصف) رسالہ اس سے مستثنیٰ ہو جس کا ترجمہ مئرہوف کر رہا ہے (اپریل ۱۹۲٦) — مصنف

متن اور ترجمے—علی ابن عیسی کے رسالۃ الکحالین کی مقبولیت کا ثبوت قرون وسطی کے دو ترجموں سے ملتا ہے ایک لاطینی اور ا ک عبرانی میں . De cognitione infirmitatum oculorum et curatione eorum لاطینی ترجمہ (وینس ۱۴۹۷ ۱۴۹۹ ، ۱۵۰۰) جدید لاطینی ترجمہ حصہ اول کا از C. H. Hille (ڈریس ڈن ، ۱۸۴۵) - دونوں لاطینی متنوں کا بہتر نسخہ جن کا علی الترتیب عربی اور عبرانی سے Paul Pansier نے ترجمہ کیا (Collectis ophthalmologica veterum auctorum) fasc. III, 1S5 6-379) Ihesu filii Haly de cognitione infirmitatum ocularum sive memoriale oculariorum quad compilavit Ali ben Issa Epistola Errinernngs- (پیرس ، ۱۹۰۳) جرمن ترجمہ از J. Hirschberg اور Lippert کے قلم سے Die arabischen یعنی کتابیات و حواشی (مع حواشی و کتابیات یعنی) buch fiir augenarzte augenarzte nach den Quellen bearbeittet ، لیپت سگ - ۳۶۲ ص Anatomie de l'oeil de : امیر عارف ارسلان) - ۱۹۰۳ کی پہلی جلد) Tazkeralth-d kahaline on Memorandum des oculistes d'Issa ben Ali (یانس ، مجلہ ہشتم ۴۷۱ - ۴۶۶ - ۵۱۳ - ۱۹۰۳ یعنی تذکرے کے تشریحی حصے کا فرانسیسی ترجمہ) اور Traitment dus clalazion, de L'encanthis, de la dacryocystite et de la hernie de l'iris au Xe sieele حوالہ مذکور حوالہ مذکور کتاب مذکور کے ایک دوسرے اقتباس کا ترجمہ۔ ان ترجموں سے مضفر اور هرش برگ کے درمیان جس بحث کا اغاز ھوا وہ یانس- ۶۱۲۶۳ مجلد ہشتم - ۵۱۳ ، ۶۳۹ ، مجلد نہم ۵۶ - ۵۳ اور Mit. Gesehichte der zur Medizin مجلد سوم ، ۴۴۹ ، ۱۹۰۴ میں ملیگی) -

تنقید — J. Hirscberg : Die arabischen Lehrbucher der Augenheilkunde (Abhd. der preuss. Ak. der Wiss., 117 p., Berlin, 1905). Moritz Steinschneider : Zur oculistik des 'Isa ben 'Ali (9. Jahr.) und des sogenanten Canamusali (Janus, vol. 11, 399-408. 1906). E. Mittwoch : Encyclopaedia of Islam (Vol. 1, 288, 1910). Neuburger : Geschichte der Medizin (Vol. 2, 219, 1911). Charles Greene Cumston : A Brief Historical Summary

of the Treatment of Trachoma, with Special Reference to the Arabian School and the Writing of Ali Ibnel-Aissa (Annals of Medical History, Vol. 3, 244-251, 1921).

چینی طب

وانگ وائی ۔ تے

وانگ وائی۔ تے (۳۵)۔ خاندان سنگ کے عہد میں فراغ پایا ۱۰۲۷ کے لگ بھگ۔ ۱۰۲۷ میں اس نے شہنشاہ کے زیرفرمان جسم انسانی کی دو شکلیں تانبے سے تیار کیں تاکہ فن بذل (گوشت میں سوئی چبھونا) کی تشریح عملاً کی جا سکے۔ کل ۳٦۷ مقامات دکھائے گئے ہیں ۔ نیز اس موضوع پر ایک رسالے تنگ جین چین چیوچنگ (۳٦) کی تصنیف ۔

A. Wylie : Chinese Literature (101, (1867), 1902). J. D. Ball : Things Chinese (8. 1904. بال کہتا ہے کہ ان میں سے ایک اب تک محفوظ ہے لیکن یہ نہیں بتلایا کہاں ۔ البتہ اس نے مختلف حوالے ضرور دئے ہیں . (بزل Encyclopaedia sinica (7, 1917 L. Wieger : La Chine (466, 1920).

کہا جاتا ہے کہ بہت پہلے نہیں تو کم از کم قرن بازو ہم سے چین میں چیچک کے امتناعی ٹیکے کا رواج عام تھا جس کی ابتدا غالباً ہندوستان سے ہوئی ۔

Max Neuburger : Geschichte der Medizin (Vol. 1, 105, 1906).

۸ ۔ لاطینی ، اسلامی ، ارمن اور شامی تاریخ نگاری ۔

---

۳۵ - Wang Wei-te (12993, 12596, 10845

۳٦ - T'ung[3] jen[2] Chen[1] chiu[1] ching[1] (12285, 5624, 615, 2275, 2122 -

لاطینی نویس مورخ

ایمیئون متوطن فلوری

ایموایئس فلوریاسنسس پیری گورد (۲) میں ولادت پائی ۹۶۰ کے لگ بھگ ۔ فروغ دیر فلوری (سان ۔ بنوا ۔ سیور ۔ لوآر) (۳) میں وفات ۱۰۱۰ سے مؤخر ہے ۔ فرانسیسی وقائع نگار ۔ اس کی سب سے بڑی تصنیف (جس کا آغاز ۱۰۰۴ سے پہلے ہو گیا تھا) ۔ افرنجیوں کی ایک تاریخ ہے (تاریخ افرنج) (۴) ابتدا (از قدیم ٹرائے !) سے ۶۵۴ تک ۔ اس تاریخ کی حثیت ایک تالیف سے زیادہ نہیں بایں ہمہ اس نے بہت کافی شہرت پائی . ح ۱۰۰۵ میں اس نے اپنے آقا ابو (ج ۔ د قرن اہم کا دوسرا نصف) کی ایک سوانح حیات تصنیف کی علی ہذا ان معجزات کا حال جو بے نے ڈکٹ ولی کے تبرکات سے فلوری میں ۸۸۷ سے لے کر ۱۰۰۳ تک ظہور میں آتے رہے . تاریخ افریخ کی ابتدا ایک تخطیطی مقدمے سے ہوتی ہے ۱۸ ابواب جس میں مصنف کی اپنی معلومات کا حصہ بہت کم ہے . ۱۱۶۹ اور ۱۱۷۴ کے درمیان اس تاریخ کے کئی ایک مستزار تالیف ہوئے ۔

متن - Aimoni Historia Francorum مرتبہ Jacques de Breul (پیرس ، ۱۶۰۳ - مع مستزادات) ایمیئون کے اضافے خانے جو اس کے متن میں کئے Historiens des Gaules et de la france میں موجودھیں (ج ۳ - ۱۱ ، ۱۲) -

---

۱ - Aimun of Fleury, Aimoinius Floriacensis

۲ - Perigord

۳ - Saint - Benoit - Sur - Loire

۴ - Historia Francorum

۵ - Situs Germaniae vel Gallias

حیات ابو Mabillon نے ترتیب دی اپنی کتاب S. Benedicti Acta Sanctorum ordinis میں (قرن ششم - ۱ ، ۵۸ - ۳۷) - کچھ حصے Historiens de france میں شامل ھیں (ج ۱۰) -

معجزات بے نے ڈکٹ ولی (Miracula S. Benedicti) کا بہترین نسخہ E. de Certain نے تیار کیا (پیرس ، ۱۸۵۸ ۔ مجلس تاریخ فرانس) -

تنقید — E. D. Grand کا مقالہ Grande Encyclopedie میں (ج ۱ - ص ۹۷۹) - M. Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (Vol. 2, 239-246, 1923).

تھیٹمر متوطن مر سے برگ

تھیٹ مارس (ڈٹ مارس) اسقف مار سے برگن سس (۶) کونٹ زیگ فریڈ فان وال بک (۷) کا بیٹا ۔ تاریخ ولادت ۲۵ جولائی ، ۹۷۵ ۔ کئیڈلن برگ اور ماگڈ برگ (۸) میں تعلیم پائی ۔ اسقف مر سے برگ ۱۰۰۹ کے بعد ۔ متوفی ۱۰۱۸ ۔ جرمن موزخ - ۱۰۱۲ میں اس نے کی ایک مبسوط تاریخ میکنی کی لکھنا شروع کی جس کی تکمیل ۱۰۱۸ میں ھوئی ۔ یہ تاریخ ان واقعات کا بہترین ماخذ ھے جو اس وقت مشرقی جرمنی میں نما ھو رہے تھے اور اس میں کچھ معلومات سلافی ممالک کے متعلق بھی ملینگی ۔ معلوم ھوتا ھے تھیٹمر ایک حد تک سلافی زبان سے بھی واقف تھا ۔

---

۶ - Thietmarus, (Ditmarus) episcopus Marseburgensis, Thietmar of Mersebrug,

۷ - Count Siegfried von Walbeck

۸ - Quedlinburg, Magdeburg

متن - خود نوشت مخطوط کی نقل کا الاصل (Dresden, clod. R. 147)
معه مقدمه . L. Schmidt : Die Dresdener Handschrift der chronik :
des Bischofs Thietmar von Merseburg Dresden, 1909
یہ مخطوط مکمل نہیں ہے - بہت ممکن ہے اس کے متن کی تکمیل
دوسرے مخطوطات کی مدد سے کی جا سکے -

Reinerus از Chronici Ditmari libri nunc primum in lucem editi
Reineccius (فرانک فرٹ ۱۸۸۰). بہترین نسخہ از Friedrich
Kurze به عنوان Theitmari Chronicon (هانو ویر ، ۱۸۸۹) - جرمن ترجمہ
از J. C. M. Laurent (برلین ، ۱۸۴۸) ترتیب جدید از
Slrebitzki (لائپت سک ۱۸۹۲ ترتیب ، سوم لائپت سک ۱۹۱۲) -

تنقید—M. Manitins : Laheinische Literature des Miltclarlters
(vol. 2, 265—268, 1923).

آڈہل ہولڈ متوطن اٹریشٹ

ملاخطہ ہو ہمارا سذرہ فضل رياضيات (۳) میں اوپر -

اديمار متوطن شاباٹے

ایڈمارس کبانئسس سس نیز انکولس مین سس (متوطن انکولیم) (۹)
۹۸۸ میں ولادت پائی شاباٹے نزد شاتو پونزاک اوت - ویئن (۱۰)
میں . فروغ زیادہ تر لیموگے اور انکولیم (۱۱) میں پایا متوفی قدس ،
۱۰۳۴ء

۹ - Ademarus Cabannensis, Engolismensis (of Angouleme)
۱۰ - Chateanponsac, Chabanues, Haute-Vienne
۱۱ - Limages

فرانسیسی (لیموزان) (۱۲) راهب اور و قائع نگار - اس کی سب سے اہم تصنیف فرانسیسی تاریخ کا ایک تذکرہ ہے جس میں بالخصوص آکی تانیہ پر توجہ کی گئی ہے (تذکرہ آکی تانیہ) (۱۳) عہد پاستان سے ۱۰۳۸ تک اور تین فصلوں میں - پہلی دو فصلوں میں بیشتر قدیم تذکرے نقل کردئے گئے ہیں البتہ فصل سوم جس کا تعلق ۸۱۴ تا ۱۰۳۸ سے ہے سب سے اہم سر چشمہ ہیں قرون دہم اور یازدہم کی تاریخ آکی تانید کا. تاریخ مذکور کو ایلی دے روفک (۱۴) ہنری دوم پادشاہ انگلستان از ۱۱۵۴ تا ۱۱۸۹ کے خاندانی پادری نے ۱۱۷۴ تک وسعت دی ۔

متن - مکمل نسخہ از Jules Chavanon (۲۸۰ ص Collection de Textes pour servir a l'etude de histoire ۲۰ - پیرس ، ۱۸۹۷) جزوی نسخے Scriptores میں Monum-Germ. از G. Waitz (۴ ، ۱۳۸ ، ۱۰۶ ، ۱۸۴۱) اور Migne کی Latin Patrology میں (مجلد ۱۴۱ ، ۸۰ ، ۹ ، ۱۸۹۹) -

Etudes (نقل کا لاصل الواح کے ساتھ) Jules Lair : Historia critiques sur divers textes des de siedes et siectes (Paris, 1899).

E. D. Grand (Grande Encyclopedie, Vol. 1, 555). - تنقید
M. Manituis : Lateiniscle Literatur des Mittelalters (vol, 2, 284-294, 1923).

---

۱۲ - Limousin

۱۳ - Chronicons aquitanicum

۱۴ - Helic de Ruffee

دیودوں متوطن سان کیونتان

دیوڈو ڈکانس ایس. کیوئنی ویرو ننڈین سس (۱۵) سان کیونتان آن ـ فرماندوآ (۱٦) میں ولادت پائی۔ فروغ نارمن دربار میں از ۹۸٦ تا ۹۹۴ اور آگے چل کر بھی۔ وفات ۱۰۴۳ سے مؤخر نہیں. نارمنڈی (۱۷) کے اولیں لوابوں کا فرانسیسی وقائع نگار ـ اس کی تصنیف (۱۸) جو نظم و نثر دونوں میں ہے اور جسے ۱۰۱۵ تا ۱۰۳۰ کے درمیان تالیف کیا گیا ان جملہ تصنیفات کی اساس ٹھہری جو آگے چل کر اس موضوع پر لکھی گئیں ـ

متن . نسخہ اول از Andre Duchesne مرتب مذکور کی - Normanuo rum Seriptores antiqui Historiae (پیرس ، ۱٦۱۹) - طبع مکرر Migne کی Patrology (مجلد ۱۴۱ - ۷۵۸—٦۰۹) میں . عصری نسخہ J. Lair کے قلم سے مقالات مجلس عتائق نور ماندی کی مجلد ۲۳ میں (۱۸٦۵) ـ

تنقید - Ch. V, Langlois, Grande Encyclopedia میں (vol. 14, (1198, c. 1822). Henri Prentout : Etude critique sur Dudon de Saint Quentin (522 p., Paris. 1916. Voir Revue critique, vol. 7, of 1916, 353-366). M. Manitius : Loteinische Literaturgeschichte (Vol. 2, 257-265, 1923).

---

۱۵ - Dudon of St. Quentin, Dudo decanus S. Quintini Vironaudensis

۱٦ - St. Quentin-en-Vermandois

۱۷ - Normandy (911 sq.)

۱۸ - Demovibus et actis primonum Normanuiae ducum

راؤل گلابر

ریوڈولفس گلابر بہ معنی رالف اسلع (یا بے ریش) ـ رول لے گلابر (۱۹) برگنڈی (۲۰) میں ولادت پائی ـ فرانس کے مختلف دوائر بالخصوص کلنی اور سال گرماں دکسیئر میں فروغ حاصل کیا۔ وفات ۱۰۴۴ سے مؤخر ہے ـ فرانسیسی وقائع نگار ـ ۱۰۲۶ اور ۱۰۴۴ کے درمیان ہوئی اس نے کچھ تو کلنی اور کچھ سال گرماں دکسیئر میں ایک تاریخ ۹۰۰ سے ۱۰۴۴ تک قلمبند کی جو بیشتر افسانوں اور اوہام پر مشتمل ہے ـ علی ہذا ۱۰۳۱ کے قحط کا دردناک حال ـ

تاریخ گلابر (۳ : ۴) کی ایک نہایت مشفقانہ سطر کا حوالہ اکثر دیا جاتا ہے. یہ سطر اس بیداری سے متعلق ہے جو خیال ہے ۱۰۰۰ کے فوراً بعد رونما ہوئی یعنی جب اس دہشت کا خاتمہ ہو چکا تھا کہ اس مہلک زمانے میں دنیا بالکل فنا ہو جائے گی (۲۲) مگر اس سال نہ کوئی سراسیمگی پھیلی ، نہ اس قسم کے الہامی خطرات نے دوسرے زمانوں کی نسبت کوئی خاص شدت اختیار کی ـ

متن — نسخہ اولی از Pithou مرتب مذکور کی Scriptores میں (۱۰۹۶) ـ تنقیدی نسخہ از موریس پردہ Mauric Prou (Cole. de textes pour servir a'l'etude جلد اول ـ ۱۵۸ص ـ پیرس ، ۱۸۸۶) ـ فرانسیسی ترجمہ از Gulzot مترجم مذکور کی Coll. des Memoires میں (جلد ششم ۳۵۵—۱۶۳ ـ ۱۸۲۳) ـ

---

۱۹ ـ Raoul Glaber, Rudalphus Glaber, Ralph the Bald (the Beardless), Raoul le Glabre

۲۰ ـ Burgundy

۲۱ ـ قرن یازدہم میں ۷۳ سال کے اندر اندر فرانس میں ۴۳ بار قحط پڑا (Frank Funch-Brentano کی تضنیف Le Mayen age ، ۷۳) — مصنف

۲۲ ـ Erat enim ac si mundusipse excutiondo semet, rejecta vetustate, passim candidens ecclesiarum vestem indneret.

Emile Gebhart : L' etat d'ame d'un moine de l'an 1000. - تنقید
Revue des Deux Mondes, Oct. 1891 Moines et (Papes مصنف کی
پور سے طبع ہوئی) E. Petit: Glaber. (Revue historique, Vol. 48, 1892). Maurice Prou, Grande Encyclopedie میں (Vol. 28, c. 1901). George Lincoln Burr : The Year 1000 and the antecedents of the crusades. (American Historical Review, Vol. 6, 429-439, 1901). Karl Grund : Die Anschaungen des Glaber (Diss., Grief swald, 104 p., 1910). Max Manitius : Lateinische Literature des Mittel alters (Vol. 2, 19_3, 347-53).

مؤرخین اسلام

بیرونی ایسے نامور مؤرخ کو جس کا ذکر فصل دوم میں آ چکا ہے مستثنیٰ کر لیجئے تو اس عہد کے باقی مؤرخین اسلام جن پر اب ہمیں قلم اٹھانا ہے سب کے سب قرطبہ میں گزرے -

ابن الفرضی

ابوالولید عبداللہ ابن محمد ابن یوسف ابن نصرالازدی ابن الفرضی - قرطبہ میں ولادت پائی ۶۳ - ۹۶۲ میں - ۹۳ - ۹۹۲ میں حج کیا - قاضی بلنسیہ ۱۰۱۱—۱۰۰۹ - ۴ اپریل ۱۰۱۳ کو بربروں کے ہاتھ قرطبہ کی تباہی میں ہلاک ہوگیا. ہسپانوی مسلمان مؤرخ - اسپین کے علمائے اسلام کی سوانح حیات (جس کا سلسلہ ابن بشکوال ج د - نے قرن دو از دہم کا نصف اول نے جاری کی) کا مصنف -

متن — تاریخ علما الاندلس F. Codera نے ترتیب دی - Bibliotheca arabico - hispanica میں (مجلد ۸-۷ - میڈرڈ، ۹۳ -۱۸۹۱) -

F. Wustenfeld : Gescichtschreiber der Araber (Nr. — تنقید 165, 1881). C. Brockelmann : Arabische Literature (Vol. 1, 338, 1898).

ابن حیان

ابو مروان حیان ابن خلف ابن حسین ابن حیان۔ قرطبہ میں ولادت پائی - ۹۸۷ - ۸۸ میں - متوفی ۱۰۷۶ - ہسپانوی مسلمان مؤرخ - اسپین کی ایک ضخیم تاریخ (کتاب المتین) (۲۲) کا مصنف ۶۰ جلدوں میں ، علی ہذا ایک مختصر سی تصنیف کا جس میں ہسپانوی مسلمان علما کے حالات زندگی بیان کئے گئے ہیں۔ (کتاب المقتبس فی تاریخ الاندلس)۔

F. Wustenfeld : Geschichtschreiber der Araber (71, 1881).
C. Brockelmann: Arabische Litteratur (Vol. 1, 338, 1898).

ارمن تاریخ نگاری

سٹیفن اسولک

اسٹیفن اسولک تارونیچی (یعنی اسطفن مغنی تارون) (۲۳) - ٹیر سارگس (۲۴) کاثولیکوس (۲۵) از ۹۹۱ تا ۱۰۱۹ کے عہد میں فروغ پایا - ارمن مؤرخ - ارمن زبان میں ایک عالمگیر تاریخ کا مصنف سنہ ۱۰۰۳ تک، جو قرن دہم کے نصف ثانی کی باز لطینی، ارمن اور آئی بیروی (گرجی) تاریخ کا ایک بیش بہا سرچشمہ ہے لیکن جس کا حصہ تاریخ قدیم یکسر یو سے بیوس سے ماخوذ (۲۶) ۔

---

۲۲ - Liber Solidus

۲۳ - Stephen Asolik Taroneci

۲۴ - Ter Serqis

۲۵ - ارمن رئیس کلیسا ۔

۲۶ - یو سے بیوس کی کتب تاریخ کا ترجمہ ارمن زبان میں بہت پہلے ہوا تھا۔ چنانچہ مؤرخ مذکور کی ایک کتاب کا کچھ حصہ صرف ارمن ہی میں دستیاب ہوتا ہے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ یوسےبوس پر (قرن چہارم کا پہلا نصف) - مصنف ۔

متن - نسخه ارنی از Chahnuararian (پیرس (تاریخ مذکور نہیں) ح - ۱۸۵۳) - ترتیب دوم از St. Malchaseem (بیٹرز برگ ، ۱۸۸۵) -

روسی ترجمعه از Emin (ماسکو، ۱۸٦۳) - فرانسیسی ترجمه پہلی دو فصلوں کا (تین میں سے) از Dulaurier تفصیلی شرح کے ساتھ (پیرس ، ۱۸۸۳) - حصه دوم ترجمه و تحشیه از Fredeic Macler (۳۹۴ص - پرس ، ۱۹۱۷) - جرمن ترجمه از اے - پرک هارٹ (لائپیت تسک ، ۱۸۹۸) -

Heinrich Gelzer: Sextus Julius Africanus (466—475, - تنقید 1898).

شامی تاریخ نگاری

الیاس برشینایا

الیاس برسی نائیس ، اسقف نصیبن (۲۷) - سال ولادت ۹۷۵ - رهبانی زندگی کا آغاز موصل میں کیا - اسقف بیت نہاذرے (۲۸) ۱۰۰۲ اور اسقف اعظم نصیبن ۱۰۰۸ میں - وفات ۱۰۴۹ سے مؤخر ہے - شامی مؤرخ ، لغوی ، لغت نگار، الہیات داں اور اوزانی . - قرن یازدهم کا سب سے بڑا سریانی ادیب - اس نے عربی میں بھی قلم اٹھایا مثلاً ایک نسطوری رسالے کی تصنیف بعنوان ''کتاب البرهان علی الصحیح'' (بلکه فی تصحیح الایمان) - اس کی سب سے اهم تصنیف ۲۵ سے ۱۰۱۸ تک کا ایک تذکرہ ہے جو سریانی میں قلمبند ہؤا جس کے پہلو به پہلو عربی ترجمه (۲۷) علی هذا مآخذ کا حواله بھی موجود ہے -

---

۲۷- Elias ber Shinaya, Elias Bar Sinaeus.

۲۸- اسلامی فتح کے بعد شام میں سریانی کی بجائے عربی کا رواج عام هو ا گیا - سریانی کا استعمال ایک حد تک صرف تصنیف وتالیف میں مخصوص تھا - مصنف -

اس نے ایک سریانی قواعد تصنیف کی جو بے حد مقبول ہوئی۔ علاوہ ازیں ایک عربی۔ سریانی فرہنگ (کتاب الترجمان فی تعلیم لغت السریان) جس کی ترتیب مباحث کے اعتبار سے کی گئی تھی۔ قرون وسطیٰ میں اس کے بعد کوئی سریانی لغت تالیف نہیں ہوئی۔

مصنف مذکور کا ایک عربی رسالہ میزان کی بحث میں ہے۔ (۱۶ ابواب)۔ اس مبسوط تصنیف میں مختلف قسم کے ترازوؤں، ان کے استعمال، سکوں، اوزان، پیمانوں اور ان کے متعلق مسائل سے بحث کی گئی ہے (سادہ مسائل تناسب کا حل میزان کے ذریعے)۔

متن۔ تذکرے کا ابتدائی حصہ تا فتح اسلامی مرتبہ Lanny یعنی Elie de Nisibe, sa chronologie (برک سیلز ۱۸۸۸ مع ترجمہ فرانسیسی)۔ تاذ حصے کا نسخہ مرتبہ Baethgen بہ عنوان Magmente syrischer and arabischer historiker (مقالہ علوم مشرق میں۔ مجلہ ہشتم لائپ تسگ ۱۸۸۴ دو جرمن ترجمہ)۔ J. L. Delaporte کی La chronographic d' Elia ber-Shinarya (۳۴۸ ص۔ پیرس، ۱۹۱۰۔ فرانسیسی ترجمہ)

Richard J. H. Gottheil: A Treatise on Syriac grammer by Mar Elias of Sobha (176 p., Berlin, 1887. سریانی اور انگریزی).

Paul de Lagarde: Praetermissiorum libri duo (Gottingen, 1879. فرہنگ الیاس). Tommaso Obizzini (Thomas a Novara) نے Thesaurus arabico- syrolatinus. Rome, 1636 الیاس ہی کے فرہنگ پر مبنی ہے۔

M. H. Sauvaire: On a Treatise on Weights and Measures by Eliya (Journal R. Asiatic Soc., Vol. 9, 291-313, 1877, (فرانسیسی ترجمہ اسی رسالے کے مخطوط گوتھا کا (Gotha) کے ایک مکمل تجزیہ ری۔ ویڈیمان نے کیا

Beitr. zur Gesch. der Naturwiss.. 6, p. 9, Erlangen, 38, 1906 Sitzungsber., Vol.

نسطوری رسالے کا جرمن ترجمہ از Horst (مقالہ ۱۶۸ص- کول مر' ۱۸۸۶)-

تنقید — G. S. Assemani: Bibliotheca orientalis Clemento - Vatl-cana (Vol. 3. part 1, 266-274, 1725). W. Wright : Syriac Literature (235-239, 1894). Thomas Ibel: Die Wage im Altertum (97-103, Erlangen, 1908). Rubens Duval: Litteratur syriaque (1907). B. Vandenhoff : Die in der Chronographie des syrers Elias bar Shinaja erwahnten Sonnen- und Mondfinsternisse (Z. d. deut. morg. Ges., Bd. 74, 77-94, 1920).

۹- جرمن ، عبرانی ، سریانی اور چینی لسانیات

جرمن لسانیات کے لیے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ نوٹکر لابیو پر فصل دوم میں اوپر -

عبرانی لسانیات

ابن جناح

ابوالولید مروان ابن جناح - دوسرا نام ربان ماری نس (۱) - عبرانی نام جونہ (۲) بہ معنی فاختہ . لہذا عربی میں ابن جناح یعنی پرون والا -

۱- Rabbi Mariuns

۲- Jonah

قرطبہ میں ولادت پائی تقریباً ۹۸۵ تا ۹۹۰ میں۔ ۱۰۱۳ کے قریب ترک وطن کیا اور سالہا سال کی آوارگی کے بعد آخرکار سرا قسطہ میں اقامت پذیر ہو گیا یہیں تصنیف و تالیف مشغلہ اختیار کیا اور یہیں انتقال پایا۔ ہسپانوی یہودی لغوی، لغت نگار، طبیب اور الہیات داں۔ از منۂ متوسطہ میں یہود کا سب سے بڑا عالم لسانیت. ابن جناح نے حیوج (ج۔ د قرن دہم کا دوسرا نصف) کے شروع کئے ہوئے کام کی تکمیل کی اور عبرانی زبان کا مطالعہ مضبوط علمی بنیادوں پر قائم کیا۔ اس کی اہم ترین فلسفیانہ تصنیف کتاب‌التنقیح دو حصوں میں منقسم ہے حصہ اول یعنی کتاب اللمع کا تعلق قواعد سے ہے اور حصہ دوم کتاب‌الاصول کا لغت نگاری سے. دونوں کا ترجمہ یحییٰ ابن تبون ہ (ج-د قرن دو از دہم کا دوسرا نصف) نے عبرانی میں کیا۔ ابن جناح کی ایک تصنیف مفرد ادویات اور ان کی معتادیات میں ہے (کتاب‌التلخیص)۔

متن۔ کتاب‌اللمع مرتبہ Joseph Derenbourg اور W. Bacher (پیرس، ۱۸۸٦)۔ ابن تبون کے عبرانی ترجمے بہ عنوان رقمہ Riqmah کی اشاعت بی. گولڈ برگ اور Raphael Kircheim نے کی (فرانک فورٹ بر مائین، ۱۸۵٦)۔ فرانسیسی ترجمہ از Rabbu Moise Metzger یعنی Le Livre des parterres fleuris (۵۰۔ ص۔ پیرس، ۱۸۸۹)۔

کتاب الاصول مرتبہ Neueberger (۱۸۷۵)۔ یہودہ ابن تبون کا ترجمہ موسوم بہ سفرھا۔ شوراشیم Sefer he-shorashim مرتبہ و لہلم باخر (٦۳۸ص۔ برلین، ۱۸۹۳-۱۸۹٦)۔

Opuscules et traite's — عربی متن فرانسیسی ترجمہ از Joseph et Hartwig Darenbourg (۳۷۳ص۔ پیرس، ۱۸۸۰)۔

۳۔ الہیات مقصد ہے۔ قواعد ذریعہ. لہذا عبرانی لسانیات کا مطالعہ مذہبی فریضہ قرار پایا۔ مصنف

L. Leclerc: Medicine arabe (Vol. 1, 1876, 554) - تنقید
Wilhelm Bacher: Aus der Schrifterklarung des Ibn Ganah (R. Jona) (Leipzig, 1899). W. Bacher کا مقالہ Jewish Encyclopaedie میں (Vol. 6, 1904, 534-5).

شموئیل ھا - لوی

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل دوم میں اوپر۔

سریانی لسانیات

الیاس برشی نایا

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل ہشتم میں اوپر۔

الیاس متوطن طیرھان

الیاس اول - وطن کرخاذے غدان (۳) اسقف طیرھان (۴) ۱۰۲۸ میں پہلا نسطوری رئیس کلیسا مقرر ہؤا متوفی ۱۰۴۹ - سریانی الٰہیات داں اور قواعدی - کلیسیائی شرائع، دساتیر اور فیصلوں کے ایک مجموعے کا مرتب جس نے ایک سریانی قواعد عربی نہج پر (۵) تصنیف کی - نیز ایک رسالہ موکدات میں -

Friedrich Beathgen: Syrische Grammatik des — متن Mar Elias von Tirhan (116 p., Leipzig, 1880).

R. Duval: Litteratur syrique (1907). — تنقید

۳- Karkha dhe-Gheddan

۴- Tirhan

۵- یہ کام Barhebraeus (ح - وزن سیر دھم کا دوسرا نصف) نے پھر زیادہ ہنر مندی سے انجام دیا — مصنف

چینی لسانیات

چین پینگ نیئن

چین پینگ نیئن (٦) - ۹٦۱ میں ولادت پائی ، متوفی ۱۰۱۷ - چینی لغت نگار جس نے ۱۰۱۱ میں لو فا - ین (ج - د قرن ہفتم کا نصف اول) کی سمعی قاموس چیہ - یئون اور ۱۰۱۳ میں ایک مصور قاموس یئو پین مواخر کولیہ - وانگ (ج - د قرن ششم کا نصف اول) کی تصحیح کی چنانچہ یہ اسی کی تصحیحات ہیں جن پر ان دنوں قوامیس کے ہر جدید نسخے کی بنا رکھی جاتی ہے - چیہ - یئون کے مصححہ نسخے کا نام ''کوانگ یئون جس کی اصلاح سنگ کے ماتحت کی گئی'' یعنی تا - سنگ چنگ - ہسیو کوانگ یئون ۱۲ قرار پایا - وہ ۲۸،۰۰۰ حروف پر مشتمل ہے جن کی ترتیب ۲۰٦ قوافی کے ماتحت کی گئی -

H. A. Giles: Biographical Dictionary (96, 1898), Encyclopaedia sinica (300, 1917, Paul Pilliot).

سنگ چی

سنگ چی - ہلوئی ان کے نام سے ولی مانا گیا - سال ولادت ۹۹۸ - مغربی صوبوں اور دربار سنگ میں فروغ پایا - متوفی ۱۰٦۱- چینی مؤرخ اور لغت نگار دولت تانگ کی نئی تاریخ میں شریک تھا جو ۱۰٦۰ میں تکمیل کو پہنچی (کہا جاتا ہے کہ حصہ سوانح اسی کی تصنیف ہے) ۱۰۳۹ میں اس نے ٹنگ ٹو علی ہذا بعض دوسرے علما کی مدد سے ایک سمعی قاموس چی یئون ۹ کے عنوان سے تالیف کی جس میں صرف ۵۳،۵۲۳ حروف درج ہوئے -

متن — تاریخ کے لیے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ Ou-Yang Hesiu پر اگلے باب میں -

---

٦ - Ch'en² P'eng² -nien² (658, 8887, 8301)

۷ - Ch'ieh yun ۸ - Lu Fa-yen ۹- Yu p'ien

۱۰- Ku Yeh Wang ۱۱- Kuang yun

۱۲- Ta² - Sung² ch'ung - hsiu¹ - kuang³ - yun⁴ (10470, 10462, 2914, 4661, 6397, 13843)

تنقید — Giles : Biographieal Dictionarv (698, 1898). Encyclopaedia sinica (300, 1917, Paul Pelliot).

تنگ تو

تنگ تو - وین جیئن کے نام سے ولی مانا گیا (۱۰) - ۹۹۰ میں فینگ فو ، ھلونان (۱۱) میں مقیم تھا - متوفی ۱۰۵۳ - چینی لغت نگار - چی یئون ایسی ضخیم سمعی قاموس کے بڑے بڑے مرتبین میں سے ایک جس کی تکمیل ۱۰۴۱ میں ہوئی (ملاحظہ ہو ھمارا شذرہ سنگ چئی پر اوپر)- اس سے ایک برس پہلے وہ اسی قسم کی ایک اور مختصر قاموس طیار کر چکا تھا ، ھمارا مطلب ہے لی ہو یئون لیوہ (۱۲) سے (محکمہ لی کی موجز قوافی). یہ قاموس صرف دس ہزار حروف پر مشتمل تھی اور بے حد مقبول ہوئی - ۱۲۵۲ میں لیویئون ۱۳) نے اس پر نظر ثانی کرتے ہوئے قوافی کی تعداد ۲۰۶ سے گھٹا کر ۱۰۷ کر دی -

H. A. Giles : Biographical Dictionary (757, 1898). Encyclopaedia sinica (309, 1917, P. Pelliot).

---

۱۰ - Went Chien 12643, 1604, Ting' Tu (11253, 12089)

۱۱ - K'ai Feng' Fu (5794, 3582; 368 :)

۱۲ - Li'Kea Yun liich (5949, 9484, 13843, 7564)

۱۳ - Lin Yiran (7270, 13713)

عصر عمر خیام

(قرن یاز دھم کا نصف دوم)

۱- علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن یاز دھم کے دوسرے نصف میں۔ ۲- فلسفیانہ اور البھیاتی پس منظر۔ ۳- لاطینی، بازنطینی، اسلامی اور چینی ریاضیات و فلکیات۔ ۴- لاطینی، ایرانی اور چینی طبیعیات و صناعیات۔ ۵- لاطینی، باز نطینی، اسلامی اور چینی تاریخ فطرت، ۶- لاطینی اور اسلامی جغرافیہ۔ ۷- لاطینی، باز نطینی، اسلامی اور چینی طب۔ ۸- فرانسیسی، لاطینی، باز نطینی، یہودی، اسلامی، چینی اور جاپانی تاریخ نگاری۔ ۹- لومبارڈ، انگریزی، باز نطینی، اسلامی، ھندو اور چینی قانون و عمرانیات۔ ۱۰- فرانسیسی، لاطینی، یونانی، عبرانی، عربی، فارسی، چینی اور جاپانی لسانیات۔

۱- علم و حکمت کی مختصر کیفیت قرن یاز دھم کے دوسرے نصف میں۔

۱- قرن یاز دھم کا نصف ثانی بھی اسی عصر زریں میں شامل ھے جس کی ابتدا قرن دھم کے تقریباً وسط میں ھوئی، یعنی اکتشاف و تخلیق کا ایک عہد جو اس صدی کے نصف اول میں اپنے معراج کمال کو پہنچ گیا۔ لیکن جس کی ذھنی سرگرمیوں کا سلسلہ قرن یاز دھم کے دوسرے نصف میں بھی ویسی ھی شدت اور اعلیٰ پیمانے پر جاری رھا

گو اس جد و جہد میں اب کیا بلحاظ کیفیت اور کیا باعتبار کمیت دونوں پہلوؤں سے زوال رو نما تھا جس کا احساس فورا نہیں ہوتا. کیونکہ اس زوال کی حیثیت ابھی حد درجہ معمولی اور نگاہوں سے پوشیدہ ہے۔ یوں بھی کتنی عظیم المرتبہ شخصیتیں تویں جن کی مساعی جمیلہ نے اس کو پوشیدہ ترکر رکھا تھا۔

دنیائے مسیحیت کی بیداری جس کے آثار باب ما سبق میں کہیں کہیں نظر آ جاتے ہیں بدستور جاری رہی ، بلکہ یہ صدیوں کے بعد پہلا موقعہ ہے کہ اس زمانے کی بعض سر بر آوردہ شخصیتیں مذہباً عیسائی تھیں ، نہ کہ مسلمان اور انہوں نے عربی کی بجائے لاطینی اور یونانی میں قلم اٹھایا. لیکن اس کے باوجود تسلیم کرنا پڑے گا کہ علم و حکمت کا حقیقی ارتقا ابھی تک مسلمانوں ہی کا رہین منت تھا گو ان کے ذہنی تفوق کا خاتمہ قریب ہے (۱). یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس مقام پر اپنے مقدمے کے جزو اول کی تکمیل کر دی۔ دراصل قرن یاز دہم کا اختتام ایک زبردست نقطہ تغیر ہے تہذیب و تمدن کی تاریخ میں (۲)۔

اس زمانے کی اچھوتی اور نادر خدمات کا تعلق صرف ریاضی سے ہے اور از اول تا آخر مسلمانوں ہی کی سعی و کارش کا نتیجہ۔ عمر خیام ان کا سب سے زیادہ فطین اور بدیع الفکر نابغہ ہے جو اس عہد میں گزرا اور جس کے ہم ان تخلیقات کے لیے ممنون احسان ہیں۔ لہذا نامناسب تھا کہ ہم اس عصر کو عصر خیام سے تعبیر نہ کرتے جس میں یوں بھی کسی کو تامل نہیں ہوگا اس لیے کہ قارئین کرام میں سے اکثر خیام کے نام سے بخوبی متعارف ہیں ، بلکہ شاید کسی دوسرے مسلمان سائنسدان کی نسبت کہیں زیادہ مانوس۔ گویا عنوان بالا کو یاد رکھنا کچھ مشکل نہیں ، یوں اس کے مشمولات کا اندازہ بھی ایک

۱۔ دیکھئے مقدمہ — مترجم
۲۔ دیکھئے مقدمہ — مترجم

حد تک آسانی سے ہوتا رہے گا ۔ عمر خیام کا زمانہ اسلامی علم و حکمت کے عصر زریں کا اختتام ہے یعنی اس کی اجارہ داری کا ۔

۲ ۔ فلسفیانہ اور الٰہیاتی پس منظر — جہاں تک مسیحی دنیا کے مذہبی نظام کا تعلق ہے ہمیں شروع ہی میں ایک نئے دینی سلسلے یعنی آگسٹینی جمیعتوں کی طرف اشارہ کر دینا چاہئے (مگر ہم ان پر کوئی زور نہیں دے رہے اس لیے کہ ہمارے نقطہ نظر سے یہ جمعیتیں بالکل غیر اہم ہیں) ۔ البتہ اسی زمانے کے لگ بھگ انسلم ولی کا ظہور ایک اہم واقعہ ہے ۔ ان کے زیر نگرانی نورمنڈی کے شہر بیک کا مدرسہ علم و فضل کا ایک مشہور مرکز بن گیا ۔ ولی مذکور کے متعلق کہا جا سکتا ہے کہ مسیحی علم و کلام کے بانیوں میں سے تھے ۔ 'کلمات' کی ماہیت پر انھوں نے راس کیلن سے جو بحث کی ہے اسے تاریخ فلسفہ کا ایک اہم باب تصور کیا جاتا ہے جو فی الحقیقت اس نزاع کا سنگ بنیاد تھا جسے عیسائی متکلمین کی نظر میں یہاں تک اہمیت حاصل تھی کہ اسے از منہ متوسطہ کی تاریخ افکار کا ایک ''بنیادی خیال'' ٹھہرایا جا سکتا ہے ۔ انسلم نے شیئت کی حمایت کی لیکن راس کیلن نے اسمیت کی ۔ پھر وہ چھوٹی سی جامع ''اما گومنڈی'' جو دیر تک انسلم سے منسوب ہوتی رہی غالباً اسی زمانے کے لگ بھگ تصنیف ہوئی ان کے ایک معاصر ھنوریئس ان کلسس کے قلم سے ۔

بازنطینی افکار کا نہات صحیح عکس پسے لوس کی تحریروں میں ملیگا ۔ وہ اس اشراقی احیا کا علمبردار ہے جو قسطنطنیہ میں رونما ہوا اور جسے ایک حد تک اس افلاطونی لشاۃ الثانیہ کے مقابلے میں پیش کیا جا سکتا ہے جس نے چار سو برس آگے چل کر فلورینس میں عروج حاصل کیا ۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ مسیحی دنیا کے مشرق و مغرب کو ایک دوسرے سے واقفیت کے لئے کس قدر دیر لگتی تھی ۔ عالم اسلام کے برعکس جہاں ایک سرے کے اثرات دوسرے سرے میں بسرعت تمام

منتقل ہو جاتے ۔ تھیوفلاکٹ ثومس اسقف اعظم بلغاریہ دوسرا باز لطینی ادیب ہے جو اس زمانے میں گزرا۔ لیکن اس نے علم و حکمت سے کسی دلچسپی کا اظہار نہیں کیا لہذا اسقف مذکور کا صرف نام لے دینا کافی ہوگا (۵) ۔

یہودی فلسفہ اور الہیات کی نمائندگی تین للمور علما نے کی ۔ ان میں سے ایک قری المذہب تھا ۔ باقی دو راسخ العقیدہ تالمودی ۔ پھر یہ تینوں بلند پایہ ہستیاں دنیا کے تین بعید حصوں میں گزریں ۔ قرئی عالم کشو بن یہودہ نے جو یوسف ہا ۔ روئہ کا شاگرد ہے شاید قدس میں فروغ پایا اور جو کچھ لکھا عربی میں ۔ فاسی جس کا قیام قیروان میں رہتا تھا لیکن جس کا انتقال جنوبی ہسپانیہ میں ہوا اپنے زمانے کا اشہر شہیر تالمودی ہے ۔ اس کی تصنیف ہلکوت یعنی تالمود کے حصہ قانون کی مشہور موجز عبرانی میں لکھی گئی گو اس کے بعض جوابات عربی میں قلمبند ہوئے۔ پھر رشی ایسا زبردست معلم جس نے شام پن میں فروغ پایا اور جس کی بدولت جرمن یہودیت کی کچھ روایات اس خطے میں بھی رائج ہوگئیں ان لوگوں میں سے ہے جنھوں نے ربانوی علم و فضل کی اشاعت فرانس میں کی ۔ رشی کا اثر اگرچہ مقدما اپنے آبائی ملک تک محدود تھا پھر بھی براعظم یورپ کے بعض دوسرے اقطاع حتیٰ کہ ملت یہود کے علاوہ غیر یہود بھی اسے قبول کرنے سے باز نہ رہ سکے ۔ معلم مذکور کی جملہ تصنیفات عبرانی میں ہیں ۔

۱۰۸۰ کے قریب ایک نئے اسلامی فرقے حشاشین کا ظہور قاہرہ میں ہوا جو اسمعیلیہ ہی کی ایک فرع ہے۔ یہ لوگ قلعہ الموت پر بھی قابض ہو گئے اور ڈیڑھ سو برس تک اسے اپنا ملجا و ماوی بنائے رکھا ۔ معلوم ہوتا ہے الموت علم و حکمت کا ایک مرکز بھی تھا (۶) ۔

---

۵ ۔ دیکھئے مقدمہ ــ مترجم

۶ ۔ فرقہ احشاشین یعنی حسن بن صباح کی دعوت نو کا تعلق فی الحقیقت مشرق یعنی ایران سے ہے ۔ دیکھئے آگے چل کر ــ مترجم

فلاسفہ اسلام میں ایرانی شاعر اور صوفی عمر خیام ہی ایک فلسفی ہے جس کے متبعین کا حلقہ مغرب میں سب سے زیادہ وسیع ہے یعنی واحد فلسفی جسے وہاں قبول عام حاصل ہوا۔ ہوریس کی طرح خیام کا اصل میدان بھی خالص فلسفہ نہیں بلکہ ادب (۷) - یہی وجہ ہے کہ ہم نے اس کا ذکر کیا تو محض ان کارناموں کو دیکھتے ہوئے جو فاعل مذکور نے ریاضی میں سرانجام دیئے ۔ دوسری جانب غزالی ہیں خیام ہی کے ایک معاصر اور الہیئین اسلام کے سرتاج. وہ ایک حد تک طاس اکوائنس سے مشابہ ہیں مگر انہیں اکوائنس پر کئی ایک پہلوؤں سے ترجیح حاصل ہے - وہ بھی ایران ہی کے خاک سے پیدا ہوئے اور انہوں نے بھی اپنی زندگی کا کچھ حصہ خیام کے وطن نیشا پور میں گزارا. پھر اگر خیام از منہ متوسطہ کی محبوب ترین شخصیت ہے تو امام موصوف کے متعلق تسلیم کرنا پڑے گا کہ اس زمانے کی سب سے زیادہ عالی ضمیر اور پاک باطن ہستی۔

اس عہد میں ایک ہی ہندو فلسفی گزرا ہے ۔ رامانج جس نے جنوبی ہندوستان میں فروغ پایا ۔ اس کے فلسفہ کو بھی ویدانتی وحدیت سے تعمیر کرنا چاہئے لیکن تجرید میں شنکر اچاریہ سے ذرا کم ۔

لیکن ابھی ہمیں تین چینی فلسفیوں کا ذکر کرنا ہے ۔ اول شاؤ ینگ ''کتاب تغیرات'' کی ایک شرح کے مصنف کا جس کے متعلق اس سے زیادہ کچھ کہنے کی ضرورت نہیں ۔ ثانیا چوتن ای ایسی زبردست شخصیت کا جس نے ہسنگ لی یابہ الفاظ دیگر دولت سنگ کی نام نہاد نو . کن‌فیوشسی تحریک کی راغ بیل ڈالی ۔ تیسرا فلسفی شین کوا ہے. لیکن غور سے دیکھا جائے تو فلسفی سے کہیں بڑھ کر ناقل ۔ اس کی متعدد تحروں میں سے بعض اثری اعتبار سے بھی دلچسپ ہیں اور ان میں سے ایک متحرک ٹائپ کے ذریعے طباعت، علی ہذا مقناطیسی سوئی کے صاف و سادہ بیان کے لئے ہمارا اولین ماخذ ۔

۷ - خیام مقدماً سائنس داں ہے، پھر ادیب سوئی - دیکھئے مقدمہ — مترجم

۳ ۔ لاطینی ، پاز نطینی ، اسلامی اور چینی ریاضیات و فلکیات معلوم ہوتا ہے ان دنوں گنتارے کا استعمال خاص طور سے مقبول ہو رہا تھا ۔ قرن یاز دھم اور دوازدھم میں اس کی باقاعدگی اور بھی بڑھتی گئی جیسا کہ برنے لی‌نس اور گیوڈو مقوطن اریتسو کی تحریروں سے جن کا ذکر ہم پچھلے صفات میں کر آئے ہیں علی ھذا ہرمان سنگ اور گرلانڈ کی تصنیفات سے اس کی شہادت ملتی ہے ۔ ان سب تصنیفات میں گنتارے ہی کا ذکر ہے اور خاص بات یہ کہ رومی اعداد کے سوا اور کوئی عدد استعمال نہیں ہوا ۔ ہرمان سنگ نے اصطرلاب اور ا ۔طرلاب کے علاوہ اس حسابی کھیل پر بھی قلم اٹھایا جسے اتھہ موما کیا کے نام سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ فرانکو متوطن لیج کے کچھ رسائل کمپوٹس اور تربیع دائرہ میں ملے ہیں ۔ ہرزاؤ نے نظام کواکب کا ایک کلدار نمونہ تیار کیا ، نیز ہیئت کا ایک خلاصہ ۔ گرلانڈ نے ایک مکپوٹس بھی لکھا ۔

تقسیم چہارگانہ کا ایک رسالہ شاید غلطی سے بسےلوس کی تصنیف ٹھہرایا گیا ۔ لیکن یہ عالم مذکور کی بعض دوسری تصانیف میں جو ریاضی کی تاریخ کا ایک بیش بہا خزینہ ہیں ۔ مثال کے طور پر ڈیونان ٹوس کا زمانہ متحقق ہوا تو انھی تحریروں سے ۔

عالم اسلام کے جس زوال کی طرف ہم نے شروع ہی میں اشارہ کر دیا تھا وہ ریاضیات کے شعبے میں بالخصوص نمایاں ہے ۔ مثلاً یہ کہ مسلمان علمائے ریاضی کی تعداد خاصی کم ہو گئی ہے ۔ مسیحی ریاضی دانوں کی جد و جہد سے اگرچہ زیادہ کاوش اور سرگرمی کا اظہار ہو رہا ہے بایں ہمہ ان کی سطح اس قدر پست ہے کہ اس سے اسلامی کوششوں کے انحطاط کی تلافی نہیں ہوتی ۔ پھر اس انحطاط کے باوجود اس وقت کے بعض مسلمان علما کے کارنامے بڑے شاندار اور معرکہ خیز ہیں ۔ لہذا ہم سب سے پہلے مغربی اور پھر مشرق علما نے ریاضی کا ذکر کریں گے ۔

جہاں تک ہیئت کا تعلق ہے قرطبہ نے اس باب میں بڑی اہم خدمات سرانجام دیں ۔ یہ ابن معید اور بعض مسلمان اور یہودی فلکئین کے مشاہدات تھے جو قرطبہ میں کئے گئے اور جن کی بنا پر زرقالی اس قابل ہوا کہ نام نہاد زیجات طلیطلہ تیار کرے۔ ان زیجات کو دیر تک مغرب میں سند تصور کیا جاتا تھا ۔ ابن معید ایک نئی قسم کے اصطرلاب کا موجد ہے۔ اس نے آفتاب کے بعدابعد کی حرکت کا ثبوت بہم پہنچایا ۔ البتہ افسوس یہ ہے کہ زرقالی نے 'اهتزاز' معدلین کے غلط نظریے کی تائید کی ۔ اس کے زیجات کی ابتدا بھی ایک مبسوط مثلثیاتی مقدمے سے ہوتی ہے ۔ سراقسطہ کے هود سلاطین میں سے ایک یعنی یوسف المؤتمن علم و حکمت کا زبردست مربی تھا اور اس نے خود بھی ایک رسالہ ریاضیات میں لکھا جس کی بڑی تعریف کی گئی ہے ۔

مشرق میں صرف ایک ریاضی داں نظر آتا ہے ، عمرخیام ، ہمارا محبوب شاعر جس کی مشاغل علم کو اسلامی جبرو مقابلہ کا منتہائے کمال تصور کرنا چاہیئے ۔ خیام نے اصطفاف مساوات میں غیر معمولی ذہانت سے کام لیا ۔ مثلاً وہ مکعبی مساوات کے تیرہ اقسام مانتا ہے اور اس نے ان سب کے حل کا بیڑا اٹھایا بلکہ چند ایک کے جزواً ہندسی حل بھی پیش کئے ۔ خیام کی نظر تحقیق سے اقلیدس کے مسلمات اور تعریفات بھی محفوظ نہیں رہیں ۔ سلجوق تاجدار ملک شاہ کی فرمائش پر اس نے جو نئی تقویم ۱۰۷۹ء یا چند دن آگے چل کر تیار کی اس کی صحت کو دیکھ کر تعجب ہوتا ہے ۔ یہ شاید ہماری تقویم سے بھی زیادہ صحیح ہے ۔

امام فیلسوف غزالی نے ایک رسالہ کواکب کی حرکات اور ماہیت میں تصنیف کیا ، علی ہذا ایک فلکی خلاصہ ۔ انہیں تھوڑا بہت علم طلسمی ربعوں کا بھی تھا ۔ بغدادی عالم محمد ابن عبدالباقی نے اقلیدس کی فصل دہم کی شرح کی ۔

جس طرح عیسائی مغرب کی دلچسپی گنتارے سے بڑھ رہی تھی بعینہ اس کا کچھ اظہار چین میں بھی ہوتا ہے۔ قرن یازدہم اور دوازدہم کی مختلف تصنیفات میں سئن پن ، یعنی گنتارے کی چینی شکل ہی سے بحث کی گئی ہے۔ البتہ اس امر کی تحقیق مشکل ہے کہ سئن پن کا نشونما بھی کیا وہی سرچشمے سے ہوا جیسے مغربی گنتارے کا یا وہ ایک آزادانہ اختراع تھی اہل چین کی۔

چوتسنگ نے صرف یہی نہیں کیا کہ چینی تقویم کا ایک تاریخی خلاصہ تیار کرے بلکہ ایک تقویم بھی مرتب کی۔ پھر شین کوا ایسے نقل نگار نے جس کا ذکر اوپر آ چکا ہے دوسرے مباحث کی طرح ریاضی اور ہیئت پر بھی قلم اٹھایا۔ اس کی تصنیفات سے اہل چین کے یہاں جمع تسلسل کی سب سے پہلی مثال ملتی ہے۔ ۱۰۷۴ کی تقویم اسی نے ترتیب دی۔ سوسنگ کا ایک رسالہ ہیئت میں ہے جس کی وضاحت سماوی نقشوں کی مدد سے کی گئی تھی۔ اس نے نظام انجم کا ایک کلدار نمونہ بھی تیار کیا۔

لاطینی ، ایرانی اور چینی طبیعیات و صناعیات۔۔قرن یازدہم کے نصف اول میں یوروپی موسیقی کو دنیائے اسلام کے زیر اثر جس طرح نشوونما ہو رہا تھا اس عہد میں بھی جاری رہا۔ ہرمان لنگ نے ایک ترمیم اس خیال سے وضع کی کہ سر کا ارتفاع معین ہو سکے۔ ہرزاؤ کا ایک رسالہ موسیقی ہے ، علی ہذا فروڈولف کا۔ یہ دونوں موسیقیات داں جرمن تھے البتہ عہد ماسبق کا سب سے بڑا مصنف جس نے اس موضوع پر قلم اٹھایا ایطالوی تھا۔

ایک اورجرمن راہب تھیوفیلس کا جو رسالہ فنون اور حرفوں کے بارے میں ملتا ہے اس سے منجملہ اور باتوں کے اول اول معلوم ہوا کہ یورپ میں ناقوس ڈھالنے کا طریق کیا تھا۔

سطور بالا میں ہم کہیں ذکر کر آئے ہیں کہ مسلمان سائنسدانوں کو ماسکونی منہاج کے ذریعے وزن مخصوص کی تعیین سے بالخصوص دلچسپی تھی چنانچہ یہ روایت عمر خیام کے ہاتھوں بھی جاری رہی ۔ مقناطیسی سوئی کی سمت نما خصوصیت سے بھی اول اول مسلمانوں ھی نے فائدہ اٹھا کر جہاز رانی میں کام لیا ۔ پھر جہاں تک ہم اندازہ کر سکے ھیں اس نامعلوم ایجاد کا زمانہ ہے قرن یاز دھم کا اختتام ۔

شین کوا کی تصنیفات کی طرف ہم اس سے پہلے اشارہ کر آئے ھیں ۔ چینی طبعیات ، موسیقی اور صناعیات کے مطالعے میں ان کو بڑی اھمیت حاصل ھے ۔

۸ ۔ لاطینی ، بازنطینی ، اسلامی اور چینی تاریخ فطرت — ماربوڈو ، اسقف رینے کی وہ کتاب جو اس نے طبی حکاکی میں تصنیف کی بہت پسند کی گئی ۔ لیکن یہ حکاکی محض وقتی تخیلات پر مبنی تھی اور اس میں ان علمی روایات کو جوتھیوفراسٹوس اور ڈیوس کوری ڈس سے ماخوذ تھیں سحر ونیرنگ کی اس روایت سے ملا دیا گیا تھا جسے اسکندریہ میں نشو و نما ھوا ۔ مسیحی عناصر کا بہر حال اس میں کوئی دخل نہیں ۔ اس قسم اور اس زمانے کا ایک اور رسالہ یعنی نام نہاد ماکرفلوری ڈس ایسی کتاب عقاقیر نے بھی خوب خوب شہرت پائی ۔ یہ غالباً اڈو متوطن مے انگ کی تصنیف ھے یا کسی دوسرے فرانسیسی عالم کی ۔ دونوں کتابیں منظوم تھیں اور اس لئے مقبول بھی ھوئیں ۔

بازنطینی طبیب سیمیون سیٹ کی تالیفات میں ایک نباتی قاموس بھی ھے ۔ اس کی دوسری کتابوں سے بھی تاریخ فطرت کے متعلق طرح طرح کی معلومات ملتی ھیں ۔

لباتات اندلس کا ایک رسالہ جغرافیہ دان البکری سے منسوب ھے ۔

ابو عمر حجاج نے ایک رسالہ زراعت میں تصنیف کیا اور یوں اس علمی روایت کی طرح ڈالی جس پر اسلامی ہسپانیہ کو ہمیشہ ناز رہے گا۔

اہل چین بھی زراعت سے گہری دلچسپی کا اظہار کر رہے تھے اور ان کا سرمایۂ ادب اس باب میں بعض عمدہ رسائل پیش کر سکتا ہے جن میں باغبانی ، علی ھذا فلاحت کے مختلف پہلوؤں کا ذکر ملے گا۔ چنانچہ ۱۰۵۹ء میں تسائی تسنگ نے ایک رسالہ لیچیوں کے بیان میں تصنیف کیا اور یہ پہلی تحریر ہے جو دنیا کے کسی حصے میں ایک پھل دار پودے کے متعلق شائع ہوئی - پھر اسی سال فو کنگ نے ایک رسالہ کیکڑوں میں لکھا ۔ اور یانگ ھسیو کا رسالۂ شقائق نعمانیہ بھی نہایت مبسوط ہے ۔ اس موضوع پر وانگ کوان نے بھی قلم اٹھایا ۔ وہ اس پھول کی ۳۹ قسمیں گنواتا ہے ۔

۶ ۔ لاطینی اور اسلامی جغرافیہ ۔ لاطینی تصنیفات میں سب سے اہم ھام برگ کے حلقہ اسقفیت کی وہ تاریخ ہے جسے آدم متوطن بریمن نے تالیف کیا اور جو شمالی یورپ علی ھذا اسکنڈے نیوی مستعمرات کے جغرافی حالات میں ہمارا بنیادی ماخذ ہے ۔ چنانچہ وائین لینڈ کا ذکر پہلے پہل اسی تاریخ میں کیا گیا ۔ پھر وہ مخصوص خریطے یعنی نام نہاد 'پور ٹولانی' جو ملاحوں کے زیر استعمال رہا کرتے تھے ممکن ہے اسی عہد کی ایجاد ہوں گو ان کے قدیم ترین نمونے جن کا اب تک پتہ چلا بہت زیادہ بعد کے زمانے کے ہیں ۔ آدم کی تاریخ میں بھی ایک پورٹولانو کا کچھ متن محفوظ ہے ۔ بر عکس اس کے جن حضرات نے فن خریطہ نگاری کا مطالعہ کیا ہے ان کا دعوی یہ ہے کہ پورٹولانی کی ابتدا بازنطینیوں نے کی ۔ لیکن یہ ساری بحث قیاسی ہے کیونکہ آثار و نشانات سے اس باب میں کوئی قطعی فیصلہ نہیں ہوتا ۔

پچھلے باب میں ہم اس امر کی طرف اشارہ کر آئے ہیں کہ

جغرافیئین اسلام کی وہ جد و جہد جو قرن نہم اور دھم میں بڑی شدت اور سرگرمی سے جاری تھی ۔ قرن یاز دھم میں ایک حد تک سست پڑ گئی ۔ لیکن اس کے نصف دوم میں بھی ھمیں صرف دو ھستیوں کا ذکر کرنا ھے ۔ ان میں سے ایک کا ظہور مغرب میں ہوا دوسری کا مشرق میں ۔ مغربی جغرافیہ داں البکری کی ذات بالخصوص اہم ھے اس لئے کہ عالم مذکور کی کتاب مسالک جس میں بدستور قدیم انداز کا اتباع کیا گیا ھے اس قسم کی پہلی تصنیف ھے ایک ھسپانوی کے قلم سے ۔ اس نے جغرافیہ قدیم (عرب) کی ایک قاموس بھی تالیف کی ۔ مشرقی جغرافیہ داں کی شخصیت بھی بڑی دلکش ھے ۔ ھمارا مطلب ھے اسمعیلی مبلغ ناصر خسرو سے جس نے اپنی سیاحتوں کی ابتدا مصر سے کی اور مشرق ادنٰی علی ھذا ایران میں دور دور تک سفر کیا ۔ اس کا سفر نامہ فارسی میں ھے ، تاریخی اور جغرافی دونوں پہلوؤں سے ایک اہم دستاویز ۔

۷ ۔ لاطینی ، بازنطینی ، اسلامی اور چینی طب ــ قسطنطین افریقی کو جسے عربی سے لاطینی کے مشاھیر مترجمین میں شرف اولیت حاصل ھے سلرنوی طب کی ترقی میں بڑا دخل ھے اور یہ اسی کا فیض ھے کہ لاطینی خواں دینا طبی معلومات اور تجربات کے ان بیش بہا خزینوں سے استفادہ کرنے کی اھل ہوئی جو عربی میں جمع ہو رھے تھے ۔ اس سے یوروپی اطبا کے جذبۂ تجسس اور مقاصد دونوں کو تحریک ہوئی ۔ دو اور سلرنوی اطبا خاص طور پر قابل ذکر ھیں ، ژوآنیس افلاکئیس (یحییٰ عربی) جس نے علی ابن عباس کی کتاب الملکی کے حصہ جراحیات کے اس ترجمے کی تکمیل کی جو قسطنطین نے شروع کیا تھا اور ژوانیس پلاٹیئریئس ، الاصغر ایک مختصر سی مطب علی ھذا قاروروے کی بحث میں ایک رسالے کا مصنف ۔ ایک اور تشریحی رسالہ ، ھمارا مطلب ھے ، تشریح خنازیر سے جسے کوفو نام کسی شخص سے

منسوب کیا جاتا ہے اسی عہد میں تصنیف ہوا ، یا اگر ، ایسا نہیں تو قرن دواز دہم کے آغاز میں ۔ عیسائی مغرب میں اب تک اس سے پرانے تشریحی متن کا پتہ نہیں چلا ۔ اس میں سئور کی تشریح بیان کی گئی ہے جس کے متعلق خیال تھا کہ انسانی تشریح سے کچھ بہت زیادہ مختلف نہیں ہو گی ۔

یہاں اس امر کا ذکر بیسود ہے کہ یورپ کے مشاغل طب میں جو بیداری لحظہ بلحظہ پیدا ہو رہی تھی سالرنو تک محدود نہیں رہی ۔ حقیقت میں طبی کاوشوں کا سلسلہ کہیں منقطع نہیں ہوتا ۔ فرانس میں اس کی مثال ماربوڈے کی حکاکی اور اڈو کی کتاب عقاقیر سے ملے گی کیونکہ ان تصنیفات کا مقصد بھی زیادہ تر طبی تھا ۔

پسے لوس نے نظم اور نثر دونوں میں کئی ایک طبی رسائل تصنیف کئے ۔ علیٰ ھذا ایک طبی فرھنگ ۔ لیکن اس عہد کی باز نطینی طب میں سب سے بڑی یادگار وہ قرابادین ہے جو سیمسہ نے سیت کی ۔ یہ دوسرا راستہ تھا جس کے ذریعے اسلامی معلومات کا نفوذ یورپ میں ہؤا ۔ اس نے عربی تصنیفات کا ترجمہ لاطینی میں کیا اور اس کی کتابوں میں اسلامی ، بلکہ ضمناً ھندو طب کے متعلق بھی بکثرت معلومات پائی جاتی ھیں ۔ ھمارا خیال ہے قسطنطین افریقی اور سے سیمیون سیت کی علمی سرگرمیوں کا مطالعہ جو ایک دوسرے کے پہلو بہ پہلو جاری تھیں خالی از دلچسپی نہ ھوگا اس لیے کہ معلوم ھوتا ہے اسلامی طب کے دست تسخیر نے پہلے ھی سے طے کر رکھا تھا کہ براعظم یورپ کو گھیرے میں لیتے ہوئے ھر طرف سے مغلوب کر لے ۔

ایک عیسائی مرتد ابن جزلہ بغدادی نے طب کی ایک تلخیص بشکل جدول تیار کی اور اس طرح اپنے ھم وطن ، علی ھذا ھم مذھب طبیب ابن بطلان کی روایت کو برقرار رکھا ۔ وہ ایک قرابادین کا منصف بھی ہے ۔ سعید ابن ھبتہ‌اللہ کے مصنفات میں ایک طبی خلاصہ ہے ، ایک رسالہ عضویات اور ایک نفسیات انسانی میں ۔

ان کتابوں میں ایرانی طبیب زرین دست کے رسالہ کحالی کا اضافہ بھی کر لینا چاہئے ۔

چینی طب کے لیے ہمیں شین کوا کی جامع تصانیف علی ھذا اس رسالے کی طرف اشارہ کرتا ہے جو عالم مذکور نے صرف طب میں لکھا۔ پانگ ان شیہ کا ایک رسالہ حمیات میں ہے جس میں اس کا شاگرد تنگ پنگ نے ایک قرابازین اور ایک فرہنگ کا اضافہ کیا۔ چین۔ای نے ایک رسالہ امراض صبیان میں تصنیف کیا۔

۸ - فرانسیسی ، لاطینی ، بازنطینی ، یہودی ، اسلامی ، چینی اور جاپانی تاریخ نگاری ــ ادبی نقطہ نظر سے دیکھا جائے تو 'نغمہ رولاں' اس عہد کی سب سے زیادہ وقیع اور مؤثر یادگار ہے ۔ ہماری رائے میں فرانسیسی زبان کی اس نظم کو اگر ایک تاریخی تصنیف ٹھہرایا جائے تو بے جا نہ ہوگا ۔ مگر انہی معنوں میں جیسے ای لیئڈ اور اڈیسی ۔ باعتبار تاریخ اس کی قدر و قیمت کا تعلق ان مسخ شدہ حقائق سے نہیں جو اس نظم کا موجب ہوئے ، بلکہ اس عہد کے رسم و رواج آداب و اطوار سے جن کا ذکر محض نادانستہ آ گیا ہے ۔ لہذا نغمہ رولاں کا مطالعہ اس غرض سے نہیں کیا جاتا کہ شارل مین اور اس کے اعیان سلطنت کا حال معلوم کیا جائے ۔ بعینہ جیسے ای لیئڈ سے ٹرائے کی حسینہ ہیلن کا۔ لیکن جس طرح ای لیئڈ ایک شاندار مرقع ہے یونان قدیم کا ویسے ہی نغمۂ رولاں شروع شروع کے فرانس کا ۔

پھر جب اس نظم کا نامعلوم مصنف ایک ملکی زبان کو ادبی زبان کی سطح پر لا رہا تھا بہت سے جرمن مؤرخوں نے چند بیش بہا وقائع لاطینی میں تالیف کئے ۔ مثلاً برمان لنگ جس کا ایک تذکرہ ۱۰۵۴ پر منتہی ہوتا ہے ۔ آدم متوطن بریمن نے ہامبرگ کے حلقہ اسقفیت کی ایک تاریخ لکھی ، ۱۰۷۴ تک (ہم اس کی زبردست اہمیت کی

طرف اس سے پہلے بھی اشارہ کر آئے ہیں) اور لم برٹ متوطن ہر نے پاپائیت و سلطنت کی تاریخ تا ۱۰۷۷ - ماریانس اسکوٹس ایک آئرستانی نے جو المانیہ میں سکونت اختیار کر چکا تھا ایک سنینی خلاصہ تیار کیا ، ابتدائے آفرینش سے ۱۰۸۲ تک۔

بازنطینی مؤرخین کی سرگرمیاں بھی کسی سے پیچھے نہیں رہیں۔ فلسفی پسےلوس نے ایک بلند پایہ تاریخ اپنے زمانے کی تصنیف کی۔ ایسی ہی ایک تاریخ دقیہ الیاٹیس کی ہے۔ ڈیون کاسیوس کی تاریخ کا خلاصہ زفی‌نوس کا تیار کردہ ہے اور وہ ہم تک پہنچی تو بیشتر اسی شکل میں۔ اسکائی لٹس نے تھیوفانیس کے تذکرے کو وسعت دی۔ اس تالیف کا آغاز جس دیباچے سے ہوا اس میں مؤرخین سلف کی ایک فہرست بھی شامل ہے ، تنقیدی اشارات کے ساتھ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ بازنطینی تاریخ نگاری نے قرن یازدہم کے ربع آخر میں واضح طور پر شعوری حیثیت اختیار کر لی تھی۔

اخیماز کا تذکرہ بنیادی ماخذ ہے ان یہودی نو آبادیوں کے لئے جو اول اول اٹلی میں قائم ہوئیں۔ 'آوارہ یہودی' کے افسانے کا سراغ بھی اس تالیف تک جا پہنچتا ہے۔

البکری کی کتاب کا مطالعہ تاریخی جغرافیہ کے لئے ناگزیر ہے (ہم یہی رائے ماضی کی ہر جغرافی تصنیف کے متعلق ظاہر کر سکتے ہیں)۔ لیکن اس بحث سے قطع نظر کر لیجئے تب بھی اس میں تاریخی اور نسلی معلومات کی فراوانی ہے۔ پھر ایک دوسرے ہسپانوی مؤرخ ابن صاعد نے علما کے ایک تذکرے کے علاوہ تاریخ عالم کا خلاصہ بھی تیار کیا جو ہمارے لئے بالخصوص دلچسپ ہے کیونکہ مصنف نے اس میں علم و حکمت کی تاریخ سے بالخصوص اعتنا کیا ہے۔ یہ دونوں مؤرخ اندلسی تھے گو مؤخرالذکر کرنے اپنی عمر کا آخری حصہ طلیطلہ میں بسر کیا۔

اسلامی مشرق کے صرف دو مؤرخ قابل ذکر ہیں۔ ان میں سے ایک کی تصنیفات عربی میں ہیں ، دوسرے کی فارسی میں۔ اول الذکر یعنی خطیب بغدادی نے ایک مبسوط تاریخ علمائے بغداد کی تیار کی (مسلمانوں کو اس قسم کی سوانح کی تالیف کا بڑا شوق تھا)۔ مؤخرالذکر سے ہم اس سے پہلے متعارف ہو چکے ہیں)۔ ہمارا مطلب ہے ایرانی ناضل ناصر خسرو سے جس کا سفرنامہ ایک پراز معلومات گنجینہ ہے مصر کے احوال و کوائف کا آٹھویں فاطمی خلیفہ کے ماتحت اور اثری علی ہذا نسلیاتی بیانات سے پر۔

دو نامور چینی مؤرخ بھی اسی عہد میں گزرے۔ او۔ یانگ ھسیو جس نے اول اول چینی کتبات نویسی پر قلم اٹھایا اور دولت تانگ کی تاریخ 'جدید' کے علاوہ کچھ دنوں بعد دول خمسہ کی 'جدید' تاریخ ترتیب دی۔ ان دونوں تالیفات کا شمارہ چوبیس تواریخ میں علی الترتیب ۱۷ اور ۱۹ ہے۔ او۔ یانگ ھسیو کے ایک نائب منگ چی کا ذکر ہم اس سے قبل پچھلے باب میں کر آئے ہیں۔ سسوما کوانگ نے اس سے بھی مشکل تر کام کا بیڑا اٹھایا ، یعنی وقائع چین کی تصنیف — کسی ایک خانودے کی نہیں ، بلکہ جملہ دول کی - تقریباً ۴۰۰ ق-م سے تقریباً ۹۶۰ تک۔ یہ تذکرہ نہایت اہم ہے اور اپنی معنوی خوبیوں کے علاوہ اس نے بھی کہ اہل مغرب نے تاریخ چین میں جو معلومات حاصل کیں دیر تک اسی تصنیف سے کیں۔

آئیکوا مونوگتری ، یعنی قرن دھم اور یازدھم کی جاپانی تاریخ کے ایک تذکرے میں زیادہ تر فوجی وار میکی‌ناگا کی حکمرانی کا ذکر کیا گیا ہے۔ قرن دھم کی مشہور جاپانی رومانوں کی طرح اس تذکرے کی حیثیت بھی ایک داستان کی ہے اور انداز بھی ویسا ہی خیالی اور غیر حقیقی۔

۹ - لومبادڈ، انگریزی، باز نطینی ، اسلامی، ہندو اور چینی قانون و عمرانیات۔ آخری لومبادڈ مجموعے کی تکمیل قرن یازدہم کے اختتام پر ہوئی مدرسہ پاویا کے زیر اثر جہاں رومی قانون کا مطالعہ خاص طور سے اہم تصور کیا جاتا تھا ۔

نام نہاد قوانین ایڈورڈ کن فیسر کا زمانہ ۱۰۷۰ بیان کیا جاتا ہے۔ انگلستان کے نارمن فاتحوں کا حکم تھا کہ سارے ملک کی مساحت کی جائے۔ اس کام کی تکمیل ۱۰۸٦ میں ہوئی اور اس طرح نام نہاد ڈومزڈے بک معرض وجود میں آئی جس کی غرض وغایت اگرچہ خالصاً عملی ہے لیکن علم و حکمت کے نقطہ نظر سے بھی دلچسپ ۔

افالیائیس نے قانون کی ایک موجز تیار کی اور یہ گویا ان معلومات کا تتمہ ہے جو ہمیں باسلکا کے متعلق حاصل ہیں ۔

شافعی امام ماوردی نے اصول حکومت اور اخلاقیات پر قلم اٹھایا۔ نظام الملک ایرانی کا ایک رسالہ بھی فن حکومت میں ہے ۔ اس زمانے کے سیاسی اور اخلاقی افکار کو سمجھنا ہو تو ان تصنیفات کا مطالعہ بہلو بہ پہلو کرنا پڑیگا۔

وجنانیشور نے جسے جنوبی ہندوستان میں فروغ ہوا ایک رسالہ قانون میں لکھا ، ہمارا مطلب ہے متاکشر جواب بھی ایک حد تک سند تسلیم کیا جاتا ہے ۔

وانگ ان . شیہ کو جو ۱۰٦۸ سے ۱۰۸٦ تک چین کا وزیر اعظم رہا معاشیات پر بڑی دسترس حاصل تھی اس نے نظام محاصل میں تبدیلی کے علاوہ متعدد اصلاحات مالی ، معاشی اور تعلیمی امور میں نافذ کیں ۔ وہ بظاہر بڑا ثباع اور زیرک انسان نظر آتا ہے لیکن اپنے زمانے سے بہت آگے ، اتنا آگے کہ اس کی اصلاحات سے کوئی نتیجہ مترتب نہ ہوا یہاں تک کہ دانگ ان شیہ کے بعد ان کا دفعتاً خاتمہ ہی نہیں

ہو گیا ، بلکہ لوگ اس بات کو بھی بھول گئے کہ یہ اصلاحات کبھی نافذ بھی ہوئی تھیں ۔

۱۰ - فرانسیسی ، لاطینی ، یونانی ، عبرانی ، عربی ، فارسی ، چینی اور جاپانی لسانیات — جس طرح شاھنامے کی اشاعت عہد ما سبق کا سب سے بڑا ادبی واقعہ ہے بعینہ اس سے کہیں بڑھ کر ہنگامہ خیز عہد موجود میں نغمہ رولاں کا ظہور ہے ۔ یوں فرانسیسی ادب کی ابتدا نہایت ہی استادانہ رنگ میں ہوئی ۔ جیسے ٹھیک دو ہزار برس پہلے یونانی ادبیات کی ۔ ہمارے نزدیک اس امر کی مزید وضاحت لا حاصل ہے (۴) ۔

پاپیاس لومبارڈ نے ایک لاطینی قاموس تیار کی اور اس میں یونانی حوالے بھی دئے ۔

سمیون سیت کا ذکر ہم فصل طب میں کر آئے ہیں ۔ اس کی حیثیت دراصل ایک لسانی کی ہے ۔ چنانچہ سیتھ نے طبی اور لباتی قاموسیں تالیف کیں ۔ علی ھذا وہ عربی سے یونانی میں ترجمہ کرتا رہا ۔ اس کی شہرت کا دار و مدار بھی کلیلہ و دمنہ کے یونانی ترجمے پر ہے —

رشی ایسے عظیم المرتبہ تالمودی کی عبرانی تصنیفات لسانی اعتبار سے بھی بالخصوص دلچسپ ہیں ، کیونکہ ان میں نسبتاً فرانسیسی الفاظ کی کثرت ہے ۔ ۱۱۰۱ میں ناتان ابن جہیل نے ایک طویل عبرانی قاموس ارک کے نام سے مکمل کی جس سے ہر متاخر لغت نگار مستفید ہوا ۔ اس میں السنہ سامیہ ہی سے نہیں فارسی ، سلاف ، لاطینی اور ایطلوی زبانوں سے بھی کئی ایک موازنے کئے گئے ہیں ۔ لہذا اس کا شمار قرون متوسطہ کے علم و فضل کی عظیم ترین یادگاروں میں ہوتا ہے ۔

۴ - دیکھئے مقدمہ ۔

جہاں تک اسلامی لسانیات کا تعلق ہے مغرب میں اس کی نمائندگی ابن سیدا کی زبردست قاموس علی ھذا ایک نامعلوم المصنف لاطینی ، عربی فرہنگ نے کی ۔ اس آخری تصنیف کا زمانہ غیر متحقق ہے لیکن ہمارا خیال ہے اسے قرن یاز دھم کے نصف دوم سے منسوب کیا جائے تو مناسب ہو گا ۔

مشرق میں ایک ہی شخص گزرا ہے جسے عربی لسانیات میں دستگاہ حاصل تھی ، یعنی خطیب بغدادی جس نے اسمائے معرفہ کے املا کی تحقیق میں بڑی کاوش اور عرق ریزی سے کام لیا ۔

اسدی نے ایک زبردست فارسی قاموس تالیف کی جو فارسی لغت نگاری کے مطالعہ کی اساس ہے اور جس کے مؤلف کے بارے میں قابل ذکر بات یہ ہے کہ وہ فردوسی کا برادر زادہ تھا اور فردوسی وہ شخص ہے جس نے فارسی ادبیات کا سنگ بنیاد رکھا ۔

اس عہد کی دو سربرآوردہ چینی شخصیتوں نے اپنے ملک کے تعلیمی اور لسانی نشو و نما میں بھی حصہ لیا ۔ مسوما ساکوانگ نے جو قاموس تیار کی وہ باعتبار اساسی حروف کی ایک بہت بڑی تعداد کے اصطفاف پر مشتمل تھی ۔ وانگ ان شیہ نے لا طائل کوشش کی کہ چین کے تعلیمی طریقوں کو بدلے ۔ وہ اتنا بڑا انقلاب پسند تھا کہ اس کی اصلاحات پر کسی نے توجہ نہیں کی ۔ پھر اگر ہمارا فہم غلطی نہیں کرتا تو اس کی اصل خدمات کا تعلق لسانیات سے ہے ، وہ چاہتا تھا لسانیات کو اپنے حقیقی منصب پر لے آئے ، یعنی لسانیات تعلیم کی خادم بنے نہ کہ آقا ۔

آئیکوا مونوگتری پہلی تاریخ ہے جس کے لئے جاپانی زبان اختیار کی گئی ۔ اس سے قبل جاپان کے تاریخی نوشتے سب کے سب چینی میں قلمبند ہوئے ۔ جاپانی زبان کی یہ حیثیت نہیں تھی کہ اس قسم

کی تصنیفات کے شایان شان ہو سکے ۔ اس سے ثابت ہوتا ہے کہ جاپانی زبان اب اپنے بلوغ کو پہنچ رہی ہے ۔

۱۱- خاتمہ سخن ـ اس عہد کا مخصوص پہلو وہ اضافی انحطاط ہے جو مسلمانوں کی مساعی علم۔ میں رونما ہوا لیکن جس کی ایک گونہ تلافی دوسری قوموں ـ عیسائی ، یہود ، ہندو ، اہل چین اور جاپانیوں نے کر دی ۔ ان کی اہمیت بھی اب روز بروز بڑھ رہی تھی چنانچہ ہم اس بات کو نہایت اختصار سے واضح بھی کر سکتے ہیں ۔ لاطینی الالسان مسیحی دلیا کی بیداری کا ثبوت ان متعدد ہستیوں سے ملے گا جن میں سے بعض کا مرتبہ فی الواقعہ بلند ہے ۔ انسلم ولی کا ظہور ایطالیہ میں ہوا اور ان کے دم قدم سے لمار منڈی کی شہرت فرالس اور انگلستان میں پھیل گئی ۔ قسطنطین کا مولد اگرچہ افریقہ تھا (قرطاجنہ) لیکن اسے بھی ایطالیہ ہی میں فروغ ہوا ۔ ایسے ہی ژوانیس افلاکیس ، ژوانیس پلاٹیٹرئیس الاصغر اور پاپیاس لومبارڈ کو۔ ہنورئیس ان کلسس غالباً انگلستان کا رہنے والا ہے ۔ فرالس کی سر زمین بھی بعض نامور ہستیوں سے خالی نہیں رہی ۔ راس کیان متوطن کمپئینژے ، کرلاں متوطن بساسوں ، ماربوڈے متوطن اینگر اور اڈو متوطن مےانگ بلکہ جی چاہے تو ان میں فرانکو متوطن لیج کا اضافہ بھی کر لے ـ جرمن مشاہیر کی تعداد ان سے بھی زیادہ ہے۔ ہرمان متوطن رائیشے ناؤ، ولہلم متوطن ہرزاؤ، فروٹولف متوطن بام برگ، تیوفی لس، آڈم متوطن بریمن ، لمبرٹ متوطن ہرز فیلد ۔ اور ان میں آئرستانی عالم ماریانس اسکوٹس کا اضافہ بھی کیا جا سکتا ہے کیونکہ اس نے اپنی عمر جرمنی ہی میں بسر کی ۔

یونانی الالسان مسیحی دنیا کی ذہنی سرگرمیاں بھی کچھ کم قابل ذکر نہیں ۔ اس سلسلے میں صرف پسے لوس ، تھیو فائی لیکٹوس ،

سے میون سیت ، زفی لینوس ، اسکنی‌لٹس زس اور اڈلیاڈس کا نام لے دینا کافی ہے ۔

لیکن نغمہ رولاں کا غیر متوقع اور یک بیک ظہور سب سے بڑا اور قطعی ثبوت ہے یورپ کی بیداری کا ۔ علم و حکمت کی دنیا میں اس نظم کی حیثیت بیشک ایسی نمایاں اور واضح نہیں جیسے مغربی موسیقی یا طب کے نشو و نما کی ۔ بایں ہمہ وہ ایک زبردست علامت ہے ۔ یورپ کی قوت حیات اور ذہنی حریت کا ۔ پھر یہ امر کچھ کم معنی خیز نہیں کہ ازمنہ وسطیٰ کا سب سے بڑا ادبی (مسیحی) کرنامہ لاطینی کی بجائے ایک ملکی زبان یعنی فرانسیسی میں قلمبند ہوا ۔

یہود کا ذہنی ارتقا بھی ایسا ہی نمایاں ہے جیسے نصاریٰ کا ۔ ہمیں معلوم ہے کہ بشعربن بودہ کی سرگرمیاں قدس ، الفاسی کی تونس (اور آگے چل کر اسپین) رشی کی فرانس ، اھیماز اور ناتان بن جہیل کی ایطالیہ میں جاری تھیں ۔ پھر ان میں سے کم از کم تین (فاسی ، رشی اور ناتان) کا شمار اکابر انسانوں میں کیا جائیگا ۔

ہندوستان کی ذہنی جد و جہد گو بلاد نصاریٰ اور یہود سے فروتر ہے مگر بہ نسبت سابق زیادہ ۔ رامانج اور وجنانیشور جنوبی ہند میں پیدا ہوئے ۔

سنگ نشاۃ الثانیہ اب اپنے جوبن پر تھی لیکن اس کا انتہائی عروج اور کامرانی کا زمانہ ابھی ایک صدی آگے چل کر آئیگا ۔ ہم نے اس باب میں جن فاضل انسانوں کا ذکر کیا ہے وہ کیسی رفیع‌الشان جماعت ہے ۔ شاؤینگ ۔ چوتن ۔ ای ۔ شین کوا ۔ چوتسنگ ۔ سوسنگ ۔ تسائی ھسیانگ ۔ فوکنگ ۔ وانگ کوائن ۔ پانگ ان ۔ شیہ ۔ تنگ پنگ ۔ چیئن ۔ ای ۔ او ۔ یانگ ھسیو ۔ سشوما کوامگ ۔ وانگ ان شیہ ۔

چین کی نہضت علم کا احساس جاپان کو بھی ہو رہا تھا اور آئیگوا مونوگتری یعنی اس تازہ ترین ملی تذکرے کی تصنیف جس کے لئے چینی کی جگہ جاپانی زبان اختیار کی گئی اس امر کا ثبوت کہ یہ سر زمین اب ہمیشہ کے لئے بیدار ہو رہی ہے۔ اس کا ذہنی احیا محض غلامانہ تقلید نہیں تھی چین کی نشاۃالثانیہ کی (۱۴)۔

علمی ترقیات کی اس شاندار فہرست کے مقابلے میں مسلمانوں کی خدمات شاید اول اول کچھ حقیر سی نظر آئیں لیکن ان کا درجہ اب بھی بلند ہے، بہت زیادہ بلند۔ باوجود انسلم، باوجود پسے لوس، باوجود قسطنطین، باوجود نغمہ رولاں، باوجود فاسی، باوجود رشی اور باوجود فاتان نوع انسانی کی زمام قیادت ان دنوں بھی پیروان اسلام کے ہاتھ میں تھی۔ اس وقت چاردانگ عالم میں نہ غزالی ایسا کوئی فلسفی ملیگا نہ زرقالی سا فلکی، نہ عمر خیام سا ریاضی داں۔ یہ تینوں ہستیاں باعتبار عظمت اپنے معاصرین سے اس قدر آگے ہیں کہ ان کا باہم کوئی مقابلہ ہی نہیں۔

بانیہمہ اگر دنیائے اسلام کے ذہنی حالات کا جائزہ غائر نگاہوں سے لیا جائے تو اول نظر آئے گا کہ اس کے بعض اہم ترین کارنامے اہل ایران نے سرانجام دئے۔ یہ کوئی نئی بات نہیں لیکن حیرت انگیز امر یہ کہ انہوں نے عربی کی بجائے فارسی میں قلم اٹھایا۔ غزالی واحد ایرانی ہے جس کی تصنیفات عربی میں ہیں۔ حسن ابن صباح، عمرخیام 'ناصرخسرو' نظام‌الملک اور اسدی نے جو کچھ لکھا فارسی میں۔ دراصل فردوسی کی برکت سے فارسی کا دور محکومیت ختم ہو چکا تھا۔ یہاں تک کہ اگر کوئی غیر مذہبی زبان اس قابل ہوتی کہ قرآن کی مقدس زبان کی ہمسری کرسکے تو فارسی کو بھی وھی مرتبہ حاصل ہو جاتا جو عربی کو (۱۳)۔

یہاں ایک لحظہ توقف کے ساتھ یہ عرض کر دینا چاہئے کہ اتنی زبانوں ـ فرانسیسی ، فارسی ، عبرانی اور جاپانی — کا استخلاص بجائے خود ایک ثبوت ہے کئی ایک قوموں کی بیداری اور ثقافتی آزادی کے روزافزوں شعور کا -

آئیے اب پھر عالم اسلام میں قدم رکھیں ـ دارالخلافت کا وجود اب بھی سائنس دانوں سے خالی نہیں تھا - محمد ابن عبدالباقی ، ابن جزلہ (اصلاً عیسائی) ، سعید ابن ہبتہ اللہ ، خطیب بغدادی - گو ان میں خاص امتیاز کسیکو حاصل نہیں - پھر ایران سے باہر یہ صرف ھسپانیہ کی سرزمین ہے جہاں اسلام کے ذہنی ارتقا کا سلسلہ جاری رہا لیکن یہاں بھی قرطبہ میں اوج و کامرانی کا دن ڈھل چکا تھا - چنانچہ ان سات فضلا اور اھل سائنس میں سے جن کی بدولت ھم اس زمانے کے اسلامی اسپین کا نام شکر گذاری سے لیتے ھیں صرف ایک ہے جو اس شہر میں گزرا یعنی جغرافیہ داں البکری ان میں زرقالی کی شخصیت سب سے زیادہ ممتاز ہے . مگر زرقالی نے طلیطلہ میں فروغ پایا اور یہیں ابن صاعد ایسے طباع مؤرخ نے - یوسف المؤتمن سرا قسطہ میں رھتا تھا ، ابو عمر ابن الحجاج اشبیلیہ میں - ابن سیدا کے متعلق صرف اتنا معلوم ھو سکا کہ اس کی ولادت مرسیہ لیکن وفات دانیہ میں ھوئی -

اس زمانے کی مخصوص کامرانیوں کا دریافت کیجئے تو اس کا جواب ہے وہ فلسفیانہ بیداری جو مغرب میں رونما ھوئی - علی ھذا افلاطونیت کا احیا قسطنطنیہ ، تالمودیت کا یورپ اور ایک نو - کن فیوشسی نہضتہ کا آغاز چین میں . لیکن ان کامرانیوں کی حقیقت دراصل توقعات کی ہے ـ برعکس اس کے ھیئت کا نشو و نما زرقالی اور جبرو مقابلہ کا خیام کے ھاتھوں فی الواقعہ وہ نئی فتوحات ھیں جو علم وحکمت کے میدان میں کی گئیں ، بعینہ موسیقی کی تفصیل و توسیع مغرب میں . اسلامی تجربات کا جوڑ سلرنوی طب سے اور زریں دست کا رسالہ کحالی .

فقہی اور عمرانی تصنیفات کا ہم نے عمداً ذکر نہیں کیا اس لئے کہ ان کی اصلی قدر و قیمت کا ٹھیک ٹھیک اندازہ کرنا مشکل تھا ۔ ہم صرف اتنا کہہ سکتے ہیں کہ اس عہد کے اکثر مؤرخین نے خوب خوب نام پایا ۔ علی ھذا یہ کہ اس زمرے میں بعض سیاسی مفکر بھی شامل ہیں جن کو فراموش نہیں کرنا چاہئے ۔ آخر الامر عبرانی اور فارسی لغت نگاری کا ذکر کرنا پڑیگا۔ اس نقطہ نظر سے بھی یہ زمانہ تخلیقی سرگرمیوں کا ہے ۔

لیکن ان تمام علمی کاوشوں اور ذہنی جد و جہد کے درمیان جس کا سلسلہ سواحل اطلانطک سے لے کر جاپان ایسی دور دراز سر زمین اور یورپ کے شمال سے ہندوستان کے جنوب تک پھیلا ہوا تھا یہ کیسے ہوا کہ مسلمانوں کی مساعی علم کی رفتار سست پڑ گئی؟ اس مسئلے کا حل دشوار سی بات ہے ، کیونکہ مسلمانوں کے زوال علم کے وجوہ چند در چند اور پیچیدہ ھی نہیں ، بلکہ ممکن ہے ہماری نگاہوں سے پوشیدہ بھی ہوں ۔ اول یوں نظر آتا ہے کہ اسلام کی قوت واسعہ بڑی حد تک ختم اور اس کی رفعت و سرفرازی کے دن مدت ہوئی پورے ہو چکے تھے ۔ بیشک مسلمانوں نے بہت کچھ سیکھ اور جان لیا تھا . لیکن سیکھنے اور جاننے سے نبوغ و فطانت کی تلافی نہیں ہوتی ۔ وہ اس کا بہت ادنیٰ سا بدل ہے اور ذہنی جرأت کے فقدان کو پورا نہیں کر سکتا ۔ کہا جاتا ہے کہ عالم اسلام کا زوال راسخ العقیدگی کے غلبے اور کلام کا نتیجہ ہے۔ چنانچہ ایک بلند پایہ مستشرق نے تو یہاں لکھ دیا کہ ”اسلام کے دل و دماغ کی تاریخ میں قرن چہارم کو ایک نقطۂ انقلاب سے تعبیر کرنا چاہئے ۔ ۵۰۰ (یعنی ۱۱۰۶ء) کے لگ بھگ راسخ العقیدگی کے دور دورے نے آزادانہ تحقیق اور تلاش و تجسس کا ہمیشہ کے لیے خاتمہ کر دیا . اگر کہیں اشعری اور غزالی کا ظہور نہ ہوتا تو عربوں میں صرف گلےلیو ، کیپلر اور نیوٹن ہی

پیدا ہوئے(١)'' راقم الحروف کے نزدیک یہ بیان اس قدر مبالغہ آمیز اور مغائر بالذات ہے کہ واقعات سے اس کی تصدیق نہیں ہوتی۔ ہم تسلیم کرتے ہیں کہ قرن یاز دہم کا اختتام اسلامی تاریخ میں ایک نقطہ تغییر کا حکم رکھتا ہے اور قارئین کو شاید اس کا احساس بھی ہوگا۔ چنانچہ اس مقدمے کی حصہ ثانی ہی میں ہم اس کی وضاحت تفصیل سے کر دینگے۔ بایں‌ہمہ یہ کہنا صحیح نہیں کہ مسلمانوں کے ارتقائے ذہن میں جو تعویق رونما ہوئی راسخ لعقیدہ رحجانات کی وجہ سے ہوئی۔ اس سلسلے میں صرف ابن رشد کی مثال پیش کردینا کافی ہے جس کا ظہور غزالی سے مؤخر ہے۔ ہمارا خیال تو اس کے برعکس یہ ہے کہ راسخ العقیدگی کا رد عمل بجائے خود اس رکاوٹ سے مترتب ہوا جو مسلمانوں کے ذہنی ارتقا میں پیدا ہو گئی تھی۔ کہیں ایسا تو نہیں کہ دنیائے اسلام کی ترقیات محض اس لئے جاری نہ رہ سکیں کہ اس نے اپنی حد کمال کو پا لیا تھا؟ مسلمانوں کا حیرت انگیز عروج کسی حقیقی ذہنی عظمت کی بجائے شاید پیش از وقت ذہانت سے مترتب ہوا(٢)۔ بہر حال غزالی ایسے پاک طنیت اور وسیع القلب انسان کو تاریک خیالی یا ترقی دشمنی سے مہتمم کرنا ایک ناروا اور بے جا سی بات ہے۔ یوں بھی کسی بڑے سے بڑے انسان میں اتنی طاقت کہاں کہ ایک پوری قوم کے نبوغ و فطانت اور فطری نشو و نما میں حائل ہو جائے۔ لہذا اس سلسلے میں خارجی حالات کو مورد الزام ٹھہرانے کے برعکس یہ سمجھنا زیادہ قرین عقل ہے کہ مسلمانوں کی خامی در اصل ان کے نبوغ اور فطانت کی خامی ہے۔ وہ اپنا فریضہ ادا کر چکے تھے جسے آخرالامر اب دوسری قومیں سرانجام دینگی(٣)۔

بہرکیف ابھی یہ انحطاط اتنا واضح نہیں تھا کہ قرن یاز دہم کے

١ - زخاؤ کی رائے ہے جو اس نے البیرونی کی سینیات کے ترجمے میں ظاہر کی
٢ - دیباچہ ص ١٠ - ١٨٧٩ — مصنف
٣ - یہ سارا بیان از حد غلط ہے۔ دیکھیئے مقدمہ — مترجم

اختتام پر کسی کو اس کا احساس بھی ہوتا ۔ بات اصل میں یہ ہے کہ انحطاط جب بھی رونما ہوگا چپکے چپکے اور اس کا اظہار بھی بہت آگے چل کر ۔ لہذا مسلمانوں کو اپنے ذہنی تفوق کا اب بھی ویسا ہی شعور تھا ، بلکہ اس شعور میں کبھی اتنی شدت پیدا ہی نہیں ہوئی تھی۔ دوسری جانب عیسائی دنیا میں ترقی کا آغاز ہو رہا تھا ۔ مطلب یہ ہے کہ وہ اپنی پستی کا احساس زیادہ واضح طور پر کر رہے تھے ۔ برخلاف اس کے مسلمانوں کی رفتار ترقی سست پڑتی چلی گئی اور ان کا روز افزوں غرور علم بھی شاید ان اسباب میں ہے جو ان کے مزید اقدامات میں حارج ہؤا ۔ لیکن اس بدلتی ہوئی صورت حالات میں بھی انہیں اقوام عالم پر جو زبردست فوقیت اور برتری حاصل تھی اس سے انکار کرنا ناممکن ہے ۔ ہمارا خیال تو یہ ہے کہ اگر ان میں اصلاح نسل کے سفاک طبیعت ماہرین موجود ہوتے تو اس وقت کے عیسائیوں کی پستی اور ابتری کو دیکھتے ہوئے عالم مایوسی میں یہ مشورہ دیتے کہ ان کی نسل کو ہمیشہ کے لئے قلع قمع کر دیا جائے ۔ یاد رکھنا چاہیئے کہ اس زمانے میں مسلمانوں کی ذہنی سیادت کو چار صدیوں سے زیادہ مدت گذر چکی تھی ۔ کیا یہ زمانہ اتنا کافی نہیں کہ ہم کسی تہذیب کی خوبیوں اور قدر و قیمت پر حکم لگا سکیں ؟ ہماری رائے میں تو اگر عرب مصلحین نسل چار صدیوں کے تجربے کے بعد اس قسم کا کوئی نتیجہ قائم کرتے جس کی طرف ہم نے ابھی اشارہ کیا ہے تو اہل امریکہ کے لئے شاید ان کو ملامت کرنا مشکل ہو جاتا ۔ حالانکہ اس نتیجے کی ظاہری صحت کے باوجود اسے صحیح کہنا غلط ہوگا ۔ لیکن یہ ایک الگ داستان ہے جسے ہم اس مقدمے کی دوسری جلد پر اٹھا رکھتے ہیں ۔

باس ہمہ اس مجلد کے زمانۂ اختتام پر ایک نئے عصر کا ظہور ہو

رہا تھا جس کا بہتر سے بہتر اظہار نغمہ رولاں یعنی نوجوان یورپ کے نغمہ آزادی سے ہوا - لہذا ہماری جس مشاکلت کو یہ دیکھ کر کس قدر اطمینان ہوتا ہے کہ ارتقائے ذہنی کا وہ مرقع جس کی ابتدا ایلیئڈ سے ہوئی تھی ختم ہوتا ہے تو فرانسیسی زبان کی ایک رزمیہ پر جراز منۂ متوسطہ کے اور سب نغموں کے مقابلے میں ایلیئڈ سے قریب تر ہے - کہیں اس کا یہ مطلب تو نہیں کہ انسان ہمیشہ دائرے میں حرکت کرتا ہے؟ ہرگز نہیں - البتہ اس کا یہ مطلب ضرور ہے اور ہمیں اس کا کئی ایک شکلوں میں علم بھی ہو چکا ہے کہ نوع انسانی پھر ایک ویسے ہی نقطہ تغیر پر آ پہنچی تھی۔ لہذا اس کی مثال وہی ہے جو کوہستانی سیاحوں کی - وہ جب کسی پہاڑ کو عبور کرتے ہیں تو اکثر ان مناظر سے دو چار ہو جاتے ہیں جن کو پیچھے چھوڑ آئے تھے - لیکن ہر مرتبہ ایک بلند سے بلند مقام اور وسیع سے وسیع تر افق سے -

بعض پہلوؤں سے دیکھا جائے تو نغمہ رولاں بھی ایسی ہی سادہ اور ابتدائی وضع کی نظم ہے جیسی ایلیئڈ ، بلکہ شاید اس سے بھی زیادہ۔ لیکن یہ اس قوم کا گیت ہے جو بہت کافی دور چلنے اور بہت کافی تجربہ حاصل کرنے کے باوجود نوجوان تھی ، بالکل نوجوان - اس نے بہت کافی بلندیاں طے کر لی تھیں مگر ابھی اور زیادہ بلندیاں طے کرنا چاہتی تھی - لیکن جیسا کہ ہم اس سے پہلے عرض کر آئے ہیں یہ ایک الگ داستان ہے . . . -

۲ - فلسفیانہ اور الہیاتی پس منظر

مسیحی نظم و نسق کا نشو و نما

مجلس لاٹیرن(۱) نے جس کا انعقاد ۱۰۵۹ میں ہوا کلیسیائی سلسلوں یعنی

۱- Lateren Synod

ان پادریوں کو جو کسی ایک ہی گرجے کے محاصل میں برابر کے حصہ دار تھے اس بات کی ترغیب دلائی کہ انہیں باہم مل جل کر رہنا اور جملہ املاک کو مشترک تصور کرنا چاہیئے جیسا کہ قانون حواریوں کی رو سے ان کا فرض تھا ۔ لیکن بعض جمعیتوں نے یہ استدعا قبول نہیں کی اور بدستور ''دنیاوی سلسلوں'' کی حیثیت سے قائم رہیں - بعض نے اس پر لبیک کہی اور نام نہاد دستور آگس ٹائین ولی(۳) بالفاظ دیگر اس زمانے کی ایک موضوع تالیف کو جس کی بنا ولی مذکور کے دو اقتباسات پر رکھی گئی اپنا دستورالعمل ٹھہرایا - یوں ایک نیا دینی سلسلہ متشکل ہوا ، ہمارا مطلب ہے آگس ٹینی سلسلہ جو سلاسل آسٹن ، باضابطہ سلاسل اور سلاسل اسود(۴) (انگلستان میں) کے نام سے بھی مشہور ہیں - ۱۳۳۹ میں بینےڈکٹ دواز دہم نے ان کی تقسیم صوبجاتی حلقوں میں کی اور پھر اس کے ساتھ ساتھ معائنوں کی طرح ڈالتے ہوئے ساری جماعت کو ایک مرکزی نظام میں منسلک کردیا - یہ سلسلے اب بھی موجود ہیں اور ان کے پہلو بہ پہلو نسوانی سلاسل(۵) بھی -

انسلم ولی(۶)

''امام عالی'' پےمون کے شہر ایوستا(۷) میں ولادت پائی ، ۱۰۳۳ میں - قیام اول نارمنڈی میں رہا تقریباً ۱۰۶۹ تک اور پھر

---

۱ - Lateran Synod

۲ - Act of the Apostles (11, 44-45)

۳ - Austin Canons, Canons Regular, Black canons

۴ - Canonesses

۵ - Rule of St. Augustine

۶ - St. Anselm

۷ - Aosta

ایورانش(۸) میں''۔ ۱۰۶۳ میں سان ماری دبو بیک (بیک۔ ایلوینٔن)(۹) کے پرائر(۱۰) یعنی نائب رئیس امیر کا عہدہ حاصل کیا جہاں ان کے پیشرو لنفرانک(۱۱) نے ایک مدرسہ قائم کر رکھا تھا (ح - ۱۰۴۵ میں) - اب یہ مدرسہ دیکھتے ہی دیکھتے چمک اٹھا اور انسلم کے زیر انتظام بیک کی شہرت یہاں تک بڑھ گئی کہ اس کا شمار اس زمانے کی مسیحی دنیا کے بڑے بڑے مراکز علم و فضل ، حتی کہ ایک '' لئے اثینیہ '' کی حیثیت سے ہونے لگا - ۱۰۹۳ میں وہ لنفرانک ولی اسقف اعظم کنٹربری کے جانشین ہوئے ۔ سال وفات ۱۱۰۹ ھے ۔

انسلم ولی کا شمار ان لوگوں میں ہوتا ھے جنہوں نے اول اول یہ کوشش کی کہ مسیحی فلسفہ کو نسبتاً زیادہ منطقی اساس پر منظم کیا جائے انسلم . نے اثبات ہستی باری تعالیٰ کے لئے نام نہاد دلیل وجودی کو نشو نما دیا (ہمارے ذہن میں ایک ہستی کامل کا تصور موجود ھے ۔ کمال مطلق کا تقاضا ھے موجودگی ۔ لہذا خدا موجود ھے) اپنی کتاب '' پروس لوگیئم(۱۲) '' (عنوان کا خیال رھے) میں ولی مذکور نے اس امر پر اصرار کیا ھے کہ فہم کے لئے ماننا ناگزیر ھے(۱۳) یوں اس نزاع کی

---

۸ - Avranches

۹ - St. Marie du Bec (Bec - Hellouin)

۱۰ - Prior

۱۱ - Lanfranc

۱۱ - Centerbury

۱۲ - Proslogium Sive fides quaerens intellectum

۱۳ - قب "Nisi credideritis non intelligetis "
الیسعیاہ ۷ : ۹ ــ مصنف

ابتدا ہوئی جو مار موتئیے نزد تور(۱۴) کے ایک راہب گونی لون(۱۵) اور انسلم ولی کے درمیان رونما ہوا ۔

لیکن انسلم کے نام سے ہمارا ذہن اس اہم تر نزاع کی طرف منتقل ہوجاتا ہے جو از منہ متوسطہ میں سارے مغربی فلسفہ پر اثر انداز رہا۔ مطلب ہے کلیات یا دوسرے لفظوں میں انواع و اصناف کے عام تصور کا نزاع ۔ کیا ان تصورات کے بالمقابل فی الواقعہ کوئی حقیقت موجود ہے؟ یہ کوئی نیا مسئلہ تو نہیں تھا بلکہ زمانۂ قدیم سے چلا آ رہا تھا۔ یہی مسئلہ ہے جس نے کبھی افلاطون اور ارسطو کا راستہ ایک دوسرے سے الگ کر دیا تھا اور جو ہر عہد میں رونما ہؤا، بلکہ آج بھی ہے یعنی عقلیت اور اختباریت کے خارجی نزاع کی ایک شکل جسے شروع شروع کے متکلمین نے اپنی دلپسند کتب درس میں سے ایک ، مطلب ہے بئے ٹیش کے ترجمہ ایسا غوجی از پورفری میں نہایت واضح طور پر منضبط پایا ۔ انہیں اس بحث سے خاص شغف تھا ۔ انسلم نے اس نزاع میں انتہائی شیئیت° کی حمایت کی ۔ کلیات کا وجود اشیا سے متقدم ہے اور وہ انہیں کے نمونے پر ڈھالی جاتی ہیں(۱۶)۔

انسلم ولی کو آبائے کلیسا میں آخری لیکن سب سے پہلا متکلم تصور کیا جاتا ہے ۔ ایک (جدید متکلم کے نزدیک) "سائنس کا گریگوری ہفتم(۱۷) " ۔

متن اور ترجمے — Opera necon Eadmeri historia وغیرہ مرتبہ Dom Gabriel Gerberon (پیرس ' ۱۶۷۵ - مکرراً ۱۷۲۱) - H. Bouchitte'

۱۴- Marmonutier

۱۵- Gaunilon

۱۶- Universalia ante rem

۱۷- Gregory VII

کی La rationalisme chretien a la fin du XI siecle اور proslogium
Monologium یا انسلم ولی کی جوہر خداوندی میں بحث ' ترجمے مع
مقدمات (۴۴ - پیرس ' ۱۸۴۲) - یہی اور انسلم اور اس کے معاصرین
کی دوسری تحریریں مترجمہ Sidney Norton Deane (۳۲۵ص - شکاگو '
۱۹۰۳) -

تنقید — Albert Agresti : Dante e S. Anselmo (R. accad. di archeol. di Napoli, 1886, 1887). Comte Domet de Vorges: St. Anselme—Les grande philosophes (340 p., Paris, 1901 (مبسوط ترین Joseph Fischer : Die Erkenntnislehra Anselms (Beitr. zur Gesch. d. Phil. des Mittelalters, X, 3, 90 p., Munster, 1911). M. De Wulf : Geschichte der Mittelalt. Philosophie (1913, 134-140. مع کتابیات).

راس کیلن

راس کیلنس دے کمپنڈیو(۱۸) - کومپیئن(۱۹) - میں ولادت پائی ۱۰۵۰ کے لگ بھگ - ۱۱۲۱ میں زندہ تھا - فرانسیسی متکلم فلسفی - روایتاً اسمیت(۲۰) کا بانی - کلیات کے مقابل کوئی خارجی حقیقت موجود نہیں - ان کی حیثیت محض الفاظ کی ہے(۲۱) -

Francois Picavet : Roscelin, philosophe et theologien d'apres la legende et d'apres l'histoire (Paris, 1896. اہم ہے اضافہ شدہ نسخہ ۱۹۱۱)

هنورئیس ان کل سس

هنورئیس(۲۲) سالی ٹارئیس - انگستان (?) میں فروغ پایا ۱۰۹۰

۱۸- Roscelin, Roscelinus de compendio
۱۹- Compiegn
۲۰- Universalia post rem
۲۱- Flatus vocis
۲۲- Honorius Inculsis, Honorius Solitarius

لگ بھگ - بینے ڈکٹی راہب اور غالباً رسالہ " صورت ارض "(۲۳) کا مصنف جو انسلم ولی اور ہنورئیس متوطن اتون(۲۴) (ج - د قرن دوازدھم کا نصف اول) سے بھی منسوب کیا جاتا ہے - اس بلادنگار ' جغرافی اور ملکی موجز کی بنا زیادہ تر پلائنی ، ازیڈور اور بیڈ پر رکھی گئی - گوتئیے متوسلان میتس(۲۵) (ج - د قرن سیزدھم کا نصف) نے اپنی فرانسیسی نظم (صورت ارض)(۲۶) جو بڑی مقبول ہوئی اسی کے زیر اثر تصنیف کی -

متن ـ نسخہ اولی جس میں نہ سنہ مذکور ہے نہ مقام (نیورن برگ ' ح - ۱۴۷۲) - مکرر اشاعت تصنیفات انسلم ولی کے اولین نسخے میں (نیورن برگ ' ۱۴۹۱ - مصنف کا نام ہنورئیس ان کل سس بتلایا گیا ہے) Migne کی لاطینی آبائیات (اس جلد میں جو ہنورئیس مقرطن آتون کے لئے مخصوص ہے) -

تنقید — Ch. V. Langlois : La connaissance de la nature et (اس فرانسیسی نظم کے زیر اثر جو نظمیں تصنیف ہوئیں ان کے متعلق پوری معلومات کے ساتھ du monde au Moyen age (49-13. Paris, 1911).
Duhem : System du monde (t. 3. 24-34, 1915). J. K. Wright : Geographical lore (103, 124, 1924).

پسے لوس

مخائیل پسے لوس الاصغر(۲۷) - اسم اصطباغی قسطنطی نوس - مخائیل مذہبی نام ہے اور آخر عمر میں اختیار کیا - ولادت نکومیڈیامیں پائی ۱۰۱۸ میں - فروغ قسطنطنیہ میں ہوا - وفات ۱۰۷۸ سے مؤخر ہے -

۲۳- De imagine mundi
۲۴- Auton
۲۵- Gauthier of Metz
۲۶- Image du Monde
۲۷- Michael Psellos the Younger

بازنطینی ناقل اور فلسفی ۔ اس اشراقی احیا کا سرگروہ جو قرن یاز دھم کے دوسرے نصف میں قسطنطنیہ میں رونما ہؤا ۔ ممکن ہے اس کی ایک وجہ عدم روا داری کی وہ تحریک بھی ہو جو مسلمانوں کے یہاں روز بروز بڑھ رہی تھی اور جہاں تک مشرق کا تعلق ہے اس صدی کے وسط میں اپنی انتہا کو پہنچ گئی ۔ لہذا اشراقئین بغداد (اہل حران ، یا صابیوں کے اخلاف) مجبور ہو گئے کہ اس سے نقل وطن کر جائیں (۲۷) پسے لوس نے اپنے زمانے کی تاریخ کے علاوہ کچھ طبی رسائل ، کچھ ارسطو کی شرحیں اور چند ایک کتابیں بعض دوسرے مباحث پر بھی تصنیف کیں ۔ اس کی ایک کتاب ' ارسطاطالیسی منطق کا خلاصہ ' غیر معمولی طور پر کامیاب رہا ۔ پیٹر ہسپانوی نے اس کا جو تصرف لاطینی زبان میں تیار کیا (ج ۔ د قرن سیزدھم کا نصف ثانی) اسے آگے چل کر اوکم (۲۸) نے (ج ۔ د قرن چہاردھم کا نصف اول) اور بھی وسعت دی ۔ پسے لوس اپنے بہترین رنگ میں وولیتر (۲۹) سے مشابہ ہے ۔ یہ دوسری بات ہے کہ اس سے ہمارا ذہن اکثر عہد نشاۃ الثانیہ کے افلاطونیوں کی جانب منتقل ہو جاتا ہے ۔ بہر کیف اس زمانے کے بازنطینی افکار اور تہذیب و تمدن کا مطالعہ عالم مذکور ہی کی تصنیفات پر مرکوز ہونا چاہیئے ۔

تقسیم چہار گانہ کا ایک رسالہ اس کے مرتب اول (کسائی لانڈر (۳۰) ۱۵۵۶) نے پسے لوس ہی سے منسوب کیا ہے ۔ لیکن اس کا زمانہ غالباً پسے لوس سے متقدم ہے (اس کے فلکی حصے کا زمانہ ۱۰۰۸ بتایا گیا ہے) اور جس لحاظ سے بھی دیکھیئے بڑا بے ڈھب ۔ ڈوفانٹوس کے (ج ۔ د قرن سوم کا دوسرا نصف زمانے کی تعیین پسے لوس ہی کے ایک مکتوب سے ہوئی ۔

متن — رسالہ اربعہ علوم ریاضی یعنی ایک ادنیٰ سا اشراقی خلاصہ

جو پسےلوس سے منسوب ہے غالباً اس کی تصنیف نہیں ہے ، بلکہ گرے گورئیس منا کوس (Gregorius Solitarius) کی جس نے ۱۰۰۸ کے لگ بھگ قلم اٹھایا - پسےلوس کی غیر تاریخی تصنیفات کا مکمل ترین نسخہ Migne نے شائع کیا - یونانی آبائیات میں (ج - ۱۳۲) اور تاریخی تصنیفات کو قسطنطین (Constantnie Sathas) نے Bibliotheca graeca medii sevi (ج ۴ و ۵ - ۱۸۷٦) میں مرتب مذکوران مجلدات ھی سے مجلد اول کو جو پسے لوس کی تاریخ (۸۷٦ تا ۱۰۷۷) پر مشتمل ہے از سر نو ترتیب دے چکا ہے بمقام لندن ، ۱۸۹۹ - Emile Renauld: Chrnographie on Histoire d'un siecle de Byzance (یونانی متن اور فرانسیسی ترجمہ - پیرس ، ۱۹۲٦) -

پسےلوس کی چھوٹی چھوٹی تفتیصات میں سے ہم صرف چند ایک کا حوالہ دے سکتے ہیں (زیادہ مکمل فہرست کے لئے ملاحظہ ہو - (Kumbacher, op. cit., 436—445) اور J. Fr. Boissonade کی Anecdota Graeca میں ذیل کے متون شامل ہیں : مجلد اول ، ۱۸۲۹ - ایک طبی نظم ”پونیما آئیٹریکون“ ۱۳۲ — ۱۷۵ (ایز مجلد اول ، ۱۸۴۱ - ۴۳ — Physici et medici grace minores ۲۰۳ میں شائع کردہ J. L. Idelar) ، ایک طبی فرہنگ ”لیکسیکرن

۲۷- ملاحظہ ہو والٹر سکاٹ : ہرمیے ٹیکا Hermetica (مجلد اول - ۱۱۱ - ۹۷ - ۱۹۲۴ - آی سس ۸ : ۳۴۳) فلاسفۂ اسلام اصل میں سب کے سب ایک حد تک اشراق المذہب تھے گو ان کے فلسفہ میں الہیات کا پیوند بھی لگا تھا ۔ مصنف

۲۸- Occam

۲۹- Valtaire

۳۰- Xylander

آلیٹریکون'' ۲۴۱ — ۲۳۳ اور ''پیری کیور گیکون'' ۲۳۷-۲۴۲
(loc. cit. vol. 2, 1842, 193) Ideler نے ایک اور طبی متن
شامل کیا ہے جس کا موضوع ہے غسل یعنی ''پیری لوٹرو'' Gottfried
Seebode نے مسائل طبعی کے مختصر حل کو ترتیب دیا یعنی
''اپی لوسائس سونٹوموؤا فزیکون زیٹمی ماٹون'' (ویزباڈن ، ۱۸۵۷)
پسےلوس کے مجموعہ رسائل کا جس کا عنوان ہے ''ڈیڈاس کالیہ پانٹو ڈاپی''
پورا پورا متن صرف Migne میں ملیگا - نیز ملاحظہ ہو Tannery
ذیل میں ''پیری انرگیاس ڈیامونوں'' کا فرانسیسی ترجمہ
(Emile Revue des etudes grecques
میں از (ج ۳۳ ، ۹۵ - ۵٦ - پیرس ، ۱۹۲۰ ، Pierre
Moreau کے ترجمے کا طبع مکرر ، پیرس ، ۱۸۲۳ - آی سس ،
۵ : ۲۱۲) -

E. Jeanselme نے پسےلوسی و قائع کے بعض ایسے اجزا کا
ترجمہ کیا ہے جو طبی لحاظ سے دلچسپ ہیں (ملاحظہ ہو
آی سس ۷ : ۱۸٦) -

E. H. F. Meyer : Geschichte der Botanik — تنقید
(vol. 3, 350-356). Carl Prantl : Michael Psellus und
Petrus Hispanu, (22 p. Leipzig, 1867. پسےلوس کی تلخیص)
منطق از ارسطو کے متعلق جس کو بعض پیٹرس کے Summula کا متاخر
ترجمہ سمجھتے رہے ، Alfred Rambaud ; Psellos (Revue
historique, Avril, 1877. مصنف کی Etudes sur l'histoire
byzantine, 111-171, Paris, 1912 میں پھر سے شائع ہؤا). P.
Tannery : Psellus sur la grande anne : sur les nombres :
sur Diophante (Memoires scientifiques, t. 4, 261-282,
1920 - (تین مقالات جو اول ۱۸۹۲ میں شائع ہوئے متون متعلقہ کے) -

ساتھ - آئی سس ۴ : ۳۴۲) Karl Krumbacher : Geschichte der byzantinischen Litteratur (2te Aufl., Munchen, 1897). Ch. Diehl : Figures Byzantines (Paris, 1906 ص ۲۹۱ - ۳۱٦ پر پسے لوس کی والدہ تھیوڈوٹے کا ایک نہایت دلکش عکس موجود ہے جسے خود پسےلوس کی لکھی ہوئی سوانح سے حاصل کیا گیا - Paul Wurthb: Die Monodie des Psellos auf den Einsturz der Hagia Sophia (Rhetorische Studien. 6, 107 p., Paderborn, 1917. ص ۱۳-۱٦ ایک مختصر سے متن پر مشتمل ہے جسے کبھی پروکوپیوس سے منسوب کیا جاتا - یعنی ''مونوڈیا آئس تائیس اگیاں سوفیان پیموسان ایپو سائس مون'' جو اگر فی الواقعہ پروکوپیوس کی تصنیف ہے تو اس کا اشارا ۵۵۸ کے زلزلے کی طرف ہے - لیکن مصنف نے فی الحقیقت ۹۸٦ کے زلزلے کا ذکر کیا ہے) - Ch. Zervos : Un philosophe neoplatonicien du XI siecle. Psellos. sa vie, son oeuvre, ses luttes philosophiques, son influence (These, 269 p., Paris, 1919. (مبسوط تصنیف مکمل کتابیات کے ساتھ) Emile Renaulu : Lexique choisi de Psellos (187 p., Paris, 1920; Isis, IV, 580).

تھیو فلکٹ ٹوس

تھیو فلکٹ ٹوس بل گاروس یا اکری ڈن سس (۳۱) یوبوئیہ میں ولادت پائی ، فروغ قسطنطنیہ اور ازاں بعد یعنی ۱۰۷۸ سے اکریڈا واقعہ بلغاریہ (۳۲) میں - وفات ۱۱۰۷ سے مؤخر ہے - بلغاریہ کا اسقف اعظم از ۱۰۷۸ تا حین حیات - بازنطینی الہیات داں اور ادیب جس کا درجہ باعتبار معلومات اور کمال اسلوب صرف پسےلوس سے کم ہے -

تھیو فلک ٹوس سے چونکہ ھمیں براہ راست کوئی دلچسپی نہیں لھذا قارئین کو چاھئیے مزید حالات کے لئے (نسخوں وغیرہ کے متعلق) کارل کرم باخر کی تاریخ بازنطینی ادبیات (طبع دوم - میونسن ۱۸۹۷ بالخصوص ص ۱۳۳، ۴۶۳) سے رجوع کریں -

K. Sudhoff: Ein Krankenbericht des Theophylact (Mis. zur Gesch d. Med., vol, 15, 473, 1916; Isis, 1113, 323). Joseph Kohler: Der Medizinische Inhalt der Briefe des Theophylact von Bulgarien (Diss., 27 p., Leipzig, 1918).

لیشو بن یہودہ (۳۳)

عربی میں ابوالفرج فرکان ابن اسد - غالباً قدس میں فروغ پایا شاید قرن یاز دھم کے نصف دوم میں - کتاب مقدس کا قرئی شارح اور فلسفی جسے اپنے ھم مذھبوں میں بڑی شہرت حاصل تھی اور جو اسے ' المعلم ' کے نام سے پکارتے تھے - اس نے توراۃ کا ترجمہ عربی میں کیا - کتاب مقدس اور فلسفہ کے متعلق بھی اس کی تصنیفات عربی ھی میں ھیں گو تھوڑے ھی دنوں میں ان کا ترجمہ عبرانی میں ھو گیا - یشو کا نقطۂ نظر اساساً وھی تھا جو اس کے معلم یوسف ھا - روئیہ (ج - و قرن یاز دھم کا نصف اول ، کا -

Isaac Broyde' کا مقالہ دائرۃالمعارف یہود میں (ج ۷-۱۵۷-۱۹۰۴) -

Husik. کی Mediaeval Jewish Philosophy - (۵۸ - ۵۵ - ۱۹۱۸)

۳۱- Theophylactos Bulgaros, Achridensis

۳۲- Achrida

۳۳- Jeshua ben Judah

فاسی

اسحاق ابن یعقوب الفاسی (۳۴)۔ دوسرا نام ھا۔کوھن، علیٰ ھذا رف اس کے نام ر۔ اسحاق فاسی کے ابتدائی حروف کے باعث۔ (ھلاکوت (۳۵) کو بھی رف کے نام سے موسوم کیا جاتا ھے) - ۱۰۱۳ء میں ولادت پائی فاس(۳۶) کے قریب، فروغ قیروان(۳۷) میں ھوا- ۱۰۸۸ء میں اسپین بھاگ گیا - یہیں (۳۸) میں انتقال کیا ۱۱۰۳ء میں - اپنے زمانے کا سب سے بڑا تالمودی - تالمود کے حصۂ قانون کے ایک جز ھلکوت کا مصنف جس سے اس سے پہلی موجزوں کا استعمال یک قلم متروک ھوگیا۔ ھلکوت کی بنا مقدمۃً بابلی تالمود پر رکھی گئی گوضمناً اس میں فلسطینی تالمود بھی مد نظر ھے - امور قانون میں بھی فاسی کے بعض (عربی) جوابات محفوظ ھیں - ھلکوت کی اھمیت کا اندازہ کرنا ھو تو ان شرحوں کی تعداد کو دیکھیئے جو اس پر لکھی گئیں -

متن - ھلکوت کو اول Cracow میں ترتیب دیا گیا ۱۵۹۷ پھر بازیل میں ۱۶۰۲ - متاخر نسخوں میں بعض شرحیں بھی داخل کر دی گئی ھیں - مثلاً تین جلدوں میں بڑی تقطیع کا ایک نسخہ (Sulzbach ۱۷۶۶ - ۱۷۶۲) -

تنقید - میخائیل فرینڈ لینڈر کا مقالہ دائرۃالمعارف یہود میں (مجلد اول - ۳۷۷ - ۳۷۵ - ۱۹۰۱) -

---

۳۴- Isaac ben Jacob Alfasi

۳۵- Halakot

۳۶- فاس (Fez)

۳۷- قیروان

۳۸- Lucena

رشی

لفظ رشی اس کے اصل نام ربان سلیمان بن اسحاق (۳۹) کے ابتدائی حروف سے مشتق ہے - ۱۰۴۰ میں ولادت پائی شامپین کے شہر (۴۰) میں تعلیم وورمز برلب رائین (۴۱) میں - ۱۰۶۴ کے لگ بھگ تروژے واپس آ گیا اور یہیں ۱۱۰۵ میں انتقال کیا - کتاب مقدس اور تالمود کا فرانسیسی - یہودی شارح جس کا اثر یہود کے افکار پر نہایت گہرا ہے - فرانس میں ربانوی علم و فضل کو تحریک ہوئی تو سب سے بڑھ کر رشی اور رشی کے خاندان کی کوششوں سے - لیکن اس کا اثر محض فرانس تک محدود نہیں رہا (۴۲) جرمنی اور ہسپانیہ حتیٰ کہ مشرق میں بھی جلد ہی پھیل گیا - رشی سے اس کے ہم مذہب ہی متاثر نہیں ہوئے ، مسیحی دنیا بھی جلد ہی اس کے زیر اثر آ گئی - اس نے تالمود کی آخری تصحیح تیار کی اور اس پر متعدد شرحیں لکھیں نیز انجیل پر بھی جو کیا باعتبار قبول عام ، کیا باعتبار علم و فضل اور صحت و وضاحت بڑی بیش قیمت ہیں . دونوں بہت مقبول ہوئیں - ان میں تقریباً دو ہزار فرانسیسی الفاظ استعمال کئے گئے ہیں - لیکن عبرانی حروف (لعزیم) (۴۳) میں -

متن - رشی کی شرح تورایت عبرانی زبان کی قدیم ترین مطبوعہ کتاب ہے جس میں اس کی تاریخ طباعت بھی مرقوم ہے (رے گیو ، ۵ فروری ، ۱۴۷۵) - ایک اور نسخہ بشمول متن (لہذا قدیم سے قدیم شرح جو طبع ہوئی) بولونیا سے شائع کیا گیا ۱۴۸۲ میں - پورے عہد نامہ عتیق کی شرح از رشی ، نسخہ اولیٰ یعنی مقرئت

۳۹- Rashi, Rabbi Solomon ben Issac

۴۰- Troyes, champague

۴۱- Worms

۴۲- فرانس کے مشہور ربانوی مدارس Dampierre, Ramerupt, Troyes پیرس اور Sens میں قائم ہوئے -- مصنف

Miqra' ot Gedelot (وینس ، ۱۵۲۵) - لاطینی ترجمہ از J. F. Braithaupt (گوتا ، ۱۷۱۰ - ۱۷۱۴)- شرح توراۃ کا جرمن ترجمہ از L. Dubes (پراگ ، ۱۸۳۸) -

مکمل تالمود کا نسخہ اولیٰ معہ شرح از رشی (وینس ، ۱۵۲۰ - ۱۵۲۲) -

تنقید — Zunz : Rashi (Z. fur die Wissenschaft des Judenthums, 227-384, 1823). Arsene Darmestater: Reliques scientifiques (vol. 1 Paris, 1890). Max Leopold Margolis: Commentarius Isaacidid quatenus ad textum Talmudis investigandum adhiberi possit tractatu 'Erubhin ostenditur (Thesis, Columbia, 67 p., New York, 1898). مقالہ Jewish Encyclopaedia میں (Vol. 10, 324-328, 1905) از Rabbi Morris Liber و Max Saligsohn. Maurice Liber: Rashi (Adele Szold کا انگریزی ترجمہ 278 p., Philadelphia, 1906).

حشیشین

حشیشین اسماعیلیہ (ج - د قرن نہم کا دوسرا نصف) ہی کی ایک اہم فرع ہیں اور ان کا انگریزی نام اسےسن (۴۴) ضلع جگت سے بنا ہے - اس میں کوئی شک نہیں کہ اس فرقے کے بعض ارکان (فدائی) سیاسی اغراض میں قتل و ہلاکت سے دریغ نہیں کرتے تھے مگر ''اسےسن'' عربی لفظ حشیشیون بہ معنی حشیش خور (بھنگ کا نشہ آور عرق) سے ماخوذ ہے - ان کو ملاحدہ بھی کہا جاتا ہے اور اس فرقے کو ''دعوت نو'' -

۴۴- Assasins

اس جدید فرقے کا ظہور یا استحکام رتے کے ایک باشندے حسن ابن صباح کی کوششوں سے ہوا۔ وہ تقریباً ۱۰۷۸ تا ۱۰۸۰ میں قاہرہ میں مقیم تھا اور اس نے الہیات میں کئی ایک رسائل بزبان فارسی تصنیف کئے۔ ۹۱ - ۱۰۹۰ میں اس کا قبضہ الموت ایسے حصن حصین پر (قزوین واقعہ الجبال سے ۶ فرسخ شمال کی جانب) ہو گیا جس کا مطلب یہ تھا کہ اب اس فرقے کی ہستی محفوظ ہے اور اس کی خوشحالی کے متعلق کوئی خرخشہ باقی نہیں۔ حسن بن صباح کا انتقال ۱۱۲۴ میں ہؤا۔ ایران اور شام کے بعض دوسرے قلعے بھی حشیشین کے دست تصرف سے محفوظ نہیں رہے (۱۱۲۶ وغیرہ)۔ یوں بھی حروب صلیبیہ کے باعث جو بد نظمی پھیلی ہوئی تھی اس سے فائدہ اٹھا کر انہوں نے اپنی قوت میں بہت کافی اضافہ کر لیا تھا(۴۵)۔ ۱۲۵۶ میں مغلوں نے ہلاکو کے زیر سرکردگی اس فرقے کا خاتمہ کر دیا۔ لیکن ان کے بچے کھچے نام لیوا اب بھی اسلامی مشرق میں کہیں کہیں پھیلے ہوئے ہیں۔

یاد رکھنا چاہیئے کہ الموت ایک حد تک علم و فضل کا مرکز بھی تھا۔ یہاں کچھ علمی تحقیقات بھی ہوئیں اور کتابوں کا ایک بہت بڑا ذخیرہ بھی جمع کر لیا گیا تھا جس کا زائد حصہ مغلوں کے ہاتھوں برباد ہو گیا۔

E. G. Browne : Literary History of Persia (vols. 1, 2, 1900-1906) (جا بجا). Encyclopaedia of Islam (vol. 1, 491-492, 1911; vol. 2, 276, 1916).

۴۵- حروب صلیبیہ کے طالب علم شیخ الجبال (**Old Man of the** Mountain) کے نام سے خوب واقف ہیں۔ وہ اس سلسلے کا سب سے بڑا امام نہیں تھا، بلکہ صرف حشیشین شام کا رئیس ۔ **مصنف**

عمر خیام

ملاحظ هو فصل ریاضیات (۳) ذیل میں -

غزالی

لاطینی میں ال غزل(۴۷) - ابو حامد محمد ابن محمد الطوسی الشافعی الغزالی(۴۸) . خراسان کے شہر طوس میں ولادت پائی ، ۱۰۵۸ میں - فروغ نیشا پور اور بغداد میں هوا - اسکندریہ تک . سیاست کی بالاخر طوس واپس آ گئے اور یہیں ۱۱۱۱ میں انتقال فرمایا . الهیات اسلام کے سرتاج اور نہایت درجہ عالی نفس اور طباع مسلمان مفکرین میں سے ایک جن کا مقابلہ اکوائنس سے بھی کیا جا سکتا ہے . لیکن "الهیات اسلامیہ میں امام موصوف کا ذاتی حصہ اس سے کہیں بڑھ کر ہے جتنا اکوائنس کا مسیحیت میں۴۹" ان کی شخصیت اگرچہ علم و حکمت کے مؤرخ کی نسبت مذهب کے مورخ کے لئے کہیں زیادہ اهم ہے ، بایں همہ اس پر نظر رکھنا ضروری ہے تا کہ فلسفۂ اسلام کا نشونما ٹھیک ٹھیک سمجھ میں آ جائے . یہودی اور مسیحی علم کلام نے بھی غزالی سے بہت گہرا اثر قبول کیا - (ان کی تصنیف کے ایک حصے کا ترجمہ لاطینی زبان میں ۱۱۵۰ سے پہلے هی هو گیا تھا ڈومنی کس گنڈس سالی نس(۵۰) کے هاتھوں)

۴۷- Algazel

۴۸- مشرق میں زکی تخفیف کے بر خلاف تشدید کو ترجیح دی جاتی ہے - ملاحظہ هو ڈی - بی مکڈانلڈ : الغزالی : نام The Name al Gazzali - (مجلد ۲۲ ، ۱۸-۲۲ ، ۱۹۰۲) امام موصوف کی لوح تربت بھی مل گئی ہے اور اس پر بھی زکو بتشدید هی لکھا گیا ہے — مصنف

۴۹- (جی - ایف مور) G. F. Moore (تاریخ ادیان) History of Religions (مجلہ رائل ایشیاٹک سوسائٹی مجلد دوم ۴۵۷ ، ۱۹۱۹) - مصنف

۵۰- Dominicus Gundissalinus

امام موصوف نے اپنے صوفیانہ اور عمل پسند رحجانات کی تطبیق عقائد حقہ سے نہایت خوبی سے کی (قب. پاسکل)۔

امام موصوف کے ایک رسالے میں کواکب کی حرکات اور ماہیت سے بحث کی گئی ہے۔ انہوں نے ایک خلاء ہیئت کا بھی طیار کیا (مؤخرالذکر نا پید ہے لیکن بہت ممکن ہے یہ اول الذکر ہی کی ترتیب مکرر پر مشتمل ہو)۔ وہ ایک حد تک طلسمی مربعوں سے بھی واقف تھے۔

متن اور ترجمے ــ احیائے علوم الدین۔ (۲ ج ہیں۔ قاہرہ، ۱۳۰٦، ۱۳۱۲ھ، وغیرہ۔ کئی ایک اور مشرق نسخے، شرحیں اور خلاصے۔ D. B. Macdonald: Emotional Religion in Islam as affected by Music and Singing یعنی احیا کی ایک فصل کا ترجمہ معہ تجزیہ و تشریح و ضمیمہ جات (مجلہ ۲۵۲-۱۹۵، ۲۳۸-۷۰۵، ۱۹۰۱، ۲۸-۱، ۱۹۰۲)۔ Hans Bauer: Islamische Ethik (۳ حصص۔ ۱۰۳، ۱۳۰، ۲۲۲ ص۔ ہالے ۱۹۱٦، ۱۹۱۷، ۱۹۲۲۔ احیا کی فصول ۳۷، ۱۲ اور ۱۳ جرمن ترجمہ مع حواشی)۔

کتاب الدرہ الفاخرہ فی کشف علوم الآخرہ۔ معاد کے بارے میں رسالہ Le perle precieuse مرتبہ L. Gautier (گینیو، ۱۸۷۸)۔ Die kostbare Perle im Wissen der Jen seits جس کا چند بروکش(۵۱) نے عربی سے ترجمہ کیا (۱۱٦ ص۔ ہانوور، ۱۹۲۳)۔

کیمیائے السعادۃ (اصلاً فارسی میں لکھی گئی۔ امام موصوف کا مقصد تھا اس میں احیا کا خلاصہ کر دیا جائے)۔ The Alchemy of

۵۱- Brugsch

happiness مترجمہ H. A. Homes ایک ترکی ترجمے سے (Albany نیو یارک ۱۸۹۳) - دوسرے انگریزی ترجمے از Claud Field ہندوستانی زبان سے (حکمت مشرق - ۱۱۸ ص - لندن ، ۱۹۰۹) -

مشکوٰۃالانوار The Niche for Lights یونانی فلسفہ کا صوفیانہ رد (انگریزی ترجمہ از W. H. T. Gairdner ، ۱۰۶ ص - لندن ، ۱۹۲۴) -

کتاب تہافت الفلاسفہ The Internal Contradictions of Philosophy (or Vanity) جو مغرب میں ایک عبرانی ترجمے کے ذریعے پہنچی اور جس نے Lully (ج دو . قرن سیز دہم کا دوسرا نصف) کو متاثر کیا - ٹی - دے بوئر کی Die Widerspruche der Philosophie nach at Ghazzali undihr Ausgleich durch Ibn Roshd (اشتراس برگ ، ۱۸۹۴) -

کتاب المنقذ من الضلال The Liberation from Error غزالی کا فلسفیانہ اعتراف جس کا مقابلہ آگسٹائین سے کیا جا سکتا ہے -

فرانسیسی ترجمہ August Schmolders بعنوان Essai sur les ecoles philosophiques chez les Arabes (پیرس ، ۱۸۴۲) - انگریزی ترجمہ از کلاڈ فیلڈ (حکمت مشرق - ۶۰ ص - لندن ، ۱۹۰۹) -

ڈی - بی - میکڈانلڈ نے دائرۃالمعارف اسلام اور سی . بروکل مان نے ادبیات عرب میں کئی ایک اور نسخوں کا حوالہ دیا ہے (۹۴ مدات) -

سوانح حیات اور عام تنقید — D.B. Macdonald : The Life of al-Ghazzali with Special Reference to his Religious Experiences and opinions (Journal American Oriental Society, vol. 20 (1), 71-132, 1899 اهم ء). C. Brockelmann : Arabische Littaratur (vol. 1, 419-426, 1898). Miguel Asin Palacios: Algazel. Dogmatica, moral, ascetica (912 p., Zaragoza, 1901). Carra de Vaux : Ghazali (330 p., Paris, 1902). I. Broyde : Jewish Encyclopaedia (vol. 5, 649 650, 1903). T. J. de Boer: History of Philosophy in Islam (154-168, 1903). D. B. Macdonald: Development of Muslim Theology (215-42, 1903) : Religious Attitude and Life in Islam (220-302, 1909); مقالہ Encyclopaedia of Islam میں (vol. 2, 146-149, 1914). Aly Bey. Bahgat: Notiz uber zwei Bronzen des arabischen Museums. (Bull. de l'institut egyptien, t. 7, 57-63, 1907. غزالی کے ذاتی تجربات کے متعلق) Henrich Frick: Ghazali's Selostbiographie, ein Vergleich mit Augustins Konfessionen (88 p., Leipzig, 1910 ; Isis, IV, 508. غزالی کی خود نوشت سوانح حیات عربی میں. لا جواب ہے غزالی نے نہایت کھل کر اور پوری پوری طرح سے اپنے آپ کو ظاہر کر دیا ہے) W. R. W. Gardner: Al-Ghazali (112p , Madras, 1919). Samuel M. Zwemer: A Moslem Seeker after God ; Showing Islam at its Best in the Life and Teaching of Ghazali (302 p., New York, 1920). J. Obermann: Oer philosophische und religiose Subjektivismus Ghazalis (363 p., Wien, 1921; Jour. Roy. Asiatic Soe., 296, 1923) Maurice Bouyges: Notes sur les philosophes arabes connus des latins au Voyen age (Melanges de l'Universite St. Joseph, vol. 7, 397-406, 1921); Algazeliana (biddm, vol. 8, 479-520

حال کی ان مطبوعات کا تبصرہ جن میں سے اکثر کا حوالہ اوپر 1922 آچکا ہے ۔

H. Suter: Mathematiker (112, 1900) مخصوص تنقید ۔
P. Duhem: Systeme du moude (t. 4, 496-51 , 1916).
Miguel Asin Palacios: Los precedentes musulmanes del pari de Pascal (Boletin de la Bibliotheca Menedez y Pelayo, 65 p , Santander, 1920; Isis, VII, 185).

رامانج

سال ولادت غالباً ۱۰۱۶ - ۱۷ ، ترچناپلی کے قریب سری نگم میں فروغ پایا ۔ وفات ۱۹۱ کے بعد اور امکان یہ کہ قرن دوازدہم میں کسی وقت ۔ هندو فلسفی ۔ برهم سوتر علی هذا بهگوت گیتا کا شارح اور بعض ویدانت رسائل کا مصنف ۔ رامانج کا ویدانتی فلسفہ ایک حد تک رد عمل تھا شنکر اچاریہ (ج - د قرن نہم کا نصف اول) کی انتہائی ادویتا (وحدت) کے خلاف ۔ لہذا اسے وحدت مشروط (وشستا ادویتا) کا نام دیا گیا ۔

G. Thibaut متن ۔ سری بھاشیہ (شرح برهم سوتر) ترجمہ از (کتب مقدسہ مشرق ۔ مجلد ۱۸۳۸) - Erich von Vuss: Das angeblich von Ramamya verfasste Vedantattvasara (سنسکرت اور جرمن Diss. 74 Leipzig, 1906) ۔

تنقید — C. R. Srinivasa, Aiyangar: The Life and Teaching of Sri Ramanujacharya (325 p., Madras, 1908). V. A. Sukhtankar: The Teachings of Vedanta according to Ramanuja (Diss., Born, 85 p., Wien. 1908). A. B. Keith: مقالہ Dictionary of Religion and Ethics میں (vol. 10, 572-574, 1919). M. Winternitz: Indische Litteratur (vol. 3, 459, 1920).

شاؤ ینگ

شاؤ ینگ فان(۵۲) یانگ(۵۳) ، چہلی میں ولادت پائی ، ۱۰۱۱ میں ۔

۵۲ - Shas[4] Yung[1] (9777, 13468)
۵۳ - Fan[4] - yang[2] (3426, 12883)

متوفی ۱۰۷۷ - چینی فاضل - کتاب تغیرات کا شارح - اس شرح کا ایک حصہ جس کا نام ہے ہوانگ - چی چنگ شیہ شو(۵۳) اکثر جداگانہ شکل میں بھی طبع ہوتا رہا بہ عنوان کوان - وو(۵۰) یعنی مظاہر -

Giles: Chinese Biographical Dictionary (641, 1898)

چوتن - ای

چوتن - ای یا چوتسو(۵۶)- بنون تسنگ(۵۷) کے نام سے ولی مانا گیا۔ سال ولادت ۱۰۱۷ ، وفات ۱۰۷۳ - دولت سنگ کے کن فیوشسی احیا یعنی نام لہاد ھسنگ لی کا بانی(۵۸)- اس نے کتاب تغیرات کی کئی ایک شرحیں کیں : ای چنگ(۵۹) یعنی '' اصول سیاسی '' کا خاکہ ، تائی چی تو(۶۰) جس میں وہ چینی کونیات کی قدیم ثنویت سے آگے نکل گیا ہے اور ''رسالہ عظیمہ '' تنگ شو(۶۱) -

کن فیوشسیت کے اس سنگ مذہب کی رہنمائی پانچ ہستیوں یعنی فلاسفہ خمسہ یا ووتسو(۶۲) کی ایک زبردست جماعت نے کی - ان میں

۵۵- Huang² - chi² ching¹ - shih⁴ shu¹ (5106, 859, 2122, 9969, 10024)

۵۶- Kuan¹ - wu⁴ (6363, 12777)

۵۷- Chou¹ Tzu³ (2450, 12317) یا Chou¹ Tun¹ - i² (2450, 12203, 5421)

۵۸- Yuan² Ts¹ ung² (13744, 12028)

۵۹- Hsing⁴ - li³ (4600, 6879) اس نام کا ترجمہ کرنا بہت مشکل ہے - جنگ کے معنی ہیں فطرت انسانی - لی کے عقل یا کلمہ (لوگوس) - مصنف

۶۰- I⁴ - Ching¹ (5497, 2122)

۶۱- T' ai⁴ chi² t³ u² (10573, 859, 12128)

۶۲- T'ang¹ shu¹ (12294, 10024)

چوتن - ای سب سے پیش پیش ہے - اس کے بعد چینگ ، چینگ ہاؤ یا چینگ تسو (لو - ہالگ ، بلفان ۱۰۳۲ تا ۱۰۸۵) اور اس کا بھائی چینگ - ای(۶۳) (لو یانگ ، ھونان - ۱۰۳۲ تا ۱۱۰۷) پھر ان کا چچا چانگ تسائی(۶۴) (تا - لیانگ ، ھونان - ۱۰۲۰ تا ۱۰۷۶) - آخری - اور پانچویں ہستی چوھسی(۶۵) ایسے عظیم فلسفی کی ہے (ج - د قرن دوازدھم کا دوسرا نصف) - لیکن یہ نو - کن فیوشسیت بالکل نئی چیز تھی اور کن فیوشسی مذھب کی بجائے ان مابعدالطبیعی خیالات پر مبنی جن سے کن فیوشس کو ذھناً کوئی تعلق نہیں ، گویا وہ در اصل مجموعہ ہے ان متضاد عناصر کا جس میں کئی ایک طاوی اور بدھ افکار شامل کر لئے گئے تھے - بعض اقتباسات کے لئے ملاحظ ہو ایل - ویگر : تاریخ چین (سبق ۱۰ ، ۱۹۲۲(67)) -

ترجمے — پہلی تصنیف کا جرمن ترجمہ Gabelentz نے کیا اور دوسرے کا Grube نے

Giles : Chinese Biographical Dictionary (164, 1898) — تنقید
Ars Asiatica (vol. 1, 25). Encyclopaedia sinica (111, 435, 1917). D. T. Suzuki : History of Early Chinese Philosophy (London, 1914).

شین کوا

شین کوا یا چین ھو(۶۷) - چین - تانگ واقع چہ کیانگ(۶۸)

۶۳ Wu[3] tzu[3] (12698, 12317)

۶۴- Ch'eng, Ch'eng[2] Hao[4] اور Ch'eng[2] I[4] (757, 5421) (757, 3894), Ch'eng Tzu

۶۵- Ta-liang, Chang[1] Tsai[4] (416, 11485)

۶۶- Chu Hsi

۶۷- L. Wieger : Histoire des Croyances en Chine

۶۷- Shen[3] Kua[1] (9849, 6288), Ch'en[2] Hus[2] (649, 6288)

۶۸- Ch'ien[2] - t'ang[2] (1736, 10767)

میں ولادت پائی ، ۱۰۳۰ - انتقال ہوا شین سی میں ، ۱۰۹۳ - چینی مصنف ، ریاضی دان ، فلکی ، آلات ساز اور ایک زمانے میں مدرسہ ، ھان لن(٦۹) کا صدر وہ شوشین لیانگ فانگ(۷۰) ایک طبی کتاب کا مصنف بھی ہے لیکن اس کی شہرت مینگ چی پی تن(۷۱) یعنی اس مجموعہ مضامین سے وابستہ ہے جس کا نام ہے ''خوابوں کے دھاروں سے مضامین'' اور ۲٦ فصلوں میں منقسم - اس مجموعے کے کل سترہ حصص ھیں اور اثریات کے علاوہ کئی ایک علوم و فنون بالخصوص ریاضی اور موسیقی کی بحث پر مشتمل - رقبوں اور حجموں کی ابتدائی پیمائش کا بیان ارض چین میں ایک تسلسل کی میزان کی اولیں مثال ادبیات عالم میں مقناطیسی سوئی کا پہلے پہل اور واضح طور پر ذکر. علیٰ ھذا متحرک ٹائپ کے ذریعے طباعت کا(۷۲) - ۱۰۷۱ میں شین کوا نے ایک نئی تقویم طیار کی -

متن — مینگ - چی پی - تن (۱٦۳۱ اور ۱٦۹٦ کے نسخے) -

تنقید — A. Wylie : Chinese Literature (163, 1902). H. A. Giles : Biographical Dictionary (644, 1898) Y. Mikami : The Development of Mathematics in China and Japan (61 - 73, 1912). G. Vacca. Caduta di un areolito (Note Cinesi, 2, Rivita degli studi orientali, t. 6, 133 - 135.

٦۷- Shen³ Kua⁴ (9849, 6288) Ch'en² Hus² (649, 6288)

٦۸- Ch'ien² - t'ang² (1736, 10767)

۷۰- Meng⁴ - ch'i¹ pi³ - t'an² (7779, 1009, 8972, 10656)

٦۹- Haulin College

۷۱- Su' - shen³ liang² - fang¹ (10329, 9849, 7016, 3435

۷۲- مقناطیسی سوئی کے لئے ملاحظہ ھو فصل طبعیات ذیل میں اور متحرک ٹائپ کے لئے ھمارا شذرہ پی شینگ پر (قرن یازدھم کا نصف اول) — مصنف

(مینگ - جی سے مختصر سا اقتباس مع ترجمہ ۱۰۶۴ میں ایک شہابچے کے گرنے کے متعلق - مینگ چی سے مزید اقتباسات جن پر Note Cincsi مبنی ہے باستشنائے اول L. Wieger : L. Chine (292, 511, 1920). T. F. Carter : Invention of Printing in China (1925 ; Isis, VIII, 371. (طباعت سے متعلق ایک متن کا ترجمہ موجود ہے

۳ - لاطینی ، باز نطینی ، اسلامی اور چینی ریاضیات و فلکیات

گنتارہ حساب

جہاں تک اس عہد کی تحریروں سے اندازہ کیا جاسکتا ہے گنتاروں کا باقاعدہ استعمال زیادہ تر قرن یازدہم اور دوازدہم میں شروع ہوا - ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات برنےلینس اور گیو ڈو متوطن اریتسو ہر باب ما سبق میں -نیز ہرمان لنگ اور گرلانڈ پر موجودہ باب ، میں - اس میں کوئی شک نہیں کہ گنتارے کا استعمال اس سے پہلے بھی ہوتا ہوگا جب ہی لوگ اس پر تالیف و تصنیف کا سلسلہ شروع کر سکتے تھے - چنانچہ اس کا سراغ یونان اور روما بلکہ مصری اور بابلی (؟) ادوار تک مل جاتا ہے - اس آلے کا انگریزی نام ابے کس شاید یونانی لفظ اباکس(۱) سے مشتق ہے بہ معنی طشتری ، لوح اور گنتارہ - حساب گنتارہ کا بہترین خلاصہ ڈی - ای - اسمتھ کی '' تاریخ ریاضیات(۲) مجلد دوم (۱۹۶ - ۱۵۶ ، ۱۹۲۵) میں ملیگا '' بکثرت حوالوں کے ساتھ -

'' گنتارا '' حساب دانوں کا دستور تھا کہ اپنی تشریحات میں صرف رومی اعداد استعمال کرتے - لیکن اس امر کا احساس بہت جلد ہونے لگا تھا کہ آخری نتائج کی ترتیب توخیر تخمینہ سازی کے پورے عمل میں بھی ان سے کام لینا نقص سے خالی نہیں -

---

۱- Abacus,

۲- Dr. Smith : History of Mathematics

اس تصنیف کی دوسری جلد سے معلوم ہوگا کہ جہاں تک مسیحی یورپ کا تعلق ہے یہاں ارقام ہندی کا استعمال قرن دواز دھم میں نمایاں طور پر پھیل رہا تھا۔ (ابتدائی تاریخ کے لئے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ قرن دھم کے نصف ثانی میں) چنانچہ اس وقت جو مصنفین ان کے طریق استعمال پر قلم اٹھاتے انہیں ''الگورسٹ(۳)'' کے نام سے موسوم کیا جاتا۔ ان میں سے بعض مثلاً آڈے لارڈ متوطن باتھ اور راڈولف متوطن لاوں(۴) (ج۔ د قرن دو از دھم کا نصف اول) دونوں قسم کے اعداد استعمال کئے۔

قرن یاز دھم میں انگلستان کے گنتارہ حساب کے استعمال پر ملاحظ ہو سی۔ ایچ۔ ھاس کنسز کا مقالہ گنتارہ اور مجلس اعوان شاھی (انگریزی مجلد مجلہ تاریخ ۱۰۶ - ۱۰۱ ۱۹۱۲۰)۔

پھر ایک عجیب اتفاق یہ ہے کہ اہل چین کو بھی گنتارہ حساب میں زیادہ انہماک ہؤا تو قریباً قریباً اسی عہد میں۔ یانگ ھوئی(۵) (ج۔ د قرن سیز دھم کا دوسرا نصف) کہتا ہے کہ پن۔چوچی اور تسو۔ پن چی(۶) وغیرہ رسائل ریاضی قرن یاز دھم اور دو از دھم ھی میں تصنیف کئے گئے۔ ان کے عنوانات سے پتہ چلتا ہے کہ یہ رسائل سٹن۔ پن(۷) حساب میں تھے (سٹن پن سے مراد ہے چینی گنتارہ۔ جاپانی میں سروبن۔ ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ھیو۔ یئوہ پر قرن دوم کے نصف

۳۔ "algorists"۔ اس لفظ کا اشارہ پھر خوارزمی ھی کی طرف ہے — مترجم

۴۔ C. H. Haskins, The Abacas and the King's Curia (English Historical Review)

۵۔ Yang Hui

۶۔ Tsou^{3} - p'^{2} an^{2} chi^{2} ∴(11791, 8620, 906) اور P'an^{2} - chu^{1} chi^{2} 8620, 2549, 906)

۷۔ Suan^{4} - p'an^{2} (10378, 8620)

دوم میں) ۔ ھیو کیوئی ۔ لن اسی زمانے کے لگ بھگ بھی جس نے ح ۔ ۱۸۳۰ میں فروغ پایا بھی رائے ظاہر کرتا ہے ، کہ چین میں سئن پن کا رواج ہؤا ۔ اس کا استعمال شاید اور بھی قدیم ہوگا ۔ البتہ قرن چہاردہم سے پہلے عام اشاعت نہ ہو سکی ۔ ممکن ہے چینی سئن پن اور مغربی گنتارہ ایک ہی ماں کی اولاد ہوں لیکن نہ ہمارے پاس اس امر کی کوئی دلیل ہے ، نہ اس کو صحیح ماننا ضروری کیونکہ اس قسم کے سادہ آلے کی ایجاد ایک ہی قسم کی منطقی ضرورت کے ماتحت مختلف مقامات پر ہو سکتی تھی ۔

Y. Mikami: Development of Mathematics in China (111, 1912).

ھرمان لنگ

ھرمان متوطن رائشے ناؤ ۔ ھرمانس(۹) (اس کا جسم فالج کے باعث سکڑ گیا تھا) تاریخ ولادت ۱۸ جولائی ، ۱۰۱۳ ۔ رائشے ناؤ میں فروغ پایا ۔ انتقال ۲۴ اگست ، ۱۰۵۴ کو ہؤا ۔ رائشے ناؤ کے بینے ڈکٹی دیر کا رئیس ۔ گنتارہ حساب میں ایک مختصر ، واضح اور جامع رسالے کا مصنف (رومی اعداد کے علاوہ اور کسی اعداد کا ذکر نہیں)، علاٰی ھذا رتھم ماکیا(۱۰) نام حسابی کھیل(۱۱) اور اصطرلاب کے استعمال میں دو کتابوں (بالواسطہ اسلامی معلومات پر مبنی) کا بہ عنوان اصطرلاب اور استعمال اصطرلاب(۱۲) (۱۰۴۸ سے متقدم)

---

۸ - Hsu[3] Kuai[4] liu[2] (4761, 6935, 7157)

۹ - Hermann the Lame, Hermann of Reichenam, Hermanns Contractus

۱۰ - rithmomachia

۱۱ - اس زمانے کے ایک دوسرے رسالے کے لئے جس کا تعلق اسی کھیل سے ہے ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فروٹولف پر فصل مابعد میں ۔ مصنف

۱۲ - De ulilitatibus astralabii اور De mensura astrolabii

اس نے ۵۳۰ا تک ایک تذکرہ بھی تصنیف کیا (۱۳)۔ وہ زیر و بم کی تعیین کے لئے ایک عجیب و غریب ترقیم، استعمال کرتا ہے جو قیاس ہے عربی نمونوں سے ماخوذ ہوگی کیونکہ کندی کو اس سے بھی بہت پہلے کا پورا پورا علم تھا (ج - د قرن نہم کا پہلا نصف) -

Aemil Ussrmann : Chronicon Hermani Contracti — متن ex incdito Lucusgue codice Augiensi, unacum eins vita et anti - Typis San - Blasian is (۲ ج یں) nuatione a Bertholdo eins discipulo scripta (۱۷۹۰ جرمن ترجمہ Monum, Germ. کے متن پر از (۱۱ - ترتیب دوم از Geschicts schreiber der Vorzeit (برلین، ۱۸۵۱ - (۷۷ ص - لائپ تسگ، ۱۸۹۳ - مجلد مذکور، ۳۲) - K. Nobhe W. Wattenbach

Regular Herimanni qualiter multiplicationes fiant in یعنی abbaco " scritti inediti relativi al calcolo dell' میں سے ایک مرتبہ abace " P. Trentlein (Boncompagni's Bullettino, Vol. 10, 643 - 647, Roma, 1877)

Hermani Contracti opuscula musica Scriptones ecclesiastici de musica میں مجلد دوم، ۱۵۳ - ۱۲۴، ۱۷۸۴) -

R. Peiper : Fortolfi Rythmimachia (Z. fur Mathe- — تنقید matik, vol. 25, hist. Abt., 167-227, 1880. حواشی ص ۱۹۸ سے تا اختتام). E. Wappler : Bemerkungen zur Ryth omachie (Z. fur Math., vol. 37, hist. Abt , 1-17, 1892). D. E. Smith and Clara C. Eaton: Rithmomachia, the Great Mediaeval Number Game (Teachers' College Record. vol. 13, 29-38, 1912). Duhem : Systeme du Monde (vol. 3, 165, 1915). Lynn Thorndike : Hiftory of Magic (vol. 1, 701, 1923. De Mendura کے متعلق جو ہرمان سے منسوب ہے astualabii). D. E. Smith: History of Mathematics (vol 1, 198-200, 1923. رتھ موما کیا کے متعلق) M. Manitius : Lateinische 77, 1923 756, (vol. 2, نیز ملاحظہ ہو ص ۷۸۷ Meinzu متوطن constance پر ایک شذرہ

۱۳- Opusenla musica

ہر ایک شیہ جو ۱۰۴۸ میں رائشے ناؤ آیا اور جس نے ھرمان سے ریاضی پر گفتگو کی ۔ مثال کے طور پر پیمائش دائرہ کے متعلق) ۔

فرانکو متوطن لیج(۱۴)

لیج میں فراغ پایا جہاں ۱۰۴۷ میں ھم اسے لیبرٹ ولی(۱۵) کے کیسدرائی مدرسے کا نگران پاتے ھیں اور جہاں ۱۰۸۳ میں، یا اور آگے چل کر اس کا انتقال ھو گیا ۔ اس نے ایک رسالہ کرے (طامس اکوائنس نے اس کی شرح کی ھے) اور ایک تربیع دائرہ میں (ح ۰ ۱۰۵۴ ؟ ۱۰۳۶ اور ۱۰۵۶ کے درمیان) تصنیف کیا ۔ آخرالذکر میں اس مبحث کی تاریخ بھی بیان کردی ھے ۔ وہ کسور سے خوب واقف تھا البتہ ھندسہ میں اس کی معلومات بہت معمولی ھیں ۔ پائی (π) کی قیمت ھے (۹/۵) = ۲۴ و ۳ ۔

معلوم ھوتا ھے فرانکو متوطن کولون جس نے مختلف رسائل موسیقی میں تصنیف کئے پہلا شخص تھا جسے مغرب کی مسیحی دنیا میں ایقاعی موسیقی کے نظریوں کا علم ھوا ۔ وہ قرن دوازدھم کے اختتام پر گزرا لیکن ان دونوں کو اکثر ایک دوسرے سے خلط ملط کردیا جاتا ھے ۔مثلاً شٹرشیر نے ایسا ھی کیا ھے ۔ یاد رکھنا چاھئیے کہ فرانکو متوطن لیج کو بھی تھوڑا بہت تعلق کولون سے ضرور تھا اس لئے کہ تربیع دائرہ کے رسالے کا تہدیہ وہ ھرمان دوم اسقف اعظم کولون از ۱۰۳۶ تا ۱۰۵۶ سے کرتا ھے ۔ ھماری رائے میں ابھی اس مسئلے کی مزید تحقیق ضروری ھے ۔

فرانکو سے turquet کی ایجاد بھی منسوب ھے ۔ اس سلسلے میں ملاحظہ ہو ھمارا شذرہ نصیرالدین طوسی پر (قرن سیزدھم کا دوسرا نصف)۔

۱۴- Franco of Liege

۱۵- Strecher

Winterberg : Dr. Traktat France's ron Luttich de — متـن guadratura circuli (Abhd. zur Gesch. d. Mathematik, 4 Heft, 135 - 120, Leipzig, 1882 - 183 - 193. (اسی بحث پر اسی مصنف کے قلم سے ایک اور مگر مختصر رسالے کے ساتھ ،

J. Stecher : Biographie narionale de la Belgique — تنقـید (vol. 7, 267 - 268, c. 1881). P. Tannery : et Clerval : Une correspondance d' ecolatres du XI siecle. (Notices et extraits des Manuscripts, vol. 36, 1900 ; Memoires, vol 5, 229 - 303 ; Isis, VI, 432). Contor : Vorlesungen (vol. 1, 876 - 878, 1907). M. Manitius : Lat inische Litteraturgeschichte des Mittelalters (vol. 2, 781 - 786, 1923) :

ولہم مقدطن هرزاؤ

ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فصل طبیعیات میں (۲) آگے چل کر ۔

گرلانڈ(۱۶)

بساں سون(۱۷) میں فروغ پایا - ۱۰۸۱ تا ۱۰۸۴ ۔ (لیکن یہ وہ گرلانڈ نہیں جو بساسوں کے سلسلہ کلیسا میں شامل تھا اور جس کا علم ۱۱۴۸ ۔ ۱۱۳۲ کی دستاویزوں سے ہوتا ہے) - گنتارہ حساب دان ۔ اس نے ایک رسالہ گنتارہ حساب میں تصنیف کیا اور ایک (عیدالفصح اور دوسرے غیر مؤقت تہوھاروں کی تاریخ کا تخمینہ کرنے کی ہدایات میں) ۔

P. Treutlein : Intorna ad alcuni scritti inediti relativi - متـن al calcalo dell' abaco. Trattato di Gerlando " De abaco" (Bull. di bibliografia d. sci. mat., vol, 10, 589 - 607, 1877).

Gerland -۱۶
Besancon -۱۷

B. Boncompagni : Intorno al Tractatus de abaco di - تنقید Gerlando (Bull. di bibliografia d. sci. mat., vol., 10, 648 - 656, 1877). C. H. Haskins : Studies in Mediaeval Science ص 1924) ۸۵ اور بحواله اشاریه)

باز نطینی ریاضیات اور فلکیات

ملاحظ هو همارا شذره ہسے لوس پر فصل دوم میں اوپر -

اسلامی ریاضیات اور فلکیات

ابن صاعد

ملاحظ هو فصل تاریخ (۸) ذیل میں -

زرقالی

لاطینی میں ارزقل(۱۸) - ابو اسحق ابراهیم ابن یحیی النقاش - زیاده تر ابن الرزقاله یا الزرقالی کے نام سے مشہور ہے - وطن قرطبه سینن حیات - ج - ۱۰۲۹ تا ج - ۱۰۸۷ - هئیت دان - اپنے زمانے کا بہترین مشاهده کار (مشاهدات کی تاریخ ہے ۱۰٦۱ اور ۱۰۸۰) زرقالی نے ایک بہتر قسم کا اصطرلاب صفیحه(۱۹) کے نام سے طیار جس کی کیفیت کا ترجمه لاطینی ، عبرانی علیٰ هذا کئی ایک ملکی زبانوں میں کیا گیا - زرقالی پہلا شخص ہے جو کواکب کے حوالے کی حرکت کا خارجی ثبوت بہم پہنچاتا ہے اس کی پیمائشوں کے مطابق اس حرکت کی مقدار "۱۲,۰۴ سالانه ہے (اصل قیمت "۱۱,۸) لیکن دوسری طرف جب اس نے طریق الشمس کے میل کا مشاهده کیا نیز اس کا

۱۸- Arzachel

۱۹- صفیحه کا مطلب ہے چٹپا ، یعنی لکڑی ، پتھر یا دھات وغیره کا کوئی چٹپا ورق یا چٹپی سل (ڈی - بی - میکڈانلڈ) — مصنف

مقابلہ پچھلے مشاهدات سے تو اس سے یہ نتیجہ اخذ کیا کہ اس میں ۳۳" ۲۳۰ سے لےکر ۵۳" ۲۳۰ تک کمی بیشی ہوتی رہتی ہے اور یوں ''اهتزاز'' معدلین کے غلط نظریے کو مزید تقویت پہنچائی - وہ زیجات طلیطلہ کا مرتب ہے یعنی ان سیاروی زیجات کا جو اس کے اپنے اور طلیطہ کے بعض دوسرے مسلمان اور یہودی ہیئت دانوں (بالخصوص ابن صاعد) کے مشاهدات پر مبنی تھے - ان کا ترجمہ گیرارڈو کریمولیز نے لاطینی میں کیا اور بہت مقبول ہوا(۲۰) زیجات کا مثلثیاتی مقدمہ(۲۱) بھی زرقالی ھی کی تصنیف ہے. اس میں مثلثیاتی جداول کی طیاری سے بحث کی گئی ہے -

متن اور ترجمے — زیجات طلیطہ حتیٰ کہ ان کا مقدمہ بھی ابھی تک شائع نہیں ہو سکے - Saphae recentis res doctrinae patris Abrysakh Azarchelis sumni astronomi a Joannae Sechonero وغیرہ (نبورن برگ، ۱۵۳۴) - ہسپانوی نسخہ Libros del Saber (جس کے لئے ملاحظہ ہو الفانسو دهم قرن سیز دهم کا دوسرا نصف) کی تین جلدوں میں - عبرانی اوا ایطالوی ترجمے بھی موجود ہیں -

تنقید — Steinsneider : Etudes sur Zarkali (Bull. di bibliografia e di storia delle sci mat., vol. 14, 171 - 182, 1881 ; vol. 16, 493 - 513, 1883 ; vol. 17, 765 - 794, 1884 ; vol. 18, 343 - 360, 1885 ; vol. 20, 1 - 36, 575 - 604, 1887. (زیادہ تر کتابیات اور مخطوطات سے بحث کی ئئی ہے) Uber eine lateinische Bearbeitung von Zarkali's saphaea (Bibliotheca, mathematica, 11 - 2, 1899). C. Brockelmann: Geschichte der arabischen Literatur (vol. 1, 472, 898). A. Wittstein:

۲۰- شٹائین شنائیڈر نے اس کے کم از کم عربی یا لاطینی کے ۳۸ مخطوطات گنوائے ہیں — مصنف

۲۱- Canones sive regulae tabularam astronomiae

۲۲- بقول ج یوسف بن یحییٰ ابن عق نین Joseph ben Judah ibn Aqnin - د قرن دوازدهم کا دوسرا نصف — مصنف

Uber die Wasseruhr und das Astrolobium des Arzachel (Z. f. Math, vol. 39, hist. Abt., 41 - 55, 81 - 94, 1894. ۲۱۶، ۱۹۰۰ A. von Braunmuhl : Geschichte der Trigno- (ملاخظ ہو زوٹر). metrie (vol. 1, 1900). Dreyer : Planetry Systems (1906). Duhem : 3ysteme du monde (vol. 2, 246 - 259, 1914). R. T. Gunther : Early Science in Oxford (vol. 2, 200, 1923. صفیحہ سے) H. Suter : Die Mathematiker und Astronomen der (متعلق ہے Araber (109 - 111, 1900 ; Nachtrage, 173, 1902).

یوسف المؤتمن

یک از بنوھود ۔ تاجدار سراقسطہ از ۱۰۸۱ تا ۱۰۸۵ - اس کا باپ احمدالمقتدر باللہ اور یہی جس نے ۱۰۴۶ سے ۱۰۸۱ تک حکومت کی طالب علم اور اس باب میں دوسروں کا سرپرست تھا ۔ ھسپانوی مسلمان ریاضی دان اور علم و حکمت کا مربی ۔ استکمال کے نام سے ریاضی میں ایک رسالے کا مصنف جس کے متعلق کہا جاتا تھا (۲۳) کہ اس کا مطالعہ اقلیدس، المجسطی اور ''کتب متوسطہ''(۲۴) کے ساتھ کرانا چاھئیے ۔

اس رسالے کا کوئی نسخہ محفوظ نہیں ۔ تعجب ہے کہ ایسا اھم رسالہ اور ایک بادشاہ کی تصنیف ضائع ھو جائے (۲۵) ۔

Stanley Lane - Poole: Mohammedan Dynasties (26, 1893). H. Suter: Mathematiker (108, 1900).

عمر خیام

ابوالفتح عمرابن ابراھیم الخیامی ــ خیمہ دوز ــ غیاث الدین ــ

۲۳- جن کے لئے ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ نصیرالدین طوسی پر (قرن سیز دھم کا دوسرا نصف) ــ مصنف

۲۴- اس میں تعجب کی کوئی بات نہیں یہ نتیجہ تھا عیساعیوں کے ھاتھوں اندلس کی بربادی کا ــ مترجم

ایشا پور یا نواح نیشا پور میں ولادت پائی ۔ ۱۰۳۸ تا ۱۰۴۸ کے لگ بھگ
۱۱۲۳ - ۲۴ میں انتقال ہو گیا ۔ ایرانی ریاضی داں ، فلکی اور
شاعر ۔ از منۂ وسطیٰ کے اکابر ریاضین میں سے ایک ۔ خیام کے
جبرو مقابلہ میں مساوات درجۂ دوم کے هندسی اور جبری حل موجود
ہیں ، علی هذا ان کا نہایت عمدہ اصطفاف مکعبی مساوات کے ساتھ اور
پھر ان سب کو حل کرنے کی باضابطہ کوشش جن میں سے کئی ایک کے
اس نے جزوی طور پر هندسی حل بھی دئے ہیں (خیام نے منفی جذور
سے مطلق اعتنا نہیں کیا ۔ بعینہ مخروطات کی دونوں شاخوں کے
نصفین کا عدم استعمال اس امر کا باعث ہوا کہ بعض موقعوں پر کسی
مثبت جذر کو بھی نظر انداز کر دیا جائے) ۔ اس کا اصطفاف مساوات
ہمارے اصطفاف سے بے حد مختلف ہے کیونکہ وہ اس کی بنا ان کی
پیچیدگی پر رکھتا ہے (یعنی مختلف رقموں کے اعداد پر جیسا کہ ان
میں موجود ہوں). اب ظاهر ہے کہ جتنا کسی مساوات کا درجہ بلند
ہوگا اتنی ہی اس کی رقمیں یا مجموعہ رقوم مختلف ہوتی چلی جائینگی .
لہذا خیام نے مکعبی مساوات کی تیرہ مختلف شکلیں تسلیم کیں ہیں (جدید
اصطفاف کا آغاز جس کی بنا مقدماً ان کے درجوں پر رکھی گئی قرن
شانزدہم کے اختتام اور هفدهم کے شروع میں ہوا) . ثنوی نشوونما°
جب قوت نما° کوئی مثبت مقدار سالم ہو ۔ اقلیدس کے مسلمات اور
عام باتوں کا مطلعہ ۔

۱۰۷۴/۷۵ میں سلجوق تاجدار جلال‌الدین ملک شاہ نے خیام کو
حکم دیا کہ رے (یا اصفہان یا نیشا پور ؟) کی رصد گاہ میں حاضر
ہو کر قدیم ایرانی تقویم کی اصلاح کرے : (۱۲ × ۳۰) ی + ۵ ی =
۳۶۵ ی — اسلامی فتح کے بعد اس تقویم کی بجائے عارضی طور پر

۲۴. فارسی میں تاریخ جلالی یا تاریخ ملکی ۔ دونوں عنوان بادشاہ کے
نام سے ماخوذ ہیں — مصنف

اسلامی تقویم رائج ہو گئی تھی - خیام کی طیار کردہ تقویم کے لئے التاریخ الجلالی(۲۴) کا نام تجویز کیا گیا اور اس کی ابتدا ۱۰ رمضان ۴۷۱ = ۱٦ مارچ ۱۰۷۹ کو ہوئی - اس امر کی مختلف تعبیریں کی گئی ہیں کہ وہ کیا اصلاح تھی جو خیام کے ہاتھوں عمل میں آئی اور ہر تعبیر ایک خاص حد تک درست ہے - اتنا بہرکیف طے ہے کہ یہ تقویم بہت زیادہ صحیح تھی ، غالباً گریگوروی تقویم سے بھی صحیح تر - تعبیرات کے متعلق یہ سمجھیئے کہ ذیل کی تین میں سے کوئی ایک ٹھیک ہے اور اغلب یہ کہ دوسری سب سے زیادہ ٹھیک - ہم نے اول ہر تعبیر کی سند بیان کر دی ہے. پھر اس تبدیلی کا لب لباب جو خیام نے کی اور اس کے بعد یہ کہ اس طرح کیا غلطی باقی رہ گئی -

شیرازی کے نزدیک (م - ۱۳۱۱) ۷۰ سالوں میں ۱۷ ایام کبیسہ - غلطی تقریباً ۱۵۴۰ سالوں میں ایک یوم -

الغ بیگ (م - ۱۴۴۹) کی رائے میں ٦۲ سالوں میں ۱۵ ایام کبیسہ - غلطی تقریباً ۳۷۷۰ سالوں میں ایک یوم -

جدید تعبیر کے مطابق ۳۳ سالوں میں ۸ ایام کبیسہ - غلطی تقریباً ۵۰۰۰ سالوں میں ایک یوم -

(گریگوروی تقویم میں ۳۳۳۰ سالوں کے بعد ایک یوم کی غلطی رونما ہو جاتی ہے) -

وزن مخصوص کی تعیین کے طریقے -

یہ امر کہ رباعیات عمر خیام کا جو ۱۸۵۹ سے بالخصوص (جب ایڈورڈ فٹزجرالڈ(۲۵) نے ان کے انگریزی مفاد کی پہلی قسط شائع کی) ادبیات عالم کی مقبول ترین عالیات میں شامل ہو چکی ہیں ذکر نہ کیا

۲۵- Edward Fitzgerald

جائے ناممکن ہے - خیام صوفی نہیں تھا ، بلکہ شاید لاادری - اس کے خیالات کا لکریشیئس اور وولیتر سے موازلہ خیال ایگز ہے مگر بجائے خود ناکافی -

Franz Woepcke : L'algebre d'Omar — متن اور ترجمے Alknayyami publiee, traduite et accompagnee d'extraits de manuscrits ineditts (Paris, 1851).

A. Christensen : Un traite de metaphysique d'Omar (Le monde oriental, vol. 1, 1-16, 1908).

رباعیات کے متن اور ترجمے — فٹزجرالڈ کا اولین نسخہ (لندن ، ۱۸۵۹) صرف ۷۵ رباعیوں پر مشتمل تھا (آگے چل کر Quaritch نے اس کی ایک نقل کا الاصل شائع کی) - فرانسیسی ترجمہ از J. B. Nicolas ۱۸٦۷ میں پیرس سے شائع ہؤا اور اس کے فوراً بعد ۱۸٦۸ میں فٹزجرالڈ کا دوسرا نسخہ ، ۱۸۷۲ - چوتھا ، ۱۸۷۹ پانچواں ۱۸۸۹ - ۱۸۸۲ میں ایڈورڈ ہنری ون فیلڈ Edw. Henry Whinfield نے ۲۵۳ رباعیوں کا ایک جدید نسخہ ترتیب دیا اور پھر ۱۸۸۵ میں ۵۰۰ رباعیات کا فارسی متن کے ساتھ (۳۸۵ ص - ترتیب دوم تصحیح شدہ ، لندن ، ۱۹۰۱) - یہ ترجمہ اگرچہ فٹزجرالڈ کے مقابلے میں شعریت سے عاری ہے لیکن نسبتاً فاضلانہ - کئی ایک دوسرے ترجموں میں سے ہم صرف ذیل کا حوالہ دینگے : Justin Huntley McCarthy کا ترجمہ (۱۸۸۸ ، ۹۰‍‍٦٦م) ، John Payne کا جسے مجلس Villon نے شائع کیا (۲۷۸ ص - لندن ، ۱۸۹۸) ، Eben Francis Thompson کا مع مقدمہ از N. H. Dole وورسسٹر ، مساچوسٹس - نجی طور پر طبع ہؤا ، ۸۷۸ رباعیات ، ۱۹۰٦) - John Pallen کا مع پیش نامہ از آغا خاں (۱۵۸ رباعیات "صحیح اور لفظی ترجمہ" لندن ، ح - ۱۹۱٦) -

مختلف نسخے : The Sufistic Quartrain's of 'Omar معہ ترجمہ ایڈورڈ فٹزجرالڈ (۱۰۱ رباعیاں) ای - ایچ - ون فیلڈ (۵۰۰ رباعیاں) و ج - بی - نکولاس (۴۶۴ رباعیاں) (۱۷۴ ص - نیویارک ، ۱۹۰۳) - Nathan Haskell Dole: Reprints in full of Fitzgerald's 1st, 2nd and 5th editions, with minor variants of 3rd and 4th (۱۶۰ ص - بوسٹن ، ۱۸۹۹) - این - ایچ - ڈول : نسخہ جس میں متعدد ترجمے ہیں ، انگریزی ، فرانسیسی ، جرمن ، ایطالوی اورڈینزبان میں اور جن کو ترجمے فٹزجیرالڈ کے ترجمے سے مقابلہ کرتے ہوئے ترتیب دیا گیا مزید انتخابات ، تعلیقات ، سوانح حیات اور دوسری معلومات کے ساتھ (۲ ج میں - بوسٹن ، ۱۸۹۶ - بہ تنقیح و اضافہ ۱۸۹۸ - یہ فی الحقیقت اس مبحث کی ایک جامع ہے -

رباعیات ایسے ادبی جواہر ریزوں میں الحاق و اضافے کا سلسلہ بڑی عمدگی سے جاری رہتا ہے - چنانچہ اکثر رباعیاں شاید موضوع ہیں اور ان میں سے ایک (شمارہ ۳۰۳ - نسخۂ ون فیلڈ) ابن سینا سے منسوب کی جاتی ہے -

یورپ اور امریکہ میں خیام کے مسلک کو اس درجہ ترقی ہوچکی ہے کہ اسے کوئی فلسفی نظر انداز نہیں کر سکتا - یہ مسلک محض ایک خبط نہیں بلکہ ہومر یا ڈانٹے کے مسلک کی نسبت غالباً کہیں زیادہ سچا اور حقیقی ہے

عام تنقید — J. K. M. Shirazi: Life of Omar al-Khayyami ایرانی نقطۂ نظر سے لکھی گئی - معلومات قلمی نسخوں سے ماخوذ ہیں لیکن ان کا حوالہ نہیں دیا گیا - مصنف کا دعویٰ ہے کہ خیام عربی النسل تھا نہ کہ ایرانی

(118 p., Edinburgh, 1905 (?). E. G. Browne: Literary History of Persia (vol. 2, 246sq., بامداد اشاریہ 1906). A. V. Williams Jackson: From Constantinople to the Home of Omar Khayyam (New York, 1911 مصور ہے بالخصوص ص ۲٦۰ - ۲۲۹) G. Jacob und E. Wiedemann: Zu Omer-i-Chajjam (Der Islam, vol. 3, 42 - 62, 1912 حالات زندگی پر مشتمل جو کئی ایک مشرقی ماخذ سے حاصل کئے گئے ۔ مصادرات اقلیدس (Pastulates) پر خیام کے رسالے کے مقدمے کا ترجمہ بھی شامل ہے - Otto Rothfeld: 'Umar and His Age (92 p., Bombay, 1922).

علمی تنقید — H. Suter: Die Mathematiker und Astronomen (112, 225, 1900). F. K. Ginzel: Handbuch der mathematischen und technischen Chronologie (vol. 1, 300 - 305, 1906). E. Wiedemann: Uber Besstimmung der spezifischen Gewichte (Beitr. 8, Sitzungsber., Erlangen, vol. 38, 170 - 173, 1960. نیز ملاحظہ ہو ۱۹۱۲ کا مقالہ اوپر دیا گیا ہے H. Suter: مقالہ Djalali, Encyclopaedia of Islam میں (vol. 1, 1006 - 7, 1912). W. E. Story: Omar as a Mathematician (17 p., Boston, 1918).

غزالی

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل فلسفہ (۲) میں اوپر

محمد ابن عبدالباقی

ابوبکر (؟) محمد ابن عبدالباقی البغدادی ۔ زمانہ فروغ ۱۱۰۰ کے

لگ بھگ ۔ ممکن ہے وہ اقلیدس کی فصل دہم کی اس شرح کا مصنف ہو جو اپنے اعدادی اطلاقات کے باعث بے حد مقبول ہوئی اور جس کا عنوان گیرار ڈو کرے مونیز کے ترجمے میں ہے(۲۶)

متن اور ترجمے ـــ مصنف کوئی بھی ہو یہ دلچسپ شرح غالباً قرن یازدہم (یا دوازدہم کے آغاز) میں تصنیف ہوئی اور دو بار ترتیب دی جا چکی ہے : از Boncompagni بہ عنوان "De numeris et lineis" (۶۶ ص ۴ حصوں میں ۔ مقام اور سنہ کا ذکر نہیں ، ۱۸۶۳ ؟) اور M. Curtze ہائی برگ کے نسخۂ اقلیدس کے ضمیمے میں (۳۸۶ - ۲۵۲ - لائپ تسگ ۱۸۹۹) ۔

H. Suter : Uber einiger noch nicht sicher — تنقید gestellte Atorennamen in den Ubersetzungen des Gerhard von Cremona (Bibliotheca Mathematica, vol. 4, 19-27, 24-25, 1903); Uber den Muhammed ben 'Abdelbaqi zum zehnten Buche des Euklides حوالہ مذکورہ Zu dem Buche "De vol. 7, 234-251, 1907); superficierum divisionibus" des Muhammed Bagdadinis حوالہ مذکورہ بالا vol. 6, 321 - 322, 1905).

۲۶- Liber Judei* Super Euclidis

* زوٹر کہتا ہے judei کو judicis کا مراد ف سمجھئیے ۱۱۳۰ کے لگ بھگ اسی نام کا ایک شخص ابوبکر محمد ابن‌عبدالباقی البزاز بغداد میں قاضی مارستان کے عہدے پر فائز تھا ۔ اگر یہ دونوں ایک ہی شخص ہیں تو اقلیدس ، فصل دہم کی شرح شاید قرن دو از دہم کے شروع میں تصنیف ہوئی ـــ مصنف

چینی ریاضیات

چو ـ تسنگ

چو تسنگ(۲۷)۔ دولت سنگ کے عہد میں فروغ پایا، تقریباً۔ ۱۰۶۵ چینی هیئت داں - ۱۰۶۵ میں اس کے زیر هدایات ایک نئی تقدیم منگ ـ تیئن ـ لی(۲۸) کی تکمیل ہوئی جس میں چینی تقویم کی تاریخ بھی موجود ہے -

متن ــ منگ تیئن ـ لی کا متن سنگ و قائع سنگ ـ شیہ Sung[4] Shih[3] (10462, 9893) کے باب ۷۳ میں ملیگا جس کے لئے ملاحظ ہو ہمارا شذرہ T'o' - t'o[1] (11575, 11375) پر قرن چہار دہم کے نصف اول میں -

تنقید ــ L. Wieger: La Chine (223, 427, 511, 1920).

شین کوا

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل فلسفه (۲) میں اوپر

سو ـ سنگ

سو ـ سنگ(۲۹)۔ سنگ عہد میں فروغ پایا، ۱۰۹۲ لگ بھگ ـ چینی هیئت داں ـ ۱۰۹۲ میں اس نے ایک رسالہ هنگ ـ لی ـ هسیانگ فا ـ یاؤ(۳۰)۔ هیئت میں تصنیف کیا جس میں سماوی نقشے بھی دئے گئے تھے ـ اس نے اجرام فلکی کے ایک کلدار نمونہ تیار کیا جو پانی کے زور سے حرکت کرتا تھا ـ

A. Wylie: Chinese Literature (107, (1867), 1902)
L. Wieger: La Chine (390, 520, 1920)

۲۷- Chou[1] - ts' ung' (2450, 12026)
۲۸- Ming[2] - t'ien[1] - li[4]* (7946, 11208, 6924)

۴ - لاطینی ایرانی اور چینی طبیعات وصناعیات

لاطینی طبیعیات و صناعیات

ہرمان لنگ

ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فصل ریاضیات (۳) میں اوپر

ہرزاؤ

ولہلم فان ہرزاؤ(۱)- بواریا(۲) میں ولادت پائی. تعلیم رے گنس برگ میں(۳) . ۱۰۶۹ سے ہرزاؤ کا رئیس دیر - ہرزاؤ ہی میں انتقال کیا ، ۵ جولائی ۱۰۹۱ میں- جرمن راہب - ماہر تعلیم ، ہیئت داں اور نظریات موسیقی کا عالم - اس نے اجرام سماری کا ایک کلدار نمونہ طیار کیا جسے خوب خوب شہرت ہوئی - ہرزاؤ کی بڑی بڑی تصنیفات دو ہیں ، ہیئت اور موسیقی(۴) - کلنی کی اصلاحات کا نفاد سر زمین ابطانیہ میں اول اول اسی کے دم قدم سے ہؤا - چنانچہ جرمن دوائر میں ہرزاؤ ہی کے دیر نے اس کے زمانہ اسقفیت میں کلنی سے براہ راست رابطہ قائم کیا - جرمنی میں ہرزاؤ کا شمار پوپ گرےگری ہفتم (۱۰۷۳ تا ۱۰۸۵) کے بڑے بڑے حامیوں میں ہوتا تھا -

متن – Astronomica (ہیئت) - مقدمہ B. Pez نے شائع کیا Thesaurus aue edotorum novissimuas (ج ، ۲-۲۶۴-۲۵۹ ، ۱۷۲۹) نیز Migne کی آبائیات (ج ، ۱۵۰ - ۱۶۴۲ - ۱۶۳۹ میں -

Musica (موسیقی) مرتبہ ایم - گربرٹ - Scriptores

۱- Wilhelm von Hirsau
۲- Bavaria
۳- Regensburg
۴- Musica, Astronomica

ecclesiastici de musica sacra potissimum (ج ۲ - ۱۸۲ - ۱۵۳ - ۱۲۸۳) نیز Migne کی آباائیات (ج ۱۵۰ - ۱۱۳۷ تا ۱۱۲۸) میں -

Constitutiones Hirsaugienses (دستور هرزاؤ) (کلنوی دستور کا ایک تصرف) مرتبہ M. Herrgott بہ عنوان Vetus disciplina monastica (۵۷۰ - ۳۷۱ - پیرس ، ۱۷۲٦) نیز Migne کی آباعیات (؟ ۱۵۰ - ۱۱۳٦ - ۹۲۷) میں -

The Philosophicarum et astronomicarum institutionum(5) Guikhelmi olim Hirsaugiensis abbatis libri III (بازیل ، ۱۵۳۱) کے متعلق اب عام طور پر فرض کر لیا گیا ہے کہ یہ اور Guillaume de Conches (ج - د قرن دو از دهم کا نصف اول) کی Philosophia prima (or minor) ایک هی تصنیف هیں -

تنقید — M. Witten : Der selige Wilhelm, ein Lebensbild aus dem Investiturstreit (66 p., Bonn, 1890). Lauchert, Allgemeine Deutsche Biographie میں (vol. 43, 221 - 224, 1898). E. Zinner : Das mittelalterliche Lehrgerat fur Sternkunde zu Regensburg und seine Beziehungen zu Wilhelm von Hirsau (Z. fur Instrumentkunde, 43, 278 - 282, 1923).

فروٹولف

معروف بہ فرٹولف(٦) - دیر می‌شلز برگ واقعہ بام برگ(۷) میں فروغ پایا - متوفی ۱۱۰۳ - جرمن بے نے ڈکٹی اور موسیقی کا نظریات

۵- هرزاؤ کی فلسفیانہ شهرت زیادہ تر اسی موضوع تصنیف پر قائم تھی — مصنف

٦- Frutolf alias Furtolf, Fortolf

۷- Michelshergs Bamberg

داں جس نے گرےگوروی موسیقی کے اس نظریے کی تکمیل کی جو گیو ڈو سے شروع ہوتا ہے نیز بیاض موسیقی اور ٹنارئیس(۸) کی تصنیف۔

وہ اور ایک اور جرمن راہب مصنف رتھمی ماکیا(۹) جو قرن یازدھم کے اواخر میں گذرا اور جس نے موسیقی پر قلم اٹھایا غالباً ایک ہی شخص ہیں۔ رتھمی ماکیا ان کتابوں میں سے ہے جو اول اول اس موضوع میں تصنیف ہوئیں (ملاخط ہو ہمارا شذرہ ھرمان لنگ پر اوپر) ۔ ترتیب از آر۔ پائی پر(۱۰) ۔

Frutolfi Breviarium de musica et Tonarius مرتبہ Colestin Vivell (O. S. B.) (Wien. Akad. d. Wisse., phil. Kl., Sitzungsber., vol. 188, 188 p., 1919 ; Isis, V, 212).

تھیوفی لس(۱۱)

نامعلوم راہب اور دستکار جس نے قرن یازدھم کے اواخر اور دوازدھم کے شروع میں فروغ پایا، غالباً جرمنی میں۔ اس کے تازہ ترین مرتب آلبرٹ الگ(۱۲) کے نزدیک وہ اصل میں ھلمرشاؤزن برلب ڈیمل(۱۳) کے بےنے ڈکٹی دیر کا ایک راہب اور زرگر تھا جس کا نام ہے روگ کرس یا روگےرس(۱۴)۔ فنون اور دستکاریوں میں ایک جامع(۱۵) کا مصنف جو مؤرخ صناعیات کے لئے بڑی قدر و قیمت رکھتی ہے

۸- Tonarius Breviarium de Musica
۹- Rythmimachia
۱۰- R. Peiper : Forlolfi Rythmimachia (Abhdd. zur Gesch. der Mathematik, H. 3, 167 - 227, 1810)
۱۱- Theophilus
۱۲- Albert Ilg
۱۳- Helmershausen
۱۴- Rogkerus, Rugerus
۱۵- Diversarum artium schedule

به جامع یونانی ۔ مصری سرچشموں سے ماخوذ ہے اور اس سے بازنطینی علی ہذا اسلامی اثرات کا جس طرح اظہار ہوتا ہے وہ ان کے سلسلہ نقل و تحویل کو ہمارے سامنے لے آتے ہیں ۔ منجملہ دوسری باتوں کے یہ پہلا موقعہ تھا جب یورپ میں ناقوس سازی کا حال بیان کیا گیا ۔

Comte Charles de I'Escalopier : Theophile — متن اور ترجمہ petre et moine. Essai sur divers Arts (۳۸٦ ص ۔ پیرس ، ١٨۴۳ ۔ لاطینی متن فرانسیسی ترجمہ J. Marie Guichard کے ایک مقدمے کے ساتھ) ۔ Robert Hendrie: An Essay upon various Arts, in three books by Theophilus called also Rugerus, forming an encyclopaedia of Christian art of the eleventh century Albert ۔ (۴۹٨ ص ۔ لندن ، ١٨۴٧) Ilg : Theophilus Presbyter. Schedula diversarium artium. Revidierter, Text; Uleersetzurg, und Appendix. (Quellenschriften fur Kunstgeschichte, vol. 7, 424 p., Dien, 1874).

The Lumen animae (Liber moraietatum elgantissimus, magnarum rerum natualium. Lumen animae dictus, etc. وغیرہ ١۴٧٧ پھر ١۴٧٠ ؟) میں شائع ہوئی ۔ پھر (اول آوگس برگ سے ۔ تھیوفلس کے متعدد اقتباسات پر مشتمل ہے ان کا مجموعہ (جرمن ترجمے کے ساتھ) الگ کے طیار کردہ نسخے کے خاتمے پر کیا موجود ہے breviarii Fragmenta lereviarii diversarum diversarum artium Theophite, ex editionitrs "Luminis animac" Collecta ۔ (ص ۳٧ ۔ ۳٦٠)

F. M. Feldhaus: Die Technik (1168, 1387, — تنقید 1914). Medizinisches aus dem Theophilus (Mit. zur

Gesch. d. Med. u. Naturw., vol. 16, 436, 1917).; Uber die Kennzeichen an Glocken der altesten Periode (Geschichtsblatter fur Technik, vol. 3, 100 - 104, 1916 ; Isis, 112, 322 گلاک کی بجائے دو مرتبہ گھنٹی پڑھیئے
E. O. von Lippmann: Chemisches und Technoiogisches aus kunstgeschichtlichen Quellenschriften 2, Theophilus Presbyter (Chemiker Z., 1917, 1sq.; Beitrage, 158 - 174, 1920: Isis, V, 497).

اسلامی طبیعیات

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ عمر خیام پر فصل ریاضیات (۳) میں اوپر -

چینی طبیعیات اور صناعیات - قطب نما کی قدیم تاریخ -

قطب نما کی قدیم تاریخ پردۂ خفا میں ہے - معلوم ہوتا ہے اہل چین کو مقناطیسی سوئی کا طبعی خاصہ بہت پہلے سے معلوم تھا. لیکن وہ اس سے کلیۃ نہیں تو زیادہ تر مالی میں کام لیتے تھے (بسلسلۂ فینگ شوی جس کے لئے ملاخط ہو ہمارا شذرہ کؤپو پر قرن چہارم کا نصف اول) -

قطب نما کے متعلق چین میں جو روایت چلی آتی ہے اس سے مفصلہ ذیل واقعات ہمارے سامنے آتے ہیں :

۱۰۲۷ میں سنگ شہنشاہ جین تسنگ(۱٦) کی خدمت میں ایک "جنوب نما رتھ" پیش کیا گیا اور اس کی تعریف ان الفاظ میں کی گئی کہ یہ ایک میکانیکی آلہ ہے - پھر جیسا کہ ہم اس شذرے میں جس کا تعلق شین کوا سے ہے بیان کر آئے ہیں کہ مصنف مذکور ہی جو ۱۰۹۳ میں فوت ہؤا مقناطیسی سوئی اور رمالی میں اس کے استعمال کا

۱٦- Jen Tsung

ذکر کرتا ہے۔ چنانچہ یہ پہلا موقعہ تھا جب ادبیات عالیہ میں اس ایجاد کا حال واضح طور پر معرض تحریر میں آیا - البتہ جہازرانی میں اس کے استعمال کی طرف کوئی اشارا ملتا ہے تو اول اول ۱۱۰۰ سے کچھ آگے چل کر اور اس زمانے کے متعلق جو ۱۰۸۶ سے شروع ہو کر ۱۰۹۹ پر ختم ہؤا۔ بقول چوہئی(۱۷) اسے ان دنوں کینٹن اور سماطرا کے درمیان اجنبی (اغلب یہ ہے کہ مسلمان) جہاز ران استعمال کرتے تھے۔ ۱۱۰۷ میں جب ایک اور ''جنوب نما رتھ'' سنگ شہنشاہ ہوئی تسنگ(۱۸) کے حضور پیش کش کیا گیا تو اس کے متعلق بھی یہی الفاظ ملتے ہیں کہ وہ ایک میکانیکی آلہ ہے دندانے دار پہیوں وغیرہ کے ساتھ۔ ۱۱۱۵ میں اس سوئی کا حال پین - تساؤ - ین - ای(۱۹) میں بہ صراحت بیان کر دیا گیا تھا لیکن جس میں یہ کہیں ذکر نہیں آیا کہ اس سے جہاز رانی میں بھی کام لیا جاتا ہے۔

ان سب واقعات کو جو چینی ذرائع سے ماخوذ ہیں سامنے رکھ کر دیکھیئے تو ایسا معلوم ہوتا ہے کہ مقناطیسی سوئی کی سمت نما خصوصیت کا انکشاف پہلے پہل اہل چین پر ہؤا لیکن وہ اس کا اطلاق کسی عقلی مقصد میں نہیں کرسکے - چینی خود کہتے ہیں کہ اس سے عملاً اجنبیوں نے فائدہ اٹھایا اور یہ اجنبی جیسا کہ غالب گمان ہے مسلمان تھے -

مسیحی یورپ کو قطب نما کا علم کس طرح ہؤا، اس کے لئیے ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ الیگزانڈر نیکم(۲۰) پر (قرن دو از دہم کا نصف ثانی) -

۱۷- Chu' Yu⁴ * (2544, 13635)
۱۸- Hui Tsung
۱۹- Pen³ - ts'as³ - yen³ - i⁴ (8846, 11634, 13130, 5454)
۲۰- Alexander Neckam

Jules Klaproth : Lettre a M. le Baron A. de Humboldt sur l'invention de la bussole (Paris, 1834). F. Hirth : History of Ancient China (135, 1908). Albert Schuck : Der Kompass (1911-18 ; Isis, IV. 438). T. F. Carter : Invention of Printing in China (93, 1925).

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ شین کوا پر فصل دوم میں اوپر

۵ - لاطینی ، بازنطینی ، اسلامی اور چینی تاریخ فطرت

ماربوڈے

ماربوڈس ریڈوننسس(۱)- اینگرز(۲) میں ولادت پائی ، ۱۰۳۵ میں - یہیں ۱۱۲۳ میں انتقال ہو گیا - ۱۰۹۶ سے رینے(۳) کا اسقف - ۱۰۶۷ اور ۱۰۹۶ (یا ۱۱۰۱) کے درمیان کسی وقت اس نے کتاب حکاکی(۴) یعنی طبی حکاکی کا ایک رسالہ ۷۳۴ شش رکن ابیات میں تصنیف کیا جو اس کے مخطوطات کی کثرت اور مختلف زبانوں میں ترجمے کو دیکھیئے تو معلوم ہوتا ہے بے حد مقبول ہؤا - چنانچہ یہ کتاب فرانسیسی (۱۲ ترجمے نظم و نثر میں) ، پرونسال(۵) ، ایطالوی ، آئرستانی ، ڈین ، عبرانی اور ہسپانوی زبانوں میں منتقل کی گئی - ۶۰ جواہرات کے طبی اور طلسمی خواص کے ذکر پر مشتمل ہے -

ازمنہ وسطیٰ میں کتب حکاکی کے تین نمونے ملتے ہیں : علمی یعنی تھیوفراسٹوس اور ڈیوس کوری ڈیس سے ماخوذ - نجومی (یا طلسمی) اسکندری تحریروں پر مبنی ، اور مسیحی جسے ان جواہرات کی یہودی

۱- Marbode, Marbodus Redonensis
۲- Angers
۳- Rennes
۴- Liber Lapidum
۵- Provencal
۶- Lapidaire chetien

تعبیرات جو ہارون بنی کے چار آئینے میں جڑے ہوئے تھے ، علی ہذا بعض ملہمانہ کنایات سے اخذ کیا گیا ۔ اس تیسری روایت کا سراغ بیڈ اور ہرابنس سورس کی تصنیفات میں بھی ملتا ہے لیکن پھر اس کا سلسلہ صدیوں تک منقطع ہو گیا ۔ باقی دونوں روایات اول پلائنی ، پھر ازیڈور کی اشتقاقات اور آخرالامر ماربوڈے میں جمع ہوئیں ۔ لہذا وہ مشہور نظم ربنے کے امتف نے تصنیف کی مسیحی عناصر سے بالکل معراتھی اور سراسر وثنی مصادر پر مبنی پھر چونکہ مغربی حکمیات میں سے اکثر بجائے خود ماربوڈے سے ماخوذ ہیں اس لئے ان کا انداز بھی وثنی ہے تاآنکہ قرن سیز دھم میں نام نہاد مسیحی حکاکی کی اشاعت نے مسیحی روایت کا امتزاج پہلی مرتبہ باقی دونوں روایتوں سے کر دیا ۔ گویا کتب حکاکی کا نشو نما حیوانی قصص کے نشو و نما سے یکسر مختلف ہے اس لئے کہ ان میں ابتدا ہی سے مسیحی عقائد کی رو سرایت کر گئی تھی (ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فزیولوگوس پر قرن دوم کا نصف دوم) ۔

اس مختصر سی داستان کی تکمیل یوں ہوگی کہ یونان کی منجمانہ روایات کا ظہور جب عربی تصنیفات میں از سر نو ہونے لگا مثلاً موضوع ۔ اس کا تالیسی حکاکی (؟ ۔ د قرن نہم کا نصف اول) میں تو آگے چل کر عربی خیالات کا جوڑ پھر لاطینی خیالات سے جا ملا ۔ الفانسی ترجموں کے ذریعے (ج ۔ د قرن سیزدھم کا دوسرا نصف) ۔

متن اور ترجمے — Libellus de lapidibus pretio sis nuper editus (Viennae Pannoriae, 1511) فرانی برگ ، ۱۵۳۱ ۔ پیرس ، ۱۵۳۱) ۔ De gemmarum lapidumque pretiosorum formis, naturis atque viribus (کولون ، ۱۵۳۹) ۔ نئی ترتیب Migne کی لاطینی آبائیات (ج ۔ ۱۷۱ ۔ لع ۱۷۲۵ ، ۱۷۵۲) میں ۔

بہتر نسخہ از J. Beckmann به عنوان Morbodi liber lapidum sun de gemmis (۱۹۲ص - گوئے ٹنگن ، ۱۷۹۹ - لیکن یہ نسخہ تنقیدی نہیں - مخطوطات کی کثرت - ۱۴۰ سے زیادہ ! - غالباً علمی نہج پر مرتبین کی راہ میں حائل رہی) -

The Lapidarium of Macrobins منظوم انگریزی ترجمہ سی - ڈبلیو - کنگ میں (جواهر عتیقہ Antique Gems ص ۴۱۷ -

Leopo Pannier: Les lapidaires francais -(۳۹۱ ، ۱۸۶۰ des XII^e^ , XIII^e^ et XIV^e^ siecles, reunis, et publies, accompagnes de prefaces, de table tables, et d'un glossaire. Avec une preface de Gaston Paris (Bibliotheque de l'ecole des hautes etudes, 52, 354 p., Paris, 1822. عمدہ ہے).

Paul Studer and Joan Evans: Anglo-Norman lapidairies (424 p , 1924. علمی نسخہ (منظوم و منشور انگلیسی فارمن کتب حکاکی پر بکثرت حواشی کے ساتھ جو ماربوڈے سے ماخوذ هیں - آی سس : ۹ -

Camille Ferry : De Marbodi espiscopi vita — تنقید et carminibus (107 p , Nemausi, 1877). Paul Neumann: Uber die alteste franzosische Version des dem Bischof Marbod zugeschiebemen Lapidarius (Diss.; Breslau, 1880 Vittorio Finzi: Di un' inedita traduzione in prosa italiana del poema de lapidibus praetiosis زمانہ قرن) (Propugnatore, vol. 3, 40 p., Bologna (چہار دھم کا اختتام 1890). Leon, Ernault: Marbode, sa vie et ses oeuvres. Extrait des Memoires de la societe archeologique Ille-et-vilaine (Rennes, 1890. اهم ہے).

اڈو متوطن میئنگ

اڈو ماگ ڈنسس(۷)' اڈو متوطن میئنگ برلوآر - قرن یاز دھم کے اواخر میں فروغ پایا - غالباً(۸) کا مصنف یعنی ۲۲۶۹ شش رکن ابیات کی وہ نظم جس میں ۷۷ جڑی بوٹیوں کے خواص بیان کئے گئے ھیں. یہ نظم مصنف کے اپنے مشاھدات سے معرا بایں ھمہ اس لحاظ سے اھم کہ اس کا شمار مغرب کی ان قدیم ترین دستاویزوں میں ھوتا ھے جو اس بات کا ثبوت ھیں کہ یہاں نباتیات کا احیا ھو رھا تھا -

اس نظم کی تصنیف کا مسلہ بھی دیر تک زیر بحث رہ چکا ھے لیکن اس کے باوجود کوئی فیصلہ کن نتیجہ مترتب نہیں ھؤا - گمان غالب یہ ھے کہ اسے بہر حال قرن یازدھم کے اختتام پر کسی فرانسیسی نے قلمبند کیا - پھر چونکہ اس سے قسطنطینی اثرات نمایاں ھیں اسلیئے لازم آتا ھے کہ اس کا زمانہ بہت کافی متاخر قرار دیا جائے - قسطنطین مذکور کے مشاغل علم کا تعلق ح - ۱۰۵۸ تا ۱۰۸۷ سے ھے (ملاحظہ ھو فصل طب) -

متن — پہلے دو نسخے غیر مصور ھیں (نے پاز، ۱۳۷۷ - میلانو، ۱۳۸۲) - آٹھ متفرق اور مصور نسخے یا ایک ھی نسخے کی مختلف شکلیں فرانس میں طبع ھوئے قرن پانز دھم کے آخر میں - لیکن ان پر نہ کوئی تاریخ ثبت ھے نہ دستخط - Lonis Boudet کی Macer Floridus نباتات (مجموعۂ پان کوک - سلسلۂ دوم لاطینی فرانسیسی - ۱۰۰ص - ۲۶۳ - ۱۰۹ - پیرس، ۱۸۴۵) -

تنقید — Hermann Stadler: Die Quellen des Macer Floridus (Archiv fur die Geschichte der Naturwissens-

۷- Ods of Meung, Odo Magdunensis

۸- Macu Floridus de virtutibus (یا De viribus) herbarum

chaften, vol. 1, 52-65, 1901). Cyrill Resak: Odo Nagdunensis der Verfasser des Macer Floridus und der deutsce Leipziger Macer Text (Diss., 50 p., Leipzig, 1917. اهم هے بعد کتابیات Isis, IV, 580) Arnold C. Klebs: Herbals of the Fifteenth Century (Papers of the Bibliographical Society of America, vol. 11, 1917; vol. 12, 1918). Max Manitius: Geschichte der lateinischen Literatur (11. Teil, 539-547, Munchen. 1923).

میت

ملاخط هو فصل طب (۷) ذیل میں -

البکری

ملاخط هو فصل جغرافیہ (٦) ذیل میں -

ابو عمر ابن حجاج

اشبیله یا نواح اشبیله میں فراغ پایا - ۱۰۷۳ء کے لگ بھگ- هسپانوی مسلمان ادیب جس نے زراعت پر قلم اٹھایا - اس کا رساله موسوم به المقنع ۱۰۷۳ء میں تصنیف هؤا جس سے آگے چل کر ابن العوام (ج - د قرن دوازدهم کا دوسرا نصف) نے استفاده کیا - ابو عمر کا شمار در اصل نباتیوں کی بجائے میں نحویوں هونا چاهئیے -

Ernst H. F. Meyer: Geschichte der Botanik (vol. 3, 248-258, 1856).

تسائی هسیانگ

تسائی هسیانگ(۹) - صوبۂ فوکیں(۱۰) میں فروغ پایا دولت سنگ

---

۹ - Ts'ai[4] Hsiang[1] (11519, 4266)

۱۰ - li[4] - chih[1] (Litchi sinensis)

کے عہد میں ، تقریباً ۱۰۱۱ سے ۱۰۶۶ تک - چینی باغبان - لیچی(۱۱) یعنی جنوبی چین کے ایک نہایت دلپسند پھل کے حالات میں ایک رسالے کا مصنف جس کا عنوان ہے لی - چیہ - پو(۱۲) اور جو ۱۰۵۹ کی گرمیوں کے عین اختتام پر تصنیف ہؤا - اگلے سال بہار کی فصل میں مصنف نے اس کی تبییض کی اور اس صاف شدہ نقل کو چوبی کندوں پر اس طرح کندہ کیا گیا کہ اس کا چربہ اتارا جا سکے - لی - چیہ - پو ے ابواب میں منقسم ہے - لیچی کے پیڑ کی اصل ، خاص خاص لمونے ، تجارت ، استعمال بطور غذا ، کاشت ، ذخیرہ کرنے کا زمانہ اور طریق اقام ــ اولین یک - موضوع مقالہ جو کسی میوہ دار درخت کے متعلق دنیا کے کسی ملک میں لکھا گیا -

متن ــ اصل کندوں کے کئی ایک چربے موجود ھیں ، علی ھذا بار بار کی متعدد طباعتیں اور ان میں سے کم از کم سات کتب خانہ کانگریس میں - Michael J. Hagerty کی کوشش ہے کہ ان کی مدد سے رسالۂ مذکور کا ایک تنقیدی نسخہ اور ترجمہ طیار ہو جائے (۱۹۲۳) -

A. Wylie: Chinese Literature (151, (1877), 1902) L. Wieger: La Chine (442, 1920). W. T. Swingle, Report of Librarian of Cohgress میں (274 - 275, 1924; Isis, VII, 568).

فو کنگ

فو کنگ(۱۳)- زمانہ فروغ ۱۰۵۹ - چینی حیوانیات داں - ۱۰۵۹ میں اس نے ایک رسالہ کیکڑوں کے حال میں لکھا - ھمارا مطلب ہے ھیہ - پو(۱۴) سے جو اس موضوع پر ادب قدیم سے متعدد اقتباسات

۱۱- Fuhkien

۱۲- Li[4] - chih[1] - p'u[3] (6955, 1875, 9515)

۱۳- Fu[4] Kung[1] (3632, 6583)

۱۴ Hsieh[4] - p'u[3] (4427, 9525)

اور مصنف کی خود اپنی معلومات کے ایک خلاصے پر مشتمل ہے کیکڑوں کی مختلف انواع کا ذکر کیا گیا ہے ۔

A. Wylie : Chinese Literature (154, (1867), 1902).

او ۔ یانگ ھسیو

ملاحظ ہو ہمارا شذرہ فصل تاریخ (۸) میں آگے چل کر

وانگ کوان

وانگ کوان(۱۵) ۔ یانگ ۔ چو(۱۶)میں فروغ پایا ۱۰۷۰ کے لگ بھگ ۔ چینی باغبان ۔ شقائق نعمانیہ میں ایک رسالے کا مصنف جس کے اس نے ۳۹ اقسام بتلائے ہیں بہ عنوان یانگ ۔ چوشاؤ ۔ یو ۔ پؤ(۱۷) اور جو بیشتر ایک پرانی تصنیف لیوپن(۱۸)سے ماخوذ ہے جس میں صرف ۱۳ اقسام کا ذکر آتا ہے ۔ یانگ چو کا وطن شقائق لعمانیہ کی کاشت کے لئے مشہور تھا ۔

اے ۔ وائیلی : چینی ادبیات (۱۵۱ (۱۸٦۷) ۱۹۰۲) ۔

٦ ۔ لاطینی اور اسلامی جغرافیہ

آدم متوطن بریمن

اڈامس بریمنسس(۱) ۔ بالائے سیکسنی(۲) میں ولادت پائی غالباً مائی سن(۳) میں ۱۰۴۵ سے قبل ۔ فروغ بریمن میں ۔ متوفی ۔ ۱۰۷٦ کے

۱۵۔ Wang[1] Kuan' (12493, 6363)
۱۶۔ Yung[2] - chou[1] (12876, 2444)
۱۷۔ Yabg[2] - chon' shao[1] - yo[4] - p'u[3] (12876, 2444. 9770, 13352, 9515)
۱۸۔ Lin[2] - pin[1] (7270, 9260)
۱۔ Adam of Bremen, Adamus Bremensis
۲۔ Upper Saxony
۳۔ Meissen

لگ بھگ - پہلا جرمن جغرافیہ دان - اس نے ہام برگ کے حلقہ اسقیفت کی جو تاریخ ۱۰۷۲ تک لکھی گئی شمالی یورپ اور اسکنڈے لیوی مستعمرات میں شروع شروع کے تاریخی ، جغرافی اور نسلی حالات کے لئے ہمارا بنیادی ماخذ ہے - وائین لینڈ(۴) کا پہلے پہل ذکر اسی کتاب میں آیا. نیز شمالی یورب کی تجارت کا جو بلا خوف مبالغہ قدر و قیمت سے خالی نہیں. اس تاریخ کی بنا زیادہ تر ان زبانی معلومات پر رکھی گئی جو بریمن اور زےلانڈ (ڈنمارک)(۵) میں جمع ہو رہی تھیں -

متن اور ترجمے — تاریخ حلقہ اسقفیت ہام برگ Historia Hammaburgensis ecdesiae چار حصوں میں منقسم ہے جن میں سے چوتھا یعنی De situ Daniae et acliquarum quae trans Daniam sunt regionum, descriptio insularum Aginlonis نہایت اہم ہے - نسخۂ اولیٰ پہلے تین حصص کا (کوپن ہاگن ، ۱۵۷۹) ، حصہ چہارم (سٹاک ہالم ، ۱۶۱۵) -

I. M. Lappenberg : Gesta hammarburgensis ecclesiae pontificum مشمولہ Monumenta Germanitic Scriptores (ج ۷ - ھانوور ، ۱۸۴۶) بہتر نسخہ از ایل - دائی لانڈ L. Deiland (ھانوور ۱۸۷۶) Scriptores rerum Germani-corum ex Monumentas Germaniae historicis recusi میں - ترتیب سوم از Bernhard Schmeidlea (ھانوور ، ۱۹۱۷) ایک اور طبع مکرر Migne کی آبائیات (ج ۱۴۶) میں -

---

۴- ۱۰۷۵ کے قریب - آئسستانی تاریخی افسانوں سے متقدم ہے — مصنف

۵- Seeland

جرمن ترجمہ از Carsten Miesegass برے‌من ، ۱۸۲۵ (یہ ترجمہ چونکہ اس متن کی ترتیب سے متقدم ہے جو علمی نہج پر طیار ہؤا لہذا اس قابل کہ نظر انداز کر دیا جائے) از S.C.M. Laurent برلین ، ۱۸۵۰ ترتیب مکرر از W. Wattenbach لائپ تسگ ، ۱۸۸۳ Die Geseichschreiber Vorzeit der deutschr.) مجلد ۱۱) -

Augustin Bernard : De Adamo bremensi geographo — تنقید (Thesis, 104 p , Paris, 1895). Siegmund Gunther : Adam, der ersts deutsche Geograph (Sitzungsber. d. bohm. Ges. d. Wiss., Prag, 1894). Sven Lonborg : Adam of Bremen och hans skildring af Nord europa lander och volk (190 p., Upsala, 1897). Beazley : Dawn of Modern Geography (vol. 2, 514 - 518, 1901). Philiop Wilhelm Kohlmann : Adam. Ein Beitrag zur mittelalterlichen Textkritik und Kosmographie (143 p., Leipzig, 1908). K. Kretschmer : Die : italien scheh Portolane des Mittelalters (195, 235, Berlin, 1909). Axel Anthon Bjornbo : Adam of Bremens Nordensopfattelse (126 p., Copenhagen, 1910 خریطہ نگاری) Bernhard Schmeidler : Neue Literatur uber Adam (Z. des Vereins fur Lubeckische Gescichte Bd. 16, 111 - 121) ; Hamburg, Bremen und Nordost - Europa vom 9. ois 11. Jahrhundert (383 p., Leipzig, 1918 اہم ہے). Max Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters (vol. 3, 389 - 413, 1923).

خریطہ نگاری

بندر ناموں کی تصنیف کا آغاز اول اول شاید قرن یازدہم میں ہؤا گو ان کا قدیم ترین نمونہ جو اب تک محفوظ ہے - یعنی بندر نامہ پیسا (کتب خانہ ملی ، پیرس میں) دو صدی بعد کا ہے - آدم متوطن برے‌من سے بھی ہمیں اس قسم کے متن کا ایک جز ہے - ملاحظہ ہو

Pisa, Bibliotheque Nationale Paris -۶

کوانراڈ کریٹشمر : ازمنہ وسطیٰ کے ایطالوی بندر نامے(۷) (۱۷۰- برلین ، ۱۹۰۹) اور سی - آر - بیزلے : جغرافیۂ حاضرہ کا ظہور(۸) (ج ۲ - ۳۷۰- ۱۹۰۱- ج ۳ - ۵۱٦ - ۵۱۵ - ۱۹۰٦ - نارڈنسک بولڈ اور فیورنی(۹) کے ابتماع میں قرن‌سیزدہم کے ایطالوی بندر ناموں کے لئے بازنطینی ماخذ — تقریباً قرن‌یازدہم — تجویز کرتے ہوئے -

سان سیور کا نقشہ عالم — کتب خانہ ملی پیرس میں دنیا کا ایک نقشہ محفوظ ہے جسے ان سب نقشوں سے جن کی بنا بیاٹس کے نقشے (ج - د قرن ہشتم کا نصف دوم) پر رکھی گئی اہم تصور کرنا چاھئیے کیونکہ وہ بندر ناموں کی علمی (یا اختباری) خریطہ نگاری کے مقابلے میں فرضی خریطہ نگاری کی ایک عمدہ مثال ہے . اس کا طول و عرض ہے ۳٦ × ۲۷ سنٹی میٹر(۱۰) اور شاید قرن‌یازدہم کے تقریباً وسط میں طیار ہؤا ، سان‌سیور کے دیر(۱۱) میں اشاعت دستاویزات جغرافیہ (کتب خانہ ملی ، پیرس ، ۱۸۸۳) نیز کونراڈ ملر کے نقشہ عالم (ج ۱ - ۱۸۹۵) میں ہوئی -

البکری

ابو عبید عبداللہ ابن عبدالعزیز ابن محمد ابن ایوب ابن عمر - ولیہ یا سالٹس(۱۲) میں ولادت پائی فروغ قرطبہ میں - نہایت پیرانہ سالی میں

۷- Konrad Kretschmer : Die italianischen Portolane des Mittelalters
۸- C. R. Beazley : Dawn of Modern Geography
۹- Fiorini, Nordenskjold
۱۰- Centimetre
۱۱- Monestry of St. Sever
۱۲- Mappae mundi

انتقال کیا ، ۱۰۹۴ میں - قدیم ترین ہسپانوی مسلمان جغرافیہ داں جس کی تصنیفات محفوظ ہیں - اس کی مخصوص تصنیف ''کتاب المسالک و الممالک'' میں جسے ایک قسم کی جغرافی تالیف (بہ طرز راہ نامہ) ٹھہرانا چاہئیے تاریخی اور نسلی معلومات بھی جمع کر دی گئی ہیں - اس نے جغرافیہ قدیم کی ایک قاموس (کتاب المعجم بیشتر عرب کے متعلق) بھی تصنیف کی. کہا جاتا ہے کہ البکری کی ایک کتاب میں اندلس کے خاص خاص درختوں اور پودوں کا حال بیان کیا گیا تھا(۱۳)-

متن اور ترجمے — البکری کی مخصوص تصنیف جزواً ناپید ہے البتہ وہ حصص محفوظ ہیں جن میں شمالی افریقہ اور مصر کا ذکر کیا گیا ہے ، علی ھذا کچھ حصہ اسپین کا - حصۂ افریقہ کی ترتیب بیرن دے سلین نے کی (الجزائر ، ۱۸۵۷ - بہتر نسخہ ۱۹۱۰) اور ترجمہ ۱۸۵۷ میں (Description de (Afrique septentrionale - اجزا متعلق روس اور سلافی قبائل کو Kunik اور Rosen نے ترتیب دیا روسی زبان میں (سینٹ پیٹرز برگ ، ۱۸۷۸) ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ ابراہیم ابن یعقوب پر قرن دہم کا دوسرا نصف -

قاموس جغرافیہ کی ترتیب ایف - ویوسٹن فلڈ نے کی (۲ ج میں - گوٹنگن اور پیرس ، ۷۷ — ۱۸۷۶)-

تنقید — Baron de Slane's Introduction (1857). F. Wusten feld : Die Wohnsitze und Wanderungen der arabischen Stamme (Abhdl. d. Ges. d. Wiss. zu Gottingen, vol. 14, 84 p., Gottingen, 1869). L. Leclerc : Medicine arabe (vol. 1, 553, 1876) C. Brockelmenn : Arabische Litteratur (vol. 1. 476, 1898) Franciszek Piekosinski : Al Bekri o Polakach (Nowsze wydaw nictwa akademii umiejetnosci, wydzialow filolog i histor. filozof. vol. 39, 283 - 295, Cracow, 1900). A. Cour : Encyclopaedie of Islam (vol. 1, 606, 1911).

۱۳- لک لیئر ابن ابی اصیبعہ کے بعض نسخوں کے اتباع میں — مصنف

ناصر خسرو

ابو معین الدین القباذیانی المروزی یعنی متوطن مرو اور قباذیان (ماوراالنہر) - سال ولادت ۳ - ۱۱۰۳ متوفی ۹۱ - ۱۰۰۸- ایرانی شاعر اور سیاح - مصر (فرقۂ اسماعیلیہ کا مرکز اعظم) کا اسماعیلی داعی ایران میں جسے حجت خراسان کا لقب دیا گیا. ۱۰۳۵ تا ۱۰۵۲ میں اس نے شام ، فلسطین ، مصر ، عرب اور ایران کی سیاحت کی. ناصر خسرو کی سیاحتوں کا ایک روزنامچہ (سفر نامہ) ہے - آٹھویں فاطمی خلیفہ مستنصر (۱۰۳۵ تا ۱۰۹۴) کے عہد حکومت میں مصر کی زندگی نہایت اعلیٰ مرقع ہے. نیز مختلف قسم کی جغرافی ، نسلی اور اثری معلومات کا -

متن اور ترجمے ــ سفر نامہ - Sefer Nameh, Relation du voyage Nassiri Khosran جسے Charles Schefer نے ترجمہ و تشریح کے ساتھ شائع کیا (پیرس ، ۱۸۸۱) - Guy be strange کا جزوی ترجمہ از Diary of a Journey through Syria and Palestine (مجلس متون زائرین فلسطین ، ۹ - ۸۹ص - لندن ، ۱۸۸۸) -

تنقید ــ ای - جی - براؤن : تاریخ ادبیات ایران (ج ۲ - ۲۳۶ - ۲۲۱ ، ۱۹۰۶ (۱۹۱۵) اور بذریعہ اشاریہ) -

۷ - لاطینی ، بازنطینی ، اسلامی اور چینی طب

لاطینی طب

قسطن طین افریقی

کونس ٹانٹی نس آفری کنس یا آفر(۱) مولد قرطاجنہ. اس کے مشاغل

۱- Afer لیو اوس ٹیئن سس Leo Ostiensis (لیو نے مارسی کانو Leone Marsicano ۱۰۴۶ تا ۱۱۱۵ ؟) معرنت کامنو کے ایک راهب نے اسے "آقائے مشرق و مغرب" کہا ہے ــ مصنف

مشرق کی سیر و سیاحت میں کئی برس گذارنے کے بعد آخرالامر یعنی ج ۱۰۵۶ میں مونٹ کاسینو میں اقامت پذیر ہو گیا - یہیں ۱۰۸۷ میں انتقال ہو گیا - عربی سے لاطینی کا پہلا نامور مترجم جس نے کئی ایک طبی کتابوں کا ترجمہ کیا (یا یہ ترجمے اس سے منسوب کر دئے گئے) ان کتابوں میں سے بعض یونانی‌الاصل تھیں - یوں سلرنوی اہل علم کو موقعہ ملا کہ یونانی روایات کے ساتھ ساتھ عربی تجربات سے بھی فائدہ اٹھائیں -

متن — آٹھ ترجمے Opera Isaac میں شامل ہیں (لیون، ۱۵۱۵). اس کی تصنیفات کا ایک مجموعہ بازیل سے بھی شائع ہؤا (۲ ج میں - ۱۵۳۹ - ۱۵۳۶).

الگ الگ نسخے: Therapeutica sive megatechni مشمولہ De humana (لیون، ۱۵۱۷) Speculum medicinac Galeni natura vel de membris principalibus corporis humain, de elephantis, de remediorum ex aminalibus materia مجمع Albucasis metodus medendia (بالے، ۱۵۴۱) - Rhazis opera (از ابن‌الجزار) Breviarium dictum viaticum Collectio de febribus جو De febribus -(لیون، ۱۵۱۰) parva de aminalium یا De aminalibus (وینس، ۱۵۷۶) میں شامل ہے virtulibus (زووٹرونیون Pictorius میں بازیل، ۱۵۶۰) پھر سے شائع کردہ از A. Rivunus (لائپ تسگ، ۱۶۵۴) و Ch. J. Ackermann بہ عنوان Parablilium medicamentorum scriptores antiqui (۱۲۳ - ۱۱۳ - نیورن برگ، ۱۷۸۸) -

J. L. Pagel: Die Chirurgie der Pantechni (by Ali Ibn Abbas) nach einer von den, Druckausgaben abweichenden Berline Hdsch. (Archiv. f. Klin. Chirurgie, 81, Bd. 1, 52 p., 1906).

E. H. F. Meyer : Geschichte der Bo anik (vol. 3, 371 — تنقید - 484, 1856). M. Steinscheider : Virchow's Archiv (vol. 37, 351 - 410, Berlin, 1866), E. Gurlt : Geschichte der Chirurgie (vol. 1, 670 - 672, 1898). Neuberger : Geschichte der Medizin (vol. 2, 1911). Cherles Singer : A Legend of Salerno. How Constantine Brought the Art of Medicine to the Christians Johns Hopkins Hospital Bulletine, vol. 28, 64 - 69, 1917). Friendrich Hartmann : Die Literatur von Fruh - und Hchsalerno (9 - 14, 1919. مزید کتابیات کے ساتھ). Karl Nord : Zahnheilkundliches aus den Schriften Konstantinus von Afrika (Diss., 31 p., Leibzig, 1922). Adolf Mosolff : Zahnheilkundliche Randbemerkung zu einem Viaticus - Text (Diss., 24 p., Leipzig, 1924 ; Isis, VII, 536).

یحییٰ عربی

ژوآنیس افلاکئیس - ژوآنیس سارا سنس(۲) - سال ولادت ۱۰۴۰ کے لگ بھگ ، وفات ۱۱۰۳ سے مؤخر ہے ۔ سلرنوی طبیب - قسطنطین کا پیرو بولیات اور حمیات میں ایک رسالے کا مصنف - علی ابن عباس کے حصۂ جراحت کے اس ترجمے کی تکمیل بھی اسی نے کی جس کی ابتدا قسطنطین نے کی تھی -

قسطنطین کتاب ' ملکی ' کے نصف اول کا ترجمہ لاطینی میں کر چکا تھا ، یعنی اس کے حصۂ نظری کا بہ عنوان پنٹیگنی(۳) - حصۂ جراحت بھی جس کا نصف ترجمہ قسطنطین ھی کے قلم سے ھؤا پراکٹیکا(۴) کی نویں فصل پر مشتمل ہے ۔ لیکن افلاکئیس کے ترجمے میں ایک یسوی طبیب رسٹی کس(۵) شریک تھا اس زمانے میں جب ۱۱۱۴ میں میورقہ کے خلاف زبردست لشکر کشی کی گئی (ھاس کنز)(۶) جو اگر صحیح ہے

۲- Joannes Afllacius, Joannes Saracenus (John the Sarcen)

۳- Pantegni

۴- Practica

۵- Rusticus

۶- Haskins میورقہ (Majorica)

تو افلاکیئس کے متعلق ہمارے سینن غلط ہیں - یا پھر ہو سکتا ہے
کہ رسوٹی کس نے افلاکئیس کے ترجمے کی نظر ثانی ، یا اس کی موت کے بعد
محض تکمیل کی ہو (؟)

متن — Curae de febribus کی ترتیب Renzi کے Collectio salerintana (۲ - ۷۶۸ - ۷۳۲ ۱۸۵۳ ؟) میں ہوئی - Curne de urinis کو Constantin Opera میں شائع کیا گیا (۳ا۲ - ۲۰۸ - بازیل ، ۱۵۳۹) -

تنقید — Neuberger : Geschichte der Medizin, (vol. 2, 289 1911). Hartmann : Die Literatue von Fruh - Hochsalerno (20, 1919). Haskins : Studies in Mediaeval Science (132, 1924).

ژوانیس پلاٹیریئس

ژوانیس پلاٹیریئس ، الاصغر(۷) قرن بازدھم کے تقریباً آخر میں فروغ پایا - سلرنوی طبیب . قسطنطین سے متاثر ہؤا - ژوانیس پلاٹیریئس ، الاکبر کا بیٹا جو خود بھی ایک مشہور معالج تھا اور جس کا اس سے بمشکل امتیاز کیا جا سکتا ہے . اس کی موجز طب(۸) بہت مقبول ہوئی اور اس نے ایک رسالہ بولیات(۹) میں بھی لکھا -

متن ـ نسخۂ اولیٰ Practica brevis (فرارا ، ۱۴۸۸ - بار بار مرتب ہوتا رہا) -

Regulae urinarum یہ Renzi کے مجموعہ سلرنو (؟۳ - ۲ا۳ - ۳۰۹ ، ۱۸۰۶) میں شامل ہیں -

تنقید — Hartmann : Die Literatur von Fruh - und Hachsa- lerno (15 - 17, 1919).

۷- Joannes Platerius the Younger

۸- Practica brevis

۹- Regular urinarum

تشریح خنزیری(۱۰)

یعنی ایک تشریحی رسالہ جو کوفو(۱۱) نام کسی شخص سے منسوب ھے - قرن‌یازدھم کے دوسرے نصف میں اس نام کے دو طبیب گزرے ھیں - دونوں نے سلرنو میں فروغ پایا - تشریحی خنزیری کا شمار مسیحی مغرب کے پرانے سے پرانے تشریحی متون میں ھوتا ھے اور اس کی تصنیف صریحاً قسطنطین سے متاخر ھے - یا پھر ممکن ھے قرن‌دوازدھم کا آغاز. گویا اس سے اسلامی اور یونانی دونوں قسم کے اثرات نمایاں ھیں - یہ علم تشریح کے مطالعہ کی ایک درسی کتاب ھے اور اس مفروضے پر مبنی کہ حیوانات میں سئور ھی کی اندرونی ترکیب انسان سے قریب تر ھے - پھر چونکہ مصنف نے اس کی بنا زیادہ تر اپنی گو ناقص پر معلومات پر رکھی لھذا ھم کہہ سکتے ھیں کہ مسیحی یورپ کے مغربی حصص میں تشریحی تحقیقات کی ابتدا اسی رسالے سے ھوئی -

متن ـ نسخۂ اولیٰ (Haganoae ۱۵۳۲) - متعدد اور نسخے جن میں آخری شوارتس کا ھے : Die medizinischen Handschriften der Universitatsbibliothek ویورتس برگ ، ۱۹۰۷) -

تنقید — F. Redecker : Die Anatomia magistri Nicolai physici und ihr Verhaltnis zur Anatomie Cophonis und Richardi (Diss., Leipzig, 1917). Hartmann : Die Literatur von Fruh - und Hoch-salerno (14 - 15, 39 - 40, 1919).

لاطینی طب سلرنو سے باھر

ملاحظہ ھوں ھمارے شذرات ماربوڈے اور اوڈو متوطن میئنگ پر فصل پنجم میں اوپر -

---

۱۰- Anatomia Porci

۱۱- Copho

لوئی دیوبرائی شامباردیل(۱۲) نے قرن یازدہم اور دوازدہم کے مغربی فرانس میں طب کے متعلق ایک اہم تصنیف شائع کی ہے: طب فرانس مغربی(۱۳) (۳۰۸ص - ۱۹۱۴ - آئی‌مس ۲ : ۴۳۸ - ۳ : ۲۷۹). یہ کتاب مذکور دستاویزوں پر مبنی ہے اور فن طب کے مطالعے میں نہایت مفید ثابت ہوگی. لیکن مصنف جن اطبا کی طرف بالخصوص اشارا کرتا ہے انہوں نے اس علم میں کوئی اضافہ نہیں کیا - بہرکیف ان میں سب سے اہم ہستی راؤل لک لیئرر (معروف بہ راؤل مال کورون(۱۴) ایک نارمن طبیب کی ہے جو ۱۰۲۵ کے قریب شارتر میں مقیم تھا، جس نے سلرنو میں تعلیم حاصل کی (ح - ۱۰۳۰ تا ۱۰۴۰) اور نارمنڈی کے شہر مونت رائل(۱۵) نیز مارموتیئے (۱۰۵۰ تا ۱۰۵۷) اور ووش(۱٦) میں فروغ پایا- ۱۰٦۱ میں وہ مارموتیئے واپس آگیا اور یہیں ۱۰٦۸ میں فوت ہؤا. پھر تت‌برت(۱۷) (ولادت - ۱۰۲۰ کے لگ بھگ) کی جو مدرسہ مارموتیئے کا ایک طبیب تھا - لیکن ان اطبا میں سے کسی نے کوئی تصنیف نہیں چھوڑی لہذا ان کی شہرت خواہ کیسی ہی زیادہ کیوں نہ ہو صرف اپنے علاقے تک محدود رہی -

P. Pansier - Etude sur un manuscrit medical au XI° siecle (Memoires de l'academie de Vaucluse, vol. 7, 8 p., Avignon, 1907). F. Beaudouin : Maladie et guerison de dame Mabille (Annee medicale de Caen, 4 p., 1913) ; Un medicine de Saint-Canery au XI° siecle, Raoul Malecouronne (7 p., Ebidem, 1902).

۱۲- Louis Dubreuil - Chambardel
۱۳- Les Medicins dans (l'Ouest de la France)
۱۴- Raoul Leelere (Raoul Malecournne)
۱۵- Montneuil
۱٦- Quche
۱۷- Tetbert

بازنطینی طب

پسے لوس

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل دوم میں اوپر -

سیت

سمیون سیت(۱۸) جسے کبھی بروٹوبس‌ٹیاربوس ، یعنی رئیس توشہ خانہ (شاہی) اور ماگس‌ٹری انٹی‌اوکسیاس ، یعنی نگران قصر، تعمیر کردہ انٹی‌اوکس کے خطابات سے بھی یاد کیا جاتا ہے - میخائیل ہفتم ڈوکس (پاراپی ناسس)(۱۹) قیصراز ۱۰۷۸ کے ماتحت فروغ پایا - ۱۰۸۰ میں زندہ تھا بازنطینی جامع نویس - عربی کا مترجم یونانی میں - اس کی مخصوص تصنیف وہ قاموس ہے جس میں ماکولات کے طبی خواص سے بحث کی گئی تھی اور اس لحاظ سے خصوصاً دلچسپ کہ یہ مغرب کی اولین قرابادین ہے جس میں ہندو اور عرب مصادر سے بھی بکثرت معلومات حاصل کی گئیں - مثلاً کافور کے متعلق (عربی کافور لہذا یونانی لفظ کافورا) جس کے تسکین بخش اور باہ افزا خواص کا ذکر کیا گیا ہے - علی ہذا مشک (عربی - مسک) ، انبر (عربی - عنبر) حشیش (کنابوروس پرما) ، قرنفل (کروفولون) ، جائفل (کارون اروماٹی گون) جلاب (عربی جلاب ، زولا پیون)(۲۰) اور کئی ایک دوسرے مشرق شربتوں (عربی ، شراب - قب انگریزی لفظ شربت)(۲۱) کا - ان دواؤں یا مسالوں میں سے اگر سب نہیں تو اکثر کا حال یونانی زبان میں پہلے پہل سیت ہی نے بیان کیا - وہ ایک نباتی قاموس کا مصنف

۱۸- Seymeon Seth
۱۹- Michad VII, Ducas (Parapinaces)
۲۰- Julep
۲۱- Sherbet

بھی ہے ۔ اس نے ایک رسالہ بو ، اور ذائقے لمس اور ایک قارورے میں تصنیف کیا ، وغیرہ وغیرہ ۔

لیکن سیت کی شہرت کی سب سے بڑی وجہ غالباً کلیلہ و دمنہ کے قصص (جس کے لئے ملاحظ ہو ہمارا شذرہ برزویہ پر قرن ششم کے نصف ثانی میں) کا وہ ترجمہ ہے جو اس نے یونانی میں کیا ۔ معلوم ہوتا ہے اس ترجمے کی بنا متداول عربی متن کی نسبت کسی بہتر متن پر رکھی گئی ۔ یونانی متن کی کچھ نہیں تو چار نقلیں ملتی ہیں ۔ پھر سلاف ترجمے ہیں جنکی تعداد کم سے کم تین ضرور ہے اس یونانی اصل پر مبنی ہیں جو موجودہ زمانے کی چاروں نقلوں سے مختلف ہے ۔ اس سے اندازہ ہو سکتا ہے کہ یہ مجموعہ قصص کہاں تک مقبول ہؤا ۔ علیٰ ھذا یہ کہ اس سے متن کی تعیین میں کسی غیر مختتم دشواریوں کا سلسلہ شروع ہو جاتا ہے ۔

متن — De alimentorum facultatibus (یونانی اور لاطینی مرتبہ Gregorius Gyraldus) (بازیل ، ۱۵۳۸ ۔ ترتیب نو ، ۱۵۶۱) یونانی اور لاطینی نسخہ معہ شرح از Martinus Bogdanus (پیرس ، ۱۶۵۸) ۔ نسخہ از Laugkavel Bernhard (لائپ‌تسگ ، ۱۸۶۸) ۔

کتاب فلسفہ و طب : Physici et medici graeci minores (ج ۲ ۔ ۲۲۵ ۔ ۲۸۳ ۔ ۱۸۴۲) مرتبہ L. Adler ۔

کلیلہ ودمنہ کی چاروں یونانی نقلوں کا تنقیدی نسخہ از Vittorioji Puntoni (شائع کردہ مجلس ایشیا ایطالیہ ۔ ج ۲ ۔ فلورنس ، ۱۸۸۹) ۔

اگر کسی اور بات کے لئے نہیں تو محض اس خیال سے کہ ان

متون کا پایۂ اعتبار کیا ہے جو سیت سے منسوب ہیں ان کا مطالعہ ضروری ہے -

تنقید — C. Gottlob Kuhn : Moschi antiquitates (Progr., Leipzig, 1833). Ernst H. F. Meyer : Geschichte der Botanik (vol. 3, 356-365, 1856. (پودوں کی اس فہرست کے ساتھ جس کا محض Syatagana میں ذکر آیا ہے K. Krumbaeher : Byzantinische Litteratur (617, 617, 896, 1897). Iwan Bloch, Puschmann کی Geschichte der Medizin میں (vol. 1, 563-564, 1902).

اسلامی طب

ابن جزلہ

ابوعلی ابن یحیٰ ابن جزلہ - لاطینی شکلیں : بن‌گسلہ ، بوھایل یا ، بن‌گتس‌لہ(۲۲) وغیرہ - بغداد میں فروغ پایا - متوفی ۱۱۰۰. نصرانی طبیب جس نے ۱۰۷۴ میں اسلام قبول کر لیا - ابن جزلہ کی مخصوص تصنیف ایک طبی تلخیص ہے دو دو صفحوں کے ۴۴ جد اول اور ۳۵۲ امراض (ہر جدول میں آٹھ) کی کیفیت اور علاج کے ایک خاکے پر مشتمل. معلوم ہوتا ہے اس نے یہ تلیخص ابن بطلان (ج - د قرن یازدہم کا نصف اول) کی ایک ایسی ہی تصنیف کو دیکھ کر طیار کی . اس کا نام ہے تقویم الابدان فی تدبیر الانسان(۲۳)- ابن جزلہ نے خلیفۂ مقتدی (۱۰۷۵ تا ۱۰۹۴) کی خاطر مفردات و مرکبات کی ایک ردیف وار فہرست بھی طیار کی بعنوان منہاج‌البیان فی‌مایستعملہ الانسان(۲۴) -

متن اور ترجمے — تقویم کا ایک لاطینی ترجمہ شتراس‌بورگ سے شائع ہو چکا ہے ، ۱۵۳۲ میں بشمول تقویم ابن‌بطلان : Tacuini

۲۲- Bengesla, Bahahyhyha, Byngezla

۲۳- Dispositio comporum de constitutione hominis

۲۴- Methodica dispositio corum, quibus homo uti solet

جرمن acqritudinum cet. Buhahylya Byngezla auctore ترجمہ ابن بطلان کی تصنیف کے ساتھ از M. Herr (اشتراس برگ ، ۱۵۳۳) -

Wustenfeld : Geschichte der arabischen aerzte — تنقید (84, 1840). Lelerc : Histoire de la medicine arabe (Vol. 1, 493-496, 1876). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (Vol. 1, 485, 1898). T. H. Weir : Encyclopaedia of Islam (Vol. 2, 373, 1916).

سعید ابن ھبتہ‌اللہ

ابوالحسن سعید ابن ھبتہ‌اللہ ابن‌الحسن - بغداد میں فروغ پایا بعہد مقتدی ، خلیفہ از ۱۰۷۵ تا ۱۰۹۴ متوفی ۲ - ۱۱۰۱ - طبیب اور فلسفی - ایک طبی تلخیص المغنی فی تدبیر الامراض و معرفت‌العلل والاعراض . علی ھذا عضویات اور نفسیات میں ایک رسالے مقالہ فی خلق‌الانسان(۲۵) کا مصنف جس میں تولید و تناسل ، حمل ، ولادت ، نمو ، انحطاط اور بقائے روح ایسے مباحث پر نظر ڈالی گئی ہے -

Wustenfeld : Geschichte der arabischen aerzte (83, — تنقید 1840) Leclerc : Medicine arabe (vol. 1, 492, 1876). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 485, 1898). E. G. Browne : Arabian Medicine (125, 1921).

زرین دست

ابو روح محمد ابن منصور ابن ابی عبداللہ ابن منصور الجمانی (یا الجرجانی) - زرین دست کیسا اچھا نام ھے ایک جراح چشم کا - سلجوق تاجدار ابوالفتح ملک شاہ ابن محمد از ۳ - ۱۰۷۲ تا ۹۳ - ۱۰۹۲ کے

۲۵- De constitutione hominis

عہد میں فروغ پایا - ایرانی قداح - ۸۸ - ۱۰۸۷ میں اس نے ایک نہایت ہی جامع اور عمدہ رسالہ کمالی میں تصنیف کیا بہ عنوان نورالعین (فارسی میں) -

Hirschberg : Geschichte der Augenheilkunde bei den Arabern (57sq., Leipzig, 1905). Adolf Fonahn : Quellenkunde der persischen Medizin (38-41, 1910.

چینی طب

شین کوا

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل دوم میں اوپر -

پانگ ان - شیہ

پانگ ان - شیہ(۲۶) - سنگ کے عہد میں فروغ پایا ۱۰۹۰ کے لگ بھگ - چینی طبیب - حمیات میں ایک رسالے شانگ - ہان تسنگ - پنگ - لیون(۲۷) کا مصنف جس میں اس کے شاگرد تنگ پنگ(۲۸) نے ایک فرہنگ ، علی ہذا ترکیب ادویہ میں ایک ضمیمے کا اضافہ کیا -

A. Wylie : Chinese Literature (98, (1867), 1902). L. Wieger: La Chine (380, 485, 1920).

چیئن - ای

چیئن - ای(۲۹) دربار سنگ میں فروغ پایا ، ۱۰۹۳ کے لگ بھگ.

۲۶- P[1] ang[2] An[1] - shih[2] (8692, 41, 9921)

۲۷- Shang[1] - han[2] tsung[3] - ping[4] - lun[4] (9742, 3825, 12013. 9300, 7475).

۲۸- Tung[3] Ping[4] (12259, 9298)

۲۹ Ch[1] ien[2] i[4]* (1736, 5341)

چینی طبیب - چیئن - شیہ ھسیاؤ - ایرہ یاؤ - حینگ چین - چیوہ(۳۰) کے نام سے ادویات اطفال میں ایک رسالے کا مصنف -

متن - یہ رسالہ مصنف کے بھتیجے ین ھسیاؤ - چنگ - Yen² Hsiao⁴ chung¹ (13153, 4334, 2877) نے ۱۱۱۹ میں شائع کیا - پھر ایک مبسوط نسخہ مع شرح از ھسینگ تسنگ - لی - Hsiung² Tsung¹ li⁴* (4700, 11976, 6954) ۱۳۳۰ میں شائع ھؤا یہ عنوان Lei⁴ cheng⁴ chu⁴ - shih⁴* ch'ien² - hsias² - erb² faug¹ chueh²* (6853, 726, 2537, 9983, 1736, 9978, 4294, 3333, 3435, 3225) ۱۰ فصلوں میں -

تنقید — A. Wylie : Chinese Literature (104, (1867), 1902).

فرانسیسی ، لاطینی ، بازنطینی ، یہودی ، اسلامی ، چینی اور جاپانی تاریخ نگاری

نغمۂ رولاں

''بہادری کے گیت'' فرانسیسی زبان یا کم از کم فرانسیسی ادب کی قدیم ترین یادگار ھیں - ان کا ظہور قرن یازدھم کے نصف دوم میں ھؤا اور ایسے ھی دفعتہ جیسے ھومری نظموں کا - معلوم ھوتا ھے مطرب شاعر اس سے پہلے بھی شہر بہ شہر گھومتے اور اپنی لکھی ھوئی نظمیں گاتے پھرتے تھے - لیکن ''بہادری کے گیتوں''(۲) کا زمانہ بشکل موجودہ قرن یازدھم کے دوسرے نصف سے متقدم نہیں - پھر '' نغمہ رولاں '' ایسی مشہور نظم میں جو بیک وقت سب سے زیادہ قدیم ھے

۳۰- Cl¹ ien² - shih⁴ hsiao³ - erb² yas⁴ - chen)⁴ chen¹ - chuh²*
(1736, 9978, 4294, 3333, 12958, 726, 589, 3225)

۱- فرانسیسی زبان میں یانگ لیور (Jongleur)

۲ - Chanson de geste

اور سب سے زیادہ حسین بھی جس میں نسبتاً شاعراز کمال اور پختگی کی هر کیفیت پائی جاتی ہے ۔ یہ خواہ مخواہ کا مفروضہ کہ بعض رزمیہ نظمیں اس سے قبل تصنیف ہو چکی تھیں تاکہ اس امر کی توجیہ ہو جائے غلط ہوگا ۔ اس لئے کہ بہت ممکن ہے اس نظم کا حسن ایک حد تک نتیجہ ہو تازگی خیال اور ندرت موضوع کا ۔ افراد کی طرح قوموں میں بھی اکثر ایسا ہوتا ہے کہ ان کی اولین کوششیں نہایت کامیاب رہیں ۔

'' رولاں '' کا ایک گیت(۲) تائی فر(۳) نے بھی گایا تھا معرکہ ہیس ٹنگز(۴) (۱۰٦٦) میں ۔ نغمہ رولاں کا قدیم ترین متن آکسفرڈ میں محفوظ ہے (ڈگ بی ، ۲۳)(۵) اور کسی قدیم تر یعنی شاید ۱۰۸۰ سے بھی پہلے کے ایک متن کی نقل ۔ یہ بھی ہوسکتا ہے کہ نغمۂ رولاں کی موجودہ شکل قرن دوازدهم کے ربع اول میں تیار ہوئی ۔ اس رزمیہ کے علاوہ فرانسیسی زبان کی ایک اور نظم بھی مکملاً دستیاب ہوتی ہے ۔ اس کا زمانہ اس سے متقدم ہے یعنی '' شارل مین کی زیارت قدس(٦)'' جو ح ۔ ۱۰٦۰ میں سان ڈینس(۷) کے دیر اور میلے کی امداد کے سلسلے میں منظوم ہوئی ۔

'' رولاں کے گیت '' کی تصنیف سے جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہوتا ہے تھوڑا بہت مقصد تاریخی بھی تھا ۔ لیکن ان میں اصل تاریخ کی مقدار نہایت کم ہے ۔ بالفاظ دیگر حقیقت کا ذرا سا شمہ جس کے ارد گرد افسانوں کا ایک سلسلہ رفتہ رفتہ جمع ہوتا گیا ۔ بعینہ یہی کیفیت ہومری تصنیفات کی ہے ۔ ہماری رائے میں رزمیہ نظموں کی صداقت کو بڑھا چڑھا

۲- "Cantilena Rallandi"

۳- Taillefer

۴- Hastings

۵- Digby 22

٦- P'elerinage de charlemagne a Jerusalem

۷- St. Denis

کر بیان کرنا ایسا ہی غلط ہوگا جیسے اس کو سرے سے نظر انداز کر دینا ۔ ''نغمہ رولاں'' کا شمۂ حقیقت وہ شکست ہے جو ۱۵ اگست ۷۷۸ کو شارل مین کے عقبی دستے نے رالسس والس (ہسپانوی اوار)(۸) کے قریب وال کارلوس(۹) میں کھائی ۔ اس تاریخی واقع کی تصدیق آئین ہارڈ (ج ۔ د قرن نہم کا نصف اول) نے دو مرتبہ کی ہے ۔ بات یہ ہے کہ جب شارلمین پامپ لونہ(۱۰) سے واپس آتے ہوئے پرے نیز(۱۱) عبور کر رہا تھا تو اس کے عقبی دستے کو ''عربوں'' نے نہیں باسک(۱۲) کوہستانیوں نے شکست دی جس سے اس علاقے میں بڑا جوش پھیل گیا ۔ رانسس والس اس گذرگاہ میں ہے جو سان ٹیاگو دے کمپوس ٹیلا(۱۳) کو گئی ہے اور جسے قرون وسطیٰ کی بڑی بڑی زائرانہ گذر گاہوں میں شمار کرنا چاہیئے ۔ یوں اس افسانے کی تشکیل اور تیزی سے اشاعت کے لئے نہایت موافق حالات پیدا ہو گئے ۔ ہمارے پاس یہ مان لینے کے بہت کافی شواہد موجود ہیں کہ نغمہ رولاں کی متداول ترتیب کا اہتمام برٹینی میں ہوا ، مونت سان میکل(۱۴) میں یا اس کے قریب ۔ تاریخی اعتبار سے دیکھا جائے تو اس کی قدر و قیمت کا راز یہ نہیں کہ نغمہ رولاں میں اس واقعے کا ذکر مختصراً آگیا ہے ، بلکہ اس امر سے کہ وہ ایک غیر شعوری اور نہایت ہی دلکش مرقع ہے قرن یازدہم کے مسیحی اور جاگیردارانہ فرانس کا ۔ اس نے بڑی عمدگی سے بتلایا ہے کہ وہ اعلیٰ سے اعلیٰ خصائل کیا تھے جو اس زمانے کے شرفا میں پائے جاتے تھے ۔ نیز یہ کہ انہیں کیسی مخلصانہ عقیدت تھی خدا

۸- Roncesvalles, Navarre

۹- Val Carlos

۱۰- Pamplona

۱۱- Pyreneees

۱۲- Basque

۱۳- Santiago de Compostela

۱۴- Mont St. Micel

اور پادشاہ سے نغمہ رولاں میں بعض قدیم تر عناصر بھی موجود ھیں ۔ مثلاً ایک غدار گانےلون(۱۵) کے مقدمے کا حال جس سے افرلجی عدالتوں کی تعزیری کاروائیوں کا اندازہ بڑی خوبی سے ہو جاتا ہے ۔

یہ کہنا مبالغے میں داخل نہ ہوگا کہ نغمہ رولاں شروع شروع کے یورپی ادب کی بلند ترین یادگار ہے ۔ اس کا ظہور جس زمانے میں ہؤا وہ بھی تمہید تھا ایک نئے (مغربی) تمدن کی ۔ یہ امر ایسا ھی معنی خیز ہے جیسے یونان کے عہد تاریخ کے آغاز پر ہومری رزمیات کی تشکیل ۔

متن — Francisque Michel (پیرس ، ۱۸۳۷) ، Leon Gautier (تور ، ۱۸۷۲ - کئی بار طبع ہؤا) Heilbrown Edmund Stengel ۱۸۷۸) ، Wendelen Forester ((ہائیل برون ، ۱۸۸۳) Joseph Bedier (پیرس ، ۱۹۲۲) اور T. Atkinson Jenkins (بوسٹن ، ۱۹۲۴) کے نسخے ۔

ترجمہ جدید فرانسیسی میں ازایل . گوتئے (۱۸۷۲) L. Petit de Julleville (۱۸۷۸) - انگریزی نثر میں از Isabel Butler (۱۷۷ص - بوسٹن ، ۱۹۰۴) - انگریزی نظم میں از Arthur S. Way (۱۵۸ ص - کیمبرج ، ۱۹۱۳) وغیرہ ۔

تنقید — Henri Monin : Dissertation sur lr roman de Roncevaux (Paris, 1832). Gaston Paris : Histoire poetique de Charlemagne (Paris, 1865). Leon Gautier : Les epopees francaises (2, 4 vols., Paris, 1878 - 1894). Pio Rajna : Le origini dell' epopea' francesca (Florence, 1884) ; Le fonti dell' Orlando

۱۵- Ganelon

furioso (2d ed., Florence, 1900). Gaston Paris: La litterature francaise au moyen age (Paris, 1890). Joseph Bedier: Les legendes epiques. Recherches sur le formation des chansons de geste (Paris, 1908 - 1914; 2d ed., 4 vols., 1914 - 1921). Prosper Boissonade: Du nouveau sur la chanson de Roland (526 p., Paris, 1923; Isis, V11, 187).

زیارت گاہوں کے راستوں سے فنون لطیفہ کا نشو و نما جس شدت سے متاثر ہو رہا تھا اس کا مطالعہ A. Kingsley Porter نے بڑی کاوش اور ذہانت سے کیا ہے یعنی Romanesque Sculpture of the Pilgrim Roads (متن ایک جلد میں، الواح کی ۹ جلدیں - بوسٹن، ۱۹۲۳ - آی سس ۷ : ۵۳۶) ہمارا خیال ہے مصنف نے جو نتائج بعض خاص خاص باتوں کے متعلق قائم کئے ہیں ان کو صحیح تسلیم نہ کیا جائے تب بھی اس دعوے کی صحت سے انکار نہیں کیا جا سکتا کہ قرن یازدہم اور دوازدہم میں افکار فن کی اشاعت کے لئے ان راستوں کی اہمیت کو نظر انداز نہیں کیا جاسکتا جو مختلف زیارتوں کو گئے تھے - گویا یہ امر بعید از قیاس نہیں کہ اس زمانے کی رزمیہ نظموں اور افکار علم کی تحویل و ترسیل زیادہ تر انہی راستوں کے ساتھ ساتھ ہوتی ہوگی - مزید شواہد کے لئے ملاحظہ ہو Emile Male: L'art religieux du XII siecle en France (۳۶۴ ص - پیرس، ۱۹۲۲ - آی سس ۶ : ۵۶ - ۸۲) اور Geongiana Goddard King: The way of St. James (۳ ج ہیں - نیویارک، ۱۹۲۰) -

لاطینی تاریخ نگاری

ہرمان لنگ

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل ریاضیات (۳) میں اوپر -

آدم متون برےمن

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل جغرافیہ (۶) میں اوپر -

لامبرٹ متوطن ہرس فلڈ

لام برٹ متوطن اشافن برگ(۱۶) کے نام سے بھی مشہور ہے جہاں اسے پادری مقرر کیا گیا۔ ۱۰۵۸ سے ہرس فلڈ برلب وےزر(۱۷) کے دیر میں فروغ پایا - وفات ۱۰۷۷ سے مؤخر ہے - جرمن بینےڈکٹی اور وقائع نگار - زائر ارض مقدس - اس کی سب سے بڑی تصنیف وقائع(۱۸) ایک مجموعہ ہے ابتدائے آفرینش سے ۱۰۷۷ کے حوادث کا اور اس کا وہ حصہ بالخصوص اہم جس میں ۱۰۴۰ تا ۱۰۷۷ کے واقعات بیان کئے گئے ہیں، کیونکہ یہ فی الحقیقت پاپائیت اور اس سلطنت کی تاریخ ہے جو پاپائیت کی طرف دار تھی - لام برٹ کا اسلوب سالسٹ اور لوی دونوں سے متاثر ہوا -

متن — نسخہ اولی، ۱۵۲۵ - نسخہ از L. F. Hesse مشمولہ Mon. Gern. hist. جو Mingne کی آبائیات میں پھر سے طبع ہوا (ج ۱۴۶ - ۱۲۴۸ - ۱۰۲۷) -

جرمن ترجمہ از ایل - ایف - ہسے (برلین، ۱۸۵۵ ترتیب دوم، ۱۸۸۳) -

---

۱۶- Lambert Hersfeld (of Aschaffenburg)

۱۷- Weser

۱۸- Annales

جملہ تصنیفات مرتبہ Oswald Holder-Egger (ہانوویر ، ۱۸۹۳) -

تنقید — Julius Dieffenbacher: Lambert als Historiograph (Diss., 127 p, Heidelberg, (1890). A: Eigenbrodt: Lampert und die neuere Quellenforschung (Cassel, 1896).

ماریانس اسکوٹس(۱۹)

اصل آئرستانی نام: موئیل برگٹے یعنی برگٹ کا خادم(۲۰) - ۱۰۲۸ میں پیدا ہؤا ، آئرستان میں . ۱۰۵٦ کے بعد کولون ، فلڈا اور مائین تس(۲۱) میں فروغ پایا . انتقال مائین تس میں ہؤا ،۸۳ - ۱۰۸۲ میں - آئرستانی - جرمن راهب - وقائع نگار اور سینسنی - اس کی کرونیکون(۲۲) در اصل ایک سینسنی خلاصہ ہے تاریخ علم کا ابتدائے آفرینش سے ۱۰۸۲ تک . یہ تصنیف بہت کامیاب رهی -

ماریانس نے سینسنیات کا مطالعہ بڑی غائر نگاهوں سے کیا اور اس نتیجے پر پہنچا کہ ڈیو نے سیئس اکسی گس (ج - د قرن ششم کا نصف اول) نے تجسد مسیح کی تاریخ میں ۲۲ سال کی غلطی کی ہے - لہذا اس کی تجویز تھی کہ هر تاریخ میں ۲۲ سال کا اضافہ کر دیا جائے - چنانچہ کرونیکون میں اس نے ایسا هی کیا مگر اس کی پیروی کسی دوسرے سنین نگار نے نہیں کی - تنقید حاضر سے بهر کیف ثابت

۱۹- Marianus Scotus

۲۰- Moelbrigte

۲۱- Mainz, Fulda

۲۲- Chronicon

ہوگیا ہے کہ ماریانس کا یہ دعویٰ صحیح تھا کہ اس نے ڈیونے سیس کی غلطی میں مبالغے سے کام لیا - (ملاخظ ہو ہمارا شذرہ ظہور عیسائیت پر قرن اول کا نصف اول) -

متن — پہلا نسخہ از Oporinus (بازیل ، ۱۵۵۹) - نیا نسخہ Mon. Gern. hist. میں از Georg Waitz (۱۸۲۶) - طبع مکرر Minge کی آبائیات میں (ج ۱۴۷ - ۸۰۲ - ۶۰۱ - ۱۸۴۴) -

تنقید — Bortholomew MacCarthy : The Codex palatino-vaticanus n° . 830 (Royal Irish Ac., Todd Lecture Series, vol. 3, 452 p., Dublin, 1892. وقائع کی ان عبارات پر زور دیتے ہوئے جو اہل آئرستان کے لئے دلچسپی کا باعث ہو سکتی ہیں - اس میں Leabhar breac اور Leinster اور Ballymot علی ہذا وقائع Annals of Tiagernach کے اقتباسات بھی شامل ہیں - Max Manitius Lateinische : Litteratur des Mittelaters (vol. 2, 388-394, 192 1953).

بازنطینی تاریخ نگاری

پسے اوس

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل دوم میں آوپر

اثالیاٹیس

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل نہم میں نیچے

کسی فی لی نوس

ژوانس کسی فی لی لوس (۲۳) ۔ از طرابزون ۔ قسطنطنیہ میں فروغ پایا قرن یازدہم کے دوسرے اصف میں ۔ بازنطینی راهب اور مؤرخ ۔ جس نے شہنشاہ مخائیل پاراپی‌ناکس(۲۴) (۱۰۷۱ تا ۱۰۷۸) کی فرمائش پر ڈیون کا سیوس کی تاریخ کا ایک خلاصہ طیار کیا ۔ چنانچہ فصول ۶۱ تا ۸۰ کا اچھا برا جو بھی علم حاصل ہوا کسی فی لی نوس ہی کے توسط سے ہؤا ۔ البتہ فصول ۳۶ تا ۶۰ سے زیادہ بہتر واقفیت ۔

متن ــ ملاحظہ ہوں ڈیون کاسیوس کے نسخے (قرن سوم کا پہلا لصف) ۔

تنقید ۔ K. Krumbacher : Byzantinische Litterature - (369, 1897)

اسکای لٹ زیس

ژوالس اسکای لٹ زیس(۲۵) ۔ قسطنطنیہ میں فروغ پایا ۔ قرن یازدہم کے دوسرے نصف میں ۔ وفات ۱۰۸۱ سے بہت زیادہ مؤخر نہیں ۔ بازنطینی وقائع نگار ۔ تھیوفاینس (ج ۔ د قرن نہم کا نصف اول) کے تذکرے کے ایک مستزاد کا مصنف جس میں ۸۱۱ تا ۱۰۷۹ کے حوارث بیان کیے گئے ہیں ۔ اس تذکرے کے دیباچے میں بازنطینی تاریخ لگاری کی ایک کتابیات بھی شامل ہے ۔ تنقیدی اشارات کے ساتھ ۔

---

۲۳ - Joannes Xiphilinos -

۲۴ - Michael Parapinaces

۲۵ - Jonnes Scylitzes -

متـن — لاطینی کا مکمل لیکن مسخ شدہ نسخہ از J. B. Gabius (وینس ، ۱۰۷۰). یونانی متن کے لئے ملاحظہ Georgos Cedrenos ایک وقائع نگار کے نسخے جس نے تقریباً قرن یازدہم کے اختتام پر فروغ پایا اور ایک تذکرۂ عالم تالیف کیا۔ ظہور آدم سے ۱۰۵۷ تک۔ لیکن اس تذکرے کا وہ حصہ جس کا تعلق ۸۱۱ تا ۱۰۵۷ سے ہے لفظ بلفظ اسکای لٹ زیس سے منقول ہے! کیڈرینوس کا یونانی اور لاطینی نسخہ از جی۔ کسائی لانڈر (بالے، ۱۵۶۶) از امینویل بےکر بازنطینی مجموعہ بان (۲ ج میں - ۳۹ - ۱۸۳۸) اور Migne کی یونانی آبائیات (ج ۱۴۴ - ۱۴۱) میں پھر سے منقول (ان نسخوں میں باستثنائے اول اسکای لٹ زیس کے آخری عہد ۱۰۵۷ تا ۱۰۷۹ کا متن بھی شامل ہے) -

K. Krumbacher : Byzantinische Litteratur — تنقید (365-369, 1897) - دیباچے کے یاصل متن کے ایک جز کو بعینہ شامل کرتے ہوئے جس کی کوئی دوسری مثال بازنطینی ، بلکہ از منہ متوسطہ کے ادب سے نہیں ملتی -

یہودی تاریخ نگاری

اھی ماز بن پال ٹیل(۲۶)- کاپوا(۲۷) میں ولادت پائی ۱۰۱۰ میں - وفات اوریہ(۲۸) میں ۱۰۶۰ کے لگ بھگ - ایطالوی - یہودی وقائع نگار - ۱۰۵۵ کے قریب اس نے اپنے خاندان کی ایک تاریخ مقفیٰ عبرانی

---

۲۶ - Ahimaaz ben Paltiel -

۲۷ - Capua -

۲۸ - Oria -

نثر میں تصنیف کی جسے بالعموم ''تذکرہ اهی ماز(۲۸) سے موسوم کیا جاتا ہے ۔ اس کا اصل عنوان ہے ''کتاب الانساب'' (سفریحسن)(۲۹) اور اهمیت کی وجہ وہ معلومات جو اٹلی میں قدیم یہودی نو آبادیوں کے متعلق (۸۵۰ تا ۱۰۵۴) صرف اسی تذکرے سے مل سکتی ہیں اور جس میں اس زمانے کے یہودی رسوم و آداب اور توھمات کا بہت کافی ذکر ملے گا ۔ ''آوارہ یہودی''(۳۰) کے قصے کا سراغ بھی ایک مصنف کے نزدیک بالآخر اس تذکرے تک جا پہنچتا ہے ۔

متن — مرتبہ Adolf Nenbaner مرتب مذکور کی Medieval Jewish Chronicles (ج ۲ ، ۱۸۹۵) میں انگریزی ترجمہ مع مقدمہ و حواشی از Marcus Salzman (۱۳۰ ص - نیویارک ، ۱۹۲۴) ۔

تنقید — Richard Gottheil کا مقالہ دائرۃ المعارف یہود (ج ۱ - ۲۹۱ - ۲۹۰ ، ۱۹۰۱) میں ۔

اسلامی تاریخ نگاری

البکری

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل جغرافیہ (۶) میں اوپر ۔

---

۲۸ - Chronide of Ahimaaz -

۲۹ - Sefer Yahsin -

۳۰ - the "Wandering Jew" -

ابن صاعد

ابوالقاسم صاعد ابن احمد ابن عبدالرحمان ابن محمد ابن صاعد القرطبی الاندلسی ۔ قاضی صاعد کے نام سے بھی مشہور ہے ۔ ولادت البیرہ(۳۱) میں پائی ایک قرطبی خاندان کے ہاں ۔ ۳۰-۱۰۲۹ میں ۔ فروغ طلیطلہ میں ۔ تاریخ وفات ۱۶ جون ۱۰۷۰ ۔ ہسپانوی مسلمان مؤرخ اور ہیئت دان ۔ ۶۸—۱۰۶۷ میں اس نے تاریخ عالم کا ایک خلاصہ (کتاب التعریف فی طبقات الامم)(۳۲) طیار کیا ، علی ھذا مسلم اور غیر مسلم علما کی ایک تاریخ (ممکن ہے یہ اول الذکر ھی کا ایک حصہ ہو) اور ایک رسالہ فلکیات میں ۔ وہ ایک بالغ نظر مشاھدہ کار تھا اور اس کے علی ھذا دوسرے مسلمان اور یہودی ہیئت دانوں کے مشاھدات سے جو عالم مذکور کے شریک کار تھے زرقالی کو اپنے نئے زیجات کی تالیف میں بڑی مدد ملی ۔

اپنی کتاب تاریخ ، یعنی طبقات الامم میں ابن صاعد نے علم و حکمت کی تاریخ پر بالخصوص توجہ کی ہے ۔ وہ کہتا ہے آٹھ نسلیں یا قومیں ہیں جنہوں نے ارتقا نے علم میں زبردست حصہ لیا : ہندو ، ایرانی ، کلدانی ، یونانی ، لاطینی (بشمول نصاریٰ شرق) ، مصری ، مسلمان اور یہود ۔ لیکن اس نے دوسری قوموں کی نسبت یونانیوں اور مسلمانوں کے حالات زیادہ تفصیل سے بیان کئے ہیں ۔ قرن سیزدھم کے نصف اول میں ابن القفطی اور ابن ابی اصیبعہ اور اس کے نصف ثانی میں برہے برہئس(۳۳) نے ابن صاعد کی اس کتاب سے خوب خوب استفادہ کیا ۔

---

۳۱ - Almeria

۳۲ - Instructio de classibns gentium -

۳۳ - Barhebraens ابن العبری -

متن ـ طبقات الامم کا تنقیدی نسخہ Louis Cheikho (S. J.) مع تعلیقات وجداول (بیروت ، ۱۹۱۲) - Father Cheiko نے اسی متن کا ایک نسبتاً غیر مکمل نسخہ اپنی کتاب مشرق میں شائع کیا تھا (۱۹۱۱)- ضرورت ہے کہ اس کتاب کا ترجمہ انگریزی میں کیا جائے۔

تنقید ـ F. Wustenfeld : Geschictschreiber der Araber (No. 206, 1881). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 343, 1898). H. Suter : Meathematiker (106, 1900).

خطیب بغدادی

ابوبکر احمد ابن علی ابن ثابت الخطیب البغدادی بہ معنی واعظ بغداد - ۱۰۰۲ کے لگ بھگ ولادت ہائی درزی جان بر لب دجلہ میں بغداد سے بہ سمت جنوب ـ دور دور تک سیاحت کی اور آخر الامر بغداد میں سکونت پذیر ہو گیا - یہیں ۵ ستمبر ۱۰۷۱ میں انتقال ہو گیا - مسلمان محدث اور وقائع نگار ـ اس نے علمائے بغداد کی ایک تاریخ لکھی (تاریخ بغداد) ۱۴ جلدوں میں . علی ھذا ایک رسالہ تنقید حدیث میں (کتاب الکفایہ فی معرفتہ اصول علم الروایہ) اور ایک اور جس کا موضوع تھا اسمائے معرفہ) کا املا (متنف تکملتہ المئتلف والمختلف) ، وغیرہ وغیرہ ـ

متن ـ G. LeSirange : A Gaeek Embassy to Bagdad in 917 (Journal Roy. Asiatic Soc., 35-45, 1897) (ex Ta'rikh).

تنقید ـ C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 329, 1898).

ناصر خسرو

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ فصل جغرافیہ (۶) میں اوپر ـ

چینی تاریخ نگاری

او - یانگ ھسیو

او - یانگ ھسیو - وین چنگ کے نام سے ولی مانا گیا(۳۴) - ۱۸۳۰ میں اس کی لوح معبد کن فیوشس میں رکھی گئی - لو لنگ ، کیانگ سی(۳۵) میں ولادت پائی ، ۱۰۰۷ میں - متوفی ۱۰۷۲ - چینی مؤرخ اور مدبر - کتبات قدیمہ پر سب سے پہلی کتاب چی - کو - لو(۳۶) (ج - د قرن یازدھم کا مصنف . علی ھذا ایک مبسوط رسالے کا شقائق نعمانیہ میں - ۱۰۶۰ کے لگ بھگ اس نے دولت تانگ کی نئی تاریخ ھسن تانگ شو(۳۷) ۲۵۵ فصلوں میں ترتیب دی - شنگ - چی(۳۸) (ج - د قرن یازدھم کا نصف اول) کی مدد سے - آگے چل کر چن - چیو اور شیہ - چی کے نمونے پیش نظر رکھتے ھوئے اس نے خود بھی ایک تاریخ دول خمسہ کی تصنیف کی ۷۴ فصلوں میں بہ عنوان ھسن دو - تائی - شیہ(۳۹) دونوں کتابوں کا شمارہ چوبیس تواریخ میں علی الترتیب سترھواں اور انیسواں ہے -

متن - ھسن تانگ شو کا چینی نسخہ (چے کیانگ ، ۱۸۷۳ - ۲۵۵ چیؤن ، ۴۰ ج وں میں) - ھسن دوتائی شیہ کا (ھوپے تسنگ دین Hu P'e ts'ung wen ۱۸۷۲ - ۷۴ چیئون ۸ جوں میں) -

---

۳۴ - Wen Chung', On'-yang Hsin' (8432, 12813, 4661 - (12633, 2877)

۳۵ - Kiangsi, Lu[2] - ling[3] (7402, 7235) -

۳۶ - Chi - ku - lu (906, 6181, 7386) -

۳۷ - Hsin' T'ang Shu' (4574, 10767, 10024) -

۳۸ - Sung Ch'i مع سوانح حیات کلیتاً ھسنگ چی سے منسوب ہے - قدیم تانگ تاریخ کے لئے ملاحظہ ھو - لیو ھسیو (قرن دھم کا نصف اول— مصنف -

۳۹ - Hsin[1] wn[3] - tai[4] - Shil[3] اور Ch'un' Ch'in (2854, 2302) (4574, 12698, 10547, 9893) - ان دول کی قدیم تاریخوں کے لئے ملاحظہ ھو ھسیہ چیو چنگ (قرن دھم کا دوسرا نصف) — مصنف -

تنقید ــ Wylie : Chinese Literature (21-22 1902) - Chinese Biographical Dictionary (606, 1898) ; Chinese Literarure (212-126, 1901).

سسو - ماکوانگ

سسو - ماکوانگ(۳۰) - ۱۲۶۷ میں اس کی لوح کن فیوشس کے مندر میں رکھی گئی - ۱۰۱۹ میں ہیسا واقعہ ہوفان(۳۲) میں مقیم تھا - وفات ۱۰۸۶ میں پائی، کئی- فینگ، فو(۳۳) میں- چینی مؤرخ اور لغت نگار جس کے وقائع چین از ح - ۴۰۰ ق-م تا ح - ۹۶۰ کو ۱۰۶۶ میں شہنشاہ کے حضور پیش کیا گیا اور جن کی تکمیل ۱۰۸۴ میں ہوئی - چینی تاریخ کی سب سے مکمل اور واحد تصنیف کی بنا پر ابھی تک انہی پر قائم ہے - ان کا اصل نام تھا ''آئینہ جہاں لما حکومت کی مدد کے لئے'' تسو چیہ تنگ - چین(۴۴) - لیکن چوھسی (ج - د قرن دوازدھم کا دوسرا نصف(۴۵) کے زیر ھدایت جب ان کو پھر سے مرتب کیا گیا تو ان کی شہرت بالعموم اسی نام سے ہوئی جو اس کے بعد ان کے لئے تجویز ھؤا یعنی تنگ چین کانگ ھوا(۴۶) - اس نئی ترتیب کی تکمیل ۱۳۲۳ سے پہلے نہیں ہو سکی گویا چوھسی کی موت کے سال ھا سال بعد -

---

۴۰ - Ssu - ma[2] Kuang[1] (10250, 7576, 6369)

۴۱ - Hsia[2] (4221)

۴۲ - K[1]ai[1] - fing[1] fu[3] (5794, 3582, 3682)

۴۳ - Tzu[1] - Chil[4] t[1]ung[1] chien[4] (12342, 1845, 12294, 1644)

۴۴ - Chu Hsi

۴۵ - T[1]ung[1] Chien[4] kang[1] mu[4] (12294, 1614, 5900, 80802

۴۶ - Lei[4] p,ien[1] (6853, 9220)

سسو ۔ ماکوانگ کی دوسری تصنیفات میں ایک قاموس بھی ہے لائی پن(۳۷) ۳۱۰۰۰ سے زیادہ حروف پر مشتمل جن کی ترتیب ۵۴۴ کے ماتخت ہوئی ۔

متن — Father de Mallia کی Histoire generale de la Chine (چین کی عام تاریخ) (۱۳ ج ہں - پیرس ، ۱۷۷۷ تا ۱۷۸۵) حقیقت میں (بڑا ہی ناقص) ترجمہ ہے تنگ چین کانگ مو کا ۔ اس کتاب کی تفصیل اور ان کتابوں کے عنوان کے لئے جو اس پر مبنی ہیں ملاحظہ ہو Cordier کی Bibliotheca Sinica (ترتیب دوم - ج ۱ - ۵۸۲ - ۵۸۳ - ۱۹۰۴) ۔ فادر ویگر کی Textes Historiques (ترتیب دوم - ۲۳ - ۱۹۲۲ - آی سں ۷ : ۵۶۹) کو بھی زیادہ تر سسو ۔ ماکوانگ ہی سے ماخوذ سمجھنا چاہیے ۔

تنقید — H. A. Gils : Chines Biographical Dictionary (669-671, 1898). Friedrich Hirth : Ancient History of China (264, 1908).

جاپانی تاریخ نگاری

آئی گوا منو گاتری بمعنی داستان عظمت (یا تزک و احتشام یا شان و شوکت) جاپانی تاریخ کا ایک تذکرہ ہے (۴۱ فصلوں میں) جس میں قریباً قریباً دو صدیوں کے واقعات بیان کئے گئے ہیں اور جو ۱۰۹۲ پر ختم ہو جاتا ہے ۔ یہ تذکرہ بیشتر فوجی وارا نو مکی‌ناگا(۳۸)

---

۳۷ - Eigwa monogatari

۳۸ - Fujeioara no Michinaga معروف بہ مدو کوام پاکو Mido kwampaku نیز ہوجوجی نوکوام پاکو اسلیے کہ اکر ہوجو - جی Hojoji کا غیر معمولی طور سے رفیع الشان دیر اسی نے تعمیر کیا ۔ کوام پاکو اس کا تکریمی خطاب ہے ۔ جاپانی دربار میں اس سے زیادہ عزت کا خطاب اور کوئی نہیں تھا ۔ مڈو وہ قصر ہے جہاں مکی ناگا کا قیام رہتا تھا ۔ (ایوان شاہی کے بعد کیو توکا سب سے زیادہ گران قیمت محل) — مصنف

(۹۶۶ تا ۱۰۲۷) اور اس کے دو بیٹوں کے فیاضانہ عہد حکمت پر مشتمل ہے ۔ کہا جاتا ہے کہ اسے بیگم مکی ناگا کی ایک خادمہ اکازومے امون(۴۹) نے تصنیف کیا ۔ لیکن یہ ممکن نہیں کہ اس کا آخری حصہ بھی اسی نے لکھا ہو ۔ ہمارے نزدیک اس کا بیان ۱۰۲۷ کے قریب قریب ختم ہو جاتا ہے ۔ پھر جیسا کہ عنوان سے ظاہر ہے اس تذکرے پر قرن دہم کے نصف اول کی دو رومانوں کا نہایت گہرا اثر ہے ، یعنی 'ٹاکے توری منوگاتری' اور آسے منوگاتری ،(۵۰) کا ۔ آئیکوا منوگاتری پہلا جاپانی تذکرہ ہے ، جاپانی زبان میں اور یہ واقع کچھ کم معنی خیز نہیں ۔

W. G. Aston : History of Japanese Literature (122-125, 1899). Michel Revon : Anthotogie de la litterature japonaise (225-228, 1910).

۹ ۔ لومبارڈ ، انگریزی ، بازیطنی ، اسلامی ، ہندو اور چینی

قانون و عمرانیات

جاہلی قانون

آخری لومبارڈ (علی ہذا آخری غیر متمدن) قانونی مجموعے قرن یازدہم میں تصنیف ہوئے ۔ قدیم ترین مجموعہ بھی (ملاحظہ ہو قرن ہفتم کا نصف اول) اپنے طریق تالیف اور ان معلومات کے باعث جو رومی قانون سے ماخذ تھیں کچھ کم اہم نہیں ہے ۔ لیکن پاویا کے مدرسۂ قانون کے زیر اثر جہاں رومی قانون کی روایت از سر نو تازہ ہوئی دو نئے مجموعے طیار کئے گئے ۔ کتاب قانون

Akazome Emon - ۴۹

Ise monogatari, Taketori monogatri - ۵۰

لانگوبارڈ (یا کتاب پاپئینسس)(۱) اور اس صدی کے نصف اول میں ، البتہ لومبارڈا(۲) اس کے اختتام پر ۔ لومبارڈا کے ترجمے دو ھیں کاسی نن سس اور ولگاٹا(۳) ۔

مدرسۂ پاویا جس کی شہرت کا آغاز کم از کم قرن یازدھم کی ابتدا سے ھؤا محض لومبارڈ قانون تک محدود تھا ۔گو رومی قانون کی عالمگیری نے رفتہ رفتہ اسے اپنی طرف متوجہ کر لیا (ملاحظہ ھو ریش ڈل : یورپ کی جامعیں قرون متوسطہ میں(۴) ج ۱ - ۱۰۶ - ۱۸۹۵) - ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ مطالعہ قانون پر قرن دوازدھم میں ۔

متن — مرتبہ F. Bluhme اور A. Boretius مشمولہ Mon-Germ-hist ۔

قوانین ایڈورڈ کن فیسر

ایڈورڈ پادشاہ انگلس متولی ۔ ۱۰۶۶ ۔ کہا جاتا ہے یہ قوانین تاجدار مذکور کی موت کے بعد ان حلفیہ اعلانات کی بنا پر تالیف ھوئے جو ۱۰۷۰ میں ھر ضلع(۵) کے بارہ بارہ اشخاص سے لئے گئے ۔

Felix Liebermann : Uber die Leges Edwardi Confessoris (14 p., Halle a S., 1896).

---

۱ - Liber legis Langobardum (Liber Papiensis)

۲ - Lombarda

۳ - Vulgata, Casinensis

۴ - H. Rashdall : Universities of Europe in the Middle Ages

۵ - Shire

ڈومزڈے(۶)

۱۰۶۶ میں جب ولیم فاتح کا قبضہ انگلستان پر ہو گیا اور اراضیات کی ضبطی عمل میں آئی تو اس سے ملک میں بد نظمی سی پھیل گئی جس کا فوری انسداد ضروری تھا تا کہ ہیئت اجتماعیہ فساد و اختلال سے محفوظ رہے۔ لہذا ۱۰۸۵ کے اجتماع کرسمس پر سارے انگلستان کی پیمائش کا فیصلہ کیا گیا جو اگلے سال تکمیل کو پہنچی اور اس سے خیال ہوتا ہے کہ ڈومزڈے بک کی تصنیف بھی اسی سال (۱۰۸۶) مکمل ہوئی گو اس بارے میں یقین کے ساتھ کچھ بھی نہیں کہا جا سکتا۔

اس پیمائش کا مقصد سیاسی تھا اور مالگذاری سے متعلق۔ لیکن اس کی علمی حیثیت بھی مسلم ہے ڈومزڈے کے اصل مخطوط کی تقسیم دو جلدوں میں ہوئی جسے اول ونچسٹر یعنی قدیم نارمن دارالسلطنت میں محفوظ رکھا گیا یہی وجہ ہے کہ اس کا نام کتاب ونٹونیہ(۷) قرار پایا۔ اب لندن کے محافظ خانہ عامہ(۸) میں ہے۔

متن — Domesday - Book seu Liber censualis جارج ثالث کے زیر فرمان شائع ہوئی (۲ ج میں۔ لندن، ۱۷۸۳)۔ ۱۸۱۱ میں ایک تیسری جلد کی اشاعت عمل میں آئی جو اشاریوں پر مشتمل تھی اور ۱۸۱۶ میں چوتھی بعض ضمنی دستاویزوں کے ساتھ۔ طباعت عکسی (۳۵ حص۔ ۳۳ ج د ی میں۔ سنوتھمپٹن ٹن، ۱۸۶۱-۱۸۶۳) ہرکاؤنٹی County کے متعلق کئی ایک الگ الگ نسخے بھی موجود ہیں۔

---

۶ - Doruesday Book یعنی کتاب بندوبست اراضی—مترجم۔
۷ - Liber de Wintonia
۸ - Public Record Office

Robert Kelham : Domseday Book (تنقیـد - 407 مصور p , London 1788). Sir Henry Ellis : General Introduction to Lomesday Book (2 vols., London, 1833). P. Edward Dove (مرتب) : Domesday Studies—۱۸۸۲ مقالات جو میں جلسۂ یادگار ڈومزڈے میں پڑھے گئے—(2 vols., London 1888-1891). F. W. Maitland : Domesday Book and Beyond (542 p., Cambridge, 1897). Adolphus Ballard: The Domesday Iequest (29 p., London, 1906).

بازیظنی قانون

اٹالیاٹیس

مخائیل اٹالیاٹیس(۱۰) جس کے معنی غالباً یہ ھیں کہ اس کا وطن پام فے لیہ کے شہر اٹالیا(۱۱) میں تھا - قسطنطیہ میں فروغ پایا اس صدی کے وسط کے لگ بھگ - وفات شاید ۱۰۸۰ سے بہت زیادہ مؤخر نہیں - بازیظنی فقیہ اور وقائع نگار - اس نے (۱) ۱۰۷۲ میں ایک موجز قانون تصنیف کی جس سے باسلکا کے متعلق (قرن دھم کا دوسرا نصف) ھماری معلومات کی تکمیل ھو جاتی ھے ، (۲) ۱۰۷۹ء میں اس مہمان خانے اور خانقاہ کے قواعد مرتب کئے جن کی بنا خود اس نے ڈالی تھی - مع فہرست کتب اور (۳) ۱۰۷۹ یا ۱۰۸۰ء میں عہد ۱۰۳۴ء تا ۱۰۷۹ء کے وقائع -

متن — موجز قانون کو اول Marquard Freher نے ترتیب دیا (فرانک فرٹ ، ۱۵۹۶) -

---

۱۰ - Michael Attaliates

۱۰ - Attalia

۱۱ - اس قسم کی تعمیرات کے لئے ملاحظہ ھو کرم باخر (۳۱۹-۳۱۴) — مصنف -

قواعد کی ترتیب K. Sathas نے کی اپنی کتاب میساونیکی ببلیوتھریکی (ج ۲ - ۹۹-۱ ، ۱۸۷۲ء) میں اور پھر Fr. Micklosich اور J. Muller نے اپنی Acta et diplomata graeca medii aevi (ج ۵ - ۲۲۷ - ۲۹۳ - ۱۸۸۷) میں -

وقائع جو Brunet de Presle کے ہاتھوں دریافت ہوے Em Bekker نے ترتیب دئے مجموعہ بان (۱۸۵۳ء) میں -

تنقید — Waldemar Nissen: Die Diataxis des Michael Attaleiates. Ein Beitrag zur Geschichte des Klosterwesens im byzantinischen Reiche K. Krumbacher: Byzantinische Litteratur (269-271, 1897).

سیاسیات اسلامیہ

ابوالحسن علی ابن محمد ابن حبیب الماوردی - بصرہ اور بغداد میں فروغ پایا - وفات ۱۰۵۸ میں ہوئی بہ عمر اسی سال - سیاسیات کا مسلمان طالب علم ، مذہباً شافعی - ماوردی کی مخصوص تصنیف کتاب الاحکام السلطانیہ کا شمار اپنی قسم کی اہم ترین تصنیفات میں ہوتا ہے - اس نے ایک رسالہ اخلاق میں بھی لکھا کتاب آداب الدنیا و الدین جسے ترکی اور مصری مدارس میں اب بھی قدر و منزلت کی نگاہوں سے دیکھا جاتا ہے - ماوردی کی تصانیف اس کے ایک شاگرد نے شائع کیں لیکن اس وقت جب مصنف کا انتقال ہو گیا تھا -

متن - Constitutiones politicae (احکام السلطانیہ) مرتبہ R. Enger (بان ، ۱۸۵۳) Traite de droit public musalman (رسالہ اسلامی قانون) ترجمہ اور تحشیہ از Comte Leon

Oostrogog (ج ۱ - ج د - حص ۱ - پیرس ، ۱۹۰۶ء - ۱۹۰۱ء -
نامکمل ہے) - مکمل ترجمہ باحتیاط تعلیقات کے ساتھ از E. Nagnan
بہ عنوان : Les status govvernementux or Rigbs
de droit public et administratif (۶۰۰ ص - Alger ۱۹۱۵) -

R. Enger : De vita et scriptis Mawerdis - تنقید
(Bonn, 1851). C. Brockelmann : Arabische Litteratur (vol. 1, 386, 1898). Carra de Vaux : Penseurs de l' Islam (vol. 1, 273-277, 1921 ; vol. 3, 349-360, 1923).

نظام الملک

ابو علی الحسن ابن علی ابن اسحاق - ۱۰۱۸ء میں ولادت پائی نوقان یعنی ان توام شہروں میں سے ایک میں جن کا مجموعہ طوس کے نام سے مشہور ہے - فروغ دربار سلجوقی میں پایا - ۱۰۹۲ء میں قتل کر دیا گیا - ایرانی مدبر اور سیاسیات کا طالب علم - ۱۰۹۲ء میں اس نے سلجوق سلطان ملک شاہ(۱۲) کی خاطر ایک رسالہ فن حکومت میں لکھا - بعنوان سیاست نامہ جو اس موضوع پر عہد زیر نظر کی شاید سب سے زیادہ اہم تصنیف تھی یہ رسالہ فارسی میں ہے اور ۵۰ ابواب پر مشتمل - اس سے حکومت ، نظم سلطنت اور بعض دوسرے مباحث ، مثلاً الحادات کے متعلق بھی نہایت بیش قیمت معلومات حاصل ہوتی ہیں -

متن - سیاست نامہ : فارسی متن مرتبہ Charles Schefer (۲۱۶ ص - مطبوعہ - مدرسۂ السنہ مشرقیہ پیرس ، ۱۸۹۱ء) - فرانسیسی ترجمہ اور

۱۲ - ملک شاہ کا ذکر اس سے پہلے بھی دو مرتبہ آ چکا ہے - ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات اوپر عمر خیام اور زرین دست پر - مصنف

تاریخی تعلیقات مرتب مذکور کے قلم سے (حوالۂ مذکورہ بالا - ۱۸۹۳ء) ، ضمیمہ جو فارسی اورعربی تصنیفات سے ماخوذ ہے مصنف کے سوانح حیات کے متعلق (۱۸۹۷ء) -

تنقیـد - شیفر کے نسخے کا تبصرہ از تھیوڈورنوئل ڈکے مجلہ اطالوی مجلس شرق میں (ج ۴۶ - ۷۶۸ - ۳۶۱ - ۱۸۹۲ء) ای - جی - براؤن : تاریخ ادبیات ایران ، بالخصوص مجلہ دوم کا باب چہارم ، ۱۹۰۶ء -

هندو قانون

وجنانیش ور(۱۳)

جنوبی هندوستان میں فروغ پایا شاید قرن یازدهم کے آخر میں - هندو فقیہ - متاکشرا یعنی یاناولکیا سمرتی(۱۴) یا دھرم شاستر از یاج نول کیہ (ح - ۳۵۰ ؟) کی مشہور ترین شرح کا مصنف - متاکشرا کو اب بھی بنگال کے سوا هندوستان بھر میں مسائل وراثت پر سب سے بڑی سند تسلیم کیا جاتا ہے - اس شرح پر اور بھی متعدد شرحیں تصنیف ہوئیں -

متن — وجناولکیہ کی ترتیب اور ترجمہ A. F. Stenzler (برلین ، ۱۸۴۹ء) - ترتیب سوم بشمول متاکشرا(بمبئی ، ۱۸۹۲ء) - متاکشرا کے اس حصے کو جس میں قانون وراثت کی بحث ہے انگریزی میں H. T. Colebrooke نے منتقل

۱۳ - Vijnaneshwra

۱۴ - Yajnavalkya - Smriti

Two Treatises on the Law of Inheritence کیا بہ عنوان (ص ۳۷۱ - ۲۳۱ - کلکتہ ، ۱۸۱۰ء) نیز نسخۂ مدارس میں (۱۸٦۳ء) -

M. Winternitz : Indisch Litteratur (vol. 3, - تنقیــد 499, 1922).

چینی عمرانیات

وانگ ان ـ شیہ

وانگ ان - شیہ(۱۵) ـ جاپانی نام اوئن سیکی(۱٦) - ۱۰۲۱ء میں ولادت پائی لن - چوان (۲۰) کیالنگ سی میں متوفی ۱۰۸٦ء - چینی معاشیات داں ـ انتہا پسند اور بے باک مصلح ـ وہ بڑا دقیق نظر انسان تھا اور اپنے زمانے سے کہیں آگے ۔ اسے راجر بیکن کا مماثل بھی ٹھہرایا گیا ہے - وزیر اعظم از ۱۰٦۸ء تا ۱۰۸٦ء ـ وانگ ان ـ شیہ کے حکم سے سیلابوں کو روکنے کے لئے بڑی بڑی مہندسانہ تعمیرات کی ابتدا کی گئی ـ اس نے کوشش کی کہ نظام امتحان میں ایسی اصلاح کرے جس سے طلبا کو الفاظ کی بجائے واقعات کا علم حاصل ہو ـ ”چنانچہ(۱۷) دیہاتی مدارس کے طالب علموں نے بھی ان درسی کتابوں کو چھوڑ کر جن کا تعلق محض خطابت سے تھا مبادیات تاریخ ، جغرافیہ اور سیاست مدن کا مطالعہ شروع کر دیا“ ـ وانگ نے نظام محاصل کو بدلا اور

۱۵ - Wang An - Shih (12493, 44, 9964)
۱٦ - Lin - Ch'uan (7165, 2728) ؎
۱۷ ـ ایک گمنام چینی مصنف کے نزدیک جس کا حوالہ گائیلز نے دیا ہے ـ محل مذکور ص ۲۲۱ ـــ مصنف

نظام مالیات کی تجدید کا بیڑا اٹھایا ۔ چین میں زر کاغذی کا استعمال اگر زیادہ پہلے نہیں تو قرن نہم سے ہو رہا تھا ۔ بہر حال قرن دہم کے کے وسط میں اس کی اشاعت تیزی سے بڑھتی گئی . لہذا وانگ کے زمانے میں اس کی مساوات کو قائم رکھنا مشکل ہو گیا تھا . یہی وجہ ہے کہ اس کی موت (ج - ۱۰۹۳ء تا ۱۱۰۷ء) کے چند ہی سال بعد زر کی مقدار میں غیر معمولی اضافہ ہونے لگا ۔

متن - کتب خانہ کانگریس میں وانگ کے مجموعہ مضامین نثر کی ایک نقل موجود ہے جو ۱۵۶۰ء میں شائع ہوئی اور جس کی ۲۲ ج میں ہیں ۔

تنقید - Giles : Chinese Biogrphical Dictionary (804-807, 1898) ; Chinese Literatue (220-222, 1901). John C. Furguson : Wang An-Shih (Journal China Branch, Royal Asiatic Society, vol. 35, 65-75, 1940). E. E. Fenollosa : Epochs of Chinese and Japanese Art (vol. 2, 21, 1911). Couling : Encyclopredia sinica (59, 11917) چینی زرکاغذی کے مختصر لیکن من و عن بیان کیلئے ملاحظہ ہو T. F. Carter کی Invention of Printing in China (۷۰-۸۱- ۱۹۲۵ - آئی سس ۸ : ۳۶۷) ۔

۱۰ - فرانسیسی ، لاطینی ، یونانی ، عبرانی ، عربی ، فارسی ، چینی اور جاپانی لسانیات ۔

فرانسیسی لسانیات کے لئے ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات نغمہ رولاں پر فصل تاریخ (۸) اور اسی پر فصل فلسفہ (۲) میں اوپر ۔

لاطینی لسانیات

پاپیاس

پاپیاس لومبارڈ(۱) - زمانۂ فروغ - ح ۱۰۵۳ء تا ۱۰۶۳ء - لاطینی لغت نگار - ۱۰۵۳ء تا ۱۰۶۳ء میں اس نے ایک لاطینی قاموس تالیف کی جس میں لاطینی الفاظ کی مقدار ، جنسیت اور تصریفات کے ساتھ ساتھ یونانی الفاظ کا حوالہ بھی دیا گیا ہے - نیز قانونی اور بعض دوسری اصطلاحات کی تعریف -

متن - Vocabularium (لغت) نسخۂ اولی ، میلانو ، ۱۴۷۶ء وینس ، ۱۴۸۵ ، ۱۴۹۱ ، ۱۴۹۶ -

تنقید - S. Sandys : History of Classical Scholarship (vol. 1, 521, 594, 666). Max Manitius : Lateinische Literatur des Mittelalters) (vol. 2, 717-724, 1893).

یونانی لسانیات

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ سیت پر فصل طب (۷) میں اوپر

عبرانی لسانیات

ناتان بن جے لیئل(۲)

روما میں ولادت پائی ۱۰۳۵ء سے قبل - تقریباً ۱۰۷۰ء تک صقلیہ ، فرانس اور اٹلی کی سیاحت کرتا رہا. پھر روما میں سکونت اختیار کر لی -

---

۱ - Pampias the Lombard

۲ - Nathan ben Jeliel

متوفی ۱۱۰۶ء - اس کے باپ ربان جحیل ابن ابراھام(۳) کا انتقال ۱۰۷۰ء میں ھؤا - اس کے دونوں بھائی بھی بڑے بڑے فاضل انسان تھے لہذا تینوں ''گیونیم خاندان ربان جحیل'' کے نام سے بھی موسوم تھے - ایطالوی - یہودی لغت نگر - ۱۱۰۱ء کے شروع میں وہ تالمود کی ایک زبردست قاموس اروک(۴) کی تکمیل سے فارغ ھؤا جس پر آگے چل کر عبرانی قوامیس کی بنیاد رکھی گئی اور جس کا شمار ازمنہ متوسطہ کے علم و فضل کی بہترین یادگروں میں ھوتا ھے ، کیونکہ یہ اس نازک دور کی جب یہودی تمدن مشرق سے رفتہ رفتہ مغرب میں منتقل ھو رھا تھا ایک ھی تصنیف ھے جس کا شرف یہود ایطالیہ کو پہنچتا ھے - اس سے اندازہ ھو سکتا ھے کہ ناتن کو لسانیات میں کیسی خدا داد قابلیت حاصل تھی اور اس کا فضل و تبحر کس قدر زیادہ - مصنف نے متعدد قرائتوں کا حوالہ دیا ھے ، علی ھذا آرامی ، عربی ، فارسی ، لاطینی ، سلافی اور ایطالوی زبانوں سے کئی ایک موازنے بھی کئے - اروک میں جغرافی اور نسلی معلومات کی بھر مار ھے اور وہ خود اس وقت کی ایطالوی - یہودی زندگی کا آئینہ -

متـن - سب سے پہلا مطبوعہ نسخہ روما سے شائع ھؤا (۲) ح - ۱۴۷۷ء شروع شروع کا بہترین نسخہ Daniel Bemberg کا ھے - (وینس ، ۱۵۳۱ء) - Alexander Kohut کا نسخہ نہایت خوب ھے : Aruch cempletum sive Lexicon vocabula et res, quae in libris targumicis, talmudicis et midraschicis

۳ - Rabbi Jehiel ben Abraham

۴ - Aruk

Index ad citata quae in (۸ ج بن - ویانے ، ۱۸۹۲ء - ۱۸۷۸ء)
Aruch continenteur explicans occurrunt ; necnon ad collocationem rerum, quae graviores in Talmud continentur. Cum collection vocabulorum italicorum (ویانے ، ۱۸۹۲ء) ضمیمہ مشتملہ مآخذ اروک از رہان نانان - مزید خارجی الفاظ (بالخصوص مدراش ہگادول سے) - آٹھوں مجلدات کی تصیحات و تشریحات ۱۸۰۲ء) - ابز دونوں ضمیمے از اے . کوھٹ -

تنقیــد - H. G. Enelow کا مقالہ دائرۃ المعارف یہود (ج ۹ - ۱۸۳-۹۸۰- ، ۱۹۰۵)میں - نیز ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ رشی پر فصل فلسفہ (۲) میں اوپر -

عربی لسانیات

ابن سیدا

ابوالحسن علی ابن اسماعیل المرسی ابن سیدا - جنوبی اسپین کے شہر دانیہ(۱) میں ولادت پائی ۸-۱۰۰۷ء میں - مادر زاد اندھا - انتقال بھی جنوبی اسپین ہی میں ہؤا - ۶۶-۱۰۶۵ء میں اور میں - ہسپانوی مسلمان لغت نگار - ایک زبردست عربی قاموس الکتاب الملخاص فی اللغتہ - کتاب المحکم و المحیط الاعظم کا مصنف -

C. Brockelmann : Arabisch Litteratur (vol. 1, 308, 1898).

---

۱ - Denia

پہلا لاطینی عربی فرہنگ

لاطینی اور عربی زبان کا سب سے پہلا فرہنگ اس مخطوط پر مشتمل ہے جو وسطی یا مغربی اسپین (یعنی قشتالہ(۱) یا پرتگال) میں قلمبند ہؤا۔ سنہ غیر معلوم۔ لاطینی تحریر کا طرز مغربی قوطی ہے۔ عربی کا مغربی بربری(۲) طرز کا۔ یہ جزواً کاغذ اور جزواً جھلی پر مرقوم ہے کچھ کاغذ پر. اول جھلی کے دو و ق آتے ہیں پھر پانچ ورق کاغذ کے (سارے مخطوط میں جھلی کے کل ورق ۴۲ ہیں۔ کاغذ کے ۱۰۳) اسپین میں کاغذ کا رواج قرن دھم سے پہلے نہیں ہو سکا. البتہ قرن دوازدھم کے وسط سے پہلے یہاں اس کی صنعت جاری تھی۔ فرہنگ مذکور میں الفاظ کا بہت کافی ذخیرہ ہے۔

Christianus Federicus Seybold: Glossarium latino-arabicum. Ex unico quae exstat codice Leidensi undecimo saeculo in Hispania conscripto (۵۹۴ص - برلن - ایک دلچسپ مقدمے اور حواشی کے ساتھ) -

قرون وسطی میں کم سے کم دو اور لاطینی عربی فرہنگ اسپین میں تالیف ہوئے۔

دوسرا بہ لحاظ زمانہ وہ ہے جو ۱۸۵۹ء میں Cl. Michaele Amair کو Riccardiana بہ واقع فلورنس میں دستیاب ہؤا اور جسے ۱۸۷۱ء میں Calestino Schiaparelli نے شائع کیا. دوسرا Catalonia میں تصنیف کیا گیا ۱۲۷۵ء کے لگ بھگ اور غالباً Raimundus Martinus Dominican کے قلم سے -

---

۱ - Castile

۲ - Mangrabin جو بربر ریاستوں (شمالی افریقہ) میں علاقہ Mogzab میں رائج تھا -

تیسرا اور ان سب سے زیادہ ضخیم فرہنگ Pedro de Alcala نے تالیف کیا . غرناط میں اور اس کی طباعت بھی غرناطہ ھی میں ھوئی ۱۵۰۵ء میں ایک عربی قواعد (سب سے پہلی عربی قواعد اور قاموس جو طبع ھوئی) کے ساتھ - ھم اس موضوع سے اس باب میں جس کا تعلق قرن پانزدھم کے نصف ثانی سے ھے از سر نو رجوع کریں گے -

الخطیب البغدادی

ملاحظہ ھو ھمارا شذرہ فصل تاریخ (۸) میں اوپر -

فارسی لسانیات

اسدی

اسدی طوسی - علی ابن احمد - فردوسی کا برادر زادہ - زمانۂ فروغ ۱۰۵۶ء تا ۱۰۶۰ء کے لگ بھگ - فارسی شاعر اور لغت نگار - ۱۰۶۰ء کے قریب اس نے ایک فارسی لغت (لغات فرس) تالیف کی جو شروع شروع کی (موجودہ) فارسی زبان اور ادب کے مطالعہ میں بے حد اہم ھے -

یہ وھی اسدی ھے جس نے ۱۰۵۶ء میں ابو منصور موفق (ج - د قرن دھم کا دوسرا نصف) کی خواص الادویات کی ایک نقل طیار کی اور وہ بجائے خود قدیم ترین فارسی مخطوط ھے جو اب تک دستیاب ھؤا -

متن - اسدی کی لغات فرس کو Paul Horn نے ترتیب دیا ایوان پاپا (Vatican) کے ایک واحد نسخے کے مطابق -

تنقید - ای - جی - براؤن : تاریخ ادبیات ایران (ج ۱ - ۱۹۰۸ء ج ۲ - ۲۲۳ - ۱۹۰٦ء) -

چینی لسانیات

ملاحظہ ہوں ہمارے شذرات سو - ماکوانگ پر فصل تاریخ (۸) اور وانگ ان - شیہ پو فصل قانون (۹) میں -

جاپانی لسانیات

ملاحظہ ہو ہمارا شذرہ آئیکوامنوگاتری پر فصل تاریخ (۸) میں اوپر -